معجزات و کرامات
حضرات چہاردہ معصومین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین
مؤلف
حجۃ الاسلام مولانا کرار حسین اظہری مبارکپوری حوزہ علمیہ قم مقدسہ
ناشر
زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائٹی کوپاگنج ضلع مئو یوپی (انڈیا)
www.kitabmart.in

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ

وَّ عَجِّلْ فَرَجَھُمْ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

NAME:..نام:

FATHER'S NAME:..نام والد:

DATE:..تاریخ:

TEL:..فون نمبر:

ADDRESS:..پتہ:

....

....

....

دعائے سلامتی امام زمان علیہ السلام

محدث قمیؒ نے تیئیسویں (۲۳) شب قدر کے اعمال میں تحریر فرمایا ہے:

اس شب بلکہ ہر وقت امام زمانہ حضرت حجت (عَجَّلَ اللّٰهُ تَعالٰی فَرَجَهُ الشَّرِیْف) کی سلامتی کے لئے اِس دعا کی تکرار کرتا رہے:

اَللّٰهُمَّ كُنْ لِّوَلِيِّكَ الْحُجَّةِ بْنِ الْحَسَنِ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَ عَلٰىٓ آبَآئِهٖ فِيْ هٰذِهِ السَّاعَةِ وَ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ وَّلِيّاً وَّ حَافِظاً وَّ قَآئِداً وَّ نَاصِراً وَّ دَلِيْلاً وَّ عَيْناً حَتّٰى تُسْكِنَهٗ اَرْضَكَ طَوْعاً وَّ تُمَتِّعَهٗ فِيْهَا طَوِيْلاً.

(مفاتیح الجنان: محدث قمیؒ، باب ۲، فصل ۳، ص ۴۱۷، ۴۲۶، نمبر ۴)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ وَّ عَجِّلْ فَرَجَهُمْ

مومنین کرام ہر شب و روز کم سے کم ایک مرتبہ ضرور یہ دعا پڑھیں

معجزات و کرامات

حضرات چهارده معصومین صلوات اللہ و سلامہ علیہم اجمعین

﴿مؤلف﴾

حجۃ الاسلام مولانا کرار حسین اظہری مبارکپوری نزیل حوزۂ علمیہ قم مقدسہ ایران

﴿ناشر﴾

زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کوپاگنج ضلع مئو، یوپی، انڈیا

شناسنامہ

نام کتاب: .... معجزات وکرامات حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف: .... حجۃ الاسلام مولانا کرار حسین اظہری ابن جناب مزمل حسین صاحب

اصلاح وترتیب: .... مؤلف

کمپوزنگ: ...... ۱۔خانم ش،ف،حیدری ۲۔ز،ف،اظہری ۳ محمد رضا اظہری ۴۔ک،ف،اظہری (ہمسر وفرزندان مؤلف)

ناشر: .... زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کوپاگنج،ضلع مئو،یوپی،انڈیا

تاریخ: .... ۱۵رشعبان ۱۴۳۰ھ قمری،مطابق ۲۰۰۹ء

تعداد کتاب: .... ایک ہزار

تعداد معجزات: ۴۸۳

تعداد صفحات: ۵۴۴

قطع (سائز): .... (وزیری)

ملنے کے پتے: ۱۔زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی کوپاگنج (پن نمبر: ۲۷۵۳۰۵)، ضلع مئو،یوپی،انڈیا

۲۔اظہری کتب خانہ،محلہ شاہ محمد پور،مبارکپور،اعظم گڈھ،یوپی،انڈیا

قیمت: ۲۰۰روپۓ

﴿خط وکتابت کا پتہ﴾

اظہری کتب خانہ محلہ شاہ محمد پور، مبارکپور، اعظم گڈھ

کرار حسین اظہری ابن جناب مزمل حسین صاحب جنرل مرچنٹ مبارکپور (پن کوڈ ۲۷۶۴۰۴)

ضلع اعظم گڈھ (یوپی) انڈیا،فون: 0091,5462,329259

عکس مولانا مختاری، ولادت: شعبان ۱۳۸۳ھ

ایران میں ہمارا پتہ

ایران

قم۔میدان سعیدی انتہائے کوچہ رزاقی (9) پلاک 146

فون وفیکس نمبر:

009.251.6610614(K:6629643)

عکس مؤلف اظہری، ولادت: ۲۱ محرم ۱۳۸۵ھ

نوٹ

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ولادت باسعادت کے موقع پر اہل بیت اطہار علیہم السلام کے فضائل ومعجزات پر مشتمل ایک پر افتخار کتاب کی اشاعت

نقشہ تاریخ ولادت اور شہادت حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام

نمبر	اسم مبارک	ولادت	شہادت۔مدفن
۱	حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	۱۷/ربیع الاول ۱ عام الفیل	۲۸/صفر ۱۱ھ۔مدینہ منورہ
۲	حضرت علی علیہ السلام	۱۳/رجب ۳۰ عام الفیل	۲۱/رمضان ۴۰ھ۔نجف اشرف
۳	حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام	۲۰/جمادی الثانیہ ۵ بعثت	۳/جمادی الثانیہ ۱۱ھ۔مدینہ منورہ
۴	حضرت امام حسن علیہ السلام	۱۵/رمضان ۳ھ	۲۸/صفر ۵۰ھ۔جنت البقیع
۵	حضرت امام حسین علیہ السلام	۳/شعبان ۴ھ	۱۰/محرم ۶۱ھ۔کربلائے معلیٰ
۶	حضرت امام زین العابدین علیہ السلام	۱۵/جمادی الاولیٰ ۳۸ھ	۲۵/محرم ۹۵ھ۔جنت البقیع
۷	حضرت امام محمد باقر علیہ السلام	یکم رجب ۵۷ھ	۷/ذی الحجہ ۱۱۴ھ۔جنت البقیع
۸	حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام	۱۷/ربیع الاول ۸۳ھ	۲۵/شوال ۱۴۸ھ۔جنت البقیع
۹	حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام	۷/صفر ۱۲۸ھ	۲۵/رجب ۱۸۳ھ۔کاظمین
۱۰	حضرت امام علی رضا علیہ السلام	۱۱/ذیقعدہ ۱۴۸ھ	۲۳/ذیقعدہ ۲۰۳ھ۔مشہد مقدس
۱۱	حضرت امام محمد تقی علیہ السلام	۱۰/رجب ۱۹۵ھ	۲۹/ذیقعدہ ۲۲۰ھ۔کاظمین
۱۲	حضرت امام علی نقی علیہ السلام	۵/رجب ۲۱۴ھ	۳/رجب ۲۵۴ھ۔سامراء
۱۳	حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام	۱۰/ربیع الثانی ۲۳۲ھ	۸/ربیع الاول ۲۶۰ھ۔سامراء
۱۴	حضرت امام مہدی علیہ السلام	۱۵/شعبان ۲۵۵ھ	حکم الٰہی سے زندہ اور پوشیدہ ہیں....

توضیح رموز و علامات

۱۔آیات کریمہ کے ترجموں کے آخر میں سورہ وآیت نمبر کے بعد کہیں ''ج'' اور کہیں ''ف'' کی علامت موجود ہے، حرف ''ج'' سے مراد علامہ ذیشان حیدر جوادیؒ صاحب قبلہ مرحوم اور ''ف'' سے مراد مولانا حافظ فرمان علیؒ صاحب قبلہ مرحوم ہیں۔اگر کہیں یہ مذکورہ علامت نہیں ہے تو یا فراموشی کے باعث ہے، یا وہ ترجمہ مؤلف کی جانب سے ہے یا پھر اسی کتاب سے ہے جس سے وہ آیت نقل کی گئی ہے۔

۲۔ کتاب اثبات کے فارسی ترجمہ میں عربی عبارت بالکل نہیں ہے لیکن چونکہ اوپر اصل عربی متن پورا پورا موجود ہے لہٰذا ہم نے بعض مقامات پر عربی عبارات کا اضافہ کیا ہے۔

۳۔بعض روایات و معجزات کے بہت طولانی ہونے کی بنا پر ان میں تلخیص کی گئی ہے کہیں صرف تین نقطوں (...) پر اکتفا کی گئی ہے جہاں صرف تھوڑی سی عبارت حذف کی گئی وہاں آخر میں ''مُلَخَّصاً'' کا رمز ہے اور جہاں بہت زیادہ عبارت حذف کی گئی ہے وہاں ''اِنْتَھٰی مُلَخَّصاً'' کا رمز رکھا گیا ہے۔

۴۔تیمن وتبرک کے طور پر آیت اللہ اشتہاردیؒ کی کتاب ''گفتار دلنشین'' سے ہر معصوم کی پانچ پانچ (۵،۵) حدیثوں کو نقل کیا گیا ہے جس کے مُترجم استاد محترم حجۃ الاسلام الحاج عالی جناب مولانا روشن علی خان صاحب قبلہ نجفی مرحوم (اعلی اللہ مقامہ) ہیں البتہ کہیں کہیں اردو ترجمہ میں مختصر سی تبدیلی کی گئی ہے اور مذکورہ کتاب میں جن اصلی کتابوں کے حوالے تھے صرف انھیں حوالوں پر اکتفا کی گئی ہے صرف جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری دو (۲) حدیثیں کتاب جامع الاخبار سے نقل کی گئی ہیں۔وقتِ ضرورت کسی کسی مناسبت سے ذاکرین کرام کے لئے مفید ثابت ہوں گی کیونکہ بعض معصومین علیہم السلام کی حدیثیں آسانی سے نہیں مل پاتیں۔مورخہ ۳۰ ذی الحجہ ۱۴۱۵ھ میں اپنے بچوں کو یاد کرانے کے لئے ان احادیث کو جمع کیا تھا۔

۵۔مقدمہ میں بعض تعریفات وتوضیحات میں تکرار ہے اس کا ایک فائدہ یہ ضرور ہے کہ مختلف الفاظ وجملات سامنے آجاتے ہیں کبھی کسی محقق کے لئے وہی ایک لفظ ونکتہ بہت زیادہ اہمیت کا حامل ہوتا ہے اسی لئے بعض حوالوں کے آخر میں بھی متعدد حوالے نقل کر دیئے گئے ہیں ان شاء اللہ امید ہے کہ اہل علم حضرات ان باتوں کی قدر کرتے ہوئے حوصلہ افزائی فرمائیں گے اپنے مفید نظریات سے آگاہ کریں گے ہم ان کی بجا تجاویز کا استقبال کرتے ہوئے بیحد شکر گزار ہوں گے اگر چہ بعض لوگوں کو اس طرح کی کچھ باتیں ناگوار اور زیادہ معلوم ہوں گی لیکن اس سلسلہ میں جو کچھ کوششیں کی گئی ہیں ان کے مقابلہ میں یہ تفصیلات کم ہی ہیں۔ معصومین علیہم السلام کی تاریخہائے ولادت وشہادت کو ''نقوش عصمت'' سے اور بقیہ چیزوں کو مفاتیح وغیرہ سے نقل کیا گیا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحیم

• ن والقلم و ما یسطرون •

دین‌پژوه گرامی جناب آقای کرار حسین اظهری (زید عزه)

با سلام و تحیت؛

بدینوسیله تلاش شایسته جنابعالی را در عرصه پژوهش معارف اسلامی ارج نهاده و موفقیتتان را در ترجمه کتاب: «سنن النبی(ص)» و احراز رتبه اول

کتاب های ترجمه سیزدهمین جشنواره پژوهشی شیخ طوسی (قدس سره)

در سالی که به نام پیامبر اعظم ﷺ زینت یافته است (۱۳۸۵ش) تبریک می‌گویم. امید است در روزگار پرمسئولیت کنونی شاهد حضور پیوسته شما در ساحت تبیین و ترویج اندیشه و فرهنگ سعادت آفرین اسلام در عرصه بین‌المللی باشیم.

از خداوند سبحان توفیقات روزافزون جنابعالی را خواستارم.

علیرضا اعرافی
رئیس مرکز جهانی علوم اسلامی

۳۰/۸/۱۳۸۵ هـ شمسی، ۲۹ ذیقعده ۱۴۲۷ هـ قمری، ۲۱ دسمبر ۲۰۰۶، پنجشنبه قم ایران

دینی محقق گرامی جناب آقائے کرار حسین اظہری زید عزہ

سلام وتحیت کے ساتھ معارف اسلامی کے سلسلہ میں جناب عالی کی بہترین کوشش کی قدردانی کرتے ہوئے شیخ طوسیؒ کے نویں جشنوارہ (ریسرچنگ فسٹیول) میں موصول ترجمہ شدہ کتابوں میں آپ نے جو کتاب ''سنن النبی'' کا ترجمہ کیا ہے اسے پہلا درجہ دیا جارہا ہے ۱۳۸۵ھ شمسی کا سال پیغمبر اکرمؐ کے نام سے مزین ہے ہم آپ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں. امید ہے کہ ایسے دور میں جب کہ ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں آپ ہمیشہ انٹرنیشنل طور پر اسلام کی سعادت آفرین تہذیب وتمدن کی ترویج کرتے رہیں گے ہم خدا سے جناب عالی کے لئے روز بروز مزید توفیقات کی دعا کرتے ہیں.

علی رضا اعرافی

رئیس مرکز جہانی علوم اسلامی قم۔ ۲۹ رذیقعدہ ۱۴۲۷ھ

نوٹ: ساتویں اور دسویں جشنوارہ سے بھی دوبار انعامات مل چکے ہیں.

بسم الله الرحمن الرحیم

ن والقلم و ما یسطرون

دین پژوه گرامی جناب آقای کرار حسین اظهری زید عزه

با سلام و تحیت؛

بدینوسیله تلاش شایستهٔ شما را در عرصهٔ پژوهش معارف اسلامی ارج نهاده و موفقیتتان را در احراز رتبهٔ تشویقی عرصهٔ کتابهای ترجمه‌ای، با ترجمهٔ کتاب: «تفسیر بشری» در

دهمین جشنواره پژوهشی شیخ طوسی (قدس سره)

تبریک می‌گویم. امید است در روزگار مسئولیت آفرین کنونی شاهد حضور پیوستهٔ شما در ساحت تبیین و ترویج اندیشه و فرهنگ سعادت آفرین اسلام در عرصهٔ بین‌المللی باشیم.

از خداوند سبحان توفیقات روزافزون جنابعالی را خواستارم.

علیرضا اعرافی
رئیس مرکز جهانی علوم اسلامی

۱۳۸۶/۹/۲۹ هـ ش، ۹ ذی الحجه ۱۴۲۸ هـ قمری، ۲۰ دسمبر ۲۰۰۷ء، پنجشنبه قم ایران

اظہار مسرت

قرآن مجید وفرقان حمید میں خداوند عالم کا ارشاد ہے: وَ تَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى : نیکی اور پرہیزگاری کے امور میں ایک دوسرے کا تعاون کرو۔ (سورۂ مائدہ: ۲/۵)

ہمارے پروردگار نے اپنی کتاب میں بہت سی چیزوں کی تعریف کی ہے ایک مقام پر اس کا ارشاد ہے: وَ اَنْزَلْنَا الْحَدِيْدَ : اور ہم نے آسمان سے لوہے کو نازل کیا۔ (سورۂ حدید ۲۵/۵۷) روایات کی روشنی میں اس لوہے سے مراد "شمشیرِ علیؑ" ہے جسے ہم "ذوالفقار" کہتے ہیں اور جس کا ہر ایک یہاں تک کہ دشمن نے بھی لوہا مانا ہے چنانچہ جنگ احد کا عظیم معرکہ اس پر گواہ ہے۔

عرصۂ دراز سے حقیر کی مفصل کتاب "معجزات وکرامات حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام" ضخامت کے باعث، طباعت کی نعمت وسعادت سے محروم تھی جب کہ کئی سال پہلے دو (۲) جلدوں پر مشتمل ایک پاکستانی عالم دین جو ناشر بھی ہیں ان کے سپرد کر چکا ہوں لیکن طباعت کی صورت میں اب تک میری آنکھیں اس کے دیدار سے محروم ہیں ہر لحہ انتظار میں شدت پیدا ہوتی جا رہی ہے۔

ایک مرتبہ ہمت کر کے بڑی صراحت کے ساتھ اپنے برادر بزرگوار کرم فرما حجۃ الاسلام والمسلمین عالی جناب مولانا الحاج شمشیر علی مختاری صاحب قبلہ دام ظلہ العالی سے ذکر کیا آپ نے بڑی فراخ دلی سے اشاعت کا وعدہ فرمایا میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اپنے سارے کام چھوڑ کر ایک مرتبہ پھر نظر ثانی کی اور حروف کو باریک کر کے سمیٹ کر صرف ایک جلد میں محدود کر دیا اور پچھلی روش کے برخلاف کوئی صفحہ خالی نہ چھوڑا تا کہ اشاعت وغیرہ پر خرچ کم پڑے اور مومنین استفادہ کر سکیں۔

"معجزات وکرامات حضرت امام علی رضاؑ" اسی کتاب کا ایک دسواں "باب" ہے یہ کتاب لکھنؤ سے ۱۴۲۴ھ میں پھر پاکستان سے بھی بغیر اجازت واطلاع کے شائع ہو چکی ہے۔

اپنے علاقہ میں مولانا شمشیر علی صاحب قبلہ مختاری کسی تعارف کے محتاج نہیں خدا نے آپ کو ہر طرح سے نوازا ہے نہایت مخلص اور بڑے دریا دل ہیں خدمت خلق آپ کا شعار رہا ہے، قومی خدمت سے انکار آپ اپنی بدنامی سمجھتے ہیں چنانچہ نعمت الٰہی کا اظہار ہر طرح سے کر رہے ہیں ہم دونوں مدرسہ حجتیہ سے لے کر شادی کرنے کے بعد بھی قم کے ایک ہی محلہ میں اور ایک دوسرے سے بہت قریب رہے دو مرتبہ ساتھ میں اصفہان گئے میں اُسی وقت سے آپ کی ہوشیاری کا معترف تھا اور مذاق میں بعض ساتھیوں سے کہتا تھا کہ ہم لوگ صرف " ضمیر" کے "مرجع" کی تلاش میں رہیں گے اور آپ مرجع (جو لوگوں کی ضرورت پوری کرے) بن جائیں گے چنانچہ میری بات پر متعدد شواہد موجود ہیں۔

خداوند عالم سے یہ دعا ہے کہ خدمتِ دین ومسلمین خصوصاً مومنین کا یہ جذبہ ہمیشہ باقی رہے بلکہ اور ترقی پائے وہ اپنے لطف وکرم سے اس کتاب کو آپ کے لئے ذخیرۂ آخرت اور آپ کے والدین نیز دیگر زندہ ومردہ تمام متعلقین کی مغفرت کا ذریعہ قرار دے واقعاً آپ نے دوستی کا حق ادا کر دیا میں آپ کا نہایت شکر گزار ہوں شاید اس کی تاخیر اشاعت میں یہی مصلحت رہی ہو کہ چونکہ چودہ معصومین علیہم السلام کے معجزات پر مشتمل ہے لہٰذا میرے آثار میں اشاعت کے لحاظ سے بھی چودھویں نمبر پر ہو یہ حسن اتفاق ہے۔

فقط والسلام

مؤلف: کرار حسین اظہری قم مقدسہ ۸/ جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ

زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر سوسائٹی کا مختصر تعارف اور خدمات

ہمارے لئے نہایت مسرت کا موقع ہے کہ ہم اپنے ادارے کی جانب سے حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے معجزات پر مشتمل ضخیم کتاب شائع کر رہے ہیں اشاعت کے سلسلہ میں یہ ہماری پہلی دینی وقومی خدمت ہے، انشااللہ آئندہ مزید اقدام کیا جائے گا، زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر سوسائٹی ویسے تو عرصہ دراز سے دینی وقومی خدمات میں مشغول ہے لیکن،

شہزادی کونین بنت رسول الثقلین حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ولادت باسعادت

کی مناسبت سے مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۴۲۵ھ میں باقاعدہ طور پر حجتہ الاسلام والمسلمین عالی جناب الحاج مولانا شمشیر علی صاحب قبلہ مختاری ابن جناب مختار علی صاحب مرحوم نے اپنے تمام ذوی الحقوق مرحومین خصوصاً اپنی والدہ مرحومہ زہرا خاتون کے ایصال ثواب کیلئے اس کی بنیاد رکھی اور متعدد مقامات پر زہرا، نام سے تعمیر اور تاسیس کے امور انجام دیئے اس کے ممبران کی تعداد ۹ر افراد پر مشتمل ہے سب لوگ بڑی دلچسپی اور ہمدردی سے ادارہ کی خدمت وترقی میں مشغول ہیں،

خدمات

حسب حیثیت مسجدوں، امامباڑوں کی تعمیر ومرمت، غریبوں، بیواؤں کی اعانت ان کے لئے لباس، غلہ اور دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی، شادی بیاہ کا بندوبست، مریضوں کا علاج اور چند یتیموں کی کفالت کے علاوہ اب تک اس مختصر مدت میں مندرجہ ذیل تعمیری بنیادی امور انجام دیئے گئے ہیں:

۱۔ عزاخانہ زہرا سلام اللہ علیہا (روضہ کربلا کوپاگنج مئو ۱۴۲۵ھ

۲۔ زہرا کانوینٹ اسکول (جونیئر ہائی اسکول جس میں ۳۰۰ر سے زائد اسٹوڈنس زیر تعلیم ہیں) کوپاگنج مئو ۱۴۲۶ھ

۳۔ عزاخانہ زہرا سلام اللہ علیہا (حیدری امامباڑہ ولید پور کی بالائی منزل) ضلع مئو ۱۴۲۷ھ

۴۔ روضۂ حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا۔ مبارک پور اعظم گڈھ ۲۰ر جمادی الثانیہ ۱۴۲۸ھ

۵۔ مسجد زہرا سلام اللہ علیہا (حسینی بستیکا چھی) کوپاگنج، مئو، سنگ بنیاد ۲۰ر جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ (مومنین کے زبردست تعاون کے ساتھ)

۶۔ زہرا لائبریری (افتتاح ۲۰ر جمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ کوپاگنج مئو

۷۔ ماہ رمضان المبارک میں قرآن مجید کی اجتماعی تلاوت اور انعامی مقابلہ وغیرہ۔

یہ کتاب تمام علماء، شہداء، مراجع کرام اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کے تمام دوستدار مومنین مومنات بانی ادارہ کے تمام اساتذہ وذوی الحقوق بالخصوص والدین کے ایصال ثواب کے لئے شائع کی جارہی ہے خداوند عالم قبول فرمائے اور مزید توفیق سے نوازے (آمین)

ادارہ کی طرف سے خدمت گذاروں کے لئے کامیابی ترقی وصحت وسلامتی اور ان کے مرحومین کیلئے مغفرت کی دعاء ہے۔ فقط

جرار علی ابن کرار علی
سکریٹری۔ زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر سوسائٹی
کوپاگنج (۲۷۵۳۰۵) مئو (یوپی) انڈیا
موبائل نمبر۔ ۹۸۳۸۶۶۴۳۱۳، ۹۳۰۵۸۰۵۲۷۵
Emall- jarrarali110@ymall.com

فہرست عناوین

عناوین .... صفحه

﴿خلاصۂ مقدمۂ صاحب کرامات رضویہ﴾

۱

« باب اوّل »

معجزات و کرامات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(۲)

« باب دوم »

معجزات وکرامات جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام

۳

﴿ باب سوم ﴾

معجزات وکرامات حضرت علی علیہ السلام

www.kitabmart.in

۴

باب چہارم

معجزات و کرامات حضرت امام حسن علیہ السلام

۵

باب پنجم

معجزات و کرامات حضرت امام حسین علیہ السلام

(۶)

باب ششم

معجزات وکرامات حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

۷

باب ھفتم

معجزات وکرامات حضرت امام محمد باقر (علیہ السلام)

۸

﴿باب هشتم﴾

معجزات وکرامات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

www.kitabmart.in

۹

باب نہم

معجزات وکرامات حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

۱۰

باب دھم

معجزات وکرامات حضرت امام علی رِضا علیہ السلام

۱۱

﴿ باب یازدھم ﴾

معجزات و کرامات حضرت امام محمد تقیؑ

۱۲

باب دوازدهم

معجزات وکرامات حضرت امام علی نقی علیہ السلام

۱۳

باب سیزدهم

معجزات وکرامات حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

۱۴

باب چھاردھم

معجزات و کرامات حضرت امام مہدی علیہ السلام

خاتمہ

کچھ مفید معلومات اور کتابوں کی تفصیلات

تمت فہرست

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین صدر العلماء الحاج مولانا مسرور حسن صاحب قبلہ مجیدی قمی مبارکپوری

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

اَلْحَمْدُ لِاَھْلِہٖ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَھْلِھَا وَ اللَّعْنَۃُ عَلٰی مُسْتَحِقِّیْھَا

پیش نظر کتاب ''معجزات وکرامات'' معصومین علیہم السلام کے معجزات پر مشتمل ایک مستند اور جامع کتاب ہے اردو زبان میں معجزات کے موضوع پر اتنی مفصل کتاب میری نظر سے نہیں گزری.

معجزہ کی لغوی واصطلاحی تعریف، معجزہ اور جادو میں فرق، معجزہ اور کرامت میں فرق، معجزات کے ظہور کے لئے شرائط، عرض مولف، موصوف نے ہر پہلو سے مدلل و مفصل بحث فرمائی ہے نیز حجۃ الاسلام والمسلمین جناب مولانا سید احتشام عباس صاحب قبلہ زیدی (زید شرفہ) نے بھی اپنی تقریظ میں بڑا ہی علمی اور سلیس سیر حاصل تبصرہ اس موضوع پر فرمایا ہے لہٰذا اس پہلو سے کتاب ہٰذا کے متعلق کچھ لکھنا تحصیل حاصل ہے.

البتہ مولف موصوف کی ذات قابل ستائش ومبارکباد ہے کہ انھوں نے محنت شاقہ اور بڑی ہی عرق ریزی و جانفشانی سے یہ ضخیم کتاب مرتب فرما کر ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے یقیناً ان کو اس کا اجر عظیم حضرت احدیت کی طرف سے بہ طفیل محمد وآل محمد علیہم السلام ملے گا.

موصوف مولف سلمہ کے اس طرح علمی کارنامے صرف ہم اہل وطن ہی کے لئے نہیں بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے لئے باعث افتخار ہیں خداوند کریم موصوف سلمہ کے توفیقات میں اضافہ فرمائے اور اپنے حبیب اور ان کی آل پاکؑ کے صدقے میں ہر طرح کی بلاؤں سے اپنے حفظ وامان میں رکھے. (آمین)

مسرور حسن مجیدی مبارکپوری واعظ قمی

قم مقدسہ جمہوری اسلامی ایران ۔ ۹/جون ۲۰۰۵ء ۔ پنجشنبہ

تقریظ

ذاکر اہل بیتؑ حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا سید احتشام عباس زیدی صاحب قبلہ ختم جونپوری دام ظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

''معجزات وکرامات'' برادر عزیز ومحترم حجۃ الاسلام جناب آقائے کرار حسین اظہری کی ایک عام پسند کاوش ہے اور خاص طور سے اہل منبر کے لئے بہت مفید ہے بشرطیکہ اس سے مفید اور مثبت فائدہ اٹھایا جائے۔یہ کتاب درحقیقت چہاردہ معصومین علیہم السلام کے معجزات کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو اس انداز سے اردو زبان میں غالباً پہلی بار مدون اور زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائع ہوا ہے۔خداوند عالم ان کی اس کاوش کو بارگاہ چہاردہ معصومین علیہم السلام میں مقبول فرمائے۔(آمین)

یہاں پر میں اختصار کے ساتھ کتاب یعنی ''معجزات وکرامات'' کے سلسلہ میں کچھ گفتگو کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ یہاں ''معجزات'' کے ساتھ ''کرامات'' کا اضافہ کیوں ہے؟ کیا معجزات کچھ اور ہیں اور کرامات کچھ اور ہیں؟ کیا معجزات کچھ مخصوص شخصیتوں کے لئے ہیں اور کرامات کچھ اور افراد کے لئے ہیں؟ اور کیا حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صادر ہونے والے خارق العادہ اعمال کو تو ''معجزہ'' کہنا چاہئے لیکن بقیہ معصومین علیہم السلام کے حیرت انگیز اور خارق العادہ اعمال کو معجزہ کے بجائے ''کرامت'' کہنا چاہئے؟ ان تمام سوالوں کے جوابات کے لئے تھوڑی دیر کے لئے میرے ہمراہ ہو لیجئے۔

درحقیقت معجزات اور کرامات میں مفہوم کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے اور دونوں ہی خارق العادہ، غیر فطری اور عقل بشری سے ماورا، اعمال ہیں لیکن چوں کہ شروع میں عامہ کے متکلمین نے معجزہ کو صرف انبیاء (علیہم السلام) کی ذوات مقدسہ سے مخصوص کر دیا اور خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد معجزہ کی ضرورت سے انکار کرتے ہوئے اس کے خاتمہ کا بھی اعلان کر دیا لہٰذا آنحضرتؐ کے بعد ائمہ معصومین علیہم السلام کی اعجاز نمائیوں کو ''معجزات'' کا نام نہ دے کر انھیں ''کرامات'' سے تعبیر کیا اور یہ فکر بصورت اعتقاد عام طور سے تمام اسلامی فرقوں میں رائج ہو گئی اس نظریہ سے صوفیوں نے اپنے مسلک کے فروغ کے لئے خوب فائدہ اٹھایا اور کرامات کے سہارے ایک بڑی تعداد کو اپنا گرویدہ بنایا یہاں تک کہ یہ فکر، اعتقادی شکل میں بعض شیعہ علماء کے یہاں بھی نظر آنے لگی کہ ائمہ معصومین علیہم السلام صاحب کرامات ہیں صاحبِ اعجاز نہیں ہیں۔

اس بات کو رد کرنے کے لئے پہلے ہمیں معجزہ کے مختلف مراتب کا جائزہ لینا چاہئے:

ا۔خداوند عالم اپنے نبی کو ایک یا دو خارق العادہ یا غیر معمولی چیزیں عطا کرتا ہے اور ان ہی کے ذریعہ اسے رسالت پر مبعوث کرتا ہے جیسے ''عصا'' کا اژدہا ہونا یا ''ید بیضاء'' کا معجزہ جو جناب موسیٰ علیہ السلام کو عطا ہوئے:

فَذَانِکَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّکَ اِلٰی فِرْعَوْنَ وَ مَلَائِهٖ: غرض یہ دونوں (عصا و ید بیضاء) تمھارے پروردگار کی طرف سے (تمھاری نبوت کی) دو (۲) دلیلیں فرعون اور اس کے دربار کے سرداروں کے واسطے ہیں۔ (قصص: ۳۲/۲۸۔ف) یا جناب عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ارشاد ہوا: اَنِّیْ قَدْ جِئْتُکُمْ بِآیَةٍ مِّنْ رَّبِّکُمْ: میں تمھارے پاس تمھارے پروردگار کی طرف سے (اپنی نبوت کی) یہ نشانی لے کر آیا ہوں۔ (آل عمران: ۴۹/۳۔ف)

۲۔ معجزہ کا دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ خدا کسی نبی کو ہر خارق العادہ امر کے اظہار کی طاقت تو عطا کرے لیکن وہ مصلحت اور اذن کی شرط کے ساتھ مطالبہ کی صورت میں ہی اسے ظاہر کرسکتا ہو کہ یہ صورت بھی جناب موسیٰ علیہ السلام و جناب عیسیٰ علیہ السلام اور خاص طور سے ہمارے نبی پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہاں نظر آتی ہے جو کسی ایک خاص معجزہ کے ساتھ مبعوث نہیں ہوئے تھے۔

۳۔ معجزہ کا تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ بندہ میں ہر خارق العادہ امر کے اظہار کی طاقت ہو چاہے اس سے مطالبہ کیا جائے یا نہ کیا جائے لیکن اس کا اظہار، اذنِ خدا اور مصلحت سے مشروط ہوتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے: وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّا اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ: اور جب تک خدا کو منظور نہ ہو تم لوگ کچھ بھی چاہ نہیں سکتے۔ (انسان: ۳۰/۷۶)

یہ مرتبہ معجزہ کا سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے اور یہ خدا کی جانب سے اس یا ان بندوں کو عطا ہوتا ہے جو ولایت تکوینی رکھتے ہیں۔ اب یہ کون بندے ہیں اس کا ذکر ہم بعد میں کریں گے۔

ائمہ معصومین علیہم السلام معجز نما ہیں، صاحبانِ کرامت نہیں ہیں اسے ثابت کرنے کے لئے بہت اختصار کے ساتھ ذیل میں چند دلیلیں بیان کی جاتی ہیں:

۱۔ امام یا امامت کا مرتبہ: قرآن کی روشنی میں امامت کا مرتبہ، نبوت وخلت سے بلند ہے اور جناب ابراہیم علیہ السلام کو آزمائش وامتحان کے بعد عطا ہوا ہے ارشاد ہوتا ہے: وَ اِذِ ابْتَلٰی اِبْرٰهِیْمَ رَبُّهٗ بِکَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ قَالَ اِنِّیْ جَاعِلُکَ لِلنَّاسِ اِمَاماً: جب ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کے پروردگار نے چند باتوں میں آزمایا اور انھوں نے پورا کردیا تو خدا نے فرمایا: میں تم کو (لوگوں کا) پیشوا بنانے والا ہوں۔ (بقرہ: ۱۲۴/۲۔ف) اس سے ثابت ہے کہ ائمہ معصومین علیہم السلام پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد جو خود رسول کے ساتھ ساتھ امام بھی تھے بقیہ انبیاء سے بلند ہیں۔

۲۔ حدیث ثقلین کے لفظ ''ثقلین'' نے یہ بات ثابت کردی ہے کہ اگر قرآن، معجزہ ہے تو اس کے ہم پلہ اہل بیت علیہم السلام بھی معجزہ اور معجز نما شخصیتیں ہیں یہ بات قابل قبول نہیں ہے کہ قرآن کو تو ''اعجاز'' تسلیم کرلیا جائے اور معلمین ومفسرین قرآن کو ''معجز نما'' نہ سمجھا جائے۔

۳۔ آیت ولایت یعنی اِنَّمَا وَلِیُّکُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِیْنَ آمَنُوا الَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ یُؤْتُوْنَ الزَّکٰوةَ وَ هُمْ رَاکِعُوْنَ: تمھارے مالک وسرپرست تو بس یہی ہیں خدا اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور وہ مومنین جو پابندی سے نماز ادا کرتے ہیں اور حالت رکوع میں زکوۃ دیتے ہیں۔ (مائدہ: ۵۶/۵۔ف) نے اہل بیت

اور ائمہ معصومین علیہم السلام کی ولایت تکوینیہ یعنی کون ومکان پران کے اختیارات کو پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کی طرح ثابت کیا ہے، ہم پہلے عرض کر چکے ہیں کہ جن کے پاس ولایت تکوینی ہوتی ہے انھیں معجزہ کی سب سے اعلیٰ نوعیت، خدا سے حاصل ہوتی ہے۔

۴۔آیت تطہیر (احزاب: ۳۳،۳۳) نے بھی یہ بات ثابت کردی ہے کہ اہل بیت علیہم السلام رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مانند ہیں اور جیسے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معصوم ہیں ویسے ہی یہ ائمہ معصومین علیہم السلام بھی معصوم ہیں. اگر وہ رسول ہیں تو یہ ان کے حقیقی جانشین ہیں اور جانشینِ حقیقی وہی ہوگا جس میں آنحضرتؐ کے تمام صفات موجود ہوں لہٰذا اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحبِ اعجاز ہیں تو ان حضرات کا بھی معجز نما ہونا ضروری ہے پھر یہ کہ خود رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا سے تشریف لے گئے ہیں آپ کی رسالت اور قرآن، صبح قیامت تک کے لئے باقی ہیں لہٰذا آپ کے حقیقی جانشینوں کو عصمت کے زیر سایہ، اثبات رسالت اور حقانیت قرآن کو ثابت کرنے کے لئے معجز نما ہونا چاہیے۔

۵۔خداوند عالم سورۂ توبہ میں ارشاد فرماتا ہے: هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَ دِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ: وہی تو (وہ خدا) ہے کہ جس نے اپنے رسول (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہدایت اور سچے دین کے ساتھ (مبعوث کر کے) بھیجا تا کہ اس کو تمام دینوں پر غالب کرے۔ (توبہ: ۳۳،۹۔ف)

''وہ خدا جس نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ تمام ادیان پر ان کو غالب کردے۔'' یہاں سوال یہ ہے کہ کیا عہد رسالت میں دین اسلام تمام ادیان پر غالب آ گیا اور اب دین اسلام کے علاوہ کوئی دین، دنیا کا غالب دین نہیں رہا؟! اگر اس کا جواب منفی ہے تو گویا قرآن کی رو سے ابھی آنحضرتؐ کی رسالت باقی ہے، تا کہ وہ دن آئے جب اسلام، دنیا کا غالب دین ہو جائے اور اگر حضورؐ کی رسالت باقی ہے تو اعجاز بھی باقی ہے اور آپ کے ''معجز نما جانشین'' بھی باقی ہیں۔

آخر میں یہ بات بھی عرض کردوں کہ چوں کہ معجزات اور کرامات میں مفہوم کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے لہٰذا ممکن ہے کہ یہ تقسیم درست ہو کہ جہاں اثبات حق اور اثبات منصب کے لئے خارق العادہ اور غیر معمولی اعمال کا اظہار ہو ''معجزہ'' کہلائے اور جہاں ان میں سے کسی کا ثابت کرنا مقصود نہ ہو صرف شخصیت کی عظمت وجلالت مقصود ہو وہاں صادر ہونے والے ایسے اعمال ''کرامات'' سے تعبیر کئے جائیں اور اس میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومین علیہم السلام میں سے کوئی بھی مستثنا نہ ہو، ورنہ قاعدہ کے مطابق چہاردہ معصومین علیہم السلام سے صادر ہونے والا ہر غیر معمولی عمل ''معجزہ'' ہے اور ''کرامت'' غیر معصوم علماء، عرفاء اور اولیائے کرام سے صادر ہوتی ہے۔

عبد حقیر

سید احتشام عباس زیدی قم مقدسہ اسلامی جمہوریہ ایران

۲۰ر جمادی الثانی ۱۴۲۳ھ قمری

تقریظ

حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج مولانا محمد سعید صاحب قبلہ حیدری کربلائی دام ظلہ العالی

باسمہ سبحانہ

اَلْحَمْدُ لِاَهْلِهٖ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی اَهْلِهَا وَ اللَّعْنَةُ عَلٰی مُسْتَحِقِّيْهَا.

لَـهُ الشُّـكْـرُ ، مبارکپوراعظم گڈھ کی مردم خیز اور علم پرور بستی سے جوان سال، ہونہار، عالم دین حجۃ الاسلام مولانا کرار حسین اظہری قابل ستائش ہیں کہ انھوں نے قلمی میدان میں قدم رکھا اور اس پر خار وسنگین وادی میں ڈٹے ہیں ماشاء اللہ موصوف کی یہ پانچویں کتاب ہے۔

کتاب ''معجزات وکرامات'' کی تدوین میں موصوف نے مختلف کتب خانوں کی خاک چھانی اور عرق ریزی کی، مضامین کو اکٹھا کرنا اور انھیں ترتیب دے کرنئی نسل کے لئے ایک گلدستہ بنانا یہ ان ہی کی ہمت ہے جگہ جگہ سے کتاب کو دیکھا بے ساختہ زبان سے ''احسنت'' نکلا اور دل سے دعائیں دیں۔

قارئین کرام بھی مطالعہ کے بعد دعاؤں میں فراموش نہ کریں ''اللہ کرے زور قلم اور زیادہ'' والسلام۔

محمد سعید حیدری

مدیر مدرسۃ الزہراء(ع) قم المقدسہ، ۱۰؍رجب المرجب ۱۴۲۳ھ قمری

توحیدی قلعہ

عَنِ الرِّضَا علیہ السلام فِیْ حَدِیْثِ سِلْسِلَةِ الذَّهَبِ عَنْ جَبْرَئِیْلَ: سَمِعْتُ اللهَ یَقُوْلُ: ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ'' حِصْنِیْ فَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ. (جواہر قدسی: مترجم: اظہری: ح ۱۹۲، بحوالہ معانی الاخبار: ص ۳۷۱)

حدیث سلسلۃ الذہب میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے انھوں نے پیغمبر خداؐ سے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبرئیلؑ سے روایت کی ہے کہ جبرئیلؑ نے کہا: میں نے خدا کو یہ فرماتے ہوئے سنا: لَآ اِلٰـــهَ اِلَّا اللّٰـه میرا قلعہ ہے جو بھی میرے قلعہ میں داخل ہوجائے گا وہ میرے عذاب سے محفوظ ہوجائے گا۔

تقریظ

استاذ الاساتذہ عالیجناب مولانا ارشاد حسین صاحب قبلہ معروفی مدظلہ العالی

ممتاز الافاضل جامعہ ناظمیہ لکھنؤ، مدرس درجات عالیہ مدرسہ باب العلم مبارکپور اعظم گڑھ یوپی، ہندوستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ۔اَلۡحَمۡدُ لِاَھۡلِہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی اَھۡلِھَا ، اَمَّا بَعۡدُ:

اکتساب علم وعرفان سلیم الطبع انسان کا امتیازی نشان ہے، مگر صاحبان نفوس قدسیہ، کشف واستحضار کی بدولت اس اعلیٰ وارفع منزل پر فائز ہیں جہاں سرحدِ امکان، قربِ وجوب سے متلاقی ہے۔

انبیاء ومرسلین علیہم السلام اوصیاء واولیاء بالخصوص سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوران کے بارہ (۱۲) نائبین کے معجزات وکرامات اس کی زندہ مثال ہیں جو ان کے الٰہی نمائندہ ہونے کا بیّن ثبوت ہیں۔

انسان، فطری طور پر کچھ کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے مگر خوشا نصیب اس شخص کا جس کا طبعی ذوق، تصنیف وتالیف کی شکل اختیار کرلے۔ حجۃ الاسلام مولانا کرار حسین صاحب قبلہ اظہری مبارکپوری دام عزہ اس جملہ کے بہترین مصداق ہیں، موصوف کی شخصیت، تعارف کی محتاج نہیں ہے، دقتِ فکر، وسعت نظر، تلاش وجستجو اور خوب سے خوب تر کے انتخاب کی آرزو مولانا کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہے۔

زیر نظر کتاب ''معجزات وکرامات'' موصوف کی پانچویں کتاب ہے، اس میں انھوں نے ان خارق عادات واقعات کو جمع کیا ہے جن میں سے بیشتر وقوعات کا تحدّی سے ارتباط بلاشبہ قارئین کے لئے انشراح صدر وایقان قلب کا موجب ہوگا خصوصاً معجزۂ شق القمر پر جو سیر حاصل گفتگو کی ہے وہ انھیں کا حصہ ہے، جن نکات کی طرف ذہن کے جانے کا احتمال نہ تھا وہ بھی منصۂ شہود میں آگئے۔

یہ رسالہ، معانی ونکات کا دلچسپ ذخیرہ اور علم ومعرفت کا معمور خزینہ ہے، بڑی کدوکاوش کے ساتھ مختلف خوشوں سے دانہ دانہ چن کر اسے ایک حسین خرمن کی شکل دے دی ہے یا جواہرات کے خزانے سے گرانقدر موتیوں کا انتخاب کر کے اسے ایک خوبصورت ہار بنا دیا ہے یا چمنستان علم ومعرفت سے دلکش پھولوں کو چن کر قارئین کے حضور ایک حسین گلدستہ کا نذرانہ پیش کیا ہے درحقیقت اس رسالہ کے ذریعہ ظاہری علوم کے ساتھ باطنی معارف کے مطالعہ کا سنہرا موقع فراہم کیا ہے۔

خدا کرے افادیت کا یہ جذبہ کسی منزل پر نہ تھمے اور علمی خدمت کا یہ چشمہ جاری کبھی خشک نہ ہوتا کہ تشنگان علم ومعرفت ہمیشہ اس سے سیراب ہوتے رہیں۔

ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم بطفیل چہاردہ معصومین علیہم السلام اس تالیف کا کلم طیب اوراس میں سعی وکوشش کو عمل صالح کے عموم میں داخل کر کے اسے شرف قبولیت عطا کرے اوراس خدمت کو قارئین کے لئے حظ وافر قرار دے۔ آمین۔

ارشاد حسین۔ مدرسہ باب العلم مبارک پور ۶/اکتوبر ۲۰۰۲ء

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ: اَلْمُؤمِنُ اِذَا مَاتَ وَ تَرَکَ وَرَقَةً وَّاحِدَةً عَلَيْهَا عِلْمٌ تَكُونُ تِلْکَ الْوَرَقَةُ يَومَ الْقِيَامَةِ سِتْراً فِيمَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ النَّارِ وَ اَعْطَاهُ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰى بِكُلِّ حَرْفٍ مَّكْتُوبٍ عَلَيْهَا مَدِيْنَةً اَوْسَعَ مِنَ الدُّنْيَا سَبْعَ مَرَّاتٍ:

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مومن صرف ایک ایسا ورق چھوڑ کر دنیا سے چلا جائے جس پر علمی باتیں لکھی ہوں تو وہ کاغذ اس کے اور آتش دوزخ کے درمیان حائل ہوگا، اس میں لکھے ہوئے ہر حرف کے بدلہ میں خداوند عالم دنیا سے سات گنا وسیع شہر عطا فرمائے گا. (منتخب میزان الحکمۃ: ص ۴۳۷، حدیث نمبر ۵۴۲۲، بحوالہ امالی صدوق ": ۱۳۰۳/۴۰)

تقریباً چھ سال پہلے رجب ۱۴۱۶ھ قمری میں دو درسوں کے درمیان صبح ۸ بجے سے ۹ بجے تک ایک گھنٹہ کی فرصت رہتی تھی اس قیمتی وقت کو غنیمت سمجھ کر مرجع بزرگوار حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے سید محمد رضا گلپائگانی علیہ الرحمہ کے کتب خانہ میں کتاب شریف "تحفۃ المجالس"، کا مکمل مطالعہ کیا اور علیحدہ ایک کاغذ پر معجزات نمبر نوٹ کرتا گیا پھر کتب خانۂ مدرسۂ فیضیہ سے کتاب مذکور سے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نو (۹) معجزات مکمل طور سے نقل کئے.

استاذ الفقہاء والمجتہدین حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے بروجردی علیہ الرحمہ کے حکم سے یہ کتاب، کتب خانۂ فیضیہ پر وقف کی گئی ہے جس کے بانی اسلامی جمہوریہ ایران کے بانی آقائے خمینی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ کے استاد آقائے شیخ عبدالکریم حائری علیہ الرحمہ ہیں یہاں کے کتب خانوں میں بہت سی کتابوں پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہوتی ہے: "یہ کتاب فلاں کی جانب سے وقف کی گئی ہے".

خداوند عالم وقف کرنے والوں کو جزائے خیر دے یہ بہترین باقیاتِ صالحات اور صدقاتِ جاریہ ہیں نہ جانے کتنے علماء ومومنین ان کتابوں سے فائدہ اٹھائیں گے وقف کرنے والے سب کے ثواب میں برابر کے شریک رہیں گے خداوند عالم دیگر مومنین کو بھی اس توفیق سے نوازے تاکہ وہ اچھی اچھی کتابیں عام طور سے استفادہ ومطالعہ کے لئے کتب خانوں پر وقف کر کے اپنے لئے توشۂ آخرت مہیا کرسکیں واقعاً معجزات کے سلسلہ میں یہ کتاب بہت اچھی ہے اسی لئے ہر کتب خانہ میں اس کے متعدد ایڈیشن موجود ہیں بہرحال چوں کہ دونوں کتب خانوں کی کتابیں پرانی ہیں لہٰذا ان کے نقائص ملاحظہ ہوں:

پہلی کتاب میں صفحات نمبر بالکل ہیں ہی نہیں اور صاف بھی نہیں ہے سائز بہت بڑا (سنگی) ہے فیضیہ والی کتاب کا سائز اس سے چھوٹا (وزیری) ہے مگر معجزات کی ترتیب بالکل الگ ہے اور عبارت میں بھی تبدیلی، کمی و زیادتی ہے حد یہ ہے کہ تعداد معجزات بھی مختلف ہے پہلی کتاب میں معجزاتِ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعداد ۱۲۱ ہے اور فیضیہ والی کتاب میں صرف ۱۰۸ معجزات ہیں البتہ دونوں میں معجزات کی مناسبت سے جابجا تصاویر بھی ہیں۔

مذکورہ نقائص ومشکلات کے باعث میں نے بازار سے دوبارہ اس کتاب کا جدید ایڈیشن خریدا یہ بغیر عکس کے بہت صاف ہے مگر کتابت کی غلطیاں اس میں بھی ہیں اسی لئے بعض مقامات پر تحفۃ المجالس کے قدیم وجدید متعدد ایڈیشنوں کو دیکھنا پڑا ہر ایک کی تفصیل اسی کتاب کے اواخر ''فہرست منابع ومراجع'' میں موجود ہے۔

ان شاء اللہ استفادہ ونقل کے بعد کتاب ''تحفۃ المجالس'' کو اپنے وطن میں مدرسہ باب العلم مبارکپور کی حیدری لائبریری پر اپنی مرحومہ ماں اور دادی اماں کے ایصال ثواب کے لئے وقف کرنا ہے تاکہ وہاں کے تمام طلاب و مدرسین کرام بھی استفادہ کرسکیں جامع الاخبار وغیرہ وقف کر چکا ہوں اور ان کے علاوہ دوسری بھی بہت سی کتابیں یہاں سے مذکورہ کتب خانہ کے لئے ارسال کر چکا ہوں جن سے طلاب کرام استفادہ کر رہے ہیں چوں کہ یہ کتاب ''تحفہ'' بہت پسند آئی اس لئے بطور تحفہ اپنے دو ایمانی بھائیوں کو ہندوستان کے پتہ پر ہدیہ وارسال کر چکا ہوں مبارک پور وطن میں گھر پر جو میری کتاب ہے اُس کے صفحات وغیرہ اس کے بالکل مطابق ہیں۔

جناب شیخ حر عاملیؒ کی اس موضوع پر بہترین کتاب ''اثبات الھداۃ'' سے بھی بہت زیادہ معجزات نقل کئے گئے ہیں حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے مرعشی نجفیؒ نے اپنے مقدمہ میں اس کتاب کی بہت تعریف کی ہے اور خود اسی کے مؤلف محترم نے اپنی کتاب کے لئے فرمایا:

''اس فن میں اس کے جیسی کوئی دوسری کتاب نہیں اور یہ اتنی عمدہ ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہے پوری کتاب

بلکہ آدھی بلکہ صرف دس ہی روایات، طالبِ بصیرت و ہدایت کے لئے کافی ہیں اس کو پڑھ کر کافر، اسلام لائے گا؛ مسلمان، ایمان لائے گا اور مومن کا یقین و اعتقاد، پختہ ہو گا اس کی تمام روایات، متواتر ہیں۔''

نیز شیخ حر عاملیؒ نے لکھا ہے: ''میں ۲۶ / برسوں سے مشہد مقدس میں مقیم ہوں جس طرح علامہ طبرسیؒ نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے بہت سے معجزات و کرامات کا مشاہدہ کیا میں نے بھی حضرت کے بہت سے معجزات دیکھے ان کا یقین کیا ان میں سے ایک معجزہ یہ کہ ہمارے پڑوس کی ایک گونگی لڑکی زیارت کے لئے آئی وہ حضرت کے لطف سے بولنے لگی. مجھ کو کوئی ایسی بات نہیں یاد آ رہی ہے کہ کوئی دعا کی ہو وہ پوری نہ ہوئی ہو خدا کا شکر ہے۔'' (انتھیٰ)

ہر زمانے کے علماء و فضلاء نے معجزات و کرامات کو جمع کیا، انھیں کتابی شکل میں محفوظ رکھا طبرسیؒ، راوندیؒ و عاملیؒ سب پر خدا کی رحمتیں ہوں ان کے بعد صاحبِ کرامات رضویہ آقائے مروج آئے وہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے روضۂ مبارک کے خادم اور ایک اچھے عالم بھی تھے ان کے زمانے میں جو معجزات ظاہر ہوئے ان میں سے اکثر کو اپنی کتاب میں جمع کر دیا ہماری اِس کتاب میں آٹھویں امام علیہ السلام کے زیادہ تر معجزات اسی کتاب کرامات سے نقل کئے گئے ہیں اور ان کرامات باہرات کا تعلق ہمارے زمانے سے ہے یعنی اس میں جدید معجزات بھی ہیں ادھر تقریباً پچاس (۵۰) سال کے اندر یہ سارے معجزات ظاہر ہوئے ہیں. مزید اطلاع کے لئے آخر میں کتاب تحفۃ المجالس، اثبات الھُداۃ اور کرامات رضویہ کی تفصیل درج کر دی گئی ہے زیادہ تر انھیں تین (۳) کتابوں سے معجزات کو نقل کیا گیا ہے.

کبھی کبھی چھوٹے چھوٹے بچے بھی بہت بڑے بڑے کارِ خیر کا سبب بنتے ہیں ان میں سے ایک تو یہی کتاب حاضر ہے اس اجمال کی تھوڑی سی تفصیل یہ ہے کہ میری چھ سالہ بچی اور چار سالہ بچے محمد رضا سلمہ بلا ناغہ ہر رات سوتے وقت مولا کی بات، قصہ اور معجزہ پوچھتے تھے لہٰذا بہت مناسب معلوم ہوا کہ تحقیق اور حوالوں کے ساتھ معتبر کتابی معجزات باہرات بیان کروں صرف سنی ہوئی دوسروں کی باتوں پر اکتفا نہ کروں امید ہے کہ میری اولاد اور تمام محبان اہل بیت اطہار علیہم السلام اس سے استفادہ کریں گے.

اس وقت بڑی بیٹی کی عمر ۱۳/ سال، بیٹے کی ۱۱/ سال اور چھوٹی بیٹی کی ۸/ سال ہو چکی ہے جو بچے ابتدا میں اس کتاب کی ترتیب و تالیف کا سبب بنے تھے اب ماشاء اللہ اتنے بڑے ہو گئے ہیں کہ کمپیوٹر کمپوزنگ میں انھوں نے پورا پورا حصہ لیا گرمی کی تعطیل میں خوب پابندی سے لکھا ساتھ میں گھر پہ قرآن مجید اور تجوید وغیرہ کے بھی دروس جاری رکھے ان کی والدہ نے بھی بیحد تعاون کیا اہل بیت علیہم السلام کے یہ سارے معجزات میرے اہل بیت ہی نے

آشیانۂ اہل بیت علیہم السلام قم مقدسہ میں کمپیوٹر سے لکھے ہیں مکمل نگرانی اور تصحیح میری جانب سے ہے خداوند عالم ہر ایک کو مزید ترقی وتوفیق دے اور بطور احسن قبول فرمائے۔

اگر چہ اس کی کمپوزنگ ''الباقیات الصاحات'' جدید ایڈیشن سے پہلے ہی مکمل ہو چکی تھی مگر اشاعت کی نوبت اس کے بعد ہے اس کتاب میں صرف اس بات کا لحاظ رکھا گیا ہے کہ کتاب کے نام کی مناسبت سے چہاردہ معصومین علیہم السلام میں سے کسی معصوم کا معجزہ ''چودہ'' (۱۴) کے مبارک عدد سے کم نہ ہو زیادہ کی کوئی حد نہیں ہے۔ مزید افادہ واستفادہ اور ثواب کے لئے ہر معصوم کی پانچ پانچ حدیثوں کو بھی نقل کر دیا ہے کیونکہ بلا شک ان حضرات کے کلام میں نورانیت ہے خود انھوں نے فرمایا ہے: ''اگر لوگ ہمارے کلام کی خوبیوں سے آگاہ ہو جائیں تو یقیناً ہماری پیروی کریں گے۔''

کمپوزنگ کے دوران ایک عظیم حادثہ پیش آیا کہ جب کتاب کی تقریباً آدھی کمپوزنگ ہوگئی تو ایک دوست کے بچہ کی صرف ایک لحہ کی معمولی سی غلطی سے کئی ہفتوں بلکہ مہینوں کی صبح شام کی ساری محنتیں برباد ہوگئیں پوری فائل اڑگئی اور ایک دم سے غائب ہوگئی متعدد افراد نے بہت کوشش کی مگر لکھے ہوئے صرف کچھ صفحات مل سکے برادر محترم مولانا منظر عباس شفیعی صاحب اور دیگر افراد کا میں بیحد شکر گزار ہوں جنھوں نے اس سلسلہ میں بہت تعاون کیا خدا انھیں جزائے خیر دے بہر حال شاید یہ ہمارا ایک بڑا امتحان تھا کہ دیکھیں اس راہ میں کتنی قربانی ہم دے سکتے ہیں اور اس کار خیر میں کتنا حوصلہ ہے!

دوبارہ پھر لکھا گیا تاکہ جن کے در کی غلامی کا دعویٰ ہے ان کی کچھ خدمت کر کے آخرت میں ان کی شفاعت کی امید رہے کیونکہ مشہور ہے: مَالَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ. جن کے فضائل ومناقب کی کوئی حد ہی نہ ہو ان کے معجزات وکرامات کا بھلا کون احصا کر سکتا ہے!

کتاب کو اس مرحلہ تک پہنچانے میں مَیں نے اپنا بہت زیادہ وقت صرف کیا ہے اس الٰہی توفیق پر اس کا نہایت شکر گزار ہوں بس خلاصہ یہ ہے کہ اپنی ضروریات کے علاوہ اس کتاب اور اس کے علاوہ دوسری کتابوں پر پورا پورا وقت صرف کیا ہے تاکہ کتاب کی شکل میں حوزۂ علمیہ قم مقدسہ کی کچھ بہترین یادگاریں باقی رہ جائیں اس کام کو ''فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ: تم سب نیکیوں کی طرف سبقت کرو۔ (سورۂ مائدہ: ۴۸/۵۔ج) کے پیش نظر اپنے ہر کام پر ترجیح دی شب وروز دلچسپی سے اپنے کام میں مشغول رہا کہ نہ جانے کب یہ توفیق سلب ہو جائے اور یہ سنہرا موقع وقیمتی وقت ہاتھوں سے نکل جائے لہٰذا اس سے پہلے ہی کیوں نہ کچھ کر لیا جائے!

زندگی کا کیا بھروسہ! وہ بھی اِس زمانہ میں جب انسانی جان کی کوئی اہمیت نہیں رہ گئی ہے یہی سب سوچ کر اپنا بہت کچھ مادی نقصان بھی کیا ہے تا کہ کسی طرح یہ کام جلد سے جلد پورا ہو جائے پروردگار متعال بطفیل ائمۂ اطہار علیہم السلام آئندہ پروگراموں میں بھی مجھے مزید توفیقات سے نوازے اس کتاب کو میرے لئے اور میرے والدین نیز اہلیہ محترمہ کے مرحومین کے لئے ذخیرۂ آخرت قرار دے اس کی تالیف کا ثواب تمام محبان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و آل رسول علیہم السلام خصوصاً میرے پھوپھی زاد بھائی اور بہنوئی شہید الحاج سکندر علی کربلائی اور وطن عزیز مبارک پور کے دیگر شہداء نیز میری والدہ ماجدہؒ (وفات: تقریباً ۱۳۹۰ھ) دادی اماںؒ (وفات: ۹/فروری ۲۰۰۰ء، چہارشنبہ) نانی (وفات: ۲۴/ذی الحجہ ۱۴۲۷ھ، یکشنبہ) اور اہلیہ کی والدہ مرحومہؒ (وفات: ۹/ماہ رمضان ۱۴۲۸ھ، ۲۰۰۷ء) کو عطا فرمائے۔

چونکہ یہ کتاب عربی و فارسی کتابوں سے مرتب کی گئی ہے لہٰذا لامحالہ طور پر اس میں عربی و فارسی الفاظ بھی ہوں گے حتی الامکان کوشش کی گئی ہے کہ انھیں اردو میں تبدیل کر دیا جائے اسی لئے بعض جگہ قوسین کے درمیان ان کی مختصر توضیح و تشریح بھی ہے لغت اور لوگوں سے مشورہ کر کے بھی بعض چیزوں کی وضاحت نہ ہو سکی انھیں بعینہ ویسے ہی رہنے دیا گیا تا کہ اپنی اصلیت پر باقی رہیں ہم قارئین محترم سے اس کے معذرت خواہ ہیں جہاں بھی غلطیاں نظر آئیں دامن عفو میں جگہ دے کر ہمیں مطلع فرمائیں تا کہ آئندہ اصلاح ہو سکے ہم بیحد شکر گزار ہوں گے۔ بعض انگریزی الفاظ کی جو اسپیلنگ تھی بالکل ویسے ہی نقل کر دی گئی ہے حالانکہ دوسری کتاب سے تطبیق کے وقت ان میں اختلاف تھا اسی لئے بعض موارد میں اصلاح بھی کر دی گئی ہے اس سلسلہ میں ڈکشنری کو ہر ایک پر ترجیح دی گئی ہے۔

جن کتابوں سے اس کتاب کی تالیف میں مدد لی گئی ہے ان کی مجموعی تعداد تقریباً ۶۹/ ہے اسی کتاب کے آخر میں ''فہرست منابع و مراجع'' میں مکمل تفصیلات اور ان کے تمام مشخصات درج کر دیئے گئے ہیں۔ یہ کتاب ایک تفصیلی مقدمہ جس میں متفرق طور پر متعدد مفید باتیں ہیں اور حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کی مبارک تعداد کے مطابق چودہ (۱۴) ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ اس کے معجزات کی مجموعی تعداد چار سو تراسی (۴۸۳) سے زیادہ ہے کیوں کہ بعض معجزات میں کئی کئی معجزات شامل ہیں اور ہر باب کے شروع میں ہر معصوم کے معجزہ کی تعداد دو ہیں ذکر کر دی گئی ہے۔

ہم آخر میں ان تمام افراد کے بیحد شکر گزار ہیں جنھوں نے کسی طرح سے بھی اس کار خیر میں حصہ لیا خصوصاً برادر محترم جناب سید تقی صاحب اور برادر محترم جناب اقبال حیدر حیدری صاحب کے لئے دعائے خیر کرتے ہیں

جنھوں نے مختلف مراحل میں فنی رہنمائی اور مدد کی ہم تقریظ کے لئے بھی حجۃ الاسلام والمسلمین جناب الحاج سید احتشام عباس صاحب قبلہ زیدی حشم جونپوری دام ظلہ العالی کے نہایت شکرگزار ہیں کہ حوصلہ افزائی کے ساتھ بہت زیادہ مصروفیت کے باوجود کم وقت میں تقریظ لکھ کر عنایت کی. برادر محترم حجۃ الاسلام والمسلمین جناب مولانا محمد سعید صاحب قبلہ حیدری اور صدر العلماء حجۃ الاسلام والمسلمین عالیجناب مولانا مسرور حسن صاحب قبلہ مجیدی دامت برکاتہ نے بھی تقریظ لکھ کر لطف واحسان فرمایا خدا سب کو جزائے خیر دے.

اپنے مشفق ومہربان استاد عالی جناب مولانا ارشاد حسین صاحب معروفی ممتاز الافاضل کا بھی نہایت شکر گزار ہوں جنھوں نے اپنا قیمتی وقت دیکر بہترین تقریظ لکھی اگر چہ ان کے لکھنے اور بذریعہ پوسٹ مجھے ملنے میں بہت تاخیر ہوئی لیکن پھر بھی خدا کا شکر ہے کہ کتاب پریس میں جانے سے پہلے مل گئی اور اس کتاب کی زینت بنی، خدا موصوف کا سایۂ پُر خیر وبرکت ان کی مکمل صحت وسلامتی کے ساتھ بطفیل اہل بیت عصمت وطہارت (علیہم السلام) باقی رکھے. (آمین)

کچھ لوگوں کی یہ اچھی عادت ہوتی ہے کہ کتاب کے مصنف، مؤلف ومترجم کے حالات معلوم کرنا چاہتے ہیں ان لوگوں کے لئے عرض ہے کہ اِس کتاب کے مؤلف حقیر گنہگار کرار حسین اظہری ابن جناب مزمل حسین صاحب کے حالات ''کشکول اظہری'' کی تیرہویں جلد میں مفصل طور پر درج ہیں، دیکھئے کشکول اظہری: جلد ۱۳، نمبر ۵۷ تا ۶۷، اس میں اماں''، دادی اماں'' اور شہید برادر سکندر'' کے خواب بھی ہیں فی الحال محرم ۱۴۳۰ھ تک اشاعت کی سعادت سے محروم ہے.

مؤلف

کرار حسین اظہری ابن جناب مزمل حسین صاحب

حوزۂ علمیہ قم مقدسہ ایران ۲۰ / جمادی الثانیہ ۱۴۲۳ھ

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

تعریف لغوی معجزہ

لفظ معجزہ، مادّہ ''ع، ج، ز'' سے مشتق ہے اس کا فعل ثلاثی مجرد، چند ابواب سے آیا ہے اور اس کے متعدد مصادر ہیں گویا خود اس لفظ و مادہ کا بھی یہ ایک معجزہ ہے بہرحال ذیل میں لغت کی مشہور و مقبول کتاب المنجد اور اس کے بعد لبنان ہی سے شائع ہونے والی اس سے زیادہ جامع دوسری کتاب منجد الطلاب سے ان ابواب و مصادر کو مزید توضیحات کے ساتھ بیان کیا جارہا ہے:

❀ فعل عجز، ثلاثی مجرد کے ان چار (۴) ابواب سے آیا ہے:

۱۔ عَجَزَ يَعْجُزُ (باب ن) ۲۔ عَجَزَ يَعْجِزُ (باب ض)

۳۔ عَجِزَ يَعْجَزُ (باب س) ۴۔ عَجُزَ يَعْجُزُ (باب ش)

❀ مصادر حسب ذیل ہیں:

۱۔ عَجْزاً (بہ فتح عین وسکون جیم) ۲۔ عُجُوزاً (بہ ضم عین وجیم)

۳۔ عَجَزَاناً (بہ فتح عین وجیم) ۴۔ مَعْجَزاً (بہ فتح میم وجیم وسکون عین)

۵۔ مَعْجِزاً (بہ فتح میم وکسر جیم وسکون عین) ۶۔ مَعْجِزَۃً (بہ فتح میم وکسر جیم وسکون عین مع التاء)

۷۔ مَعْجَزَۃً (بہ فتح میم وجیم وسکون عین مع التاء)

یعنی: قادر نہ ہونا، طاقت نہ رکھنا، عاجز ہونا. کہتے ہیں: عَجَزَ فُلَانٌ عَنِ الْعَمَلِ: بوڑھا ہو گیا، قدرت نہیں رکھتا. اس کی صفت (اسم فاعل) ''عاجز'' اور جمع ''عواجز'' ہے.

(المنجد(اردو):ص ۶۳۱؛المنجد(عربی):ص ۴۸۸؛منجد الطلاب(فرہنگ جدید عربی،فارسی):ص ۳۵۰)

ثلاثی مجرد(عاجز ہونا)لازم ہے جب اس کو ثلاثی مزید فیہ کے باب افعال میں لے جائیں گے تو متعدی (اعجاز:عاجز کرنا)بن جائے گا.

پس خلاصہ یہ ہوا کہ لفظ معجزہ، باب افعال سے اعجاز کا اسم فاعل ،صیغہ واحد مذکر ہے آخر میں جو''تاء'' ہے وہ مبالغہ پر دلالت کرتی ہے یعنی بہت زیادہ عاجز و ناتواں کرنے والا،ایسا کہ اس کے آگے کسی کا کوئی بس ہی نہ چل سکے،تمام لوگ اپنے اپنے گھٹنے ٹیک دیں اور اپنی شکست و عاجزی کا اعلان کردیں،اس کا جواب نہ لاسکیں اور معجزہ کی جمع ''معجزات'' ہے.

تعریف اصطلاحیٔ معجزہ

معجزہ کی لغوی تعریف کے بعد اب یہاں پر اصطلاحی تعریف متعدد کتابوں سے قیود احترازیہ کے ساتھ مفصلاً بیان کی جارہی ہے یہی عمدہ اور اصل ہے:

(۱) شرح باب حادی عشر میں فاضل مقداد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

هو الامر الخارق للعادة المطابق للدعوى المقرون بالتحدى المتعذر على الخلق الاتيان بمثله: معجزہ ایسا کام ہے جو خارق عادت، دعویٰ کے مطابق اور چیلنج کے ساتھ ہوتا ہے ساری مخلوق ویسا کام کرنے سے عاجز ہوتی ہے.

❁ **توضیحات:**

خرق عادت: یہ اس لئے ضروری ہے کہ اگر ایسا نہ ہو تو وہ کام معجزہ نہیں ہوگا جیسے پورب سے سورج کا نکالنا[یہ خلاف عادت نہیں لہٰذا معجزہ بھی نہیں].

دعویٰ کے مطابق ہونا: اس لئے ضروری ہے تاکہ اس کے دعویٰ کی سچائی پر دلیل بن سکے کیوں کہ اگر دعویٰ کے مخالف ہو جیسا کہ مسیلمۂ کذّاب کے واقعہ میں ہے تو سچائی پر دلیل نہیں بن سکتا.

لوگوں کا ایسے کام پر توانائی نہ رکھنا: اس لئے ضروری ہے کہ اگر وہ کام کثرت کے ساتھ واقع ہوتا رہے، ہر ایک ویسا کام انجام دیتا رہے تو یہ بھی نبوت پر دلالت نہیں کرسکتا.

(شرح باب حادی عشر: فاضل مقدادؒ،اصل سوم،فصل پنجم در نبوت، مبحث اوّل، الامر الثانی: ص ۶۱)

(۲) کتاب کشف المراد میں علامہ حلی علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اَلْمُعْجِزُ :هُوَ ثُبُوتُ مَالَيْسَ بِمُعْتَادٍ اَوْ نَفْىُ مَا هُوَ مُعْتَادٌ مَعَ خَرْقِ الْعَادَةِ وَ مُطَابَقَةِ الدَّعْوٰى: ایسی چیز جو عادت کے خلاف ہو اس کی دو (۲) قسمیں ہیں:

الف) پہلے سے کسی چیز کے ثبوت کی عادت ہو مگر پیغمبر کے تصرف کرنے یا دعا کرنے سے وہ ثابت نہ ہو سکے معمول کے خلاف ہو.

ب) پہلے سے کسی چیز کے ثبوت کی عادت نہ ہو مگر وہ پیغمبر کے لئے ثابت ہو جائے شرط یہ ہے کہ اس کے دعویٰ کے مطابق ہو مثلاً عام طور سے لکڑی کا ڈنڈا، اژدہا نہیں بنتا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کے لئے بنا اور اس نے فرعون کو ڈرایا.

یہ بھی عادت و معمول کے خلاف ہے کہ کوئی طاقتور پہلوان ایک ہلکی سی تلوار اٹھانے سے عاجز ہو اور وہ نبی کے معجزہ کی وجہ سے جب تلوار اٹھانا چاہے تو اسے نہ اٹھا سکے یہ بھی معجزہ ہے.

دوسری شرط یہ ہے کہ دعویٰ کے مطابق و موافق ہو کیوں کہ اگر وہ یہ دعویٰ کرے کہ میں اندھے کو شفا دے سکتا ہوں مگر اتفاق سے اسے بہرہ کر دے تو یہ بھی ایک خرق عادت ہے مگر معجزہ نہیں ہے.

معجزہ کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ طبیعی اسباب کے بغیر ظہور پذیر ہو کیوں کہ کبھی یہ طبیعی اسباب موجود ہوتے ہیں اور کبھی موجود نہیں ہوتے مثلاً پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کے لئے بددعا کی کہ خدایا! اس پر کتوں میں سے ایک کتے کو مسلط کر دے تو ایک سفر میں اس کو ایک شیر کھا گیا... طبیعی اسباب کے بغیر ظاہر ہو جیسے مردوں کو زندہ کرنا یا صرف چند لمحوں میں درخت اگانا، اس کا بڑا ہو کر پھل دینا، اس کی دلالت زیادہ ظاہر ہے.

مؤلف کے کلام میں خرق عادت سے مراد یہ ہے کہ نوادر طبیعت کا شمار ہمیشہ خرق عادت نہیں ہوتا اگر چہ خلاف عادت ہوتا ہے جیسے کسی بچہ کے تین (۳) پیر ہوں یا اس کی آنکھیں، سر کے اوپر ہوں کیوں کہ نوادر بھی فی الجملہ، عادت کے موافق ہی شمار ہوتے ہیں لیکن خارق العادۃ کا تعلق، پیغمبر کے دعویٰ سے ہوتا ہے خدا نے اس کی تصدیق و حقانیت کے لئے اسے ظاہر کیا ہے نہ یہ کہ اتفاق سے اس کے دعویٰ کے مقارن ایسا ہو گیا ہو.

(ترجمہ و شرح تجرید الاعتقاد: حضرت آیت اللہ شیخ ابوالحسن شعرانی، ص ۴۸۸، ۴۸۹، مقصد چہارم در نبوت)

(۳) محقق معاصر استاد محترم حضرت آیت اللہ شیخ جعفر سبحانی دام ظلہ العالی نے کتاب الالٰہیات میں فرمایا:

المشهور فی تعریف المعجزة انها: امر خارق للعادة مقرون بالتحدی مع عدم

المعارضة: معجزہ کی مشہور تعریف یہ ہے: ایسا کام جو خارق عادت ہو، چیلنج کے ساتھ ہو، لوگ مقابلہ نہ کرسکیں.

(الالٰہیات: ۶۹/۳، بحوالہ شرح تجرید: نظام الدین قوشجی: ص ۴۶۵)

کتاب کشف المراد کی تعریف کے بارے میں آقائے سبحانی دام ظلہ نے فرمایا: اس تعریف میں مناقشہ ہے کیوں کہ اس میں ''مع خرق العادۃ'' زائد ہے اس لئے کہ ''**ما لیس بمعتاد او نفی ما هو معتاد**'' کے بعد اس کی کوئی ضرورت نہ تھی نیز مذکورہ تعریف میں بعض ضروری قیود بھی نہیں ہیں ہم نے جو تعریف ذکر کی وہ اس سے زیادہ کامل ہے. (الٰہیات: ۶۹/۳)

❁ توضیح:

۱۔ معجزہ، خارق عادت تو ضرور ہوتا ہے مگر خارق عقل نہیں ہوتا: کچھ چیزیں خارق عقل شمار ہوتی ہیں مثلاً اجتماع وارتفاع نقیضین، بغیر علت کے معلول کا موجود ہونا یہ عقلاً محال ہے.

کچھ چیزیں صرف عادت کے خلاف شمار ہوتی ہیں لیکن عقلاً محال نہیں ہوتی ہیں یعنی معمول کے خلاف دوسرے آلات وادوات سے موجود ہوجاتی ہیں مثلاً شدید امراض جیسے سل (دق: منہ سے خون آنے کی بیماری) اور اندھے کا علاج، یہ عقلاً ذاتی طور پر ایک ممکن کام ہے لیکن گزشتہ زمانہ میں عام طور سے عادتاً محال تھا کیوں کہ اُس وقت تک انسان کا علم ناقص تھا مگر اِس وقت ترقی کے دور میں ایک ماہر ڈاکٹر کے لئے آپریشن وغیرہ کے ذریعہ ممکن بن گیا ہے.

علاج کا ایک دوسرا طریقہ خدا سے دعا کرنا بھی ہے دونوں طریقوں سے علاج کرنا عقلاً ممکن ہے صرف فرق یہ ہے کہ ڈاکٹر ظاہری اسباب وآلات کے ذریعہ علاج کرتا ہے لہٰذا اس کا عمل نہ معجزہ ہے اور نہ کرامت مگر نبی مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کے بغیر علاج کردیتے ہیں اسی کا نام معجزہ ہے دونوں صورتوں میں سے کسی میں بھی احکام عقل کے خلاف نہیں ہے البتہ پہلی صورت میں عادت ومعمول کے مطابق ہے اور دوسری میں عادت ومعمول کے خلاف.

۲۔ اعجاز کا دعویٰ سے مقترن ہونا واجب ہے:

یہ دوسری قید ہے مراد یہ ہے کہ ہر خرق عادت کو معجزہ نہیں کہتے ہیں صرف اسی کو معجزہ کہتے ہیں جو دعوائے نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ہو اگر یہ دعویٰ نہ ہو تو وہ کرامت ہے قرآن مجید میں خدا نے حضرت مریم علیہا السلام کی کرامت کو بیان فرمایا ہے:

كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقاً قَالَ يَامَرْيَمُ! اَنّٰى لَكِ هٰذَا؟ قَالَتْ:

هُوَ مِنْ عِنْدِ اللهِ اِنَّ اللهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ: جب کسی وقت زکریا علیہ السلام ان کے پاس (ان کے) عبادت کے حجرے میں جاتے تو مریم علیہا السلام کے پاس کچھ نہ کچھ کھانے کو موجود پاتے تو پوچھتے کہ اے مریم! یہ (کھانا) تمھارے پاس کہاں سے آیا؟ تو مریم (علیہا السلام) یہ کہہ دیتی تھیں: یہ خدا کے یہاں سے (آیا) ہے بیشک خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے. (آل عمران: ۳/۳۷ـ ف)

بغیر کسی زحمت و مشقت کے رزق پانا یہ کرامت ہی تو ہے! انھوں نے رسالت و نبوت کا دعویٰ نہ کیا اسی طرح اولیاء و صلحاء کے بھی خارق العادۃ امور، کرامت شمار ہوتے ہیں.

۳۔لوگ مقابلہ کرنے سے عاجز ہوں: یہ تیسری قید ہے اس میں دو (۲) باتیں قابل غور ہیں:

الف: لوگوں کو مقابلہ و معارضہ کی دعوت دینا اور ان سے بھی ویسے ہی کام انجام دینے کی درخواست کرنا.

ب: تمام لوگوں کا ایسا کام انجام دینے سے عاجز ہونا.

مذکورہ تعریف میں لفظ ''التحدّی'' سے انھیں دونوں باتوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے پس بڑے بڑے اطباء جو عجیب و غریب امور انجام دیتے ہیں وہ معجزہ نہیں کیوں کہ ان میں یہ دونوں باتیں نہیں ہوتی ہیں اسی طرح جادوگر و مرتاض لوگ بھی جو خوفناک امور انجام دیتے ہیں وہ معجزہ نہیں کیونکہ ان میں بھی یہ دونوں چیزیں نہیں ہوتیں خصوصاً دوسری چیز اس لئے کہ دوسرا مرتاض بھی پہلے کی طرح کرکے دکھا دیتا ہے بلکہ اس سے بھی بڑا کام کر بیٹھتا ہے.

۴۔اس کا عمل، دعویٰ کے مطابق ہو، یہ قید ضروری ہے کیونکہ اگر اس کا عمل، دعویٰ کے خلاف ہو تو وہ معجزہ نہیں ہوسکتا چاہے خارق عادت بھلے شمار ہو مسیلمہؑ کذاب نے جب نبوت کا دعویٰ کیا اور کنویں کے اندر تھوکا تو اس کا رہا سہا پانی خشک ہوگیا، بنی حنیفہ کے بچوں کے سروں پر ہاتھ پھیرا اور ان کا تالو اٹھایا تو جن کے سروں پر ہاتھ پھیرا وہ گنجے ہوگئے اور جن کے تالو اٹھائے وہ سارے بچے ہکلے ہوگئے اور ان کی زبانیں لکنت کرنے لگیں، انتھـــــــی.

(الٰہیات: ۳/۶۹ تا ۷۲ بحوالہ تاریخ طبری: ۲/۵۰۷)

مادہ پرست لوگ جو معجزہ کا انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قانون علیت میں خرابی لازم آتی ہے کیونکہ بغیر علت کے کوئی چیز وجود میں نہیں آتی تو اس کا جواب یہ ہے کہ معجزہ بغیر علت کے نہیں صادر ہوتا البتہ مادی علت جو لوگوں کی نظر میں مشہور ہوتی ہے وہ نہیں ہوتی مگر کوئی علت تو ضرور ہوتی ہے جسے انسان نہیں جانتا اس علت میں چند اقوال و احتمالات ہیں: ۱۔خدا، ۲۔علل مادیہ غیر متعارفہ، ۳۔ملائکہ و موجودات مجردہ اور ۴۔خود نبی اور اس کی روح...

(الٰہیات: ۳/۷۳ تا ۷۷ انتھیٰ ملخصًا).

تعریف ارہاص:

اِرْہاص: خداوند عالم کا کسی کو معدن خیر قرار دینا... .(فرہنگ عمید:۱/۱۲۱)

(۱) وہ معجزہ جو مقدمہ کے طور پر انجام پائے.(تفسیر نمونہ:۴۵/۱۳)

(۲) ایسا معجزہ جو پیغمبر کے قیام کرنے سے پہلے واقع ہو اور اس کی دعوت کے لئے بعنوان مقدمہ، زمینہ ساز ہوتا ہے نیز ایسا بنیادی پتھر جو سب سے پہلے رکھا جاتا ہے اور یہ لفظ آمادہ ہونے، کھڑے ہونے کے معنی میں بھی آیا ہے.(تفسیر نمونہ:۲۷/۳۴۱)

(۳) خداوند عالم کا پیغمبر کی بعثت سے پہلے اس کے ہاتھوں پر ایسے معجزات کا ظاہر کرنا جس سے لوگ اس کی نبوت کو قبول کرنے کے لئے تیار رہیں مثلاً پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بچپن سے لے کر چالیس (۴۰) برسوں تک کے معجزات جیسے ولادت باسعادت کے وقت ایوان کسریٰ کے چودہ (۱۴) کنگروں کا گرنا، دریائے ساوہ کا خشک ہونا، داستان ابرہہ وہاتھی وغیرہ وغیرہ.

امامیہ واشاعرہ کے برخلاف معتزلہ، کرامات کے مانند ارہاص کے بھی منکر ہیں اس پر ان کی پانچ (۵) دلیلیں ہیں عنقریب انھیں بیان کر کے ہر ایک کی ردّ بھی پیش کی جائے گی.(شرح کشف المراد: محمدی، ص ۳۷۱، ۳۷۲، مسئلہ پنجم)

معجزہ اور جادو میں فرق:

اگر چہ یہ دونوں ہی مؤثر ہوتے ہیں مگر معجزہ اور اس میں یہ فرق ہے کہ معجزہ، حق اور جادو، باطل ہوتا ہے. معجزہ، بامقصد، اصلاحی، انقلابی وتربیتی اور لامحدود ہوتا ہے لیکن سحر، بے مقصد، محدود اور کم ارزش ہوتا ہے. صاحب اعجاز کی نظر، معنویات پر ہوتی ہے اور ساحر کی مادیات پر، قرآنی اعلان کے مطابق ساحر کبھی کامیاب نہیں ہوسکتا: وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُوْنَ: اور جادوگر لوگ کبھی کامیاب نہ ہوں گے.(سورۂ یونس: ۱۰/۷۷۔ تفسیر نمونہ: ۸/۳۵۶، ۳۵۸، ۳۵۹)

معجزہ اور کرامت میں فرق:

کرامت ایسا خارق العادہ فعل ہے جسے اولیائے الٰہی انجام دیتے ہیں، اس سے ان کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے، اس میں نبوت کا دعویٰ نہیں ہوتا ہے کرامت، اولیاء سے اور معجزہ، انبیاء (علیہم السلام) سے مخصوص ہے معجزہ و کرامت دونوں خارق العادہ ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ معجزہ میں نبوت کا دعویٰ ہوتا ہے مگر کرامت میں نہیں ہوتا. (شرح کشف المراد: محمدی، ص ۳۶۶، مسئلہ پنجم)

صدور معجزہ وکرامت کے متعلق اقوال علماء:

اس سلسلہ میں دو (۲) گروہ ہیں: ۱۔ منکرین، ۲۔ قائلین.

۱۔ جمہور معتزلہ: معجزہ صرف انبیاء علیہم السلام سے مخصوص ہے دوسروں سے صادر نہیں ہوسکتا.

۲۔ بعض معتزلہ منجملہ ابوالحسن بصری، اشاعرہ وامامیہ: معجزہ صرف انبیاء سے مخصوص نہیں ہے بلکہ اولیائے الٰہی سے بھی صادر ہوتا ہے لیکن نبوت کے دعویٰ کے ساتھ نہیں ہوتا. اس پر بہت سے شواہد ہیں:

۱۔ داستان حضرت مریم (علیہا السلام) ومائدۂ آسمانی (آل عمران: ۳/۳۵ تا ۳۷).

۲۔ آصف بن برخیا کا بلقیس ملکۂ سبا کا تخت، یمن سے شام لانا. (نمل: ۲۷/۳۸ تا ۴۰).

۳۔ حضرت علی علیہ السلام اور ان کی گیارہ معصوم اولاد کے بے شمار کرامات جنھیں شیعہ وسنی ہر ایک نے نقل کیا ہے منجملہ واقعۂ خیبر ہے... یہ باتیں قرآن کی آیات میں ہیں جو قطعی السند ہیں یا ان روایات میں ہیں جو متواتر ہیں جن سے یقین ہوتا ہے یہ غیر انبیاء سے معجزہ صادر ہونے پر بہترین دلیل ہیں. (شرح کشف المراد: محمدی: ص ۳۶۶ تا ص ۳۶۸)

انکار وتوجیہات معتزلہ:

معتزلہ گزشتہ موارد میں توجیہ وتاویل کرتے ہوئے کہتے ہیں:

۱۔ داستان حضرت مریم (علیہا السلام) ارہاص کی قسم سے ہے تاکہ لوگ حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کی نبوت کو قبول کریں اس میں جناب مریم (علیہا السلام) کی کوئی کرامت نہ تھی.

۲۔ داستان آصف بن برخیا میں در حقیقت حضرت سلیمان علیہ السلام کا معجزہ ہے کہ انھوں نے بلقیس کو یہ دکھانا اور بتانا چاہا کہ دیکھو میرے ایک پیروکار کے پاس اتنی قدرت وطاقت ہے کہ تم میں سے کوئی بھی ایسا کام نہیں کرسکتا پس ڈرو اور مسلمان ہوجاؤ.

۳۔ داستان خیبر کا تعلق در حقیقت جناب ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے. (شرح کشف المراد: محمدی: ص ۳۶۸)

ادلۂ معتزلہ اور ان کی رد:

معتزلہ کے نزدیک معجزہ صرف انبیاء (علیہم السلام) سے مخصوص ہے دوسروں سے صادر نہیں ہوسکتا اس پر انھوں نے پانچ (۵) دلیلیں پیش کی ہیں:

دلیل اول : کسی چیز کی کثرت اس کی عظمت کو ختم کر دیتی ہے اگر غیر انبیاء سے معجزہ، صادر ہونے لگے تو بالکل عام ہوجائے گا پھر کوئی اثر نہ رہ جائے گا...

ردّ دلیل اول: ہم بھی اس بات کے منکر ہیں کے معجزہ کی کثرت ٹھیک نہیں ہے کہ صبح سے شام تک معجزات کا سلسلہ جاری رہے خدا حکیم ہے وہ فعل قبیح انجام نہیں دیتا معجزات کا سلسلہ اسی وقت تک ممکن ہے جب تک جہات قبح سے خالی ہو یہ اسی وقت ہوسکتا ہے کہ اتنا زیادہ معجزہ نہ ہونے لگے کہ وہ معجزہ ہونے سے خارج ہوجائے۔

دلیل دوم: اگر انبیاء علیہم السلام کے علاوہ دوسروں سے بھی معجزہ، صادر ہونے لگے تو اس کا لازمہ یہ ہوگا کہ لوگ انبیاء علیہم السلام کی باتوں کو تسلیم نہ کریں تو نقض غرض لازم آئے گا کیونکہ انبیاء علیہم السلام کی اطاعت کے واجب ہونے کا فلسفہ یہی ان کا صاحبِ اعجاز ہونا ہے جو اُن کی حقانیت کی دلیل ہے مثلاً اگر کوئی بادشاہ ایک ہی طرح کا کھانا سارے امیر و غریب کو کھلانے لگے تو اس کی کوئی اہمیت نہ رہ جائے گی۔

ردّ دلیل دوم : جواب نقضی : جو معجزہ گزشتہ نبی سے صادر ہو چکا بعد والے نبی سے بھی وہی صادر و ظاہر ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں دوبارہ اس کی اہمیت پہلے جتنی نہیں رہ جائے گی. آپ جو کچھ اس کا جواب دیں گے ہم بالکل وہی اولیائے الٰہی کے بارے میں جواب دیں گے پس غیرِ انبیاء سے بھی معجزہ، صادر ہوسکتا ہے ہاں! اگر اس کی بڑی کثرت ہوجائے تو لطف الٰہی کے منافی ہوگا۔

دلیل سوم : انبیاء علیہم السلام بھی دوسرے انسانوں کی طرح کھاتے پیتے، اٹھتے بیٹھتے اور سارے کام کرتے ہیں ان میں اور دوسروں میں صرف اسی معجزہ کے ذریعہ امتیاز ہوتا ہے لہٰذا صرف انبیاء علیہم السلام ہی سے مخصوص ہونا چاہیے۔

ردّ دلیل سوم : انبیاء علیہم السلام کا صرف صاحبِ اعجاز ہی ہونا باعث امتیاز نہیں ہے بلکہ وہ ایک جامع شریعت اور مکمل دستور العمل لے کر آتے ہیں ان کے پاس وحی والہام کا سلسلہ ہوتا ہے دوسرے انسان ان چیزوں سے محروم ہیں۔

اس کے بعد استاد محترم آقائے محمدی دام ظلہ نے فرمایا: یہ جواب علامہ شعرانیؒ نے دیا ہے اور یہ شارح محترم [علامہ حلیؒ] کے جواب سے بہتر ہے کیونکہ دلیل چہارم (۴) کا بھی یہی جواب ہے۔

دلیل چھارم : اہل منطق کہتے ہیں: اثباتِ اخص سے اثباتِ اعم، لازم آتا ہے مثلاً اگر ثابت ہوجائے کہ یہ انسان ہے تو خود بخود یہ بھی ثابت ہوجائے گا کہ حیوان بھی ہے لیکن اس کا برعکس نہیں ہے یعنی حیوان سے

شرط دوم: معجزہ ایسا کام ہونا چاہئے جسے خداوند عالم کی جانب سے حکم پا کر نبی انجام دے۔[مثلاً اذن خدا سے مُردوں کو زندہ کرنا قرآن میں خداوند عالم کا ارشاد ہے: اَلۡقِهَا یا مُوسٰی فَاَلۡقٰهَا فَاِذَا هِیَ حَیَّةٌ تَسۡعٰی : اے موسیٰ! اس کو ذرا زمین پر ڈال تو دو، موسیٰ نے اسے ڈال دیا تو فوراً وہ سانپ بن کر دوڑنے لگا۔(طٰہٰ:۱۹/۲۰،۲۰۔ف)

شرط سوم: معجزہ، زمانۂ تکلیف میں انجام پانا چاہئے نہ یہ کہ نبی اسے بعد میں انجام دے مثلاً اگر کوئی نبی یہ دعویٰ کرے کہ میرا معجزہ دس(۱۰) سال بعد ظاہر ہوگا یا وہ دعویٰ کرے کہ میرا بالکل وہی معجزہ ہے جو سابق نبی کا تھا تو اس کا یہ دعویٰ، قبول نہیں کیا جائے گا۔[یہ کام بشر کے زمانۂ تکلیف میں ہونا چاہئے مثلاً گزشتہ انبیاء علیہم السلام سے ہمارے زمانے بلکہ قیامت کے آثار ظاہر ہونے سے پہلے تک، کیونکہ قیامت آنے سے پہلے دنیا کے حالات، تبدیل ہو جائیں گے پس اگر اُس وقت کوئی خارق العادۃ کام انجام دے تو وہ اس کی نبوت و حقانیت پر دلیل نہیں بن سکتا]

شرط چہارم: نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد فوراً معجزہ ظاہر ہونا چاہئے یا جاری مجرائے فوریت ہو۔ [نبوت کا دعویٰ کرنے کے بعد اس سے معجزہ صادر ہو پس صلحاء، اولیائے الٰہی اور ائمہ علیہم السلام کے تعجب خیز افعال، معجزہ نہیں بلکہ کرامت ہیں۔]

شرط پنجم: معجزہ ایسا امر خارق العادۃ ہونا چاہئے کہ دوسرے لوگ اسے انجام نہ دے سکیں۔[عادت کے مطابق نہیں ہونا چاہئے مثلاً سورج کا پورب سے نکلنا یہ مطابق عادت و معمول ہے مگر پچھم سے نکلنا خارق العادۃ ہے۔]

شرط ششم: خارق العادۃ فعل، مدعیٔ نبوت کے دعویٰ کے مطابق ہونا چاہئے یعنی اگر دعویٰ کرے کہ پیدائشی اندھے کو شفا دے گا تو واقعاً شفا دے دے نہ یہ کہ ہاتھ پھیر دے تو اندھے کے علاوہ بہرا بھی ہو جائے جیسا کہ مسیلمۂ کذّاب نے کم پانی والے کنویں میں اپنا تھوک ڈالا تو پورا پانی ختم ہو گیا اور بنی حنیفہ کے بعض بچوں کے سر اور چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو ان کے رہے سہے بال بھی جاتے رہے اور وہ ایکدم گنجے ہو گئے!(معجزہ: شفائی، ص ۱۷، ۱۸، فصل پنجم، بخش اوّل شرح کشف المراد: محمدی، ص ۳۶۴، ۳۶۵، مسئلہ چہارم)

مؤلف: واضح رہے کہ شرح آقائے محمدی دام ظلہ العالی میں اس چھٹی شرط کا بھی اضافہ تھا اور مذکورہ بالا عبارت میں دو کروشوں کی درمیانی عبارت بھی اسی شرح کی ہے۔

خرق عادت کے معنی: لغت میں خرق کے معنی یہ ہیں: پھاڑنا، عرب کہتا ہے: خرق الثوب: کپڑے کو پھاڑ ڈالا۔ یہاں پر اس سے مراد یہ ہے: ایسا کام جو قانون علیت، تسبیب، نظام طبیعت اور نوامیس خلقت کے خلاف ہو اور اصول فطرت کے معارض ہو ایسا ہو کہ شروع شروع میں انسان اس کو قبول کرنے سے وحشت

کرے۔(معجزہ: شفائی، ص ۱۷، ۱۸، فصل پنجم، بخش اوّل)

فخر رازی اور انکار معجزہ: آقائے شفائی نے لکھا ہے: اس طرح کے خارق العادۃ معجزات کا تمام مادہ پرستوں اور بعض حکماء منجملہ فخر رازی نے انکار کیا ہے چنانچہ فخر رازی نے اپنی تفسیر کبیر کی جلد چہارم میں کہا:

فَاَلْقٰی عَصَاهُ فَاِذَا هِیَ ثُعْبَانٌ مُّبِیْنٌ وَّ نَزَعَ یَدَهٗ فَاِذَا هِیَ بَیْضَآءُ لِلنّٰظِرِیْنَ: موسیٰ نے اپنی چھڑی (زمین پر) ڈال دی پس وہ یکا یک (اچھا خاصا) ظاہر بظاہر اژدہا بن گئی اور اپنا ہاتھ باہر نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہر شخص کی نظر میں جگمگا رہا ہے۔(اعراف: ۷/۱۰۷، ۱۰۸؛ شعراء: ۲۶/۳۲، ۳۳۔ف)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ یہ تھا کہ ان کا عصا، اژدہا بن گیا اور ان کے ہاتھوں میں سفیدی تھی۔

فخر رازی کہتے ہیں: ''ماہیت کا بدلنا جائز و ممکن نہیں ہے اس پر چند دلیلیں ہیں۔'' یہاں پر صرف ایک دلیل نقل کی جارہی ہے:

دلیل فخر رازی: عصا کا اژدہا بننا علوم بدیہی اور حس کے مخالف ہے پس قابل قبول نہیں ہے کیونکہ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے: پہاڑ سونا بن گیا، دریا کا پانی خون اور گھورا، آٹا اور آٹا خاک بن گیا یہ عقل و منطق کے خلاف ہے۔

علمائے طبیعی کہتے ہیں: ماہیت نہیں بدل سکتی ہے ورنہ علوم طبیعی پر کوئی اعتبار ہی نہ رہ جائے گا اور علوم نظری کی بنیاد متزلزل ہوجائے گی۔

یہی فخر رازی جو اشعری ہیں معجزۂ ید بیضا کو قبول کرتے ہیں اور کہتے ہیں: حضرت موسیٰ علیہ السلام جب جیب سے اپنا ہاتھ نکالتے تھے تو وہ سورج کی طرح چمکتا تھا بعض کے نزدیک یہ معجزہ ان کے عصا سے زیادہ عظیم تھا۔ بہرحال رازی نے چالیس (۴۰) میٹر طولانی اور خوفناک اژدہا کو قبول نہ کیا فخر رازی اور دوسروں کے انکار کی علت یہ ہے کہ معجزہ، علت و معلول کے محکم قانون کی عمارت کو منہدم کردیتا ہے: (معجزہ: شفائی: ص ۱۹، ۲۲)

ردّ قول فخر رازی: فخر رازی کے قول کو متعدد وجوہات سے رد کیا گیا ہے جو حسب ذیل ہیں:

(۱) ہم قانون علیت کی نفی نہیں کرتے ہیں اور یہ نہیں کہتے کہ معجزہ بغیر علت کے ظاہر ہوجاتا ہے بلکہ معجزات، مجرائے علت اور طریق سبب کو بدل دیتے ہیں، مانوس علت کو بدل دیتے ہیں، خرق عادت یہی تو ہے مثلاً اصل قانون یہی ہے کہ نزدیکی کے بعد انزال ہوکر رحم مادر سے بچہ پیدا ہو مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت اس کے خلاف ہے مجلہ ''خواند نیہا'' نے لکھا ہے کہ ایک لڑکی بغیر شادی کے حاملہ ہوگئی وہ باکرہ تھی حالانکہ زنا کار نہ تھی!

(۲) قانون فطرت، قانون قدرت سے ہٹ کر ہے فطرت کا سارا کام قانون علیت کے مطابق ہوتا ہے لیکن قدرت خدا کی کوئی حد ہی معین نہیں ہے.

(۳) حقیقی علۃ العلل اور واقعی مسبب الاسباب، خدا ہی ہے جن اسباب کو بشر، علت واقعی جانتا ہے وہ صرف علت قریب ہے علۃ العلل نہیں ہے جو واقعی علت ہے مثلاً بارش کو انسان، غلہ کے لئے علت جانتا ہے جو علت قریب ہے وہ حقیقی علۃ العلل ومسبب الاسباب جو خدا ہے، کی طرف توجہ نہیں کرتا جبکہ خدا بارش کے علاوہ دوسری علت سے بھی غلہ کو پیدا کرسکتا ہے.

(۴) قطعی طور پر عقل، معجزہ کا انکار نہیں کرسکتی بوعلی سینا نے کتاب شفا میں فرمایا: **کلما قرع سمعک [من غرائب عالم الطبعیة] فذرہ فی بقعة الامکان مالم یقم علیه[مالم یذدک عنه واضح] البرهان** : جو کچھ عجیب وغریب باتیں سنو جب تک اس کے امتناع پر کوئی دلیل نہ ہو اسے بقعۂ امکان میں رکھو معجزہ کا بھی بالکل یہی حال ہے.

(۵) ہندوستانی سادھوؤں اور جوگیوں کے کام جو خلاف عادت وخلاف قانون فطرت ہوتے ہیں انھیں دیکھ کر لوگ انکار نہیں کرتے ہیں لیکن منکرین معجزہ، ان معجزات کو دیکھ کر انکار کرتے ہیں جو خدا کی قدرت وعظمت کے آثار ہیں بعض جوگیوں کو زندہ زمین کے اندر دفن کردیا جاتا ہے پھر ایک طولانی مدت کے بعد زندہ نکالا جاتا ہے جب کہ بشری فطرت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ مرچکے ہوں.

(۶) اخباروں میں لکھا تھا کہ دو جڑواں بچے پیدا ہوئے دونوں آپس میں چپکے ہوئے تھے وہ ایک مدت تک زندہ رہے ان کا عکس بھی تھا. نیز اخباروں میں تھا کہ ایک ایسی عورت پیدا ہوئی جس کے پستان اس کی ران میں تھے! مغربی ممالک میں ۲۵ رجون ۱۸۲۷ء کو ایک علمی کانفرنس منعقد ہوئی اس میں تحقیق ہوئی علماء نے تصدیق کی اور فتویٰ دیا کہ وہ اپنے بچہ کو انھیں پستانوں سے دودھ پلائے.

(۷) بوعلی سینا نے جو کہا کہ عقلاً جو چیز ممکن ہو اس کا انکار نہیں کرنا چاہئے انھوں نے کتاب اشارات کے آخر میں خرق عادت کی ایک مثال دی کہ یہ ممکن ہے کہ کوئی ایک مدت تک بغیر کچھ کھائے رہ جائے!

(۸) خدا کی عجیب وغریب مخلوقات میں اس کی قدرت کے بے شمار آثار ہیں یہ سب معجزات ہی تو ہیں جنھیں عقل اور قلب سلیم قبول کرتے ہیں....

(۹) تعجب تو اس پر ہے کہ فخر رازی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ید بیضا کے منکر نہیں لیکن عصا کی تردید اور اس کا

انکار کرتے ہیں جب کہ ان دونوں کی ظاہری علت پوشیدہ ہے دونوں خرق عادت ہیں تو پھر کیوں ایک کو ترجیح دی؟ آخر دونوں میں کیا فرق ہے؟

(۱۰) لوگوں کے اندر معجزہ وکرامت اور خرق عادت ان کی روح کی خلاقیت کا نتیجہ ہے دور حاضر میں سولہ (۱۶) سالہ جوان ''کارل بوئر'' عجیب وغریب کام انجام دیتا ہے وہ سیمنٹ کی مضبوط دیوار میں صرف ایک نظر کے ذریعہ پیچ کو لگا دیتا ہے، ارادہ سے چراغ بجھا دیتا ہے یہ ابھی زندہ ہے ''ہانس'' کے بقول وہ کچھ دنوں آلمان میں تھا!

طنطاوی صاحب تفسیر جواہر نے بیسویں جلد میں ایک امریکی مجلّہ کے حوالہ سے لکھا ہے: ''ہودینی'' امریکی اپنی روح کے ذریعہ تعجب خیز امور انجام دیتا ہے منجملہ یہ کہ اس نے اپنے کو لوہے کے ایک مضبوط صندوق میں بند کرا کے چھ (۶) میٹر زمین کے اندر دفن کرا دیا پھر وہ اپنے ارادہ سے باہر نکل آیا اس نے صرف اپنے ارادہ سے بند تالوں کو کھول دیا!

حاج شیخ حسن علی اصفہانیؒ کے متعدد کرامات ہیں.... .

اس طرح کی سیکڑوں مثالیں موجود ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ آدمی کی روح کے اندر تصور سے زیادہ قدرت وخلاقیت موجود ہے یہ چیزیں ممکن ہیں محال نہیں ہیں جب ایک عام انسان ایسے خارق العادۃ افعال انجام دے سکتا ہے تو بھلا انبیائے کرام کیونکر انجام نہیں دے سکتے! ابن سینا نے کیا خوب کہا: جو کچھ ممکن ہے اس کی پیدائش بھی ممکن ہے. (معجزہ: شفائی، ص ۲۳ تا ۲۸، انتہیٰ ملخصا)

❁ واضح رہے کہ نمبر چار (۴) میں دو کروشوں کی درمیانی اضافی عبارت کتاب معجزات وکرامات: حائریؒ صفحہ نمبر ۶ کی ہے.

مؤلف: حاج شیخ حسن علی اصفہانی نخودکیؒ کے ۲۶ رکرامات کو ان کے شاگرد محمد علی تولائی نے ایک کتابچہ میں جمع کیا ہے جس کا نام یہ ہے ''شمہ اے از کرامات حاج شیخ حسن علی اصفہانیؒ''، طبع اوّل تابستان ۱۳۶۷ھ، شمسی ایک دوسری کتاب ''نشان از بے نشان ہا'' اسی موضوع پر اس سے بہت زیادہ مفصل اور بہت اچھی ہے. مرحوم کی قبر مشہد مقدس میں شیخ حر عاملیؒ کی قبر سے تھوڑے سے فاصلہ پر سقاخانہ کے پورب جانب ہے ہر وقت زائرین وہاں موجود رہتے ہیں میں نے بارہا زیارت کی ہے اس سعادت اور توفیق پر خداوند عالم کا شکر گزار ہوں.

❁ فلاسفہ کا انکار اور مولانا رومی کا جواب:

فلاسفہ کہتے ہیں جمادات کے اندر قوت ادراک نہیں ہوتی ان کے جواب میں مثنوی مولوی کا یہ شعر کافی ہے:

فلسفی گو منکر حنانہ است   از حواس اولیا بیگانہ است

نطق آب و نطق خاک و نطق گل   ہست محسوس حواس اہل دل

تاریخی شواہد بتاتے ہیں کہ مسجد نبویؐ میں حنانہ یعنی کھجور کا ایک سوکھا ہوا درخت تھا آنحضرتؐ اس پر ٹیک دے کر خطبہ پڑھتے تھے جب منبر بنا اور حضورؐ اس پر جا کر خطبہ پڑھنے لگے تو وہ آپ کے فراق میں رویا... (معجزہ: شفائی، ص۴۲)

فوائد معجزہ:

یقیناً جو معجزات انبیائے کرام علیہم السلام سے ظاہر ہوتے ہیں اور جو کرامات، اولیاء سے صادر ہوتے ہیں ان میں خدا کی بے انتہا قدرت کی ایک ہلکی سی جھلک ہوتی ہے خداوند عالم معجزہ کا اظہار کر کے اپنے برگزیدہ بندوں کے ذریعہ لوگوں کی اصلاح کرنا چاہتا ہے تا کہ لوگ معجزہ وکرامت دیکھ کر خدا کی عظمت کا اقرار کریں، آخرت کو یاد اور اپنے خالق سے اپنی بندگی کا رشتہ مضبوط کریں پروفیسر لطفی اس سلسلہ میں لکھتے ہیں:

''ہر تعجب خیز چیز معجزہ نہیں ہے وہ اسی وقت معجزہ شمار کی جائے گی جب ہمارے دل وجان کو نورانیت بخشے، ہمارے گناہوں کو بتائے، ہمیں توبہ پر مجبور کرے، ہماری ضرورتوں کو بتائے، خدا کے سامنے ہمیں حقیر بتائے، خدا کا فیض ہم تک پہنچائے، انسانوں کے لئے معجزہ، خدا کی بہترین تجلی ہے، معجزہ صادر کرنا خدا کا کام ہے تا کہ روحانی مقاصد حاصل ہوسکیں اسے خود بخود روحانی صفت سے متصف ہونا چاہئے۔'' (معجزہ چیست؟ ص۱۱،۱۲)

علت صدور معجزات:

آیت اللہ آقائے ہادی حسینیؒ نے تحریر فرمایا ہے: اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام کی شہادت بعد ان کے مقدس روضوں سے مسلسل معجزات صادر ہوتے رہتے ہیں لاعلاج مریضوں کو شفا ملتی ہے اور مرادیں پوری ہوتی ہیں اس کے دو (۲) اسباب ہیں:

۱۔ لوگوں کو پتہ چل سکے کہ مخلوق کے فریادرس، دین خدا کے ہادی ورہنما اور اس کی بارگاہ میں سب کے بگڑے ہوئے کام بنانے والے ہیں لہٰذا ان کی اطاعت کرنی چاہئے تا کہ عذاب الٰہی سے نجات پا کر دنیا وآخرت کی سعادت حاصل ہوسکے۔

۲۔ لوگوں کو یہ بتا سکیں کہ ہم اہل بیت رسالت کی حیات وممات میں کوئی فرق نہیں ہے اگر چہ ہم شہید کر دیئے گئے ہیں لیکن زندہ ہیں، تمھاری باتیں سنتے ہیں تمھارے تمام حالات اور دل کی بھی باتوں سے آگاہ ہیں۔
(معجزات وکرامات: ص۲۳،۲۴)

معجزات کے متعلق مغربی دانشمندوں کے نظریات:

۱۔ ''سوث'': معجزہ ایسا کام ہے جو ہر مخلوق کی قدرت سے باہر ہے وہ خدا کا کام ہے۔

۲۔ ''لاک'': میں ایسے محسوس عمل کو معجزہ جانتا ہوں جو دیکھنے والے کی قوت فہم سے باہر اور قواعد طبیعت کے مخالف ہے میں اسے خدا کا کام جانتا ہوں۔

۳۔ ''بایلی'': ہر مومن، خدا کا ایک معجزہ ہے۔

۴۔ ''شکسپیر'': معجزہ کا زمانہ ختم ہو چکا ہے لہذا بہتر یہ ہے غور کیا جائے کہ کیسے چیزیں درجۂ کمال تک پہنچی ہیں۔

۵۔ خود آدمی کا یہ عجیب و غریب بدن، حکمت و قدرت الٰہی کا ایک معجزہ ہے۔ (معجزہ: ص ۲۸، ۲۹)

واضح رہے کہ پانچویں قائل کا نام نہیں لکھا تھا اور نمبر ۱، ۲، ۳، کے انگریزی میں اصلی نام مذکورہ کتاب میں نہ تھے لغت نامۂ دہخدا'' او فرہنگ معین میں بھی نہ مل سکے صرف چوتھا ملا اسے لکھا جا رہا ہے:

(SHAKESPEAR, WILLIAM). (فرہنگ فارسی: ڈاکٹر محمد معین، ج ۵/ ۹۰۷۔ اعلام۔ آ۔ ع)

انبیاء حضرات کو معجزات کی ضرورت کیوں ہے؟

نبوت کا عہدہ ایک عظیم عہدہ ہے صرف چند منتخب افراد کو عطا ہوتا ہے عام طور سے دوسرے عہدے لوگوں کے جسموں پر حاکم ہوتے ہیں لیکن نبوت کا عہدہ، دل و جان پر حاکم ہوتا ہے اسی لئے بہت سے جھوٹے لوگ نبوت کا دعویٰ کر بیٹھے ایسی صورت میں اگر لوگ ہر دعویدار کی بات قبول کر لیں یا ہر ایک کی بات کو ٹھکرا دیں تو ٹھیک نہیں کیوں کہ اگر ہر ایک کا دعویٰ مان لیں تو ہرج و مرج لازم آئے گا، دین خدا کا خاتمہ ہو جائے گا اور اگر کسی کی بات کو نہ مانیں تو اس کا نتیجہ گمراہی و ترقی سے محرومی ہوگا۔

پس جو دلیل، انبیاء علیہم السلام کی بعثت کو لازم کرتے ہوئے بتاتی ہے کہ سچے انبیاء علیہم السلام کے اندر کچھ علامات کا ہونا ضروری ہے تاکہ جھوٹوں سے ان کا امتیاز ہو سکے اور سچوں کی حقانیت ثابت ہو سکے وہی دلیل یہ بھی بتاتی ہے کہ ہر پیغمبر کے لئے معجزہ پیش کرنا ضروری ہے تاکہ معجزہ اس کی رسالت کی صداقت پر شہادت دے سکے۔ (تفسیر نمونہ: ۱/ ۱۲۸)

واضح رہے کہ قرآنی اعلان کے مطابق حکم الٰہی کے بغیر کوئی بھی معجزہ انجام نہیں پاتا خداوند عالم کا ارشاد ہے:

وَمَا كَانَ لِرَسُوْلٍ اَنْ يَّاْتِيَ بِاٰيَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ: اور کسی پیغمبر کی یہ مجال نہ تھی کہ خدا کے اختیار دیئے بغیر کوئی معجزہ دکھا سکے. (مومن: ۷۸/۴۰۔ف)

ہر زمانہ کے ہر پیغمبر کا تمام ترقی یافتہ علوم وفنون سے بہرہ مند ہونا ضروری ہے تاکہ لوگوں پر واضح ہوسکے کہ ان کا رابطہ اُدھر سے ہے یہ بھی ضروری ہے کہ ہر زمانہ کے بڑے بڑے علماء ان کے مقابلہ میں خضوع سے پیش آئیں اور ان کی حقانیت کا اعتراف واقرار کریں جیسا کہ حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے ایک حدیث میں اس سوال "کیوں ہر پیغمبر کے لئے کسی نہ کسی قسم کے معجزہ کی ضرورت ہے؟" کے جواب میں ارشاد فرمایا:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جادوگر بہت زیادہ تھے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایسا معجزہ دکھایا کہ وہ عاجز رہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بہت ماہر اطباء تھے حضرت عیسیٰ علیہ السلام علاج سے مایوس بیماریوں کا کسی مادی وسیلہ کے بغیر بہترین علاج کردیتے تھے اس طرح انھوں نے اپنی حقانیت کو ثابت کیا حضرت پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بہت بڑے بڑے شعراء وخطباء تھے جن کی فصاحت وبلاغت کا چرچا تھا لیکن قرآن مجید کی فصاحت وبلاغت کے مقابلہ میں انھوں نے گھٹنے ٹیک دیئے. (تفسیر نمونہ: ۴۱۸/۲، ۴۱۹، بحوالہ بحار: ۱۹/۵)

❁ خلاصۂ مقدمۂ صاحبِ کرامات رضویہ:

آقائے شیخ علی اکبر مروّج الاسلامؒ نے اپنی گراں قدر کتاب "کرامات رضویہ" کے تفصیلی مقدمہ میں بہت سی مفید باتیں لکھی ہیں اب ذیل میں موصوف کی کتاب سے کچھ باتیں نقل کی جارہی ہیں:

صاحبِ کرامات نے فرمایا: مجھ سے بعض احبائے روحانی واخلائے ایمانی نے فرمایا: آپ چونکہ قبر امام رضا علیہ السلام کے مجاور وخادم ہیں اور آپ نے ایک عرصۂ دراز تک ان امام بزرگوار کے دربار فیض آثار میں زندگی بسر کی ہے لہٰذا آپ کے زمانہ میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے جو کرامات ظاہر ہوئے آپ اور دیگر افراد کو ان کی اطلاع ہوئی انھیں جمع کرکے دوستوں کی خدمت میں پیش کریں تاکہ اپنے امام علیہ السلام کے سلسلہ میں لوگوں کی عقیدت و معرفت زیادہ سے زیادہ ہو اور ہمارے مخالفین منصفانہ مطالعہ کرکے مذہب جعفری کے معتقد ہوں وہ یہ سمجھ لیں کہ ہمارے سارے ائمہ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ: اپنے رب کی بارگاہ میں زندہ ہیں، رزق پاتے ہیں. (آل عمران: ۱۶۹/۳) ان کی حیات وممات یکساں ہے اگرچہ ان کو تلوار یا زہر سے شہید کردیا گیا بظاہر دنیا سے رحلت فرماگئے مگر اس کے باوجود بھی وہ حضرات سب کچھ دیکھتے اور سنتے ہیں بلکہ دلوں کے راز سے بھی واقف ہیں اپنے محبین ومتوسلین

پر نظر لطف وکرم رکھتے ہیں اعجاز کے ذریعہ، لاعلاج امراض کا علاج کرتے ہیں، مشکلات کو آسان کرتے ہیں.

میں نے دوستوں کی خواہش وتمنا پوری کی حضرت امام رضاؑ کے جو کرامات ہمارے زمانہ میں ظاہر ہوئے میں اور بہت سے افراد جن سے مطلع ہوئے ان کو جمع کیا اور ضمیمہ کے طور پر جو کرامات ہم سے پہلے ظاہر ہو چکے تھے انھیں بھی کتب معتبرہ سے نقل ودرج کیا اس مجموعہ کا نام "کرامات رضویہ" رکھا امید ہے کہ امامؑ میرے اس ہدیہ کو اپنے لطف عمیم کے ذریعہ قبول فرمائیں گے اسی امید پر شاعر کی دو (۲) بیت پیش کرتا ہوں:

ارسل النمل من خلوص و داد — لسليمـان نصف رجـل جراد

قائلا ذاک منتـهی جـهدی — الــهدايا بقدر من يـــهدی

حضرت امام رضاؑ کے دوستوں سے میری التماس ہے کہ حقیر کو حیات وممات میں دعائے خیر سے یاد فرمائیں اگر غلطی واشتباہ دیکھیں تو چشم پوشی واصلاح فرمائیں.

وَمَــا اُبَرِّءُ نَفْسِیُ اِنَّنِیُ بَشَــرٌ — اَسْھُوُ وَاَخْطَاُ مَالَمْ یَحْمِنِیُ قَدَر

مخفی نہ رہے کہ حضرت امام رضاؑ کے مجاورین وزائرین بلکہ جو لوگ قبر شریف سے دور ہیں ان کے متعلق حضرت کے الطاف جلیہ وخفیہ ومرحمت ہائے ظاہریہ وباطنیہ اور معنویہ لَاتُـعَـدُّ وَ لَاتُـحْـصٰی (بہت زیادہ شمار و احصاء کے باہر) ہیں شب وروز مسلسل آنحضرت کی نظر لطف اپنے دوستوں پر ہوتی ہے، دعائیں قبول ہوتی ہیں، مرادیں پوری ہوتی ہیں مگر ہم کو ان کی خبر نہیں ہو پاتی حقیر نے اپنے دوستوں سے حضرت کے لطف وکرم کے اتنے زیادہ واقعات سنے ہیں کہ اگر ان سارے واقعات کو لکھا جائے تو کئی کتابیں تیار ہو جائیں گی.

ہم یہاں پر صرف وہ کرامات درج کر رہے ہیں جو آشکار ہو گئے اور جن سے بہت سے لوگ باخبر ہو گئے.

سنائی علیہ الرحمہ ایک شیعہ عارف وحکیم اور اہل بیت عصمت علیہم السلام کے ارادتمند تھے مگر انھوں نے حالت تقیہ میں زندگی بسر کی، ان کے یہ اشعار ملاحظہ ہوں:

داستــان پسـر هند مــگر نشنیدی — که از او و سه کس او به پیمبرؐ چه رسید

پدر او در دندان پیمبــرؐ بشــکت — مــادر او جــگر عــم پیمبرؐ بمکید

خــود بناحق ، حق داماد پیمبرؐ بگر فت — پســر او ســر فــرزند پیمبرؐ ببرید

بر چنین قوم تو لعنت نکنی شرمت بـاد — لَــعَنَ اللّٰهُ یَـزِیُداً وَ عَـلٰی آلِ یَزِیُد

(کرامات رضویہ: ۱/۳،۵؛ ریاض الانس: ۱/۱۷۷)

اعتذار مولف کرامات:

اگر چہ یہ کتاب مصائب، نوحہ ومرثیہ کی نہیں ہے لیکن دوستوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ جہاں پر مناسب ہو مصائب کا ربط دے دیا جائے لہذا میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی: وَ الْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ: اچھے لوگ عذر قبول کر لیتے ہیں. اب ذیل میں کتاب کرامات رضویہ سے معجزہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کئے جا رہے ہیں:

تعریف لغوئ معجزہ:

اہل لغت وادب کی اصطلاح میں مُعجِزَۃٌ باب افعال سے اِعْجاز کا اسم فاعل ہے اس کی (تاء) مبالغہ پر دلالت کرتی ہے جس طرح بہت زیادہ طغیان وسرکشی کرنے والے کو طَاغِیَۃٌ اور بہت زیادہ علم والے کو عَلَّامَۃٌ کہتے ہیں معجزہ کی جمع ''معجزات'' ہے.

فارسی [اور اردو] میں اعجاز کے معنی ناتواں کرنے کے ہیں یعنی کوئی ایسی بات کرے یا ایسا کام کرے کہ ہر ایک ویسی بات یا ویسا کام نہ کر سکے اس کے بس ہی میں نہ ہو وہ عاجز ہو.

پس لغت میں معجزہ کے معنی ناتواں کرنے والے کے ہیں معنائے لغوی کو پیش نظر رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ بعض افراد بہت سے ایسے کام انجام دیتے ہیں کہ دوسرے لوگ ویسے کام کرنے سے عاجز رہتے ہیں اس طرح کے تمام کام لغوی اعتبار سے معجزہ کہلاتے ہیں لیکن اصطلاحی اعتبار سے معجزہ نہیں ہو سکتے بعد میں اصطلاحی معنی بیان کئے جائیں گے یہاں پر مطلب کی وضاحت کے لئے چند ایسے امور کو جو دوسروں کی عاجزی و ناتوانی کا سبب ہوتے ہیں بیان کیا جا رہا ہے:

۱۔ سحر: جادو وافسون، دوسرے لفظوں میں باطل کو حق کی صورت میں دکھانا، سفینۃ البحار میں راغبؒ سے سحر کے لئے چند اطلاق کو ذکر کیا ہے ایک یہ ہے: **السحر مایقع بخداع و تخیلات لاحقیقة لها نحو ما یفعله المشعبذ من صرف الابصار عما یتعاطاه بخفة یده والی ذٰلک الاشارة بقوله تعالیٰ: یخیل الیهم من سحرهم انها تسعی و قوله: سحروا اعین الناس...**

۲۔ کہانت: مجمع البحرین میں ہے: **الکهانة: (بالکسر) عمل یوجب طاعة بعض الجن له فیما یامره به و هو قریب من السحر او اخص منه.**

۳۔ تسخیر: مثلاً جن سے مدد حاصل کریں اور خبر دیں.

۴۔ بعض معدنی یا نباتی دواؤں کا استعمال جن سے عجیب وغریب آثار ظاہر ہوں مثلاً ایک ایسا تیل ہے جس

کی مالش سے لوہے کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا ہے یا آگ نہیں جلا سکتی وغیرہ وغیرہ۔

۵۔ایسی دوا کھلا دینا جس کی وجہ سے ایک یا چند افراد کے حواس و دماغ میں تصرف ہو جائے مثلاً ایک پیالی چائے میں ایسی دوا ملا کر پلا دینا کہ ساری چیزیں عجیب نظر آنے لگیں۔

۶۔علم رمل یا جفر یا نجوم یا فراست یا شانہ بینی یا کف بینی یا قیافہ سے خبر دینا۔

۷۔بعض تعویذات، منتروں العیاذ باللہ ایسے کفر آمیز اعمال جن کی وجہ سے ایسا کام کرے جس سے دوسرے لوگ عاجز ہوں۔

۸۔ریاضات باطلہ و مشقات نفسانیہ جو شریعت کے خلاف ہوں مثلاً کفار ہنود کی ریاضات باطلہ جن کے خبر دینے کی چند حکایات نقل کی گئی ہیں۔ پس حق شناس و سالک الی اللہ کو کفار اور ہندوستانی جوگیوں کے کشفیات سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ یہ کشفیات، کرامت و معجزہ نہیں ہیں۔(کرامات رضویہ:۸/۱)

۹۔عجیب نمائش جو زیرکی و تردستی کی وجہ سے ہیں جنھیں ''شعبدہ باز'' اور ''حقہ باز'' لوگ انجام دیتے ہیں بعض لوگ اس کو ''چشم بندی'' کہتے ہیں یہ ایسا جھوٹ ہے جو سچ کی صورت میں دکھائی دیتا ہے اور ایسا غیر واقع امر ہے جو واقع معلوم ہوتا ہے۔

۱۰۔اعمال اشکال ہندسہ گویا اسی قبیل سے جر اثقال بھی ہے ہمارے زمانہ کی بعض ایجادات و اختراعات ایسی عجیب و غریب ہیں کہ اگر ہم خواب میں ان کو دیکھتے یا بیداری میں ان کے متعلق سنتے تو تعجب کرتے ہوئے تصدیق نہ کرتے جبکہ اِس وقت ایسی چیزوں کا مشاہدہ کر رہے ہیں مثلاً بجلی، ہوائی جہاز، ٹیلی فون اور ریڈیو وغیرہ کوئی ہزاروں فرسخ سے بات کرتا ہے یا پڑھتا ہے ہم اس کو یہاں پر سن لیتے ہیں بلکہ ان سب سے بھی ترقی یافتہ اور عجیب ایک آلہ ہے جس کا نام ٹیلی ویژن ہے جس پر آواز کے علاوہ تصویر بھی دکھائی دیتی ہے۔

پس اس طرح کی ساری چیزیں پوشیدہ اسباب و علل سے مربوط ہیں جو لوگ ان علوم، امور خفیہ اور صنائع سے سروکار نہیں رکھتے اور ان کی حقیقت سے بے خبر ہیں وہ لوگ ایسا کام نہیں کر سکتے اکثر لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ سب معجزے ہیں لیکن معجزۂ حقیقی نہیں بلکہ حقیقی معجزہ، فعل خدا ہے جو تمام امور مذکورہ پر فوقیت رکھتا ہے اور وہ اس طرح ہے کہ وہاں تک کسی بشر کی رسائی نہیں ہو سکتی لہٰذا ہم کہیں گے:

تعریف اصطلاحیٔ معجزہ:

اہل دین و شریعت کی اصطلاح میں معجزہ ایسا قول یا ایسا فعل ہے جو بشری عادت و طبیعت کے خلاف ہو جس

سے تمام عقلاء کی عقلوں کو جھٹکا لگے یہاں تک کہ دنیا کے دانشمند افراد کے افکار کو حیران کر دے یہ ایسا امر ہے جو مکمل الٰہی قوت وقدرت سے ظاہر ہوتا ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں کہیں: معجزہ، فعل خدا ہے فعل بشر نہیں اور کوئی شخص بھی ویسا کام انجام نہیں دے سکتا اور پیغمبر کو خدا نے اس فعل پر قدرت دی ہے تا کہ اس کی صداقت پر دلیل بن سکے چونکہ ایسا معجزہ برخلاف عادت ہوتا ہے لہٰذا اس کو ''خارق عادت'' بھی کہتے ہیں پیغمبر کے لئے صاحب اعجاز ہونا ضروری ہے تا کہ مخلوق پر حجت تمام ہو جائے اور لوگ اسی معجزہ کے ذریعہ، نبوت کی تصدیق کریں اور سچے وجھوٹے دعویدار کو پہچان سکیں خدا کی جانب سے پیغمبر کی اطاعت کریں تا کہ دنیا وآخرت کی گرفتاریوں سے نجات پائیں اور کامیاب ہوں پس واضح ہو گیا کہ ایسا خارق عادت امر، پیغمبر سے ظاہر ہونا چاہئے۔

ایک بزرگ نے فرمایا: انبیاء کی رسالت پر سب سے واضح ثبوت ودلیل یہی معجزہ ہے **وَهِيَ فِعْلٌ يَخْلُقُهُ اللّٰهُ تَعَالٰى خَارِقاً لِلْعَادَةِ عَلٰى يَدِ مُدَّعِي النُّبُوَّةِ مُقْتَرِناً بِدَعْوَاهُ**: معجزہ ایسا فعل خارق العادہ ہے جسے خدا، مدعی نبوت کے ہاتھوں پر انجام دیتا ہے جو اس کے دعویٰ سے مقترن ہوتا ہے. گویا معجزہ لوگوں کے درمیان خدا کے اس قول کے برابر اور مانند ہے جس میں فرمائے:

یہ مدعی میرا رسول ہے اس کو اس علامت کے ساتھ تمھارے پاس بھیجا ہے تا کہ تم ہدایت پا سکو. جس طرح ایک بڑے مجمع کے درمیان، قادر ومطاع سلطان کی بارگاہ میں کوئی اٹھ کر کہے: آپ سب لوگوں کو معلوم ہونا چاہئے کہ میں اس بادشاہ کی طرف سے تم لوگوں کا رسول وحاکم ہوں میری بات کی سچائی پر دلیل یہ ہے کہ ابھی ابھی اسی وقت خود بادشاہ اٹھ کر اپنے سر کا تاج میرے سر پر رکھے گا اس کا تاج کا رکھنا گویا یہ کہنے کے برابر ہے کہ ہاں! تم میرے رسول وایلچی ہو. اگر لوگ دیکھیں کہ بادشاہ نے اپنا تاج رکھ دیا تو سب کو سمجھ لینا چاہئے کہ یہ شخص بادشاہ کی طرف سے لوگوں پر حکومت رکھتا ہے اس کی اطاعت کریں ورنہ بادشاہ غضبناک ہو جائے گا۔

معجزہ وکرامت میں فرق:

مرحوم علامہ ملا احمدؒ بن محمدؒ معروف بہ مقدس اردبیلی نے حدیقۃ الشیعہ میں فرمایا ہے: معتزلہ کے نزدیک معجزات وکرامات، پیغمبروں سے مخصوص ہیں اور متقدمین شیعہ کے نزدیک انبیاء، اوصیاء اور ان کے خلفاء سے مخصوص ہیں. نیز فرمایا: اکثر قدمائے شیعہ ومعتزلہ کے نزدیک معجزہ وکرامت میں کوئی فرق نہیں لیکن اکثر اشاعرہ اور متاخرین شیعہ کے بقول معجزہ ایسا امر خارق عادت ہے جو دعوائے نبوت سے مقرون ہو: کرامت، دعوائے نبوت

سے مقرون نہیں ہوتی ہے.

اس کے بعد صاحب کرامات لکھتے ہیں: متاخرین شیعہ کے نزدیک اگر امر خارق عادت دعویٰ کے ساتھ ہو تو اصطلاح میں اس کو معجزہ کہتے ہیں اور اگر بغیر تحدی و دعویٰ کے ہو تو اسی معجزہ کو کرامت کہتے ہیں.

اسی لئے ہم نے اس کتاب کا نام ''کراماتِ رضویہ'' رکھا اس بات کو بھی پیش نظر رکھا کہ آنحضرتؑ کے یہ معجزات اپنے متوسلین کے لئے عنایات و کرامات ہیں اور خداوند عالم کی طرف سے اپنی حجت پر کرامات ہیں کہ ان حضرات سے ایسے معجزات ظاہر ہوتے ہیں ایک بات یہ بھی کہ خود نفس عمل، کرامت ہے مثلاً خود مریض کا شفا پانا کرامت ہے.

معجزہ سے متعلق چند مفید باتیں:

ذیل میں معجزہ کے متعلق چند امور کو بیان کیا جا رہا ہے:

(۱) جس امر خارق عادت میں تحدی و دعویٰ نہ ہو وہ کرامت ہے لیکن بزرگ علماء و مصنفین نے پیغمبر خداؐ اور ان کے اوصیائے کرام سے بغیر دعویٰ کے جن خوارق عادات کو اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے ان کو ''معجزہ'' کے عنوان و نام سے لکھا ہے اور یوں کہا ہے: معجزاتِ پیغمبرؐ، معجزات امیر المومنین علیہ السلام اسی طرح امام عصر عجل اللہ تعالیٰ فرجہ تک ''ولا مشاحة فی الاصطلاح.''

(۲) بعض نے فرمایا: کرامت کی دو (۲) قسمیں ہیں:

الف: کرامت اگر پیغمبرؐ یا وصی سے صادر ہو تو ان کو اختیار ہے اگر ارادہ کریں تو اذن خدا سے کرامت صادر ہو کر رہے گی اور اگر ارادہ ہی نہ کریں تو کرامت صادر نہ ہوگی.

ب: اولیائے حق یعنی عابد و زاہد افراد، خدا کی معرفت رکھنے والے لوگوں سے جب کوئی کرامت صادر ہوتی ہے تو غالباً ان کو اختیار نہیں ہوتا ہے مثلاً کسی کے لئے دعائے خیر کریں یا بد دعا کریں تو ممکن ہے کہ ان کی دعا مستجاب ہو یا نہ ہو، بھوکے ہوں خدا سے کھانا طلب کریں تو ممکن ہے کھانا آئے یا نہ آئے، پیاسے ہوں پانی مانگیں جیسا کہ ام ایمن نے طلب کیا اور انھیں ملا. ان افراد سے کرامت ظاہر ہونا ان کے فضل و شرف کی علامت ہے کہ بارگاہ خدا میں محترم اور آبرومند ہیں.

(۳) ایک اعتبار سے معجزہ کی تین (۳) قسمیں ہیں: ۱۔ قولی، ۲۔ فعلی، ۳۔ ترکی.

قولی : جو بات کہیں وہ معجزہ بنے مثلاً غیب کی خبریں دیں جیسا کہ اہل بیت علیہم السلام نے دیں، گزشتہ

وقائع اور آئندہ سوانح [وحوادث] کو بتایا بلکہ ایسے قوانین واحکام ذکر کئے کہ صدیاں گزرنے کے بعد آج اسباب وغیرہ کے ذریعہ انسانوں کے لئے صرف بعض اسرار آشکار ہو سکے ہیں۔

قرآن مجید پیغمبر خاتم صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کا ایک قیامت تک باقی رہنے والا معجزہ ہے جب کہ کسی پیغمبر کا معجزہ باقی نہ رہا قرآن صرف فصاحت وبلاغت ہی کے اعتبار سے معجزہ نہیں بلکہ مختلف جہات سے معجزہ ہے اس سلسلہ میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں اور سب کی عقلیں حیران ہیں۔

فعلی : جو کام کریں وہ معجزہ بنے مثلاً آنحضرتؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی نکلنا، مردہ کو زندہ کرنا وغیرہ وغیرہ۔

ترکی: خود نہ کچھ کہیں اور نہ کچھ کریں لیکن ان کے دشمن اپنی کوشش وایذ ارسانی میں ایک دم ناکام رہیں مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کا نہ جلانا یا دشمنان پیغمبرؐ کی تمام زحمتوں کے ساتھ قتل کی سازشیں کرنا اس کے بعد بھی ناکام ہی رہنا یا قضیۂ مامون کہ اس ملعون نے رات میں برہنہ تلواروں سے بدن مبارک حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو اپنے خیال میں ٹکڑے ٹکڑے کرایا جب کہ حضرت کے بدن پر کوئی اثر تک نہ پڑا جیسا کہ جلاء العیون میں مذکور ہے۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ مامون نے ایک رات تیس (۳۰) افراد کو حضرت امام رضا علیہ السلام کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا حکم دیا جیسا کہ عیون اور منتہی الآمال میں ہے۔

(۴) دوسرے اعتبار سے پیغمبرؐ کے خوارق عادات کی تین (۳) قسمیں ہیں:

قسم اوّل : جو خوارق عادات قبل بعثت وقبل دعوائے نبوت ظاہر ہوئے یہ بہت زیادہ ہیں مثلاً سر مبارک پر بادل کا سایہ کرنا وغیرہ وغیرہ اس سلسلہ میں کتب اخبار وتواریخ کا مطالعہ کیا جائے انھیں ''ارہاصات'' کہا گیا ہے۔

قسم دوم: جو خوارق عادات، تحدی ودعویٰ کے مقارن ظاہر ہوئے اصل معجزہ یہی ہیں۔

قسم سوم : آنحضرتؐ سے بہت سے خوارق عادات ظاہر ہوئے انھیں معجزات سے تعبیر کیا گیا یہ کتب اہل سنت وشیعہ میں بہت زیادہ تعداد میں مذکور ہیں۔

معجزہ اور دوسری چیزوں میں سات (۷) فرق:

(۵) چند فرق جن کے ذریعہ معجزہ کو دوسری چیزوں سے امتیاز دیا جاتا ہے: ذیل میں سات (۷) فرق بیان کئے جارہے ہیں:

فرق اول : جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں معجزہ وہ ہے جو تحدی سے مقرون ہو جو خصم کو مکابرہ سے عاجز

کردے یعنی پیغمبر ایسا خارق عادت امر انجام دے خصم جس کا مطالبہ کئے ہو مثلاً خصم، مدعیٔ نبوت سے کہے: اگر آپ خدا کے رسول ہیں، اس دعویٰ میں صادق ہیں تو حکم دیں کہ فلاں درخت آپ کے پاس آ جائے یا فلاں مردہ کو حکم دیں کہ زندہ ہو جائے۔ پیغمبر اس کے ہر مطالبہ کو پورا کرے اور خصم اس معارضہ سے عاجز ہو اور قبول کرلے کہ یہ معجزہ جادو وغیرہ نہیں ہے کیوں کہ ساحر وغیرہ کی قدرت محدود ہوتی ہے یہ صرف وہی کام کر سکتے ہیں جس کی توانائی رکھتے ہیں ایسا نہیں ہے کہ لوگ جس چیز کی درخواست و مطالبہ کریں اسے پورا کرسکیں۔

فرق دوم: سحر اور اس کے جیسی دوسری چیز ان لوگوں سے مخصوص ہے جو مخصوص جگہ یہ کاروبار کرتے ہیں اور وہیں پر موجود لوگ دیکھتے ہیں جو لوگ وہاں پر موجود نہ ہوں ان کے لئے سحر وغیرہ کا کوئی اثر ہی نہیں یہاں تک لوگوں نے بیان کیا ہے کہ ایسا بھی ہوا ہے کہ کبھی ساحر نے سب سے پہلے مجمع میں حاضر لوگوں کے نام لکھے پھر سحر شروع کیا اگر کوئی نیا آدمی پہنچتا ہے جس کا نام نہیں لکھا ہوتا ہے تو یا اس کو دیکھنے نہیں دیتے یا اجازت دیتے ہیں مگر وہ سحر کے عجائبات کو نہیں دیکھ پاتا حالانکہ معجزہ ایسا نہیں ہے کیونکہ پیغمبر خدا نے کور کو شفا دے کر بینائی عطا کی تو اب اس کو جو بھی دیکھے گا صاحبِ بصیرت ہی دیکھے گا [اندھا نہ پائے گا] اس عظیم فرق کی طرف قرآن مجید میں معجزۂ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے: وَ نَزَعَ یَدَہٗ فَاِذَا ھِیَ بَیۡضَآءُ لِلنّٰظِرِیۡنَ : اور موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ہاتھ باہر نکالا تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہ ہر دیکھنے والے شخص کی نظر میں جگمگا رہا ہے۔ (اعراف: ۱۰۸/۷)

فرق سوم: معجزہ صرف صاحبِ معجزہ کے ارادہ و توجہ سے صادر ہوتا ہے اس میں اسباب نہیں ہوتے خارجی آلات کی ضرورت نہیں مثلاً مادرزاد اندھے کی طرف توجہ کرے وہ فوراً بینا ہو جائے لوگ بھی اس کو بینا ہی دیکھیں برخلاف سحر وغیرہ کے کہ یہ بغیر اسباب کے انجام نہیں پاتے بلکہ دسیوں اور سیکڑوں اسباب ہوتے ہیں اگر ان میں سے صرف کوئی ایک کم ہو جائے تو سحر کارگر نہ ہوگا۔

فرق چہارم: ساحر وغیرہ کے لئے ممکن ہے کہ اس سے بھی زبردست و ماہر دوسرا ساحر، مدمقابل بن کر آ جائے اس کے ساتھ معارضہ کر کے اسے عاجز کردے، سحر باطل کردے برخلاف صاحبِ معجزہ کے کیونکہ کسی کے اندر اتنی جرأت اور کسی میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ معارضہ کر کے صاحبِ اعجاز کا عمل باطل کرسکے۔

فرق پنجم: جو مدعیٔ نبوت ہوتا ہے اپنے کو خدا کا پیغمبر و نمائندہ بتاتا ہے اس کا دعویٰ عقل سلیم کے موافق و مطابق ہونا چاہئے ایسا دعویٰ نہ ہو جو عقلاء کو ناپسند ہو اور عقل سلیم کے مخالف ہو کیونکہ عقل، پیغمبر باطن و حجت باطنیہ ہے یقیناً مدعیٔ نبوت، عقل کے خلاف کوئی بات نہ کرے گا کوئی حکم نہ کرے گا مثلاً یہ نہیں کہہ سکتا کہ ایک دوسرے پر

ظلم کرو یا لوگوں کو اذیت کرو وغیرہ وغیرہ۔

فرق ششم: پیغمبر وہ ہے جس کی کچھ ظاہری نشانیاں بھی ہوتی ہیں جس سے لوگ پیغمبر کی عظمت و بزرگی کو درک کرتے ہیں اور وہ بہت سی چیزیں ہیں مثلاً حسب ونسب اور خلقت کی شرافت، اخلاق حمیدہ واوصاف پسندیدہ جیسے صدق، وفاء، امانت، زہادت، رفق وشفقت، علم وسخاوت، حلم، کمال۔

اخلاق رذیلہ جیسے دنائت ودروغ سے دوری، لوگوں کے مال کا لالچ نہ ہو، دنیا سے دلبستگی نہ رکھتا ہو اس کے پیرو و تابعین سمجھ دار اور عاقل ہوں، بے عیب ہوں، زاہد و عابد ہوں برخلاف اہل سحر، کہانت، شعبدہ واہل تسخیر و ریاضات باطلہ کے کیوں کہ اکثر ان لوگوں سے آثار کفر، زندقہ وفسق آشکار ہوتے ہیں یہ منفعت ومال دنیا کے لئے جادو وغیرہ کرتے ہیں اور ان کے پاس آنے جانے والے لوگ پست وست، احمق و جاہل اور ناقص العقل عورتیں ہوا کرتی ہیں۔

بعض بزرگوں نے کہا ہے: ایسی ریاضات باطلہ سے جو چیز ظاہر ہوتی ہے اس کو ''استدراج'' کہتے ہیں معجزہ و کرامت نہیں کیونکہ مرتاضین اور پیشین گوئیاں کرنے والوں کی خبریں عالم وحی والہام سے تعلق نہیں رکھتیں بلکہ وہ چند قواعد ہیں جو ان کے اختیار میں ہوتے ہیں یا وہ اپنی طرف سے اپنا نظریہ بیان کرتے ہیں یا شیطان کی مدد سے خبر دیتے ہیں چونکہ بات محکم نہیں ہوتی اسی لئے کبھی واقع کے مطابق اور کبھی خلاف ہوتی ہے جیسا کہ سید جلیل سید محمد مہدی مرتضوی لنگرودی نے کتاب ''اعجاز اسلام'' جو ۱۳۸۱ میں شائع ہوئی اس میں فرمایا:

گزشتہ سال ہندوستانی پیشینگوئی کرنے والوں کی طرف سے یہ بات شائع ہوئی کہ ایک ستارہ گرے گا جس سے بہت زیادہ جانی ومالی نقصانات ہوں گے اس کا وقت بھی بتایا تھا اخباروں نے لکھا کہ اہل ہندوستان اتنا حیران و پریشان ہوئے کہ اکثر زن ومرد چھوٹے بڑے خصوصاً جن کو مرتاضین ہندی پر اعتقاد اور ان کی باتوں پر یقین ہوتا ہے وہ لوگ ڈر کر جنگلوں اور صحراؤں میں چلے گئے لیکن یہ بات جھوٹی تھی کیونکہ ان کا معین کیا ہوا وقت آیا مگر کوئی معمولی حادثہ تک بھی پیش نہ آیا ستارہ گرنا تو درکنار!

فرق ہفتم: سحر وغیرہ کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی برخلاف معجزہ کے جس میں واقعیت ہوتی ہے مثلاً ساحر اپنے علم وسحر کے ذریعہ لکڑی یا رسّی کو زیبق (سیماب، پارہ) یا دوسری دوا کے ذریعہ اژدہا یا سانپ بنا دیتا ہے یا صرف ایک قطرہ پانی کو پورا دریا دکھاتا ہے جب کہ حقیقت میں نہ کوئی اژدہا ہوتا ہے اور نہ تو کوئی سانپ!

معجزہ میں حقیقت ہوتی ہے مثلاً اگر خشک درخت کو سبز کرے تو وہ حقیقت میں سبز رہے گا اگر پھلدار ہوگا تو

سالوں پھل لگیں گے مثلاً فرعون اور فرعونیوں کی سرکوبی ورسوائی کے لئے حضرت موسیٰ (علٰی نبیّنا و آله و علیه السلام) کو خطاب الٰہی ہوا: وَ اَلْقِ مَا فِیْ یَمِیْنِکَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا: تمھارے داہنے ہاتھ میں جو (عصا) ہے اسے پھینک دو تا کہ جادوگر جو کچھ بنائے ہیں انھیں نگل جائے. (طٰہٰ: ۲۰/ ۶۷) چنانچہ ان کا عصا فوراً سب کو نگل گیا خدا کی یہ قدرت دیکھ کر سارے جادوگر ایمان لائے.

کہنے کا مقصد یہ ہے کہ انھوں نے لکڑی و رسّی کو سانپ واژدہا بنا کر دکھایا جب کہ درحقیقت سانپ واژدہا نہ تھے لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا واقعاً اژدہا بن کر نگل گیا اور پھر عصا بن گیا.

اس سے بھی بڑا معجزہ ہمارے آٹھویں امام حضرت علی رضا علیہ السلام نے مامون ملعون کے بھرے دربار میں دکھایا بہت سے لوگوں نے دیکھا کہ یدِ قدرت الٰہی و فعّال لما یشاء نے اپنی حجت کے لئے ''عرض'' کو ''جوہر'' میں تبدیل کردیا چنانچہ پردہ پر بنی ہوئی شیر کی تصویریں دو (۲) حقیقی درندے شیروں میں تبدیل ہوگئیں انھوں نے جھٹ پٹ بے ادب حمید بن مہران کا خاتمہ کردیا جیسا کہ کتاب عیون کے باب ۴۱ میں اور بحار جلد ۱۲ میں چاپ کمپانی صفحہ ۵۴ پر عیون کے حوالہ سے منقول ہے.

اس کے بعد صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں: اس مقدمہ کے آخر میں چند باتوں کا تذکر مناسب ہے:

❁ صاحبِ کرامات کے چند تذکرات:

تذکر اوّل: پیغمبرؐ کا معجزہ، دعوائے نبوت کو ثابت کرنے کے لئے ہوتا ہے تا کہ لوگ نبوت کا اقرار کریں، اطاعت کریں، ہدایت پائیں، نبوت ثابت کرنے کے بعد پھر معجزہ کی کوئی ضرورت نہیں رہ جاتی تو اس کے بعد جو معجزات ظاہر ہوئے وہ یا لوگوں پر لطف وعنایت کی وجہ سے ہوئے یا معاندین ومنکرین کے لئے ہوئے یا ان لوگوں کے لئے ہوئے جو معجزات سے مطلع نہ ہوسکے تھے تا کہ نبوت ظاہر ہوجائے اور ان پر حجت تمام ہوجائے اسی لئے پیغمبرؐ کے بہت سے معجزات منقول ہیں یہاں تک کہ منتہی الآمال میں ابن شہر آشوبؒ کے حوالہ سے منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار ہزار چار سو چالیس (۴۴۴۰) معجزات تھے جن میں سے صرف تین ہزار (۳۰۰۰) ذکر کئے گئے ہیں.

تذکر دوم: کسی پیغمبر کا معجزہ ہمارے زمانہ تک باقی نہ رہا لیکن ہمارے پیغمبرؐ کا معجزہ آج تک باقی ہے کیونکہ سلسلۂ رسالت آپ پر ختم ہوگیا خدا نے آپ کو خاتم النبیین بنایا آنحضرتؐ نے خود فرمایا: لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ: میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا. چونکہ آپ کی شریعت، قیامت تک باقی رہے گی اسی لئے آنحضرتؐ کے معجزات

بھی باقی ہیں ان میں سے ایک قرآن مجید ہے جس کا جواب لانے سے جن وانس عاجز ہیں سورۂ بنی اسرائیل میں ارشاد ہے:

قُلْ لَئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰی اَنْ یَّاْتُوا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا : (اے رسولؐ!) تم کہہ دو کہ اگر سارے جہان کے آدمی اور جنّ اس بات پر اکٹھے ہوں کہ اس قرآن کا مثل لے آئیں تو اس کے برابر نہیں لا سکتے اگر چہ (اس کوشش میں) ایک کا ایک مددگار بھی بنے. (بنی اسرائیل:۸۸/۱۷)

قرآن، فصاحت و بلاغت کے علاوہ دوسری جہات سے بھی معجزہ ہے دشمنان قرآن نے اس کو ختم کرنے کی کوشش کی مگر ناکام رہے کیونکہ اس کا محافظ خدا ہے جیسا کہ فرمایا: اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ: بیشک ہم ہی نے قرآن نازل کیا اور ہم ہی تو اس کے نگہبان بھی ہیں. (حجر: ۹/۱۵) اس وقت تقریباً ایک ہزار چار سو (۱۴۰۰) سال گزرنے کے بعد بھی اس کی نورانیت و عظمت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے، اس نے دلوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے حد یہ ہے کہ غیر مسلمان افراد بھی عظمت قرآن کے قائل ہیں اور اس کے آگے سر تعظیم خم کئے ہوئے ہیں.

تذکر سیم: جب پیغمبرؐ کی نبوت ثابت ہوگئی اور لوگ جان گئے کہ ہوا و ہوس سے کچھ نہیں کہتے بنا بر مفاد آیۂ وَ مَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی: اور وہ تو اپنی نفسانی خواہش سے کچھ بھی نہیں کہتے یہ تو بس وحی ہے جو بھیجی جاتی ہے. (نجم: ۳،۴/۵۳)

جب پیغمبرؐ اپنا وصی معین کریں تو ان کے وصی پر ضروری ہے کہ اپنی حقانیت پر معجزہ پیش کریں ہم معتمد اخبار و روایات کے ذریعہ جانتے ہیں کہ پیغمبرؐ نے بارہا اپنے بلا فصل وصی کو پہچنوایا خصوصاً غدیر خم میں اعلان کیا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِیٌّ مَوْلَاهُ: جس کا میں مولا ہوں یہ علی علیہ السلام بھی اس کے مولا ہیں.

یہ حدیث کتب شیعہ و سنی میں اہل درایہ کی اصطلاح میں بطور تواتر لفظی منقول ہے. رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے علی علیہ السلام کو اپنا خلیفہ بنایا اور علی علیہ السلام نے امام حسن علیہ السلام کو اسی طرح ہر پہلے امامؑ نے بعد والے کو اپنا خلیفہ بنایا تو پھر معجزہ کی کیا ضرورت تھی مگر پھر بھی ہمارے تمام ائمۂ طاہرین علیہم السلام سے بہت سے معجزات ظاہر ہوئے جس کو شیعوں کے علاوہ سنیوں نے بھی نقل کیا ہے دوستوں کے لئے یہ معجزات ان پر لطف و کرم اور نوازش کے اعتبار سے ہیں اور دشمنوں کے لئے اتمام حجت کے اعتبار سے ہیں کہ شاید ضلالت سے ہدایت کی طرف آجائیں

اور نجات پا جائیں۔

تذکر چہارم: معجزہ، زندگی میں ظاہر ہوتا ہے دنیا سے رحلت اور وفات کے بعد اس کی ضرورت نہیں ہم کو اب تک یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وفات بعد کسی پیغمبرؐ یا اس کے وصی سے معجزہ ظاہر ہوا ہو مگر اہل بیت عصمت وطہارت علیہم السلام کی قبور مبارکہ سے دوستوں کے توسل کے بعد بہت سے معجزات ظاہر ہوئے اور ہوتے چلے آرہے ہیں، لاعلاج امراض کا علاج ہوا اور حاجات پوری ہوئیں کتاب کراماتِ رضویہ صرف ایک امام حضرت رِضا علیہ السلام کے معجزات پر مشتمل ہے اس موضوع پر بھی یہ کتاب محدود ہے کیوں کہ صرف ان معجزات کے سلسلہ میں ہے جو ہمارے زمانہ میں ظاہر ہوئے حضرت کی شہادت بعد ہزار (۱۰۰۰) سال سے زیادہ گزر چکے ہیں حقیر کی نظر میں حضرت سے معجزات ظاہر ہونے کے دو (۲) اسباب ہیں:

۱۔ لوگ جان جائیں کہ حضرت، مخلوق کے فریادرس، دین خدا کے ہادی اور دربار احدیت کے کارکن ہیں لوگ جان لیں کہ دوسروں سے کچھ بھی نہیں ہو سکتا، کسی درد کا علاج نہیں ہو سکتا پس ان سے توسل کریں عقیدت رکھیں ان کی اطاعت کریں تاکہ عذاب الٰہی سے نجات پاسکیں، دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کرسکیں۔ خداوندا! ہم کو ان کی معرفت عطا کر اور حضرت کی شفاعت نصیب فرما۔

۲۔ دنیا والوں کو یہ بتا دیں کہ ہم اہل بیت رسالت و امامت علیہم السلام کی حیات و ممات میں کوئی فرق نہیں اگر چہ دشمنوں نے ہم پر ظلم کر کے ہمیں شہید کر دیا ہم دنیا سے چلے گئے مگر مردہ نہیں بلکہ زندہ ہیں ہم تم لوگوں کو دیکھتے ہیں، تمھاری باتیں سنتے ہیں، تمھارے حالات، رفتار و گفتار سے آگاہ ہیں بلکہ تمھارے دل کی باتوں سے بھی آگاہ ہیں جیسا کہ یہ مضمون حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر مقدس سے سنا گیا اس کو شرح شافیہ صفحہ ۱۵۰ پر نقل کیا ہے:

حارث بن وکیدہ کا بیان ہے کہ سر حسین علیہ السلام لے جانے والوں کے ساتھ میں بھی تھا میں نے سنا کہ سر مبارک، قرآن مجید کے سورۂ کہف کی تلاوت کر رہا ہے میں نے امام حسین علیہ السلام کی آواز سن کر تعجب کیا سر سے آواز آئی ہم ہادیانِ دین، زندہ ہیں اور خدا کی بارگاہ میں روزی پاتے ہیں۔

حضرت سے یہ کلام سن کر سوچا اس سر مبارک کی چوری کرلوں گا تو حضرت نے فرمایا: لَیْسَ لَکَ لِذٰلِکَ سَبِیْلٌ: تم ایسا نہ کرسکو گے، انھیں چھوڑو، خدا کے نزدیک میرا خون بہانا ادھر ادھر میرا سر پھرانے سے زیادہ عظیم ہے۔

❁ معجزات کے بارے میں ایک علمی اور تحقیقی مقدمہ:

دانشمند معظم آقائے سید عبدالکریم ہاشمی نژادؒ صاحب کتاب ''مناظرۂ دکتر و پیر'' نے اس کو ۷/رجب ۱۳۸۱ھ

میں لکھا ہے:

جنگلی زندگی اور آدمیت کی وحشت کا زمانہ آہستہ آہستہ ختم ہوگیا اس کی سخت مشکلات حل ہو چکیں بشر کی ترقی کے لئے پہاڑ جیسی دشواریاں راستہ میں رکاوٹ بنی ہوئی تھیں جو عظیم و تعجب خیز علمی تحولات کے ذریعہ آسان ہو گئیں آخر کار اس دنیا کی چندروزہ زندگی کے لئے کل کی نسلوں کے سامنے جو مشکلات تھیں وہ سب دور ہو گئیں روزنئی ترقیاں اور ایجادیں سامنے آتی رہتی ہیں زندگی کی مشکلات حل کرنے کے لئے انسانوں نے جو کچھ اقدامات کئے ہیں ان میں سے اکثر میں کامیابی حاصل کی ہے۔

❁ قابل افسوس بات!

یہ انسانی رواں دواں قافلہ جو ابھی تک صرف آدھی راہ طے کر سکا ہے وہ عظیم مادی ترقیوں کے دوش بدوش ہو کر وادیٔ فضیلت وانسانیت اور کاروان دین و معنویت سے پیچھے ہے انسانی معنویت اور ملکہ جو کمال بشریت کا آخری مرحلہ ہے ہماری دنیا میں فراموش ہو چکا ہے۔

مادّی ترقیاں اور مشکلات زندگی کا حل جسے انسانی ترقی کے لئے ایک زینہ کی حیثیت رکھنا چاہئے ان سے شیطانی مقاصد پورے کئے جارہے ہیں۔ان ترقیوں کو دیکھ کر آج کے انسان کو شکر خدا کرنا چاہئے مگر اس کے بجائے روز بروز اس کی حیاء وعفت ،فضیلت و معنویت میں کمی ورکاوٹ ہوتی جارہی ہے، بے حیائی سے برجستہ ملکات کے بلند کاخ اور انسانیت کے بالاترین حقائق کو ویران کررہا ہے یہاں تک کہ کہا جاتا ہے کہ یہ اشرف مخلوقات اپنی اس مادی زندگی میں اتنا سرگرم ہوگیا ہے کہ معاشرہ کو نفرت انگیز منجلاب کی صورت میں کر دیا ہے اور خود اس کے درمیان غوطہ زن ہے۔

❁ ہمارے جوانوں کے اندر یورپی تہذیب کا برا اثر:

ہمارے ملک کے ماڈرن مزاج لوگ جو چندروز کالجوں اور یونیورسٹیوں کے گوشوں میں گزارے ہیں وہ اس قدر یورپی صنعتی ترقی سے متاثر ہیں کہ گویا اس وسیع دنیا کے تمام حقائق کو اس مشینری تمدن کے مقابل میں ہیچ جانتے ہیں سوائے مادہ و مادیت کے کسی چیز کی اہمیت کے قائل نہیں ہیں۔

یہ کھوکھلے مزاج (مغز) لوگ گمان کرتے ہیں چند مجہولات کو کشف کرنے کے بعد اسرار عالم ہستی کی کنجی ،انسان کے اختیار میں آگئی ہمارے زمانہ کے انسان کے لئے تمام مجہولات ،حل وکشف ہو گئے ہیں! یہ ان کی کوتاہ فکری اور بے شعوری ہے۔ان لوگوں نے جسارت کے ساتھ اپنے بے وزن افکار کو حقائق جہان پر تولنے و پرکھنے کے لئے ترازو قرار دیا، علم ودانش کی عظیم قدرو منزلت کے ساتھ بہت بڑی خیانت کی ہے اس سے بڑی خیانت اور کیا ہو سکتی ہے کہ جو کچھ

انسان، کشف کر چکا ہے بس اسی میں دنیا کے سارے اسرار کو مخفی جانتے ہیں جس حقیقت کو نہ سمجھیں یا وہ آج کل کے علوم کے مطابق نہ ہو اس کو نامردی سے رد کر دیتے ہیں جب کہ ڈاکٹر الکسیس کارل DR,ALIXIS CARRIL کے بقول یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ حقیقت ہمیشہ ہمارے لئے قابل فہم ہو کیونکہ یہ ممکن ہے کہ دنیا میں ایسے حقائق ہوں جنھیں ہم نہ جانتے ہوں یا ہمارے لئے ان کا جاننا دشوار ہو...

لندن کا مشہور فلسفی لدژ LEDEG کہتا ہے: جو کچھ ہم جانتے ہیں یہ ان چیزوں کے مقابلہ میں جنھیں جاننا چاہئے بہت کم ہیں جو تمام معلومات کو معلومات فعل میں منحصر کرتے ہیں وہ در حقیقت ان لوگوں کے ساتھ خیانت کرتے ہیں جنھوں نے علم کی راہ میں جہاد کیا ہے.

محترم قارئین! یہ چند جملے کل اور آج کے عظیم دانشمندوں کے اعترافات ہیں جوانھوں نے مجھولات بشر کے بارے میں بیان کئے تو ان باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا شرم کی بات نہیں کہ کوئی ایک حقیقت کو صرف اس جرم میں (کہ ہمارے افکار کے مطابق نہیں) یا اس وجہ سے (کہ آج کل کے ناقص علوم کے مطابق نہیں) ٹھکرا دے اور نظر استہزاء سے اس کی طرف دیکھے!

❁ معجزات وخارق عادات:

افسوس کہ آج کل کے مادی دنیا داروں نے جس چیز پر ظلم کیا ان میں سے ایک مسلّم اور غیر قابل انکار حقیقت ''معجزہ'' ہے مخصوصاً ہمارے ملک کے کچھ سبک مغز لوگ بے شرمی سے معجزہ کو خرافات وموہومات میں شمار کرتے ہیں لیکن ہم نے ان کی تحریروں میں خوش قسمتی سے بہت غور کیا تو فحش واستہزاء کے علاوہ ردّ پر کوئی دلیل نہ مل سکی...میں معترف ہوں کہ معجزات ایک مسلّم حقیقت اور نا قابل انکار ہیں بلکہ میں تو اس کا بھی معتقد ہوں کہ کبھی کبھی موجودہ زمانہ میں بھی معجزہ ہونا چاہئے تا کہ ہمارے زمانے کے سبک مغز، مغرور افراد، خواب غفلت سے بیدار ہوں اور قدرت جہان کے سرچشمہ یعنی خداوند قادر کو فراموش نہ کریں اور جو لوگ مادی دنیا کی چیخ وپکار سن کر ساری چیزوں یہاں تک کہ خدا کو بھی بھلا بیٹھے ہیں ان کے لئے حجت تمام ہو جائے.

محترم قارئین! میرا خیال ہے کہ پوری دنیا خصوصاً بعض اسلامی ممالک مثلاً ایران وعراق وغیرہ میں شاید ہی کوئی ایسا ہو جو اپنی زندگی میں خود اپنے سلسلہ میں یا دوسروں کے سلسلہ میں کوئی معجزہ نہ دیکھے ہو مثلاً مادر زاد اندھے، مفلوج وزمین گیر افراد جو ہر جگہ سے مایوس ونا امید ہو کر خدا کی طرف خاص توجہ کے ساتھ مشاہد ائمہ علیہم السلام یا اہم زیارتگاہوں میں شفا پائے ہیں یہ معجزہ کا ایک نمونہ ہے اس کا برابر واقع ہوتے رہنا خود بہترین اور عظیم دلیل اس کے امکان پر ہے.

معجزات، یورپی دانشمندوں اورڈاکٹری اداروں کی نظر میں:

قرآن مجید پر عقیدہ رکھنے والوں کے لئے معجزہ پر اعتقاد رکھنا ایک مسلم وقطعی چیز ہے کیونکہ قرآن مجید انبیائے عظام علیہم السلام کے بہت سے معجزات کو صراحت سے ثابت کر رہا ہے لیکن جولوگ یورپی قوموں کے افکار کو بت کی طرح پوجتے اوران کے احترام کے قائل ہیں ہم ان کے لئے ضروری سمجھتے ہیں کہ یورپی عظیم دانشمندوں کے اعترافات کواور مغربی ڈاکٹری اداروں کے نظریات کومعجزات کے بارے میں نقل کریں تا کہ یورپی ممالک کی آنکھ بند کر کے تقلید کرنے والے جان لیں کہ غیر عادی حوادث، اسباب طبیعی سے کوئی سروکار نہیں رکھتے خود یورپیوں کو عاجز کر رکھا ہے انھوں نے بھی اعتراف کیا ہے۔

ڈاکٹر الکسیس کارل DR,ALIxISCARRIL فیریولوجسٹ PHYSIOLOGISTEاور زیست شناس (بیولوژی)BIOLOGIEفرانسوی، امریکہ میں سب سے پہلا نوبلNOBELانعام حاصل کرنے والاجس کی علمی شخصیت اتنی بلند ہے کہ اکثر یورپی ڈاکٹری اداروں کا رئیس ومنبر تھا اپنی کتاب ''انسان موجود ناشناختہ'' میں لکھتا ہے کہ ہرملک اور ہرزمانہ میں لوگ معجزہ اور فوراً علاج کے سلسلہ میں زیارت گاہوں میں کچھ نہ کچھ معتقد رہے ہیں لیکن آج کل یہ اعتقاد کمزور ہو گیا ہے بعض ڈاکٹر معجزہ کو جائز نہیں جانتے ہیں بہرحال جومشاہدات ہمارے پاس ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ انکار قابل غور وفکر ہے۔

لوردLOURDE(ایسی جگہ جہاں مسیحی زائرین، دعا، زیارت وشفاء کے لئے جاتے ہیں اور حضرت مریم علیہا السلام سے اپنی حاجات طلب کرتے ہیں) ڈاکٹری ادارہ کی طرف سے ایسے بہت سے مشاہدات جمع کئے گئے ہیں کینسر وغیرہ جیسے سخت امراض میں دعا کا فوراً اثر ہوا ہے اکثر شدید درد کا احساس پھر مکمل شفا مل جاتی ہے چند سکنڈ یا چند منٹ یا زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں زخم صحیح ہو جاتے ہیں بیماری کے آثار ختم ہو جاتے ہیں مریض کو بھوک لگتی ہے کبھی عملی اختلالات، عضوی ضائعات سے پہلے ختم ہو جاتے ہیں جب کہ پوٹPOTTEبیماری میں ہڈی کی شکل کا بدلنا غالباً دو (۲) یا تین (۳) روز کی مدت میں ہونا چاہئے یہ معجزنما شفاء، عجیب رفتار میں عضوی ضائعات کا التیام مشخص ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اس التیام وشفاء کا میزان، طبیعی مقدار سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

آپ غور فرمائیں کہ ڈاکٹر'' کارل''، بعض لوگوں کی طرح مذہب کا معتقد نہیں ہے کہ سنی ہوئی باتوں کا اقرار کرلے وہ ایک مشہور وعظیم علمی شخصیت کا مالک ہے یورپ میں اس کے نظریات کی بڑی اہمیت ہے جن امراض کے نام شمار کئے گئے مثلاً سل استخوانی وصفاقی وسل پوستی [۱] وغیرہ ان میں سب سے زیادہ خطرناک کینسر ہے ابھی تک

اس کے لئے کوئی دوانہیں تیار ہوسکی ہے.

توضیح : ا۔سل: نام مرض کا جس میں پھیپھڑے میں زخم پڑ کے منھ سے خون آتا ہے اور تپ بھی ہوتی ہے. (لغات کشوری: ص۳۹۱)

سل: مہلک مرض جس میں پھیپھڑوں سے زخم کے باعث، خون آ کر سوکھ سوکھ کر آدمی مرجاتا ہے. (نسیم اللغات: ص۵۷۹)

امریکہ کا وزیر امور خارجہ ڈالس DALESE تین سال پہلے طب کے دامن یعنی اپنے ہی وطن میں اسی سرطانی مرض میں مرگیا. ایسے خطرناک مرض کو ڈاکٹر کارل ایسے امراض میں شمار کرتا ہے جن میں معجزہ کے ذریعہ شفاء ملتی ہے تو کیا اب بھی وقوع معجزہ کا اعتقاد رکھنا ایک وہمی وبے بنیادی اعتقاد شمار ہوگا!

محترم قارئین! مزید اطلاع کے لئے دعا اس کے آثار ومعجزات یورپی بزرگ دانشمندوں کے نزدیک کیا اہمیت رکھتے ہیں پر مشتمل کتاب ا۔''نیائش'': ڈاکٹر کارل ۲۔''دعا بزرگ ترین نیروئے جہان'': ڈاکٹر فرانک لاباخ اور ۳۔''معجزات'': پروفیسر لونیان کی طرف رجوع کریں.

✿ دواہم اور قابل ذکر باتیں:

ا۔گزشتہ باتوں سے راقم الحروف (ہاشمی نژاد) کا مقصد یہ نہیں ہے کہ جو چیز لوگوں کے درمیان ''معجزہ'' کے نام سے مشہور ہو جائے وہ سو فیصد صحیح ومطابق واقع ہو کیونکہ ممکن ہے کہ پچاس (۵۰) فیصد چیزیں جن کو عوام ''معجزہ'' جانتے ہیں وہ غلط ہو بلکہ ہمارا اصل مقصد اس بات کو ثابت کرنا ہے کہ اجمالاً یورپی عظیم دانشمند اور مغربی ڈاکٹری اداروں کی نظر میں معجزہ، خرافاتی وموہومی چیز نہیں ہے اور معجزہ کا کلی طور پر انکار نہیں کیا جاسکتا.

۲۔اگرچہ میں (ہاشمی نژاد) اس نفیس کتاب ''کراماتِ رضویہ'' کے زیادہ تر حصے کا مطالعہ نہ کرسکا لیکن جتنا مطالعہ کیا اور مؤلف عالی قدر جو ایک معتبر وعظیم شخص ہیں اس اعتبار سے اطمینان سے کہہ سکتا ہوں کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے روضۂ مقدس سے جو مسلم وقطعی معجزات وکرامات ظاہر ہوئے انھیں جمع کر کے پیش کیا جارہا ہے امید ہے کہ یہ کتاب تمام طبقات میں مفید ثابت ہوگی اور لوگ اس کا استقبال کریں گے، انتہٰی. (کراماتِ رضویہ: ۱/۲۸ تا ۳۶)

شق القمر، سید البشر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سب سے عظیم معجزہ:

علامہ قطب الدین راوندیؒ نے لکھا ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعثت کے اوائل میں اپنے دست مبارک کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے کئے تمام اہل زمین نے اسے دیکھا اور کسی نے اس معجزہ کا انکار نہ کیا.

بعض لوگ کہتے ہیں: اس کا راوی صرف ایک شخص ہے۔

ان کا یہ دعویٰ غلط ہے کیونکہ اولاً: یہ معجزہ مسلمانوں کے درمیان مشہور ہو گیا اور ثانیاً: پانچ (۵) افراد اس کے راوی ہیں جن کے نام یہ ہیں: ۱۔ابن مسعود، ۲۔ابن عباسؓ، ۳۔ابن جبیر، ۴۔ابن مطعم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، ۵۔حذیفہ۔ (جلوہ ہائے اعجاز معصومین علیہم السلام: ص ۲۲، ۲۳، معجزہ نمبر ۲۶، باب اوّل، بحوالہ بحار: ۱۷/۳۵۴، ح ۸)

❁ معجزۂ شق القمر کے متعلق چند شبہات اور ان کے جوابات:

پیغمبر اسلامؐ کا ایک ''معجزہ'' شق القمر تھا کیا یہ صحیح ہے؟ اس کی وضاحت کے لئے چند گوشوں سے بحث کرنا ضروری ہے:

۱۔کیا اتنے بڑے چاند کا دو ٹکڑے ہونا ممکن ہے؟ اور یہ بھی ممکن ہے کہ جدا ہونے کے بعد پھر آپس میں جڑ جائے؟

۲۔جب اس کا دو ٹکڑے ہونا ثابت ہو جائے تو یہ دیکھا جائے گا کہ کیا کوئی ایسی محکم دلیل ہے جس سے یہ ثابت ہو کہ جناب رسول خداؐ کے زمانہ میں ان سے یہ معجزہ ظاہر ہوا تھا؟

۳۔جب یہ معجزہ ثابت ہو جائے تو اس کے خصوصیات کیا ہیں؟ (معجزہ چرا؟ ص ۴۵، ۴۶)

❁ کیا چاند کا دو ٹکڑے ہو کر جڑنا ممکن ہے؟

آج کل کے جدید علوم میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ شق القمر قطعی طور پر ممکن ہے لہٰذا منظومۂ شمسی کے اندر جو انفجار وانشقاق ہوئے ہیں ان کے نمونے پیش کر دینا کافی ہے:

الف: آسترونید ہا: یہ ایسے آسمانی بڑے بڑے پتھر کے نام ہیں جو منظومۂ شمسی کے اِرد گرد، گردش کرتے ہیں کبھی انھیں ''کرات کوچک'' اور ''شبہ سیّارات'' سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے ان میں سے بعض پچیس (۲۵) کلومیٹر تک کے ہوتے ہیں۔

دانشمندوں کا عقیدہ ہے کہ یہ آسمانی پتھر ایک بہت بڑے سیّارہ کے بقیہ حصے ہیں جو مدار مریخ و مشتری کے درمیان کے مدار میں حرکت میں تھے پھر نامعلوم عوامل کے باعث، منفجر ہو گئے یہ اجرام آسمانی کے اندر انشقاق کا ایک نمونہ ہے۔ (معجزہ چرا؟ ص ۴۷)

ب: شہاب: یہ پتھر کے چھوٹے چھوٹے ایسے ٹکڑے ہیں جو بہت تیزی کے ساتھ سورج کے اطراف میں ایک خاص مدار کے اندر گردش کرتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی ان کا راستہ، کرۂ زمین کے مدار سے ٹکرا جاتا ہے تو وہ زمین کی طرف آ جاتے ہیں۔

دانشمند حضرات کہتے ہیں یہ دم دار ستاروں کے بقیہ حصے ہیں جو نامعلوم حوادث کی وجہ سے ایک دوسرے سے جدا ہو گئے ہیں. یہ کرات آسمانی میں انشقاق کا ایک دوسرا نمونہ ہے. (معجزہ چرا؟ ص ۴۸)

ج: لاپلاس اور اس کے علاوہ بہت سے ماہرین فلکیات کا نظریہ ہے کہ منظومۂ شمسی ایک عظیم انشقاق کا نتیجہ ہے جو کرۂ خورشید میں واقع ہوا تھا کیونکہ یہ تمام سیارات جن کا مرکز خورشید ہے شروع شروع میں یہ سارے کے سارے ایک ٹیلہ کے مانند تھے آہستہ آہستہ یہ سب اس سے الگ ہو گئے.

ان کی جدائی وانشقاق کے اسباب کیا تھے؟ اس کے متعلق ماہرین فلکیات کے درمیان اختلاف ہے لیکن بہر حال کرات منظومۂ شمسی کے اندر انشقاق وجدائی کو تمام ماہرین فلکیات نے قبول کیا ہے. (معجزہ چرا؟ ص ۴۸)

❁ مذکورہ بیانات سے حسب ذیل نتیجے حاصل ہوتے ہیں:

کرات آسمانی کے اندر اصل انشقاق کا واقع ہونا ممکن ہے آج کی علمی دنیا اس کا انکار نہیں کر سکتی بلکہ بہت سے موارد میں ہیئت جدید کی بنیاد ہی اسی پر قائم ہے.

واضح ہے کہ یہ واقعہ جن کرات میں بھی رونما ہوا اس کے لئے ایک عظیم قوت کی ضرورت ہے بعض موارد میں یہ قوت معلوم ہے اور بعض میں ابھی تک معلوم نہیں ہو سکی ہے.

شق القمر میں یقینی طور پر کوئی اسرار آمیز عامل تھا جس نے یہ کرشمہ دکھایا جن علماء نے شق القمر کے سلسلہ میں بحث کی ہے انھوں نے بیان کیا ہے کہ پیغمبرؐ نے اس میں مافوق طبعی اور غیر عادی قوت کا سہارا لیا.

❁ کیا انشقاق کے بعد اجزاء کا مکمل طور پر جڑنا ممکن ہے؟

اب صرف ایک بات باقی رہ جاتی ہے اور وہ یہ ہے: کیا انشقاق کے بعد چاند کے اجزاء کا مکمل طور پر جڑنا ممکن ہے؟

اس مسئلہ کے حل کے لئے صرف اتنا ہی جاننا کافی ہے کہ اگر جدائی کا عامل بہت شدید نہ ہو اور انشقاق بالکل اس طرح نہ ہو کہ اجزاء مکمل طور سے پراگندہ ہو جائیں تو پہلے کی طرح ان کا آپس میں جڑنا صحیح ہے کیونکہ ان اجزاء میں جاذبیت وکشش پائی جاتی ہے نیوٹن کے مشہور فارمولہ کے مطابق دونوں جسم ایک دوسرے کو جذب کرتے ہیں اور دونوں کے درمیان فاصلہ جتنا کم ہوگا اور ان کا حجم جتنا زیادہ ہوگا اس کشش کا اثر بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا پس فاصلہ وشگاف جس قدر کم ہوگا دونوں حصے اتنی ہی جلد آپس میں مل جائیں گے ہیئت جدید کی تحقیق یہی ہے.

ہیئت قدیم میں تمام افلاک اور اجرام فلکیہ کے اندر خرق والتیام ممتنع ہے. مگر آج ترقی کے دور میں یہ قدیم

نظریہ باطل ہو چکا ہے لہٰذا اس کے متعلق بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے پس تمام باتوں کا خلاصہ یہ ہوا کہ شق القمر میں کوئی ایسی چیز نہیں جسے آج کی علمی دنیا محال شمار کرے۔ (معجزہ چرا؟ ص ۵۰)

معجزۂ شق القمر پر قرآنی دلیل:

شق القمر کا جو معجزہ واقع ہوا اس پر بہترین دلیل سورہ نمبر ۵۴ کی آیات اوّل ہیں: اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَ اِنْ يَّرَوْا آيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ وَّ كَذَّبُوْا وَ اتَّبَعُوْا اَهْوَآئَهُمْ وَ كُلُّ اَمْرٍ مُّسْتَقِرٌّ: قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور اگر یہ کفار کوئی معجزہ دیکھتے ہیں تو منھ پھیر لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو بڑا زبردست جادو ہے! اور ان لوگوں نے جھٹلایا اور اپنی نفسانی خواہشوں کی پیروی کی اور ہر کام کا وقت مقرر ہے۔ (سورۂ قمر: ۵۴/۱ تا ۳۔ف)

فریقین کی کتب تفاسیر میں معجزۂ شق القمر کا ذکر:

شیعہ اور سنی مفسرین پوری قاطعیت وصراحت کے ساتھ کہتے ہیں کہ یہ آیات معجزۂ شق القمر سے متعلق ہیں جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں واقع ہوا۔ (تفاسیر شیعہ: تبیان، مجمع البیان، تفسیر ابوفتوح رازیؒ، منہج الصادقین، صافی، برہان، نور الثقلین، تفسیر شبرؒ۔ تفاسیر اہل سنت: طبری، درمنثور فخر رازی، بیضاوی، کشاف، فی ظلال القرآن)

علامہ طبرسیؒ مجمع البیان میں فرماتے ہیں: تمام مفسرین قائل ہیں کہ شق القمر کا معجزہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں واقع ہوا۔

فخر رازی کہتے ہیں: عام طور سے تمام مفسرین کا نظریہ ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں چاند کے دو ٹکڑے ہوئے۔ شق القمر کے سلسلہ میں تقریباً چالیس (۴۰) روایات موجود ہیں اور اکثر میں یہ تصریح ہے کہ مذکورہ آیات، شق القمر کے بارے میں نازل ہوئی ہیں پس جب مذکورہ آیات اس معجزہ کے واقع ہونے پر دلالت کرتی ہیں تو کسی شک وشبہہ کی گنجائش باقی نہیں رہ جاتی ہے۔ (معجزہ چرا؟ ص ۵۱،۵۲)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: يَجِبُ اِعْتِقَادُ وُقُوعِهِ: اس معجزہ کے واقع ہونے پر ایمان لانا واجب ہے۔ (چودہ ستارے، بحوالہ سفینۃ البحار: ۱/۷۰۹)

اس معجزہ کا ذکر عزیز لکھنوی مرحوم نے کیا خوب کیا ہے:

معجزہ ، شق القمر کا ہے مدینہ سے عیاں مہ نے شق ہوکر لیا ہے دین کو آغوش میں

(چودہ ستارے:ص۵۹)

معجزۂ شق القمر کے خصوصیات:

آیات وروایات سے پتہ چلتا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں مشرکین کی درخواست پر یہ عظیم معجزہ واقع ہوا یعنی قدرت الٰہی سے چاند دو ٹکڑے ہو کر جڑ گیا.اس واقعہ کے بعض خصوصیات جو بعض کتابوں میں ہیں ان کے صحیح ہونے کا احتمال ہے اور اس پر بہت تفصیلی بحث کی ضرورت ہے لیکن چونکہ ان خصوصیات کا جاننا ضروری نہیں ہے لہٰذا ہم انھیں بیان نہیں کریں گے.

البتہ اتنا بتا دینا بہت ضروری ہے کہ دیگر دینی مسائل کی طرح اس کے متعلق بھی بہت سی روایات گڑھی گئی ہیں مثلاً عوام کے اندر ایک بے بنیاد بات مشہور ہے کہ آدھا چاند نیچے آکر آنحضرتؐ کی آستین میں داخل ہوگیا اور پھر دوسری طرف سے باہر بھی نکل گیا!(معجزہ چرا؟ص۵۳)

شیعہ وسنی کی کسی معتبر کتاب میں ایسی کوئی بات موجود نہیں ہے یہ بالکل بے بنیاد ہے.کچھ لوگوں کو اس معجزہ پر شک وشبہہ ہے لہٰذا اس کو دور کرنے کے لئے کچھ باتوں کا بیان کرنا ضروری ہے وہ اس طرح شبہہ ایجاد کرتے ہیں:

''اگر واقعاً شق القمر کا معجزہ ظاہر ہوا تھا تو بڑی اہمیت کا حامل تھا اسے دنیا کی تاریخ میں موجود ہونا چاہئے جب کہ کسی تاریخ میں نہیں لکھا ہے.''

❁ اس معجزہ کے متعلق چند نکات:

چند باتوں اور نکتوں کی طرف توجہ کرنے سے اس کا جواب اچھی طرح واضح ہوجائے گا:

۱۔چاند ہمیشہ زمین کے صرف آدھے حصے میں دکھائی دیتا ہے پورے حصے میں نہیں.

۲۔جس آدھے حصے میں دکھائی دیتا ہے وہاں رہنے والے اکثر لوگ ان سارے حوادث سے بے خبر رہتے ہیں جو اجرام آسمانی میں واقع ہوتے ہیں کیونکہ ان کے یہاں رات کا آدھا حصہ سے زیادہ گزر چکا ہوتا ہے اور عام طور سے وہ سوئے ہوئے ہوتے ہیں پس دنیا کے صرف ایک چوتھائی لوگ اس کا مشاہدہ کر سکتے ہیں.(معجزہ چرا؟ص۵۴)

۳۔ایسا معجزہ ظاہر ہوتے وقت ہوسکتا ہے کہ آسمان پر بادل چھائے ہوئے ہوں.

۴۔آسمانی حوادث سے صرف اسی وقت لوگ باخبر ہوسکتے ہیں جب ان میں بجلی جیسی کڑک وگرج ہو یا ان واقعات کے اندر فوق العادہ آثار ہوں یا چاند وسورج گہن کی طرح نسبتاً ایک طولانی مدت کے لئے اندھیرا چھا

جائے تب ان صورتوں میں لوگ متوجہ ہو سکتے ہیں.

اگر بغیر کسی مقدمہ کے اور معمول کے مطابق روشنی پھیلاتے ہوئے اُجالا، کم ہوئے بغیر چند لمحوں کے لئے چاند دو ٹکڑے ہو کر آپس میں جڑ جائے تو بہت کم لوگ اس کا مشاہدہ کر سکیں گے. کیا معمول کے مطابق جب چاند آسمان پر طلوع کر کے اپنی روشنی ہر طرف پھیلائے ہوئے ہوتا ہے تو ہم اس کی طرف غور کر کے اس کے بارے میں کبھی سوچتے ہیں؟

۵۔ قدیم زمانہ میں تاریخ نویسی اور اس کے نشر کے وسائل و اسباب بہت محدود تھے آج کل کی طرح نہ تھے کہ کوئی حادثہ ہوتے ہی بجلی کی طرح پوری دنیا میں اس کی خبر پھیل جاتی ہے. (معجزہ چرا؟ ص ۵۵)

۶۔ گزشتہ تاریخ، تمام جہات سے واضح نہیں ہے اس کے اندر بہت سی مبہم باتیں موجود ہیں مثلاً زردشت ایک مشہور تاریخی شخصیت ہے اُس وقت تمدن یافتہ دنیا کے اہم حصوں میں اس کا اثر ورسوخ تھا مگر آج کل اس کی تاریخ مبہم ہے اس کی ولادت، جائے ولادت، وفات اور اس کی زندگی کے دیگر مشخصات کچھ کا پتہ نہیں ہے بلکہ بعض لوگوں کے نزدیک تو اس کا اصل وجود ہی مجہول و تاریک ہے.

جب تمدن یافتہ ممالک کا یہ حال ہے کہ وہ اپنی تاریخی چیزوں کو محفوظ نہ رکھ سکے اس قدر لا پرواہی سے کام لیا تو اس پر کوئی تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ یورپی لوگ اُس زمانہ میں ایسے حادثہ کو لکھتے.

مورخین تمام حوادث کو نہیں لکھتے کیوں کہ یقینی طور پر انسان کی گزشتہ تاریخ میں بہت سے تباہ کن زلزلے اور وحشتناک طوفان آئے ان سے پورے پورے شہر اور آبادیاں ویران ہو گئیں جب کہ یہ باتیں تاریخ کے اندر موجود نہیں ہیں تفسیر طبری میں تقریباً تیس (۳۰) روایات شق القمر کے سلسلہ میں موجود ہیں مگر اسی تفسیر کے مولف نے اپنی دوسری کتاب تاریخ طبری میں شق القمر کا کوئی ذکر تک نہیں کیا ہے! (معجزہ چرا؟ ص ۵۶)

❀ معجزۂ شق القمر پر تاریخی ثبوت:

پس مذکورہ باتوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے اگر یہ معجزہ تاریخ وغیرہ میں مذکور نہ ہو تو اس پر کوئی تعجب نہیں یہ اس بات پر دلیل نہیں بن سکتا کہ شق القمر کا معجزہ ہی نہیں ہوا البتہ بعض علماء نے تحقیق کی ہے کہ یہ معجزہ بھی بعض تاریخی کتابوں میں لکھا ہوا ہے مثلاً کتاب ''تاریخ فرشتہ'' کے گیارہویں مقالہ میں اس طرح لکھا ہے: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ہندوستانی میلبار لوگوں نے شق القمر کا معجزہ دیکھا انھوں نے اسے لکھ کر محفوظ بھی کر لیا اس شہر کے حاکم نے جب اس کے بارے میں تحقیقات کیں تو اسے پتہ چلا کہ یہ پیغمبر اسلام کا معجزہ ہے تو اس نے دین

اسلام کو قبول کرلیا. پس یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کسی تاریخ میں بھی نہیں لکھا ہے. (معجزہ چرا؟ ص ۵۷)

❁ کیا قیامت میں چاند دو (۲) ٹکڑے ہو جائے گا؟

ا۔ احتمال ہے کہ انشقاق سے مراد صرف تھوڑا سا شگاف ہو یعنی مکمل طور سے دو ٹکڑے ہو کر الگ الگ نہ ہوا ہو کیونکہ لغوی اعتبار سے یہ معنی انشقاق کے موافق و مطابق ہیں. اگر واقعاً ایسا ہی ہوا ہو تو انشقاق کے بعد التیام اچھی طرح قابل توجیہ ہے.

بعض لوگ کہتے ہیں: جملہٴ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ: قیامت قریب آ گئی. دوسرا جملہ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ: زمانہٴ رسولؐ میں چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے ان دونوں جملوں میں ہم آہنگی نہیں ہے کیونکہ احتمال ہے کہ قیامت شروع ہوتے وقت چاند میں شگاف پیدا ہو.

اس کے تین (۳) جوابات دیئے جا سکتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) اِنْشَقَّ الْقَمَرُ کے بعد کا جملہ وَ اِنْ يَّرَوْا آيَةً يُّعْرِضُوْا وَ يَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ: اگر معجزہ دیکھتے ہیں تو رخ موڑ لیتے ہیں اور کہتے ہیں مستمر جادو ہے. یہ خود واضح دلیل ہے کہ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ سے مراد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے قیامت سے اس کا کوئی ربط نہیں ہے.

(۲) ظاہر لفظ اِنْشَقَّ الْقَمَرُ جو فعل ماضی ہے اس بات پر دلیل ہے کہ چاند کے اندر انشقاق ہو چکا ہے نہ یہ کہ آئندہ واقع ہو گا.

(۳) اس آیت کے ذیل میں تقریباً چالیس (۴۰) روایات جو وارد ہوئی ہیں وہ محکم دلیل ہیں کہ "آيَةً" سے مراد "شق القمر" کا معجزہ ہے.

البتہ یہ واضح رہے کہ جب ہم اِنْشَقَّ الْقَمَرُ کو معجزہ کے معنی میں لیں تو یہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ سے مکمل طور پر رابطہ پیدا کر لے گا کیونکہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے آخری سفیر ہیں ان کا قیام کرنا یہ قیامت کے نزدیک ہونے کی ایک علامت ہے تو اس طرح سے قیامت کا قریب ہونا جس کا جملہٴ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ میں اشارہ ہے یہ چاند کے دو ٹکڑے ہونے سے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ ہے مکمل طور سے مناسبت رکھتا ہے. (معجزہ چرا؟ ص ۵۸، ۵۹)

❁ خرق و التیام کے وقوع کے متعلق تین (۳) اقوال ہیں:

ا۔ محال: ایسا کام جس کے واقع ہونے کو عقل قبول نہ کرے جیسے اجتماع نقیضین اور یہاں پر مراد یہ ہے کہ امر

محال کے بارے میں معجزہ ہونے کا دعویٰ کرنا محال ہے ایسا دعویٰ کرنا ممکن نہیں ہے کہ خدا ایک امر محال کو معجزہ کے عنوان سے کسی پیغمبر کے ذریعہ ظاہر کرے پس اگر خرق والتیام، محال ہے۔ جن سے شق القمر کا تعلق ہے تو اس معجزہ کا دعویٰ کرنا بھی محال ہے۔

۲۔ ممکن: روزمرہ کی زندگی کے سارے کام ممکن ہیں اور ان کا متحقق وموجود ہونا ممکن ہے۔

۳۔ عقلاً ممکن مگر عادتاً بعید: مثلاً انسان کا بغیر کسی وسیلہ کے اڑنا یا ایک ہزار سال تک زندہ رہنا اور شق القمر بھی اسی قبیل سے ہے۔ (معجزہ: شفائی، ص ۳۷)

ابن سینا نے فرمایا: **کلما قرع سمعک فذره فی بقعة الامکان ما لم یقم علیه البرهان:** جو کچھ سنو اسے ممکن سمجھو جب تک اس کے خلاف کوئی دلیل قائم نہ ہو۔ شق القمر کا واقع ہونا محال نہیں عقلاً ممکن ہے خرق والتیام بھی اسی طرح ہیں۔

عربستان کے شمالی علاقوں میں لوگوں نے شق القمر کا معجزہ دیکھا اور اسے ضبط بھی کیا۔

اس وقت پیغمبرؐ کے زمانہ کے حادثات کو لکھا نہیں جاتا تھا۔

یونانی حکیم بطلیموس جو قدیم ہیئت و نجوم کا ماہر ہے وہ قائل تھا کہ زمین حرکت نہیں کرتی مگر قرن وسطیٰ میں گالیلہ نے زمین کی حرکت کو ثابت کر دیا آج کے ماہرین فلکیات کا بھی یہی نظریہ ہے۔ (معجزہ: شفائی، ص ۳۸، ۳۹)

معجزۂ شق القمر پر روائی دلیل:

تفسیر نمونہ میں مجمع البیان اور دوسری تفسیروں کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مشہور روایات بلکہ بعض کے نزدیک متواتر روایات کے مطابق مشرکوں نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: اگر آپ واقعاً خدا کے برحق رسول ہیں تو ہمیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے دکھا دیں فرمایا: اگر میں ایسا کر دوں تو تم لوگ ایمان لاؤ گے؟ عرض کیا: ہاں! چودھویں کی رات تھی حضورؐ نے خدا سے دعا کی چاند دو ٹکڑے ہو گیا رسول خداؐ ایک ایک کو پکارتے تھے کہ آؤ دیکھو! (تفسیر نمونہ: ۲۳/۸، ۹)

مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ معجزہ، مکہ میں ہجرت سے پہلے واقع ہوا لیکن بعض روایات میں ہے کہ آغاز بعثت میں ہوا۔ (بحار: ۱۷/۳۵۴، ج ۸)

دوسری روایات میں ہے کہ ہجرت کے قریب مکہ میں قیام کے آخری ایام میں ہوا کچھ حقیقت طلب لوگوں کی

درخواست پر جو مدینہ سے پیغمبرؐ کی خدمت میں آئے تھے اور عقبہ میں ان سے بیعت کی. (بحار: ۱۷/۳۵۲ ح۱)

کچھ دوسری روایات میں ہے کہ اس معجزہ کی درخواست اس وجہ سے کی تھی کہ انھیں پتہ تھا کہ روئے زمین پر جادو کا اثر ہوتا ہے، ہم تو بس یہ یقین کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معجزات، جادو نہیں ہیں؟! (بحار: ۱۷/۳۵۵، ح۱)

کچھ لوگوں نے اتنا عظیم معجزہ دیکھ کر بھی کہا: ہم اس طرح قبول نہیں کریں گے جب تک کہ شام اور یمن سے قافلے نہ آجائیں ہم ان سے پوچھیں گے کہ کیا تم لوگوں نے راستہ میں ایسا معجزہ دیکھا تھا؟ جب مسافروں نے دیکھنے کا اقرار کیا تب بھی وہ ایمان نہ لائے! (تفسیر نمونہ: ۲۳/۱۸، ۱۹، بحوالہ درمنثور: ۶/۱۳۳)

واضح ہو کہ تفسیر نمونہ میں گزشتہ اکثر باتیں مثلاً قول طبرسیؒ و رازی، آستروئیدہا اور شہاب وغیرہ تقریباً اسی طرح منقول ہیں. (نمونہ: ۲۳/۵ تا ۱۹)

مولانا فرمان علی صاحبؒ نے لکھا ہے: ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ حج کے زمانہ میں چودہویں شب کو ابو جہل ایک یہودی اور کچھ مشرکین کے ساتھ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا کہا: اپنی نبوت کا صریح معجزہ دکھاؤ... دونوں ٹکڑوں میں اتنا فاصلہ ہوا کہ کوہ حرا بیچ میں نظر آنے لگا اور تھوڑی دیر تک یونہی رہا... ہندوستان میں بھی لوگوں نے اس کو دیکھا تھا اور اس وقت بہاریوں کی حکومت تھی اور بہار دار السلطنت تھا، دیکھو تاریخ فرشتہ. (کلام اللہ باترجمۂ حافظ فرمان علیؒ صاحب: ص۸۴۳، ۸۴۴)

ولایت اہل بیت علیہم السلام کی تاکید

یَا مُحَمَّدُ! لَوْ اَنَّ عَبْداً عَبَدَنِیْ حَتّٰی یَنْقَطِعَ وَ یَصِیْرَ کَالشَّنِ الْبَالِیْ ثُمَّ اَتَانِیْ جَاحِداً لِوِلَایَتِکُمْ مَا اَسْکَنْتُهُ جَنَّتِیْ وَ لَا اَظْلَلْتُهُ تَحْتَ عَرْشِیْ. (جواہر قدسی: مترجم: اظہری: ح۳۹، بحوالہ بحار الانوار: ۳۵۵/۸، ح۱۸)

حدیث معراج میں وارد ہے کہ خدا نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا: اے محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر کوئی بندہ اس قدر میری عبادت کرے کہ اس کے جوڑ جوڑ الگ ہو جائیں اور وہ خشک وخالی اور پرانی مشک کے مانند ہو جائے اس حالت میں میرے پاس آئے کہ تم سب کی ولایت کا منکر ہو تو میں اس کو اپنی جنت میں داخل نہیں کر سکتا ہوں اور اپنے عرش کے سایہ میں پناہ بھی نہیں دوں گا.

سات (۷) مقامات پر محبت اہل بیت علیہم السلام کا فائدہ

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیۡهِ وَ آلِهِ وَ سَلَّمَ

حُبِّیۡ وَ حُبُّ اَهۡلِ بَیۡتِیۡ نَافِعٌ فِیۡ سَبۡعَةِ مَوَاطِنَ اَهۡوَالُهُنَّ عَظِیۡمَةٌ:

عِنۡدَ الۡوَفَاةِ

وَ فِی الۡقَبۡرِ

وَ عِنۡدَ النُّشُورِ

وَ عِنۡدَ الۡکِتَابِ

وَ عِنۡدَ الۡحِسَابِ

وَ عِنۡدَ الۡمِیۡزَانِ

وَ عِنۡدَ الصِّرَاطِ.

(جواہر نبویؐ: مترجم: اظہری: ج ۴، بحوالہ امالی صدوقؒ: ص ۱۸)

میری اور میرے اہل بیت کی محبت سات (۷) ایسے مقامات پر فائدہ پہنچائے گی جہاں بہت زیادہ خوف و ہراس ہوگا:

۱۔ وفات کے وقت۔ ۲۔ قبر میں۔ ۳۔ قبر سے مبعوث ہونے کے وقت۔
۴۔ نامۂ اعمال لیتے وقت۔ ۵۔ حساب کے وقت۔ ۶۔ میزان وحساب کے وقت۔
۷۔ پل صراط سے گزرتے وقت۔
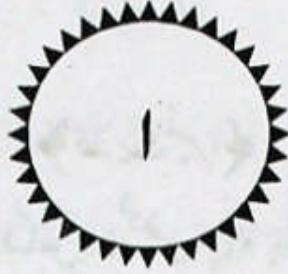
باب اوّل

معجزات جناب رسول خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

صفحہ ۸۷...تا... صفحہ ۱۳۷

معجزات کی مجموعی تعداد: ۴۸

احادیث جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر ۱

مَلْعُوْنٌ مَّنْ اَلْقٰی کَلَّهٗ عَلَی النَّاس: جو شخص اپنا بوجھ لوگوں پر ڈالے وہ ملعون ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص ۳۷)

حدیث نمبر ۲

اَنَامَدِیْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِیٌّ (علیہ السلام) بَابُهَا فَمَنْ اَرَادَ الْعِلْمَ فَلْیَاْتِ الْبَابَ: میں شہر علم ہوں اور حضرت علی علیہ السلام اس کے دروازہ ہیں پس جو شخص علم حاصل کرنا چاہتا ہے اس کو دروازہ سے آنا چاہیے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ جامع الصغیر: ۴۱۵/۱، ح ۲۷۰۵)

حدیث نمبر ۳

لَایُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَّرَّتَیْنِ: مومن ایک سوراخ سے دو (۲) مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔ (گفتار دلنشین بحوالہ مسند احمد بن حنبل: ۱۱۵/۲)

حدیث نمبر ۴

مَنْ کُنْتُ مَوْلَاهُ فَهٰذَا عَلِیٌّ (علیہ السلام) مَوْلَاهُ: جس کا میں مولا ہوں اس کے یہ علی (علیہ السلام) بھی مولا ہیں۔ (جامع الاخبار: ص ۱۳، طبع لکھنؤ ہند)

حدیث نمبر ۵

شِیْعَةُ عَلِیٍّ (علیہ السلام) هُمُ الْفَآئِزُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ: قیامت میں صرف حضرت علی علیہ السلام کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے۔ (جامع الاخبار: ص ۱۶، طبع لکھنؤ ہند)

معجزہ نمبرا

سرور دو جہان کی دعا سے پسر بادشاہ خراسان کا زندہ ہونا

مروی ہے کہ حضرت رسول اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خراسان میں ''شاہ رخ'' نام کا ایک مومن، متقی وعادل اور محبّ حضرت محمد مصطفیٰؐ (علیه و علیٰ آله آلاف التحیة و الثنآء) بادشاہ تھا اس کے صرف ایک بیٹا ''شاہپور'' نام کا بہت ہوشیار تھا جب ایک مرتبہ بادشاہ بہت زیادہ بیمار ہو گیا اس کو اپنی موت کا یقین ہو گیا تو بیٹے کو بلا کر کہا:

تم کو ایک امانت دے کر وصیت کرتا ہوں میری وفات بعد اس کو لے جا کر پیغمبر اکرمؐ کے حوالہ کر دینا ان کے علاوہ دوسرے کو مت دینا اور وہ دس (۱۰) بدرہ (تھیلیاں) ہیں جن میں سونا ہے ہر تھیلی میں ہزار دینار ہیں اور ایک تھیلی الگ سے بھی دوں گا وہ تم کو حضرت تک پہنچانے والے شخص کی رہے گی۔

وہ بادشاہ تھیلیاں دے کر دنیا سے چلا گیا شاہپور دفن وغیرہ سے فارغ ہو کر گھر سے نکلا ایک ماہ سفر کے بعد جب حجاز پہنچا تو عید فطر کا دن تھا بیرون مدینہ ایک نخلستان میں اترا ہاتھ منھ دھو کر وہاں آرام کیا منتظر تھا کہ کوئی حضرت کی خدمت میں پہنچا دے باغ سے باہر نکل کر آگے بڑھا دیکھا ایک جگہ دو بڈھے اور ایک جوان یہ تینوں بیٹھے ہیں سلام کے بعد ان سے عرض کیا: اگر مجھ کو رسول خدا کا پتہ بتا دو تو میں تمھیں سونے کی ایک تھیلی دوں گا۔

وہ لوگ سمجھ گئے کہ اونٹ پر سونا لدا ہوا ہے وہ لالچ میں پڑ گئے اور قتل کی تدبیر کرنے لگے کہا: تھوڑی دیر بیٹھو! آج عید ہے پیغمبرؐ نماز عید کے لئے باہر نکلے ہیں رکنے پر شاید آنحضرتؐ آجائیں پھر ان کے ساتھ شہر میں چلے جانا۔

یہ سن کر شاہپور اونٹ سے اترا سفر کی خستگی سے ایک گوشہ میں آرام کرتے ہی اسے نیند آ گئی۔ انھوں نے کہا: عجیب شکار ہاتھ لگا ہے! پھر اس کے سامان کی چھان بین شروع کی تو تھیلیاں نظر آئیں سوچا اگر سونا نکال لیں تو یہ کام بیداری کے بعد ہماری جان کے لئے خطرہ بنے گا پھر ان میں سے ایک شخص اس کے سینہ پر بیٹھ گیا اور اس نے اس کا سر قلم کر دیا اس کے بعد یہ سب ایک جگہ بیٹھ کر آپس میں سونا تقسیم کرنے لگے۔ اونٹ نے اپنے سوار کو مقتول دیکھ کر اس کے خون میں اپنے کو رنگین کیا فریاد کرتے ہوئے صحرا کی جانب دوڑ پڑا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کے بعد اصحاب کرامؓ کے ساتھ واپس آرہے تھے اونٹ کی فریاد سنی حضرتؐ کے حکم سے اونٹ لایا گیا وہ زمین پر سر مار رہا تھا اور بیحد مضطرب تھا۔

حضورؐ نے فرمایا: اس کے پیچھے پیچھے چلیں! وہ جانور سیدھا مقتول کے پاس آیا رسولؐ اور اصحابؓ نے دیکھا کہ وہ تینوں تقسیم میں مشغول ہیں وہ لوگ شرمندہ ہوئے۔

جناب رسول خداؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: دیکھو! یہ جہنمی کتے بانٹنے میں مشغول ہیں اور وہ جوان خاک وخون میں غلطاں ہے۔

اصحابؓ نے انھیں گرفتار کرلیا حضرتؐ کی خدمت میں لائے وہ لوگ خوف سے بات نہ کر سکے: پوچھا: اس جوان کا قاتل کون ہے؟ کہا: یہ ہمارے گھر میں تھا آدھی رات کے وقت ہمارا سارا سامان لیکر بھاگ نکلا یہاں پر آکر ہم نے اس کو گرفتار کیا اُلٹے یہی جوان ہم کو قتل کرنا چاہتا تھا لہٰذا ہم نے اپنی حفاظت کے لئے اس کو قتل کر دیا۔

حضرتؐ خاموش رہے جبرئیل امین (علیہ السلام) ربّ العالمین کی بارگاہ سے نازل ہوئے سلام کے بعد عرض کیا: ان لوگوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے اونٹ سے دریافت فرمایئے۔

حضرتؐ نے فرمایا: ''اے اونٹ! حکم خدا سے اس مقتول جوان کے احوال بیان کر!''

وہ فوراً گویا ہوا پوری تفصیل بتائی ان کو چور بتایا پھر وہ تینوں کہنے لگے: اے محمدؐ! ہمارے ساتھ جادو نہ کرو! ہم تم کو نیک جانتے ہیں۔

فوراً جبرئیل (علیہ السلام) دوبارہ نازل ہوئے کہا: مقتول کو زندہ کیجئے وہ خود بیان کرے۔ حضرتؐ نے سر کو برہنہ کیا خاک پر چہرہ رکھ دیا عرض کیا: پروردگار! آسمان اور زمین اور عرش وکرسی کی قسم! اس جوان کو اپنے لطف وکرم سے زندہ کردے تاکہ سبھی لوگ باخبر ہوجائیں۔

صدا آئی: پہلے کچھ لوگوں کو شفیع بناؤ! آنحضرتؐ نے اصحاب سے فرمایا: میری دعا پر تم لوگ آمین کہنا! پھر اس طرح دعا شروع کی: خدایا! آدم علیہ السلام نوح علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام اسماعیل علیہ السلام اسحاق علیہ السلام یعقوب علیہ السلام زکریا علیہ السلام یحییٰ علیہ السلام صالح علیہ السلام شعیب علیہ السلام ہود علیہ السلام یونس علیہ السلام ادریس علیہ السلام شیث علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام داؤد علیہ السلام سلیمان علیہ السلام خضر علیہ السلام الیاس علیہ السلام دانیال علیہ السلام عزیر علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا واسطہ اس جوان کو اپنی قدرت سے زندہ کردے تاکہ دشمنوں کے پاس کوئی حجت نہ رہ جائے۔

پھر دوبارہ آسمان سے صدا آئی: اے سید دوعالم! اے سرور بنی آدم! جب تک آپ خود اپنا اور اپنی آل کا نام

لے کر دعا نہ کریں گے یہ مردہ زندہ نہیں ہوسکتا۔

حضرتؐ نے دست دعا بلند کئے مگر جن کو حضرتؐ اور ان کے اہل بیت علیہم السلام سے دشمنی تھی انھوں نے ہاتھ نہ اٹھائے۔ حضرتؐ نے یوں دعا کی: خدایا! میرے نام، محمد کا اور علی علیہ السلام میرے بھائی، فاطمہ (علیہا السلام) میری بیٹی اور شبر (علیہ السلام) اور شبیر (علیہ السلام) میرے دونوں نواسوں کا واسطہ اس جوان کو پہلے کی طرح زندہ کر دے!

ابھی حضرتؐ کی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ وہ جوان زندہ ہو گیا اٹھ کر آنکھیں کھولیں حضرتؐ کو دیکھ کر عرض کیا: اے دین و دنیا کے بادشاہ! میری نیند بڑی گہری تھی معاف فرمائیں۔ حضرتؐ نے جوان کو زندہ دیکھا تو پیشانی مبارک کو سجدہ میں رکھ دیا شکر ادا کیا پھر سر اٹھا کر فرمایا:

شروع سے آخر تک اپنے احوال بیان کرو! عرض کیا: آپ کو تو سب کچھ معلوم ہی ہے پھر شروع سے آخر تک پوری بات بیان کی قتل کے بعد مجھ کو پتہ نہ چل سکا کہ کیا ہوا حضرتؐ نے تفصیل سن کر فرمایا: ان ملاعین سے تھیلیاں لے لو! پھر آپ نے ان کو اسلام کی دعوت دی اور فرمایا: اگر مسلمان ہو جاؤ تو تمہارے لئے امان ہے تم کو بھی اس کے سونے میں سے حصہ دوں گا، خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا مگر آخر کار کسی نے اسلام قبول نہ کیا اور اس طرح سے وہ دنیا و آخرت کی ہلاکت پر راضی ہو گئے۔

شاہپور حضرت کے ساتھ مدینہ آیا قرآن کی تعلیم حاصل کی، اسلامی دستورات کا پابند ہوا پھر حضرت سے اجازت لے کر اپنے ملک واپس آیا حکومت کی حضرت نے پورا سونا فقراء میں تقسیم فرما دیا۔ (تحفۃ المجالس: مقصد یکم، معجزہ نمبر ۱، ص ۱۰ تا ۱۲)

﴿معجزہ نمبر ۲﴾

﴿بڈھے کی چوری پر خود اونٹ کی گواہی﴾

مروی ہے کہ ایک دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اصحاب کرامؓ کے ساتھ مکہ مکرمہ میں تشریف فرما تھے آیات تنزیل کی تلاوت فرما رہے تھے اسی دوران ایک بڈھا اور ایک جوان شخص دونوں لڑتے ہوئے آئے بڈھا ایک اونٹ کی مہار پکڑے ہوئے بیٹھ گیا کہ اس جوان سے مجھ کو نجات دیجئے اگر آپ نے میری مدد نہ کی تو میں مظلوم رہوں گا۔

حضورؐ نے فرمایا: بات تو بتاؤ! بڈھے نے عرض کیا: یہ جوان چور ہے دنیا میں چوری میں اس کی مثال نہیں ہے میرے دس (۱۰) اونٹ چوری کر چکا ہے اس اونٹ سے میں پہچان گیا کہ میرا ہے پھر بھی مجھ کو واپس نہیں دے رہا ہے۔

حضرتؐ نے جوان سے فرمایا: تم نے چوری کی ہے؟ عرض کیا: اے شاہ رسلؐ! جو چیز عیاں ہے اس کو بیان کی کیا حاجت! پھر آگے بڑھ کر حضرتؐ کے قدموں کو بوسہ دیا کہا: مجھ کو اپنے باپ سے وراثت میں بہت زیادہ دولت مثلاً اونٹ، گائے، گوسفند وغیرہ بہت سی چیزیں ملی ہیں اس اونٹ کے علاوہ تین سو (۳۰۰) اونٹ ملے ہیں اور یہ بھی میرا ہی ہے.

پیغمبرؐ نے بڈھے سے پوچھا: تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ گیا چھ (۶) دوسرے بڈھوں کو گواہی کے لئے لایا سب نے آکر اس کے موافق گواہی دے دی اور جوان کو چور بتا کر کہا:

ایک سال سے یہ بڈھا اپنے اونٹ تلاش کر رہا ہے ہم خدا کی بارگاہ میں بھی یہ گواہی دے سکتے ہیں.

حضرتؐ نے فرمایا: ہماری شریعت میں چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے. جوان نے یہ سن کر خدا کی طرف رخ کر کے عرض کیا: خدایا! تو بہتر واقف ہے اگر لوگ نہیں جانتے تو تو مجھ کو ظلم سے نجات دے!

حضرتؐ نے جلاد کو انگلی کاٹنے کا حکم دیا فوراً جبرئیل علیہ السلام آگئے سلام کے بعد عرض کیا: اے سرور وسالار، احمد مختار! اونٹ سے دریافت کیجئے. حضرتؐ نے اونٹ سے پوچھا: تم سچ سچ بتاؤ کون جھوٹا ہے؟ اونٹ حکم خدا اور معجزۂ سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فصیح زبان میں گویا ہوا: اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ! آپ گواہ رہیں کہ ان اٹھارہ ہزار (۱۸۰۰۰) عالم میں خدا صرف ایک اور آپ اس کے برحق پیغمبر ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اس جوان کی ملکیت ہوں اس نے قطعاً چوری نہیں کی ہے یہ بڈھا جھوٹا اور چور ہے یہ چھ (۶) گواہ بھی جھوٹے اور منافق ہیں سب کو جوان کے مال پر حسد ہوا اس کی دولت کی لالچ میں تھے اور انھوں نے اس کا ایک اونٹ چوری کر لیا.

اونٹ کی گواہی کے بعد آنحضرتؐ نے ساتوں منافقین کو سولی دے دی اور فرمایا: جھوٹی گواہی کی سزا یہی ہے جوان سے بہت زیادہ عذر خواہی کی اس نے اونٹ کو زکوٰۃ کے عنوان سے حضرتؐ کو دے دیا آپ نے اسے اپنی امت کے سارے فقراء و مساکین میں تقسیم فرما دیا. (تحفۃ المجالس: مقصد یکم، معجزہ نمبر ۱۱، ص ۱۲، بے حوالہ)

معجزہ نمبر ۳

ذبح شدہ گوسفند کو زندہ کرنا

ایک دن بہت سے اصحابؓ، حضرت رسالتمآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں کھانوں کا ذکر کر رہے تھے گوشت کا ذکر آیا تو حضرتؐ نے فرمایا: ایک مدّت سے میں نے گوشت نہیں کھایا ہے!

انصار میں سے ایک شخص فوراً اپنے گھر گیا گوسفند کو ذبح کر کے کباب بنا کر اپنے بیٹے سے رسولؐ کی خدمت

میں بھیج دیا حضرتؐ نے فرمایا: جتنے لوگ مسجد میں ہیں سب کو بلالو! سب کے آنے کے بعد ارشاد فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ مگر ہڈیاں نہ توڑنا!

اصحابؓ نے عمل کیا سب لوگ کھا کر فارغ ہو گئے. حضرتؐ کے حکم سے ساری ہڈیاں جمع کی گئیں آپ نے ان پر دست مبارک پھیر کر فرمایا: حکم خدا سے اٹھ جاؤ! گوسفند فوراً زندہ ہو کر گھر کی جانب روانہ ہو گیا وہ بچہ بھی اس کے پیچھے پیچھے دوڑا، باپ گھر سے نکلا پوچھا: یہ کس کا گوسفند ہے یہ تو ہمارے جیسا لگتا ہے؟

بچے نے کہا: خدا کی قسم! یہ ہمارا ہی گوسفند ہے آنحضرتؐ نے زندہ کر دیا ہے. پھر وہ شخص حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا آپؐ نے فرمایا: تمھارا ہدیہ ہم کو مل گیا تم پر خدا کی رحمت ہو وہ تم کو جزائے خیر کرامت فرمائے. (تحفۃ المجالس، مقصد یکم، معجزہ نمبر ۱۴، ص ۱۴؛ اثبات: ۱/۵۹۹، ح ۲۶۶، بحوالہ بصائر الدرجات)

اس حدیث کو ابوحمزہ ثمالیؒ نے حضرت علی بن حسین علیہما السلام سے نقل کیا ہے. (اثبات: ۲/۱۳۴، ح ۵۳۰، بحوالہ خرائج)

توضیح: اس حدیث میں عربی میں لفظ ''عناق'' آیا ہے، عَناق: مادۂ بزغالہ (بکری کا مادہ بچہ) جو ایک سال کا نہ ہوا ہو.

﴿معجزہ نمبر ۴﴾

﴿صرف ایک روٹی سے تہتر (۷۳) افراد کو سیر کرنا﴾

انس بن مالک سے روایت ہے کہ جب حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینے میں تشریف لائے تو میری عمر آٹھ (۸) سال تھی میرے باپ کا انتقال ہو چکا تھا میری ماں ''ام سلیم'' نے ابوطلحہ سے شادی کر لی تھی وہ بہت تنگدست و پریشان حال تھے ایک دورات گزر گئی مگر کھانا نہ ملا ایک دن میری ماں کو تھوڑا سا جو ملا انھوں نے پیس کر روٹی پکائی پڑوسی سے تھوڑا سا دودھ لیا اور پھر مجھ سے کہا: جاؤ ابوطلحہ کو بلا کر لاؤ! ایک ساتھ کھایا جائے.

میں کھانے کی خوشی میں باہر نکلا دیکھا حضرتؐ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما ہیں میرے منھ سے نکل گیا کہ میری ماں نے آپ کو بلایا ہے. آپؐ نے اصحاب سے فرمایا: چلو ''ام سلیم'' کے گھر چلیں!

حضرتؐ بہت زیادہ اصحاب کو لے کر ہمارے گھر تشریف لائے پیغمبرؐ نے ابوطلحہ سے سوال کیا: کچھ پکا ہے جس کی ہم کو دعوت دی ہے؟ عرض کیا: خدا کی قسم! کل صبح سے میرے منھ میں ایک لقمہ نہیں گیا ہے! فرمایا: ام سلیم نے ہم کو کیوں بلایا ہے، ہماری دعوت کے لئے کیا تیار کیا ہے؟ تم گھر میں جاؤ پوچھو مجھ کو کیوں بلایا ہے؟ ابوطلحہ نے اندر جا کر بیوی سے پوچھا: پیغمبرؐ اور اصحاب کو کیوں بلایا ہے؟

ام سلیم نے ایک عدد نان جویں اور مختصر سے دودھ کی بات بیان کی اور کہا: میں نے انس کو آپ کو بلانے کے لئے بھیجا تھا مجھ کو پیغمبرؐ کی دعوت کی کوئی خبر ہی نہیں ہے! ابوطلحہ نے آکر حضرتؐ سے تفصیل بتائی تو فرمایا: ''خیر کوئی بات نہیں مجھ کو اندر لے چلو!'' حضرتؐ اندر گئے ام سلیم سے روٹی طلب کی اس پر دست مبارک رکھا انگلیاں کھلی رکھیں ابوطلحہ سے کہا: باہر سے دس (۱۰) اصحاب کو پکارو. وہ لوگ آئے تو فرمایا: ''بسم اللہ کہہ کر کھاؤ میری انگلیوں کے درمیان سے روٹی نکالتے رہو!''

اصحاب نے عمل کیا اتنا کھایا کہ سیر ہو گئے ان کو اجازت دی کہ اب تم لوگ جاؤ! پھر اسی طرح دس، دس (۱۰،۱۰) افراد کو بلاتے رہے وہ لوگ سیر ہو کر جاتے رہے یہاں تک کہ صرف ایک روٹی سے تہتر (۷۳) افراد سیر ہو گئے اس کے بعد فرمایا: اے ابوطلحہ! اور اے انس! آؤ اب ہم لوگ ساتھ بیٹھ کر کھائیں چنانچہ کھا کر ہم لوگ بھی سیر ہو گئے تو آخر میں فرمایا: اے ام سلیم! آؤ اپنی روٹی لے جا کر تم بھی کھاؤ اور جس کو تمھارا دل چاہے کھلاؤ. (تحفة المجالس، مقصد اوّل: معجزہ نمبر ۱۵، ص ۱۴، بحوالہ روضة الشہداء)

کتاب اثبات میں ہے کہ انس کی ماں نے حضرتؐ کو دعوت دی تھی اور دو (۲) مد جَو کی روٹی تیار کی اس میں روغن ڈالا، انس نے کھانے والوں کی تعداد چالیس (۴۰) بتائی. (اثبات: ۱۳۲/۲، ح ۵۵۲، بحوالہ قصص الانبیاء: راوندیؒ)

معجزہ نمبر ۵

پتھر پر درخت اگانا، اس میں چار قسم کے پھل لگانا، اس کے باوجود بھی ابوجہل کا اسلام نہ لانا

مروی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں شہر طائف میں ایک کافر تھا اس نے خواب دیکھا کہ آنحضرتؐ اپنے جمال وکمال کے ساتھ اس کو اسلام کی دعوت دے رہے ہیں چوں کہ وہ تاجر اور اہل تجمل تھا لہٰذا ایک اونٹ پر عمدہ لباس لاد کر جانب مکہ روانہ ہو گیا ہر ملاقات کرنے والے سے حضرتؐ کا پتہ پوچھتا تھا اور کہتا تھا کہ اس شہر میں ایک جوان ہے جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے، وہ اخبار غیبی کا مدعی ہے. اتفاقاً ابوجہل سے ملاقات ہو گئی اس نے کہا:

''تم بالکل بیوقوف ہو! اتنا طولانی راستہ طے کر کے ساحر و کذاب کو دیکھنے آئے ہو! وہ تو بالکل مفلس و عاجز ہے، جادوگری اس کا پیشہ ہے البتہ مجھ کو بھی تمنا ہے کہ ایک برحق پیغمبر کو دیکھوں.''

اس کو یقین ہو گیا لہٰذا واپس ہونا چاہا اور اس وقت کہا: اونٹ پر لائے ہوئے سامان فروخت کرنا چاہتا ہوں. ابوجہل نے خرید کر کہا: ''کل آکر پیسے لے لینا.'' پوچھا: کہاں ملاقات ہوگی؟ کہا: حرم کعبہ کے قریب میرا گھر ہے.

ابو جہل نہایت خوشحال تھا کہ دھوکہ دے کر عمدہ اور اچھے خاصے کپڑے مل گئے کل قیمت لینے آئے گا تو انکار کر بیٹھوں گا. وہ آدمی بیرون شہر سیر کرنے گیا دوسرے دن قیمت وصول کرنے آ گیا جب دروازۂ شہر پر پہنچا تو پیغمبرؐ بیرون شہر سے تشریف لے جا رہے تھے اس کی نظر جوں ہی جمال و کمال محمدیؐ پر پڑی پہچان گیا اور پوچھا: آپ وہی ہیں جس کو میں نے شہر طائف میں خواب میں دیکھا تھا؟

حضرتؐ نے تبسم کے ساتھ فرمایا: ''اگر تم دنیا و آخرت کی بھلائی چاہتے ہو تو مسلمان بن جاؤ!''

وہ اس وقت تک دین حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تھا مگر آنحضرتؐ کی زبان مبارک سے دنیا و آخرت کی سعادت و بشارت سن کر دین مقدس اسلام کو قبول کر لیا. حضرتؐ سے اپنی گزشتہ داستان بیان کی تو آپ نے ارشاد فرمایا: ''آؤ تمھاری قیمت دلا دوں.''

اس کو اپنے ساتھ لے کر گھر تشریف لائے صبح سویرے ابو جہل کو بلوایا اس سے فرمایا: ''قیمت ادا کر دو!'' اس نے عرض کیا: ''ٹھیک ہے مگر یہ شخص آپ کے پاس معجزہ دیکھنے آیا ہے اگر آپ میری مرضی کے مطابق عمل کریں تو میں بھی آپ کا دین قبول کر لوں گا.'' فرمایا: ''تم کیا چاہتے ہو؟'' ابو جہل نے کہا: ''ہمارے گھر میں کنویں کے اوپر ایک بہت بڑا پتھر ہے آپ اس کو یہاں بلائیں مگر شرط یہ ہے کہ وہ زمین سے نہ آئے بلکہ ہوا میں پرندہ کی طرح پرواز کرتے ہوئے آئے تمام لوگ دیکھ سکیں پھر پتھر سے سبز درخت نکلے، اس میں چار (۴) شاخیں ظاہر ہوں اور ہر شاخ پر الگ الگ پھل ہوں جن کے نام یہ ہیں: سیب، امرود، خرما اور انگور، اگر آپ یہ معجزہ دکھا دیں تو میں بت پرستی چھوڑ دوں گا.''

حضرتؐ نے آسمان کی جانب سر بلند کیا خدا سے دعا کرتے ہوئے عرض کیا: ''خدایا! اس ملعون نے جو کچھ کہا تو اس پر قادر ہے.'' فوراً جبرئیل علیہ السلام نے آ کر سلام کے بعد عرض کیا: آپ پتھر کو پکاریں پھر آنے کے بعد اشارہ کر کے ملعون کا مطالبہ پورا کر دیں. حضورؐ نے پھر اس سے اقرار لیا کہ اس معجزہ کے بعد تم مسلمان ہو جاؤ گے؟ عرض کیا: ''ہاں! پھر چپکے سے اپنے غلام کو اشارہ کیا کہ تم جلد جا کر پتھر کے اوپر بیٹھ جاؤ تا کہ وہ اپنی جگہ سے جنبش نہ کر سکے اگر وہ حرکت میں آئے تو تم مضبوطی سے اس کو تھام لینا.''

اس کے غلام نے عمل کیا ادھر آسمان کے تمام ملائکہ کو حکم ہوا کہ آسمان کے سارے دروازوں کو کھول دو تم سب میرے حبیب کے عظیم معجزات کا مشاہدہ کرو.

آنحضرتؐ نے دعا کے بعد فرمایا: ''اٹھ کر ہمارے پاس جلد آ جاؤ.'' وہ پتھر غلام سمیت ہوا میں اڑتا ہوا حاضر

ہو گیا غلام کی جان خوف سے نکلنے والی تھی پتھر حضرتؐ کے سامنے زمین پر اترا تو آپؐ نے اس سنگ خارہ سے ارشاد فرمایا: ''تجھ کو پیدا کرنے والے خدا کی قسم! اپنے اندر سے درخت کو ظاہر کر دے!''

وہ فوراً شگافتہ ہوا اندر سے درخت نکلا پھر بلند بھی ہوا نیز اس میں چار (۴) شاخیں تھیں اور ہر شاخ پر الگ الگ پھل لگ گئے اس کے بعد درخت سے آواز آئی: ''اے رسول ثقلینؐ وامین حرمین! آپ کو اس خدا کی قسم جس نے آپ کو رسول بنایا حضرت آدم علیہ السلام سے سو (۱۰۰) قرن پہلے مجھ کو اس پتھر کے اندر پیدا کیا گیا تاکہ آپ یہ معجزہ دکھا سکیں، اے اہل مکہ! یہ پیغمبر آخر الزمان ہیں۔''

ان معجزات کو دیکھ کر ابو جہل نے کہا: ''ابھی تک آپ کے سحر کے متعلق مجھے صرف شک تھا مگر اب تو یقین ہو گیا کہ دنیا میں آپ سے بڑا کوئی جادوگر نہیں ہے۔''

آنحضرتؐ نے ابو جہل سے فرمایا: ''اس کی قیمت ادا کرو!'' اس نے قیمت ادا کی پھر وہ آدمی ایک مدت تک رسول اسلامؐ کی خدمت میں رہا اس نے اسلامی تعلیمات حاصل کی اس کے بعد اپنے وطن واپس آ گیا، اس معجزہ کی برکت سے تین سو (۳۰۰) مشرکین مسلمان ہو گئے. (تحفۃ المجالس: مقصد اوّل، معجزہ نمبر ۱۶، ص ۱۴ تا ۱۶، بحوالہ اربعین)

کتاب اثبات میں ہے کہ آنحضرتؐ اعرابی کو لے کر ابو جہل کے گھر گئے اس نے دیکھا حضرتؐ کے سر پر اونٹ جیسا جانور اپنا منھ کھولے ہوئے ہے گویا حملہ کے لئے بالکل آمادہ ہے لہٰذا ڈر کر فوراً قیمت ادا کر دی.

واضح رہے کہ کتاب اثبات الہداۃ میں صرف قیمت دلانے کی بات تو ہے مگر یہ تفصیلات نہیں ہیں. (اثبات: ۴۶۰/۱، بحوالہ قرب الاسناد: حمیری)

ابو جہل کو تمنا تھی کہ رسولؐ کو اس سے کوئی حاجت پیش آئے تو آپ کا مسخرہ کرے، انھیں واپس کر دے لیکن جب اس اعرابی کو لے کر حضورؐ، ابو جہل کے گھر تشریف لے گئے تو اسے ''ابو جہل'' کنیت سے پکارا چنانچہ اسی دن سے وہ معروف بہ ''ابو جہل'' ہو گیا کیوں کہ اس سے پہلے اس کا نام ''عمر بن ہشام'' تھا، ابو جہل نے دیکھا کہ حضرتؐ کے داہنی جانب چند افراد چمکدار ہتھیار لئے ہیں اور بائیں طرف دو (۲) اژدہے ہیں جو منھ اور دانت کھولے ہوئے ہیں اور ان کی آنکھوں سے آگ نکل رہی ہے لہٰذا اس نے ڈر کر قیمت ادا کر دی. (اثبات: ۳۹/۲، بحوالہ تفسیر مجمع البیان: طبرسیؒ)

معجزہ نمبر ۶

سنگ آسیا کا ابو جہل کی گردن میں پھنسنا

منقول ہے کہ ایک دن ابو جہل، ولید بن مغیرہ اور عتبہ وشیبہ، سید کائنات وخلاصۂ موجودات کی خدمت

بابرکت میں آئے اور آنحضرتؐ سے رسالت کی گواہی طلب کی۔

آپؐ نے فرمایا: پتھر، تنکے، درخت اور ڈھیلے سبھی میری نبوت کی گواہی دیتے ہیں۔

ابوجہل ملعون نے ایک مٹھی سنگریزے اٹھا کر کہا: آپ نبوت کا دعویٰ کر رہے ہیں اور ہم اس کے منکر ہیں مدعی پر گواہ لانا ضروری ہے اگر یہ سنگریزے گواہی دے دیں تو آپ کی صداقت معلوم ہو جائے گی۔

حضرتؐ نے سنگریزوں کی طرف دیکھ کر فرمایا: میں کون ہوں؟ آواز آئی: اَنتَ رَسُولُ اللّٰہِ حَقًّا وَ نَبِیُّہُ الْمُصْطَفٰی وَاَمِیْنُہُ الزَّکِیُّ: آپ خدا کے برحق رسول، اس کے منتخب نبی اور اس کے ہوشیار امانت دار ہیں۔

ابوجہل خاسر و خائن نے سر جھکا لیا سوچا مجھ کو کیا پڑی تھی کہ یتیم ابوطالب علیہ السلام سے خواہ مخواہ بحث کی! بہرحال آج رات ان کا خاتمہ کر دوں گا چنانچہ رات کے وقت وہ سنگ دل، سنگ آسیا لیکر سید انام کی چھت پر آ پہنچا کہ جب نماز شب کے لئے بیدار ہوں گے تو ان کے سر پر گرا دوں گا۔

جب حضرتؐ اٹھے تو ابوجہل نے سوچا کہ حرکت کرے جبرئیل کو حکم ہوا کہ اس میں سوراخ کر کے اسی کی گردن میں ڈال دو! انھوں نے ڈال دیا ملعون نے نکالنے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکا مرنے کے قریب پہنچ گیا فریاد بلند کی کہ محمد! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میری مدد کو آیئے!

حضرتؐ نے چھت پر آکر یہ ماجرا دیکھا تبسم کے ساتھ فرمایا: تجھ کو پتہ نہیں کہ اگر میں سویا تھا تو میرا خدا بیدار تھا! کہا: اب توبہ کرتا ہوں، مجھ کو نجات دیں۔ آپ خلق عظیم پر فائز تھے اپنے سر سے عمامہ اتار کر خدا سے عرض کیا: خدایا! مجھے اجازت دے کہ اس کی گردن سے پتھر نکال دوں۔ خطاب ہوا: میرے حبیب! یہ تمھارا دشمن ہے چھوڑ دو تمھاری چھت ہی پر اس کی جان لے لوں۔

پھر عرض کیا: خداوندا! ایک مرتبہ اور معاف کر کے اسے مہلت دے دے! خدا نے اجازت دے دی وہ نجات پا گیا۔ جو رسولؐ اپنے دشمنوں کے ساتھ اتنا مہربان ہیں تو وہ اپنے دوستوں کے ساتھ کتنا مہربان ہوں گے!

(تحفۃ المجالس: مقصد اوّل: معجزہ نمبر ۱۷، ص ۱۶، بحوالہ راحۃ الارواح و مونس الاشباح)

معجزہ نمبر ۷

عرق پیشانی سے پشتہا پشت تک خوشبو

منقول ہے کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی مبارک پر پسینہ آ گیا تو جناب ام سلمہؓ نے اسے ایک شیشی میں محفوظ کر لیا جب ان کے پاس ایک دلہن لائی گئی تو اس کی پیشانی پر اس میں سے تھوڑا سا پسینہ

لگا دیا اس کی برکت سے اس کے اندر ایسی خوشبو رچ بس گئی کہ وہ جب تک زندہ رہی اس کو خوشبو کی ضرورت ہی نہ پڑی یہاں تک کہ اس کی ایک بچی پیدا ہوئی تو اس سے بھی وہی خوشبو آتی تھی پھر اس کی پشتہا پشت تک یہ خوشبو پیدا ہوتی رہی. (تحفۃ المجالس: مقصد اوّل: ص ۴۳، معجزہ نمبر ۴۷، بحوالہ روضۃ الشہداء)

معجزہ نمبر ۸

جابرؓ کے گھر خلق کثیر کی دعوت ان کے دو بچوں کو زندہ کرنا، داستان خندق اور قتل عمرو بن عبدوُد

منقول ہے کہ بنی قریضہ کے یہودیوں نے عداوت کی وجہ سے عمرو بن عبدوُد کو ایک خط میں یہ لکھا:

''ہم لوگ تم کو اپنا بادشاہ بنانے پر راضی ہیں مگر شرط یہ ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ان کے اصحاب سے ہم کو نجات دے دو!''

اس ملعون نے سوچا کہ اگر چہ مجھ کو ان لوگوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے لیکن چوں کہ مجھ سے مدد طلب کی ہے لہٰذا قبول کر لیا پس وہ سو ہزار (۱۰۰۰۰۰) کافروں کو لے کر مدینہ روانہ ہو گیا.

حضرتؐ کو خبر ملی تو محاربہ و محاصرہ کی فکر ہوئی جناب سلمان محمدیؓ نے عرض کیا: اگر حضورؐ میری رائے سے اتفاق فرمائیں تو عراق اور فارس کے شہروں کے مانند مدینہ کے اطراف میں خندق کھود دی جائے، اس میں پانی بھر دیا جائے تا کہ دشمن شہر کے اندر نہ آسکیں.

حضرتؐ نے سلمانؓ کی بہت تعریف کی اور پھر خندق کھودنے کا حکم دیا کہ دس، دس (۱۰،۱۰) آدمی مل کر چالیس، چالیس (۴۰،۴۰) ہاتھ زمین کھودیں.

تمام مہاجرین اور انصار مشغول ہو گئے خود شاہ ولایت اور حضرت رسالتؐ بھی آٹھ (۸) آدمیوں کے ساتھ چالیس (۴۰) ہاتھ زمین کھودنے میں مشغول ہو گئے.

جناب جابرؓ ناقل ہیں کہ میں نے رسولؐ کو دیکھا کہ شکم مبارک پر چار (۴) پتھر باندھے ہیں میں سمجھ گیا کہ چار دنوں سے بھوکے ہیں مجھ پر رقت طاری ہوئی روتے ہوئے عرض کیا: حضورؐ! آپ میرے گھر تشریف لائیں اور کچھ نوش فرمالیں.

حضرتؐ نے قبول فرمایا اور کہا: ''ٹھیک ہے مگر یہ سات سو (۷۰۰) اور دوسری روایت کے مطابق سات سو ستر (۷۷۰) افراد جو خندق کھودنے میں مشغول ہیں میں ان کے بغیر کھانا نہیں کھاؤں گا اگر تمھاری اجازت ہو تو سب کو لے کر آجاؤں گا.''

جابرؓ کا بیان ہے کہ میرے گھر میں تین مَن [ایران کا ایک من صرف تین (۳) کلوگرام کے برابر ہوتا ہے]جو کا آٹا اور ایک بزغالہ سے زیادہ کوئی چیز کھانے کی موجود نہ تھی لہٰذا مجھ کو فکر ہوگئی کہ اتنے زیادہ لوگ کیسے کھائیں گے؟!اسی لئے حضورؐ کی بات سن کر میں خاموش رہا.

حضرتؐ نے پوچھا: کتنا کھانا موجود ہے؟

میں نے مقدار بتائی تو فرمایا: کافی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ میری بات پر عمل کرنا!

خلاصہ یہ کہ جابرؓ گھر روانہ ہوگئے بیوی کو یہ خوشخبری سنائی وہ بہت زیادہ خوش ہوئیں ان کا شکریہ ادا کیا تھوڑی دیر بعد حضرت علی علیہ السلام اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے.

پیغمبرؐ نے جابرؓ سے فرمایا: بزغالہ لاؤ پھر اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا. جابرؓ ناقل ہیں کہ ذبح سے پہلے حضرتؐ نے ایک دعا پڑھی پھر میں ذبح کرنے میں مشغول ہوگیا میں گوشت کاٹ کاٹ کر حضرتؐ کو دیتا تھا آنحضرتؐ خود اپنے دست مبارک سے دیگ میں ڈال رہے تھے پھر دیگ کو ڈھکن سے بند کر دیا اس کے بعد بیوی نے آٹا گوندھا پھر آپؐ نے دعا پڑھی آٹے پر دست مبارک پھیرتے تھے اور کہتے تھے جب روٹیاں تیار ہوجائیں تو ہاتھ نہ لگانا مجھ کو خبر دینا تا کہ میں خود گوشت کو دیگ سے نکالوں. حضرت واپس آگئے تا کہ اصحاب کو جمع کر کے لاسکیں.

ادھر زوجۂ جابرؓ روٹیاں پکانے میں مشغول ہوئیں تغار (ناند، بڑا کونڈا) سے جتنا بھی آٹا نکالتی تھیں وہ اپنی جگہ باقی رہتا تھا اس میں کچھ بھی کمی نہیں ہوتی تھی.

جابرؓ کے دو (۲) بچے تھے چھوٹا بچہ ذبح کے وقت حاضر نہ تھا گھر آ کر بزغالہ کو موجود نہ پایا تو بھائی سے پوچھا کہ وہ کیا ہوا؟ کہا: آنحضرتؐ کی دعوت کے لئے بابا نے اس کو ذبح کر دیا. پوچھا: کیسے ذبح کیا؟ کہا: آؤ تم کو بتاؤں. اس کا ہاتھ پکڑ کر چھت کے اوپر جہاں جابرؓ نے ذبح کیا تھا لایا بھائی کے ہاتھ پاؤں میں رسی باندھ کر بتایا کہ ایسے ذبح کیا تھا پھر چھری سے سر کو جدا کر دیا خون کا فوارہ جاری ہوگیا وہ تڑپنے لگا بڑا بھائی ڈر کر بھاگنے لگا کہ ماں نہ دیکھ سکے گھبراہٹ کے ساتھ جو دوڑا تو چھت کی بلندی سے گلی میں گر گیا اس کی روح پرواز کر گئی.

روٹی پکاتے وقت ماں کے کانوں میں آواز آئی باہر دوڑی دیکھا ناودان سے خون بہہ رہا ہے حیران ہو کر چھت پر آئی دیکھا چھوٹا بچہ سر سے پیر تک خون میں مرجان کہ مانند غلطاں ہے دوسرا بچہ گلی میں گرا ہے وہ بھی اپنی جان تسلیم کر چکا ہے پھر بھی اس جری خاتون میں کوئی تبدیلی نہ آئی پڑوسی عورتوں کو مدد کے لئے بلایا واقعہ بتایا ان سے کہا مصلحت یہ ہے کہ یہ راز پوشیدہ ہی رہے .

بہر حال وہ عورتیں تھام کر دونوں لاش گھر کے اندر لائیں ایک گوشہ میں چھپا دیا مومنہ نے عرض کیا: اے خدائے مہربان! تو جانتا ہے کہ آج تیرا حبیب ہمارا مہمان ہے اگر اس نے ہماری پریشانی دیکھی تو خود وہ بھی آزردہ ہو جائے گا لہٰذا ہمیں صبر کی توفیق دے تیرا حبیب آزردہ خاطر نہ ہو.

ادھر آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ پکار کر کہو: جو ہم سے محبت رکھتا ہے وہ جابرؓ کی مہمانی میں حاضر ہو! آپ نے عمل کیا پھر وہ سات سو ستر (۷۷۰) افراد پیغمبرؐ کے ساتھ جابرؓ کے گھر کی جانب روانہ ہوئے.

جابرؓ کو فکر و تشویش تھی کہ میرا گھر اتنا چھوٹا ہے اس میں اتنے زیادہ لوگ کیسے کھائیں گے!

حضرت کو جابرؓ کے دل کی بات معلوم ہوگئی فرمایا: قلت طعام و تنگیٔ مکان کا غم نہ کرو خدا تمھارے گھر میں گنجائش اور وسعت پیدا کر دے گا تمھارے کھانے میں بھی برکت عطا کرے گا. حضرتؐ نے سب کو توجہ دلائی کہ جب جابرؓ کے گھر پہنچیں تو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم کہہ کر اندر داخل ہوں. سب نے رسولِ رَب کے حکم پر عمل کیا.

جناب ابوذر غفاریؓ راوی ہیں کہ اس وقت گھر کے ستونوں کی آواز میرے کانوں میں آتی تھی کہ وہ پیچھے جا رہے تھے یہاں تک کہ گھر وسیع ہو گیا اس میں ستر (۷۰) آدمی آگئے. حضرتؐ کے حکم سے گوشت اور روٹیاں حاضر کی گئیں حضرتؐ خود اپنا دست مبارک دیگ میں ڈال کر گوشت نکال کر روٹی پر رکھ کر جابرؓ کو دیتے تھے وہ اصحاب کے آگے بڑھائے چلے جاتے تھے.

منقول ہے کہ بزغالہ کے کل بارہ (۱۲) ٹکڑے ہوئے تھے جابرؓ سوچتے تھے کہ کیسے سب کو گوشت مل پائے گا؟ حضرتؐ نے فرمایا: "یہ فکر نہ کرو سب کو گوشت ملے گا."

جابرؓ کہتے ہیں کہ میں نے تمام سات سو (۷۰۰) افراد کے سامنے گوشت اور بوٹیاں رکھیں اور دیگ کا کھانا بالکل اسی طرح بھرا ہوا تھا. حضرتؐ نے فرمایا: جابرؓ! دیگ کا پورا گوشت عورتوں اور پڑوسیوں کا حصہ ہے.

خلاصہ یہ کہ جب سب کو کھانا مل گیا اور کھانے کا وقت آیا آخر میں حضرتؐ نے منہ میں لقمہ رکھنے کا ارادہ فرمایا تو اس وقت جبرئیل امین، رب العالمین کی جانب سے روانہ ہوئے آکر عرض کیا: خدا کا حکم ہے کہ جب تک جابرؓ کے لڑکے حاضر نہ ہوں آپ کھانا نہ کھائیں!

حضرت نے جابرؓ کو حاضر کرنے کا حکم دیا جابرؓ گئے بیوی سے بچوں کا حال پوچھا تو کہا: گلی میں ہوں گے!

جابرؓ تلاش کرنے کے لئے باہر نکلے بہت ڈھونڈا مگر پتہ نہ چل سکا آنحضرتؐ کی خدمت میں آکر عرض کیا:

بچے نہیں مل سکے پھر جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے عرض کیا: قصہ یہ ہے کہ بڑے لڑکے نے چھوٹے لڑکے کو قتل کر دیا ہے پھر وہ خوف و اضطراب سے چھت سے گر کر مر گیا اور جابرؓ کی زوجہ نے بہت صبر سے کام لیا تا کہ آپ رنجیدہ خاطر نہ ہوں آپؐ سے چھپایا لہٰذا اس مومنہ کو جنت کی بشارت دے دیجئے، دونوں بچوں کے لاشے منگایئے، دعا کیجئے تا کہ خداوند عالم زندہ کر دے پھر وہ آپ کے ساتھ کھانے میں مشغول ہو جائیں۔

القصہ اس وحی کے بعد حضرتؐ نے جابرؓ سے لاشوں کو منگایا حضرتؐ دعا فرماتے تھے اور شاہ مردان، حضرت امیر مومنان (علیہ السلام) آمین کہتے تھے فرمان قادر ذوالجلال سے دونوں بچے زندہ ہو گئے ساتھ میں کھانا کھایا اسی وقت اہل مدینہ کا شور بلند ہو گیا کہ کافروں کی فوج آ گئی پس تمام اصحاب نہایت اضطراب کے ساتھ باہر نکلے مسجد کی چھت سے دیکھا کہ تقریباً سو ہزار (۱۰۰۰۰۰) سوار اور پیادہ فوجی حملہ آور ہیں، صفوف آراستہ ہونے کے بعد عمرو بن عبدوُد نے میدان میں آ کر مبارز طلب کیا۔

آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو خبر دی ہے کہ جو اس ملعون کو قتل کر دے گا اس کو ابتدائے خلقت سے لے کر انتہائے عالم تک تمام جن و انس اور ملائکہ کی عبادت سے زیادہ ثواب ملے گا۔

یہ سن کر چار (۴) جوانوں کو غیرت آئی ان کی رگ حمیت حرکت میں آئی سپر لے کر بہادری کے ساتھ آگے بڑھے اس کو گھیر لیا اس بد بخت نے عمود (گرز) سے حملہ کر کے ایک ضربت میں دو (۲) کو شہید کر دیا اور دو (۲) کو تلوار سے قتل کر دیا اہل مدینہ نے شور و غل بلند کیا سب مضطرب ہو گئے حضرتؐ نے تسلّی دی مختلف وعدے کر کے سب کو جنگ کے لئے ابھارتے تھے مگر پھر بھی کسی کو اس سے مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی اس وقت شاہ مردان، شیر یزدان، صفدر میدان، قاتل عدوان، امام انس و جان یعنی امیر مومنان حضرت علی علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اجازت کے بعد پیادہ میدان میں تشریف لائے۔

کتب احادیث میں اس تفصیل کا خلاصہ یہ ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام اس شقی سے لڑنے کے لئے میدان میں آئے تو اس وقت آپ بہت کم سن تھے اس کے ساتھ ساتھ پیادہ بھی تھے یہ دیکھ کر ملعون کو اپنی بہادری پر غیرت آئی فوراً نیام سے تلوار نکال کر اپنے گھوڑے کے چاروں ہاتھ پاؤں کو قلم کر دیا جب کہ وہ گھوڑا اس قدر گراں قیمت تھا کہ حکومت کے دو (۲) سال ٹیکس کی قیمت سے خریدا گیا تھا خود بھی پیادہ ہو گیا پھر مولا پر حملہ کر دیا۔

وہ نقطۂ دائرۂ امکان مانند جان قدسیان، سپر میں پنہان ہو گئے تو اس کافر نے آپ کی فرق مبارک پر تلوار چلائی اس کافر بت پرست کی قوت دست سے حضرت کی سپر مانند قرصِ قمر دو ٹکڑے ہو گئی اور اس بد سرشت کی تلوار

سے قاسم جحیم و بہشت کی فرق مبارک پر چار (۴) انگلیوں کا گہرا زخم ہو گیا وہ غضنفر عرصۂ امکان، غضب میں آ گئے اپنی ذوالفقار آتشبار، صاعقۂ کردار کو ظلمتِ غلاف سے نکال کر اس غدار، نابکار پر حملہ کر دیا وہ حیران و پریشان ہو کر اپنی سپر کے نیچے چھپ گیا۔

اس وقت حریم عزت رب الارباب سے فرشتگانِ سماوات وعرش اور ملائکہ فرش وحجابات کو خطاب مستطاب ہوا کہ زمین کی طرف نظارہ کرو اور دست اسد اللٰہی کی ضربت کا ہنر دیکھو!

خلاصہ یہ کہ شیر یزدان نے اس ملعون کے سر پر ایسی کاری ضربت لگائی کہ اس کو پیر تک دو (۲) ٹکڑے کر کے واصل جہنم کر دیا یہ دیکھ کر عمر و ملعون کی فوج نے فرار کو قرار پر ترجیح دی اہل مدینہ اور اصحاب نے مل کر فوجیوں کا پیچھا کیا کچھ کو قتل اور کچھ کو گرفتار کر کے بہت زیادہ غنائم اور کامیابی کے ساتھ لوٹ آئے. (تحفۃ المجالس: مقصد اوّل: ص ۵۹ تا ۶۲ معجزہ نمبر ۹۰، بحوالہ ولایات المومنین؛ الخرائج (عربی): ص ۱۴۵ تا ۱۴۷)

کتاب اثبات میں کھانے والوں کی تعداد تین ہزار (۳۰۰۰) ہے اور بچوں کا کوئی تذکرہ نہیں ہے. (اثبات: ۱/۴۰۷، بحوالہ قرب الاسناد)

نیز کتاب اثبات میں ہے: جابرؓ نے پیغمبرؐ سے عرض کیا: دو (۲) صحابیوں کو اپنے ساتھ لے کر میرے گھر تشریف لے چلیں، جابرؓ سے طعام کی مقدار پوچھنے کے باوجود بھی آنحضرتؐ تمام اصحاب کو لے کر گئے، جابرؓ سے گوشت مانگ کر خود ثرید بنایا اور سب کے پاس خود ہی رکھا تنور پہلے سے زیادہ بھر گیا اور اسی طرح گوشت والی دیگ بھی گوشت نکالنے کے بعد پہلے سے زیادہ پُر ہو گئی.

طبرسیؒ نے اپنی تفسیر میں فرمایا: یہ حدیث، صحیح بخاری میں بھی موجود ہے. علامہ طبرسیؒ نے اپنی دوسری کتاب اعلام الہدیٰ میں بھی بالکل تفسیر مجمع البیان کی طرح اس حدیث کو نقل فرمایا ہے البتہ کھانے والوں کی کوئی تعداد مذکور نہیں ہے. (اثبات: ۲/۲۷، ح ۴۰۰، بحوالہ مجمع البیان)

نیز مذکورہ کتاب میں ہے: كَانَ لِبَعْضِ الْاَنْصَارِ عَنَاقٌ: بعض انصار کے پاس ایک بزغالہ تھا. جناب جابرؓ کا نام نہیں ہے، بچوں کے زندہ کرنے کا مختصر تذکرہ ہے اور یہ بھی ہے کہ دوبارہ زندگی پانے کے بعد وہ کئی سال تک اس دنیا میں رہے. (اثبات: ۲/۱۲۶، ح ۵۳۹، بحوالہ خرائج)

واضح رہے کہ مذکورہ کتابوں میں یہاں پر کتاب تحفہ کی تفصیل سب سے عمدہ ہے.

معجزہ نمبر۹

پہاڑ کا گواہی دینا، اس کا دو (۲) ٹکڑے ہونا

آیہ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُکُمْ مِنْ بَعْدِ ذَالِکَ فَهِیَ کَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً : تمھارے دل سخت ہوگئے پس وہ مثل پتھر (سخت) تھے یا اس سے بھی زیادہ کرخت! (بقرہ:۲/۷۴) کی تفسیر میں حضرت ابوعبد اللہ الحسین علیہ السلام سے مروی ہے کہ خدا نے اس آیت میں یہودیوں سے خطاب کیا ہے کہ تمھارے دل، سخت اور بے فائدہ ہیں وہ خشک پہاڑ کے مانند ہیں یعنی تم لوگ نہ کوئی حق ادا کرتے ہو اور نہ تو فقراء کو کچھ دیتے ہو، نہ امر بالمعروف کرتے ہو اور نہ تو مہمان کا احترام! انسانوں کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ نہیں کرتے ہو.

دوسری تفسیر کے مطابق یہودیو! تم لوگ متاثر ہونے میں پہاڑ سے زیادہ سخت ہو: وَ اِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا یَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْاَنْهَارُ (بقرہ:۲/۷۴) پہاڑوں میں نہریں جاری ہوتی ہیں، ان پر درخت اگتے ہیں، وہ پھل دیتے ہیں، ان سے فائدے حاصل ہوتے ہیں مگر تمھارے سخت دلوں سے ان چیزوں کا تصور تک نہیں ہوتا.

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَشَّقَّقُ فَیَخْرُجُ مِنْهُ الْمَآءُ (بقرہ:۲/۷۴) پتھر شگافتہ ہوتے ہیں، ان سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہیں، نہریں بہتی ہیں مگر تمھارے دلوں سے نہ تھوڑا عمل خیر ہوتا ہے اور نہ زیادہ!

وَاِنَّ مِنْهَا لَمَا یَهْبِطُ مِنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ. (بقرہ:۲/۷۴) اگر پتھر کو نام خدا کی قسم دو تو یقیناً نیچے آجائے گا مگر تمھارے دلوں میں یہ خوبیاں نہیں ہیں.

جب یہودیوں نے آنحضرتؐ سے یہ کلمات بینات سنے تو کہا: اے محمدؐ! آپ کا گمان ہے کہ پتھر ہمارے دلوں سے نرم ہیں یہ پہاڑ جو دکھائی دے رہے ہیں ان کو شہادت و گواہی کے لئے طلب کیجئے اگر آپ کی تصدیق کر دیں تب ہم آپ کے برحق پیغمبر ہونے کا اقرار کرلیں گے. سب لوگ پہاڑ کی طرف بڑھے انھوں نے کہا: اپنی نبوت کی گواہی کے لئے بلایئے.

حضرتؐ نے فرمایا: اے پہاڑ! محمدؐ اور ان کی آل پاک (علیہم السلام) کی قسم جن کے نامِ نامی و اسم گرامی سے حاملین عرش کے دوش پر عرش ہلکا ہوا جب کہ وہ عرش کو حرکت دینے پر قادر نہ تھے، ان ناموں کی برکت سے حاملین عرش کو قوت حمل عطا ہوئی، تجھ کو قسم! کہ حرکت کر اور شہادت دے!

پہاڑ میں حرکت پیدا ہوئی اس میں چشمے جاری ہوئے فریاد بلند کی کہ آپؐ خدا کے رسولؐ ہیں اور ان کے دل، پہاڑ سے زیادہ سخت ہیں جیسا کہ آپؐ نے فرمایا ہے. یہودیوں نے کہا: آپ نے ہمارے ساتھ فریب و حیلہ کیا ہے

اپنے اصحاب کو پہاڑ کے پیچھے بٹھا رکھا ہے وہی گواہی دے رہے ہیں اگر آپ صادق القول ہیں تو صحرا کی جانب جا کر پہاڑ کو اپنی طرف بلایئے اور حکم دیجئے کہ پہاڑ دو ٹکڑے ہو جائے اس کا نچلا حصہ اوپر اور نصف بالائی حصہ نیچے ہو جائے.

ایک یہودی جو بہت سنگدل اور بالکل کٹر تھا وہ حضرتؐ سے بہت زیادہ عناد و بغض رکھتا تھا اس کو حکم دیا کہ پہاڑ کے قریب کان لگا کر سنے اس نے قریب سے پہاڑ کی گواہی سنی پھر خواجۂ کائناتؐ صحرا کی طرف متوجہ ہوئے پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

تجھ کو محمدؐ اور ان کی آلِ پاک (علیہم السلام) کی قسم! اپنی جگہ چھوڑ کر میری طرف آ جا!

راوی کا بیان ہے کہ پہاڑ میں زلزلہ پیدا ہوا تیز رفتار گھوڑے کی طرح حضرتؐ کی جانب روانہ ہوا اور اس نے کہا: آپ جو کچھ حکم دیں میں مطیع ہوں، آپ کے اشارہ کا تابع ہوں.

حضرتؐ نے فرمایا: میں تجھ کو حکم دیتا ہوں کہ دو ٹکڑے ہو کر نصف نچلے حصہ کو اوپر اور پھر نصف اوپری حصہ کو نیچے کر دے! پہاڑ نے یہودیوں کے سامنے اطاعت کی دو ٹکڑے پھر نیچے اور اوپر ہو کر فصیح زبان میں کہا: اے یہودیو! یہ معجزات موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ ہے جن پر تم لوگ ایمان لا چکے ہو. ایک یہودی نے کہا: محمدؐ سے بہت سے عجائبات ظاہر ہوتے ہیں.

پھر پہاڑ سے یہ فریاد بلند ہوئی کہ اے دشمنان خدا و رسولؐ! اگر تم لوگ موسیٰ علیہ السلام کے معجزات پر واقعی ایمان لائے ہوتے تو ان معجزات پر بھی ایمان لاتے کیونکہ موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ بھی ایسا ہی تھا.

انھوں نے کہا: محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اس طرح کے عجائبات بعید نہیں ہیں آخر کار وہ لوگ ایمان نہ لائے. (تحفہ، مقصد اوّل: ص ۱۲، ۱۳، معجزہ نمبر ۱۱، بحوالہ ہائے بصائر الدرجات و کفایۃ المومنین)

کتاب اثبات میں ہے کہ آنحضرتؐ نے خود یہودیوں سے فرمایا: "تمھیں لوگ بتاؤ کون سا معجزہ دکھاؤں؟ تا کہ تم لوگوں کو جادو کا شک وشبہہ نہ ہو." چنانچہ یہود سب سے سخت پہاڑ کے پاس گئے. (اثبات: ۲/۱۹ تا ۲۲، ح ۳۱۱، بحوالہ احتجاج طبرسیؒ)

معجزہ نمبر ۱۰

داستان عامر فرزند عنقائے فارس اور عظیم اژدہا، چھ ہزار گوسفندوں کو زندہ کرنا، قتل شاہ

جناب جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک سفر میں حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھا

جب ہم چند منزلیں طے کر چکے تو بادل اور بجلی کی وجہ سے فضا بالکل تاریک ہوگئی ہم راستہ سے بھٹک گئے جب دن ہوا تو ایسی سرزمین پر پہنچے جو ریگ اور کانٹوں سے پُر تھی پھر پورا دن، رات تک چلتے رہے مگر پھر بھی اپنے مقصد تک نہ پہنچ سکے سواریاں پیاس سے پریشان اور عاجز ہوگئیں تھوڑی دیر ہم رُکے پھر تیمّم کر کے نماز ادا کی تمام اصحاب کی فریاد بلند ہوئی کہ اگر کل تک پانی نہ ملا تو ہم سب مر جائیں گے۔

حضرتؐ نے فرمایا: صبر و تحمل کرو خدا کریم و رحیم ہے۔ جب اصحاب کا اضطراب دیکھا تو کوچ کرنے کا حکم فرمایا پھر آنحضرتؐ اصحاب کے ساتھ سوار ہوئے دوسرے دن تک راستہ چلتے رہے صبح کے وقت ہم اترے اور ہم نے تیمّم کر کے نماز ادا کی پھر اصحاب کی فریاد بلند ہوئی کہ ہم پیاس سے جاں بلب ہیں۔

حضرتؐ نے فرمایا: تم لوگ سوار ہو کر اس پہاڑ کی طرف بڑھو تا کہ میں اور علی علیہ السلام ہم دونوں اس پہاڑ کے داہنے بائیں جانب پانی تلاش کریں۔ پس پیدل اور سوار سب لوگ پہاڑ کی طرف روانہ ہوئے شاہ ولایت (حضرت علی علیہ السلام) پہاڑ کے داہنی بائیں جانب دلدل پر سوار ہو کر جا رہے تھے جب پہاڑ کی بلندی پر پہنچے تو تقریباً چار سو (۴۰۰) گوسفندوں کا گلہ دیکھا ایک جوان جس کے لباس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے، ہاتھ میں سرخ سونے کی چھڑی لئے ہوئے ایک پتھر پر کھڑا ہو کر پہاڑ کی طرف دیکھ رہا تھا گوسفندوں کی بھی نظر پہاڑ پر جمی ہوئی تھی۔

حضرت امیر مومنان علیہ السلام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا کہ اگر یہ چوپان ہے تو یہ عمدہ لباس، تاج اور سنہری چھڑی کیسی؟ اور اگر کوئی شاہزادہ ہے تو چوپانی سے اس کا کیا سروکار ہے؟ اس چوپان کی طرف متوجہ ہوئے اس جوان نے جو آپ کی سواری دیکھی تو ایسا لگا کہ اس کی صلابت کی وجہ سے پہاڑ میں لرزہ ہے۔

حضرت قریب گئے تو جوان نے سلام کیا وہ آپ کے دیدار سے حیران ہو گیا حضرت نے پوچھا: ان گوسفندوں کا مالک کون ہے اگر ان کا کوئی چوپان ہے تو کہاں گیا؟ اور اگر تم ان کے مالک ہو تو اس جنگل میں کیوں تنہا ہو؟

جوان نے عرض کیا: میں عنقائے فارس کا بیٹا ہوں، میرا نام عامر ہے، میرے بھائی کا نام یاسر ہے اور یہ کوہ ییلاق ہمارا ہے میرے باپ کے پاس سو ہزار گوسفند تھے اسی پہاڑ پر چرتے تھے اسی پہاڑ پر پانی کا صرف ایک چشمہ ہے ادھر چار برسوں سے ایک بہت بڑا اژدہا پہاڑ پر آ گیا ہے میرا باپ کئی مرتبہ تیس (۳۰) ہزار سواروں کو لیکر اس سے جنگ کے لئے آیا جب سب لوگ اژدہا کے قریب پہنچتے تو وہ ایسا نعرہ مارتا کہ خوف سے ہزاروں کے پتّے، بدن میں پانی ہو جاتے تھے وہ بعض کو قتل کر ڈالتا اور بعض فرار کر جاتے تھے۔

ادھر چند برسوں کے دوران کئی چوپان اور کئی ہزار گوسفند یہاں پر پیاس سے مر چکے ہیں ان گوسفندوں کے

ساتھ دس (۱۰) چوپان تھے کئی دنوں سے ان کی کوئی خبر نہیں ہے میرا باپ جس کو بھی تحقیق کے لئے بھیجتا وہ اژدہا کے خوف سے راضی نہ ہوتا تھا آخر کار میں دو (۲) غلاموں کو لے کر چوپان کی تلاش میں یہاں آیا ہوں پتہ چلا کہ چوپان مر چکے ہیں.

شاہ ولایت نے پوچھا: تمھارے غلام کہاں گئے ہیں؟ عرض کیا: یہیں آس پاس میں فوت ہوئے ہیں میں تنہا رہ گیا ہوں. یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ دور سے نور محمدیؐ ظاہر ہوا پورا پہاڑ روشنی سے جگمگا اٹھا عامر حیران تھا اتنے میں آنحضرتؐ آ پہنچے حضرت علی علیہ السلام سے عربی میں گفتگو شروع کی. عامر نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف رخ کر کے عرض کیا: اے عرب! اس خدا کی قسم! جس نے تم کو پیدا کیا ہے پہلے مجھ کو یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ”جوان! تو ہمارے ساتھ محبت سے پیش آیا لہٰذا ہم بھی تم کو محروم نہ رکھیں گے تم کو معلوم ہو کہ یہ جوان جن کے چہرے کی نورانیت سے یہ پورا صحرا روشن ہو گیا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جناب عبداللہ کے فرزند ہیں اور میں علی بن ابیطالب (علیہ السلام) ہوں.“

وہ جوان، نامِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور نامِ علی علیہ السلام سنتے ہی خوشی کے مارے بیہوش ہو گیا. حضرت رسول اکرمؐ نے پوچھا: یہ جوان کون ہے اور کیوں مدہوش ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: یہ عنقائے فارس کا بیٹا عامر ہے اس کا پورا قصہ بیان کیا پھر عامر نے آنکھیں کھولیں اور کہا: اَلسَّلامُ عَلَیکَ یَا رَسُولَ اللّٰہِ! میری آنکھیں آپ کے جمال سے روشن ہو گئیں اور میرا دل خوش ہو گیا. حضرتؐ نے سلام کا جواب دے کر پوچھا: وہ چشمہ اور اژدہا کہاں ہے؟ عامر نے عرض کیا: اس پہاڑ کے سامنے ہے اور چشمہ کے سامنے ایک چراگاہ ہے اور وہ درخت جو دکھائی دے رہا ہے اسی کے نیچے اژدہا ہے اس وقت اپنے کو درخت میں لپیٹے ہوئے سر کو نکالے ہوئے ہے گوسفندوں کو دیکھ رہا ہے گوسفندوں نے بھی اس کو دیکھ لیا ہے اسی لئے ان کی نظریں درخت پر جمی ہوئی ہیں.

حضرتؐ نے فرمایا: عجیب قصہ پیش آیا ہے اسی گفتگو میں تھے کہ لشکر اسلام آ پہنچا پیاس سے سوار اور سواریوں کی قوت رفتار ختم ہو چکی تھی. حضرتؐ نے فرمایا: غم نہ کرو پانی کا چشمہ مل گیا ہے اور گوسفندوں کا گلہ اس کے مالک کے ساتھ ہمارے سامنے موجود ہے.

حضرتؐ نے عامر سے فرمایا: اجازت ہے کہ میرے اصحاب، گوسفندوں کا دودھ دوہ کر نوش کریں؟ عامر نے عرض کیا: اکثر تو مر چکے ہیں اور جو زندہ ہیں وہ بھی کئی روز سے کھانا پانی سے محروم ہیں ان کے پستانوں میں دودھ

خشک ہو چکا ہے. حضرتؐ نے فرمایا: تم پہلے اجازت دو پھر قدرت خدا کا مشاہدہ کرو. عامر نے عرض کیا: گوسفند کیا میری ہزار جانیں آپؐ پر قربان ہو جائیں. حضرتؐ نے شاہ ولایت سے فرمایا: گوسفندوں کو میرے پاس لاؤ!
حضرت علی علیہ السلام مردہ گوسفندوں کو لے کر آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے. رسولؐ نے گوسفندوں کی پشت پر اپنا دست مبارک پھیرا وہ حکم خدا سے فوراً زندہ ہو گئے آنحضرتؐ نے فرمایا: اے علیؑ! مسلمانوں سے کہو کہ سب ایک ایک گوسفند لے کر میرے پاس آئیں.

یہ سن کر ایک ایک گوسفند کو لانے لگے حضرتؐ ان پر اپنا دست مبارک پھیرتے وہ فوراً زندہ ہو جاتے تھے ان کے پستانوں میں دودھ بھی بھر جاتا تھا اس طرح سے چھ ہزار موٹے تازے گوسفند ہو گئے ان سے اتنا دودھ دوہا گیا کہ سات ہزار افراد نے دودھ پیا اور تمام ظروف کو بھی بھر لیا.

حضرتؐ نے فرمایا: دودھ کا کھانا تیار کرو اور خوب مزے اڑاؤ! عامر نے جونہی یہ معجزہ دیکھا فوراً گردن سے بت نکال کر زمین پر پٹخ کر توڑ دیا اخلاص کے ساتھ زبان پر کلمۂ شہادت جاری کیا تو حضرت امیر علیہ السلام نے اس کو بغل میں لیا اس کی پیشانی کو بوسہ دیا اور فرمایا: غمگین نہ ہو میں تمھاری آرزو پوری کروں گا.

انفاس محمدیؐ کی برکت سے سارے غلام بھی زندہ ہو گئے وہ معجزہ سے اطلاع پانے کے بعد اسلام سے مشرف ہو گئے. حضرت رسولؐ نے غلاموں کا نام شاہد رکھا عامر نے بھی غلاموں کے ساتھ دودھ پیا اس کے بعد اصحاب نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! سواریوں کو کیسے سیراب کریں؟

فرمایا: اس درخت کے نیچے ایک چشمہ ہے وہاں لے جا کر ان کو سیراب کرو. جب وہاں پہنچے تو اژدہا کو دیکھا سید عالمؐ سے عرض کیا: ہم کو اس کا خوف ہے. آنحضرتؐ نے وہیں پر عصا کو پتھر پر مارا حکم خدا سے فوراً چشمہ جاری ہوا فرمایا: پہلے جانوروں کو پانی پلاؤ پھر خود پیو! اصحاب نے عمل کیا پس عامر کو خیمہ میں لائے احوال پرسی کی عامر نے اپنی اطلاع و معلومات کے مطابق خبر دی رات وہیں گزاری دوسرے دن نماز کے بعد آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: عامر کو خط دے کر عنقائے فارس کے پاس بھیجو تا کہ جلد سے جلد جواب لائے.

عمر خطاب نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! آپ نے کئی مرتبہ عنقائے فارس کے پاس قاصد بھیجے اس کو اسلام کی دعوت دی اس نے قاصدوں کو قتل کر دیا اب بھی جو جائے گا قتل کر دیا جائے گا. اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں.

حضرتؐ نے اجازت دی تو عرض کیا: التماس ہے کہ عامر کا گھوڑا زندہ فرمائیں تا کہ میں سوار ہو کر خود جاؤں.

آنحضرتؐ نے گھوڑے کو زندہ کیا اور نامہ کو عامر کے حوالہ کیا پھر حضرت علی علیہ السلام نے عامر کو چند مفید کلمات کی تعلیم دی اور مزید تاکید کردی کہ جب تمھارا باپ قتل کا ارادہ کرے تو فریاد بلند کرنا اور بتانا کہ میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایلچی ہوں اس وقت تمھارا بھائی تمھاری مدد کرے گا اور عنقریب تم کو ہمارے پاس پہنچادے گا. پھر دونوں غلام نے خدمت پیغمبرؐ میں عرض کیا: اللہ کے نبیؐ! ہم کو بھی عامر کے ساتھ جانے کی اجازت مرحمت فرمائیں.

حضرتؐ نے اجازت دی وہ عامر کے ساتھ روانہ ہوئے جاتے جاتے دوسرے دن عنقا کے قلعہ کے پاس پہنچے جب نگہبان نے عامر کو غلاموں کے ساتھ آتے ہوئے دیکھا تو اتنا زیادہ خوش ہوا اور ایسا بلند نعرہ مارا کہ تمام اہل قلعہ نے نعرہ سنا نگہبان سے پوچھا تو عامر کی خبر دی اس وقت عنقا، عامر کی جدائی پر رو رہا تھا اس کو عامر کی آمد کی خبر ملی، خوشحال ہوا جب عامر دروازہ پر پہنچا تو اہل قلعہ بہت خوش ہوئے سوچا اژدہا مر گیا ہے اور عامر غلاموں کے ساتھ زندہ واپس آیا ہے.

عامر اپنے باپ کے پاس آیا اور اس نے کہا: اس بارگاہ میں میرا اسلام ہوا اس پر جو یہ جانے کہ اٹھارہ (۱۸) ہزار عالم میں خدا ایک ہے، حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول اور حضرت علی علیہ السلام اس کے ولی ہیں.

عنقاء کے ساتھ تمام مشرکین کے تن بدن میں آگ لگ گئی اور یہ سن کر لرزہ پڑ گیا عنقا نے پوچھا: کس خدا کی بات کر رہے ہو وہ خدا جو میری گردن میں ہے یا وہ خدا جو تمھاری گردن میں مَیں نے باندھا تھا؟ عنقا کا مقصد یہ تھا کہ شاید عامر پشیمان ہوجائے. عامر نے کہا: بابا! وہ خدا جس نے مجھ کو، تم کو اور اٹھارہ ہزار عالم کو پیدا کیا وہ خدائے لم یزل ولایزال جو چشم زدن میں تم کو تخت سے اتار دے.

عنقا اس بات سے متغیر ہوگیا کہا: تم بہت بڑی بڑی باتیں کرنے لگے ہو! یہ بتاؤ کہ تمھاری گردن میں بندھا ہوا بت کیا ہوا؟ عامر نے کہا: بابا! بت کو توڑ ڈالا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خدا لازوال معبود ہے ہر بت پرست پر خدا کی سو ہزار (۱۰۰۰۰۰) لعنت ہو، بابا! میں نے پیغمبرؐ کے جو معجزات دیکھے اگر تم دیکھ لو تو قطعاً بت کی پوجا چھوڑ دو گے.

پوچھا: انھوں نے کیا کیا؟ عامر نے کہا: پہلے چار ہزار مردہ گوسفندوں کو زندہ کیا پھر ان سے اتنا زیادہ دودھ دوہا کہ سات ہزار افراد نے پانی کے بجائے دودھ سے سیرابی حاصل کی اور کھانا پکایا تم نے کبھی یہ دیکھا کہ بت جو ایک جماد ہے اس نے کبھی کوئی قدرت دکھائی ہو؟ بت پرست دوزخ میں جائے گا.

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک معجزہ یہ بھی دکھایا کہ پتھر سے چشمہ جاری کیا تمام سواریوں کو سیراب کیا میرے گھوڑے اور دو (۲) غلاموں کو جو مر چکے تھے زندہ کیا. اگر معجزہ دیکھنا چاہو تو مسلمان بن جاؤ اس وقت مجھ

کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام نے تمھارے پاس بھیجا ہے میں ان کا خط لایا ہوں.

یہ سن کر عنقا، دیوانہ ہونے والا تھا اس نے فریاد بلند کی کہ اے بد بخت! تم نے بت پرستی چھوڑ دی! عامر نے کہا: بد بخت تو تم ہو کہ حضرت رسولؐ اور علی علیہ السلام کے اتنے معجزات سن کر بھی تمھارا دل نرم نہ ہوا! (شعر)

بر سیہ دل چہ سود خواندن وعظ! نـــرود میخ آهنین بر سنگ

عنقا کو یہ باتیں سن کر اور زیادہ غصہ آ گیا اٹھ کر نیام سے تلوار نکالی عامر کو قتل کرنا چاہا اس نے اس طرح فریاد بلند کی: یَـا عَـلِـی! اَدْرِكْنِـی: اے مولا علیؑ! میری مدد کیجئے! وہ یہ کہہ کر اپنی جگہ سے ہٹ گیا. ایک وزیر نے عنقا کو پکڑ لیا اور کہا: بادشاہ! قتل کرنا تو آسان ہے صبر کرو دیکھو کہ عامر، حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام کی طرف سے کیا پیغام لایا ہے؟

عنقا اپنی جگہ پر گیا عامر نے خط کو بوسہ دے کر باپ کے تخت پر رکھ دیا عنقا نے وزیر کو خط دے دیا کہ بلند آواز سے پڑھو دیکھوں کیا لکھا ہے وزیر نے جب خط پڑھنا چاہا تو عامر نے تلوار بلند کی کہ کہو پہلے سونا لا کر نامہ پر نثار کریں پھر پڑھو ورنہ خون کی ندی بہا دوں گا.

عنقا کے حکم سے ایک طبق میں سونا لا کر نامہ پر نثار کیا گیا. جب وزیر نے خط کھول کر پڑھا تو اس پر لرزہ پڑ گیا اس کا رنگ متغیر ہو گیا اس کی زبان میں خوف سے قوت گویائی نہ رہ گئی. عنقا نے کہا: پڑھتے کیوں نہیں؟ وزیر نے عرض کیا: اگر اتنی بلند آواز سے پڑھوں کہ تم سن سکو تو تم پہلے مجھ کو قتل کرو گے پھر عامر کو. عنقا نے کہا: لات و منات کی قسم! تم کو اجازت ہے بلند پڑھو! وزیر نے اس طرح پڑھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، پہلے اس خدا کے نام سے شروع کرتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں، وہ تمام مخلوقات کا خالق، سب کا مالک اور ایسا صانع ہے کہ اس نے لکڑی اور رسّی کی مدد کے بغیر نو (۹) افلاک کے قبۂ ایوان کو بلند کیا ہے یہ میرا خط ہے میں محمد پیغمبر آخر الزمان ہوں، اے عنقا! جب مضمون نامہ سے مطلع ہو جاؤ تو فوراً بتوں کو توڑ کر خدا کی وحدانیت، میری نبوت اور علی مرتضیٰ علیہ السلام کی ولایت کا اقرار کر لو لشکر کے ساتھ قلعہ سے نکل کر میرے ساتھ ہو جاؤ تا کہ میں اپنے ابن عم علی مرتضیٰ علیہ السلام کو حکم دوں کہ تمھارے سامنے اژدہا کو قتل کر ڈالیں تم کو نجات حاصل ہو جائے اگر خط کے مضمون پر عمل نہ کیا تو تمھارے قلعہ کے ساتھ وہی کروں گا جو قلعہ سلاسل کے ساتھ کر چکا ہوں. والسلام.

عنقا یہ باتیں سن کر بوکھلا گیا سوچا وزیر سے خط لے کر پھاڑ ڈالے عامر نے جلدی کی وزیر کے کان کی لو پر

طمانچہ مار کر اس کے ہاتھ سے خط لے لیا پھر بغل میں رکھ لیا اور کہا: بابا! جلد جواب دو. اس نے پہلوانوں کو بلایا کہ اس عاصی کو گرفتار کرلو! کئی کافروں نے عامر کو پکڑنا چاہا اس نے تلوار سے دو (۲) کو قتل کر دیا دیگر کافروں نے حملہ کر کے عامر کو گرفتار کرلیا دونوں ہاتھوں کو باندھ دیا عنقا نے جلاد کو حکم دیا کہ جلد عامر کا سر جدا کر دو! جلاد نے عرض کیا: اے شہریار! صبر کرو کیوں کہ اس کے قتل کے بعد پشیمانی کا کوئی فائدہ نہ ہوگا. اس نے دوبارہ جلاد سے بگڑ کر کہا: جلد سر کو قلم کر دو! اگر عذر پیش کیا اور کچھ تامل کیا تو عامر سے پہلے ہی تم کو قتل کر دوں گا.

جلاد نے عامر کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اس وقت عامر کا بھائی یاسر کود پڑا جلاد سے تلوار چھین کر اس کی کمر پر مار کر دو ٹکڑے کر دیا پھر تلوار پھینک کر عامر کے پاس بیٹھا کہا: اے بابا! میرا بھائی جو کچھ کہتا ہے وہ حق ہے اگر اس کو قتل کرنا چاہتے ہو تو پہلے مجھے قتل کر ڈالو کیونکہ میں اپنے بھائی کا قتل نہیں دیکھ سکتا ہوں. امراء نے بادشاہ سے کہا: عامر کے قتل میں کوئی فائدہ نہیں ہے بلکہ چونکہ ایلچی بنکر آیا ہے اس کو خلعت سے نوازنا چاہیئے کہ جا کر ان سے کہے میرا باپ ایک عظیم لشکر کے ساتھ آرہا ہے اگر اژدہا کا شر دور ہو جائے تو مسلمان ہو جائے گا یہ محال ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی علیہ السلام اژدہا کا شر دور نہ کر سکیں.

عامر کو خلعت عطا کرنے کے بعد حضرت پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں بھیجا آپ کی خدمت میں پہنچ کر وہ شرائط تعظیم بجالایا جو کچھ کیا کہا اور سنا تھا ساری باتیں بیان کیں پھر کہا: عنقا تیس ہزار (۳۰۰۰۰) فوج لے کر آئے گا.

حضرتؐ نے فرمایا: تیرا باپ ان تیس ہزار (۳۰۰۰۰) فوجیوں کو زرہ پہنا کر اس کے اوپر دوسرا کپڑا پہنانے کے بعد لائے گا تا کہ ہم نہ جان سکیں اور تمھارے آنے سے پہلے جبرئیل علیہ السلام نے مجھ کو خبر دی ہے اور میں نے حضرت علی علیہ السلام کو بتا دیا ہے.

عامر نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میرا باپ قتلِ علی علیہ السلام کے ارادہ سے آرہا ہے آپ ان سے کہہ دیں کہ ہوشیار رہیں. آنحضرتؐ نے فرمایا: تمھارے باپ نے غلط تصور کیا ہے وہ مکر وحیلہ سے علی علیہ السلام کو قتل کرنا چاہتا ہے جب آجائے گا تو پھر تم خود مشاہدہ کر لینا.

حضرتؐ نے اپنی فوج کو حکم دیا کہ ہتھیار لگالیں فوراً سات ہزار (۷۰۰۰) فوجی مسلح ہو گئے جب عنقا کی فوج دکھائی دینے لگی تو لشکر اسلام سوار ہو کر علم نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ کے سایہ میں آگیا لشکر کفر کا سامنا ہوا. آنحضرتؐ نے عامر کو حکم دیا کہ اپنے باپ سے جا کر کہہ دو کہ مسلمان ہو جائے تو میں اژدہا کا شر دور کر دوں. عامر نے عنقا سے بیان کیا اس نے کہا: اے عامر! اب میں نے حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کو پہچان لیا بتاؤ

علی علیہ السلام کون ہیں؟

عامر نے کہا: وہ پشمینہ پوش (اونی لباس پہنے ہوئے) جو حضرت رسولؐ کے داہنی جانب علم لئے ہوئے ہیں وہ حضرت علی علیہ السلام ہیں. جب عنقا کی نظر حضرت علی علیہ السلام پر پڑی تو اس کے جوڑ جوڑ میں لرزہ پڑ گیا وزیر سے کہا: علی علیہ السلام کو دیکھ کر مجھ میں بات کرنے کی تاب نہ رہی تم میرے وکیل بن کر بات کرو.

وزیر نے عامر سے کہا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہو کہ میرے باپ نے کہا ہے: جادو کے ذریعہ مجھ کو تبدیل نہیں کر سکتے اگر اپنی بات منوانا چاہتے ہیں تو پہلے اژدہا کا شر دور کریں. عامر نے آکر بیان کیا. آنحضرتؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو اپنے پاس بلا کر فرمایا:

میدان میں جا کر بلند آواز سے ان تمام کافروں سے کہو کہ میں علیؑ ابن ابیطالب (علیہ السلام) ہوں اگر اژدہا کا شر دور کرنے کے بعد تم لوگ اسلام قبول نہ کرو گے تو خدا کی توفیق سے سب کو ہلاک کر ڈالوں گا.

حضرت علی علیہ السلام نے اس پر عمل کیا جب بلند آواز سے یہ اعلان کیا تو آپ کے نعرہ کی کڑک سے وہ تیس ہزار (۳۰۰۰۰) فوجی کانپنے لگے اس وقت عنقا، قلب لشکر سے باہر نکلا چند قدم آگے بڑھا کہا: یا علیؑ! آپ کتنی خیر گی واندھیر مچائیں گے کیا اپنی زندگی سے مایوس ہو چکے ہیں؟ اگر آپ سچے ہیں تو پہلے اس اژدہا کا علاج کیجئے تاکہ میں پورا لشکر سمیت اپنا وعدہ پورا کروں.

شاہ ولایت نے فرمایا: مجھے معلوم ہے کہ تم اپنے وعدہ کو پورا نہ کرو گے. پھر آپ نے آکر رسول اکرمؐ سے بیان فرمایا تو آنحضرتؐ نے کہا: اب اژدہا کے بارے میں جو کچھ تم جانتے ہو انجام دو، ان لوگوں کو اپنا معجزہ دکھاؤ. شاہ ولایت چلے اژدہا کے پاس پہنچے حکم خدا سے اژدہا بھی آپ کی جانب روانہ ہوا کافروں کی فریاد بلند ہوئی کہ ابھی ابھی اژدہا حضرت علی علیہ السلام کو نگل جائے گا لیکن عنقا کا وزیر جانتا تھا کہ اژدہا حضرت علی علیہ السلام سے جنگ نہیں کرے گا. اس نے کہا: اے بادشاہ! اگر اس اژدہا کو علی علیہ السلام مسخر کرلیں تو دین محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو قبول کرلو گے؟

عنقا نے کہا: اژدہا، علی علیہ السلام کو امان وفرصت ہی نہ دے گا. وزیر نے پھر کہا: اژدہا علی علیہ السلام سے جنگ ہی نہیں کرے گا. عنقا نے کہا: اگر ایسا ہوگا تو میں دین محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) قبول کرلوں گا. وزیر خوش ہو گیا. جب اژدہا نے دیکھا کہ امیر دلیر آرہے ہیں سوچا کہ دوسرا نعرہ مارے اتنے میں حضرت نے اپنے کو اس کے پاس پہنچا دیا اور فرمایا: اے پری زاد! پہلی ہی ملاقات میں آخر بیگانگی کیوں؟! میں علیؑ ابن ابیطالب (علیہ السلام) اور وہ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دور سے تم کو دیکھ رہے ہیں. اژدہا نے جونہی شاہ ولایت کے کلام فصیح اور بیان ملیح کو سنا

حضرت کے قدموں پر گر پڑا فریاد بلند کی اس وقت کافر اور مسلمان کی فوج دیکھ رہی تھی کہ اژدھا کو سر سے دم تک بدخواہوں کے دل کے مانند دو ٹکڑے کر دیا اس کے درمیان سے ایک خوبصورت، مشکیں مو (سیاہ بالوں والا) جوان برآمد ہوا جس کے دو (۲) شاہ بال (شاہپر) تھے دست ادب، سینہ پر رکھے ہوئے آنحضرتؑ پر سلام کیا اور جمال پیغمبرؐ پر درود بھیجا.

شاہ ولایت نے جواب دیا پھر اس پریزاد نے عرض کیا: مولا! بہت دنوں سے آپ کی آمد کا انتظار تھا خدا کا شکر کہ میں اپنی دیرینہ مراد کو پہنچا آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا آپ سے التجا ہے کہ رسول خداؐ کی خدمت میں مجھ کو پہنچا دیں تا کہ آنحضرتؐ کی زیارت طلعتِ بامیمنت کا شرف حاصل کروں.

حضرت علی علیہ السلام آگے آگے اور وہ داہنی جانب روانہ ہوا آپ نے اس سے متعدد سوالات کئے وہ جوابات دیتا گیا تمام پیادہ اور سوار کافر لوگ یہ عجائب وغرائب دیکھ کر متحیر و مات پڑ گئے عنقا اپنی سواری پر خشک ہو گیا وزیر سے کہا دیکھا کیا کیا ہو گیا؟ اژدہا، علی علیہ السلام کے پاس پریزاد ہو گیا اب غلام کی طرح ان کے ساتھ جا رہا ہے! وزیر نے کہا: تو اب کیا ارادہ ہے، علی علیہ السلام کا مذہب اختیار کرو گے؟ عنقا نے کہا: مجھ کو تمھاری رائے نہیں معلوم لیکن بہر حال علی علیہ السلام سے معجزہ ظاہر ہوا ہے.

یہودی وزیر اور بعض منافقوں نے کہا: اے عنقا! محمد اور علی (علیہما الصلوٰۃ والسلام) علم سحر میں بے نظیر ہیں، تم اپنے دل میں باطل خیال نہ لاؤ.

خلاصہ یہ کہ جب وہ پریزاد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا تو سلام کے بعد قدموں پر گر گیا. آنحضرتؐ نے اس کا نام اور قصہ پوچھا تو اس نے اس طرح عرض کیا:

یارسول اللہ! میں پریوں کے بادشاہ کا بیٹا ہوں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں تھا میرا نام فیروز ہے ایک دن مصر سے آنحضرت کا بساط ہوا کے دوش پر خراسان کی طرف چلا یہاں پہنچ کر رک گیا حضرت سلیمان علیہ السلام ہوا کو عتاب کرنا چاہتے تھے کہ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آ گئے عرض کیا:

ہوا پر اعتراض نہ کیجئے کیوں کہ وہ حکم خدا سے رکی ہوئی ہے اس لئے کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے جب حضرت خاتم الانبیاء اور شاہ اولیاء یہاں پر وارد ہوں گے. جناب سلیمان علیہ السلام نے پوچھا: کون نبی اور کون ولی؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی مرتضیٰ علیہ السلام پھر سلیمان علیہ السلام نے پوچھا: کب یہاں آئیں گے؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا: وہ بہت برسوں بعد مبعوث ہوں گے ان کے ساتھ ستر ہزار (۷۰۰۰۰)

افراد ہمرکاب ہوں گے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سن کر شوق سے کہا: کاش کہ میں بھی ان کی امت کی ایک فرد ہوتا! پھر عاجزانہ طور پر قادر بے نیاز کی بارگاہ میں عرض کیا: پروردگارا! اس بندہ کی تقصیر کو معاف کردے کہ بلاوجہ ہَوا پر بگڑ گیا۔ خطاب ہوا:

اے سلیمانؑ! تمھاری تقصیر کو معاف کیا یہ جان لو کہ دنیا کو پیدا کرنے سے پانچ سو ہزار (۵۰۰۰۰۰) سال پہلے نور محمدی کی برکت سے ہوا کو قوت گویائی دی اور ہوا جانتی تھی کہ پیغمبرؐ اور ان کے وصی یہاں پر آئیں گے لہٰذا وہ بے ادبی نہ کرسکی کہ تمھارے بساط کو جلدی سے آگے بڑھادے اسی لئے ٹھہر گئی۔

حضرت سلیمان علیہ السلام بساط سے اترے اور خالق یگانہ کی بارگاہ میں دوگانہ بجالائے پھر نماز کے بعد طلب مغفرت کی اور عرض کیا: اے کریم پروردگار! مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہ فرما!

اس کے بعد میرے باپ جمہور شاہ سے فرمایا: اگر تم کو یہاں پر چھوڑ دیں تاکہ تم ہمارا اسلام حضرت محمد مصطفیٰ اور علی مرتضیٰ علیہما السلام کی خدمت میں پہنچادو تو کیسا ہے؟ جمہور نے عرض کیا: میری ہزار جانیں پیغمبر آخرالزمانؐ پر فدا ہوں۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے میرے باپ کے ساتھ نوازش کی اور مجھ سے فرمایا: اے فرزند! جب حضرت رسالت اور شاہ ولایت کی خدمت میں پہنچنا تو میرا اسلام کہنا ان سے بتانا کہ مجھ کو آپ کی نبوت اور شاہ مردان کی ولایت کا اقرار ہے۔

خلاصہ یہ کہ فیروز نے عرض کیا: اے نبیؐ خدا! مجھ کو اجازت دیں تاکہ چشم زدن میں اپنے کو کوہِ قاف تک پہنچا کر اپنے باپ کا پورا لشکر لے آؤں پھر عنقائے فارس کو اس کے تمام ہواداروں کے ساتھ تباہ و برباد کردوں کیوں کہ اس نے آپ کی شان میں گستاخی کی ہے اس بدنہاد سے مجھ کو بہت دشمنی ہے۔

حضرتؐ نے پوچھا: اس نے کیا کیا ہے؟ عرض کیا: یہ بدبخت، بے مروت چند سال پہلے اپنے نوکروں اور تابعداروں کے ساتھ اس چشمہ کے پاس آیا شراب خواری میں مشغول ہوا آپ کے ایلچی کو زاری و خواری کے ساتھ شہید کردیا، آپ کا خط پھاڑ ڈالا میں بہت رنجیدہ خاطر ہوا بارگاہ الٰہی میں استغاثہ بلند کیا: خدایا! مجھ کو اتنی قوت و فرصت دے دے کہ یہ کافر لوگ اس چشمہ کے پاس نہ آسکیں، افعال قبیحہ و حرکات شنیعہ کا ارتکاب نہ کرسکیں اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک نورانی مرد سبز پوش، ہاتھ میں سبز عصا لئے ہوئے ظاہر ہوئے مجھ سے پوچھا: جانتے ہو میں کون ہوں؟ اس کے بعد انھوں نے فرمایا:

حضرت کے قدموں پر گر پڑا فریاد بلند کی اس وقت کافر اور مسلمان کی فوج دیکھ رہی تھی کہ اژدھا کو سر سے دم تک بدخواہوں کے دل کے مانند دو ٹکڑے کر دیا اس کے درمیان سے ایک خوبصورت، مشکیں مو (سیاہ بالوں والا) جوان برآمد ہوا جس کے دو (۲) شاہ بال (شاہپر) تھے دست ادب، سینہ پر رکھے ہوئے آنحضرتؐ پر سلام کیا اور جمال پیغمبرؐ پر درود بھیجا.

شاہ ولایت نے جواب دیا پھر اس پریزاد نے عرض کیا: مولا! بہت دنوں سے آپ کی آمد کا انتظار تھا خدا کا شکر کہ میں اپنی دیرینہ مراد کو پہنچا آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا آپ سے التجا ہے کہ رسول خداؐ کی خدمت میں مجھ کو پہنچا دیں تا کہ آنحضرتؐ کی زیارت طلعتِ بامیمنت کا شرف حاصل کروں.

حضرت علی علیہ السلام آگے آگے اور وہ داہنی جانب روانہ ہوا آپ نے اس سے متعدد سوالات کئے وہ جوابات دیتا گیا تمام پیادہ اور سوار کافر لوگ یہ عجائب وغرائب دیکھ کر متحیر ومات پڑ گئے عنقا اپنی سواری پر خشک ہو گیا وزیر سے کہا دیکھا کیا کیا ہو گیا؟ اژدہا، علی علیہ السلام کے پاس پریزاد ہو گیا اب غلام کی طرح ان کے ساتھ جا رہا ہے! وزیر نے کہا: تو اب کیا ارادہ ہے، علی علیہ السلام کا مذہب اختیار کر دگے؟ عنقا نے کہا: مجھ کو تمھاری رائے نہیں معلوم لیکن بہر حال علی علیہ السلام سے معجزہ ظاہر ہوا ہے.

یہودی وزیر اور بعض منافقوں نے کہا: اے عنقا! محمد اور علی (علیہما الصلوٰۃ والسلام) علم سحر میں بے نظیر ہیں، تم اپنے دل میں باطل خیال نہ لاؤ.

خلاصہ یہ کہ جب وہ پریزاد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا تو سلام کے بعد قدموں پر گر گیا. آنحضرتؐ نے اس کا نام اور قصہ پوچھا تو اس نے اس طرح عرض کیا:

یارسول اللہ! میں پریوں کے بادشاہ کا بیٹا ہوں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں تھا میرا نام فیروز ہے ایک دن مصر سے آنحضرت کا بساط ہوا کے دوش پر خراسان کی طرف چلا یہاں پہنچ کر رک گیا حضرت سلیمان علیہ السلام ہَوا کو عتاب کرنا چاہتے تھے کہ اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آگئے عرض کیا:

ہَوا پر اعتراض نہ کیجئے کیوں کہ وہ حکم خدا سے رکی ہوئی ہے اس لئے کہ ایک ایسا وقت آنے والا ہے جب حضرت خاتم الانبیاء اور شاہ اولیاء یہاں پر وارد ہوں گے. جناب سلیمان علیہ السلام نے پوچھا: کون نبی اور کون ولی؟ جبرئیل علیہ السلام نے کہا: حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور علی مرتضیٰ علیہ السلام پھر سلیمان علیہ السلام نے پوچھا: کب یہاں آئیں گے؟ جبرئیل علیہ السلام نے بتایا: وہ بہت برسوں بعد مبعوث ہوں گے ان کے ساتھ ستر ہزار (۷۰۰۰۰)

افراد ہمرکاب ہوں گے.

حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سن کر شوق سے کہا: کاش کہ میں بھی ان کی امت کی ایک فرد ہوتا! پھر عاجزانہ طور پر قادر بے نیاز کی بارگاہ میں عرض کیا: پروردگارا! اِس بندہ کی تقصیر کو معاف کر دے کہ بلاوجہ ہَوا پر بگڑ گیا. خطاب ہوا:

اے سلیمانؑ! تمھاری تقصیر کو معاف کیا یہ جان لو کہ دنیا کو پیدا کرنے سے پانچ سو ہزار (۵۰۰۰۰۰) سال پہلے نور محمدی کی برکت سے ہوا کو قوت گویائی دی اور ہوا جانتی تھی کہ پیغمبرؐ اور ان کے وصی یہاں پر آئیں گے لہٰذا وہ بے ادبی نہ کر سکی کہ تمھارے بساط کو جلدی سے آگے بڑھا دے اسی لئے ٹھہر گئی.

حضرت سلیمان علیہ السلام بساط سے اترے اور خالق یگانہ کی بارگاہ میں دوگانہ بجالائے پھر نماز کے بعد طلب مغفرت کی اور عرض کیا: اے کریم پروردگار! مجھے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت سے محروم نہ فرما!

اس کے بعد میرے باپ جمہور شاہ سے فرمایا: اگر تم کو یہاں پر چھوڑ دیں تاکہ تم ہمارا اسلام حضرت محمد مصطفیٰ اور علی مرتضیٰ علیہما السلام کی خدمت میں پہنچا دو تو کیسا ہے؟ جمہور نے عرض کیا: میری ہزار جانیں پیغمبر آخر الزمانؐ پر فدا ہوں. حضرت سلیمان علیہ السلام نے میرے باپ کے ساتھ نوازش کی اور مجھ سے فرمایا: اے فرزند! جب حضرت رسالت اور شاہ ولایت کی خدمت میں پہنچنا تو میرا اسلام کہنا ان سے بتانا کہ مجھ کو آپ کی نبوت اور شاہ مردان کی ولایت کا اقرار ہے.

خلاصہ یہ کہ فیروز نے عرض کیا: اے نبیؐ خداؐ! مجھ کو اجازت دیں تاکہ چشم زدن میں اپنے کو کوہِ قاف تک پہنچا کر اپنے باپ کا پورا لشکر لے آؤں پھر عنقائے فارس کو اس کے تمام ہواداروں کے ساتھ تباہ و برباد کر دوں کیوں کہ اس نے آپ کی شان میں گستاخی کی ہے اس بدنہاد سے مجھ کو بہت دشمنی ہے.

حضرتؐ نے پوچھا: اس نے کیا کیا ہے؟ عرض کیا: یہ بدبخت، بے مروت چند سال پہلے اپنے نوکروں اور تابعداروں کے ساتھ اس چشمہ کے پاس آیا شراب خواری میں مشغول ہوا آپ کے ایلچی کو زاری و خواری کے ساتھ شہید کر دیا، آپ کا خط پھاڑ ڈالا میں بہت رنجیدہ خاطر ہوا بارگاہ الٰہی میں استغاثہ بلند کیا: خدایا! مجھ کو اتنی قوت و فرصت دے دے کہ یہ کافر لوگ اس چشمہ کے پاس نہ آسکیں، افعال قبیحہ و حرکات شنیعہ کا ارتکاب نہ کر سکیں اس وقت میں نے دیکھا کہ ایک نورانی مرد سبز پوش، ہاتھ میں سبز عصا لئے ہوئے ظاہر ہوئے مجھ سے پوچھا: جانتے ہو میں کون ہوں؟ اس کے بعد انھوں نے فرمایا:

عنقاء نے کہا: اے عامر! اگر فرصت ملی تو پہلے تمہارے بھائی کی گردن اڑاؤں گا پھر تمہاری. عامر نے اتمام حجت کے طور پر پھر ہدایت کی مگر قبول نہ کیا تو اس کے منھ پر ایک طمانچہ مارا اس کا سر قلم کر کے پیغمبر اکرمؐ کی سواری کے قدموں میں ڈال دیا. جب ان تیس (۳۰) ہزار کافروں نے یہ دیکھا تو سب نے ہتھیار رکھ دیئے، بت توڑ ڈالے اخلاص کے ساتھ اسلام قبول کیا یہودی وزیر اور اس کے ساتھ جو تین سو (۳۰۰) لوگ ایمان نہیں لائے تھے انھیں واصل جہنم کیا.

عامر اور یاسر نے خزائن و دفائن کی ساری کنجیاں سید اولیائے دین کے سپرد کیں. حضرتؐ نے وہ خزانے لشکر اسلام میں تقسیم کئے وہاں پر دس (۱۰) دن مزید قیام فرمایا عامر کو فارس کا بادشاہ معین کیا اور پھر اس نے اپنے بھائی یاسر کو اپنا جانشین بنایا اور خود حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ منورہ آ گیا. (تحفۃ المجالس: مقصد اوّل: ص ۵۳ تا ۵۹، معجزہ نمبر ۸۹)

معجزہ نمبر ۱۱

پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک بال بھی بیکا نہ ہونا

محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کافی میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اِنْ اَخَذَ اَبُوجَهْلٍ مِنْ رَاْسِیْ شَعْرَةً فَاعْلَمُوْا اَنِّیْ لَسْتُ بِنَبِیٍّ: اگر ابو جہل میرے سر کا ایک بال بھی بیکا کر دے تو سمجھ لینا کہ میں پیغمبر نہیں ہوں! (اثبات الہداۃ: ۱/۴۴۲، حدیث نمبر ۵۱)

معجزہ نمبر ۱۲

یارِ غار کو غار کے اندر اصحاب اور جعفر کو دورانِ سفر، دریا میں دکھانا، حضرت کو ساحر بتانا!

کافی میں حضرت امام ابو جعفر (باقر) علیہ السلام سے روایت ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غار کے اندر ابو بکر سے فرمایا: سکون واطمینان سے رہو کیونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے. اس وقت ابو بکر کانپ رہے تھے. رسولؐ نے یہ حالت دیکھ کر فرمایا: میرے اصحاب جو اپنی بزم میں ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھ کر حدیث بیان کر رہے ہیں اور جعفرؓ نیز ان کے ساتھی جو دریا کا سفر کر رہے ہیں انھیں دکھا دوں؟ ابو بکر نے عرض کیا: ہاں! پس رسولؐ نے اپنا دست مبارک ان کی آنکھوں پر پھیر دیا تو انصار کو حدیث بیان کرتے ہوئے اور جعفرؓ کو ان کے ساتھیوں کے ساتھ دریا میں سفر کرتے ہوئے دیکھا. اس وقت ابو بکر نے اپنے دل میں سوچا کہ نبیؐ، ساحر و جادوگر ہیں. یہ روایت صفار کی کتاب بصائر الدرجات میں بھی موجود ہے (اثبات: ۱/۴۴۳، حدیث نمبر ۵۴)

معجزہ نمبر ۱۳

گوشِ گوسفند پر نشان، قیامت تک اس کی اولاد کی پہچان

لوگ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک ضعیف وکمزور گوسفند لائے حضرتؐ نے اس کے کان کو انگلی سے دبایا ایک علامت بن گئی فرمایا: اس گوسفند کی حفاظت کرو کیونکہ قیامت تک اس کی پیدا ہونے والی تمام اولاد کے اندر یہ علامت ظاہر ہوتی رہے گی! (اثبات: ۱/۴۶۵، بحوالہ قرب الاسناد: عبداللہؒ بن جعفر حمیری، حدیث نمبر ۷۰)

شیخ حر عاملیؒ نے فرمایا: یہ حدیث بہت طولانی ہے اور اس میں بہت سے معجزات ہیں.

معجزہ نمبر ۱۴

ام جمیل، زوجۂ ابولہب کی سورۂ تبّتْ میں ملامت کے بعد جسارت

جب سورۂ تبّت میں ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل کی ملامت ہوئی تو وہ رسولؐ کے پاس آئی ابوبکر حضرت کے ساتھ تھے انھوں نے عرض کیا: ام جمیل غصہ ہوکر آپ کے پاس آرہی ہے آپ کو پتھر سے مارنا چاہتی ہے!

فرمایا: ''وہ مجھے نہیں دیکھ سکے گی.'' چنانچہ وہ آئی اور ابوبکر سے پوچھا: تمہارے دوست کہاں ہیں؟ کہا: جہاں خدا چاہتا ہے. ام جمیل نے کہا: میں ان کی تلاش میں نکلی ہوں اگر دیکھ لوں تو یہ پتھر ان کے اوپر گرادوں گی کیونکہ میری ہجو کی ہے لات وعزیٰ کی قسم! میں خود شاعرہ ہوں. ابوبکر نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! آپ کو نہیں دیکھا؟! فرمایا: نہیں! خدا نے میرے اور اس کے درمیان ایک پردہ قائم کردیا تھا. (اثبات: ۱/۴۷۵، بحوالہ قرب الاسناد، حدیث نمبر ۷۰)

معجزہ نمبر ۱۵

معاویہ وعبداللہ بن سعید بن ابی سرح کا عمداً غلط قرآن لکھنا، جبرئیل کی اصلاح

شیخ صدوقؒ بن بابویہؒ نے کتاب معانی الاخبار میں فرمایا: معاویہ لکھنے (اور نفاق) میں عبداللہ بن ابی سرح کے مانند تھا یہ دونوں پیغمبرؐ کے لئے وحی لکھتے تھے یہ تو وہی ہے جو کہتا تھا: خدا نے جو نازل کیا ہے میں عنقریب ویسی ہی کتاب نازل کروں گا!

جب حضرت پیغمبرؐ اس سے لکھواتے تھے: وَ اللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تو وہ وَ اللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ لکھتا تھا اسی طرح وَ اللّٰہُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ لکھواتے تھے تو وہ وَ اللّٰہُ عَلِیْمٌ حَکِیْمٌ لکھتا تھا پیغمبر اکرمؐ فرماتے تھے: جو بات لکھی جارہی ہے وہ وحی کے بالکل مطابق ہے. حضرتؐ نے یہ بھی فرمایا: عبداللہ جو لکھنا چاہتا ہے وہ نہیں لکھ پاتا. کیونکہ حضرتؐ جو بولتے تھے وہ خود بخود لکھ جاتا تھا فرمایا: تم بدلو یا نہ بدلو وہ ایک سے زیادہ نہیں ہے اور وحی کے بالکل مطابق ہے.

جبرئیل علیہ السلام اصلاح کر دیتے تھے. یہ حضرتؐ کا معجزہ ہے. (اثبات: ۵۰۳/۱، حدیث نمبر ۱۱۵)

معجزہ نمبر ۱۶

چار سو (۴۰۰) درخت خرما کے ذریعہ سلمان فارسیؓ کی خریداری، جناب سلمانؓ کا اسلام وایمان لانا

صدوقؒ ابن بابویہؒ نے کتاب کمال الدین وتمام النعمہ میں روایت کی ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا: چند افراد نے مل کر سلمانؓ کو قتل کرنا چاہا کیوں کہ وہ ان کے ساتھ مردار کا گوشت اور شراب پینے میں شریک نہیں ہوئے تھے ان سے کہا: مجھ کو قتل نہ کرو میں اقرار کرتا ہوں کہ تمھارا زرخرید غلام ہو جاؤں.

انھوں نے ایک یہودی کے ہاتھ سلمانؓ کو فروخت کر دیا اس نے ایک عورت کے ہاتھ بیچ دیا اس کے بعد سلمانؓ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا، معجزات کا مشاہدہ کیا ان کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا.

سلمانؓ کا بیان ہے کہ میں حضرتؐ کے قدموں پر گر کر بوسہ دینے لگا مجھ سے فرمایا: اے روز بہ! جا کر اس عورت سے کہو کہ محمد بن عبداللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تم سے پوچھتے ہیں کہ یہ غلام ہم کو فروخت کرو گی؟ عورت نے سلمانؓ سے کہا: جا کر کہہ دو کہ آپ کو اس شرط پر فروخت کروں گی کہ چار سو (۴۰۰) درختِ خرما اُگیں ان میں دوسو (۲۰۰) درختوں کے خرمے زرد اور بقیہ دوسو (۲۰۰) سرخ ہوں.

سلمانؓ نے آکر حضرت کو خبر دی. فرمایا: یہ بات بہت آسان ہے. اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اٹھو! ان ہستوں کو جمع کرو. اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام سے لیکر زمین کے اندر بو دیا پھر حضرت علی علیہ السلام کو آبیاری کا حکم دیا ابھی آخری ہستہ تک پانی نہیں پہنچا تھا کہ درخت نکل آئے اور ایک دوسرے سے مل گئے.

سلمانؓ سے فرمایا: اس عورت سے کہو: اپنی مطالبہ کی ہوئی قیمت ہم سے لے لو اور ہم نے جو مطالبہ کیا وہ ہم کو دے دو! سلمانؓ نے کہا تو اس نے قسم کھلائی کہ میں تم کو چار سو (۴۰۰) ایسے درختِ خرما جن کے سارے خرمے پیلے ہوں لے کر فروخت کروں گی.

حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے درختوں پر اپنا پر مارا تمام خرمے زرد ہو گئے. پھر حضرتؐ نے مجھ سے فرمایا: جا کر کہہ دو کہ درختِ خرما لے لو اور اپنا غلام ہمیں دے دو. اس طرح سے اس عورت نے رسولؐ کے ہاتھوں سلمانؓ کو فروخت کر دیا. (اثبات: ۵۰۶/۱ تا ۵۰۷، حدیث نمبر ۱۲۰)

سلمانؓ کا بیان ہے کہ میں شیراز کا دہقانزادہ اور اپنے والدین کے نزدیک بڑا عزیز تھا ایک مرتبہ میں عید

کے موقع پر اپنے والدین کے ساتھ جا رہا تھا راستہ میں ایک دَیر سے فریاد بلند ہوئی: میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی خدا نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حبیبُ اللہ ہیں.

پس حضرتؐ کا نام سنتے ہی ان سے بہت محبت ہوگئی اور ان کی محبت میرے خون اور گوشت میں سرایت کرگئی جب گھر واپس آیا تو چھت میں لٹکا ہوا ایک نامہ دیکھا ماں سے پوچھا:

یہ کیا ہے؟ کہا: عید واجتماع کی واپسی پر یہاں اس کو دیکھا تم اس کے قریب نہ جانا ورنہ تمھارے باپ قتل کردیں گے.

میں اپنی ماں سے بحث اور جھگڑا کرنے لگا پھر تاریکی چھا گئی (ایک تو حط لینے کا ماں سے جھگڑا تھا اور دوسرے چونکہ اس دن سورج کو سجدہ نہیں کیا تھا اس لئے ان کی ماں ناراض تھیں) میرے والدین سو گئے میں نے اٹھ کر وہ خط لے لیا اس میں لکھا تھا: "بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم، خدا کا حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ یہ عہدو پیمان ہے کہ ان کی اولاد میں "محمّد" (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نام کا ایک پیغمبر پیدا کرے گا جو مکارم اخلاق کا حکم دے گا اور بت پرستی سے روکے گا اے روزبہ! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی کے پاس جاؤ ان پر ایمان لاؤ اور مجوسیّت کو ترک کردو!"

میں اس دیر کی طرف چلا یہ گواہی دے رہا تھا کہ خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حبیبُ اللہ ہیں. وہ دیر نشین اوپر سے میری طرف متوجہ ہوا پوچھا: تم روزبہ ہو؟ کہا: ہاں! پھر اس نے مجھ کو اوپر بلایا میں نے پورے دو سال اس کی خدمت کی ایک مرتبہ مجھ سے کہا: میں عنقریب مرنے والا ہوں. میں نے کہا: اپنے بعد مجھ کو کس کے سپرد کرو گے؟ کہا: اس دنیا میں کوئی میرا اہم عقیدہ نہیں ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ علیہ السلام کی عنقریب ولادت ہونے والی ہے ان سے ملاقات ہو تو میرا اسلام کہنا اور یہ تحریر ان کو دے دینا.

اسی حدیث میں ہے کہ روزبہ نے پیغمبر اکرمؐ کو دیکھا کہ بادل ان کے سر مبارک پر سایہ فگن ہے اور چند دیگر معجزات بھی دیکھے پیغمبرؐ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا.

طبرسیؒ نے اعلام الوریٰ میں کمال الدین سے یہ روایت نقل کی ہے اور فتالؒ نے بغیر سند کے روضۃ الواعظین میں اس کو ذکر کیا ہے. (اثبات: ۱/۳۳۷ تا ۳۳۹، حدیث نمبر ۴۱، "فی النصوص علیٰ نبینا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)"

معجزہ نمبر ۱۷

منافقین ودشمنانِ حضرت علی علیہ السلام کو کُتّے کا کاٹنا، اہل خانہ کا مسلمان ہونا

کتاب روضہ میں ابن بابویہؒ نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ دو (۲) آدمیوں نے آکر پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شکایت کی کہ فلاں ذمّی کے کتّے نے ہم کو کاٹ لیا ہے۔

آنحضرتؐ اُس کے پاس آئے فرمایا: اِنَّ کَلْبَکَ عَقُوْرٌ: تمہارے کتے نے کاٹا ہے، اس کو نکالو ہم مار ڈالیں۔
وہ فوراً گیا کتا لے کر حضرتؐ کے پاس آیا کتے نے حضرتؐ کو دیکھ کر فصیح زبان میں عرض کیا: اے رسول خداؐ! آپ پر درود ہو آپ کیوں یہاں آئے ہیں؟ کیوں مجھے قتل کریں گے؟

فرمایا: تم نے فلاں فلاں کا کپڑا اپھاڑا ہے۔ کتے نے عرض کیا: وہ منافق وناصبی ہیں آپ کے بھائی حضرت علی علیہ السلام سے دشمنی کرتے ہیں (الحدیث)۔

اسی کتے کی دوسری بات بھی مذکور ہے اور اس حدیث میں منقول ہے کہ اس معجزہ کو دیکھ کر کتے کا مالک اور اس کے تمام گھر والے مسلمان ہو گئے۔ (اثبات: ۵۲۴/۱، حدیث نمبر ۱۴۶)

نیز اثبات میں ہے: کپڑا اپھاڑ کر زخمی بھی کیا اور دونوں کو نماز جماعت سے بھی محروم کیا، نبیؐ نے کتے کو اپنے پاس بلایا اس نے عداوت کی شہادت دی تو چھوڑ دیا۔ (اثبات: ۱۶۹/۲، حدیث نمبر ۶۲۸، بحوالہ عیون المعجزات: سید مرتضیٰؒ)

مؤلف: کسی کے اسلام لانے کا کوئی تذکرہ نہیں ہے چوں کہ صاحب اثبات الہداۃ نے خلاصہ بیان کیا ہے لہٰذا اسلام لانے کی بات تفصیل میں ہوگی۔ یہ حدیث کتاب ریاض الحکایات میں بھی موجود ہے۔

معجزہ نمبر ۱۸

شب معراج وتفصیل بیت المقدس، طلوع آفتاب کے وقت ورود قافلہ کی خبر، ایک ماہ اور پچاس ہزار سال کی مسافت

کتاب خصال میں صدوقؒ بن بابویہؒ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج ہوئی تو صبح کے وقت قریش سے فرمایا:

خداوند عالم نے مجھ کو بیت المقدس کی سیر کرائی اور انبیائے کرام کے آثار دکھائے ہیں، فلاں مقام پر ایک قافلہ کے پاس سے میرا گزر ہوا جن کا ایک اونٹ گم ہو گیا تھا میں نے ان کا پانی پیا اور بقیہ پھینک دیا۔

ابوجہل نے لوگوں کو بھڑکاتے ہوئے کہا: تم لوگوں کو ایک اچھا موقع مل گیا ذرا ان سے پوچھو کہ وہاں کتنے ستون اور کتنی قندیلیں تھیں؟ ان لوگوں نے عرض کیا: یا محمدؐ! یہاں پر وہ افراد ہیں جو بیت المقدس گئے اور اسے دیکھے

ہیں ذرا آپ اس کے ستون، قندلیں اور محراب کی تفصیل بیان کیجئے۔

فوراً جبرئیل علیہ السلام نے آکر بیت المقدس کا پورا نقشہ حضرت کے سامنے پیش کر دیا تو سارے سوالوں کے جوابات دینا شروع کر دیئے۔ انھوں نے کہا: جب قافلہ آئے گا تو ہم اس سے آپ کی بتائی ہوئی باتیں ضرور پوچھیں گے۔ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس کی تصدیق یہ ہے کہ وہ قافلہ، طلوع آفتاب کے وقت تمھارے لئے ظاہر ہوگا، ان کے آگے ایک خاکستری رنگ کا اونٹ ہوگا۔

جب صبح ہوئی تو عقبہ وگردنہ (دو پہاڑوں کے درمیان کا راستہ، پہاڑ یا پہاڑیوں کے درمیان خشکی کا قطعہ۔ (فیروز اللغات) گھاٹی، درّہ، پہاڑ کے اوپر دشوار راستہ، گردنہ: پہاڑ کے اندر سخت اور پُر پیچ وخم راستہ) سے آکر دیکھنے لگے اور کہنے لگے: ابھی سورج نکلنے والا ہے پس جیسے ہی سورج نکلا قافلہ دکھائی دینے لگا اس کے آگے خاکستری اونٹ بھی تھا بہر حال انھوں نے اہل قافلہ سے رسول خداؐ کی بات پوچھی۔ سب نے تصدیق کر دی کہ خبر بالکل صحیح ہے ہمارا اونٹ فلاں جگہ گم ہو گیا تھا ہم پانی رکھے ہوئے تھے صبح کے وقت پانی بہہ گیا تھا۔ افسوس کہ یہ معجزہ بھی ان کے لئے سرکشی کے علاوہ کچھ اور اضافہ نہ کر سکا۔ (اثبات: ۱/۵۳۶، ۵۳۷، حدیث نمبر ۱۶۴)

طبرسیؒ نے اپنی دونوں کتابوں مجمع البیان اور اعلام الہدیٰ میں فرمایا: ان کے رَحل (پالانِ شتر، اسباب سفر) میں پانی سے بھرا ہوا ایک پیالہ تھا آپؐ نے پی کر ویسے ہی ڈھنک دیا، حضورؐ نے فرمایا: وادیٔ نعمان میں تمھارے اہل قافلہ سے ملاقات ہوئی جن کے آگے خاکستری اونٹ تھا اس پر دو جوال (کیسۂ بزرگ برائے حمل بار) تھے۔ ان میں سے جیسے ہی ایک نے کہا: بخدا سورج نکل گیا۔ بلا فاصلہ دوسرے نے کہا: بخدا وہ دیکھو! اونٹ بھی دکھائی دینے لگا... (اثبات: ۲/۶۷ تا ۶۹، ح ۳۹۲)

احتجاج طبرسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ مسجد الحرام سے مسجد الاقصیٰ تک ایک ماہ کا راستہ اور ملکوت آسمان میں پچاس ہزار سال کا راستہ، شب معراج پیغمبرؐ نے ایک سوم شب سے بھی کم مدت میں طے کر لیا تھا اور ساق عرش تک پہنچ گئے تھے، الحدیث۔ (اثبات: ۲/۴۳، حدیث نمبر ۳۴۵)

مؤلف: اس (آخر الذکر منقول از احتجاج) معجزہ کو صاحبِ اثبات الھداۃ نے ایک علیٰحدہ مستقل معجزہ کے عنوان سے نقل کیا اور حق بھی یہی ہے لیکن ہم نے صرف مناسبت اور اختصار کے پیش نظر یہاں پر نقل کیا اور ایسا بہت سے مقامات پر ملے گا۔

معجزہ نمبر ۱۹

بغیر تعلیم حاصل کئے تمام زبانوں میں لکھنا اور پڑھنا

صفارؒ، صدوقؒ اور دوسرے علماء نے روایت کی ہے کہ: اِنَّ النَّبِیَّ کَانَ یَقْرَءُ وَ یَکْتُبُ بِکُلِّ لِسَانٍ وَّ لَمْ یُعَلِّمْہُ اَحَدٌ مِنَ النَّاسِ : جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سے تعلیم حاصل کئے بغیر تمام زبانوں میں لکھتے اور پڑھتے تھے. (اثبات: ۱/۵۹۸، حدیث نمبر ۲۶۴)

معجزہ نمبر ۲۰

حضرت علی علیہ السلام کو ایک پہاڑ سے دوسرے پہاڑ پر ہاتھ پکڑ کر بلانا، پہاڑ میں حرکت

صفارؒ نے بصائر الدرجات میں حضرت امام ابو جعفر (باقر) علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب پیغمبرؐ پہاڑ کے اوپر گئے تو حضرت علی علیہ السلام ان کی تلاش میں آئے تاکہ مشرکین ان کو کسی طرح گزند نہ پہنچا سکیں اس وقت رسول خداؐ کوہِ حرا پر اور حضرت علی علیہ السلام کوہ ثبیر (مکہ کے باہر ایک پہاڑ) پر تھے. پیغمبرؐ نے ان کو دیکھ کر فرمایا: علیؑ! تم یہاں کیسے؟

عرض کیا: یارسول اللہؐ! میرے والدین آپ پر فدا ہو جائیں میں نے سوچا کہیں مشرکین آپ کو گزند نہ پہنچا دیں اس لئے آپ کی تلاش میں نکل آیا.

پیغمبرؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: علیؑ! ہاتھ مجھے دے دو. اس وقت پہاڑ میں حرکت پیدا ہوئی اور ایک پہاڑ نے دوسرے پہاڑ پر پہنچا دیا پھر وہ پہاڑ اپنی جگہ آ گیا. (اثبات: ۱/۶۰۲، حدیث نمبر ۲۷۴)

معجزہ نمبر ۲۱

قریش کے لئے درخت کا متحرک ہونا، دو نصف ہو کر پھر آپس میں جُڑ جانا

سید رضی محمدؒ بن حسینؒ موسوی نے نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ قریش کا ایک گروہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں آیا میں بھی حاضر تھا اس نے عرض کیا:

یا محمدؐ! آپؐ نے اتنا بڑا دعویٰ کیا ہے کہ آپ کے آباء و اجداد اور اہل خانہ نے ویسا دعویٰ نہیں کیا ہم جو کچھ بھی کہیں اگر آپؐ انجام دے دیں تو آپ کو پیغمبر تسلیم کر لیں گے ورنہ کاذب و ساحر مانیں گے.

حضورؐ نے ان سے پوچھا: کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا: اس درخت کو جڑ سے اکھاڑ کر اپنے آگے بلایئے. حضرتؐ نے فرمایا: خدا ہر چیز پر قادر ہے اگر وہ یہ کر دے تو تم لوگ ایمان لاؤ گے؟ حق کی گواہی دو گے؟ عرض کیا: ہاں!

فرمایا: تو ٹھیک ہے ابھی انجام دیتا ہوں حالانکہ میں جانتا ہوں کے تمھارے اندر تبدیلی نہیں آئے گی، تم میں کچھ وہ لوگ ہیں جو چاہ (چاہ بدر) میں ڈالے جائیں گے اور وہ لوگ بھی ہیں جو لوگوں کو گروہ گروہ کر کے جمع کریں گے .(جنگ احزاب چھیڑیں گے)

اس کے بعد فرمایا: اے درخت! اگر خدا و قیامت پر ایمان ہے اور مجھ کو اس کا رسول جانتے ہو تو جڑ کے ساتھ اکھڑ کر آجاؤ! حکم خدا سے میرے سامنے کھڑے ہو جاؤ!

اس خدا کی قسم! جس نے ان کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا فوراً درخت جڑ کے ساتھ آ گیا اس میں ایک شدید آواز (مثل رعد) پرندوں کے بازو کی سی تھی وہ آ کر رسولؐ کے آگے ٹھہر گیا اس کی ڈالیاں پھیلی ہوئی تھیں، اوپری ڈال جناب رسول خداؐ پر تھی اور بعض ڈالیاں میرے شانوں پر تھیں میں پیغمبرؐ کے داہنی جانب تھا مشرکین نے یہ دیکھ کر تکبر سے کہا: اس درخت کو حکم دیں کہ نصف آپ کے پاس آئے دوسرا نصف اپنی جگہ رہے.

حضرتؐ نے اس کو حکم دیا تو آدھا حضرتؐ کی جانب بڑھا جس پر بہت تعجب تھا اس کی آواز بلند تھی رسولؐ سے لپٹنے کے قریب تھا. یہ معجزہ دیکھنے کے بعد بھی انھوں نے کفر و سرکشی کے باعث کہا: اس نصف درخت کو حکم دیں کہ پھر دوسرے نصف سے جڑ جائے وہ حکم رسولؐ سے جڑ گیا. میں نے کہا: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰه سب سے پہلے میں آپ پر ایمان لایا اور اس پر ایمان لایا کہ یہ درخت، حکم خدا سے چلا، نصف ہوا پھر جڑ گیا آپ کی نبوت کی تصدیق اور آپ کی بات کی تعظیم کی تمام اہل قریش نے کہا: یہ ساحر و کذاب ہیں ان کا جادو عجیب و سریع ہے اس جوان (حضرت علی علیہ السلام) کے علاوہ کوئی آپ کی نبوت کی تصدیق نہیں کرے گا. (اثبات: ۹/۲، ۱۰، حدیث نمبر ۳۰۶)

معجزہ نمبر ۲۲

ابوجہل و دیگر اہل قریش کو پاک اولاد (عکرمہ) کے ذریعہ عذاب سے مہلت، آسمانی آتشی عذاب و نور پاک، پشت پر نشانِ ضرب ملائکہ:

کتاب احتجاج میں شیخ ابو منصور احمدؒ بن ابو طالب طبرسیؒ نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ ابوجہل نے پیغمبرؐ سے کہا: اے محمدؐ! آپ کہتے ہیں کہ قوم موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کھلم کھلا خدا کو دیکھنے کی درخواست کی تو بجلی نے ان لوگوں کو جلا دیا اگر آپ پیغمبر ہیں تو چاہئے کہ بجلی ہم کو بھی جلا دے کیوں کہ ہم ان لوگوں سے بڑھ چڑھ کر یہ کہہ رہے ہیں: جب تک ہم خدا اور فرشتوں کو گروہ گروہ نزدیک سے نہ دیکھ لیں ایمان نہیں لائیں گے.

فرمایا: خدانے یہ عذاب تم سے دور کیا ہے کیونکہ تمھارے صلب سے عنقریب عکرمہ جیسی پاک اولاد پیدا ہونے والی ہے، عکرمہ مسلمانوں کا متولی ہوگا. اسی طرح سے بقیہ قریش کو بھی خدانے نجات ومہلت دی ہے کیونکہ بعض لوگ عنقریب مجھ پر ایمان لائیں گے، سعادت مند ہوں گے خدا اس سعادت کے سلسلہ میں بخیل نہیں ہے اگر خود ایمان نہ لائیں تو ان کی اولاد ایمان لائے گی.

اس کے بعد فرمایا: آسمان کی طرف دیکھو! ابوجہل نے دیکھا آسمان کے دروازے کھل گئے ان کے اوپر آگ آرہی ہے اپنے شانوں پر اس کی گرمی محسوس کی سب لوگ ڈر گئے. فرمایا: یہ تم لوگوں کی عزت کے لئے ہے باعث ہلاکت نہیں. پھر ان لوگوں نے آسمان کی طرف دیکھا تو ان کی پشتوں سے نور خارج ہوا اس نے آگ کو آسمان پر لوٹا دیا فرمایا: یہ تم میں سے ان لوگوں اور تمھاری آنے والی ان پاک اولا کے نور ہیں جو عنقریب مجھ پر ایمان لائے گی اور خوش بخت ہوگی. (اثبات: ۲/۱۰۱تا ص ۱۲، انتہیٰ ملخصاً، حدیث نمبر ۳۰۷)

مجمع البیان میں ہے کہ ایک شخص نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: میں نے ابوجہل کی پشت پر بند کفش جیسا نشان دیکھا ہے. فرمایا: فرشتوں نے اسے مارا ہے. (اثبات: ۲/۶۰، حدیث نمبر ۳۷۷)

معجزہ نمبر ۲۳

جنگ بدر کی پیشین گوئی قبل از جنگ چاہ بدر تک پہنچانا، پورا واقعہ لکھ کر ملائکہ کا تقسیم کرنا متعدد معجزات

احتجاج طبرسیؒ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب ابوجہل نے دھمکی کے ساتھ حضرتؐ کو خط لکھا تو آنحضرتؐ نے سفیر سے فرمایا: ابوجہل مجھ کو ناپسند چیزوں اور ہلاکت کی دھمکی دیتا ہے خدانے مجھ سے نصرت کا وعدہ کیا ہے میں خدا کی بات قبول کروں گا ہمارے اور تمھارے درمیان انتیس (۲۹) دنوں میں جنگ چھڑ جائے گی خدا میرے سب سے کمزور صحابی کے ہاتھوں تم کو قتل کر دے گا عنقریب تم (ابوجہل) عتبہ وشیبہ فلاں فلاں اور بعض قریش، چاہ بدر میں قتل کے بعد ڈال دیئے جاؤ گے، ہم تمھارے ستر (۷۰) فوجیوں کو قتل اور ستر (۷۰) کو اسیر کریں گے.

اس کے بعد تمام مومنین، یہود اور تمام لوگوں کو جو حاضر تھے پکار کر فرمایا: کیا تم لوگ ان لوگوں کے زمین پر گرنے کی جگہ دیکھو گے؟ آؤ بدر کی جانب چلیں کیونکہ وہیں لڑائی ہوگی میں ہر ایک کے گرنے کی جگہ پیر رکھ کر بتادوں پھر جنگ بعد تم لوگ بغیر کسی کمی وزیادتی، تبدیلی، تقدم وتاخر کے خود مشاہدہ کرلو گے.

حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی بھی دیکھنے پر راضی نہیں ہوا کیوں کہ لوگوں نے سواری وسامان سفر اور دوری کا

بہانہ کیا یہودی بھی پیچھے ہٹ گئے. حضرتؐ نے فرمایا: چاہ بدر تک جانے میں کوئی مشکل نہیں میں ایک قدم اٹھاؤں گا دوسرے قدم میں وہاں حاضر وموجود! مومنوں نے تصدیق اور منافقوں نے تکذیب کی بہرحال ایک قدم لوگوں نے اٹھایا خدا نے زمین کو سمیٹا دوسرے قدم میں چاہ بدر کے پاس پہنچ گئے یہ دیکھ کر حیرت میں رہ گئے!

حضرتؐ آگے بڑھے فرمایا: کنویں کو نشانی بناؤ یہاں سے چند ہاتھ ناپ لو! پھر ناپنے کے بعد فرمایا: یہاں ابوجہل گرے گا اور اس کو فلاں انصاری، مجروح کرے گا اور پھر عبداللہ بن مسعود اس کو قتل کریں گے.

اس کے بعد کنویں سے چند ہاتھ نپواتے گئے اور بتاتے گئے کہ یہاں عتبہ یہاں شیبہ، یہاں ولید زمین پر گریں گے پھر ستر (۷۰) قتل ہونے والوں اور اسیروں کے نام ولدیت کے ساتھ بتا دیئے اور غلاموں کے نام ان کے مالکوں کے ساتھ بیان فرمادیئے اور ارشاد فرمایا: جو کچھ بتایا آگاہ ہو گئے؟ لوگوں نے کہا: ہاں!

فرمایا: یہ جنگ اٹھائیس (۲۸) دنوں کے بعد انتیسویں دن ہوگی خدا کا حتمی وعدہ ہے. نیز فرمایا: اے مسلمانو! اور اے یہودیو! جو کچھ سنا ہے لکھ لو! عرض کیا: ہم نے سن کر یاد کر لیا فراموش نہیں کریں گے. فرمایا: اَلْكِتَابَةُ اَذْكَرُ لَكُمْ: لکھنے کے بعد اچھی طرح یاد رکھو گے. عرض کیا: یارسول اللہؐ! دوات وشانہ (شانہ گوسفند جس پر لکھتے تھے) کہاں ہے؟ فرمایا: فرشتوں کے پاس موجود ہیں.

اس کے بعد فرمایا: اے میرے پروردگار کے فرشتو! جو کچھ سنا اسے شانوں پر لکھ لو اور ہر ایک کی آستین میں ایک ایک شانہ ڈال دو! پھر مسلمانوں سے فرمایا: ذرا اپنی اپنی آستینوں سے نکال کر پڑھو! جب ہر ایک نے نکال کر پڑھا تو رسولؐ کی بیان کی ہوئی ساری باتیں مِن وعَن ان پر لکھی ہوئی تھیں.

فرمایا: اپنی اپنی آستینوں میں چھپا لو تاکہ تمھارے لئے حجت اور عزت وشرف کا باعث ہو اور تمھارے دشمنوں پر بھی حجت ہو.

اس واقعہ کے بعد وہ نوشتے ان کے پاس تھے جنگ بدر ہوئی تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بتائی ہوئی باتیں بعینہ واقع ہوئیں فرشتوں کی تحریر سے واقعہ کا مقابلہ کیا تو ذرا بھی پس وپیش اور کم وبیش نہ تھا. (اثبات: ۱۵/۲ تا ۱۸، حدیث نمبر ۳۰۹، ملخصاً)

معجزہ نمبر ۲۴

جنگ تبوک میں قتل علی علیہ السلام کی ناکام کوشش، حذیفہؓ کا پہاڑ کے اندر بیٹھنا، منافقین کو دیکھنا، پرندہ بننا

احتجاج طبرسیؒ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ تبوک

کے لئے نکلے تو حضرت علی علیہ السلام بھی ان کے ساتھ تھے پھر حضرت علی علیہ السلام مدینہ لوٹے تو منافقین نے قتل امام علی علیہ السلام کا پروگرام بنا رکھا تھا... جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس گردنہ (پہاڑی دشوار راستہ) کے پاس پہنچے جہاں پر قتل کا پروگرام تھا وہاں اتر گئے لوگوں کو جمع کر کے فرمایا:

جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ قتل علی علیہ السلام کے لئے پروگرام بنا ہے (راستہ میں گڈھا کھود کر اوپر سے چھپا دیا تھا تاکہ مدینہ سے واپسی کے وقت اس میں گر جائیں) خدا نے حضرت علی علیہ السلام کو اس بلا سے نجات دی کیونکہ زمین سخت ہو گئی اور حضرت علی علیہ السلام ساتھیوں کو لے کر گزر گئے پھر حضرت علی علیہ السلام وہاں پلٹ کر آئے گڈھے کا منھ کھول دیا خدا نے اسے اس کی پہلی حالت میں تبدیل کر دیا لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا: یہ بات رسولؐ کے پاس لکھ دیں فرمایا: جبرئیل علیہ السلام اس سے پہلے ہی خبر دے دیں گے۔

آنحضرتؐ نے حذیفہ کو حکم دیا کہ گردنہ کے نیچے بیٹھ کر جو لوگ ادھر سے گزریں سب کی خبر رسولؐ کو دیں۔ انھوں نے عرض کیا: میں شریروں سے خوف زدہ ہوں فرمایا: جب گردنہ کے نیچے پہنچنا تو سب سے بڑے پتھر سے کہنا: رسول خداؐ کا حکم ہے کہ شگافتہ ہو جاؤ تاکہ میں تمھارے اندر چھپ جاؤں اس کے بعد حضرتؐ کا حکم ہے کہ تمھارے اندر ایک سوراخ باقی رہے تاکہ اس سے گزرنے والوں کو دیکھ سکوں اور سوراخ سے جان کی حفاظت کے لئے ہوا بھی آتی رہے یہ پیغام پتھر سے کہو گے تو وہ اپنے اندر تم کو جگہ دے دے گا۔

چنانچہ حذیفہؓ پہاڑ کے اندر گئے وہ چوبیس (۲۴) منافقین اونٹوں پر سوار ہو کر آئے ان کے آگے آگے پیادہ افراد تھے وہ سب آپس میں کہہ رہے تھے یہاں پر جو بھی ملے اسے قتل کر دو تاکہ ہماری خبر رسولؐ کو نہ دے سکے اور ہم کامیاب ہو سکیں۔

حذیفہؓ نے ان کی یہ ساری باتیں سنیں پھر وہ لوگ پراگندہ ہو گئے پہاڑ پر اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ پتھر نے حذیفہؓ سے کہا: ابھی ابھی جا کر دیکھی اور سنی ہوئی باتیں رسولؐ سے بتا دو! کہا: کیسے باہر نکلوں؟ یہ لوگ مجھے دیکھ لیں گے اور اپنی جان کے خوف سے مجھے قتل کر ڈالیں گے۔ پتھر نے کہا: جس خدا نے میرے اندر تمھاری جگہ اور سوراخ بنایا ہے وہی دشمنوں سے بچا کر تم کو رسولؐ کے پاس بھی پہنچا دے گا۔

حذیفہؓ اپنی جگہ سے کود پڑے قدرت خدا سے پتھر میں شگاف ہوا خدا نے ان کو ایک پرندہ بنا دیا فضا میں اڑتے اڑتے رسولؐ کے سامنے آئے اور پہنچ کر اپنی شکل میں تبدیل ہو گئے تفصیل بیان کی۔ رسولؐ، ناقہ پر سوار ہوئے حذیفہؓ اور سلمانؓ میں سے ایک نے مہار تھامی دوسرے نے پیچھے سے ناقہ کو ہانکنا شروع کر دیا عمارؓ بھی ناقہ کے پاس

تھے ادھر منافقین اونٹوں پر اور پیادہ منافقین راستوں کے کنارے اور موڑ پر بکھرے ہوئے تھے جب پیغمبرؐ اوپر کی طرف جانے لگے تو جو منافقین گردنہ کے اوپر تھے انھوں نے کدو (یا روغن کے خالی ظروف جو کدو کے مانند ہوں، عربی میں دِباب، جمع دبہ: دُبّہ) کے اندر پتھر بھر کر اوپر سے گرانا شروع کر دیا تا کہ ناقۂ رسول اکرمؐ کو بھڑکا دیں وہ حضرتؐ کو ایسے گڈھے میں گرا دے جس کی دوری و گہرائی کو دیکھ کر ہر شخص ڈر جائے. چنانچہ جب وہ کدو لڑھکتے ہوئے ناقہ کے پاس آئے تو خدا نے ان کو بہت زیادہ بلند ہونے کا حکم دیا وہ ناقہ سے گزر کر گڈھے میں جا کر گر گئے ناقہ کو ذرا بھی ان کے لڑھکنے کا شور و غل محسوس نہ ہوا.

اس کے بعد رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمارؓ سے فرمایا: اس پہاڑ کے اوپر چڑھ کر اپنے اس عصا سے ان کے اونٹوں کے منہ پر مارو اور انھیں گرا دو! عمارؓ نے عمل کیا تو ان کے اونٹ بھڑک گئے اور بعض گر گئے. (اثبات: ۲۳/۲ تا ۲۶، حدیث نمبر ۳۱۳، ملخصاً)

معجزہ نمبر ۲۵

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں جانب نور ہی نور

شیخ ابو علی فضل بن حسن طبرسیؒ نے تفسیر مجمع البیان میں حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جہاں بیٹھتے تھے ان کے داہنی اور بائیں جانب سے نور ساطع ہوتا تھا تمام لوگ اس کو دیکھتے تھے. (اثبات: ۴۰/۲، حدیث نمبر ۳۳۹)

معجزہ نمبر ۲۶

جنگ حنین میں چودہ قد گہری وادی سے پورے لشکر کو گھوڑوں اور اونٹوں سمیت گزار دینا کسی کا ذرا بھی تر نہ ہونا

احتجاج طبرسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین کے لئے نکلے ایک وادی میں پہنچے اس میں پانی بہہ رہا تھا ہم نے جو ناپا تو چودہ (۱۴) قد کے برابر اس کی گہرائی تھی ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہمارے پیچھے دشمن اور آگے گہری وادی ہے جب کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے ان سے عرض کیا تھا: اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ: ہم ضرور پکڑ لئے جائیں گے. (شعراء: ۶۱/۲۶)

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سواری سے اتر کر فرمایا: خدایا! تو نے ہر نبی کو معجزہ عطا کیا پس اپنی قدرت مجھے بھی دکھا دے! آن حضرتؐ سوار ہوئے اور سارے گھوڑے بھی گزر گئے مگر کسی کا سُم بھی تر نہ ہوا اونٹ بھی گزر گئے ان کے پیر تک تر نہ ہوئے پھر جنگ حنین سے کامیابی کے ساتھ واپس آئے. (اثبات: ۴۰/۲، حدیث نمبر ۳۴۰)

معجزہ نمبر ۲۷

جنگ احد میں جدا شدہ آنکھ اور حنین میں جدا شدہ ہاتھ کا جوڑنا، دونوں میں کوئی فرق نہ رہنا

احتجاج طبرسیؒ میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ قتادہ بن ربعی ایک حسین شخص تھے جنگ احد میں آکر عرض کیا: یارسول اللہؐ! اس وقت میری زوجہ کو یہ پسند نہیں ہے۔ حضرتؐ نے ان کے ہاتھ سے آنکھ کو لے کر اس کی پہلی جگہ پر رکھ دیا پھر دونوں آنکھوں میں کوئی فرق ہی نہ رہا بلکہ یہ مزید خوبصورت اور بانورانیت ہوگئی۔

اسی طرح عبداللہ بن عتیک کا ہاتھ جنگ حنین (خیبر) میں زخمی ہو کر جدا ہو گیا وہ رات میں خدمت پیغمبرؐ میں آئے حضورؐ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیر دیا پھر دونوں ہاتھوں میں کوئی فرق ہی نہ رہا۔ (اثبات: ۲/۴۵، حدیث نمبر ۳۴۹، ملخصاً)

معجزہ نمبر ۲۸

بارہ (۱۲) پیشوائے ہدایت، بارہ (۱۲) پیشوائے ضلالت

احتجاج طبرسیؒ میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی ہے کہ بارہ (۱۲) اماموں کی امامت کی تصریح کے بعد فرمایا: میری امت کے بارہ (۱۲) گمراہ پیشوا بھی ہوں گے کُلُّهُمْ ضَالٌّ مُضِلٌّ: جو سب کے سب خود گمراہ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرنے والے ہوں گے جن میں سے دس (۱۰) بنی امیہ اور دو (۲) قریش کے ہوں گے گمراہ کرنے اور گمراہ ہونے والوں کے سارے گناہ ان دونوں کی گردن پر ہوں گے پھر آپ نے ان بارہ (۱۲) کے نام بھی بتائے۔

معاویہ نے کہا: ان کے نام بیان فرمایئے! فرمایا: فلاں فلاں، معاویہ بن ابوسفیان، یزید بن معاویہ اور حکم بن عاص کی سات (۷) اولاد میں سے سب سے پہلا مروان ہوگا... (اثبات: ۲/۵۱، ح ۳۶۰)

طبرسیؒ نے احتجاج میں سلیمؒ بن قیسؒ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک طولانی حدیث میں فرمایا: عثمان کے بعد معاویہ اور اس کا بیٹا یہ دونوں حکومت کریں گے پھر ''حکم بن ابی عاص'' کے سات (۷) بیٹے یکے بعد دیگرے حکومت کریں گے تاکہ بارہ (۱۲) گمراہ پیشوا امام کی تعداد پوری ہو جائے [دس (۱۰) کے نام مذکور ہیں اور وہ دونوں یقیناً اول و دوم ہوں گے]۔ (اثبات: ۴/۵۲۵، حدیث نمبر ۱۵۰)

معجزہ نمبر ۲۹

دس (۱۰) مختصر معجزات حضرت سید البشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شیخ ابوعلی فضلؒ بن حسنؒ طبرسی نے تفسیر مجمع البیان لعلوم القرآن میں فرمایا: لوگوں نے خود پیغمبرؐ کے اندر بہت

سے معجزات کا مشاہدہ کیا منجملہ:

۱۔ آنحضرتؐ جس طرح آگے سے دیکھتے تھے بالکل ویسے ہی پیچھے سے بھی دیکھتے تھے۔

۲۔ دونوں آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہیں سوتا تھا۔

۳۔ زمین پر سایہ نہیں پڑتا تھا۔

۴۔ حضرتؐ کے اوپر مکھی نہیں بیٹھتی تھی۔

۵۔ آنحضرتؐ کا بول وغائط زمین نگل جاتی تھی دکھائی نہیں دیتا تھا۔

۶۔ کوئی بلند قامت شخص ان کے پاس آتا تھا تو ان سے بلند قد نہیں دکھائی دیتا تھا۔

۷۔ دونوں شانوں کے درمیان، مہر نبوت تھی۔

۸۔ جب کسی جگہ سے گزرتے تھے تو لوگ جان جاتے تھے۔

۹۔ اندھیری رات میں ان کی پیشانی سے نور ساطع ہوتا تھا۔

۱۰۔ وہ مختون (ختنہ شدہ) دنیا میں آئے تھے وغیرہ وغیرہ۔ (اثبات: ۵۴/۲، حدیث نمبر ۳۶۵)

معجزہ نمبر ۳۰

جنت البقیع میں نجاشی بادشاہ حبشہ کی نماز جنازہ پڑھانا

مجمع البیان میں آیہ: وَ اِنَّ مِنْ اَهْلِ الْکِتَابِ لَمَنْ یُّؤْمِنُ بِاللهِ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ وَ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِمْ۔۔۔: اور اہل کتاب میں سے کچھ لوگ تو ایسے ضرور ہیں جو خدا پر اور جو (کتاب) تم پر نازل ہوئی اور جو (کتاب) ان پر نازل ہوئی سب پر ایمان رکھتے ہیں۔ (آل عمران: ۱۹۹/۳) کی تفسیر میں فرمایا: یہ آیت حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے بارے میں نازل ہوئی اس کا نام "اصحمہ" ہے (یہ عربی میں عطیہ اور فارسی میں بخشش کے معنی میں ہے)

جب اس کی وفات ہوئی تو جبرئیل علیہ السلام اسی دن پیغمبرؐ کے پاس خبر لائے اس وقت آنحضرتؐ نے اصحاب سے فرمایا: آؤ اپنے بھائی کی نماز جنازہ پڑھ لو! جس کی وفات یہاں نہیں ہوئی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا: وہ کون ہے؟ فرمایا: نجاشی! پھر آپ بقیع کی طرف روانہ ہوئے مدینہ سے لے کر حبشہ تک ساری چیزیں دکھائی دینے لگیں نجاشی کا تابوت دیکھا اس کی نماز جنازہ پڑھی۔ (اثبات: ۵۷/۲، ح ۳۷۱؛ ترجمہ قرآن: حافظ فرمان علیؒ صاحب مرحوم)

معجزہ نمبر ۳۱

جنگ بدر میں فرشتوں کا ایک مشرک کا سر اڑا دینا

مجمع البیان میں مجاہد سے مروی ہے کہ جنگ بدر میں ایک شخص نے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا: میں نے ایک مشرک پر حملہ کیا اس کو ضربت لگانا چاہا تو اس کا سر خود بخود گر گیا۔ حضرتؐ نے فرمایا: فرشتوں نے تم سے پہلے ہی اس کا کام تمام کر دیا۔ (اثبات: ۶۰/۲، حدیث نمبر ۳۷۸)

معجزہ نمبر ۳۲

آنحضرتؐ کی دعا سے مدینہ اور اس کے اطراف میں موسلا دھار بارش

حضرتؐ نے بارش کی دعا کی تو مدینہ میں ایسی موسلا دھار بارش ہوئی کہ لوگ ڈر گئے کہ کہیں سارے مکانات نہ گر جائیں اس وقت آنحضرتؐ نے فرمایا: اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَ لَا عَلَیْنَا: پروردگارا! ہمارے آس پاس بارش ہو خود ہم پر نہ ہو! سارے بادل مدینہ سے چھٹ گئے اور اطراف مدینہ کو ایسا احاطہ کر لیا جیسے گوشت، ناخن کو احاطہ کرتا ہے اس وقت مدینہ میں سورج نکلا ہوا تھا اور مدینہ کے اطراف میں موسلا دھار بارش ہو رہی تھی (الحدیث)؛ اثبات: ۹۱/۲، حدیث نمبر ۴۴۵، بحوالہ اعلام الوریٰ باعلام الھدیٰ: ابو علی فضل بن حسن طبرسیؒ)

معجزہ نمبر ۳۳

غزوۂ طائف میں درخت کا اپنے بیچ سے ناقۂ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جانے کا راستہ دینا، زمانہ طبرسیؒ تک درخت کا باقی رہنا:

ابو علی فضل بن حسن طبرسیؒ نے اعلام الوریٰ باعلام الھدیٰ میں روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ غزوۂ طائف میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر رات کے وقت جا رہے تھے تو طائف کے قریب ''نجب'' نام کے ایک بیابان میں پہنچے اس ریگستان میں سدر اور بڑے خاردار پیڑ تھے حضرتؐ خواب کے عالم میں اور رات کی تاریکی میں ایک درخت کے سامنے آگئے وہ درخت دو (۲) ٹکڑے ہو گیا حضرتؐ اس کے درمیان سے گزر گئے۔

اس کے بعد آقائے طبرسیؒ نے تحریر فرمایا ہے: وہ درخت ابھی تک ہمارے زمانہ میں دو (۲) حصوں میں ویسے ہی جدا شدہ باقی ہے وہ ''سدرۃ النبی'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (درخت سدر پیغمبرؐ) کے نام سے معروف ہے۔

شیخ ابو سعید واعظ نے کتاب شرف النبوۃ میں اس حدیث کی روایت کی ہے۔ (اثبات: ۹۳/۲، حدیث نمبر ۴۵۵)

معجزہ نمبر ۳۴

مدینہ ہجرت کرنے کے بعد صبح وشام کے کھانے کے لئے لوگوں کا نمبر لگا کر کھانا بھیجنا سیر ہونے کے بعد پورا کھانا واپس کرنا:

اعلام الوریٰ: طبرسیؒ میں ہے کہ ابوامامہ اسعد بن زرارہ، روزانہ صبح وشام کے وقت کاسہ میں ثرید، گوشت اور ہڈیوں کے ساتھ حضرتؐ کی خدمت میں بھیجتے تھے. اوس وخزرج کے مسلمان ومہاجرین آپ کی خدمت میں حاضر ہوکر ساتھ میں کھانا کھاتے تھے سیر ہونے کے بعد کاسہ جیسے بھرا ہوا آتا تھا بالکل ویسے ہی بھرا ہوا واپس کردیا جاتا تھا.

سعد بن عبادہ، روزانہ رات کا کھانا ایک کاسہ میں آنحضرتؐ کے پاس بھیجتے تھے تمام حاضرین مل کر کھاتے تھے پھر کاسہ جوں کا توں بھرا ہوا واپس کیا جاتا تھا.

آنحضرتؐ کی خدمت میں صبح شام، کھانا بھیجنے کے سلسلہ میں اسعد بن زرارہ، سعد بن خیثمہ، منذر بن عمرو، سعد بن ربیع اور اسید بن حضیر آپس میں نمبر لگائے ہوئے تھے. مدینہ میں ہجرت اور ابوایوبؓ کے گھر آنحضرتؐ کے قیام کے سلسلہ میں حدیث بہت طولانی ہے. (اثبات: ۱۰۱/۲، ح ۴۸۵)

معجزہ نمبر ۳۵

﴿وفات رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ام سلمہؓ کے ہاتھ میں ہفتوں تک خوشبو باقی رہنا﴾

طبرسیؒ نے اعلام الوریٰ میں روایت کی ہے کہ ام سلمہؓ سے مروی ہے کہ جس دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے میں نے اپنا ہاتھ ان کے سینۂ مبارک پر رکھا میں کھانا کھاتی اور وضو وغیرہ بھی کرتی تھی مگر اس کے باوجود بھی کئی ہفتوں تک مشک کی خوشبو میرے ہاتھوں سے نہیں جاتی تھی. (اثبات: ۱۰۸/۲، ح ۴۹۹)

معجزہ نمبر ۳۶

﴿بچپن ہی میں درخت خرما کی شاخوں کا جھکنا اور خرما نوش فرمانا﴾

ثقہ جلیل سعید بن ہبۃ اللہ راوندیؒ نے کتاب خرائج وجرائح میں روایت کی ہے کہ جناب فاطمہؑ بنت اسد سے منقول ہے کہ پیغمبرؐ اپنے بچپن میں ایک باغ میں داخل ہوئے ایک درخت خرما کو اشارہ کر کے فرمایا:

اَیُّھَا النَّخْلَۃُ اِنِّی جَائِعٌ : اے درخت خرما! میں بھوکا ہوں. تازہ خرموں سے لدی ہوئی شاخیں جھک گئیں حضرتؐ نے جی بھر کے کھایا پھر وہ شاخیں اپنی پہلی جگہ اوپر چلی گئیں. (اثبات: ۱۱۶/۲، حدیث نمبر ۵۱۶)

معجزہ نمبر ۳۷

جنگ خیبر میں لبریز گہری وادی پر عصا مار کر پورا لشکر جانوروں سمیت گزار دینا

خرائج راوندیؒ میں ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ خیبر سے مدینہ واپس آرہے تھے تو جابرؓ کا بیان ہے کہ ہم ایک بہت بڑی وادی کے پاس پہنچے جو پانی سے بالکل بھری ہوئی تھی ایک نیزہ سے اس کا اندازہ لگایا وہ تہہ تک نہ پہنچ سکا۔

حضرتؐ اپنی سواری سے اترے فرمایا: اَللّٰھُمَّ اعْطِنَا الْیَوْمَ آیَةً مِنْ آیَاتِ اَنْبِیَآئِکَ وَ رُسُلِکَ: خدایا! آج ہم کو اپنے نبیوں اور رسولوں کا کوئی معجزہ عطا کر! (دکھادے!)

اس کے بعد اپنا عصا، پانی پر مارا، اونٹ پر سوار ہوئے اور اصحاب سے فرمایا: میرے پیچھے آجاؤ حضرتؐ کا اونٹ پانی کے اوپر سے گزر گیا لوگ بھی اپنی سواریوں سمیت چل پڑے چارپایوں کے کھر بھی تر نہ ہوئے۔ (اثبات: ۲/۱۱۷، حدیث نمبر ۵۱۸؛ جلوہ۔۔۔ص ۱۳۴، ۱۳۵، باب اوّل، معجزہ نمبر ۱۹۶، بحوالہ بحار: ۲۱/۳۰ ح ۳۱)

معجزہ نمبر ۳۸

حکم بن ابی العاص کا آنحضرتؐ کی نقل اور ان کا مسخرہ کرنا، ویسا ہی رہ جانا، شہر بدر کیا جانا اور اس پر لعنت

صاحبِ خرائج نے جناب جابرؓ سے روایت کی ہے کہ عثمان کا چچا حکم بن ابی العاص ان افراد میں سے ہے جو حضرتؐ کے سامنے ان کے راستہ چلنے کی نقل کرتا تھا اور ان کا مسخرہ کرتا تھا ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف رکھتے تھے حکم ان کے پیچھے پیچھے اپنے شانوں کو حرکت دے رہا تھا آنحضرتؐ کے پیچھے اپنے ہاتھوں کو ٹیڑھا سیدھا کر رہا تھا، آپ کے راستہ چلنے کا مسخرہ کر رہا تھا اس وقت حضرتؐ نے اپنے دست مبارک سے اشارہ کر کے فرمایا: "ھٰکَذَا فَکُنْ: ایسے ہی ہو جاؤ!" وہ شانوں کو حرکت دیتا رہا اور ہاتھوں کو ٹیڑھا سیدھا کرتا رہا مگر صحیح نہ کر سکا پھر حضورؐ نے اس کو مدینہ سے شہر بدر کر دیا اور اس پر لعنت بھیجی عثمان نے اپنے دور خلافت میں اسے مدینہ واپس بلا لیا اور اس کی عزت بھی کی۔ (اثبات: ۲/۱۱۸، ح ۵۲۰؛ جلوہ۔۔۔ص ۱۴۳، باب اوّل، معجزہ نمبر ۲۰۳)

معجزہ نمبر ۳۹

ابوذرؓ کے بچۂ گوسفند کو حالت نماز میں شیر کا بھیڑیے سے چھین کر واپس کرنا نیز ان سے ہمکلام ہونا

خرائج راوندیؒ میں جناب ابوذرؓ سے مروی ہے کہ میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں

حاضر ہوا تو فرمایا: تم نے اپنے گوسفندوں کو کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: ان کی داستان بہت تعجب خیز ہے میں حالت نماز میں تھا یکا یک ایک بھیڑیا نے ان پر حملہ کر دیا میں نے سوچا نماز نہ توڑوں چنانچہ وہ ایک بچہ اُچک لے گیا میں دیکھ رہا تھا اس کے بعد ایک شیر نے آکر بھیڑیا پر حملہ کیا بچہ کو اس سے چھین کر گلہ میں لوٹا دیا پھر مجھ کو پکارا: اے ابوذرؓ! اپنی نماز میں مشغول رہو خدا نے مجھ کو تمھارے گوسفندوں پر موکل و مامور کیا ہے پھر جب میں نماز سے فارغ ہوا تو اس شیر نے مجھ سے کہا:

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جا کر کہو: آپ کے صحابی جو شریعت کے نگہبان ہیں خدا نے ان کا اکرام کیا ایک شیر کو مامور کر دیا کہ تمھارے گوسفندوں کی حفاظت کرے۔

یہ سن کر جتنے لوگ حاضر تھے سب تعجب کرنے لگے۔ (اثبات: ۱۲۰/۲، حدیث نمبر ۵۲۴؛ جلوہ...ص ۱۷۱ ۳ باب ۱۴، دلائل وبراہین پیامبر اکرمؐ وائمہؑ، معجزہ نمبر ۷۔ بحوالہ بحار: ۴۱۴/۱۷، ح ۴۴)

معجزہ نمبر ۴۰

تمام اعضاء کے اندر ایک ایک معجزہ، نو (۹) مختصر معجزات سید کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

راوندیؒ نے خرائج میں فرمایا: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام اعضائے بدن کے اندر ایک نہ ایک معجزہ تھا:

(۱) سر کا معجزہ یہ تھا کہ بادل سایہ فگن رہتا تھا۔

(۲) آنکھوں کا معجزہ یہ تھا کہ جس طرح آگے سے دیکھتے تھے ویسے ہی پیچھے سے بھی دیکھتے تھے۔

(۳) کان کا معجزہ یہ تھا کہ جس طرح بیداری میں آوازیں سنتے تھے ویسے ہی خواب میں بھی سنتے تھے۔

(۴) زبان کا معجزہ یہ تھا کہ ہرن سے فرمایا: میں کون ہوں؟ اس نے گواہی دی کہ آپ رسولؐ ہیں۔

(۵) ہاتھوں کا معجزہ یہ تھا کہ انگلیوں کے درمیان سے پانی نکلا۔

(۶) پیروں کا معجزہ یہ تھا کہ جابرؓ کے کنویں کا پانی کھارا تھا شکایت کی تو پیر دھو کر اندر ڈلوا دیا پانی شیرین ہو گیا۔

(۷) شرمگاہ کا معجزہ یہ تھا کہ ختنہ شدہ پیدا ہوئے۔

(۸) بدن کا معجزہ یہ تھا کہ زمین پر سایہ نہیں پڑتا تھا کیونکہ نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوا کرتا برخلاف چراغ کے۔

(۹) اور پشت مبارک کا معجزہ یہ تھا کہ اس پر مہر نبوت تھی کیوں کہ دونوں شانوں کے درمیان لکھا ہوا تھا: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔ (اثبات: ۱۲۰/۲، ۱۲۱، حدیث نمبر ۵۲۵)

مؤلف: معجزہ نمبر ۲۹ میں اس طرح کے بعض معجزات گزر چکے ہیں بہر حال خرائج کی تفصیل، مجمع البیان سے بہتر ہے لہذا نقل کیا ہے تا کہ قارئین کرام خود مکررات کو حذف کر لیں.

معجزہ نمبر ۴۱

مذبوح و ماکول ہرن کی کھال میں ہڈیاں بھر کر زندہ کر دینا

صاحبِ خرائج نے لکھا ہے کہ آن حضرتؐ نے ایک ہرن طلب کیا پھر اس کو ذبح کرنے کا حکم دیا گوشت بھونا گیا اور پھر کھایا بھی گیا مگر اس کی کوئی ہڈی نہ توڑی گئی اس کے بعد حضرت نے فرمایا: اس کی کھال پھیلا کر اس کی ہڈیاں اس میں جمع کر دو! وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا و برکت سے زندہ ہو گیا اور اٹھ کر چرنے لگا.
(اثبات: ۱۲۴/۲، حدیث نمبر ۵۳۱)

معجزہ نمبر ۴۲

دریا کا اہل لشکر کے لئے اتنی بڑی مچھلی پھینکنا کہ نصف ماہ تک کھاتے رہنا

راوندیؒ نے خرائج میں فرمایا: ترنجبین، بھنا پرندہ، بادل، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے جو لوگوں کو روشنی حاصل ہوتی تھی یہ ساری چیزیں ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس سے اچھی طرح عطا ہوئی تھیں.

آن حضرتؐ کے لئے مالِ غنیمت، حلال ہوا جب کہ حضرتؐ سے پہلے کسی کے لئے بھی حلال نہ ہوا.

ایک مرتبہ اپنے اصحاب کے ساتھ ایک سریہ (چار سو [۴۰۰] افراد سے کم کی فوج) میں تھے دریا کے کنارہ بھوک لگ گئی دریا نے اندر سے ایک بہت بڑی مچھلی پھینکی نصف ماہ تک وہ مچھلی کھاتے رہے اہل لشکر اس کی چربی دار اور موٹی بڑی بڑی بوٹیاں اپنے ساتھ گھر بھی لائے جب کہ لشکر کی تعداد بہت زیادہ تھی.

اسی طرح حضرتؐ بہت زیادہ لوگوں کو تھوڑے سے کھانے سے سیر کر دیتے تھے اور تھوڑے ہی سے پانی سے سب کو سیراب بھی کر دیتے تھے. (اثبات: ۱۲۴/۲، حدیث نمبر ۵۳۳)

معجزہ نمبر ۴۳

ابوسفیان کو سوال سے پہلے ہی اپنی عمر بتا دینا، اس کی صرف زبانی اور جھوٹی رسالت کی گواہی

سعید بن ہبۃ اللہ راوندیؒ نے قصص الانبیاء میں معجزات کے سلسلہ میں بہت سی احادیث نقل کی ہیں اکثر ابن بابویہؒ سے روایت کی ہیں چنانچہ کتاب مذکور میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ابوسفیان، پیغمبر انس و جان کی خدمت میں آیا عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں. فرمایا: اگر تم کہو تو سوال کرنے سے

پہلے ہی میں اس کا جواب بتادوں. عرض کیا: ٹھیک ہے.

فرمایا: تم میری عمر کے متعلق سوال کرنا چاہتے تھے! اس نے اقرار کیا کہ جی ہاں! فرمایا: میں ۶۳ رسال زندہ رہوں گا. ابوسفیان نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ سچے ہیں.

فرمایا: بِلِسَانِکَ دُوْنَ قَلْبِکَ: تم صرف زبان سے کہہ رہے ہو دل سے نہیں.

ابن عباسؒ نے کہا: خدا کی قسم! وہ منافق تھا. (اثبات: ۱۲۸/۲، حدیث نمبر ۵۴۳)

﴿معجزہ نمبر ۴۴﴾

﴿انگلیوں کے درمیان سے پانی نکال کر بارہ ہزار اونٹ، بارہ ہزار گھوڑوں اور تیس ہزار فوجیوں کو سیراب کرنا﴾

راوندیؒ نے قصص الانبیاء میں حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ہم لوگ ایک جنگ میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ گئے لوگوں کو پیاس لگی وہاں پانی نہ تھا ظرف میں تھوڑا سا پانی تھا حضرتؐ نے اس ظرف میں اپنی انگلیاں رکھ دیں پانی بہنے لگا تمام فوجی، اونٹ اور گھوڑے سیراب ہو گئے لوگوں نے پانی بھر لئے اس لشکر میں بارہ (۱۲) ہزار اونٹ، بارہ (۱۲) ہزار گھوڑے تھے اور تیس (۳۰) ہزار فوج تھی. (اثبات: ۱۳۲/۲، حدیث نمبر ۵۵۱)

مؤلف : خرائج میں صرف اتنا ہی لکھا ہے کہ کئی ہزار افراد تھے، کوئی خاص تعداد نہیں ہے شاید راوندیؒ کی دوسری کتاب قصص میں بارہ، بارہ ہزار اونٹ اور گھوڑے کی تعداد مذکور ہو کیونکہ صاحبِ اثبات نے اسی کا حوالہ دیا ہے. (جلوہ...: ص نمبر ۱۹، ۲۰، باب اوّل، معجزہ نمبر ۱۷، بحوالہ بحار: ۲۷/۱۷، ح ۱۰)

﴿معجزہ نمبر ۴۵﴾

﴿آنحضرتؐ کی بد دعا سے قبیلۂ مضر پر شدید قحط سالی، کتوں اور مردوں تک کو کھانے کی باری﴾

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب تفسیر میں منقول ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبیلۂ مضر کے لئے بد دعا کرتے ہوئے فرمایا: پروردگارا! اپنی بلا اور عذاب نازل فرما! ان کے لئے زمانۂ حضرت یوسف علیہ السلام جیسا قحط قرار دے!

خداوند عالم نے ان کو ایسی بھوک اور ایسے قحط میں مبتلا کیا کہ انھوں نے مردہ اور کتوں تک کو کھایا، مردوں کی ہڈیاں جلا کر کھائیں حد یہ ہے کہ مردوں کی قبریں کھود کر انھیں نکال کر کھا گئے اس کے بعد آنحضرتؐ کے پاس شکایت لے کر پہنچے آپؐ نے ان کے لئے دعا کی تو پھر ویسے ہی نعمت کی فراوانی ہو گئی. (اثبات: ۱۶۱/۲، حدیث نمبر ۶۰۷)

﴿معجزہ نمبر ۴۶﴾

﴿ایک صحابی کا ران اور دو صحابیوں کا چوزوں کے اندر زہر ملانا، اس کا راز فاش ہو جانا﴾

حسین بن حمدان حضینیؒ نے کتاب روضہ جو فضائل پر مشتمل ہے میں بہت سے گزشتہ اور ان کے علاوہ دیگر معجزات کو نقل کیا ہے. آنحضرتؐ کے ایک صحابی نے ایک ران میں زہر ملا کر ہدیہ کے طور پر حضرتؐ کو پیش کیا تو وہ ران گویا ہوئی: مجھے نوش نہ فرمائیں میں زہر آلود ہوں!

اسی طرح دو (۲) صحابیوں نے دو (۲) چوزوں کے اندر زہر ملا کر بھون کر بطور ہدیہ حضرتؐ کو پیش کیا خدا نے دونوں کو زندہ و گویا کر دیا تو انھوں نے بتایا کہ ہم دونوں کے اندر زہر ملا ہوا ہے اور فلاں فلاں نے زہر ملایا ہے.

(اثبات: ۲/۱۷۱، حدیث نمبر ۶۳۴)

﴿معجزہ نمبر ۴۷﴾

﴿فتح مکہ کے وقت ابوسفیان کا مجبوراً ایمان لانا، اس کی پیشین گوئی﴾

حضینیؒ نے روضہ میں روایت کی ہے کہ ابوسفیان نے آنحضرتؐ سے عرض کیا: اگر آپ مردوں کو زندہ کر دیں، پہاڑوں کو چلا دیں اور ساری چیزیں آپ کی مطیع ہو جائیں تب بھی میں تنہا رہ کر آپ کی نافرمانی کروں گا.

حضرتؐ نے فرمایا: وَيْلَكَ يَا اَبَا سُفْيَان: ابوسفیان! تم پر وائے ہو! تم مجھ پر ایمان لاؤ گے مگر دل سے نہیں فتح مکہ کے وقت مغلوبیت کی بنا پر ایسا کرو گے! (میرا پیغام، فتح مکہ کے وقت لے جاؤ گے) فَكَانَ كَمَا قَالَ: چنانچہ جیسا فرمایا تھا بالکل ویسا ہی ہوا. (اثبات: ۲/۱۷۲، حدیث نمبر ۶۳۸)

﴿معجزہ نمبر ۴۸﴾

﴿موصلی امیر حسام الدولہ کی گستاخی، قتل دشمن نبیؐ بدست مولا علی علیہ السلام﴾

علامہ جمال الدین حسن بن یوسف بن مطہر حلی علیہ الرحمہ نے بنی زہرہؒ کے لئے جو اجازہ لکھا اس میں بعض اہل موصل کے ذریعہ روایت کی ہے کہ جب میں حج کے لئے جانے لگا تو اپنے زمانہ کے حاکم امیر حسام الدولہ مقلد بن ابی رافع سے رخصت ہونے گیا اس سے بتایا کہ میں تمھاری خدمت کے لئے حاضر ہوں.

اس نے خلوت میں ایک قرآن منگا کر مجھ کو قسم دلائی کہ میں اس کا پیغام پہنچا دوں خود اس نے قسم کھائی کہ "اگر یہ راز فاش ہوا تو تم کو قتل کر دوں گا. اس کے بعد اس نے اپنا پیغام بتایا کہ مدینہ میں قبر رسولؐ پر جا کر کہنا کہ اے رسولؐ! زندگی بھر جو کچھ چاہا انجام دیا لوگوں کو دھوکہ دیا اور اب مرنے کے بعد لوگوں کو اپنی زیارت کا حکم دیا

ہے!...".

میں شرمندہ ہوا کہ میں کیوں خواہ مخواہ اس سے ملنے آیا بہر حال حج کے بعد مدینہ آیا تو قرآنی قسم یاد آئی لہٰذا قبر نبیؐ کے آگے کھڑا ہو کر عرض کیا: جو دوسروں کا کفر نقل کرے وہ کافر نہیں ہے، مقلد نے پیغام دیا ہے۔ یہ کہہ کر میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اہل قافلہ کے پاس آیا اور یونہی زمین پر کپڑا اوڑھ کر لیٹ گیا۔

رات میں جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کو خواب میں دیکھا ان دونوں حضرات کے درمیان ایک شخص سفید دھاری دار دبیقی (دیبا کی نہایت عمدہ مصری) چادر اوڑھے ہوئے ہے۔

آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا: اس کا منھ کھولو! میں نے کھولا تو پوچھا: اس کو پہچانتے ہو؟

عرض کیا: ہاں! مقلد ہے۔ حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اس کا سر قلم کر دو!

حضرت علی علیہ السلام نے قتل کر دیا پھر اپنی تلوار دو مرتبہ اس کی چادر میں صاف کی تو اس پر نشان پڑ گئے۔ میں بے چین ہو کر اٹھا کسی کو خبر نہ دی میرے لئے بڑا سخت مرحلہ تھا اپنے دوست کو بتا دیا میں نے خواب کی تفصیل لکھی میرے دوست نے اس رات کی تاریخ نوٹ کر لی ہم نے پھر کسی تیسرے کو خبر نہ دی جب واپس پہنچے تو خبر ملی کہ امیر سویا ہوا تھا اسی عالم میں اس کا سر قلم ہو گیا موصل پہنچے تو پوچھا پھر سب نے وہی بات بتائی ہم نے اس کے غلاموں سے پوچھا تو انھوں نے بھی یہی بتایا قتل کی تاریخ پوچھی تو وہی تھی جو ہم نے مدینہ میں نوٹ کی تھی۔

میرے دوست نے مجھ کو اور میں نے اس کو اشارہ کیا پھر ہم نے غسل دینے والے سے چادر کے متعلق پوچھا تو وہی دھاری دار چادر دکھا دی جس پر خون کے دو (۲) نشان تھے۔

ابوالبقاء بن ناصر نے کہا: یہ حدیث لکھنے کے بعد میں نے دیکھا کہ یہ واقعہ ۳۹۰ھ کا ہے۔ (اثبات: ۱۸۱/۲، حدیث نمبر ۷۶۶ ملخصاً)

محبت رسولؐ و اہل بیت علیہم السلام کی تاکید

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ آلِهٖ وَ سَلَّمَ

اَدِّبُوا اَوْلَادَكُمْ عَلٰى حُبِّيْ وَ حُبِّ اَهْلِ بَيْتِيْ وَ الْقُرْآن.

(جواہر نبویؐ: مترجم: اظہری: ج۱، بحوالہ احقاق الحق: ۴۹۸/۱۸)

اپنی اولاد کو مجھ سے، میرے اہل بیت سے اور قرآن سے محبت کرنے کی تاکید کرو!

نکتہ: نوجوانوں اور اہل بیت علیہم السلام کے درمیان جب بہترین رابطہ ہوگا تو وہ بربادی سے محفوظ رہیں گے۔

اہانت وذلت کے آٹھ (۸) مستحق افراد

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ آلِہٖ وَ سَلَّمَ

ثَمَانِیَۃٌ اِنْ اُھِیْنُوْا فَلا یَلُوْمُوْآ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ:

اَلذَّاھِبُ اِلٰی مَآئِدَۃٍ لَّمْ یُدْعَ اِلَیْھَا

وَ الْمُتَاَمِّرُ عَلٰی رَبِّ الْبَیْتِ

وَ طَالِبُ الْخَیْرِ مِنْ اَعْدَآئِہٖ

وَ طَالِبُ الْفَضْلِ مِنَ اللِّئَامِ

وَ الدَّاخِلُ بَیْنَ اثْنَیْنِ فِیْ سِرٍّ لَّمْ یُدْخِلَاہُ فِیْہِ

وَ الْمُسْتَخِفُّ بِالسُّلْطَانِ

وَ الْجَالِسُ فِیْ مَجْلِسٍ لَّیْسَ لَہٗ بِاَھْلٍ

وَّ الْمُقْبِلُ بِالْحَدِیْثِ عَلٰی مَنْ لَا یَسْمَعُ مِنْہُ.

(جواہر نبویؐ: مترجم: اظہری: ح ۱۵، بحوالہ من لایحضرہ الفقیہ: ۳۵۵/۴)

آٹھ (۸) افراد ایسے ہیں کہ اگر ان کی اہانت کی جائے تو وہ اپنے علاوہ کسی اور کی ملامت نہ کریں:

۱۔ جو ایسی دعوت میں جائے جس میں اسے مدعو نہ کیا گیا ہو۔

۲۔ جو مہمان گھر کے مالک (میزبان) کو حکم دے۔

۳۔ جو اپنے دشمن سے بھلائی کا طلبگار ہو۔

۴۔ جو کمینوں سے بھلائی کی امید رکھے۔

۵۔ جس کو دو (۲) افراد نے اپنے راز میں شریک نہ کیا ہو ان کے درمیان مداخلت کرے۔

۶۔ جو حاکم کو سبک سمجھے۔

۷۔ جو ایسی جگہ بیٹھے جس کا اہل نہیں۔

۸۔ ایسے سے اپنی بات کہے جو نہ سنے۔

۲

باب دوم

معجزات حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام

صفحہ ۱۳۹...تا...۱۵۶

معجزات کی مجموعی تعداد: ۱۴

احادیث حضرت فاطمہ زہرا علیہا السّلام

حدیث نمبرا

(جَعَلَ اللّٰہُ) الصَّلوٰۃَ تَنزِیھاً لَکُمْ عَنِ الْکِبْرِ: خداوندعالم نے نماز کو تمھارے لئے تکبر سے دوری قرار دیا۔(گفتار دلنشین، بحوالہ اعیان الشیعہ :طبع جدید ۱/۳۱۶)

حدیث نمبر۲

(جَعَلَ اللّٰہُ) اَلْحَجَّ تَشْیِیدًا لِلدِّیْنِ: خداوندعالم نے دین کو مضبوط کرنے کے لئے حج قرار دیا۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ اعیان :۱/۳۱۶)

حدیث نمبر۳

(جَعَلَ اللّٰہُ) اَلْاَمْرَبِالْمَعْرُوْفِ وَ النَّھْیَ عَنِ الْمُنْکَرِ مَصْلِحَۃً لِّلْعَامَّۃِ: خداوندعالم نے نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کو معاشرہ کی اصلاح کے لئے قرار دیا ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ اعیان الشیعہ :۱/۳۱۶)

حدیث نمبر۴

(جَعَلَ اللّٰہُ) بِرَّالْوَالِدَیْنِ وِقَایَۃً مِّنَ السَّخَطِ: خداوندعالم نے والدین کے ساتھ نیکی کرنے کو اپنی ناراضی کے لئے ڈھال بنایا ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ اعیان الشیعہ :۱/۳۱۶)

حدیث نمبر۵

(جَعَلَ اللّٰہُ) صِلَۃَ الْاَرْحَامِ مَنْسَاۃً فِی الْعُمُرِ: خداوندعالم نے صلۂ رحم کو عمر کی بلندی کا سبب قرار دیا ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ اعیان الشیعہ :۱/۳۱۶)

معجزہ نمبر ۱

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شادی کرنے پر تمام خواتین کی طرف سے خدیجہؓ کا بائیکاٹ، حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ولادت کے وقت چار (۴) معزز خواتین کی آمد و خدمت اور حوروں کی مکمل دیکھ بھال:

مفضل بن عمر بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب جناب خدیجہؓ کی شادی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوگئی تو قریش کی تمام خواتین نے ان کا بائیکاٹ کر دیا کیونکہ وہ اس شادی پر راضی نہ تھیں انھوں نے خدیجہؓ کو بہت روکا اور سمجھایا تھا مگر خدیجہؓ نے ان کی ایک نہ سنی سب نے خدیجہؓ کے پاس ایکدم سے آنا جانا بند کر دیا ان سے اپنے تعلقات ختم کر لئے. جناب خدیجہؓ کو اس کا بہت غم اور صدمہ تھا کوئی عورت بھی ان سے بات تک کرنے کے لئے راضی نہ تھی.

جب ان کے شکم مبارک میں جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام کا حمل ٹھہرا تو وہ اسی وقت سے ان سے باتیں کرتی تھیں ان کی مونس تھیں حضرت خدیجہؓ نے [رسولؐ سے] اس بات کو پوشیدہ رکھا تھا ایک دن پیغمبر اسلامؐ ان کے حجرہ میں تشریف لائے سنا کہ جناب خدیجہؓ کسی سے گفتگو میں مشغول ہیں.

پوچھا: کس سے باتیں کر رہی ہو؟

عرض کیا: جو فرزند میرے شکم کے اندر ہے میں اسی سے باتیں کر رہی ہوں.

پیغمبر اسلامؐ نے فرمایا: خدیجہؓ! جبرئیل علیہ السلام نے مجھے خوشخبری دی ہے کہ یہ حمل لڑکی اور پاک و پاکیزہ ہے اور اس کی تمام اولادیں بھی طیب و طاہر ہوں گی، وہ میری ذریت قرار پائیں گی، وہ امنائے دین و خلفائے روئے زمین ہوں گی، اس وقت جب وحیٔ الٰہی کا سلسلہ، زمین سے منقطع ہو چکا ہوگا. حضرت خدیجہؓ اس خبر سے بہت زیادہ خوش ہوئیں.

راوی کا بیان ہے کہ جناب خدیجہؓ نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی ولادت کے وقت قریش کی خواتین کو خبر دی انھوں نے یہ کہہ کر آنے اور ان کی مدد کرنے سے انکار کر دیا کہ تم نے ہماری مرضی کے خلاف ابو طالب علیہ السلام کے مفلس و یتیم سے شادی کی ہے.

خدیجہؓ کو اس بات کا صدمہ ہوا کہ ولادت کے وقت کون ان کی مدد کرے گا؟! اتنے میں چار (۴) بلند قد عورتیں جو زنان بنی ہاشم سے مشابہ تھیں ان کے حجرہ کے اندر حاضر ہو گئیں خدیجہؓ سمجھیں کہ یہ بنی ہاشم کی عورتیں ہیں ان سے شکایت کرنے لگیں ان میں سے ایک نے کہا:

آپ فکر نہ کریں ہم سب کو خداوند عالم نے آپ کی مدد کے لئے بھیجا ہے میں آپ کی بہن سارا حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کی زوجہ ہوں، وہ آسیہؓ بنت مزاحم ہیں جو جنت میں آپ کے ساتھ رہیں گی، وہ مریم (علیہا السلام) بنت عمران علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ماں ہیں اور وہ حضرت آدم علیہ السلام کی زوجہ [جناب حوا علیہا السلام] ہیں.

یہ خواتین حضرت خدیجہؓ کے داہنے بائیں، آگے اور پیچھے حلقہ کر کے بیٹھ گئیں.

جب حضرت فاطمہ علیہا السلام دنیا میں آئیں تو وہ تمام نجاستوں سے بالکل پاک و پاکیزہ تھیں اور ان کے بدن کے نور کی شعاعیں تمام روئے زمین پر پھیلی ہوئی تھیں اسی وقت جنت سے دو حوریں بھی حاضر ہو گئیں ہر ایک کے ہاتھ میں ایک ایک طشت اور ایک ایک ایسا لوٹا تھا جو آب کوثر سے بھرا ہوا تھا ان چاروں خواتین نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کو آب کوثر سے غسل دیا اور ایک ایسے کپڑے میں لپیٹ دیا جو دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبو دار تھا اور کپڑے کے دوسرے ٹکڑے کا ان کے لئے ایک مقنعہ بنایا اس کے بعد حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے گفتگو شروع کی:

اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنَّ اَبِیْ رَسُوْلُ اللهِ سَیِّدُ الْاَنْبِیَآءِ وَ اَنَّ عَلِیًّا سَیِّدُ الْاَوْصِیَآءِ وَ وُلْدِیْ سَادَةُ الْاَسْبَاطِ: میں گواہی دیتی ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور میرے پدر بزرگوار خدا کے رسول ہیں وہ تمام انبیاء کے سردار ہیں اور حضرت علی علیہ السلام تمام اوصیاء کے سردار ہیں میری تمام اولاد تمام، اسباط (نواسوں) کی سردار ہے.

پھر تمام حاضرین سے سلام کیا ہر ایک نے ان کو آغوش میں لیا نہایت الفت و محبت سے ان خواتین نے خدیجہؓ کے ہاتھوں اور پیروں کو بوسے دیئے اور یہ کہتے ہوئے نومولود کو ان کے حوالہ کر دیا:

''اس طاہرہ و مطہرہ بچی کو لیں خدا نے اسے اور اس کی تمام اولادوں کو تمام نجاستوں اور گناہوں سے پاک و پاکیزہ قرار دیا ہے''.

حضرت خدیجہؓ نے بچی کو لیا وہ خوش تھیں تمام بچوں کی نشو نما عام طور سے ایک ماہ میں جتنی ہوتی تھی حضرت فاطمہ علیہا السلام کی صرف ایک ہفتہ میں اتنی نشو نما ہوتی تھی.... (تحفۃ المجالس: مقصد سوم، ص ۱۶۹، ۱۷۰، معجزہ نمبر ۳)

راوندیؒ نے اپنی کتاب میں نقل فرمایا ہے: جنت سے دس (۱۰) حوریں آئیں اور اُس وقت سے آسمان میں

ایسا درخشندہ نور ظاہر ہوا جس کو ملائکہ نے ان کی ولادت سے پہلے کبھی نہ دیکھا تھا، ایک ماہ میں ایک سال کے برابر نشونما ہوتی تھی۔ (جلوہ ہائے اعجاز معصومین علیہم السلام: دلائل و براہین فاطمہ بتول علیہا السلام ص ۳۸۶ تا ۳۸۸ معجزہ نمبر ا، بحوالہ بحار: ۲۰/۱۶)

معجزہ نمبر ۲

بزرگان عرب کی شادی میں شرکت، گھر سے سات (۷) قدم چلنے پر جنتی لباس اور سو ہزار حوروں کی ہمراہی، مُردہ دلہن کو زندہ کرنا:

روایت ہے کہ ایک دن حضرت سید الانام، مسجد الحرام میں تشریف فرما تھے عرب کے چند رئیس لوگ حاضر ہوئے عرض کیا: اے افتخار عالمیان! ہمارے ہاں شادی ہے فلاں کی لڑکی فلاں کے لڑکے سے بیاہی جائے گی یہ لوگ مشاہیر واشرافِ عرب سے ہیں آپ سے التماس ہے کہ اپنے خُلق عظیم کی بنا پر جناب فاطمہ زہراء علیہا السلام کو اس میں شرکت کی اجازت دیں وہ اپنے نور سے ہمارے گھر کو منور فرمائیں۔

حضرتؐ نے اپنے خلق عظیم کی بنا پر فرمایا: ٹھیک ہے میں فاطمہ (علیہا السلام) کو خبر دوں گا اگر وہ چاہیں گی تو شرکت کریں گی۔ حضرت وہاں سے اٹھ کر حرم میں تشریف لائے فرمایا: اے فرزند! اے نور دیدۂ دلبند! بزرگان عرب کے گھر شادی ہے انھوں نے مجھ سے تمھاری شرکت کی تمنا ظاہر کی ہے کیا ارادہ ہے؟

شہزادی تھوڑی دیر سر جھکائے رہیں پھر اٹھا کر عرض کیا: اے حبیب حضرت عزت! اور شافع تمام امت! انھوں نے مجھ کو شادی کی دعوت دی ہے لیکن ان کا اصل مقصد شادی نہیں بلکہ تمسخر یہ (و مذاق اور استہزاء) ہے کیوں کہ عرب کی عورتیں اور لڑکیاں حریر کے عمدہ لباس اور سونے و جواہرات کی زینت کر کے نہایت عیش وعشرت اور حشمت (بزرگواری و دبدبہ) سے بیٹھی رہیں گی میرے پاس پرانی چادر و پیراہن اور ایک ایسے موزہ کے علاوہ جس میں کئی بار پیوند لگ چکے ہیں کچھ اور نہیں ہے وہاں جا کر ان کی محفل میں بیٹھ کر صرف شماتت وحقارت ہوگی۔

حضرتؐ یہ سن کر غمگین ہو گئے جبرئیل نازل ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! خدا آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے:
"فاطمہ علیہا السلام کو ان کے انھیں (پرانے) کپڑوں کے ساتھ شادی میں بھیج دیں اسی میں مصلحت ہے"۔

آنحضرتؐ نے خداوند عالم کا یہ پیغام حضرت فاطمہ علیہا السلام کو سنایا شہزادی نے شکر خدا ادا کر کے عرض کیا: میں حکم الٰہی کے مطابق عمل کروں گی۔ چنانچہ اپنے پرانے لباس پہن کر نکل پڑیں مگر قبائل عرب کی شماتت و حقارت سے دل تنگ تھیں ساتوں آسمانوں کے فرشتوں نے بارگاہ خدا میں عرض کیا:
خدایا! یہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی ہیں جن کو تو نے تمام پیغمبروں پر فضیلت دی ہے ان کو شکستہ دل نہ کر!

اس وقت فرشتوں کو خطاب ہوا: ''جا کر ہمارے حبیب کی بیٹی کے لئے مناسب بندوبست کرو!''

جبرئیل (علیہ السلام) فوراً جنت الفردوس میں گئے اور جنت کے لباس لیکر آ گئے ابھی حضرت فاطمہ علیہا السلام گھر سے صرف سات (۷) قدم آگے بڑھائے تھیں کہ سو ہزار ماہ لقا حوریں ان کے چاروں طرف حاضر ہو گئیں جبرئیل (علیہ السلام) نے سر سے پیر تک حضرت فاطمہ علیہا السلام کو سندس (دیبا کی ایک قسم، نہایت قیمتی، باریک، نازک ولطیف جنتی لباس) واستبرق (ریشمی کپڑا، اطلس کے مانند) سے آراستہ کیا حوریں آپ کے قدم کی خاک مثل سرمہ آنکھوں میں لگا رہی تھیں جب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اپنے متعلق خدا کا یہ لطف وجلال اور اس کی حشمت کو دیکھا تو سجدۂ شکر بجالائیں خدا نے اپنے نور پاک کی اتنی زیادہ روشنی نثار کر دی تھی کہ اس کی شرح ناممکن ہے۔

شہزادی، خدا کی حمد وثنا کرتے ہوئے خانۂ عروسی میں پہنچیں تمام زنان عرب آپ کی منتظر تھیں یکایک انھوں نے دیکھا کہ برق کے مانند روشنی پوری دنیا کو منور کر دیئے ہے اس محلہ کے لوگ حیران ہو گئے کہ آخر یہ کیسی روشنی ہے!

پھر نہایت لطافت کے ساتھ حوروں کی ایسی دلربا آواز آئی کہ جس نے سنی اس پر غشی طاری ہو گئی وہ لوگ ان کی خوبصورتی سے متحیر رہ گئے دلہن کو تنہا چھوڑ کر ان لوگوں کے استقبال کے لئے نکل پڑے۔

جناب فاطمہ علیہا السلام کو دیکھا کہ جنت کی سو ہزار حوروں کے ساتھ خراماں خراماں تشریف لا رہی ہیں، حوریں انگیٹھیوں میں عود وعنبر جلا رہی ہیں، اس طرح سے وہ شہزادی کے ہاتھ پیر کو چومتے ہوئے پورے احترام کے ساتھ گھر کے اندر لائیں۔ جب جناب سیدہ علیہا السلام وہاں پہنچ گئیں تو حوریں فضا میں صف بنا کر اس طرح کھڑی ہو گئیں کہ کسی کے پیر زمین پر نہ تھے۔

زنانِ عرب، غلبۂ نورانیت اور جنتی عطر کی خوشبو سے دم بدم گرنے لگیں، سجدہ کرنے لگیں، دلہن بھی کرسی سے گر کر مدہوش ہو گئی، تھوڑی دیر بعد اسی بیہوشی کے عالم میں اس کی روح پرواز کر گئی جب انھوں نے دلہن کو مردہ دیکھا تو نالہ وہ فریاد کی آوازیں بلند ہو گئیں سب لوگ رونے پیٹنے میں مشغول ہو گئے شادی، غمی میں بدل گئی۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام یہ حادثہ دیکھ کر بہت رنجیدہ خاطر ہوئیں اٹھ کر تجدید وضو کے بعد دو رکعت نماز ادا کی سر مبارک کو بارگاہِ خالق میں رکھ کر سجدہ کی حالت میں عرض کیا: خدایا! اے بندہ نواز! تیری عزت وجلالت کی قسم! تیرے خاص اور منتخب بندوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی (علیہ السلام) کا واسطہ اپنی کنیز کو اپنے لطف وکرم سے اس شرمندگی سے نجات دے!

ابھی آپ دعا کر ہی رہی تھیں کہ دلہن کو چھینک آئی وہ اٹھ بیٹھی حضرت فاطمہ علیہا السلام کے پیروں پر گر پڑی اور

عرض کیا: اَلسَّلامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ: اے دختر رسول اسلامؐ! آپ پر سلام ہو، آپ حق پر ہیں، آپ کے بابا برحق پیغمبر ہیں، آپ اور آپ کے بابا جس خدا کی عبادت کرتے ہیں وہ بھی برحق ہے اور بت پرست لوگ باطل ہیں۔

منقول ہے کہ اس دن دلہن کے رشتے دار اور دوسرے لوگ مجموعاً سات سو (۷۰۰) آدمی اور عورتیں ایمان لائیں وہ لوگ کفر وشرک سے بیزار ہو گئے اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کا یہ معجزہ تمام شہروں میں مشہور ہو گیا آپ وہاں سے اپنے گھر تشریف لائیں تو پوری تفصیل سید کائناتؐ سے بیان کی آنحضرتؐ نے سجدۂ شکر کیا اور فرمایا:

''اے نور عین! جو کچھ تم نے بیان کیا اس سے ہزار گنا زیادہ اور بہتر میں خدا کی بارگاہ سے امیدوار ہوں''۔

(تحفۃ المجالس: مقصد سوم، ص ۱۶۷، ۱۶۸، معجزہ نمبر ۱)

مؤلف: یہ معجزہ ''جناب سیدہ علیہا السلام کی کہانی'' جو نہایت مشہور ومعروف اور مقبول ہے میں بھی مذکور ہے لیکن چوں کہ کتاب تحفۃ المجالس میں بہت تفصیل اور اچھے انداز میں ہے لہٰذا اسی سے براہ راست نقل کر دیا۔

معجزہ نمبر ۳

خادمۂ حضرت زہراء علیہا السلام (ام ایمنؓ) کے لئے آسمان سے خوشگوار پانی کا گھڑا، سات (۷) سال تک کھانے پینے سے بے نیاز:

مروی ہے کہ ام ایمن (رضی اللہ عنہا) ایک صالحہ وعفیفہ خاتون تھیں ہمیشہ خاتون قیامت کی ملازمت میں رہتی تھیں اور اختر برج رسالت کی خدمات انجام دیتی تھیں جب حضرت فاطمہ علیہا السلام رحلت فرما گئیں تو ان کے گھر کو دیکھ کر ''ام ایمن'' کا غم تازہ ہو جاتا تھا بہت غمگین ومحزون ہو جاتی تھیں قسم کھالی کہ اب مدینہ میں نہ رہیں گی چنانچہ ''قری'' (مکہ) کی جانب متوجہ ہوئیں راستہ میں گرمی کی شدت اور ہوا کی حرارت سے ان پر بہت زیادہ پیاس کا غلبہ ہو گیا مضطرب ہو گئیں عرض کیا:

''خدایا! میں تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی خادمہ ہوں، پیاس سے جاں بلب ہوں''

فوراً ہاتف کی آواز آئی: اپنا سر اوپر کرو! آسمان کی طرف سر اٹھایا دیکھا کہ آسمان سے ایک گھڑا لٹک رہا ہے وہ آب سرد، شیریں وخوشگوار سے بھرا ہوا ہے۔ انھوں نے نوش کر کے خدا کا شکر ادا کیا۔ اس کے بعد وہ سات (۷) سال تک زندہ رہیں مگر اس مدت میں ان کو کھانے پینے کی کوئی ضرورت نہ رہی۔ شدت حرارت اور شدید پیاس وگرمی کے وقت لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے اور ان کی انفاس کی برکت سے اطمینان حاصل کرتے تھے۔

(تحفہ: مقصد سوم، ص ۱۷۰، معجزہ نمبر ۴، بحوالہ ہائے ذریعۃ النجاح، بصائر الدرجات؛ جلوہ ....: ص ۳۹۰، معجزہ نمبر ۴،

دلائل و براہین فاطمہ بتول علیہا السلام بحوالہ بحار: ۲۸/۴۳ ح ۳۲)

﴿معجزہ نمبر ۴﴾

﴿حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو سنگریزوں کے ذریعہ بہترین، لذیذ و خوشبودار کھانا کھلانا﴾

مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام نے کچھ نہیں کھایا تھا بھوک سے بے تاب تھے ماں سے کچھ طلب کیا چوں کہ اس وقت گھر میں کھانے کی کوئی چیز موجود نہ تھی لہٰذا ان کی مادر گرامی بہانہ سے تسلی دے کر فرماتی تھیں: ابھی تمھارے نانا کچھ لے کر آئیں گے. بچے جاتے تھے پھر تھوڑی دیر بعد واپس آ کر گریہ وزاری کرتے تھے یہاں تک کہ جناب فاطمہ علیہا السلام دلگیر و غمگین ہو گئیں آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اٹھ کر چند سنگریزوں کو جمع کیا ایک پتیلی میں رکھ کر ڈھکن سے ڈھنک کر پانی ڈالنے کے بعد آگ پر چڑھا دیا تا کہ پکنے لگے بچوں سے فرمایا: ”اے جانانِ مادر! صبر کرو کھانا چڑھا دیا ہے ابھی تیار نہیں ہوا ہے.“

بچے باہر جاتے تھوڑی دیر میں واپس آ کر پھر مطالبہ کرتے تو جناب فاطمہ علیہا السلام فرماتیں: ابھی ابھی تو چڑھا ہے! ابھی تھوڑا کچا ہے تھوڑی دیر صبر کرو کہ تیار ہو جائے.

امام حسن علیہ السلام پتیلی کے پاس پہنچے ڈھکن اتارا عرض کیا: مادر گرامی! پکا ہو یا کچا تھوڑا سا نکال دیں کہ ہم کھالیں. حضرت فاطمہ علیہا السلام نے کاسہ اٹھایا فرمایا:

شاید پک چکا ہو پتیلی کے پاس آ کر دیکھا کہ بہترین خوشبودار کھانا پتیلی کے اندر ہے نکال کر شہزادوں کو دیا وہ کھانے میں مشغول ہوئے آپ نے تجدید وضو کے بعد دو (۲) رکعت نماز شکر ادا کی.

اس واقعہ کے بعد آپ کو جب بھی ضرورت پیش آتی تو انھیں سنگ ریزوں کو جمع کر کے پتیلی میں رکھتیں تھوڑی دیر میں بہترین کھانا تیار ہو جاتا تھا معصوم بچوں کے پاس رکھ دیتی تھیں.

جب حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر معلوم ہوئی تو فرمایا: ”الحمد للہ (خدا کا شکر ہے) بیٹی! تمھارے اندر وہ چیزیں ہیں جو گزشتہ انبیاؑء اور اوصیاء کی ذریت میں تھیں.“ (تحفہ: ص ۱۷۰، ۱۷۱، معجزہ نمبر ۵)

﴿معجزہ نمبر ۵﴾

حضرت علی علیہ السلام کی حضرت فاطمہ علیہا السلام سے شادی پر ایک منافق کی ملامت و لالچ، عرش کے نیچے دُر، گوہر، مشک اور عنبر سے لدے ہوئے بہت زیادہ ناقے:

سیف النظر طوسی نے کتاب سنن الجامع میں بیان کیا ہے کہ مدینہ کے ایک منافق نے حضرت علی علیہ السلام کو

جناب فاطمہ علیہا السلام سے شادی کرنے پر ملامت کی اور کہا:

علی! (علیہ السلام) آپ معدن فضل و ادب اور عرب کے مبارزوں میں سب سے بہادر ہیں کیوں ایسی خاتون سے شادی کی جس کے کھانے پینے تک کا بندوبست نہیں ہے اگر میری بیٹی سے شادی کرتے تو میں اپنے دروازہ سے آپ کے دروازہ تک جہیز سے لدے ہوئے اونٹوں کی قطار لگا دیتا۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: یہ کام تقدیر پر منحصر ہے اس میں تدبیر کا کوئی دخل نہیں ہے: اَلْحُکْمُ لِلّٰهِ الْعَلِیِّ الْکَبِیْرِ: حکومت و بادشاہت خدائے بزرگ و برتر کے لئے ہے۔ ہم دنیائے غدار کے مال و متاع کو نہیں دیکھتے بلکہ ہمارا مقصد صرف رضائے پروردگار حاصل کرنا ہے ہم کو اعمال پر فخر ہے، اموال پر نہیں! ہم کو کردار پر مباہات ہے، درہم و دینار پر نہیں!

جب حضرت علی علیہ السلام نے اپنی رضا، حکم قضا کے مطابق ظاہر کی تو حضرت کو ندا آئی: اے علیؑ! سر اٹھا کر قدرت خدا کا مشاہدہ کرو اور بنت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جہیز کو ملاحظہ کرو! حضرت امیر علیہ السلام نے سر مبارک کو بلند فرمایا اپنے سر کے اوپر سے عرش عظیم تک چند نورانی حجاب دیکھے عرش کے نیچے ایک بہت وسیع میدان دیکھا پورا میدان جنتی ناقوں سے پُر ہے ان پر دُر، گوہر، مشک اور عنبر لدے ہوئے ہیں ہر اونٹ پر ایک کنیز مانند آفتاب تابان اور ہر اونٹ کی مہار ایک ایسے غلام کے ہاتھ میں ہے جو مانند درخت سرو، خراماں خراماں چلا آ رہا ہے اور یہ سب پکار رہے تھے: هٰذَا جَهَازُ فَاطِمَةَ بِنْتِ مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم): یہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جہیز ہے۔

حضرت علی علیہ السلام یہ دیکھ کر بہت خوشحال ہوئے اس منافق سے رخ موڑ کر جناب سیدہ علیہا السلام کے حجرہ میں تشریف لائے شہزادی نے فرمایا: اگرچہ آپ نے ہمارے متعلق منافقوں کی سرزنش سنی مگر اپنی آنکھوں سے ہمارا جہیز دیکھ لیا! (تحفہ: ص ۱۷۲، ۱۷۳، معجزہ نمبر ۹)

معجزہ نمبر ۶

خانۂ سیدہ علیہا السلام میں سید الانبیاءؐ کے لئے جنتی کھانے اور اس طعام سے پنجتن پاک علیہم السلام کا اطعام

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ چند روز گزر چکے تھے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کے لئے کوئی چیز میسر نہ ہو سکی آنحضرتؐ بڑی مشقت میں تھے آپ امہات المومنین کے حجرات میں تشریف لے گئے وہاں بھی کچھ نہ مل سکا تو حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کے بیت الشرف میں تشریف لائے سوال فرمایا:

''بیٹی! کیا تمھارے پاس کھانا مل سکتا ہے؟ میں بھوکا ہوں!''

شہزادی نے عرض کیا: ''خدا کی قسم! نہیں ہے میری جان اور میری ماں آپ پر فدا ہو جائیں''.

جب آنحضرتؐ جناب سیدہ کے گھر سے واپس آئے تو ایک کنیز نے تھوڑے سے گوشت کے ساتھ جو کی دو (۲) روٹیاں لا کر پیش کیں بی بی نے اُسے لے کر ایک بڑے سے پیالہ میں رکھا اور اس پر سرپوش ڈھنک دیا فرمایا: ''خدا کی قسم! اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے اور دوسروں کے اوپر ترجیح دوں گی''. جب کہ خود ان کو کھانے کی ضرورت تھی.

حسنین علیہما السلام کو بھیج دیا کہ جا کر اپنے نانا کو بلا کر لائیں حضرت پھر تشریف لائے جناب فاطمہ علیہا السلام نے عرض کیا: ''خدا نے ہمیں ایک چیز عطا کی ہے میں نے اسے آپ کے لئے چھپا رکھا ہے''.

حضورؐ نے ارشاد فرمایا: ''بیٹی! حاضر کرو!'' شہزادی نے اوپر سے کپڑا اٹھایا دیکھا وہ ظرف، روٹی اور گوشت سے بالکل بھرا ہوا ہے تعجب کیا اور سمجھ گئیں کہ اس میں خدائی کرشمہ ہے لہٰذا خدا کی حمد و ثنا اور اس کا شکر بجالائیں اور اس کے پیغمبرؐ پر درود بھیجا کھانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کر دیا.

حضورؐ نے کھانا دیکھ کر خدا کا شکر ادا کیا اور پوچھا: ''یہ کہاں سے آیا؟!''

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ: یہ (کھانا) خدا کی بارگاہ سے آیا ہے خدا جسے چاہتا ہے بے حساب، رزق دیتا ہے. (آل عمران: ۳/۳۷)

اس کے بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو بھی پکارا وہ تشریف لائے تو پنجتن پاک علیہم السلام اور تمام امہات المومنین نے ایک ساتھ مل کر کھانا نوش فرمایا اور سب لوگ بالکل سیر ہو گئے.

حضرت فاطمہ علیہا السلام کا بیان ہے کہ وہ کھانا جوں کا توں باقی رہا جب کہ اسے تمام پڑوسیوں میں بھی تقسیم کیا گیا خداوند عالم نے اس میں بہت زیادہ خیر و برکت، عطا کی. (جلوہ: ص ۳۸۸، ۳۸۹، ح ۲، دلائل و براہین فاطمہ بتول (ع) بحوالہ بحار: ۴۳/۲۷، ح ۳۰)

معجزہ نمبر ۷

مقداد رضی اللہ عنہ ابوذر رضی اللہ عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کے لئے خصوصی حوریں، بغیر ہستے کی جنتی کھجوریں، دعائے نور حضرت فاطمہ علیہا السلام کی برکتیں اور عظمتیں:

جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے بیت الشرف میں داخل ہوا تو فرمایا:

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد مجھ پر بڑے ستم ڈھائے گئے. اس کے بعد فرمایا: سلمانؓ! بیٹھو! میں بیٹھا تو بیان فرمایا: کل میں بیٹھی ہوئی تھی گھر کا دروازہ بند تھا بعدِ رسولخداؐ، نزول ملائکہ اور نزول وحی کا سلسلہ جو ختم ہو گیا میں اس کے بارے میں سوچ رہی تھی یکا یک گھر کا دروازہ ہمارے کھولے بغیر خود بخود کھل گیا جنت کی تین (۳) حوروں نے داخل ہو کر عرض کیا: ہم دار السلام کی حوریں ہیں ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجا گیا ہے اے بنت رسولؐ! ہم آپ کی مشتاق ہیں. ان میں جو سب سے زیادہ سن رسیدہ تھی میں نے اس سے پوچھا: تمھارا نام کیا ہے؟

کہا: میں ''مقدورہ'' ہوں مجھے جناب مقدادؓ بن اسودؓ کے لئے پیدا کیا گیا ہے.

دوسری سے پوچھا: تمھارا نام کیا ہے؟ کہا. میں ''زرہ'' ہوں مجھے جناب ابوذرؓ کے لئے پیدا کیا گیا ہے.

تیسری سے نام پوچھا تو اس نے بتایا: میں ''سلمیٰ'' ہوں جناب سلمانؓ کے لئے پیدا کی گئی ہوں.

شاہزادی بیان فرماتی ہیں: انھوں نے خوب میٹھے خرموں سے بھرے ہوئے چند طبق پیش کئے خرموں کا رنگ برف سے زیادہ سفید اور ان کی خوشبو، مشک سے بہتر تھی. اس کے بعد مجھ سے فرمایا: سلمانؓ! میں نے تمھارا حصہ محفوظ رکھا ہے (کیوں کہ تم ہم اہل بیت (علیہم السلام) میں سے ہو) افطار کرنا اور کل اس کا ہستہ لیکر میرے پاس آنا.

سلمانؓ کا بیان ہے کہ جب میں خرمے لے کر چلا تو جدھر سے گزرتا تھا لوگ مجھ سے پوچھتے تھے کیا تمھارے پاس مشک ہے؟ بہرحال میں نے افطار کیا مگر مجھے ان میں کوئی ہستہ نہ ملا میں نے دوسرے دن جا کر شاہزادی سے عرض کیا: بنت رسولؐ! ان خرموں کے اندر مجھے ایک ہستہ بھی نہ ملا!

حضرت سیدہ علیہا السلام نے فرمایا: سلمانؓ! جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایسے کلمات کی تعلیم دی ہے جن کے پڑھنے سے خداوند عالم نے جنت میں میرے لئے ایک درخت لگایا ہے یہ اسی درخت کے خرمے تھے.

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اگر دنیا میں بخار سے محفوظ رہنا چاہو تو برابر یہ دعا پڑھتی رہو:

(دعائے نور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام)

﴿بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾

بِسْمِ اللهِ النُّوْرِ بِسْمِ اللهِ نُوْرِ النُّوْرِ بِسْمِ اللهِ نُوْرٌ عَلٰى نُوْرٍ بِسْمِ اللهِ الَّذِىْ هُوَ مُدَبِّرُ الْاُمُوْرِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ خَلَقَ النُّوْرَ مِنَ النُّوْرِ وَ اَنْزَلَ النُّوْرَ عَلَى الطُّوْرِ فِىْ كِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِىْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ بِقَدَرٍ مَّقْدُوْرٍ عَلٰى نَبِىٍّ مَّحْبُوْرٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ هُوَ بِالْعِزِّ مَذْكُوْرٌ وَّ بِالْفَخْرِ مَشْهُوْرٌ وَّ عَلَى السَّرَّآءِ وَ الضَّرَّآءِ مَشْكُوْرٌ وَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ آلِهِ الطَّاهِرِيْنَ.

جناب سلمانؓ ناقل ہیں: میں نے یہ دعا یاد کی پھر ایک ہزار (۱۰۰۰) سے زیادہ بخار میں مبتلا مریضوں کو اس کی تعلیم دی وہ سب اذن خدا سے شفایاب ہو گئے. (جلوہ: ص ۳۹۳، ۳۹۴، ح ۸، دلائل و براہین فاطمہ بتول (علیہا السلام) بحوالہ بحار: ۶۶/۴۳، ح ۵۹؛ منتہی الآمال: ۱/۱۳۴، باب دوم، فصل دوم؛ مفاتح الجنان: باب اوّل، فصل ہفتم، دعائے پنجم (دعائے نور): ۲۰۸ بحوالہ مہج الدعوات: سید ابن طاؤسؒ؛ تحفہ: مقصد سوم، ص ۱۷۱، ۱۷۲، معجزہ نمبر ۷)

مؤلف: مفاتیح میں ہے کہ شہزادی صبح شام اس دعا کو پڑھتی تھیں. چوں کہ کتاب جلوہ کی عبارت میں تھوڑا سا اختلاف تھا اس لئے ہم نے مفاتیح سے اس کو نقل کیا. یہ دعا ہماری سب سے پہلی کتاب ''الباقیات الصالحات'' کے صفحہ ۹۹ پر موجود ہے، متفرقات، دعا نمبر ۱۹ ''دعائے نور حضرت فاطمہ علیہا السلام'' نیز **الباقیات الصالحات** کے دوسرے جدید ایڈیشن میں باب چہارم میں صفحہ ۱۵۳، ۱۵۴ پر اور تیسرے ایڈیشن مطبوعہ شعبان ۱۴۲۷ھ میں صفحہ ۲۴۷ پر بھی ہے، یہ کتاب کراچی پاکستان سے بھی ۱۴۲۵ھ میں چھپ چکی ہے.

معجزہ نمبر ۸

ازدواج حضرت علی علیہ السلام و حضرت فاطمہ علیہا السلام کی برکت، شیعوں کے لئے برائت

پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے خدا کی جانب سے میرے چچازاد بھائی اور میری بیٹی کے لئے ایک بشارت اور نوید مسرت یہ ہے کہ خداوند عالم نے فاطمہ (علیہا السلام) کی شادی علی علیہ السلام سے کی اور خازن جنت کو حکم دیا کہ شجرۂ طوبیٰ کو حرکت دے اس میں میرے اہل بیت (علیہم السلام) کے چاہنے والوں کی تعداد کے مطابق، رقعے کی صورت میں پھل لگے پھر ہر ایک کے نیچے نور کا ایک ایک فرشتہ پیدا کیا اور ہر فرشتہ کو ایک ایک رقعہ دے دیا جب قیامت برپا ہوگی تو یہ سارے فرشتے ہمارے تمام چاہنے والوں کو یہ رقعے دے دیں گے یہ ان کے لئے آتش دوزخ سے برائت کی ضمانت ہوں گے. (جلوہ: ص ۳۹۴، ح ۹، دلائل و براہین فاطمہ بتول (علیہا السلام) بحوالہ بحار: ۱۲۳/۴۳، ح ۳۱)

معجزہ نمبر ۹

چادر حضرت سیدہ علیہا السلام کی برکت سے یہودی کے گھر میں نورانیت، یہودیوں کی اسلام کی طرف سبقت

مروی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک یہودی سے بطور قرض تھوڑے سے جَو لئے اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کی اونی چادر، گرو رکھ دی یہودی نے اسے لے جا کر اپنے گھر کے اندر رکھ دی رات میں اس کی بیوی کسی کام سے اس کمرے میں گئی دیکھا کہ پورا کمرہ روشن و منور ہے پلٹ کو شوہر کے پاس آئی اس سے بیان کیا: اس کمرہ میں بڑی

نورانیت ہے!

شوہر کو بھی تعجب ہوا اس کو یاد نہ تھا کہ اس کمرہ میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کی چادر رکھی ہے فوراً اٹھ کر کمرہ میں داخل ہوا کیا دیکھا کہ چادر کے نور کی شعاعیں ایک ایسے چاند کے مانند پھیلی ہوئی ہیں جو نزدیک سے طلوع کئے ہو اس کو تعجب ہوا غور سے چادر کی جگہ کو دیکھا تو اسے پتہ چل گیا کہ اسی کی نورانیت و برکت ہے۔

میاں بیوی نے اپنے اپنے رشتے داروں کو بلا کر دکھایا یہ معجزہ دیکھنے کے لئے اسی (۸۰) سے زیادہ یہودی لوگ جمع ہو گئے اور یہ کرامت دیکھ کر سب کے سب مسلمان ہو گئے .... (جلوہ: ص ۳۹۵، ۳۹۶، ح ۱۱، دلائل و براہین فاطمہ بتول (علیہا السلام) بحوالہ بحار: ۴۳/۳۰، ح ۳۶؛ تحفہ: مقصد سوم، ص ۱۷۳، ۱۷۴، معجزہ نمبر ۱۱)

محدث قمیؒ نے لکھا ہے: اس یہودی کا نام "زید" تھا جب وہ اندر گیا تو دیکھا کہ خورشید فلک عصمت کی چادر کی نورانیت ہے اور اسی کی برکت ہے جو مانند بدر منیر گھر کو روشن اور منور کئے ہوئے ہے.... (منتہی الآمال: باب دوم، فصل دوم، بحوالہ ابن شہر آشوبؒ و قطب راوندیؒ)

معجزہ نمبر ۱۰

﴿تین دنوں تک فاقوں کے باوجود بھی مقدادؓ کی امداد، اس ایثار پر عنایت و لطف پروردگار، جنتی خوشبودار کھانا﴾

مروی ہے کہ ایک دن حضرت امیر المومنین علیہ السلام حضرت فاطمہ علیہا السلام کے حجرہ میں تشریف لائے دیکھا کہ وہ امام حسن علیہ السلام اور امام حسین علیہ السلام کو سلانا چاہتی ہیں لیکن ان پر بھوک کا اس قدر غلبہ ہے کہ انھیں نیند نہیں آ رہی ہے لہذا حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا: آپ جائیں اور کھانے کا بندوبست فرمائیں بچے بھوک کی وجہ سے نہیں سو رہے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام عبد الرحمن بن عوف کے پاس گئے ایک دینار قرض کا مطالبہ کیا وہ گھر کے اندر گئے تھیلی لیکر نکلے عرض کیا: آپ یہ سو دینار لے لیں بعد میں واپس نہ کریں۔ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں اس طرح سے قبول نہ کروں گا کیوں کہ میں نے حضرت پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ **يَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ السُّفْلٰى**: اوپر (دینے) والا ہاتھ نیچے (لینے) والے ہاتھ سے افضل ہے، البتہ مجھے ایک دینار قرض دے دو اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث سن لو کہ انھوں نے فرمایا ہے: **اَلصَّدَقَةُ عَشَرَةٌ وَ الْقَرْضُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ ضَعْفاً**: ایک دینار، صدقہ کا عوض دس (۱۰) دینار ہے اور دس دینار، قرض کا عوض اٹھارہ (۱۸) دینار ہے۔

بہر حال عبد الرحمن نے حضرت علی علیہ السلام کو ایک دینار قرض کے طور پر دیا حضرت لے کر چلے راستہ میں دیکھا کہ مقداد بن اسودؓ کنارے بیٹھے ہوئے ہیں دریافت فرمایا: اس وقت یہاں کیوں بیٹھے ہو؟ عرض کیا: ایک

ضرورت سے بیٹھا ہوں. پوچھا: کون سی ضرورت ہے؟ عرض کیا: مجھے چار دنوں سے کھانا نہیں نصیب ہوا ہے! فرمایا: یہ دینار لے لو! کیونکہ تم ہم سے زیادہ حقدار ہو تم چار دنوں سے بھوکے ہو اور ہم صرف تین دنوں سے بھوکے ہیں.

نماز مغربین کا وقت ہو چکا تھا مسجد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رخ کیا وہاں پہنچ کر آنحضرتؐ کے ساتھ نماز جماعت ادا کی نماز سے فارغ ہوئے تو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علیؑ! میں تمھارے گھر چل کر تمھارا مہمان رہوں گا.

حضرت علی علیہ السلام نے قبول فرمایا پھر پیغمبرؐ سے پہلے گھر پہنچ گئے اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو یہ خوشخبری سنادی ادھر پیچھے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی آ پہنچے شہزادی کے حجرہ میں تشریف لائے بنت رسولؐ نے دوسرے حجرہ میں جا کر سجدہ میں سر رکھ کر عرض کیا: خدایا! تجھے محمد وآل محمد علیہم السلام کا واسطہ! ہمارے لئے کھانا نازل فرما!

ابھی سجدہ سے سر نہیں اٹھایا تھا کہ آپ کے مشام میں خوشبوئے طعام پہنچ گئی سر اٹھایا تو ایک بڑا سا پیالہ دیکھا جو کھانے سے بھرا ہوا تھا اس سے مشک سے بہتر خوشبو آ رہی تھی لا کر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا.

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا: مِنْ اَيْنَ لَکِ هٰذَا الطَّعَامُ؟ بیٹی! یہ کھانا تمھارے پاس کہاں سے آیا؟ حضرت فاطمہ علیہا السلام نے عرض کیا: مِنْ عِنْدِ اللهِ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ: خداند عالم کی بارگاہ سے آیا ہے وہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے.

آنحضرتؐ نے خدا کا شکر ادا کیا اور فرمایا: خدا نے مجھے جناب مریم (علیہا السلام) جیسی بیٹی عطا کی حضرت زکریا علیہ السلام جب ان کے پاس جاتے ان کے پاس کھانا موجود پاتے تھے وہ فرماتے تھے: اَنّٰى لَکِ هٰذَا الطَّعَامُ: یہ کھانا تمھارے پاس کہاں سے آیا؟ وہ جواب میں کہتی تھیں: مِنْ عِنْدِ اللهِ يَرْزُقُ مَنْ يَّشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ: خدا کے پاس سے آیا ہے وہ جسے چاہتا ہے بے حساب رزق دیتا ہے.

بہر حال اہل بیت علیہم السلام کھانے میں مشغول ہوئے تو دروازہ پر ایک سائل آ گیا حضرت علی علیہ السلام نے اسے کھانا دینا چاہا مگر آنحضرتؐ نے یہ کہہ کر روک دیا کہ یہ ابلیس ملعون ہے اسے پتہ چل گیا ہے کہ ہمارے پاس جنت سے کھانا آیا ہے وہ بھی ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہونا چاہتا ہے.

ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام مسجد میں تشریف فرما تھے ایک اعرابی نے حضرت علی علیہ السلام کو پکارا پھر انھیں دینار کی ایک تھیلی پکڑا کر غائب ہو گیا. جناب امیر علیہ السلام وہ تھیلی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کی خدمت میں لائے پوچھا: علیؑ! جانتے ہو یہ اعرابی کون تھا؟ عرض کیا: خدا اور اس کے رسولؐ بہتر جانتے ہیں.
فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے اور اس وقت زمین کے اندرونی خزانوں میں سے اسے لے کر آئے جو تم نے مقداد کو ایک دینار دیا خدا نے اس کے عوض میں تم کو بیس (۲۰) جزء ثواب دیئے اور اس کے [دو جزء] بہت جلد دنیا ہی میں دے دیئے ایک یہ تھیلی اور دوسرے یہ کھانا اور بقیہ چیزیں آخرت میں عطا فرمائے گا وہ ایسی نعمتیں ہوں گی جنھیں نہ تو کوئی آنکھ دیکھے ہوگی اور نہ کوئی کان سنے ہوگا. (تحفہ: مقصد سوم، ص ۱۶۸، ۱۶۹، معجزہ نمبر ۲)

کتاب جلوہ میں یہ معجزہ بہت مختصر ہے اور حضرت علی علیہ السلام نے جس سے قرض لیا اس کا نام نہیں لکھا ہے.
(جلوہ: دلائل و براہین فاطمہ بتول علیہا السلام: ص ۳۹۲، معجزہ نمبر ۷)

معجزہ نمبر ۱۱

باغ فدک کی سند پھاڑنے والے کے لئے بددعا اور اس کا اثر

مروی ہے کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دار فانی سے سرائے جاودانی کی طرف کوچ فرما گئے تو پہلے نے خلافت کو غصب کر لیا اور باغ فدک کو بھی چھین لیا جب آپ اس کے پاس گئیں اور دلائل سے اپنا حق ثابت کیا تو اس نے ایک نوشتہ دے دیا کہ فدک، فاطمہ (علیہا السلام) کا حق ہے.

آپ اس سند کو لے کر گھر کی طرف روانہ ہوئیں راستہ میں دوسرا مل گیا نوشتہ کو چھین کر پھاڑ دیا تو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے اس طرح بددعا دی: "مَزَّقْتَ كِتَابِي مَزَّقَ اللّٰهُ بَطْنَكَ: تم نے میرا نوشتہ پھاڑ دیا خدا تمھارا شکم چاک کر دے." بی بی کی دعا باب اجابت سے ٹکرائی آخر کار اس کا شکم چاک کر دیا گیا. (تحفہ: مقصد سوم، ص ۱۷۳، معجزہ نمبر ۱۰)

معجزہ نمبر ۱۲

حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے گھر خود بخود چکی چلنا

جناب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو بلانے کے لئے مجھے حضرت فاطمہ علیہا السلام کے گھر بھیجا میں نے جا کر دیکھا کہ چکی خود بخود چل رہی ہے وہاں پر کوئی موجود نہ تھا میں وہاں سے باہر آیا تو راستہ میں حضرت علی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ان کے ساتھ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا تو اپنے پاس بلا کر کچھ کہا جسے حاضرین میں سے کوئی بھی نہ سمجھ سکا.

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! مجھ کو بڑا تعجب ہے حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں خود بخود چکی کو چلتے ہوئے

دیکھا ہے وہاں کوئی موجود نہ تھا فرمایا: ابوذرؓ! خداوند عالم نے فاطمہ علیہا السلام کے اعضاء و جوارح کو یقین و نور سے پُر کر رکھا ہے اور میری بیٹی کی کمزوری پر رحم فرمایا ہے تمہیں پتہ نہیں کہ کچھ ایسے فرشتے پیدا کئے گئے ہیں جو مشکلات میں میری ذریت کی مدد کرتے ہیں اور ان کی حاجت پوری کرنے پر مامور کئے گئے ہیں۔ (تحفہ: مقصد سوم، ص ۱۷۴، معجزہ نمبر ۱۲)

کتاب جلوہ میں ہے کہ میں نے پہلی مرتبہ پکارا تو کوئی جواب نہ ملا دوبارہ حضرت علی علیہ السلام کو پکارا تو آپ باہر نکلے پھر ہم ساتھ میں رسول خداؐ کی خدمت میں آئے۔ (جلوہ: دلائل و براہین فاطمہ بتول علیہا السلام: ص ۳۹۱، ۳۹۲ معجزہ نمبر ۶، بحوالہ بحار: ۲۹/۴۳، ح ۳۴)

معجزہ نمبر ۱۳

چکی چلانے کی وجہ سے دست مبارک سے خون کا جاری ہونا سلمانؓ کا آٹا پیسنا پھر چھوڑ کر نماز جماعت ادا کرنا

جناب سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں: حضرت فاطمہ علیہا السلام بیٹھی ہوئی چکی میں جو پیس رہی تھیں اس کے دستہ سے خون جاری تھا، گھر کے ایک گوشہ میں امام حسین علیہ السلام گریہ کر رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: بنت رسول! اس قدر آپ کا ہاتھ زخمی ہو چکا ہے فضہ بھی تو یہیں بیٹھی ہوئی ہیں!

فرمایا: رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے مجھ سے تاکید و سفارش کی ہے کہ ایک دن میں کام کروں اور ایک دن فضہؓ، کل ان کی باری تھی (پس آج میری باری ہے) سلمانؓ نے عرض کیا: میں آزاد شدہ غلام ہوں آپ اجازت دیں کہ چکی چلاؤں یا امام حسین علیہ السلام کو رونے سے چپ کراؤں۔

فرمایا: میں بچہ کو کھلانے و بہلانے کے لئے زیادہ مناسب ہوں تم جو پیس دو۔ میں نے جو کے تھوڑے آٹے تیار کئے اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا چھوڑ کر رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) کے ساتھ نماز جماعت ادا کی جب میں نماز سے فارغ ہوا تو جو کچھ دیکھا تھا حضرت علی علیہ السلام سے بیان کیا۔

حضرت علی علیہ السلام رو پڑے باہر گئے تھوڑی دیر میں واپس آئے اور اب مسکرا رہے تھے پیغمبرؐ نے مسکراہٹ کا سبب پوچھا: حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا:

جب میں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے پاس پہنچا تو دیکھا کہ وہ پشت کے بل سوئی ہوئی ہیں اور امام حسین علیہ السلام ان کے سینہ پر سوئے ہوئے ہیں اور ان کے پاس جو چکی ہے وہ خود بخود چل رہی ہے!

پیغمبرؐ خوش ہو کر مسکرائے اور فرمایا: علیؑ! خداوند عالم کی جانب سے روئے زمین پر کچھ فرشتے معین ہیں جو قیامت تک محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کی خدمت کرتے رہیں گے۔ (جلوہ:

دلائل و براہین فاطمہ بتول علیہا السلام، ص ۳۹۰، ۳۹۱، معجزہ نمبر ۵، بحوالہ بحار: ۴۳/۲۸، ح ۳۳)

کتاب تحفۃ المجالس میں یہ معجزہ بہت مختصر ہے اور لکھا ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے خود بخود چکی کو چلتے ہوئے دیکھ کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر دی تھی حضرت علی علیہ السلام نے نہیں بتایا تھا۔ (تحفہ: مقصد سوم، ص ۱۷۴، معجزہ نمبر ۱۳)

معجزہ نمبر ۱۴

یہودیوں کی شادی میں شرکت، خدا کے نزدیک حضرت فاطمہ علیہا السلام کی شان وعظمت دیکھ کر یہودیوں کا اسلام قبول کرنا:

یہودیوں کے ہاں شادی تھی وہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کرنے لگے: ہمارا آپ کے اوپر پڑوسی ہونے کا حق ہے آپ سے التماس و درخواست ہے کہ اپنی بیٹی حضرت فاطمہ علیہا السلام کو ہمارے گھر بھیج دیں تا کہ شادی کی رونق دوبالا ہو جائے۔ اس پر انھوں نے بہت اصرار کیا۔

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ حضرت علی علیہ السلام کی زوجہ ہیں ان کو اس سلسلہ میں اختیار ہے۔ پھر انھوں نے دوبارہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ حضرت علی علیہ السلام سے سفارش کر دیں کہ انھیں اس پروگرام میں شرکت کی اجازت دے دیں۔

بہر حال یہودی لوگ دریا اور خشکی کی تمام زینتیں جمع کیے ہوئے تھے وہ یہ سوچ رہے تھے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام پھٹے پرانے لباس پہن کر حاضر ہوں گی تو اس طرح سے ان کی ذلت و رسوائی ہو جائے گی۔ اتنے میں جبرئیل امین بارگاہ ربُّ العالمین سے نہایت عمدہ ایک جوڑا جنتی لباس لے کر حاضر ہو گئے وہ اس قدر آراستہ تھا کہ کسی آنکھ نے ویسا لباس نہیں دیکھا تھا۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام نے اسے زیب تن فرمایا اور سارے زیورات پہنے جب لوگوں نے یہ منظر دیکھا تو سارے زیورات، لباس اور خوشبو پر تعجب کیا اور جس وقت جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری بیٹی، یہودی عورتوں کے پاس پہنچیں تو وہ یہ حسین منظر دیکھ کر یکایک سجدہ میں گر پڑیں ان کے قدموں کو چوما اور یہ معجزہ دیکھ کر بہت سے یہودی، مسلمان ہو گئے۔ (جلوہ: دلائل و براہین فاطمہ بتولؑ، ص ۳۹۶، معجزہ نمبر ۱۲، بحوالہ بحار: ۴۳/۳۰، ح ۳۷)

❁ شہزادی کے معجزات پر مشتمل مستقل کتابوں کی کمی:

واضح رہے کہ حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کے معجزات وکرامات کا ذکر بہت کم کتابوں میں ہوا ہے جن کتابوں میں ذکر بھی ہوا ہے تو ان میں بہت ہی کم معجزات منقول ہیں وہ بھی مکرر ہیں شیخ حر عاملیؒ کی کتاب اثبات

www.kitabmart.in

الہداۃ میں معصومۂ کونین، مادر حسنین علیہا السلام کے معجزات کا بالکل ذکر ہی نہیں ہے اسی طرح ''فاطمۃ (علیہا السلام) من المھد الی اللحد ''میں آقائے قزوینیؒ، منتہی الآمال میں محدث قمیؒ، نقوش عصمت میں علامہ جوادیؒ اور سیرت فاطمہ زہرا علیہا السلام میں آغا سلطان دہلویؒ نے بھی کرامات کو ذکر نہیں کیا ہے۔

بحار میں علامہ مجلسیؒ اور ناسخ التواریخ میں علامہ سپہر کاشانیؒ نے اکثر کرامات کو علامہ راوندیؒ کی مشہور کتاب الخرائج والجرائح سے نقل فرمایا اور کتاب ''جلوہ ہائے اعجاز معصومین (علیہم السلام)'' جو اسی خرائج کا فارسی ترجمہ ہے اس کتاب میں جہاں پر بھی حوالوں میں لفظ جلوہ کے بعد یہ عبارت ہو کہ ''بحوالہ بحار'' تو اس سے یہ غلط فہمی نہ ہو کہ صاحبِ خرائج نے بحار سے نقل کیا ہے کیونکہ خرائج کے بعد بحار لکھی گئی ہے اور علامہ مجلسیؒ نے خرائج سے ان کرامات کو اپنی کتاب بحار میں نقل فرمایا ہے فارسی مترجم نے جو نیچے حواشی میں بحار کے حوالے دیئے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ یہ کرامت، بحار میں بھی موجود ہے شاید بحار کے مشہور و مقبول ہونے کی وجہ سے انھوں نے بحار کے حوالوں کا اضافہ کیا ہے اور بحار کے علاوہ دیگر کتابوں کے بھی حوالے دیئے ہیں۔

بہر حال کتاب جلوہ میں جو بحار الانوار کے حوالے ہیں وہ ذیل کے ایڈیشن کے بالکل مطابق ہیں:

مؤسسۃ الوفاء بیروت لبنان، طبع دوم ۱۹۸۳ء۔

مذکورہ جن کتابوں میں شہزادیٔ کونین کے کرامات نہیں ہیں تو نہ ہونے سے مراد یہ ہے کہ علیٰحدہ و مستقل طور پر کرامات کا کوئی باب وعنوان وغیرہ نہیں ہے ورنہ انھیں کتابوں میں مختصر طور پر عام طور سے فضائل و مناقب اور ولادت سے متعلق بعض معجزات موجود ہیں کاش معتبر کتابوں میں مزید کرامات ہوتے تو میں اپنی اِس کتاب میں نقل کرنے کی سعادت حاصل کرتا اور شہزادی کے مزید کرامات و معجزات سے اسے زینت بخشتا۔

ابھی ابھی حال ہی میں پہلی مرتبہ ۱۳۷۹ھ،ش، میں ''کرامات الفاطمیہ (علیہا السلام)'' نام کی ایک کتاب رقعی سائز میں ۱۸۴ صفحات پر مشتمل قم مقدسہ انتشارات مہدی یار سے شائع ہوئی ہے بڑی خوشی ہوئی خرید کر مطالعہ کیا برخلاف گزشتہ مذکورہ کتابوں کے اس میں بہت زیادہ کرامات ہیں مگر چونکہ وہ قدیم معتبر کتابوں سے نقل نہیں کئے گئے ہیں لہٰذا پسند نہ آنے کی بنا پر انھیں نقل نہ کیا اس کے مؤلف آقائے شیخ علی میر خلف زادہ کی دوسرے معصومین علیہم السلام کے کرامات پر مشتمل دوسری کتابیں بھی ہیں خدا انھیں جزائے خیر دے۔ (آمین)

اسی کتاب کے دسویں باب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کے معجزہ نمبر (۱۱۲) اور معجزہ نمبر (۱۱۳) کو موصوف کی دوسری کتاب ''کرامات الرضویہ'' سے نقل کیا گیا ہے۔

۳

باب سوم

معجزات حضرت علی علیہ السلام

صفحہ ۱۵۷...تا...صفحہ ۲۴۰

معجزات کی مجموعی تعداد: ۹۰

احادیث حضرت امام علی علیہ السلام

حدیث نمبر ۱

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهُ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهُ: جس نے اپنے کو پہچانا اس نے خدا کو پہچانا. (گفتار دلنشین، بحوالہ غرر الحکم، فصل ۷۷، حدیث ۳۰۱)

حدیث نمبر ۲

لَا تَكُونَنَّ عَبْدَ غَيْرِكَ فَقَدْ جَعَلَكَ اللّٰهُ سُبْحَانَهُ حُرّاً: ہرگز دوسروں کے غلام نہ بنو کیونکہ خدا نے تم کو آزاد بنایا ہے. (گفتار دلنشین، بحوالہ غرر الحکم: فصل ۸۵، حدیث ۲۱۹)

حدیث نمبر ۳

لَا تَنْظُرْ اِلٰى مَنْ قَالَ وَ انْظُرْ اِلٰى مَا قَالَ: یہ نہ دیکھو کس نے کہا ہے یہ دیکھو کیا کہا ہے. (گفتار دلنشین، بحوالہ غرر الحکم: فصل ۸۵، حدیث ۴۰)

حدیث نمبر ۴

اَلدَّاعِيُ بِلَا عَمَلٍ كَالرَّامِيِ بِلَا وَتَرٍ: بغیر عمل کے عمل کی دعوت دینا ایسا ہی ہے جیسے بغیر چلہ کے کمان سے تیر چلانا. (گفتار دلنشین، بحوالہ نہج البلاغہ: صبحی صالح، قصار الحکم ۳۳۷، ص ۵۳۴)

حدیث نمبر ۵

بِالْعَمَلِ تَحْصُلُ الْجَنَّةُ لَا بِالْاَمَلِ: جنت عمل سے حاصل ہوتی ہے امید سے نہیں. (گفتار دلنشین، بحوالہ غرر: فصل ۱۸، حدیث ۱۱۹)

معجزہ نمبر ۱

جنوں سے زبردست جنگ، کنویں سے پانی بھرنا، پیاسے لشکر اسلام کو سیراب کرنا

ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ جب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے مکہ معظمہ کی طرف روانہ ہوئے تو راستہ میں پانی نہ مل سکا لشکر اسلام پر پیاس کا غلبہ ہو گیا سب کی فریاد العطش بلند ہوگئی کسی جانب پانی کی کوئی خبر نہ تھی پیغمبرؐ نے فرمایا: ''وہ درخت جو دکھائی دے رہے ہیں ان کے قریب پانی کا کنواں ہے تم میں سے کون چند افراد کے ساتھ جا کر مشکوں کو بھر لائے گا؟''

ایک صحابی نے کھڑے ہو کر عرض کیا: میں جاؤں گا. پھر وہ چند پیادہ سقاؤں کو لے کر روانہ ہوئے جب یہ سب لوگ درختوں کے پاس پہنچے تو وہاں شعلے بھڑکنے لگے، خوفناک آوازیں آنے لگیں لہٰذا یہ لوگ ڈر کر واپس آ گئے صورت حال بیان کی تو آنحضرتؐ نے فرمایا: ''وہ جن ہیں اگر تم لوگ جاتے تو کچھ بھی نہیں بگڑتا اس وقت بھی جو جائے گا میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں.''

ایک دوسرا شخص اٹھا انھیں لوگوں کے ساتھ چلا جب چند قدم آگے بڑھا تو خوفناک آوازیں بہت زیادہ بڑھ گئیں، بغیر کسی ایندھن کے آگ جلنے لگی، بجلی و کڑک کی آوازیں آنے لگیں یہ لوگ بھی ڈر کر بغیر کنویں کے پاس گئے ہی واپس آ گئے اور دوسروں کو بھی ڈرایا.

تیسری مرتبہ وہ لوگ جو بہادری میں مشہور تھے پہلے والے افراد کے ساتھ گئے مگر ثابت قدم نہ رہ سکے اور آخر کار پلٹ آئے پیاسے رہنا گوارا کر لیا فرار اختیار کیا پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں واپس آ کر دیکھی ہوئی چیزیں بیان کیں آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو طلب کر کے فرمایا: ''علیؑ! جاؤ لوگوں کو پیاس سے نجات دو!''

سلمہ بن اکوع کا بیان ہے کہ میں چاروں مرتبہ ہر جانے والے گروہ کے ساتھ تھا جب حضرت علی علیہ السلام ان درختوں کے پاس پہنچے آگ دیکھی خوفناک آوازیں سنیں اور اپنے ہمراہیوں کا خوف دیکھا تو ان سے فرمایا:

''میرے قدم بقدم چلو ادھر ادھر نہ دیکھنا!''

سب لوگ اس ہدایت کے مطابق کنویں کے پاس پہنچے کنویں کے اندر ڈول کو ڈالا جب دو (۲) مشک بھر چکے

تو جنوں نے رسی کاٹ دی ڈول گر گیا حضرت علی علیہ السلام نے ساتھیوں سے فرمایا: ''کون اس کنویں کے اندر اتر کر ڈول کو واپس لائے گا؟'' سب نے ایک زبان ہو کر عرض کیا: یا علیؑ! کسی میں اتنی جرأت نہیں ہے۔

راوی کہتا ہے: میں نے آپ کو دیکھا کہ بہادری کے ساتھ فرمایا:

''جو کچھ دیکھنا اور سننا اس پر صبر کرنا خوف نہ کھانا!''

یہ کہہ کر آپ کنویں کے اندر اترے تھوڑی دیر بعد شور بلند ہوا، ہمارے کانوں میں قہقہے کی آوازیں آئیں اس وقت ہم ایسی آوازیں سن رہے تھے کہ گویا ان لوگوں کا دم گھٹ رہا ہے، گلوں میں آوازیں پھنسی ہوئی ہیں اور وہ خُناق (حلق کی بیماری) میں مبتلا ہیں۔

پھر یکا یک حضرتؑ کے گرنے کی آواز آئی ہم نے آپ کی ہلاکت کا یقین کر لیا اَلْحَذَرُ! وَ اَلْاَمَان! کی آواز بلند ہوئی گریہ شروع ہوا حضرت علی علیہ السلام نے پکار کر فرمایا: کنویں کے اندر رسی ڈالو!

پھر آپ نے ڈول کو رسی میں باندھا اور فرمایا: اوپر کھینچ لو!

حضرت ڈول میں پانی بھرتے تھے ہم اس کو اوپر کھینچ لیتے تھے اس طرح سے سب لوگ سیراب ہو گئے، تمام مشکیں پانی سے بھر گئیں، حضرت کنویں سے باہر نکلے ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک مشک اور حضرت نے دو (۲) مشک پانی اٹھایا سب لوگ روانہ ہوئے۔

جب ہم درختوں کے پاس پہنچے تو آگ اور خوفناک آوازوں کا کوئی اثر باقی نہ رہ گیا پیغمبر اکرمؐ کی خدمت میں آئے سارا ماجرا بیان کیا سب کو بڑی حیرت ہوئی اس کے بعد جس کا دل چاہتا تھا وہ جا کر کنویں سے پانی نکال لاتا تھا۔

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ اس جن کا بھائی تھا جس کو حضرت علی علیہ السلام نے صفا و مروہ میں قتل کیا تھا وہ علی علیہ السلام سے اپنے بھائی کا انتقام لینا چاہتا تھا آخر کار قتل ہو گیا اور مسلمانوں کو اس کے شر سے نجات مل گئی۔ (تحفۃ المجالس: مقصد دوم: ص ۸۶، معجزہ نمبر ۱۰، بحوالہ ہائے کشف الغمہ وروضۃ الواعظین)

معجزہ نمبر ۲

بادل پر عالم ملکوت کی سیر، عظیم فرشتہ کا دیدار، سدیاجوج وماجوج، برخائیل فرشتۂ کوہ قاف، حضرت صالح علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے ملاقات، قوم عاد سے جنگ، صرف پانچ گھنٹوں میں یہ سب کچھ!

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ خلافت عمر کے زمانہ میں ایک دن حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت

امام حسین علیہ السلام محمد حنیفہ رضی اللہ عنہ محمد رضی اللہ عنہ بن ابی بکر، عمار یاسر رضی اللہ عنہ اور مقداد بن اسود کندی رضی اللہ عنہ سر حلقۂ شاہ اولیاء حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے امام حسن علیہ السلام نے آپ سے عرض کیا: اے پدر بزرگوار! اے سید عالی مقدار! خدا نے جناب سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام کو ایسی بادشاہت عطا کی تھی کہ ویسی کسی کو نصیب نہ ہو سکی ان کے جیسی عظمت و بزرگواری کسی کو بھی نہ مل سکی تو کیا آپ کو بھی ان میں سے کچھ عطا ہوئی ہے؟

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اس خدا کی قسم! جس نے دانہ کو شگافتہ کیا اور مخلوق کو عدم سے وجود میں لایا خدا نے تمھارے بابا کو اتنی زیادہ کرامت و عظمت عطا کی ہے کہ کسی کو عطا نہیں کی ہے نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد عطا کرے گا۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا: بابا! میرا دل بہت زیادہ مشتاق ہے کہ خدا نے عالم ملکوت سے جو کچھ آپ کو عطا کیا ہے اسے دیکھوں اور یقیناً اسے دیکھ کر دوسرے لوگوں کا بھی ایمان اور زیادہ ہو جائے گا۔

آپ نے بیٹے کی فرمائش پوری کی فوراً اٹھ کر دو (۲) رکعت نماز ادا کی چند کلمات پڑھے جو ہم نہ سمجھ سکے پھر اس طرح سے پچھم کی طرف دست مبارک بڑھایا کہ آپ کی زیر بغل نمودار ہوگئی جب ہاتھ کو کھینچا تو آپ کے ہاتھ پر بادل تھا اس کو کھینچ رہے تھے اس کے بعد بہت سے بادل آپ کے سر مبارک پر آ کر ٹھہر گئے ہم لوگ مشاہدہ کر رہے تھے حضرت نے حکم دے کر بادلوں کو نیچے اتارا۔

سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! میں نے بادلوں کو دیکھا کہ وہ اترتے ہوئے کہہ رہے تھے: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم) وَ اَنَّکَ وَصِیُّ نَبِیِّ الْکَرِیْمِ مَنْ شَکَّ فِیْکَ هَلَکَ وَ مَنْ تَمَسَّکَ بِکَ فَقَدْ سَلَکَ سَبِیْلَ النَّجَاةِ: میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس کے رسول ہیں اور آپ، نبی کریم کے وصی ہیں جو آپ کے بارے میں شک کرے گا وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو آپ سے متمسک رہے گا وہ نجات پا جائے گا۔

پس وہ بادل زمین پر اتر کر بساط کی صورت میں ہو گئے ہم لوگ ان پر بیٹھے تو ان سے مشک ازفر کی خوشبو نکل رہی تھی شاہ ولایت نے فرمایا: ''اٹھو بساط پر بیٹھو!''

جناب سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم سات (۷) افراد ان پر بیٹھے حضرت امیر علیہ السلام اٹھے پچھم کی طرف اشارہ کیا، زبان مبارک پر چند کلمات جاری کئے ہم نہ سمجھ سکے ابھی حضرت کی بات پوری نہ ہونے پائی تھی کہ ہوا چلنا شروع ہو گئی وہ بساط ہوا کے دوش پر بلند ہوا اس کے بعد حضرت بادل کے دوسرے ٹکڑے پر بیٹھے ہم نے دیکھا کہ

آپ ایک نورانی کرسی پر دو(۲) زرد لباس پہنے، یاقوت سرخ کا تاج، سر پر رکھے ایسی نعلین پہنے ہوئے تھے جن کے بند، یاقوت کے تھے اور دست مبارک میں دُرِ سفید کی ایسی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے جس کی روشنی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا: ''بابا! انگوٹھی کی وجہ سے پوری کائنات حضرت سلیمان علیہ السلام کی اطاعت کرتی تھی آپ بھی تو امیر مومنان اور پیشوائے متقیان ہیں کس چیز کی وجہ سے مخلوق آپ کی اطاعت کرتی ہے؟''

شاہ ولایت نے فرمایا: ''اے جان پدر! میں وجهُ الله ، عینُ الله ، لسانُ اللهِ النّاطق ، سِرُّ الله ، ولیُّ الله ، بابُ الله ، یدُ الله ، قدرةُ الله ، حُجّةُ الله ہوں، لوگ میری وجہ سے خالق و مخلوق کو پہچانتے ہیں، میں روئے زمین پر کنز اللہ اور قاسم بہشت و دوزخ ہوں.

پھر فرمایا: بیٹا حسنؑ! تم کو سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی دکھاؤں؟''

عرض کیا: ہاں! ضرور دکھائیں. آپ نے ایک تھیلی میں ہاتھ ڈالا چاندی کی ایک انگوٹھی نکالی جس کا نگینہ یاقوت کا تھا اس پر چار(۴) سطریں لکھی ہوئی تھیں فرمایا: یہی سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام کی انگوٹھی ہے دیکھو اس پر ہمارے نام نقش ہیں.

جناب سلمان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ یہ سب دیکھ کر ہم بہت تعجب کر رہے تھے تو شاہ مرداں نے فرمایا: ''کس بات پر تعجب ہے؟ مجھ سے اس طرح کی چیزیں دیکھنے پر تعجب نہ کرو خدا کی قسم! آج ایسی چیزیں دکھاؤں گا کہ تم لوگ کبھی اس سے پہلے نہ دیکھے ہوگے اور اس کے بعد بھی نہ دیکھ سکو گے.''

حضرت امام حسن علیہ السلام نے عرض کیا: اے پدر بزرگوار! ہمارا دل چاہتا ہے کہ سدّ یاجوج و ماجوج [سدّ سکندر، سدّ یاجوج: کانسی (سیسہ پلائی ہوئی، تانبے اور رانگے) کی وہ دیوار جس کو سکندر بادشاہ نے تاتار اور چین کے درمیان بنوایا تھا۔ فیروز اللغات: ص ۷۴۱] اور خود انھیں بھی دیکھیں. حضرت امیر علیہ السلام نے ہوا کو حکم دیا کہ بساط کو بلند کرے. امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں: ہوا سے بجلی کی کڑک جیسی آواز سنائی دینے لگی پھر ہوا نے ہم کو بلند کیا حضرت علی علیہ السلام اس کرسی پر بیٹھے ہوئے ہمارے پیچھے آرہے تھے اس طرح سے ہم ایک بہت بڑے پہاڑ کے قریب پہنچے اس پر ایک بہت بڑا سوکھا، مرجھایا ہوا درخت تھا جس کے پتے جھڑ چکے تھے ہم نے حضرت سے سوال کیا: کیوں یہ درخت خشک ہوگیا ہے اور اس کے پتے جھڑ گئے ہیں؟

فرمایا: ''درخت ہی سے پوچھو! وہ جواب دے گا.''

حضرت امام حسن علیہ السلام نے پوچھا: اے درخت کیوں خشک ہو گیا؟ اس نے جواب نہ دیا۔ حضرت امیر علیہ السلام نے اس کی طرف رخ کر کے فرمایا: "حکم خدا سے ان کو جواب دو!"

سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: خدا کی قسم! اس درخت سے آواز بلند ہوئی: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ يَا وَصِيَّ رَسُولِ اللّٰهِ! وَخَلِيفَتَهُ مِنْ بَعْدِهِ حَقّاً: اے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی! اور ان کے بعد ان کے برحق خلیفہ! میں حاضر ہوں! میں حاضر ہوں!

حضرت نے فرمایا: تفصیل کے ساتھ ان سے اپنی حالت بیان کرو۔ وہ درخت اس طرح گویا ہوا: اے ابو محمد! (حضرت امام حسن علیہ السلام) آپ کے پدر بزرگوار ہر شب یہاں تشریف لا کر دو (۲) رکعت نماز پڑھتے تھے، سحر تک صلوات بھیجتے اور خدا کی تسبیح بیان کرتے تھے، جب ان وظائف سے فارغ ہوتے تھے تو سفید بادل آتا تھا اس سے عنبر کی سی خوشبو آتی تھی اس پر نورانی کرسی ہوتی تھی، اس پر بیٹھ کر چلے جاتے تھے۔ میں آنجناب کی آمد کی برکت سے عیش و کامرانی کرتا تھا اس وقت چالیس (۴۰) راتیں گزر چکی ہیں کہ میں اس شرف و کرامت سے محروم ہوں غمگین ہو کر حضرت کی مفارقت سے خشک ہو گیا ہوں۔ یا امیر المومنینؑ! بحق خدا میری عاجزانہ گزارش ہے کہ مجھ کو اس سرور سے محروم نہ فرمائیں کیوں کہ میں آپ کی خوشبو سے عیش و عشرت کرتا ہوں۔

سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم کو درخت کی بات پر بہت زیادہ تعجب ہوا پھر حضرت علی علیہ السلام کرسی سے اترے درخت کے پاس جا کر انھوں نے دو (۲) رکعت نماز ادا کی دست مبارک کو درخت پر پھیرا وہ فوراً ہرا بھرا ہو گیا اس میں پتے اور پھل لگ گئے۔ میں نے حضرت امیر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: یہ چیز بہت عجیب و غریب تھی، آپ نے فرمایا:

اس کے بعد جو کچھ دیکھو گے وہ چیز اس سے بھی زیادہ عجیب ہوگی۔ اس کے بعد پھر اسی کرسی پر بیٹھے ہوا نے آپ کے بساط کو بلند کیا یہاں تک کہ ہم نے پوری دنیا کی سیر کی ہم نے ایک ایسا فرشتہ دیکھا جو ہوا میں کھڑا تھا اس کا سر جھکا ہوا، اس کے پیر دریا کی گہرائی میں تھے اس کا ایک ہاتھ مشرق اور دوسرا مغرب میں تھا اس نے ہم کو دیکھ کر کہا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُولُ اللّٰهِ (صلّی اللہ علیہ و آلہ و سلم) وَ اَنَّكَ وَصِيُّ نَبِيِّ اللّٰهِ حَقّاً بِغَيْرِ شَكٍّ مَنْ شَكَّ فِيكَ فَهُوَ كَافِرٌ: میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خدا کے رسول ہیں اور بلاشک آپ ان کے برحق خلیفہ ہیں جو آپ کے بارے میں شک کرے وہ کافر ہے۔

جناب سلمان کہتے ہیں: میں نے شاہ ولایت سے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! یہ کون فرشتہ ہے؟ اور کیوں اس کا ایک ہاتھ مشرق اور دوسرا مغرب میں ہے؟ فرمایا: ''میں نے حکم خدا سے اس فرشتہ کو یہاں پر روک رکھا ہے، اس کو رات اور دن کے بدلنے پر مامور کیا ہے یہ قیامت تک ایسے ہی کھڑا رہے گا خداوند عالم نے امور دنیا کی تدبیر میرے ذمہ کی ہے۔''

اس کے بعد ہوا نے بساط کو بلند کیا ہم سدِ یاجوج و ماجوج تک پہنچے وہاں بہت اونچا کالا پہاڑ دیکھا شاہ ولایت نے بادل سے فرمایا: ''اس پہاڑ کے نیچے اترو!'' سلمان ناقل ہیں کہ جب ہم وہاں اترے تو عجیب و غریب تین (۳) مخلوق کو دیکھا بعض کا قد و قامت بیس (۲۰) گز تھا! اور چوڑائی دس (۱۰) گز تھی! بعض اپنا ایک کان نیچے پھیلائے ہوئے اور دوسرا کان اوڑھے ہوئے تھے!

حضرت امیر نے بادل سے فرمایا: ''ہم کو کوہِ قاف کی جانب لے چلو!'' وہ ہم کو لے چلا تو ہم ایک ایسے پہاڑ کے پاس پہنچے جو یاقوت سرخ کا تھا اور پوری دنیا میں پھیلا ہوا تھا وہاں آدمی کی صورت میں ایک فرشتہ مقرر تھا اس نے حضرت کو دیکھ کر عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! اَ تَاْذَنُ لِیْ فِی الْکَلَامِ؟ اے امیر المومنینؑ! آپ پر سلام ہو کیا آپ مجھے بات کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں گے؟ مولا نے ارشاد فرمایا: ''تم مجھ سے جس چیز کی اجازت چاہتے ہو میں جانتا ہوں وہ یہ کہ تم اپنے ساتھی سے ملاقات کی اجازت چاہتے ہو جاؤ! میں تم کو اجازت دیتا ہوں۔''

وہ فرشتہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم کہہ کر اڑا ہماری نظروں سے غائب ہو گیا پھر وہاں پر بھی ہم نے پہلے کی طرح ایک سوکھا ہوا درخت دیکھا حضرت سے اس کی کیفیت پوچھی تو فرمایا: ''درخت ہی سے سوال کرو!'' حضرت امام حسن نے درخت کی طرف توجہ کر کے فرمایا: ''تجھ کو حضرت امیر المومنین کی قسم! ہم کو اپنے احوال سے مطلع کر!''

سلمان کہتے ہیں: اس درخت نے فصیح زبان میں جواب دیا: اے ابو محمد! (حضرت امام حسن) میں تمام درختوں پر فخر کرتا تھا کیوں کہ آپ کے بابا رات کے پہلے ایک تہائی حصہ میں میرے پاس آ کر نماز پڑھتے تھے، خدا کی حمد و تسبیح بیان کرتے تھے پھر ایک گھوڑا حاضر ہوتا تھا اس پر سوار ہو کر چلے جاتے تھے میں ہمیشہ آنحضرت کی خوشبو سے نشو و نما پاتا تھا لیکن چالیس (۴۰) روز سے اس عظیم سعادت سے محروم ہوں اسی وجہ سے خشک ہو گیا ہوں۔

حضرت امام حسن علیہ السلام نے شاہ ولایت سے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! آپ کو میرے جد بزرگوار جناب احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قسم اس درخت کے لئے دعا فرمادیں کہ پہلے کی طرح ہرا ابھرا ہو جائے. مولا نے اس پر اپنا معجز نما ہاتھ پھیرا وہ بول پڑا: اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم) وَ اَنَّکَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ اَبُو الْاَئِمَّةِ الْمُبَارَکَةِ الطَّیِّبَةِ وَ وَصِیُّ رَسُوْلِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ مَنْ تَمَسَّکَ بِکَ نَجٰی وَ مَنْ تَخَلَّفَ هَلَکَ: میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) اس کے رسول ہیں اور آپ تمام مومنین ے آقا و سردار ہیں اور مبارک وطیب ائمہ (علیہم السلام) کے باپ ہیں رب العالمین کے رسولؐ کے جانشین ہیں جو آپ سے متمسک ہوا وہ نجات پا گیا اور جس نے آپ کو چھوڑا وہ ہلاک ہو گیا.

وہ درخت فوراً ہرا ابھرا ہو گیا اس میں پتے اور پھل لگ گئے ہم تھوڑی دیر درخت کے سایہ میں بیٹھے پھر حضرت امیر علیہ السلام سے پوچھا: جو فرشتہ کوہ قاف پر موکل تھا وہ کہاں گیا؟ فرمایا: ''وہ گزشتہ رات کوہ ظلمت میں گیا تھا جو فرشتہ، ظلمت پر موکل ہے اُس نے اِس سے ملاقات کی اجازت طلب کی تھی میں نے اس کو اجازت دی چنانچہ آج اِس نے اُس سے ملاقات کے لئے اجازت مانگی میں نے اِس کو بھی اجازت دے دی، اس کے بعد فرمایا:

''اگر ایک سانس لینے کے برابر یہ فرشتے میری اجازت کے بغیر اپنی جگہ سے حرکت کریں تو جل جائیں گے اور اسی طرح میرے بعد حسن (علیہ السلام) وحسین (علیہ السلام) اور صاحب الامر (علیہ السلام) تک دیگر ائمہ (علیہم السلام) کی اجازت کے بغیر ایک ذرہ اپنی جگہ سے حرکت کریں تو ان کے بال و پر جل جائیں گے.''

ہم نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! کوہ قاف پر موکل فرشتہ کا کیا نام ہے؟ فرمایا: ''برخائیل.''

پھر ہم نے عرض کیا: آپ ہمیشہ گھر میں ہمارے ساتھ رہتے ہیں تو کس وقت ان جگہوں پر آتے ہیں کہ ہم کو خبر نہیں ہو پاتی؟ فرمایا: ''اپنی آنکھیں بند کرو!'' ہم نے بند کر لیں. فرمایا: ''اب کھول دو!'' جب ہم نے آنکھیں کھولیں تو ہم دوسری مملکت وحکومت میں تھے ہم نے سوچا کیسے اتنی جلد یہاں پہنچ گئے! ہم میں سے کسی کو خبر بھی نہ ہو سکی بہت عجیب وغریب بات تھی مگر پیغمبرؐ کے وصی سے ان چیزوں پر کوئی تعجب نہیں!

شہسوارِ میدان لافتیٰ نے فرمایا: ''خدا کی قسم! میں کئی ایک عالم ملکوت کا مالک ہوں اگر تم مشاہدہ کرو گے تو کہو گے: اَنْتَ! اَنْتَ! آپ! آپ! میں خدا کا ایک بندہ ہوں، شادی کرتا ہوں، کھانا کھاتا ہوں، اس خدا کی قسم! جو دانہ اگاتا اور مخلوق کو پیدا کرتا ہے میں عالم ملکوت کے آسمان وزمین کا مالک ہوں اگر تم ان میں سے صرف کچھ کو

پا جاؤ تو تمہارا دل تحمل نہ کر سکے گا۔"

اس کے بعد فرمایا: "خدا کے تہتر (۷۳) اسمائے اعظم ہیں سلیمان علیہ السلام کے وزیر آصف ابن برخیا کو صرف ایک اسم کا علم تھا اس کو پڑھ کر تخت بلقیس کو چند سالہ راہ کی مسافت سے چشم زدن میں سلیمان علیہ السلام کے پاس منگالیا ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے پاس بہتر (۷۲) اسمائے اعظم موجود ہیں صرف ایک اسم اعظم خدا کے پاس مکنون ومحفوظ ہے اس کو اپنی ذات مقدس کے لئے مخصوص فرمایا ہے کسی بھی مخلوق کو اس کا علم نہیں ہے۔" اس کے بعد فرمایا: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ: خدائے بزرگ کے علاوہ کوئی طاقت وقوت نہیں ہے۔"

ہمارے مخلص شیعہ ہماری عظمت جانتے ہیں لیکن منافق لوگ ہماری عظمت و بزرگی کے منکر ہیں. پھر حضرت کے حکم سے بادل بلند ہوئے تو ہم سرسبز وشاداب باغ میں پہنچے جو بالکل جنت جیسا تھا وہاں ایک جوان کو دیکھا جو دو (۲) قبروں کے درمیان نماز پڑھ رہا تھا ہم نے حضرت امیر مومنان علیہ السلام سے پوچھا: یہ جوان کون ہے؟

فرمایا: "یہ میرے بھائی صالح پیغمبر علیہ السلام ہیں اور یہ ان کے والدین کی قبریں ہیں یہ خدا کی عبادت میں مشغول ہیں۔"

سلمان رضی اللہ عنہ ناقل ہیں: حضرت صالح علیہ السلام ہم کو دیکھ کر تعظیم کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے حضرت امیر علیہ السلام کو بغل میں لیا ان کے سینۂ مبارک کو بوسہ دے کر گریہ کرتے ہوئے شکایت کی آپ نے ان کو تسلی دی جب گریہ بند ہوا تو ہم نے حضرت سے گریۂ صالح علیہ السلام کا سبب پوچھا فرمایا: انھیں سے پوچھو! امام حسن علیہ السلام نے پوچھا: یا صالحؑ! گریہ کا سبب کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے پدر بزرگوار، حیدر کرار علیہ السلام روزانہ نماز صبح کے وقت حاضر ہو کر خدا کی تسبیح بیان کرتے تھے جب میں ان کو عبادت ذوالجلال میں مشغول دیکھتا تو زیادہ عبادت کرتا تھا مگر انھوں نے دس دنوں سے مجھے اپنے دیدار سے محروم کر رکھا ہے ان کی مفارقت سے نہایت اضطراب ہے آنجناب کو دیکھتے ہی شدت شوق سے میرے اندر تاب ضبط نہ رہی لہٰذا گریہ شروع کر دیا۔

سلمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم نے آنحضرتؐ کی خدمت میں عرض کیا: یہ تو سب سے عجیب بات رہی کیونکہ ہم ہر روز آپ کی خدمت میں موجود ہوتے ہیں، آپ کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں پھر بھی آپ روزانہ اس جوان کے پاس یہاں تشریف لاتے ہیں! اس کے بعد حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: "سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام کو دیکھنا چاہتے ہو؟" ہم نے عرض کیا: ہاں! پس حضرت اٹھے ہم بھی ان کے ساتھ ساتھ چلنے لگے یہاں تک کہ کوہ قاف پر پہنچ گئے جب تھوڑا آگے بڑھے تو ایک ایسے باغ میں داخل ہوئے کہ کبھی ایسا خوش وخرم باغ نہ دیکھا تھا اس میں دنیا کے تمام

قسم کے پھل موجود تھے، لاتعداد نہریں اور تمام قسم کے پرندے خدا کی تسبیح و تقدیس کر رہے تھے پرندوں نے حضرت امیر علیہ السلام کو دیکھتے ہی ان کے اطراف میں حلقہ کرلیا وہ مختلف الحان میں حضرت کے لئے دعا و درود بجالائے۔

جس وقت ہم باغ کے درمیان میں پہنچے تو وہاں فیروزہ کا ایک تخت دیکھا اس پر ایک جوان سویا ہوا سینے پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے تھا لیکن ہاتھ میں کوئی انگوٹھی نہ تھی ایک اژدہا اس کے سرہانے اور دوسرا پائنتی سویا ہوا تھا جب دونوں اژدہوں نے شاہ ولایت کو دیکھا تو وہ چلے اور انھوں نے آکر حضرتؑ کے قدموں پر اپنے سر رکھ دیئے۔

جناب سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ہم نے آپ سے سوال کیا: کیا یہی سلیمان علیہ السلام بن داوٗد علیہ السلام ہیں؟ فرمایا: ہاں! اس کے بعد انگوٹھی نکال کر انھیں پہنا کر حکم دیا: قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُحْیِ الْعِظَامَ وَ ھِیَ رَمِیْمٌ وَ ھُوَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآاِلٰـــہَ اِلَّا ھُوَ الْـحَیُّ الْـقَیُّوْمُ الْـوَاحِـدُ الْقَھَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰاتِ وَ الْاَرْضِ وَ رَبُّ آبَآئِنَا الْاَوَّلِیْنَ: اس خدا کے حکم سے اٹھ جاؤ جو بوسیدہ ہڈیوں کو زندہ کرتا ہے، وہ ایسا خدا ہے کہ اس کے علاوہ کوئی خدا نہیں وہ حی و قیوم، واحد و قہار، تمام آسمانوں، زمین اور ہمارے آباء و اجداد اوّلین کا پروردگار ہے۔

پس حضرت سلیمان علیہ السلام اٹھے اور انھوں نے اس طرح کلمۂ شہادت جاری کیا: ''اَشْھَدُ اَنْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَرْسَلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ حَقًّا نِ الْھَادِی الْمَھْدِیَّ الَّذِی سَئَلْتُ اللّٰہَ بِمَحَبَّتِہٖ وَمَحَبَّۃِ اَھْلِ بَیْتِہٖ فَآتَانِیَ الْمُلْکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَعَلٰی مُحِبِّیْکَ وَ اِنِّیْ سَئَلْتُ اللّٰہَ بِکُمْ اَھْلِ الْبَیْتِ فَاُعْطِیْتُ ذَالِکَ الْمُلْکَ الَّذِیْ اٰتَانِیَ اللّٰہُ: میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا کے علاوہ کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں، انھیں ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تا کہ اسے تمام دین پر ظاہر کردے اگرچہ یہ مشرکین پر گراں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ رسول خداؐ کے برحق جانشین ہیں ایسے ہادی اور مہدی ہیں جن کی اور جن کے اہل بیتؑ کی محبت کا واسطہ دے کر میں نے خدا سے سوال کیا تو اس نے مجھے بادشاہت عطا کی آپ پر اور آپ کے چاہنے والوں پر خدا کا درود و سلام ہو نیز میں نے آپ اہل بیت حضراتؑ کے صدقہ میں خدا سے دعا کی تو مجھے عظیم بادشاہت عطا کی گئی۔''

جناب سلمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے جب سلیمان علیہ السلام سے یہ فقرات سنے تو ان کے پیر کو بوسہ دیا حضرت امیر علیہ السلام تھوڑی دیر سلیمان علیہ السلام کے پاس بیٹھے رہے پھر سلیمان علیہ السلام اپنی پہلی حالت کی طرف پلٹ گئے۔ ہم نے

شاہ اولیاء سے عرض کیا: کیا کوہ قاف کے پیچھے کوئی دوسرا شہر بھی ہے؟ فرمایا: ہاں! اس کے پیچھے کئی ایک دنیا ہیں اور ہر دنیا تمھاری دنیا کی چالیس (۴۰) گنا ہے!

سلمان ناقل ہیں کہ ہم نے عرض کیا: یاامیر المومنینؑ! آپ کس طرح ان دنیا کے مالک ہیں اور کیسے آپ کو ان کے احوال کا علم ہے؟ فرمایا: تمھاری دنیا کے حالات سے زیادہ مجھ کو کوہ قاف کی دنیا کا علم ہے ان کی ساری چیزوں کا علم ہے، جس طرح تمام ذرّات عالم پر میرا علم محیط ہے اسی طرح کوہ قاف کی دنیا کے سلسلہ میں بھی ہے، جس طرح رسولؐ کے بعد دنیا کے اختیارات میرے ہاتھ میں ہیں اسی طرح میرے بعد میری اولاد اور میرے اوصیاء کا اختیار ہوگا ان کا علم بھی سارے عالم پر محیط ہوگا۔

اس کے بعد فرمایا: میں زمین سے زیادہ آسمانوں کے حالات سے باخبر ہوں ہم خدا کے اسم مخزون و سرِّ مکنون ہیں اس کے اسمائے حسنیٰ ہیں جو شخص ان اسماء کے ذریعہ خدا سے دعا کرے وہ قبول ہوگی ہمارے اسماء، عرش پر لکھے گئے ہیں، ہماری وجہ سے خدا نے آسمان و زمین، عرش و کرسی اور بہشت و دوزخ کو پیدا کیا، ملائکہ نے ہم سے تسبیح، تقدیس، توحید و تہلیل اور تکبیر کا سلیقہ سیکھا، ہم ہی وہ کلمات ہیں جن کے ذریعہ آدمؑ کی شفاعت ہوئی، ان کی توبہ قبول ہوئی، ہم وہ اسمائے اعظم ہیں کہ اگر برگ زیتون پر لکھ کر آگ میں ڈالا جائے تو آگ نہیں جلاسکتی، ہم وہ اسماء ہیں کہ اگر رات پر لکھا جائے تو وہ تاریک ہوجائے، دن پر لکھا جائے تو وہ روشن ہوجائے۔

اس کے بعد حضرت امیرؑ نے مزید فرمایا: میں وہ محنت عظمیٰ ہوں جو کفار پر نازل ہوتی ہے، میں وہ دابۃ الارض ہوں جو دشمنان دین پر خروج کرے گا۔

پھر فرمایا: جب خدا نے آسمانوں کو پیدا کیا تو ان میں قرار نہیں تھا ہمارے نام ان پر لکھ دیئے تو وہ ساکن ہوگئے اور اپنی جگہ قرار پا گئے، زمین کو بھی ہمارے اسماء کی برکت سے آرام حاصل ہوا، ہوائیں ہمارے اسماء کی برکت سے چلتی ہیں، ہمارے نام، اسرافیل فرشتہ کی پیشانی پر لکھے ہیں ان کا ایک پَر مشرق اور دوسرا مغرب میں ہے۔

اس کے بعد حضرت نے فرمایا: آنکھیں بند کرو! ہم نے بند کیں تھوڑی دیر بعد فرمایا: کھولو! ہم نے جو آنکھیں کھولیں تو اتنا بڑا شہر دیکھا کہ اس سے بڑا شہر کبھی نہ دیکھا تھا اس کے تمام محلے اور بازار ایک دم بھرے ہوئے تھے وہاں کے باشندے کھجور کے درخت کے مانند طاقتور اور قدآور تھے۔

جناب سلمان ناقل ہیں: ہم نے پوچھا: یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ قوم عاد ہے یہ سب کافر ہیں میری تمنا تھی کہ تم لوگوں کو ان کا بھی دیدار کرادوں الحمدللہ کامیابی ہوئی یہ مشرق کے شہروں میں سے ہے میں تمھارے سامنے

ان سے جنگ کروں گا۔

ہم نے عرض کیا: کیا آپ ان پر حجت تمام کئے بغیر جنگ کریں گے؟ فرمایا: اپنی طرف سے حجت تمام کرنے اوران کی طرف سے سرکشی کے بعد جنگ کروں گا. پھر حضرت امیر مومنان علیہ السلام ان کے درمیان گئے ان کو اسلام وقرآن کی دعوت دی انھوں نے قبول نہ کیا تو آپ نے ان پر حملہ کیا اور انھوں نے بھی آپ پر حملے کئے.

سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے: ہم لوگ ان لوگوں کو دیکھ رہے تھے مگر وہ لوگ ہم کو نہیں دیکھ رہے تھے پھر حضرت وہاں سے دور ہٹے ہمارے پاس آئے ہمارے سینوں اور ہاتھوں پر دست مبارک پھیر کر چند کلمات پڑھے ہم نہ سمجھ سکے پھر دوسری مرتبہ ان کے پاس گئے انھیں اسلام کی دعوت دی انھوں نے قبول نہ کیا.

جناب سلمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اس وقت میں نے دیکھا زمین اپنی جگہ سے حرکت کرنے لگی، پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے، آسمان کی حالت منقلب ہوگئی بہت شدید بجلی کی آواز آئی پھر ایک بھی دشمن و کافر کا پتہ نہ رہا.

ہم نے عرض کیا: خداوند عالم نے اس گروہ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: وہ سب ہلاک ہو کر داخل جہنم ہو گئے. پھر میں نے تعجب سے کہا: ہم نے جو چیزیں آنکھوں سے دیکھ لیں کبھی کانوں سے بھی نہ سنی تھیں.

حضرت نے فرمایا: "کیا ان سے بھی عظیم چیز دیکھو گے؟" ہم نے عرض کیا: ہم میں ان سے زیادہ عجائب و غرائب دیکھنے کی تاب نہیں ہے، اے امیر مومنان ! جو خدا، رسول اور آپ پر ایمان نہ لائے اس پر خدا کی لعنت ہو اب آپ سے التماس ہے کہ ہم کو وطن پہنچا دیں. فرمایا: ٹھیک ہے اِنْ شَــآءَ اللہ! پھر ہم سب لوگ بادلوں پر سوار ہو گئے حضرت بھی دوسرے بادل پر سوار ہوئے کوئی دعا پڑھی ہم نہ سمجھ سکے ابھی آپ کی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ بادل نے ہم کو اتنا بلند کیا کہ پوری زمین ایک درہم کے برابر دکھائی دے رہی تھی پھر بادل نے زمین کا رخ کیا صرف ایک چشم زدن میں ہم حضرت امیر علیہ السلام کے دروازہ پر تھے اُس وقت ظہر کی اذان ہو رہی تھی جب کہ ہم طلوع آفتاب کے وقت وہاں سے عجائبات دیکھنے کے لئے گئے تھے ہم آپس میں کہہ رہے تھے: سب سے عجیب بات یہ رہی کہ کوہ قاف سے یہاں تک پچاس (۵۰) سال کا راستہ ہے ہم نے صرف پانچ (۵) گھنٹوں میں دنیا کی سیر کر لی تمام عجائبات کو دیکھ کر اپنی جگہ واپس بھی آگئے!

سرور اولیاء نے فرمایا: اس خدا کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر میں ایک چشم زدن سے بھی کم وقت میں تمام آسمانوں اور زمین کی سیر کرنا چاہتا تو یقیناً حکم خدا اور برکت جناب رسول مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کر لیتا. (تحفۃ المجالس: مقصد دوم: ص ۸۷ تا ۹۲، معجزہ نمبر ۱۲، بحوالہ ہائے کشف الغمہ، آثار احمدیؒ، امالی،

بستان الکرام؛القطرہ:۱/۳۱۳ تا ۳۱۷، ح ۲۰۲/۱۰۹، بحوالہ مدینۃ المعاجز:۱/۲۴۴، ح ۱۵۵)

شیخ حر عاملیؒ نے کتاب اثبات میں فرمایا:''یہ خبر بہت طولانی اور حضرت علی علیہ السلام کے عظیم معجزات پر مشتمل ہے اگر چہ حضرت امیر مومنان علیہ السلام اور خدائے رحمان کی قدرت کے مقابلہ میں چھوٹی ہے میں مختصر طور پر ذکر کرتا ہوں.''

(اثبات:۵/۹۱ تا ۹۳، بحوالہ کتاب مجموع الرائق:سید ہبۃ اللہ بن ابوالحسن محمد موسویؒ)

۲۵/رجب ۱۴۱۶ھ بروز منگل کتب خانہ فیضیہ ۶/بجے شب ابھی ابھی استاد محترم آقائے وجدانی فخر دام ظلہ کے گھر حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کے سلسلہ میں مجلس عزا کے لئے جانا ہے.

آج استاد محترم آیت اللہ آقائے وجدانی فخر دام ظلہ کے گھر پہلی مرتبہ مجلس میں شرکت کی بہت با اخلاص مجلس تھی بہت دیر تک ان کے ایرانی شاگردوں نے سخت سردی میں برہنہ سینوں پر زبردست ماتم کیا آخر میں استاد نے دعا کرائی مجمع بہت زیادہ تھا ایک وسیع ہال تھا تھوڑی دیر کے لئے مرجع وقت حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ العالی بھی تشریف لائے آخر میں تمام حاضرین نے کھانا بھی نوش فرمایا.

استاد انتقال فرما گئے حرم مطہر حضرت فاطمہ معصومہ قم علیہا السلام میں قبلہ جانب ان کی قبر ہے میں نے بارہا زیارت کی ہے. تاریخ ولادت ۱۳۱۱ھ شمسی. تاریخ وفات: ۱۳۷۵ھ شمسی (اس وقت ۱۳۸۱ھ ش، مطابق ۱۴۲۳ھ قمری ہے).

معجزہ نمبر ۳

درویش کی ادائیگی قرض، دوم کو عظیم شہر میں پہنچانا، پھر اس کا اپنے دونوں ساتھیوں پر لعنت بھیجنا، ترک عداوت پر جھوٹی توبہ کرنا:

مروی ہے کہ ایک دن حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد میں نماز جماعت ادا فرمائی نماز بعد ایک فقیر نے کھڑے ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میں ایک ہزار ساٹھ (۱۰۶۰) درہم کا مقروض ہوں دینے والے افراد مجھ کو بہت پریشان کرتے ہیں میرے پاس ایک دینار بھی ادائیگی کے لئے نہیں ہے آپ کی بارگاہ کے علاوہ میرے پاس کوئی ٹھکانا نہیں ہے میرے قرض کے لئے کوئی تدبیر کیجئے.

اس وقت تقریباً ایک ہزار ساٹھ (۱۰۶۰) افراد مسجد میں جمع تھے پیغمبرؐ نے حاضرین کو مخاطب کر کے کہا: بہتر ہے کہ ایک آدمی اس فقیر کا قرض ادا کر دے اگر نہ ہو سکے تو دس (۱۰) افراد مل کر اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو سو (۱۰۰) افراد مل کر اس کی حاجت پوری کر دو اگر پھر بھی مشکل ہو تو ہر آدمی ایک ایک درہم دے دے اس طرح اس کا قرض ادا ہو جائے گا.

حضرت نے کئی مرتبہ یہ اعلان فرمایا مگر کسی نے جواب نہ دیا پس حضرت امیر علیہ السلام اٹھے کیسۂ کرم میں ہاتھ ڈالا چھ ہزار چار سو (۶۴۰۰) درہم نکال کر اس کو عطا فرمایا اور کہا: اپنا قرض ادا کر کے بقیہ کو اپنی دیگر ضروریات زندگی میں صرف کرنا.

جب تینوں نے یہ دیکھا تو ایک دوسرے سے کہا: علی (علیہ السلام) رات کو (معاذ اللہ) چوری کرتے ہیں ورنہ جتنا سونا خیرات کرتے ہیں کہاں سے لاتے ہیں؟ آپس میں یہ طے کیا کہ آج رات علی (علیہ السلام) کی گھات میں رہیں تاکہ لوگوں کے مجمع میں ان کو رسوا کریں.

دوم نے کہا: میں ان کی گھات میں رہوں گا دیکھوں گا کیا کرتے ہیں؟ حضرت کو ان بدبختوں کی یہ بدگمانی معلوم ہوگئی جس راستہ میں وہ چھپا ہوا تھا اسی سے چلے اس نے حضرت کو دیکھا تو سامنے آگیا چاپلوسی سے عرض کیا: اے فلک شمس سخاوت! اگر آپ اجازت دیں تو میں آج رات آپ کی خدمت میں رہوں جہاں جائیں آپ کے ساتھ رہوں.

حضرت نے قبول فرمایا تھوڑی دور چلے تو حضرت نے فرمایا: آنکھیں بند کر لو پھر ابھی کھول دینا اس نے عمل کیا جب آنکھیں کھولیں تو بہت وسیع اور عظیم شہر دیکھا زبان اس کے اوصاف بیان کرنے سے عاجز ہے شہر کی عجیب حالت دیکھی تمام ساکنین شہر، حسین وجمیل، سارے کے سارے خدا کی قدرت وجلال کا مظہر تھے، صفات وکمال میں ہر ایک بالکل کامل تھا، سید انس وجان حضرت امیر مومنان علیہ السلام کی منقبت ودرود، ان کا ورد زبان تھا.

تمام لوگ حضرت کے انتظار میں دروازہ کے باہر جمع تھے حضرت کو دیکھتے ہی دوڑ پڑے ان کے قدموں پر گر پڑے ان پر درہم ودینار وغیرہ نچھاور کئے پھر آپ ان کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے نماز ظہر کا وقت تھا سب نے حضرت کی اقتداء کی جماعت سے نماز پڑھی نماز سے فارغ ہوئے تو مولائے ثقلین علیہ السلام نظروں سے غائب ہوگئے دوم نے بہت تلاش کیا مگر نہ پاسکا اپنی زندگی سے مایوس ہوگیا فرق ندامت پر خاک مذلت ڈالا اور دل میں سوچا: علی علیہ السلام نے کیسا حیلہ کیا؟! اب کہاں جاؤں، کیا کروں، وطن کا پتہ کس سے پوچھوں، کس کے پاس پناہ لوں؟!

بہت حیرت وحسرت کے بعد مجبوراً صحراء کا راستہ اختیار کیا ایک کھیت میں پہنچے دیکھا کہ ایک آدمی ہل جوت رہا ہے دوسرا دانہ چھڑک رہا ہے فوراً درخت اگتا ہے اور پھل لگ جاتا ہے اس کے پیچھے دوسرا شخص اس کو کاٹتا ہے اور کچھ افراد غلوں کو انبار (ڈھیر، اسٹور) میں رکھتے جاتے ہیں.

جب اس بدطینت وبدسیرت نے یہ عجیب حالت دیکھی تو اس کے حواس اڑ گئے ان لوگوں سے شہر اور اس کے

بادشاہ کا نام پوچھا ان کے بزرگ نے جواب دیا: یہ کوہ قاف کے پیچھے کا ایک شہر ہے اس کے علاوہ سو ہزار (۱۰۰۰۰۰) شہر اس اطراف میں ہیں تمام کے تمام، کمال صفا اور وسعت وانتہائے لطافت ورفعت میں ہیں ان شہروں میں سے ہر ایک شہر اس سے سو (۱۰۰) گنا خوبصورت ہے ہر شہر کی لمبائی، چوڑائی سو (۱۰۰) فرسنگ (ایک فرسنگ وفرسخ (کوس): ۶ کلومیٹر یا تین میل اور ایک میل: چار ہزار قدم، ۱۷۶۰ گز) ہے تمام اہل شہر صاحبِ علم وفضل اور عاقل وہوشیار ہیں سب کا ماحول بہترین اور زبان شیرین ہے، کوئی بھی ناسزا وفضول بکنے والا اور جاہل و نادان نہیں، کسی کو غم وغصہ نہیں، نہ کوئی مرض نہ بیماری، ان کے اندر نہ تو پیری ہے نہ سستی، وہ ہمیشہ جوان اور طاقتور ہیں، ہمیشہ نشاط وسرور میں ہوتے ہیں ان کی عورتیں حسین وجمیل، ان کے زلف وخال بے مثال ہیں وہ عفیفہ، نجیبہ، صالحہ وکریمہ ہیں، ان میں کسی میں بری خصلت نہیں، کوئی بھی بدصورت اور بدفعل وبدسرشت نہیں کسی کو کسی سے نہ کوئی جھگڑا نہ کسی سے دعویٰ اور نہ کسی پر اعتراض، سب کے سب غایت خوشحال ونہایت مہربان ہیں، نہ اس کو اس سے کوئی شکایت نہ اس کو اس سے آسیب وآفت، ہر حال میں ایک دوسرے سے راضی ان کو کسی پولیس وکوتوال اور قاضی کی ضرورت نہیں اس شہر کی ہوا ہمیشہ بہار کے مانند اور درخت تمام قسم کے اثمار سے پُر بار نہایت لطیف اور آبدار (رسیلے) مثلاً سیب، انگور وانار اگر ایک دن میں ہزاروں مرتبہ ایک درخت سے پھل توڑیں تب بھی ویسے ہی وہ پھلدار رہتا ہے، چشمے وچراگاہ، گل وگیاہ اور سنبل وریحان سے پُر، مرغان خوش نغمہ والحان، شب وروز خالق منان کی حمد وثنا میں مشغول رہتے ہیں.

اس شہر کے مویشیوں اور گوسفندوں کی عادت یہ ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ بچہ جنتے ہیں سب پانچ (۵) بچے دیتے ہیں، گوسفندوں کا دودھ اتنا زیادہ ہے کہ دودھ کی نہریں جاری ہیں، گندم وجَو اور دیگر غلوں کی اس قدر فراوانی وکثرت ہے کہ تم خود مشاہدہ کر رہے ہو وہ روزانہ کئی مرتبہ بغیر چھلکے کے زمین سے اگتے ہیں، غلوں سے مشک و عنبر کی خوشبو آتی ہے، نعمتوں کی کثرت، شمار کے باہر ہے، اس شہر کے لوگوں کا لباس اطلس (ریشمی بے نقش کپڑا) و دیبا (ریشمی باریک کپڑا) ہے اس کے بادشاہ وحکمران، امیر مومنان حضرت علی علیہ السلام ابن ابیطالب علیہ السلام ہیں، تمام اہل شہر رات ودن ان کے ذکر خیر کے علاوہ کسی دوسری چیز میں مشغول نہیں ہوتے، ہماری ہر مشکل کو مولا حل فرماتے ہیں، جس کی کوئی حاجت ہوتی ہے صرف یا علیؑ! کا ورد کرنے سے وہ پوری ہو جاتی ہے یہ تمام نعمت، شاہِ ولایت کی برکت ومیمنت سے ہے، جو کوئی کسی کام کا اقدام کرتا ہے جب تک دوسرے بے دین پر لعن ونفرین نہ کرے اس کا کام ناقص اور قیامت تک ادھورا رہتا ہے.

وہ بدطینت یہ باتیں سن کر کانپ گیا اپنی زندگی سے ناامید ہو گیا سوچا ایسی مصیبت میں گرفتار ہو چکا ہے کہ نجات کا کوئی چارہ نہیں جو کچھ علی علیہ السلام کے ساتھ بدسلوکیاں کیں انھوں نے ان کا بہترین انتقام مجھ سے لے لیا اور مجھ کو وطن مالوف سے بہت دور کر دیا. پھر پوچھا: کیا تم کو معلوم ہے کہ یہاں سے مکہ کتنی دور ہے؟

کہا: ستر (۷۰) سال! ہم نے سنا ہے کہ وہاں فسق و فجور بہت زیادہ ہے، لوگ اپنی بداعمالیوں کی بنا پر بے شمار بلاؤں میں گرفتار ہیں، وہاں چین وسکون نہیں کیوں کہ اکثر لوگ حضرت امیر علیہ السلام کے فضائل کے منکر ہیں بلکہ آنحضرت سے بغض وعداوت اور کینہ وحسد کرتے ہیں، ان گمراہوں و بدبختوں کا سردار وہ ہے جس کا اسم نحس نجس... ہے اور وہ دین اسلام سے بالکل بے خبر ہے، وہ سرور اولیاء کا دشمن ہے ان لوگوں کو اسی بدبخت نے راہ حق سے بہکایا ہے، اسی نے سب کے دلوں میں شاہ ولایت سے نفاق وعداوت کا بیج بویا ہے، اس جماعت نے نہایت سفاہت وجہالت کی بنا پر اس بدطینت کے برے اعمال پر اپنی نظروں کو جمایا ہے، دین کو دنیا کے بدلہ میں فروخت کر دیا ہے، وہاں کے بہت ہی کم لوگ تابع دین پیغمبرؐ اور محبّ حیدر (علیہ السلام) ہیں.

خلاصہ یہ کہ اس مستحق سقر نے اس شخص سے کہا: اے سعادت مند! میں تمھاری باتوں سے بہت خوش ہوا اب مجھ پر مہربانی کر کے مجھ سے کوئی خدمت لو تاکہ وہ میرے معاش کا ذریعہ بن سکے کیوں کہ میں وطن سے آوارہ اور اس شہر میں متحیر و بیچارہ ہوں.

انھوں نے کہا: آؤ اور کام میں لگ جاؤ، زمین پر بیج ڈالو تاکہ تم کو روزی مل سکے. موصوف نے تھوڑا سا بیج زمین پر ڈالا وہ نہ اُگا تمام کسان لوگ یہ حالت دیکھ کر حیرت میں پڑ گئے اور انھوں نے کہا: اے بے خبر! کیا تو نے حیدر کرار اور سید ابرار علیہ السلام کے ذکر سے آغاز نہ کیا؟ دوسرے پر لعنت نہ بھیجی جس کی وجہ سے یہ کام دشوار اور تمھارا درخت امید بغیر بار (پھل) کے رہا؟ کیا تم کو معلوم نہیں کہ جس کو کوئی مشکل پیش آتی ہے جب تک وہ اس بد گہر پر لعنت نہ بھیجے اس کا کام حل نہیں ہوتا! مجبوراً زبان کھولی اور کہا:... بدطینت پر سو ہزار لعنت اور شاہ ولایت کے تمام دشمنوں منجملہ پہلے اور تیسرے مستحق سقر و نیران پر بھی بے شمار لعنتیں ہوں.

یہ کہتے ہی فوراً دانہ سبز ہوا، پودا کامل ہوا، پیچھے سے لوگوں نے اسے کاٹ کر رکھا اسی طرح وہ اپنے اوپر لعنت بھیج کر کاشتکاری کرتا رہا جمعہ کا دن آ گیا دیکھا کہ تمام اہل شہر مختلف زینتوں کے ذریعہ آراستہ ہیں، ہر راستہ ومحلّہ میں دودھ اور شہد سے حوض لبریز ہیں اور ہر ایک شخص مختلف جواہرات مثلاً زمرد و مروارید اور یاقوت سے بھرے ہوئے طبق ہاتھ میں لئے ہوئے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی تشریف آوری کا منتظر ہے اتنے میں یکایک حضرت شہر کے

دروازہ سے داخل ہوئے سب لوگ ان کے پیروں پر گر پڑے اپنے اپنے طبقوں کو حضرت پر نثار کیا اس کے بعد سب لوگ تکبیر کہتے ہوئے حضرت کے ساتھ مسجد کی جانب چل پڑے پھر وہ مقتدائے ثقلین آگے بڑھے نماز جمعہ پڑھائی فراغت کے بعد دستر خوان لگا تمام قسم کے کھانے اور پھل چن دیئے گئے کھانے کے بعد وہ لوگ منعم حقیقی کا شکر بجالائے اور حضرت کی مدح کی.

وہ بدگمان ایک گوشہ میں پنہان اور خوف سے حیران و پریشان تھا اس وقت درخت بید کی طرح کانپ رہا تھا کہ کہیں حضرت امیر مومنان علیہ السلام ان لوگوں کے درمیان اس کو رسوا نہ کر دیں اور اس کا نام نہ بتادیں ورنہ ان کے چاہنے والے بوٹی بوٹی کر دیں گے!

حضرت نے جب اس بد بخت کو دیکھا تو اشارہ سے اپنے پاس بلایا اور پوچھا: کیسی گزر رہی ہے اور کس کام میں مشغول ہو؟ اشارہ سے عرض کیا: یا علیؑ! آپ کے مکارم اخلاق سے توقع یہ ہے کہ مجھ کو ان لوگوں کے درمیان بدنام اور ذلیل نہ کریں کیوں کہ اگر یہ لوگ مجھ کو پہچان لیں گے تو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں گے میں اپنے کئے پر پشیمان ہوں، توبہ کرتا ہوں اس کے بعد آپ کی چوکھٹ کی مٹی، توتیا کے عوض آنکھوں میں لگاؤں گا، آپ کا فرمانبردار رہوں گا جو کچھ حکم فرمائیں گے اطاعت کروں گا، اس سے پہلے میں آپ کی عظمت نہیں جانتا تھا اب یقین ہوگیا کہ آپ سرّ اللہ ہیں اور خدا اور رسولؐ کے علاوہ کوئی بھی آپ کی عظمت کو جو آپ کے شایان شان ہے نہیں جانتا جو آپ کا دشمن ہو اس پر ہزاروں لعنتیں ہوں.

حضرت نے فرمایا: ''اے مکار و نابکار! تمھاری باتوں کا کیا بھروسہ و اعتبار! بہر حال یہ جواہرات جن کو ان لوگوں نے مجھ پر نثار کیا ہے اٹھالو اور اپنی توانائی بھر اپنے دامن، جیب و گریبان میں رکھ لو!'' عرض کیا میں اپنے وطن سے سو (۱۰۰) سال کی راہ پر دور ہوں لعل و جواہرات کیا کروں گا؟

حضرت نے فرمایا: ''غمگین نہ ہو جو تم کو لایا ہے جلدی سے تم کو واپس بھی لے جا سکتا ہے.''

پھر کیا تھا جیب، گریبان اور دامن کو جواہرات سے جتنا ہو سکا بالکل بھر لیا حضرت اٹھے تو وہ بھی ان کے پیچھے پیچھے روانہ ہوا اس شہر کے دروازہ سے باہر نکلے حضرت نے آنکھیں بند کرائیں اس کے بعد کھلوائیں تو اپنے کو مکہ معظمہ میں اس جگہ دیکھا جہاں سے گیا تھا اور حضرت کی گھات میں چھپا ہوا تھا.

حضرت نے فرمایا: ''ہماری چوری ایسی ہی ہوتی ہے!''

وہ شقی ازلی و ابدی، شرم سے سر جھکائے ہوئے روانہ ہوگیا بے چین تھا کہ جلد اپنے دونوں ساتھیوں سے جا کر

تفصیل سے قصہ بیان کرے چنانچہ جب ان سے بیان کیا تو دونوں نے تاکید کردی کہ قطعاً کسی کے سامنے یہ معجزہ اور داستان بیان نہ کرنا ورنہ ہم سب لوگ ذلیل ہو جائیں گے اور سارے لوگ ہم سے پھر جائیں گے، حضرت علی علیہ السلام کے شیدائی بن جائیں گے، ہماری دنیا برباد ہو جائے گی. اس کے بعد اس بدبخت نے شاہ ولایت سے پھر پہلے کی طرح عداوت شروع کردی اور اپنی پچھلی شقاوت و بدبختی کی طرف پلٹ گیا. (تحفہ، مقصد دوم: ص ۹۲ تا ۹۵، معجزہ نمبر ۱۳، بحوالہ ہائے ذریعۃ النجاح، تاریخ ابوحنیفہ دینوری)

معجزہ نمبر ۴

حبشی غلام پر چوری کی حد جاری کی اس نے اپنے ہاتھ پر کٹی ہوئی انگلیاں لے کر مولا کی مدح کی پھر اس کو شفا مل گئی:

منقول ہے کہ ایک حبشی غلام کو لوگ گرفتار کر کے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں لائے کہ اس نے چوری کی ہے. آپ نے پوچھا: کیا تم نے چوری کی ہے؟ عرض کیا: ہاں! پوچھا: جو چوری کی ہے اس کی قیمت ساڑھے چھ رتی ہے؟ (ایک رتی کا وزن آٹھ چاولوں کے برابر ہوتا ہے) عرض کیا ہاں! حضرت نے فرمایا: ایک بار پھر تم سے سوال کروں گا اگر اقرار کرلو گے تو داہنا ہاتھ کاٹ دوں گا.

عرض کیا: بسم اللہ! شاہ مرداں نے ایک مرتبہ پھر پوچھا اس نے اعتراف کرلیا تو حضرت کے حکم سے اس کا داہنا ہاتھ کاٹ دیا گیا. وہ حبشی اپنی کٹی ہوئی انگلیاں دوسرے ہاتھ پر لئے ہوئے وہاں سے نکلا خون جاری تھا عبداللہ بن کوا سے ملاقات ہوئی پوچھا: تمہارا ہاتھ کس نے قلم کیا؟ کہا: شاہ ولایت، شیر بیشۂ شجاعت، امیر مومنان، پیشوائے متقیان، میرے اور تمام لوگوں کے مولا اور رسول آخر الزمانؐ کے وصی نے. ابن کوا نے کہا: اے حبشی! انھوں نے تمہاری انگلیاں قلم کیں اس کے باوجود بھی تم ان کی مدح وثنا کر رہے ہو؟ کہا: کیونکر ان کی مدح نہ کروں ان کی دوستی ومحبت میرے خون و گوشت میں ملی ہوئی ہے حضرتؑ نے حق بات پر میرا ہاتھ قلم کیا، اسلام وقانون خدا کے خلاف نہیں کیا.

ابن کوا حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آیا جو کچھ حبشی سے سنا تھا بیان کردیا. آپ نے فرمایا: ہمارے ایسے چاہنے والے موجود ہیں کہ اگر ہم ان کو ناحق بھی ٹکرے ٹکرے کرڈالیں تب بھی ہماری دوستی کا دم بھرتے رہیں گے اور ہمارے ایسے دشمن بھی موجود ہیں کہ اگر ہم ان کے گلے میں شہد بھی ڈالیں تب بھی وہ ہماری دشمنی ترک نہ کریں گے.

حضرت امام حسنؑ کو حکم دیا کہ حبشی کو بلاؤ! آپ اس کو لے کر آئے .شاہ ولایت نے فرمایا: یَا اَسْوَد! میں نے تمہارا ہاتھ قلم کیا اس کے باوجود بھی تم میری مدح وتعریف کررہے ہو؟! عرض کیا: آپ کی مدح وثنا تو خدا کررہا ہے میں کیا ہوں؟ کروں یا نہ کروں!

آپ نے اس کا ہاتھ اس کی پہلی جگہ پر رکھ دیا اس پر اپنی رداڈال دی ایک دعا پڑھی بعض کے بقول سورۂ فاتحہ کو پڑھ کر دم کیا بہر حال فوراً اس کا ہاتھ درست ہوگیا اور ایسا عمدہ جڑ گیا جیسے معلوم ہوتا تھا کہ کبھی قلم نہیں کیا گیا ہے.

(تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۱۴ معجزہ نمبر ۲۲، بحوالہ ہائے راحۃ الارواح، مونس الاشباح، کتاب القلوب، اربعین، بصائر الدرجات، قصص الانبیاءؑ، کفایۃ المومنین)

کتاب اثبات میں لکھا ہے: اصبغ بن نباتہ کی یہ روایت، طولانی ہے.(اثبات: ۴/۱۷/۴ ح ۶۱، بحوالہ روضۂ ابن بابویہ"؛ اثبات: ۵/۳۰ ح ۳۵۷، بحوالہ کنز المطالب: سید حسینی")

نیز مذکورہ کتاب میں منقول ہے: راستہ میں جناب سلمانؓ اور "ابن الکوا" ملے ابن کوا نے پوچھا: کس نے کاٹا؟ تو حبشی نے مولا کی بڑی تعریفیں کیں سلمانؓ نے جا کر حضرت علیؑ کو خبر دی آپ نے اسے بلا کر مکمل شفاعنایت کی.(اثبات: ۵/۷۰ ح ۴۵۴، بحوالہ تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب): امام فخر رازی)

کتاب جلوہ ہائے اعجاز معصومین علیہم السلام میں لکھا ہے: وہ حبشی خود ہی مولا کی خدمت میں حاضر ہوگیا راستہ میں حضرت امام حسنؑ وحضرت امام حسینؑ نے اسے اپنے پدر بزرگوار، وصی احمد مختارؐ کی قصیدہ خوانی کرتے ہوئے دیکھا تو آکر مولا کو خبر دی آپ نے کسی کو بھیج کر اسے بلایا تو حضور شرفیابی کے بعد غلام نے عرض کیا:

"آپ کی محبت میرے گوشت، خون اور ہڈیوں میں مخلوط ہو چکی ہے اگر مجھے ٹکڑے ٹکڑے کردیں تب بھی آپ کی محبت کا دم بھرتا رہوں گا اسے ترک نہیں کرسکتا."

(جلوہ: ص ۴۱۰، ۴۱۱، دلائل وبراہین امیر المومنین علیؑ معجزہ نمبر ۱۵، بحوالہ مستدرک الوسائل: ۱۸/۱۵۱، ح ۱۱۲)

مؤلف: فاضل معاصر آقائے مقدم دام ظلہ نے لکھا ہے: ابن کوا حضرت علیؑ کے خلاف جنگ نہروان میں خوارج کے ساتھ لڑکر واصل جہنم ہوا اس کی خبر پہلے ہی مولا دے چکے تھے.(سرمایۂ سعادت ونجات: مقدم، ص ۱۹۶)

﴿معجزہ نمبر ۵﴾

﴿مائدۂ بہشتی کی مثال، دنیا میں دوستوں کو پھل کھلانا، دشمنوں کو محروم کرنا﴾

مروی ہے کہ ایک دن حضرت علیؑ ایک جگہ تشریف فرما تھے وہاں انار کا ایک سوکھا ہوا درخت تھا چند دوست اور دشمن بھی آپہنچے فرمایا: آج تم لوگوں کو ایک ایسی آیت ونشانی دکھاؤں گا جو بنی اسرائیل میں حضرت عیسیٰ

علیہ السلام کے مائدۂ بہشتی کے مانند ہوگی. لوگوں نے عرض کیا: وہ کیا ہے؟

فرمایا: اس سوکھے ہوئے درخت کو دیکھو! لوگوں نے دیکھا کہ وہ حرکت میں آ گیا ہرا بھرا ہو گیا اس میں شاخیں نکلیں اور فوراً پھل بھی لگ گئے. حاضرین نے تعجب کیا: فرمایا: ''اٹھو بسم اللہ کہہ کر انار کھاؤ!'' سب لوگ اٹھے مولا کا ہر دوست انار کو توڑ لیتا تھا اور ہر دشمن سے انار اپنا رخ موڑ لیتا تھا وہ اوپر چلا جاتا تھا اس کا ہاتھ نیچے رہ جاتا تھا. لوگوں نے عرض کیا: یا ولی اللہ! یہ کیوں بعض لوگوں کا ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچ پاتا؟

فرمایا: یہ لوگ ہمارے دشمن ہیں جو انار توڑ لیتے ہیں وہ ہمارے دوست ہیں کل قیامت کے دن بھی ایسا ہی ہوگا ہمارے دوست جنت میں تختوں پر بیٹھ کر تکیہ کئے ہوں گے ان کو جب پھل کھانے کی خواہش ہوگی تو درخت جھک جائے گا بغیر زحمت کے پھل توڑ لیں گے: ذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً: اور میووں کے گچھے ان کے بہت قریب ہر طرح سے ان کے اختیار میں ہوں گے. (سورۂ دہر (انسان): ۱۴/۷۶) اور ہمارے دشمن، دوزخ سے اہل بہشت کو دیکھیں گے ان کی نعمتوں کو دیکھیں گے مگر ان کا ہاتھ وہاں تک نہ پہنچ سکے گا وہ لوگ جنتی لوگوں سے کہیں گے: اَفِيضُوا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ اَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ: ہم پر تھوڑا سا پانی ہی اونڈیل دو یا جو کچھ خدا نے تم کو عطا کیا ہے اس میں سے تھوڑا سا ہم کو دے دو! (اعراف: ۵۰/۷)

اس وقت اہل بہشت جواب دیں گے: اِنَّ اللهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكَافِرِيْنَ: خدا نے جنت کی نعمتوں کو تم کافروں پر حرام قرار دیا ہے. (اعراف: ۵۰/۷؛ تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۱۷، معجزہ نمبر ۲۶، بحوالہ راحۃ الاروح ومونس الاشباح؛ اثبات: ۳۰/۵، ح ۳۵۹، بحوالہ کنز المطالب: حائریؒ؛ اثبات: ۵۸/۵ ح ۴۲۴، بحوالہ صراط مستقیم: عاملیؒ)

معجزہ نمبر ۶

سورج کا بہترین الفاظ میں سلام کا جواب دینا، خدا سے مخصوص صفات

جناب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن ہم نے حضرت خاتم الانبیاء (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خدمت میں نماز صبح ادا کی تو نماز کے بعد حضرتؐ نے کھڑے ہو کر فرمایا: میرے چچازاد بھائی علی علیہ السلام کہاں ہیں؟ وہ کہاں ہیں جو میرا قرض ادا کریں گے اور میرے وعدے پورے کریں گے؟

حضرت امیر علیہ السلام نے جواب دیا: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! اے نبی خداؐ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوں. آنحضرتؐ نے فرمایا: علیؑ! کیا تم خدا کے نزدیک اپنی قدر و منزلت کا اندازہ لگانا چاہتے ہو؟ عرض کیا: ہاں! یا رسول اللہؐ! اس کے بعد فرمایا: اے علیؑ! طلوع آفتاب کے وقت مسجد کے صحن میں جا کر کہنا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيَّتُهَا

الشَّمۡسُ! اے سورج! تم پر سلام ہو.

جب حضرت علی علیہ السلام نے سلام کیا تو آفتاب نے جواب دیا: اَلسَّلامُ عَلَیۡکَ یَآ اَوَّلُ یَآ آخِرُ یَا ظَاھِرُ یَا بَاطِنُ یَا مَنۡ ھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ: سلام ہو آپ پر اے اوّل وآخر اور ظاہر و باطن! جس کو ہر چیز کا علم ہے.

سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ جب اصحاب نے یہ سنا تو سب کے سب ہنس پڑے اور انھوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے بارہا ہم سے فرمایا ہے کہ یہ ساری صفتیں خدا کی ہیں. آنحضرتؐ نے فرمایا: ٹھیک ہے اوّل و آخر، خدا کی صفتیں ہیں اور وہ وَحۡدَہٗ لاشَرِیۡکَ لَہٗ یُحۡیِیۡ وَ یُمِیۡتُ وَ ھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوۡتُ بِیَدِہِ الۡخَیۡرُ وَ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ: خدا اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں وہی زندہ کرتا ہے اور موت دیتا ہے وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آسکتی ہر قسم کی بھلائی اسی کے اختیار میں ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے.

اصحاب نے عرض کیا: سورج نے کیسے علی علیہ السلام کو ''اوّل'' کہا؟ فرمایا: علی علیہ السلام ہی پہلے وہ شخص ہیں جو مجھ پر ایمان لائے انھوں نے میری تصدیق کی وہ ''آخر'' اس لئے ہیں کہ وہی مجھ کو قبر میں دفن کریں گے سورج نے ان کو ''باطن'' اس وجہ سے کہا کہ میرے تمام باطنی و پوشیدہ علوم ان کے سینہ میں پوشیدہ ہیں وہ ''ظاہر'' اس اعتبار سے ہیں کہ دین خدا کو تلوار کے ذریعہ ظاہر کریں گے ''ھُوَ بِکُلِّ شَیۡءٍ عَلِیۡمٌ'' اس وجہ سے کہا کہ پروردگار کی عزت کی قسم! جتنے علوم، خدا نے مجھے دیئے ہیں وہ سب علی علیہ السلام کو تعلیم کر دیئے یقیناً علی علیہ السلام زمین سے زیادہ آسمان کے راستوں سے آگاہ ہیں اسی لئے سورج نے کہا کہ علی علیہ السلام کو تمام چیزوں کا علم ہے. (تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۱۷، معجزہ نمبر ۲۷، بحوالہ ہائے کشف الغمہ، آثار احمدیؒ، حدیقۃ الشیعہ، عیون اخبار الرضا علیہ السلام)

مؤلف: کتاب اثبات میں ہے: ''یہ حدیث، طولانی ہے''. اسی لئے مولف محترم (عاملیؒ) نے خلاصہ کے طور پر صرف چار (۴) سطریں نقل کیں. (اثبات: ۴۶۹/۴، ح ۵۷، بحوالہ روضہ ابن بابویہؒ)

نیز مذکورہ کتاب میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: فتح مکہ کے وقت ہم دس ہزار (۱۰۰۰۰) افراد نے ''ہوازن'' کی طرف کوچ کا ارادہ کیا تو نبیؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

''اٹھو خدا کے نزدیک اپنی کرامت دیکھو سورج نکلے تو اس سے باتیں کرو!''

ابن عباس رضی اللہ عنہ ناقل ہیں: خدا کی قسم! میں نے کسی پر حسد نہ کیا مگر اس دن حضرت علی علیہ السلام پر حسد کیا میں نے اپنے بھائی فضل سے کہا: اٹھو! دیکھیں علی علیہ السلام کیسے باتیں کرتے ہیں؟ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اَلسَّلامُ عَلَیۡکَ اَیُّھَا الۡعَبۡدُ الدَّآئِبُ فِیۡ طَاعَۃِ رَبِّہٖ: تم پر سلام ہو اے بندۂ خدا! تم اپنے رب کی اطاعت میں زحمت و

مشقت برداشت کرنے والے ہو.

سورج نے کہا: عَلَیْکَ السَّلامُ یَآ اَخا رَسُولِ اللّٰہِ وَ وَصِیَّہٗ وَحُجَّۃَ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِہٖ: آپ پر سلام ہو اے رسول خداؐ کے بھائی! ان کے جانشین اور مخلوق خدا پر اس کی حجت! پھر حضرت علی علیہ السلام نے سجدۂ شکر ادا کیا.
(اثبات: ۴/۴۷۹، ح ۴۷۷ بحوالہ امالی صدوقؒ)

اہل سنت کے عظیم عالم موفق بن احمد خوارزمی نے کتاب مناقب میں معتبر وموثق افراد کے ذریعہ پیغمبرؐ سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے کہا: اَلسَّلامُ عَلَیْکِ اَیَّتُھا الْعَبْدَۃُ الْمُطِیْعَۃُ لِلّٰہِ. فَقَالَتِ الشَّمْسُ: وَ عَلَیْکَ السَّلامُ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤمِنِیْنَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ وَ قَآئِدَ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ یَاعَلِیُّ! اَنْتَ وَ شِیْعَتُکَ فِی الْجَنَّۃِ: اے خدا کے اطاعت گزار تم پر سلام ہو! سورج نے جواب دیا: آپ پر بھی سلام ہو اے امیر المومنین! امام المتقین! قائد الغر المحجلین، اے علیؑ! آپ اور آپ کے تمام شیعہ جنت میں ہوں گے. یا علیؑ! سب سے پہلے نبیؐ، قبر سے نکلیں گے پھر آپ، پہلے نبیؐ زندہ ہوں گے پھر آپ... الحدیث. (اثبات: ۵/۳۳، ح ۳۷۳)

یہ حدیث، کتاب صراط مستقیم میں نیشاپوری کے حوالہ سے بھی منقول ہے. (اثبات: ۵/۶۲، ح ۴۳۳)

معجزہ نمبر ۷

دوسرے کا شیعوں کو اذیت کرنا، اس کو کمان کا اژدہا بنا کر ڈرا دینا

جناب سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن ایک شخص نے حضرت امیر علیہ السلام سے شکایت کی کہ دوسرا جہاں کہیں بھی آپ کے شیعوں کو دیکھتا ہے فوراً طعنہ زنی وسفاہت اور عداوت شروع کر دیتا ہے، اہانت واذیت کرتا ہے. چند دنوں کے بعد حضرت علی علیہ السلام مدینہ کے باغوں کی طرف روانہ ہوئے دست مبارک میں ایک کمان تھی یکا یک وہ اذیت کرنے والا راستہ میں مل گیا.

شاہ ولایت نے فرمایا: میں نے سنا ہے کہ تم میرے شیعوں کی توہین کرتے ہو؟!

اس نے کہا: اگر توہین کئے ہوں تو کسی کو مجھ پر کوئی رکاوٹ نہیں کوئی مجھے روک نہیں سکتا!

آنحضرتؑ نے فرمایا: ''اسی جگہ ابھی ابھی بتاتا ہوں!''

پس امیر مومنان وسرور متقیان علیہ السلام نے کمان کو زمین پر ڈال دیا وہ فوراً اونٹ سے بڑا اژدہا بن گئی منھ کھول کر اس کی طرف بڑھی کہ اس کو نگل جائے اس نے فریاد بلند کی: یَا اَبَا الْحَسَنِ اَلْاَمَانْ! اَلْاَمَانْ! اے ابوالحسنؑ! میں آپ سے امان کی درخواست کرتا ہوں مجھے امان دے دیں. میں نے توبہ کی اب آپ کے شیعوں کو پریشان نہ

کروں گا. وہ عاجزی سے زمین پر چہرہ رکھے ہوئے نالہ کر رہا تھا.

شاہ مردان نے کمان کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ پہلی صورت میں تبدیل ہوگئی اور وہ ترساں و ہراساں اپنے گھر چلا گیا. سلمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب رات ہوئی تو شاہ مرداں نے مجھ کو پکارا میں خدمت میں حاضر ہوا فرمایا: مشرق سے لوگ بیت المال کے لئے بہت زیادہ مال لائے ہیں دوسرے نے کسی کو خبر نہیں دی ہے اس کو چھپانا چاہتا ہے تم اس کے پاس جا کر کہو کہ امیر المومنین (علیہ السلام) کا حکم ہے کہ جو مال لوگ مشرق سے لائے ہیں تم اس کو چھپانا چاہتے ہو اس کو نکالو! مستحقین تک ان کا حق پہنچاؤ! ورنہ تم کو ذلیل کر ڈالوں گا.

سلمان رضی اللہ عنہ اسی رات گئے پیغام پہنچا دیا. دوسرے نے کہا: کس نے ان کو اس مال کی خبر دی؟ سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا اس طرح کی خبریں ان سے پوشیدہ ہیں! وہ تو کشف اسرار کے سلسلہ میں مؤید من عند اللہ ہیں. دشمنِ مولا نے کہا: سلمان (رضی اللہ عنہ) تم یقین کر لو کہ علی علیہ السلام ساحر ہیں تم آ گے بڑھو تا کہ تمھاری عزت کروں اور تمھارا احترام بجا لاؤں مجھ کو ان سے بہت ڈر لگتا ہے بہتر یہ ہے کہ تم بھی علی علیہ السلام کا ساتھ چھوڑ دو.

سلمان رضی اللہ عنہ نے کہا: تم پر وائے ہو! تم نے علی علیہ السلام کو نہ پہچانا آخرت سے بالکل ہاتھ دھو بیٹھے ہو حضرت علی علیہ السلام ولیٔ پروردگار، وصی سید اخیار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمام اخبار سے خبردار اور واقف اسرار ہیں.

کہا: سلمانؓ! یہ باتیں ان سے نہ بتانا بلکہ صرف اتنا کہنا کہ وہ مال مستحقین میں تقسیم کر دوں گا.

جناب سلمان رضی اللہ عنہ ناقل ہیں: جب میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آیا تو آپ نے فرمایا: ”جو کچھ تم دونوں کے درمیان باتیں ہوئی ہیں انھیں تم بیان کرو گے یا میں بیان کروں؟“ میں نے عرض کیا: مولا! آپ ہی بیان فرمائیں کیوں کہ اچھی طرح واقف ہیں. آنحضرت نے ساری باتیں بیان کر دیں اس کے بعد فرمایا: اے سلمانؓ! اس کے دل میں اژدہا کا خوف بیٹھ گیا ہے اب مرتے دم تک باقی رہے گا! (تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۲۹، ۱۳۰، معجزہ نمبر ۵۳، بحوالہ ہائے بصائر الدرجات، کفایۃ المومنین، کشف الغمہ)

کتاب اثبات میں ہے: مدینہ کے ایک باغ میں ملاقات ہوئی پوچھا تو اس نے جسارت کی... .(اثبات: ۴/۵۴۷، ح ۱۹۵، بحوالہ خرائج راوندیؒ)

معجزہ نمبر ۸

پریوں کے قاضی بہت بڑے اژدہا کا دو (۲) سر کے بچہ کے لئے مشکل بیان کرنا

مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خلافت کے زمانہ میں آپ نے شہر مدینہ میں نماز جماعت پڑھائی

تمام اصحاب نے آپ کی اقتدا کی نماز بعد نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ ایک خطبہ پڑھا، آیات کی تفسیر بیان کر رہے تھے، وعدہ اور وعید کی باتیں تھیں، محکم و متشابہ کا بیان تھا بہر حال اس کے بعد سید المرسلین کی نعت بجالائے اس مجلس میں بہت سے ممالک مثلاً یمن، طائف، ہندوستان، چین، حبشہ، حجاز، شام، عراق اور ماوراء النہر (ملک توران) کے لوگ بھی موجود تھے سب لوگ حضرت کا وعظ سن رہے تھے کہ یکا یک مسجد کے باہر سے نالہ وفریاد کی آواز بلند ہوئی تمام اہل مدینہ نے مسجد کا رخ کیا وہ پریشان تھے اور کہہ رہے تھے:

مولا! ہماری مدد فرمایئے! کیوں کہ ایسا اژدہا شہر میں آ گیا ہے کہ اس کے خوف سے پہاڑ و صحرا کانپ رہے ہیں اور جس کوچہ سے آ رہا ہے اس کے پہلو دیوار میں گھس رہے ہیں، اس کی پشت، چھتوں جتنی اونچی ہے بس جلدی کریں تاخیر نہ فرمائیں کیوں کہ چھوٹے اور بڑے، مرد اور عورتیں سب کے سب دہشت سے مسجد کے دروازہ پر حاضر ہو گئے ہیں اور صنع الٰہی کا نظارہ کر رہے ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ”تمام لوگوں کو یہ خوشخبری سنا دو کہ وہ اژدہا میرے پاس آ رہا ہے تم لوگوں سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔“

پھر کیا تھا لوگ مطمئن ہو کر اژدہا دیکھنے کے لئے آنے لگے ایسا اژدہا جس کی لمبائی تقریباً چھ سو اسی (۶۸۰) گز تھی، اس کا سر مانند گنبد تھا اور منھ مانند غار اور اس کی سفید خال، سپر کے مانند بدن پر ظاہر تھیں، اس کے سر کے بال کی لمبائی تقریباً چھ (۶) ہاتھ تھی لوگوں نے نعرۂ تکبیر بلند کئے کہنے لگے: جلّ الخالق: پیدا کرنے والا بڑی شان اور عظمت والا ہے۔

خلاصہ یہ کہ اژدہا مسجد کے دروازہ پر آیا اور اس نے اپنا سر مسجد کے اندر داخل کیا یہاں تک کہ منبر کے قریب پہنچا سر کو بلند کیا وہ داہنے بائیں دیکھ رہا تھا یہاں تک کہ حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا کہ منبر پر ہیں اپنے کو آگے بڑھایا منبر تک سر اٹھا کر پہنچا پھر زمین پر سر رکھا وہاں کی زمین کو بوسہ دیا پھر سر اٹھا کر حضرت کو سلام کیا رب العالمین کی حمد وثنا اور سید المرسلینؐ کی نعت بجالایا تمام حاضرین نے سنا لیکن وہ لوگ سمجھ نہ سکے صرف حضرت علی علیہ السلام سمجھ سکے اس کے بعد عرض کیا:

اے امام انس وجانّ! میں بہت دور سے آیا ہوں میں پریوں کا قاضی ہوں مجھ پر ایک مشکل آ پڑی ہے جس کے جواب سے تمام قاضی عاجز ہیں، اے حلال مشکلات! میری مشکل کو حل فرمایئے!

حضرت نے ارشاد فرمایا: بیان کرو! خدا کی مدد سے مشکل کو حل کر دوں گا۔ قاضی نے عرض کیا: اے حجت خدا!

ہم پریوں کی تعداد ایک سو پچاس ہزار (۱۵۰۰۰۰) ہے ہم سب لوگ اسلام و شریعت سید انامؐ کے مطیع ہیں جب حضرت رسولؐ جنگ تبوک سے واپس آئے تھے اور آپ ہمارے درمیان تشریف لائے تھے اس وقت ہمارا شاہزادہ لنگڑا تھا آپ کی برکت سے اس کو شفا ملی تھی اس وقت ہماری تعداد ستر ہزار (۷۰۰۰۰) تھی ہم ایمان لائے تھے چنانچہ ہم اسی اعتقاد پر باقی ہیں اب ہماری تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے ہم ایک سو پچاس ہزار (ڈیڑھ لاکھ) ہو چکے ہیں میں ان کا قاضی ہوں ہمارا بادشاہ انتقال کر چکا ہے اس کے دو (۲) بیٹے ہیں ایک کے دو (۲) سر ہیں وہ کہتا ہے کہ مجھ کو دوگنی میراث ملنی چاہئے مگر ایک سر والا کہتا ہے کہ اگر تین سو (۳۰۰) سر ہوں تب بھی میں ایک حصہ سے زیادہ نہ دوں گا۔

اسی بات پر ان دونوں کے درمیان جھگڑا ہے میراث تقسیم کرنے کے لئے میرے پاس آئے میں اس مسئلہ کو حل نہ کر سکا اے بہتر، مہتر، سید، سرور اور شافع روز محشر! مجھ کو یہی مشکل پیش آئی ہے۔

مسند دین کے حاکم اور شرع مبین کے حامی نے فرمایا: اے پریوں کے قاضی! دو (۲) سر والا بچہ جب سوئے تو کوئی آہستہ سے اس کے ایک سر پر ہاتھ رکھ کر بیدار کرے اگر دونوں سر ایک ساتھ بیدار ہو جائیں تو دونوں سر میں صرف ایک ہی جان ہوگی اس کو صرف ایک حصہ میراث ملے گی اور اگر ایک سر سوئے دوسرا بیدار ہو تو ہر ایک سر میں الگ الگ جان ہوگی اس کو دو حصہ میراث ملے گی کیوں کہ خلقت میں وہ عجیب شخص ہے۔

یہ سن کر قاضی نے سجدہ کیا آہستہ سے اپنا سر باہر نکال لیا جس راستہ سے آیا تھا اسی سے پلٹ گیا۔

دو (۲) سر والا بچہ سویا تھا تو قاضی، پریوں کے بزرگوں کو لے کر اس کے سرہانے گیا آہستہ اس کے ایک سر پر ہاتھ رکھا ایک سر بیدار ہو گیا دوسرا سر نیند میں رہا اس پر تمام پریاں گواہ تھیں جب دن ہوا تو اس کے باپ کی میراث کا دو حصہ اس کو دے دیا گیا اور اس کے بھائی کو حضرت امیر المومنینؑ کا فیصلہ سنا کر شرعی جواب دے دیا گیا۔ (تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۳۰، ۱۳۱، معجزہ نمبر ۵۴، بحوالہ ہائے اربعین وقصص الانبیاء (علیہم السلام)۔

معجزہ نمبر ۹

فراری اونٹنی کے لئے دوسرے کا تعویذ لکھنا اس کا الٹا اثر کرنا! زخم و جان کا خطرہ، دعائے حضرت علیؑ سے مشکل کا حل ہونا:

روایت ہے کہ خلافت دوم کے زمانہ میں آذربائیجان کے آس پاس میں ایک آدمی کے پاس ایک اونٹنی تھی جس کے دودھ اور کرایہ وغیرہ کے ذریعہ وہ اپنے اہل و عیال کا خرچ چلاتا تھا ایک مرتبہ جنگل میں اونٹنی فرار کر گئی

www.kitabmart.in

مالک نے پکڑنے کی بہت کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوسکا آخر کار عاجز آ کر اس کو چھوڑ دیا.

اس کے رشتہ داروں نے بتایا کہ جب حضرت رسولؐ کے زمانہ میں اس طرح کی مشکلات پیش آتی تھیں تو لوگ حضرتؐ سے بیان کرتے تھے وہ مشکل کو حل کر دیتے تھے آنحضرتؐ تو دنیا سے جا چکے ہیں لیکن ان کا جانشین ہے اس کے پاس جاؤ شاید اس کی دعا سے اونٹنی رام ہو جائے اور دام میں آ جائے. اونٹنی کے مالک نے بڑی مشقتوں سے اپنے کو مدینہ پہنچایا پوچھا: حضرت رسولؐ کا جانشین کون ہے؟ لوگوں نے دوسرے کا پتہ بتایا اس نے جا کر اپنی حالت و حاجت بیان کی.

دوسرے نے کہا: تم کو دعا کرنا چاہئے، خدا کی پناہ لینا چاہئے اور استغفار کرنا چاہئے تا کہ تیری مراد حاصل ہو.

اونٹنی کے مالک نے کہا: خلیفہ! بہت دعا کر چکا ہوں کوئی اثر نہ ہوا اونٹنی مجھ کو دیکھ کر میری جان لینا چاہتی ہے. کہا: میں ایک تعویذ لکھ دیتا ہوں بہادری سے اونٹنی کے پاس جاؤ اس کے سامنے ڈال دو تمھاری مراد پوری ہو جائے گی.

پس ایک تعویذ لکھا جس کا مضمون یہ تھا: ''یہ... امیر المومنین کا خط ہے تم تمام جنوں اور شیاطین کے نام، تم لوگ اس کی اونٹنی اس کے تابع کر دو اس حکم کی مخالفت سے ڈرو!''

اس نے یہ خط لیا اور آذربائیجان کی طرف روانہ ہو گیا. عبداللہ بن عباسؓ راوی ہیں کہ میں یہ واقعہ سن کر بہت غمگین ہوا شاہ ولایت کی خدمت میں حاضر ہوا حکایت بیان کی تو آپ نے فرمایا:

''اس خدا کی قسم! جس نے دانہ اگایا اور انسان کو پیدا کیا اونٹنی کا مالک بھاگ کر، ناامیدی کے ساتھ واپس ہوگا''.

حضرت سے یہ سن کر میں شدت کے ساتھ انتظار کرنے لگا کہ کوئی آذربائیجان سے آئے تو اس سے اونٹنی اور اس کے مالک کی بات دریافت کروں. یکا یک اونٹنی کا مالک آیا اس کے چہرہ پر اتنا بڑا زخم تھا کہ اس کے اندر ہاتھ داخل ہو جاتا تھا میں اس کو دیکھ کر فوراً اس کے پاس گیا احوال پوچھا تو اس نے بتایا کہ جس جگہ میری اونٹنی اور اونٹ کے دوسرے بچے بھی تھے میں وہاں گیا خط اس کے سامنے ڈالا تو تمام اونٹوں نے مل کر مجھ پر حملہ کر دیا میری جان کا قصد کر لیا مجھ میں کھڑے ہونے کی تاب نہ رہی تو بیٹھ گیا ایک اونٹ نے مجھ کو اٹھا کر دور پھینک دیا یہ وہی زخم ہے. مجھ کو بہت تشویش ہوئی سارے اونٹ میری جان لینا چاہتے تھے میرا بھائی چند لوگوں کو لے کر وہاں پہنچ گیا اس نے بہت کوشش کے بعد مجھ کو نجات دی میں بیہوش ہو گیا تھا گھر لیجانے کے بعد ہوش آیا میں ایک مدت تک تشویش میں تھا بہت تکلیف میں رہا تھوڑی سی قوت پانے کے بعد سوچا کہ چل کر تعویذ لکھنے والے سے بیان کروں کہ ان کے خط کا کیا اثر ہوا!

جب وہ ان کے پاس جانے لگا تو میں بھی اس کے ساتھ چلا جب اونٹنی کے مالک نے ان کو دیکھا تو کہا: اے خلیفہ! تمھارے خط کا کوئی فائدہ نہ ہوا تم پر اعتماد کرلیا تھا میری جان خطرہ میں پڑگئی تھی۔ [وَمَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ: اور (اسی طرح) کافروں کی دعا گمراہی میں (پڑی بہکی پھرا کرتی) ہے۔ سورۂ رعد: ۱۳/۱۴۔ف]

دوسرے نے کہا: ''تم جھوٹے ہو اگر تم میرا خط لیجاتے تو تمام اونٹ تمھارے مطیع ہو جاتے!'' اس نے بہت غلیظ قسمیں کھائیں کہ میں جانتا تھا اونٹ میرے قتل کا قصد کریں گے اگر تمھارے خط پر مجھ کو اعتماد نہ ہوتا تو اونٹوں کے پاس ہی نہ جاتا۔ یہ سنا کر وہاں سے نکل گیا۔

میں نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کہا: آؤ تم کو اس شخص کے پاس لے چلوں جو تمام حاجات کو برلاتا ہے تمھاری مراد پوری کردے گا۔ میں اس کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا پوری تفصیل بیان کی حضرت نے فرمایا: میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ ناامید و پریشان ہوکر پلٹے گا؟! میں نے عرض کیا: ہاں! پھر شاہ مرداں، اونٹنی کے مالک کی طرف متوجہ ہوئے فرمایا: اونٹوں کی جگہ جاکر کہو: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَ اَهْلِ بَيْتِهِ الَّذِيْنَ اخْتَرْتَهُمْ عَلَى الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَلِّلْ لِيْ صُعُوْبَتَهَا وَ اكْفِنِيْ شَرَّهَا فَاِنَّكَ الْكَافِيُ الْمُعَافِي وَ الْغَالِبُ الْقَاهِرُ۔

وہ آدمی یہ سن کر آذربائیجان کی طرف روانہ ہوگیا دوسرے سال حج کے لئے آیا چونکہ اس نے سارے اونٹوں میں تصرف کیا تھا اس کو بہت نفع حاصل ہوا لہٰذا شاہ مرداں کے لئے بہت سے تحفے لایا ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔

آنحضرتؑ نے فرمایا: ''تم بیان کروگے یا میں بیان کروں؟''

عرض کیا: ''آپ ہی بیان فرمائیں۔''

شاہ مرداں نے فرمایا: اونٹوں کو دیکھ کر جب تم نے دعا پڑھی تو پہلی اونٹنی جو سارے اونٹوں کی ماں تھی وہ نہایت خضوع و تذلل سے تمھارے پاس آکر سوگئی پھر اس کی ساری اولاد نے تمھاری اطاعت کی۔

اس نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! یقیناً ایسا ہی ہوا تھا! گویا آپ وہاں پر موجود تھے۔ وہ آدمی ہر سال زیارت و حج کے لئے آتا تھا وہ بہت مالدار ہوگیا۔

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب کسی کو کوئی مشکل درپیش ہو یا مال میں کمی یا اس کے اہل و عیال میں بیماری ہو تو خضوع و خشوع سے خدا کی بارگاہ میں یہ دعا پڑھ کر تضرع کرے تو اس کی حاجت پوری ہوگی۔

(تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۳۵، ۱۳۶، معجزہ نمبر ۶۰، بحوالہ ہائے بصائر الدرجات، کشف الغمہ، ابواب الجنان و کفایت

المومنین؛ اثبات: ۴/۵۵۰ ح ۲۰۰، بحوالہ خرائج خودخرائج میں بحوالہ خصائص الائمہ: سید مرتضیٰ)

معجزہ نمبر ۱۰

حلال و پاک مچھلیوں کا سلام کرنا، دریائے فرات کی طغیانی کو عصا مار کر ختم کرنا

حضرت علی علیہ السلام کے زمانہ میں کوفہ میں دریائے فرات کا پانی اتنا زیادہ ہوگیا کہ لوگوں کو غرق ہونے کا خطرہ ہوگیا لوگ حضرت کی خدمت میں آئے آپ فرات کے کنارے تشریف لائے اور دو رکعت نماز بجالائے پھر عصا کو پانی پر مارا تو پانی اتنی نیچے چلا گیا کہ مچھلیاں دکھائی دینے لگیں تمام مچھلیوں نے آپ کو سلام کیا جس کو تمام حاضرین نے سنا البتہ صرف دو قسم کی ''جری'' اور ''مار ماہی'' مچھلیوں نے سلام نہ کیا لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو حضرت نے فرمایا: خدا نے صرف حلال و پاک مچھلیوں کو قوت گویائی عطا کی تا کہ مجھ کو سلام کریں حرام و پلید مچھلیوں کو اس سے محروم رکھا. (تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۳۶، معجزہ نمبر ۶۱، بحوالہ ہائے ذریعۃ النجاح، راحۃ الارواح و مونس الاشباح، قصص الانبیاء)

توضیح: ذیل میں ''جری'' اور ''مار ماہی'' مچھلیوں کے بارے میں متعدد کتابوں سے مفید باتیں اور ان کے شرعی احکام کو ذکر کیا جا رہا ہے اس معجزہ کے بعد بھی اسی باب میں مولائے کائنات کے معجزات، معجزہ نمبر ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲ میں ان دونوں مچھلیوں کا مزید ذکر آنے والا ہے:

❀ **جری**:

محقق بزرگوار مرحوم علامہ علی اکبر دہخدا نے اپنے عظیم و ضخیم لغت نامہ میں لکھا ہے:

الف: جِـرِّیّ: ایک قسم کی لمبی اور چکنی مچھلی جس کے چھلکے اور کھپرے نہیں ہوتے اور یہود اسے نہیں کھاتے. (منتہی الارب)

ب: مار ماہی. (آنندراج)

مؤلف: لغت آنندراج کی تفسیر بتاتی ہے کہ ان دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے.

ج: یہ عربی لفظ ہے فارسی میں اس کو مار ماہی، مصری زبان میں ''تیلور'' [سلور] سریانی میں ''سلورس''، یونانی میں [بھی] ''سلورس'' اور ہندی میں ''کچیا''، مچھلی کہتے ہیں یہ بہت بڑی اور موٹی ہوتی ہے، مصر کے دریا میں پائی جاتی ہے جس کا رنگ سیاہ اور وہ بغیر چھلکے کے ہوتی ہے، اس کے اندر کانٹے کم ہوتے ہیں اور اس کی مونچھیں سانپ کے مانند باریک و لمبی ہوتی ہیں، سر لمبا اور منہ، سونڈ کے مانند گول ہوتا ہے.....

د: حکیم میر محمد مومنؒ نے لکھا ہے: اس مچھلی کو [ایران کے مشہور شمالی صوبے مازندران کے مقام] تُنِکابُن میں ''اسپلی'' اور مازندران میں ''کلیس'' کہتے ہیں...

ہ: مقعد میں اس کی دھونی دینا اور حقنہ کرنا عرق النساء کے لئے بے نظیر ہے یہ مچھلی دیر ہضم اور باعث ایجاد برص ہوتی ہے... (مخزن الادویہ)

و: ایسی مچھلی جس کی صرف ریڑھ اور سر میں ہڈیاں ہوتی ہیں، اس کے مونچھیں ہوتی ہیں، بالکل کالی، پشت چوڑی اور منھ پھیلا ہوا ہوتا ہے وہ مصر میں ''قرموط'' کے نام سے مشہور ہے ہم اس کو ''سلور'' کہتے ہیں. (تذکرۂ داؤد ضریر انطاکی)

ز: ایک قسم کی مچھلی جسے جریث وانکلیس یا انقلیس بھی کہتے ہیں. (حاشیۃ المعرب جوالیقی: ص ۳۳۸)

ح: بغیر چھپروں کی ایک قسم کی مچھلی جو مار ماہی کے علاوہ ایک دوسری مچھلی ہوتی ہے. (یادداشت مؤلف بنقل از علامہؒ)

ط: ایک قسم کی مچھلی جس کے بارے میں یہ حدیث وارد ہوئی ہے: جمیع السمک حلالٌ غیر الجِرّیث (جری) و المار ماهیج: جری اور مار ماہی کے علاوہ تمام قسم کی مچھلیاں حلال ہیں. (بحر الجواہر) انتهٰی کلامه و رفع مقامه. (لغت نامہ: جلد ج۔ جامہ، ص ۳۷۷)

واضح رہے کہ اس لغت شناس دانشمند عالیمقدارؒ نے نو (۹) حوالوں سے ان دونوں لفظوں کی تشریح بیان کی ہے ظاہر ہے کہ ہر ایک کتاب کی تعریف میں کچھ نہ کچھ فرق ہے محققین کے لئے ایسی باتیں بہت مفید ثابت ہوتی ہیں اسی لئے ہم نے بھی بزرگوں کی پیروی کرتے ہوئے اس کتاب کے مقدمہ میں معجزات سے متعلق بہت سی مفید متفرق باتوں کو مختلف کتابوں سے جمع کر کے لکھ دیا ہے اور ظاہر ہے کہ تکراری صورتوں میں ہر ایک کتاب کی عبارت میں فرق ہے تھوڑی بہت زحمت قارئین کرام بھی کریں تا کہ دوسروں کی زحمتوں کا اندازہ ہو سکے. اسی طرح ہم نے کشکول کے مقدمہ میں کشکول کی تعریف کو اردو، فارسی، عربی کی دس (۱۰) کتابوں سے نقل کیا ہے.

صاحبِ حسنُ اللغات نے لکھا ہے:

جَرّی: مار ماہی، (پنجابی گردج)۔ (حسنُ اللغات: ص ۲۶۱)

لویس معلوف نے لکھا ہے:

الجِریّ و الجِرّیث: ایک قسم کی مچھلی، بام مچھلی. (المنجد عربی۔ اردو، ص ۱۴۸)

❁ مار ماهی:

آقائے عقیلی علویؒ نے لکھا ہے:

مار ماهیج: یہ لفظ مار ماہی کا معرب ہے اہل مصر اس کو ''انکلیس'' کہتے ہیں یہ مچھلی سانپ جیسی ہوتی ہے ایک بالشت سے ایک ہاتھ تک اس کی لمبائی ہوتی ہے، رنگ سفید ہوتا ہے اس کی پشت پر سر سے لے کر آخر تک آری کے مانند کانٹے ہوتے ہیں، یہ بغیر کانٹوں کے ہوتی ہے اور دوسری مچھلیوں کی طرح پانی کے اوپر نہیں آتی ہے.

(مخزن الادویہ:فصل المیم مع الالف)

آقائے حسن عمید نے لکھا ہے:

سانپ جیسی ایک مچھلی جس کی لمبائی ایک میٹر تک پہنچ جاتی ہے اس کی پشت پر آری کے مانند کانٹے ہوتے ہیں یہ دوسری مچھلیوں کی طرح پانی کے اندر نہیں تیرتی کبھی پانی سے باہر نکل آتی ہے اور زمین پر چلنے لگتی ہے یہ تالاب اور دریا میں زندگی گزارتی ہے لوگ اس کا گوشت کھاتے اور اس کی دھونی بھی دیتے ہیں.(فرہنگ عمید: ۱۷۳۵/۲)

صاحبِ حسنُ اللغات نے لکھا ہے:

بام مچھلی، سانپ کی شکل کی مچھلی.(حَسنُ اللغات:ص۷۷۲)

مولوی فیروز الدین صاحب نے لکھا ہے:

ایک قسم کی مچھلی، بام مچھلی.(فیروز اللغات: جلد دوم،ص۱۱۸۱)

تحفۃ العوام میں لکھا ہے:

دریائی کیڑے یا دریائی جانوروں میں ''پنیاں سانپ'' [پانی کے سانپ۔فیروز اللغات] جو مچھلی کی شکل کے ہوتے ہیں جیسے ''مار ماہی''، یعنی مچھلی کی شکل کے سانپ جن کے جسم پر نہ چھلکے ہوتے ہیں جو مچھلی کی پہچان ہیں اور نہ بدن میں ہڈیاں ہوتی ہیں جو کانٹے سے تعبیر کی جاتی ہیں وہ شریعت اسلامیہ میں حلال نہیں ہیں اور ان کا کھانا قطعاً حرام ہے.

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام ان مچھلیوں کی صورت کے کیڑوں کے حرام ہونے کی وجہ یوں بیان فرماتے ہیں: عہد بعید میں ایسے انسان تھے جو دیوثی کرتے تھے خدا نے جہاں بہت سے انسانوں کو بندر، سور، ہاتھی وغیرہ کی شکل میں کر دیا تھا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے وہاں ان دیوثوں کو مچھلیوں کی شکل میں مسخ کر دیا تھا یہ مچھلی نہیں

ہیں ان کا کھانا حرام ہے (بحوالہ حلیۃ المتقین: مجلسیؒ ،ص ۳۲۲،طبع لکھنؤ) یعنی صرف وہ مچھلیاں حلال ہیں جن کے جسم پر ''فلس'' (چھلکے) ہوں. (تحفۃ العوام: ص ۴۹۷)

مرجع بزرگوار حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے حاج شیخ ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ العالی نے تحریر فرمایا ہے:

جھینگے جو کہ دریائی جانوروں میں سے ہیں وہ حلال ہیں لیکن ''سمنقور'' مچھلی کہ جو خشکی کے حشرات میں سے ہے اور اس کا نام مچھلی رکھ دیا گیا ہے وہ حرام ہے صرف علاج وغیرہ کے لئے اس کا کھانا جائز ہے. (توضیح المسائل مترجم اردو: علامہ روشن علی خانؒ صاحب مرحوم، ص ۶۳۰، مسئلہ نمبر ۲۲۵۵)

موصوف کے فارسی رسالہ میں بھی یہی لفظ ''سمنقور'' ہے جس کے معنی فرہنگ ہائے عامرہ، عمید ولغات کشوری اور المنجد میں نہ مل سکے شاید اسی لئے اردو رسالہ میں بھی بالکل یہی لفظ رکھ دیا گیا ہے. فارسی میں جھینگے کو ''میگو'' اور ''روبیان'' بھی کہتے ہیں. (توضیح المسائل فارسی: ص ۴۳۸)

❁ دیوث کے معنی:

مجمع البحرین میں ہے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''دَیّوث، جنت میں نہیں جا سکتا، جنت کی بُو نہیں سونگھ سکتا''. پوچھا گیا: دیوث کون ہے؟

فرمایا: ''جس کی بیوی زنا کراتی ہو اور اس کو علم ہو.''

مجمع اور منتہی الارب میں ہے: ''دیوث وہ مرد ہے جو اپنی بیوی کے متعلق غیرت نہ رکھتا ہو.''

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: ''دیوث پر جنت حرام ہے.'' (فاکہۃ الظرفاء: ۱۲۲/۱)

معجزہ نمبر ۱۱

لیف خرما سے دیو کا ہاتھ باندھنا، حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی عاجزی پھر حضرت امیر مومنان علیہ السلام کی مشکل کشائی:

مروی ہے کہ جس وقت حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکۂ معظمہ میں تشریف رکھتے تھے اس دوران ایک دن بہت شدید شور بلند ہوا لوگ جمع ہو کر آپ کی خدمت میں آئے عرض کیا: یارسول اللہؐ! پہاڑ جیسا دیو آرہا ہے اکتیس (۳۱) گز، اس کا قد ہے اس کے بدن کے بالوں کی لمبائی سات (۷) گز ہے اس کے منہ میں چار دانت ہیں جو بڑی سی کدال کے مانند ہیں اس کے دونوں ہاتھ لیف خرما سے بندھے ہوئے ہیں.

یہ بیان کرتے وقت دیو آ پہنچا خدمت رسولؐ میں آیا آداب بجالایا پھر عرض کیا: اے پیغمبر آخر الزمان!

رہنمائے انس وجان! حلال مشکلات عالمیان! میری مشکل حل کیجئے!

فرمایا: اپنی حاجت بیان کرو!

دیو نے عرض کیا: اے سید عالم ومہتر بنی آدمؑ! حضرت آدم کی خلقت سے تیس ہزار (۳۰۰۰۰) سال پہلے سے میں موجود ہوں میں ہمیشہ مخلوق کو آزار پہنچا تا ہوں کسی ذی حیات کو مجھ سے چھٹکارا نہ مل سکا میرے دل میں ذرا بھی رحم نہیں ایک دن ایک خوبصورت جوان جس کا رخسار آفتاب تاباں کے مانند تھا میرے سامنے ظاہر ہوا میری نظر اس پر پڑی تو سوچا اس کو بھی ہلاک کرڈالوں جیسے ہی اس کے آگے بڑھا میرے چہرے پر سخت طمانچہ مارا چہرہ اور کان پر زخم ہو گیا اس دن سے آج تک میرے کان سے برابر خون اور پیپ جاری ہے اس طولانی مدت میں کوئی طبیب اس کا علاج نہ کرسکا جب مجھ پر طمانچہ پڑا تو میں اس کے ہاتھوں میں مچھر کے مانند بہت ضعیف، ذلیل وحقیر ہو گیا اس نے مجھ کو پکڑ کر میرے ہاتھوں کو اس لیف خرما سے باندھ دیا میں نے اپنا ہاتھ کھولنے کی بہت کوشش کی لیکن نہ کھول سکا جس کے پاس کھلوانے گیا وہ نہ کھول سکا تیس ہزار (۳۰۰۰۰) سال بعد حضرت آدم (عَلٰی نَبِیِّنَا وَ آلِہٖ وَ عَلَیْہِ السَّلَامُ) دنیا میں آئے میں عاجزی کے ساتھ ان کے پاس پہنچا ان سے تفصیل بیان کی انھوں نے بہت کوشش کی مگر وہ بھی نہ کھول سکے اس معمولی سے لیف خرما پر بہت زیادہ چھری وخنجر چلائے کوئی اثر نہ ہوا میں نے صبر کیا پھر حضرت سلیمان (عَلٰی نَبِیِّنَاوَ آلِہٖ وَعَلَیْہِ السَّلَامُ) کا وقت آیا ان کے پاس گیا اپنی بہت مجبوری بیان کی انھوں نے بھی بہت کوشش کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا جب جناب سلیمان علیہ السلام اتنی حشمت وعظمت کے باوجود بھی میرا علاج نہ کرسکے تو میں مایوس وناامید ہو گیا حضرت سلیمان علیہ السلام بھی بہت غمگین ہوئے آخر میں رب جلیل کی بارگاہ سے جبرئیل علیہ السلام آئے اور انھوں نے کہا:

سلیمانؑ! خدا آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور یہ پیغام سنا رہا ہے کہ کوئی اس دیو کا ہاتھ نہیں کھول سکتا البتہ جس نے باندھا ہے صرف وہی کھول سکتا ہے اور وہ شخص حضرت محمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ظاہر ہوگا اس کا نام علی علیہ السلام ہوگا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے یہ سن کر مجھے بتا دیا خلاصہ یہ کہ اس مدت میں مَیں نے بہت زیادہ صبر وتحمل سے کام لیا اُس وقت سے شدت کے ساتھ پیغمبر آخر الزمانؐ کے انتظار اور تلاش میں تھا ایک عرصہ کے بعد اب آپ کی خدمت میں پہنچا ہوں اے سرور کائنات وسید موجودات! اگر میرا درد آپ کی بھی مدد سے ٹھیک نہ ہو تو نہیں معلوم میرا حال کیا ہوگا!

عمر یہ باتیں سن کر اٹھے دیو کے پاس آئے خنجر چلایا بہت کوشش کی کہ لیف خرما کو کاٹ دیں مگر کوئی اثر نہ ہوا نہایت خجالت کے ساتھ پلٹ گئے .ابوبکر کو طمع ہوئی کہ شاید وہ مشکل کو حل کر سکیں دیو کے سامنے آئے بہت کوشش کی چھری و خنجر کے ذریعہ بہت زور لگایا مگر ذرا بھی اثر نہ ہوا عمر کی طرح ناکام اپنی جگہ لوٹ گئے اس وقت حضرت سلمان علیہ الرحمہ والرضوان حاضر ہوئے اور حضرت شیر حق ،ولی مطلق ،امیر مومنان علیہ السلام ان کے دوش پر سوار تھے اس وقت آپ بحسب ظاہر بشریت چھ(۶) سالہ تھے چودھویں کے چاند کے مانند رخسار مبارک کے نور نے مجلس کو منور کردیا دیو کی نظر جب حضرت پر پڑی تو اس پر دہشت اور وحشت کا غلبہ ہوگیا اٹھ کر مجمع میں چھپ گیا حضرت رسالتؐ نے جب یہ دیکھا تو دیو کو اپنے پاس بلا کر پوچھا:''تم کیوں اس بچہ کو دیکھ کر ڈر گئے؟''

دیو نے عرض کیا:اے خاتم پیغمبرانؐ!اسی طفل والا شان نے لیف خرما سے میرے ہاتھوں کو باندھا ہے اس طولانی مدت میں اس کی صورت میرے دل پر نقش ہوگئی ہے اور شب و روز اسی کا خیال رہتا ہے اگرچہ اس سے ملاقات کی مجھ کو بہت تمنا ہے لیکن میں بہت زیادہ خوفزدہ ہوں.

جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ سن کر مسکرائے فرمایا:''یہ چیزیں علی علیہ السلام سے تعجب نہیں رکھتیں کیوں کہ ان کی قدر و منزلت ،وہم و خیال سے کہیں زیادہ ہے.''پھر شاہ ولایت کے چند فضائل بیان کئے حضرت علی علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:''علیؑ!جس طرح اس دیو کو باندھا ہے اسی طرح کھول دو!یہ ایک مدت سے مصیبت میں مبتلا ہے.''

شاہ ولایت نے حکم رسالتؐ کے مطابق عمل کیا دیو کے ہاتھ کی طرف صرف اشارہ کیا وہ فوراً کھل گیا مجمع میں نعرہ بلند ہوا سید ابرار پر درود بھیجتے ہوئے لوگوں نے کہا:''حضرت علی علیہ السلام ''سِرُّ اللہ'' ہیں!''

یہ معجزہ دیکھ کر ایک سو چالیس (۱۴۰) کفار، مسلمان ہوگئے دیو حضرت رسولؐ کے قدموں پر گر گیا پھر اس نے عجز و نیاز اور انکساری سے عرض کیا:''یا محمدؐ!میری تمنا ہے کہ اپنی بقیہ عمر حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں گزاردوں.'' آنحضرتؐ نے اس کو مسلمان بنایا اس کے بعد وہ حضرت علی علیہ السلام کا خادم بن گیا.(تحفہ: مقصد دوم،ص۱۴۳،۱۴۴، معجزہ نمبر۳۷،بحوالہ کتاب ابوحنیفہؒ دینوری)

معجزہ نمبر ۱۲

﴿صرف چار ماہ کی عمر میں بہت عظیم اژدہا کو گہوارہ میں دو ٹکڑے کرنا، آٹھ سو(۸۰۰)افراد کامل کر اس کو اٹھانا﴾

منقول ہے کہ ایک مرتبہ اطراف مکہ میں ایک بہت بڑا اژدہا ظاہر ہوا اس کا قد چار سو(۴۰۰) گز تھا اس کے

سر پر دو (۲) سینگ مانند چنار (بہت بڑا درخت جس کے پتے، پنجۂ انسان سے مشابہ ہوتے ہیں اس کی عمر ہزار برس کی ہوتی ہے رات کو اس سے آگ کی چنگاریاں جھڑتی معلوم ہوتی ہیں...لغات کشوری: ص ۲۱۸) تھے، مشعل سوزان کے مانند دو آنکھیں، سر پہاڑ اور منہ غار کے مانند تھا، ہر دانت چار (۴) بالشت کا اور اس کے منہ کی چوڑائی بیس (۲۰) گز تھی اگر اس اطراف میں کوئی پرندہ اڑتا تو اسے کھینچ کر نگل جاتا تھا جو گلہ اور جانور وغیرہ اس صحرا میں تھے سب کو اپنی دُم میں لپیٹ لیتا تھا لوگ بالکل تنگ آ چکے تھے کیوں کہ اس کے بدن پر کوئی اسلحہ کام نہیں کرتا تھا کئی بار وہاں کا بادشاہ بیشمار لشکر لے کر مقابلہ کے لئے گیا مگر ناکام پلٹ آیا۔

اتفاق سے ایک دن وہی اژدہا شہر مکہ کی طرف چلا جب شہر میں داخل ہوا تو لوگوں میں بہت زیادہ شور بلند ہوا، ایک قیامت برپا ہو گئی تمام لوگ خوف سے اپنے اپنے گھروں کو چھوڑ بھاگے اژدہا آتا رہا یہاں تک کہ اس کا گزر محسن اسلام، حامی خیر الانامؐ، حضرت ابو طالب علیہ السلام کے گھر کی طرف سے ہوا وہ گھر کے اندر داخل ہو گیا شاہ ولایت اس وقت چار (۴) ماہ کے تھے، گھوارہ کا دروازہ بند تھا اژدہا نے گھوارہ کا قصد کیا شاہ ولایت نے گھوارہ سے اپنا ہاتھ بڑھایا اژدہا کو پکڑ کر اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا اس کو دُم تک دو ٹکڑے کر دیا جب کہ مولا نے اپنے گھوارہ سے ذرا بھی حرکت نہ کی اور اس کا ایک قطرہ بھی خون حضرت کے لباس پر نہ ٹپکا کچھ دیر تک اژدہا کا ایک نصف ٹکڑا دست مبارک میں لئے رہے تمام اطراف کے لوگ وہاں پر آ گئے یہ دیکھ کر سب کے سب حیران رہ گئے اور سب کو بڑا تعجب ہوا۔

حضرت رسالتؐ تمام لوگوں کے ساتھ شاہ ولایت کی مدح و ثنا کرنے لگے گھوارہ کے پاس پہاڑ جیسے دو ٹکڑے دیکھے وہاں خون کا دریا جاری تھا حضرت پیغمبرؐ نے حکم دیا کہ اس اژدہا کو اٹھا کر یہاں سے پھینک دو۔ اس وقت چار سو (۴۰۰) آدمیوں نے مل کر آدھے ٹکڑے کو اٹھا کر صحرا کا رخ کیا وہاں لے جا کر پھینک دیا پھر چار سو (۴۰۰) دوسرے آدمی آئے بقیہ آدھے حصہ کو وہاں سے اٹھا کر لے گئے پھر سب نے مل کر حیدر کرار علیہ السلام پر بہت زیادہ درود بھیجے۔ (تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۴۴، معجزہ نمبر ۴۷، بحوالہ تاریخ ابو حنیفہؒ دینوری)

معجزہ نمبر ۱۳

﴿ایک مومنہ کی روزانہ زیارت اہل بیتؑ، محبہ کو آتش تنور سے نکال کر خوبصورت باغ میں پہنچانا﴾

نقل ہے کہ مدینہ میں ایک دیندار آدمی کی بیوی حضرت علی علیہ السلام اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کی دوستدار تھی اس کو اس قدر محبت تھی کہ وہ کوئی دن حضرت رسولؐ و حضرت علی علیہ السلام کی زیارت کے بغیر بسر نہیں کرتی تھی اس

کی عادت یہ تھی کہ روزانہ صبح کو اٹھ کر حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی مرتضٰی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو کر دیدار کے بعد گھر لوٹ آتی تھی.

ایک دن اس کے شوہر نے پوچھا: تم روزانہ صبح اٹھ کر کس لئے گھر سے باہر جاتی ہو؟ کہا: اگر ایک دن بھی حضرت رسولؐ و حضرت علی علیہ السلام کی زیارت نہ کروں تو مجھ پر بڑا گراں گزرتا ہے ان حضرت کی محبت میری جان میں رچی بسی ہوئی ہے روزانہ ان کی زیارت کے لئے جاتی ہوں وہاں سے پلٹ کر اپنے کام میں مشغول ہو جاتی ہوں.
شوہر نے کہا: اگر رسولؐ و علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی دوسرا تم کو دیکھ لے تو تم میرے نکاح سے خارج ہو جاؤ گی.

بیوی نے کہا: ٹھیک ہے. اس طرح ایک عرصہ گزر گیا ایک دن وہ زیارت کے لئے جا رہی تھی ایک یہودی سے ملاقات ہوئی اس نے پوچھا: کہاں جا رہی ہو؟ مومنہ نے کہا: میرا راستہ چھوڑ دو! میں رسولؐ و علی علیہ السلام کی زیارت کے لئے جا رہی ہوں. یہودی نے کہا: اگر تم سچی ہو اور ان حضرات کو دوست رکھتی ہو تو نقاب ہٹا کر اپنا چہرہ دکھاؤ! چوں کہ یہودی نے بہت بڑی قسم کھلائی لہٰذا اس کو رَد نہ کر سکی. خدا کی بارگاہ میں عرض کیا: خدایا! میں نے اپنے شوہر سے عہد کیا ہے کہ اگر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی علیہ السلام کے علاوہ کوئی مجھ کو دیکھ لے تو نکاح سے خارج ہو جاؤں گی اس یہودی نے مجھ کو بہت عظیم قسم کھلائی جس کی وجہ سے رَد نہ کر سکی خدایا! تو تمام چیزوں پر قادر ہے.

یہ کہہ کر نقاب اٹھا دیا خدا نے یہودی کی نظر میں مومنہ کو بہت بدشکل بنا دیا پھر وہ حضرت رسالت پناہؐ کے دولت سرا پر آئی مگر اتفاق سے زیارت میسر نہ ہو سکی غمگین اپنے گھر واپس آئی تنور جلا کر روٹی پکائی پانی گرم کر کے بچوں کا سر دھلا شوہر گھر کے اندر داخل ہوا مومنہ نے اپنا چہرہ چھپا لیا. شوہر نے پوچھا: کیوں مجھ سے چہرہ چھپا رہی ہو؟

زوجہ نے یہودی کی بات بتائی شوہر سنتے ہی آگ بگولا ہو گیا سر جھکا کر سوچنے لگا پھر اٹھا کر کہا: اگر تم سچی ہو کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور علی علیہ السلام کو دوست رکھتی ہو روزانہ ان کی زیارت کے لئے جاتی ہو تو اٹھ کر اپنے کو جلتے ہوئے تنور میں ڈال دو! مومنہ نے یہ طعنہ سن کر وضو کی تجدید کی دو رکعت نماز پڑھی بچوں کو بوسہ دیا تا کہ تنور کے اندر داخل ہو بچے گریہ وزاری کرنے لگے ماں کی آنکھوں میں آنسو بھر گئے فوراً بچوں سے دامن چھڑایا تنور کے اندر کود گئی فوراً سیاہ دھواں اٹھا بچے رونے پیٹنے لگے شوہر بھی بچوں کو دیکھ کر رونے لگا کوئی تدبیر سمجھ میں نہ آئی بچوں کا ہاتھ پکڑ کر واویلا کہتے ہوئے خدمت رسولؐ میں آیا تفصیل بیان کی بچوں کا گریہ دیکھ کر رسولؐ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تمام اصحاب، رسولؐ کے ساتھ رونے لگے اس کے گھر کی جانب چل پڑے دیکھا اس کے گھر سے سیاہ دھواں آسمان کی طرف اٹھ رہا ہے.

حضرت رسولؐ نے ہاتھوں کو بلند کر کے دعا کی: ''خدایا! تو تمام چیزوں پر قادر ہے مومنہ کو آگ سے محفوظ رکھ!'' فوراً جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہؐ! خدا آپ کو سلام کہتا ہے اور ارشاد فرماتا ہے کہ آپ غمگین نہ ہوں آپ کے دوستوں کو دنیا و آخرت میں آگ نہیں جلائے گی، مومنہ کو آگ کے اندر سے بلایئے! حضرت رسولؐ یہ سن کر خوشحال ہو گئے فرمایا: اے علیؑ! مومنہ کو آگ کے اندر سے بلاؤ!

حضرت امیر علیہ السلام نے پکارا: ''اے ہماری محبہ! آگ کے اندر تمھاری کیا حالت ہے؟ باہر آؤ!'' مومنہ نے آواز دی: لَبَّیکَ یَآ اَمِیرَ الْمُؤمِنِینَ وَ اِمَامَ الْمُتَّقِینَ وَ خَلِیفَةَ سَیِّدِ الْمُرسَلِینَ! فوراً دھواں ختم ہو گیا مومنہ چودھویں کے چاند کے مانند مدح و ثنا کرتی ہوئی باہر نکلی جب اس نے دیکھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام حاضر ہیں ان کے قدموں پر گر پڑی اپنا چہرہ ان کے قدم کی خاک پر ملا خدا کا شکر بجالائی.

حضرت رسولؐ نے سوال کیا: آگ میں تمھاری کیا حالت تھی؟ عرض کیا: یا رسول اللہؐ! جب میں نے آپ کی محبت میں اپنے کو آگ میں ڈالا تو ایک شخص کو دیکھا اس نے ہاتھ بڑھا کر مجھ کو آگ سے نکال دیا ایسے خوبصورت باغ میں لے گیا کہ بنی آدم کو جس کے مشاہدہ کی تاب نہیں میں وہاں پہنچی تو چاند جیسی سو ہزار (۱۰۰۰۰۰) کنیزوں کو دیکھا جو میری زیارت کے لئے آئیں میرا احترام کیا کہ یہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت علی علیہ السلام اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کی دوستدار ہے میں ان حوروں سے محو گفتگو تھی یکایک آواز آئی کہ مجھے طلب کیا جا رہا ہے اسی شخص نے میرا ہاتھ پکڑ کر آپ کی خدمت میں پہنچا دیا.

حضرت رسولؐ نے پوچھا: تم اس شخص کو پہچانتی ہو جس نے آگ سے نجات دی؟ عرض کیا: وہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام ہیں جو آپ کی خدمت میں حاضر ہیں. پھر دوبارہ جبرئیل نازل ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! یہودی نے اس کا چہرہ نہیں دیکھا ہے خدا نے اس کی نظر سے محفوظ رکھا ہے تا کہ میاں بیوی میں طلاق و جدائی نہ ہو پس میاں بیوی شاد و خوشحال ہو گئے بچے بھی ماں کو دیکھ کر خوش ہو گئے پھر حضرت رسولؐ اور حضرت علی علیہ السلام بیت الشرف لوٹ آئے. (تحفہ: مقصد دوم ص ۱۵۳، ۱۵۴، معجزہ نمبر ۸۴، بحوالہ ہائے راحۃ الارواح و مونس الاشباح، آثار احمدیؒ، کشف الغمہ)

معجزہ نمبر ۱۴

ماہ رمضان میں چالیس (۴۰) جگہ افطار کرنا منجملہ نزد سید المرسلینؐ اور حور العین

روایت ہے کہ ماہ مبارک رمضان کی ایک شب ایک شخص نے حضرت علی علیہ السلام کی دعوت کا ارادہ کیا آپ کی خدمت میں آ کر عرض کیا: اے ابن عم رسولؐ! التماس ہے کہ زحمت فرما کر اس کمترین کے کلبہ (معمولی، چھوٹے

سے گھر) کو اپنے قدوم مبارک کے نور سے منور فرمائیں. حضرت نے قبول فرمایا: وہ چلا گیا پھر ایک دوسرا شخص آیا اس نے بھی دعوت دی. حضرت نے قبول فرمایا وہ گیا تو ایک تیسرا شخص آیا اس نے بھی دعوت دی اس کی بھی دعوت قبول کی یہاں تک کہ چالیس (۴۰) افراد بغیر ایک دوسرے کی دعوت کے علم کے آپ کو دعوت دیتے گئے حضرت نے سب کی دعوت قبول فرمالی.

جب نماز مغرب کا وقت ہوا تو کسی کو دوسرے کی خبر نہ تھی سب کو شاہ ولایت کی دعوت کی فکر تھی حضرت امیر علیہ السلام مسجد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تشریف لے گئے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز جماعت پڑھی مسجد سے باہر نکلے تو رسولؐ نے ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''آؤ گھر چلیں! ایک ساتھ ماحضر تناول کریں''.

حضرت امیر علیہ السلام شکریہ ادا کرتے ہوئے رسول خداؐ کے ساتھ ان کے گھر تشریف لائے جو کچھ کھانا پکا اور تیار تھا ایک ساتھ نوش فرمایا. صبح کو جب آفتاب عالمتاب نے عالم میں روشنی پھیلائی اور اصحاب، رسالت مآبؐ کی خدمت میں آئے تو جس نے سب سے پہلے دعوت دی تھی اس نے کہا: گزشتہ شب مجھ کو عجب دولت نصیب ہوئی حضرت اسد اللہ الغالب، علی بن ابیطالب علیہ السلام میرے مہمان تھے.

دوسرے نے کہا: تم جھوٹے ہو حضرت میرے گھر تھے انھوں نے میرے ساتھ روزہ افطار فرمایا. ایک دوسرے نے کہا: کتنا جھوٹ بولو گے! آپ میرے گھر مہمان تھے.

خلاصہ یہ کہ اصحاب کے درمیان اختلاف شروع ہو گیا لوگ پیغمبرؐ کے پاس گئے ایک صحابی جو حضرت کی خدمت میں زیادہ مقرب تھے انھوں نے کہا: تم لوگ کیوں شور کر رہے ہو؟ آج رات حضرت علی علیہ السلام رسول خداؐ کے مہمان تھے میں ان کی خدمت میں حاضر تھا خود میں نے ہی دستر خوان لگایا. حاضرین بہت متعجب ہوئے سب نے قسمیں کھانا شروع کر دیں کہ ہر ایک اپنے دعویٰ میں سچا ہے.

پیغمبرؐ نے فرمایا: تم لوگ اپنے دعوے میں سچے ہو میں بھی سچ کہہ رہا ہوں کہ حضرت علی علیہ السلام آج رات میرے مہمان تھے انھوں نے میرے ساتھ افطار کیا. تمام اصحاب حیرت میں پڑ گئے کیوں کہ سرّ امیر المومنین علیہ السلام ان پر پوشیدہ تھا سب فکر میں پڑ گئے. ایک نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! ایک شخص ایک ہی رات میں اپنے کو چالیس (۴۰) جگہ بھلا کیسے پہنچا سکتا ہے؟! یہ چالیس افراد مدعی ہیں کہ حضرت امیر علیہ السلام گزشتہ رات ہمارے گھر مہمان تھے اور روزہ افطار کیا اس دعویٰ پر ہمیں کیسے یقین حاصل ہو؟! آپ خود ہم کو سمجھائیے!

حضرت پیغمبرؐ نے اس کے جواب میں فرمایا: خاموش ہو جاؤ کیوں کہ علی علیہ السلام مظہر العجائب ہیں ان کے متعلق

اس سے زیادہ پر بھی یقین رکھو کہ اگر وہ سو ہزار (ایک لاکھ) جگہ حاضر ہوں، ہر جگہ اپنے کو دکھائیں تو یہ ممکن ہے کیوں کہ علی علیہ السلام سرّ ولایت وشیر خدا ہیں یہ سب اصحاب بھی سچے ہیں علی علیہ السلام آج رات ہمارے مہمان تھے ہم نے ساتھ ساتھ افطار کیا جو حضرت علی علیہ السلام کی ولایت اور ان کے معجزات پر شک کرے وہ مردود اور منافق ہے۔

یہ باتیں ابھی ہو ہی رہی تھیں کہ جبرئیل علیہ السلام آ گئے عرض کیا: اے مقصد طٰہٰ ویٰس! خدا آپ کو سلام کہہ رہا ہے اس کا ارشاد ہے کہ آپ تمام حضرات امیر المومنین علیہ السلام کے بارے میں اتنی بحث ونزاع نہ کریں کیوں کہ وہ آج رات ہمارے مہمان تھے انھوں نے حور العین کے ساتھ روزہ افطار فرمایا ہے۔ رسولؐ نے اصحاب سے بیان فرمایا تو یہ فیصلۂ الٰہی سن کر سب دنگ رہ گئے اور تھوڑا تھوڑا سرِّ امیر المومنین علیہ السلام سے آگاہ ہوئے۔ (تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۵۴، ۱۵۵، معجزہ نمبر ۸۵)

معجزہ نمبر ۱۵

اسبابِ رسولؐ، زرہ، تلوار واسپ کے لئے خلفاء کا جھگڑا پھر ان کی رسوائی، حضرت علی علیہ السلام حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے گھوڑے کا رام ہونا:

منقول ہے کہ سید کائناتؐ کی وفات کے بعد اصحاب ایک دوسرے سے عداوت ونفاق ظاہر کرنے لگے پیغمبرؐ کے چچا جناب عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں خلافت کے لئے اولیٰ ہوں۔ ابو بکر نے کہا: امت نے میری خلافت پر اجماع کیا ہے جب کہ خلافت کے واقعی حقدار حضرت علی علیہ السلام تھے۔

آپ نے رسولؐ کی وصیت پر عمل کیا ان لوگوں سے منازعہ ومقاتلہ نہ کیا ان کے مظالم کو برداشت کیا اور خانہ خلوت میں خدا کی عبادت وطاعت میں مشغول ہو گئے اور گوشہ نشینی اختیار کر لی، رسولؐ کے بعض اسباب مثلاً شمشیر، زرہ، اسپ وکلام اللہ جو پیغمبرؐ کے سامنے لکھا گیا تھا یہ ساری چیزیں حضرت امیر علیہ السلام کے پاس تھیں۔

ایک دن چند مخالفین مثلاً ابو بکر، عباس، عمر خطاب، عثمان، معاویہ، سعد، طلحہ، زبیر، خالد بن ولید، عبد الرحمٰن بن عوف، ابو ہریرہ، انس بن مالک، ابی بن کعب، ابو عبیدہ جراح اور بشیر انصاری وغیرہ مسجد میں جمع ہوئے کسی کو حضرت کو بلانے کے لئے بھیج دیا آپ حضرت امام حسن علیہ السلام حضرت امام حسین علیہ السلام محمد حنفیہؓ، عونؓ، عباسؓ، عبد الرحمٰنؓ، سلمانؓ، قنبرؓ، نصیرؓ، مالکؓ، ابوذر غفاریؓ، عبد اللہ انصاریؓ، مقدادؓ، سعد بن عبادہؓ، عبد اللہ بن مسعودؓ، ابو ایوب انصاریؓ اور ابو عبیدہ ثقفیؓ کے ساتھ مسجد میں تشریف لائے سب لوگ اٹھے آداب واکرام بجا لائے حضرت بیٹھے تو صحابہ نے عرض کیا:

اے شہسوار معرکہ لافتیٰ وسرور مدینہ تقویٰ! آپ کو پتہ ہے کہ آپ کو کس لئے طلب کیا ہے؟ فرمایا: بتاؤ کیا بات ہے؟ عمر خطاب اٹھے اور انھوں نے کہا: آج اصحاب نے جمع ہو کر علی علیہ السلام کو اس لئے طلب کیا ہے کہ جب رسولؐ کی وفات ہوئی تو علی علیہ السلام آگے آگے رہے تجہیز وتکفین میں مبادرت کی دوسروں کو شریک نہ کیا رات میں دفن کیا اسباب پیغمبرؐ کو خود لے لیا جب کہ اگر وہ اسباب بعنوان میراث ہوں تو عباسؓ اس کے مستحق ہیں اور اگر خلافت و نیابت کے عنوان سے ہوں تو ابو بکر مستحق ہیں کیونکہ اکثر اصحاب ان کو رسولؐ کا خلیفہ جانتے ہیں انھوں نے ان سے بیعت کی ہے علی علیہ السلام بھی اپنے کو ایک صحابی سمجھ کر اسباب پیغمبرؐ کو اس کے مستحق تک پہنچائیں۔

حضرت علی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میں نے انتظار کر کے تین (۳) دن تک ان کا جنازہ چھوڑ رکھا تھا مگر ان کی رحلت کے بعد تم لوگوں پر عدم لیاقت کے ساتھ ریاست وخلافت اس قدر غالب تھی کہ ان کو دفن کرنا بھول گئے میں نے تین روز انتظار کیا کہ تم لوگ آجاؤ پہلے اس اہم کام کو جلد سے جلد انجام دے دو پھر خواہشات نفسانی میں پڑنا مگر خواہشات نے تم کو فرصت نہ دی کہ تھوڑی دیر کے لئے اپنے کو خاطر شیطانیہ وتسویلات نفسانیہ سے بچا سکو اور تھوڑی دیر کے لئے حضرتؐ کے غسل وکفن میں مشغول ہو جاؤ، جب کہ تم لوگ اکثر اوقات یہ دیکھ چکے تھے کہ آنحضرتؐ اپنی زندگی میں نماز پنجگانہ میں تاخیر کر دیتے تھے پہلے مردہ کی تجہیز وتکفین کو انجام دیتے تھے۔

حضورؐ کے اسباب کے بارے میں جو تم لوگ کہتے ہو تو انھوں نے دنیا کو قبول ہی نہ کیا فقر کو اختیار فرمایا ان کا اسپ وشمشیر اور زرہ یہ چیزیں جہاد کے لئے مخصوص ہیں تم اس کی اہلیت نہیں رکھتے جو پیغمبرؐ کا جانشین وخلیفۃ اللہ فی الارضین ہے وہ نص خدا اور رسولؐ کے ذریعہ ان اسباب جہاد کا زیادہ مستحق ہے۔

عباسؓ نے کہا: علیؑ! ایک چھوٹی سی بات کے لئے مناسب نہیں ہے کہ ہم اور تم ایک دوسرے سے جھگڑا کریں اسپ وشمشیر اور زرہ کو یہاں منگالو تم بھی تابعین کے ساتھ ہو جاؤ عداوت وفتنہ ایک طرف کنارے رکھ کر جو تمام اصحاب نے کیا ہے تم بھی وہی کرو!

حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے عم بزرگوار! آپ اور ابو بکر میراث وخلافت کے حقدار نہیں ہیں یہ میرا حق ہے اس پر خدا اور رسولؐ کی نص موجود ہے میں معجزہ بھی دکھا سکتا ہوں اگر خدا اور رسولؐ کی جانب سے آپ لوگوں کے پاس کوئی نص ہو تو پیش کیجئے تا کہ ہم مان جائیں اگر نبوت اور ولایت، وراثت سے ملیں تو حضرت یعقوب علیہ السلام کی تمام اولاد پیغمبر ہوتی جب کہ ان کی اولاد میں صرف حضرت یوسف علیہ السلام پیغمبر تھے۔

پھر حاضرین سے فرمایا: عباسؓ میرے اور رسولؐ کے چچا ہیں چچا نہ تو بھائی ہوتا ہے اور نہ بیٹا اگر یہ بھائی بھی

ہوتے تو ان کو کچھ نہ ملتا کیوں کہ خلافت میرا حق ہے، پیغمبرؐ کا پسر عم و داماد ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ نص خدا و تفویض رسولؐ کی وجہ سے میں مستحق ہوں تم لوگوں میں سے کسی کو علوم غریبہ کا علم نہیں اور تم میں سے کوئی بھی صاحبِ معجزات وکرامات نہیں ہے لیکن پھر بھی ان تمام باتوں کے باوجود میں اسبابِ رسولؐ کو حاضر کرتا ہوں تم میں سے جو شخص جو کچھ بھی لے سکے وہ لے لے۔

حضرت امیر علیہ السلام نے قنبرؒ سے اسپ، شمشیر اور زرہ کو منگایا پھر آپ نے فرمایا: اے چچا! آپ گھوڑے پر سوار ہوں، زرہ پہنیں اور تلوار حمائل کریں۔

جب گھوڑے پر سوار ہونا چاہا تو قدم ہی نہ اٹھا سکے گھوڑے نے شیہہ بلند کیا وہ قابو میں نہ آ سکا لتیاں ماریں کسی کو اپنے پاس نہیں آنے دیا عباسؓ، شرمندہ ہوئے انھوں نے تلوار اور زرہ کو اتار کر رکھ دیا اپنی جگہ بیٹھ گئے۔

عمر نے کہا: علی علیہ السلام نے چشم بندی کی ہے پھر ابو بکر کو مشورہ دیا کہ اے خلیفہ! اٹھو آیت الکرسی پڑھو، زرہ پہنو اور تلوار حمائل کرو پھر اسپ پیغمبرؐ پر سوار ہو جاؤ! ان باتوں پر عمل کر کے دعا وغیرہ پڑھ کر جب مسجد سے نکلنا چاہا تو وہ بھی قدم نہ اٹھا سکے بیحد گرانی محسوس کی لہٰذا زرہ اتار دی، تلوار کو کمر سے کھولا کامیاب نہ ہو سکے۔

عمر نے کہا: یہ افسون، سحر و مکر ہے، پھر مسجد سے یہ آیت پڑھتے ہوئے نکلے: اِنَّ اللّٰہَ یُمۡسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ اَنۡ تَزُوۡلَا وَ لَئِنۡ زَالَتَا اِنۡ اَمۡسَکَھُمَا مِنۡ اَحَدٍ مِّنۡۢ بَعۡدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیۡماً غَفُوۡراً: بیشک خدا ہی سارے آسمان اور زمین کو اپنی جگہ سے ہٹ جانے سے روکے ہوئے ہے اور اگر یہ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں تو پھر اس کے سوا انھیں کوئی روک نہیں سکتا بیشک وہ بڑا بردبار (اور) بڑا بخشنے والا ہے۔ (سورہ فاطر: ۳۵/۴۱)

اس کے بعد عمر نے زرہ پہنی، تلوار حمائل کی گھوڑے پر سوار ہونا چاہا تو اسپ نے تندی کی منھ کھول کر ان کی طرف بڑھا کہ کام ہی تمام کر دے وہ ڈر کر گر پڑے تو گھوڑے نے ان کو چھوڑ دیا اٹھنے کی بہت کوشش کی مگر نہ اٹھ سکے اور زرہ تو ان کو ایسی گراں و سنگین لگی کہ گویا پشت پر سو (۱۰۰) من رکھ دیا گیا ہو لیٹے لیٹے تلوار کھولی، زرہ اتاری پھر اٹھے اپنی پہلی جگہ جا کر بیٹھ گئے۔

خلاصہ یہ کہ سب کی سبکی ہوئی اس کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے پکار کر کہا: ''تمام اصحاب میں سے جو صحابی بھی اسبابِ رسولؐ کو لینا چاہے آ کر ان میں تصرف کرے!'' سب لوگ جرأت و جسارت کرنے والوں اور تہمت لگانے والوں کا برا انجام دیکھ کر بالکل خاموش رہے۔

شاہ ولایت خود اٹھے زرہ پہنی، تلوار حمائل کی، گھوڑے کو پکارا وہ آ گیا پائے مبارک بڑھا کر سوار ہو گئے داہنی

بائیں ہر طرف خوب چکر لگائے اس کے بعد بالکل سلامت اتر آئے تو سب کو یہ معجزہ دیکھ کر چکر آنے لگے پھر زرہ اور تلوار اتاری اس کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام کو پکارا کہ آکر زرہ پہنو، تلوار حمائل کرو، گھوڑے پر سوار ہو جاؤ! آپ نے عمل کیا اسی طرح امام حسین علیہ السلام کو بھی پکار کر حکم دیا آپ نے بھی عمل کیا پھر حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے دوسری مرتبہ زرہ پہنی، تلوار حمائل کی گھوڑے پر سوار ہوئے بیت الشرف تشریف لے گئے۔

اصحاب بھی آنجناب کی رکاب ظفر انتساب میں اپنے اپنے گھروں کو واپس ہو گئے۔ اس وقت اکثر اصحاب مسجد میں حاضر تھے انھوں نے یقین کر لیا کہ خلافت حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کا حق ہے ان کا یہ حق غصب کر لیا گیا ہے۔ (تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۶۴، ۱۶۵، معجزہ نمبر ۱۰۰)

شرح ابن ابی الحدید میں تاریخ طبری کے حوالہ سے ہے کہ نبی اکرمؐ کو تین (۳) دنوں کے بعد دفن کیا گیا۔ (اثبات: ۳۳۹/۴)

اس کے بعد مترجم فارسی نے ظاہراً خود اپنی طرف سے اضافہ کیا اور قوسین کے درمیان لکھا: آنحضرتؐ کے شکم مبارک میں نفخ ہوا اور وہ مائل بہ سبزی ہو گیا تھا۔ (اثبات: ۳۳۹/۴)

معجزہ نمبر ۱۶

ایک ہفتہ میں ایک ہزار نو سو (۱۹۰۰) لوگوں کی طرف سے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے خواستگاری، صحابیؒ بزرگ عبدالرحمٰن بن عوف کی طرف سے بھی خواستگاری ان کے پاس ایک ہزار (۱۰۰۰) اونٹ اور نقد سونا، شب جمعہ میں درِ علی علیہ السلام پر نزول ستارۂ زہرہ، آسمان چہارم پر منبر کرامت پر فرشتۂ راحیل کے ذریعہ عقد جناب سیدہؑ، مسجد میں خطبۂ علی علیہ السلام کے وقت خرما، مویز و حلوا کو ابن عباسؓ و عقیلؓ کا تقسیم کرنا، سامان شادی کے لئے علی علیہ السلام کا جبرئیلؑ کو دراعہ بیچنا، شاندار دعوت ولیمہ، عنان مرکب بدست سلمانؓ پھر رخصتی، ستر ہزار فرشتوں کے ساتھ جبرئیلؑ اور میکائیلؑ کی آمد، محبوں کے لئے ستون خانہ سے تمام قسم کے پھل:

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ جب حضرت فاطمہ علیہا السلام کا سن مبارک نو (۹) سال کا ہو گیا تو جبرئیل امین (علیہ السلام) رب العالمین کی بارگاہ سے نازل ہوئے عرض کیا: ''خدا آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اپنی بیٹی کی شادی کر دیں اس کا حکم ہے کہ نور کو دوسرے نور کے حوالہ کر دیں!''

حضرتؐ نے پوچھا: دوسرا نور کیا اور کون ہے؟ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: پہلا نور آپ کی بیٹی اور دوسرا نور علی علیہ السلام ہیں۔ حضرت رسولؐ نے فرمایا: سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا: ہم نے سنا اور اطاعت کی۔ پس صبح کو مسجد میں تشریف

لائے اور نماز بعد فرمایا: مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے کہ فاطمہ (علیہا السلام) کی شادی کردوں یقیناً میں ان کی شادی کروں گا۔

عبداللہ ابن عباس ﷺ جو رسولؐ کے چچا کے بیٹے تھے انھوں نے پوچھا: یا رسول اللہؐ! اصحاب، ملوک وسلاطین اور بزرگوں سے شادی کریں گے؟ فرمایا: ان میں سے کسی سے بھی نہیں بلکہ حکم خدا کے مطابق عمل کروں گا. اصحاب نے یہ سنا تو سب طمع کرنے لگے. راتوں رات ابوبکر نے حضرت فاطمہ علیہا السلام کی خواستگاری کے لئے کسی کو بھیج دیا تھوڑی دیر بعد بشیر انصاری نے بھی کسی کو بھیج دیا اسی طرح اور لوگ بھی پیغام بھیجتے رہے خلاصہ یہ کہ ایک ہفتہ کے اندر ایک ہزار نو سو (۱۹۰۰) افراد نے خواستگاری کے لئے پیغام بھیج دیئے.

پیغمبرؐ نے سب کو جواب دیئے کہ خدا جس سے چاہے گا اس سے شادی کرے گا اس میں مجھ کو کوئی اختیار نہیں ہے. اس کے بعد عبد الرحمٰن بن عوف جو بزرگ صحابی اور بہت زیادہ مالدار تھے اگر وہ اپنا نقد سونا، اونٹ پر لادتے تو ہزار (۱۰۰۰) اونٹ ہو جاتے نقد کے علاوہ ان کے پاس اتنی زیادہ ملکیت مثلاً خچر، گھوڑے، اونٹ وغیرہ تھے کہ تین ہزار (۳۰۰۰) نوکران کی دیکھ بھال کر رہے تھے ایک ہزار (۱۰۰۰) کمر بستہ غلام تھے اور تین سو (۳۰۰) تاجر، تجارت میں ان کے مال کے وکیل تھے.

خلاصہ یہ کہ انھوں نے بھی خواستگاری کے لئے پیغام بھیجا پیغمبرؐ خاموش رہے اس سے وہ یہ سمجھے کہ آپ راضی ہیں چنانچہ عرض کیا: یا رسول اللہؐ! میرے پاس جتنی دولت مثلاً گھوڑے، خچر، اونٹ، گائے اور گوسفند وغیرہ ہیں یہ ساری چیزیں آپ کی بیٹی کا مہر قرار دوں گا ان کی خدمت میں زر و زیور اور اس قدر اسباب پیش کروں گا کہ اس کی شرح وتفصیل ناممکن ہے.

حضرت رسولؐ غضبناک ہوئے ایک مٹھی سنگریزوں کو اٹھا کر عبد الرحمٰن کے پاس ڈال دیا اور فرمایا: ''انھیں لے جاؤ تا کہ تمھارا سونا اور مال و دولت بڑھ کر اور زیادہ ہو جائے!''

وہ سنگریزے جب تک رسول ابرارؐ کے دست مبارک پر تھے تسبیح پروردگار کر رہے تھے جب عبد الرحمٰن کے پاس ڈال دیئے تو دُر شاہوار اور مرجان بن گئے. فرمایا: عبد الرحمٰن! میں نے کتنی بار کہا: اس میں خدا کی مرضی کے مطابق عمل ہوگا اس نے جبرئیل سے پیغام بھیجا ہے کہ نور کی شادی نور سے کردوں نورِ اوّل فاطمہ (علیہا السلام) ہیں اور نورِ دوم ایسا عظیم الشان شخص ہونا چاہئے جس کو خود خدا نے نور کہا ہو، نور ہونا دولت، اسباب، زر و جواہر کی وجہ سے نہیں ہے خدا کی قسم! اگر اس کے بعد کسی نے مجھ سے شادی کے متعلق بات کی تو میں خدا سے اس کی شکایت

کروں گا.

اسی رات جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے عرض کیا: خدا آپ کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کی شادی اس شخص سے کریں جس کے گھر شب جمعہ ستارۂ زہرہ اترے.

دوسرے دن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف لائے فرمایا: اے اصحاب! تم سب کو شادی کی تمنا ہے میں وہی کروں گا جو وحی کہے گی چنانچہ وحی یہ نازل ہوئی ہے کہ فاطمہ علیہا السلام کی شادی اس سے کرو جس کے گھر شب جمعہ ستارۂ زہرہ اترے گا اسی سے فاطمہ علیہا السلام کا عقد کردو!

عمر نے عرض کیا: وہ شخص اصحاب میں سے ہوگا یا غیر اصحاب سے؟

فرمایا: اصحاب میں سے ہوگا.

یہ سن کر سب کو طمع ہوئی اس شب سب نے اپنے اپنے گھروں کو زینت دی انگیٹھیوں میں عود وعنبر اور مشک جلانے لگے، چراغاں کیا، درودیوار پر چادر و پردے لگائے خوشیاں منانے لگے. حضرت رسولؐ چھت پر گئے تا کہ دیکھیں ستارہ کب اور کس کی چھت پر آئے گا! جب نصف شب ہوئی تو زہرہ آسمان سے زمین کی طرف چلا تمام اصحاب نے دیکھا وہ تعجب کر رہے تھے جتنی دیر میں حضرت زہراء علیہا السلام نے ۳۴ رمرتبہ اَللهُ اَکْبَر (خدا بزرگ ہے) کہا اتنی مدت میں ستارہ نازل ہو گیا چھتوں کے قریب آ گیا یہاں تک کہ حضرت امیر علیہ السلام کے بیت الشرف کے اوپر آ گیا ستارہ نے اس رات کو دن کی طرح روشن کر دیا پھر زہرہ حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں اترا حضرت سے سلام کیا ان کو مبارکباد دی.

جب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے دیکھا کہ ستارہ حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں اترا ہے تو کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ: خدا کا شکر ہے میں اپنے قبیلہ وخاندان ہی میں رہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (خدا کا شکر ہے) کو ۳۳ رمرتبہ پڑھا اتنی ہی دیر تک ستارہ حضرت علی علیہ السلام کے گھر میں رکا رہا پھر ستارہ جس راستہ سے آیا تھا عجیب آواز کے ساتھ باہر نکلا آسمان کی جانب روانہ ہوا جب حضرت فاطمہ علیہا السلام نے پھر ستارہ کی تجلی وروشنی کو دیکھا تو تعجب سے ۳۳ رمرتبہ سُبْحَانَ اللهِ (خدا پاک ومنزہ ہے) کہا اتنے میں ستارہ آسمان پر اپنی جگہ پہنچ گیا تمام اصحاب نے دیکھا سب کی طمع دور ہو گئی.

جب شب پنجشنبہ آئی تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! خداوند عالم نے خازنان بہشت کو حکم دیا ہے کہ جنت کو آراستہ کریں، درخت طوبیٰ کو حکم دیا کہ حلّے (بہشتی لباس اور سونے کے زیورات) کو حاضر کرے، حور العین سے فرمایا: جنت سے عطر لا کر ہر طرف بکھیر دیں تا کہ پوری دنیا مہک اٹھے اور سورۂ یٰس، حٰم وطٰس

پڑھیں فرشتوں کو حکم دیا کہ سب آسمان چہارم پر جمع ہوں بیت المعمور کے صحن میں نور کی کرسی رکھیں اور منبر کرامت کو بھی سجائیں راحیل فرشتہ جو تمام فرشتوں سے زیادہ فصیح و بلیغ ہے کو حکم دیا کہ منبر پر جا کر خطبہ پڑھے اس کے بعد خدا نے فرمایا:

اے فرشتو! گواہ رہنا کہ میں نے اپنی کنیز کو علی علیہ السلام کے عقد میں دیا جو میرے ولی اور میرے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی اور بھائی ہیں پھر درخت طوبیٰ کو حکم دیا کہ اپنے زیورات کو گرائے، حور العین، نثار (جو چیز سر پر سے نچھاور کریں) کو اٹھائیں ایک دوسرے کو دیں اس پر فخر کریں کہ حضرت فاطمہ علیہا السلام کی شادی کا نثار ہے پھر بادل کو حکم دیا کہ مشک کے طومار و دفتر کو لائے فرشتوں نے عرض کیا: خدایا! کیسے طومار؟ خطاب ہوا: یہ علی علیہ السلام کے شیعوں کے لئے دوزخ سے نجات کے برائت نامے ہیں کل قیامت کے دن جس کے اندر ذرا بھی علی علیہ السلام اور ان کی اولاد کی محبت ہوگی یہ اس کی آزادی کا نامہ اور سند ہے جو اس کو دیا جائے گا ہر ایک پر لکھا ہوگا: هٰذَا بَرَآئَةٌ مِنَ اللهِ الْجَبَّارِ لِشِيْعَةِ عَلِيٍّ علیہ السلام وَ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مِنَ النَّارِ: یہ خداوند عالم کی جانب سے حضرت علی علیہ السلام اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کے شیعوں کے لئے آتش دوزخ سے نجات و برائت کا نامہ ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! اب آپ نور کی شادی نور یعنی فاطمہ علیہا السلام کی شادی حضرت علی علیہ السلام سے کر دیں۔

آنحضرتؐ مسجد میں تشریف لائے لوگوں کو جمع کرنے کا حکم دیا منبر پر تشریف لے گئے فصیح و بلیغ خطبہ پڑھا فرمایا: اے مہاجرین و انصار! جبرئیل علیہ السلام نے خبر دی ہے کہ خدا نے بیت المعمور میں آسمان چہارم پر فرشتوں کو جمع کیا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام کا عقد پڑھ کر علی علیہ السلام کے ساتھ شادی کر دی مجھ کو بھی عقد پڑھنے کا حکم دیا ہے پھر علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ خود ہی خطبۂ نکاح پڑھیں آنجناب نے نہایت فصاحت و بلاغت کے ساتھ خطبہ پڑھا فرمایا:

اَيُّهَا النَّاس! حضرت پیغمبرؐ نے مجھ کو اپنی دامادی کے شرف سے مخصوص فرمایا ہے انھوں نے حکم خدا سے اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کی ہے تم لوگ اس پر گواہ رہنا یہ کہہ کر سجدے میں چلے گئے فرمایا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ حَبَّبَنِیْ وَ شَرَّفَنِیْ اِلٰی خَیْرِ الْبَرِیَّةِ مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی (صلی الله علیه و آله وسلم): ساری تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ محبوبیت اور عزت و شرافت بخشی کہ اپنی بہترین مخلوق حضرت رسول خداؐ کا داماد بنایا۔

پھر حضرت پیغمبرؐ کے حکم سے ایک طبق میں خرما، ایک طبق میں طائف کے مویز (بڑے انگور، منقے) اور ایک طبق میں شہد کا حلوا لایا گیا عبداللہ بن عباسؓ اور جناب عقیلؓ اٹھے انھوں نے اصحاب کو تقسیم کیا سب کو مل گیا تو

فرمایا: تیمن وتبرک کے لئے بچوں کی خاطر اپنے گھروں کے لئے بھی لے جائیں تا کہ جو کھائے وہ دین دار ہو جائے پھر حضرت رسولؐ اٹھ کر حجرۂ زنان میں تشریف لے گئے فرمایا: اٹھو جا کر فاطمہ (علیہا السلام) کو مبارک باد پیش کرو، خوشیاں مناؤ، ان کی ماں خدیجہ کا لباس ان کو پہناؤ، کرسی پر بیٹھاؤ، کرسی کے چاروں طرف تم لوگ بیٹھ جاؤ، ذکر خدا کرو خوشبو سے معطر کرو بہترین فرش بچھاؤ!

اس کے بعد آنحضرتؐ باہر نکلے حضرت علی علیہ السلام کو پکارا چہرہ کو بوسہ دیا آپ نے بھی رسولؐ کے دست مبارک کو بوسہ دیا پھر پیغمبرؐ نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! مجھ کو معلوم ہے کہ تمہارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو اس کام میں صرف کرو. امیر المومنین علیہ السلام کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک دُرّاعہ (مشائخ وزاہدوں کا اونی لباس جس کے آگے کا حصہ کھلا ہوتا ہے مثلاً کرتہ، عبا، قبا وجبّہ) تھا میں اس کو لے کر بازار میں فروخت کرنے کے لئے نکلا راستے میں ایک اعرابی نے پوچھا: اس کو بیچیں گے؟ میں نے کہا: ہاں! پھر پوچھا: کتنے میں؟ میں نے کہا: پانچ سو (۵۰۰) درہم میں، اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پانچ سو (۵۰۰) درہم نکال کر مجھ کو دے دیئے. میں نے دُرّاعہ اس کے حوالہ کر دیا قیمت، پیغمبرؐ کے پاس لایا. حضرتؐ نے پوچھا: دُرّاعہ کو کیا کیا؟ میں نے عرض کیا: میں نے اس کو پانچ سو (۵۰۰) درہم میں فروخت کر دیا. پوچھا: کس کو؟ عرض کیا: ایک اعرابی کو. پھر پوچھا: جانتے ہو وہ اعرابی کون تھا؟ عرض کیا: خدا اور رسولؐ بہتر جانتے ہیں. آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ جبرئیل علیہ السلام تھے تمھاری قیمت لانے سے پہلے انھوں نے دُرّاعہ مجھ کو دے دیا.

خلاصہ یہ کہ تمام قسم کے متاع ولباس جن کی ضرورت تھی خریدے گئے اصحاب بھی بہت سے ہدایا وتحف لائے مثلاً گائے، گوسفند، اونٹ، خرما، چاول، گھی (تیل) اور گندم وغیرہ وغیرہ حضرت رسولؐ نے تمام لوگوں کو گیہوں کا آٹا بہت زیادہ دے دیا تا کہ جمعہ کے لئے وہ لوگ روٹیاں تیار کریں. حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اس دن شب تک گائے اور گوسفند ذبح ہوتے رہے دوست حضرات آنحضرتؐ کی مدد کر رہے تھے رسولؐ اپنے دست مبارک سے گوشت کی بوٹیاں بنا رہے تھے صبح کو دیگیں چڑھائی گئیں کھانے تیار ہو گئے اس کے بعد رسولؐ نے علی علیہ السلام کو حکم دیا کہ تمام مہاجرین وانصار اور دور وقریب کے لوگوں کو دعوت دیں تا کہ سب لوگ شرکت کریں.

حضرت علی علیہ السلام نے پوچھا: کس طرح سے تمام لوگوں کو دعوت کی خبر دوں؟ کیونکہ بعض لوگ شہر کے باہر کھیتی باڑی اور باغوں کی آبیاری میں مشغول ہیں. فرمایا: مسجد کی چھت پر چڑھ کر بلند آواز سے پکار و کہو: اَجِیْبُوا رَسُوْلَ اللّٰہِ: خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت قبول کرو!

حضرت امیر علیہ السلام مسجد کی چھت پر چڑھے پکارا تو خدا نے ہوا کو حکم دیا کہ آپ کی آواز ہر طرف پانچ (۵) فرسخ کے فاصلہ پر تمام لوگوں تک پہنچادے.

القصہ تمام اہل مدینہ باخبر ہوگئے انھوں نے اجابت کی چھوٹے، بڑے، اپنے، پرائے، غلام اور آزاد سبھی لوگ جمع ہوگئے حکم پیغمبرؐ سے بستر وفرش وغیرہ بچھائے گئے سب کو بٹھایا گیا، کھانے لگا دیئے گئے وہ کھانے میں مشغول ہوگئے سیر ہوکر اپنے اپنے گھر پہنچ گئے. پھر پیغمبرؐ نے ام سلمہؓ سے فرمایا: جاؤ ام ایمن، حفصہ، عائشہ، اسماء بنت عمیسؓ زوجہ جعفر طیارؑ اور تمام زنان بنی ہاشم کو لے کر فاطمہ علیہا السلام کے حجرہ میں جاکر انھیں آراستہ کرو، لباس وزیور سے مزین کرو، ان کی ماں خدیجہؓ کا لباس پہنا کر علی علیہ السلام کے گھر لے جاؤ اور خوشیاں مناؤ!

عورتوں نے اس پر عمل کیا جب رات ہوگئی تو آنحضرتؐ نے اپنے مخصوص گھوڑے شہبا پر زین لگوائی اس پر جناب فاطمہ علیہا السلام کو سوار کرایا سلمانؓ کو حکم دیا کہ عنان مرکب کو سنبھالیں اس طرح سے سب لوگ خوشی مناتے، رجز پڑھتے ہوئے حضرت علی علیہ السلام کے دروازہ پر پہنچے خاندان بنی ہاشم کے تمام مرد واپس آگئے تو عورتیں اندر گئیں.

مروی ہے کہ اس وقت فضا میں جبرئیل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام فرشتوں کی دو صف بنا کر اور ہر صف میں ستر ہزار (۷۰) فرشتوں کے ساتھ حضرت رسولؐ کے در خانہ سے لے کر در خانہ علی علیہ السلام تک استقبال اور اہتمام و انتظام میں مشغول تھے وہ رحمت، مغفرت اور نور کو نثار کر رہے تھے. پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی کو بھیج کر حضرت علی علیہ السلام کو مسجد سے بلوایا پھر تھوڑی دیر بعد سلمانؓ وابوذرؓ کو پیغام بھیجا کہ علی علیہ السلام کو گھر کے اندر لے جائیں زنان بنی ہاشم کو باہر بلالیں صرف اسماء بنت عمیسؓ زوجہ جعفر طیارؑ کو وہاں چھوڑ دیں کیونکہ خدیجہؓ نے وفات کے وقت فاطمہ علیہا السلام کے سلسلہ میں ان سے سفارش کی ہے کہ فاطمہ علیہا السلام کو شادی کے وقت تنہا نہ چھوڑ دینا کہ وہ دلگیر ورنجیدہ ہوں یہ کہہ کر حضرت رو پڑے.

پس زنان بنی ہاشم کے نکلنے کے بعد اسماء جناب خدیجہؓ کی وصیت کے مطابق ایک ہفتہ تک وہاں رہیں تین (۳) دن بعد حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیدار بتول (علیہا السلام) کے لئے تشریف لے گئے شہزادی آکر پدر بزرگوار کی خدمت میں بیٹھ گئیں پیغمبرؐ نے مبارک باد پیش کی جناب فاطمہ علیہا السلام نے غایت حیا سے سر جھکا لیا کچھ نہ کہہ سکیں تھوڑی دیر بعد سر اٹھا کر عرض کیا: یارسول اللہ! جب آپ نے مجھ کو یہاں بھیجا تو صبح کو میں نے ایسی عورتوں کو دیکھا جو خوبصورت وپاک سیرت تھیں وہ دنیا کی عورتیں نہ تھیں ان کی زینت ولباس بھی دنیا کی زینت ولباس جیسے نہ تھے وہ نہایت شریف وخوشبودار تھیں.

حضرت رسولؐ نے فرمایا: وہ سب حورالعین تھیں تمھاری شادی کی مبارک باد دینے آئی تھیں۔ یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ اتنے میں ایک شخص نے آکر عرض کیا: یارسول اللہؐ! زنان قریش تہنیت ومبارک باد کو آرہی ہیں۔ اجازت وحکم رسولؐ سے وہ اندر آئیں اس وقت حضرت امیر المومنین علیہ السلام پشت ولایت کو محراب رسالت کی طرف کئے بیٹھے تھے ان کے سامنے ایک ستون تھا گوشۂ چشم سے ستون پر نظر کی پھر آسمان کی طرف دیکھ کر کچھ پڑھا فوراً ستون شق ہوگیا اس میں دو، ہری بھری ڈالیں نکلیں دونوں میں کئی قسم کے پھل نہایت خوبصورتی سے لگے تھے فوراً پک گئے۔

حضرت علی علیہ السلام نے سلمانؓ سے فرمایا: جتنا تمھارا دل چاہے پھل توڑلو اور زنان قریش کے لئے بھی لے جاؤ!

سلمانؓ نے ہاتھ بڑھا کر ہر قسم کے پھلوں کو توڑلیا کئی طبقوں کو پُر کرلیا پھر زنان قریش کے پاس لے گئے اس وقت مولا نے فرمایا: یہ پھل خصوصی طور پر ہمارے محبوں کے لئے ہیں جو ہمارا سچا شیعہ ہے اس کا ہاتھ پھلوں تک پہنچے گا وہ پھل توڑلے گا اور جو ہمارے ساتھ صادق نہیں اس کا ہاتھ نہیں پہنچے گا وہ پھلوں سے محروم رہے گا پس تمام محبّ حضرات خوشی خوشی ہاتھ بڑھا کر پھل توڑ کر کھاتے تھے اپنے اپنے گھروں میں لے جا کر رکھتے تھے اور مخالفوں کا ہاتھ پھلوں تک نہیں پہنچ پاتا تھا وہ محروم رہ کر حسرت کرتے تھے ان میں سے بعض ولایت کے معتقد ہوگئے اور بعض عداوت وکینہ پر باقی رہے آخر کار انھوں نے جہنم کا راستہ اختیار کیا۔ (تحفہ: مقصد دوم، ص ۱۵۶ تا ص ۱۵۹، معجزہ نمبر ۸۷، بحوالہ ہائے ذریعۃ النجاح، اربعین، نظم الدرر السبطین، سنن الجامع)

کتاب اثبات میں ہے کہ عبدالرحمٰن وعثمان بن عفان دونوں خدمت پیغمبرؐ میں آئے عبدالرحمٰن نے کہا: میں سو (۱۰۰) شتر سیاہ، آبی چشم جن پر مصری ریشمی لباس لدے ہوں گے مہر قرار دوں گا۔ عثمان نے کہا: میں بھی اتنا ہی مہر دوں گا۔ میں عبدالرحمٰن سے پہلے اسلام لایا ہوں۔ فَغَضَبَ النَّبِیُّ مِنْ مَّقَالَتِهِمَا: پیغمبر اکرمؐ دونوں کی باتیں سن کر غضبناک ہوگئے۔

عبدالرحمٰن کے پاس سنگریزے ڈال دیئے وہ مروارید بن گئے قیمت لگانے پر پتہ چلا کہ صرف ایک مروارید کی قیمت عبدالرحمٰن کی پوری دولت کے برابر ہے۔ تمام اصحاب میں ان دونوں سے زیادہ مالدار کوئی بھی نہ تھا۔ (اثبات: ۲/۴۷۱، ح ۶۴۹، بحوالہ مناقب فاطمہؑ وولدہا)

معجزہ نمبر ۱۷

حضرت علی علیہ السلام شہادت کی اطلاع رکھتے ہوئے کیوں گھر سے نکلے؟ جواب حضرت امام رضا علیہ السلام

محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کافی میں حسن وجہم سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض

کیا: حضرت علی علیہ السلام اپنے قاتل کو پہچانتے اور شب و محل قتل کو بھی جانتے تھے اسی لئے تو مرغابیوں کے صیحہ و شور کے وقت فرمایا تھا: صَوَائِحُ تَتبَعُهَا نَوَائِحُ: یہ صیحہ کررہی ہیں پھر نوحہ کریں گی اور حضرت ام کلثوم علیہا السلام کی بات: کاش آج رات گھر ہی میں نماز پڑھ لیتے دوسرے کو نماز پڑھانے کے لئے بھیج دیتے! مولا اس رات بغیر اسلحہ کے کبھی اندر آتے اور کبھی باہر جاتے تھے، وہ بخوبی جانتے تھے کہ ابن ملجم ملعون ان کو تلوار سے قتل کردے گا تو حضرت کے لئے اپنے کو معرض قتل میں قرار دینا جائز نہ تھا؟

حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا: تمھاری تمام باتیں درست ہیں اس رات حضرت علی علیہ السلام خدا کی طرف سے مخیّر تھے (بین حیات و شہادت، انھوں نے شہادت کو اختیار کیا) تا کہ تقدیرات الٰہی جاری ہوں. (اثبات: ۴۲۹/۴، ح ۱۱)

معجزہ نمبر ۱۸

مردہ عرب کو زندہ کرنا اس کا فارسی بولنا سنت فلاں وفلاں پر مرنا

کلینیؒ نے کافی میں عیسیٰ شلقان سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ قبیلۂ بنی مخزوم میں حضرت علی علیہ السلام کے کئی بھانجے تھے ان میں سے ایک جوان نے آکر عرض کیا: ماموں جان! میرا بھائی مرگیا میں بڑا غمگین ہوں.

فرمایا: اس کو دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: مجھ کو اس کی قبر دکھادو! اس کے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چادر کو لپیٹ کر باہر نکلے قبر پر پہنچ کر لبہائے مبارک کو حرکت دی قبر پر ٹھوکر ماری تو مردہ باہر نکل کر فارسی بولنے لگا.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: تم وفات کے وقت عرب نہ تھے؟ کہا: کیوں نہیں؟! لیکن چونکہ میں فلاں وفلاں کی سنت پر مرا لہٰذا میری زبان بدل گئی!

بصائر الدرجات میں صفارؒ نے بھی ایسے ہی سلمہ بن خطاب سے روایت کی ہے. (اثبات: ۴۴۹/۴، ح ۱۲)

معجزہ نمبر ۱۹

ابو جعفر تاجر کا کوفہ میں سادات کرام کو قرض دے کر حضرت علی علیہ السلام کے نام لکھنا مولا کا تمام قرض ادا کرنا

کتاب روضہ میں ابن بابویہؒ نے ابراہیم بن مہران سے روایت کی ہے کہ کوفہ میں ابو جعفر کنیت کا ایک تاجر تھا وہ خدا کے ساتھ خوش معاملہ تھا اولاد حضرت علی علیہ السلام میں سے جو بھی اس سے کچھ مانگتا وہ دے دیتا تھا کسی کو محروم نہیں کرتا تھا اپنے غلام سے کہتا تھا دینے کے بعد اس طرح لکھ لیا کرو:

''هٰذَا مَا اَخَذَهُ عَلِيُّ بْنُ اَبِيطَالِبِ علیہ السلام: ''یہ حضرت علی علیہ السلام نے لیا ہے''.

ایک زمانہ تک وہ یہ کام کرتا رہا پھر وہ حادثاتِ زمانہ کا شکار ہو کر محتاج ہو گیا. ایک دن اپنی حساب کی ڈائری دیکھنے لگا جب کسی زندہ کا نام پڑھتا تو رقم وصول کرنے کے لئے کسی کو اس کے پاس بھیج دیتا اور مردہ کا نام پڑھ کر اس کو کاٹ دیتا تھا.

ایک دن گزرتے ہوئے ایک شخص نے اس سے کہا: تمھارے مقروض علی علیہ السلام نے کیا کیا؟ اس کو بہت غصہ آیا وہ سو گیا خواب میں حضرت علی علیہ السلام کو دیکھا کہ ایک تھیلی دی جس میں ایک ہزار (۱۰۰۰) دینار تھے فرمایا: یہ تمھارا حق ہے.

اس تاجر کا بیان ہے کہ میں بیدار ہوا تو تھیلی میرے ہاتھوں میں موجود تھی اپنی بیوی کو دے دیا کہ لو پکڑ و! پھر واقعہ بیان کیا اس نے کہا: واقعاً اگر سچ کہہ رہے ہو تو مجھے حضرت علی علیہ السلام کا حساب دکھا دو! اس نے ڈائری جو کھولی تو حضرت علی علیہ السلام کے نام کوئی قرض باقی نہیں لکھا تھا! (اثبات: ۴۵۶/۴، ح ۳۶۷)

معجزہ نمبر ۲۰

مادر محمد حنفیہؒ کی اسیری و کنیزی، تفصیل خواب و تختی

ابن بابویہؒ نے روضہ میں جابر بن حزام سے اسرائے بنی حنیفہ کے ساتھ زن حنیفہ کی داستان نقل کی ہے لوگوں نے یہ واقعہ حضرت امام باقر علیہ السلام سے پوچھا حضرت نے جابرؓ کو بلا کر فرمایا: لوگوں سے واقعہ بیان کردو! قصہ طولانی ہے ہم صرف محل حاجت کو بیان کر رہے ہیں:

جابرؓ راوی ہیں کہ ابو بکر نے قبیلۂ مالک بن نویرہ کو اسیر کیا ان میں بلوغ کے قریب ایک لڑکی بھی تھی اس نے مسجد میں داخل ہو کر کہا: ہم خدا کی وحدانیت اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی رسالت کی شہادت دیتے ہیں پھر بھی ہم کو اسیر کیا گیا ہے میں نے خدا اور رسولؐ کی قسم کھائی ہے کہ مجھ کو کنیز بنا کر میرا مالک صرف وہ شخص ہو سکتا ہے جو مجھ کو خبر دے کہ میری ماں نے میرے حمل کے وقت کیا دیکھا اور میری ولادت کے وقت مجھ سے کیا کہا؟ میرے اور ان کے درمیان کون سا نشان ہے؟ ورنہ میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنا شکم چاک کر ڈالوں گی لوگ میرے خون کا مطالبہ کریں گے.

حضرت علی علیہ السلام مسجد میں داخل ہوئے لوگوں نے حضرت کو لڑکی کی بات بتائی فرمایا: جاؤ تم لوگ اس کو خبر دے کر کنیز بنا لو! لوگوں نے کہا: ہمارے درمیان کوئی ایسا نہیں جو علم غیب رکھتا ہو. فرمایا: تو میں ایک خبر دے کر بغیر کسی کے اعتراض اور روک ٹوک کے مالک بن جاؤں گا لوگوں نے کہا: ٹھیک ہے جابرؓ کا بیان ہے کہ حضرت نے اس کو خبر

دی لڑکی نے تصدیق کی اور کہا: میرے اور میری ماں کے درمیان کون سی نشانی ہے؟

فرمایا: جب تمھاری ولادت ہو چکی تو تمھاری بات کو اس خواب کے ساتھ مِس کی تختی پر لکھا پھر چوکھٹ پر بطور امانت رکھ دیا دو (۲) سال بعد تم کو دکھایا تو تم نے اقرار کیا پھر چھ (۶) سال بعد تم کو دکھایا تو تم نے اقرار کیا اس کے بعد وہ تختی تمھارے حوالہ کی اور سفارش کی: بیٹی! جب لوگ تم کو اسیر کرلیں، مال لوٹ لیں تو یہ تختی لے کر جانا کوشش کرنا کہ جو شخص خواب اور تختی کی بات تم کو بتائے صرف وہی تمھارا مالک ہو.

لڑکی نے کہا: یا امیر المومنینؑ! آپ نے بالکل سچ فرمایا: اِس وقت وہ تختی کہاں ہے؟ فرمایا: تمھارے کاسہ کے اندر! لڑکی نے تختی حضرت کے حوالہ کر دی چونکہ حضرت کی تصدیق ہو گئی لہٰذا آپ اس کے مالک ہو گئے.

(اثبات: ۴/۴۵۷، ۴۵۸، ح ۳۷)

معجزہ نمبر ۲۱

قابلۂ مدینہ کو اپنا کنگن دیکر اپنی بکارت پر جھوٹی گواہی پھر دونوں کا اعترافِ حقیقت

ابن بابویہؒ نے کتاب روضہ میں ایک طولانی حدیث نقل کی ہے کہ ایک عورت اپنے بچہ کی منکر ہو گئی اور اس نے دعویٰ کیا کہ میں باکرہ ہوں. حضرت علی علیہ السلام نے مدینہ کی قابلہ کو امتحان کے لئے بلایا تنہائی میں اس عورت نے قابلہ کو اپنا کنگن اتار کر دے دیا کہ میری بکارت کے لئے جھوٹی شہادت دے دے چنانچہ وہ مسجد میں واپس آئی اور اس نے کہا کہ وہ باکرہ ہے. فرمایا: تم جھوٹی ہو، قنبرؒ! اس سے کنگن لے لو! قنبرؓ نے جب کنگن لے لیا تو دونوں عورتوں نے اقرار کرلیا اور بات بالکل واضح ہو گئی. (اثبات: ۴/۴۶۱، حدیث نمبر ۴۳)

معجزہ نمبر ۲۲

سفر مکہ میں فاحشہ عورت کی عابد پر تہمتِ زنا، عمر کا ارادۂ قتل، حضرت کا نجات دینا

کتاب روضہ میں ایک طولانی حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بیت المقدس کا ایک شخص بہت زاہد و عابد تھا اس کے پاس ایک عورت کی نشست و برخاست رہتی تھی اصل مقصد اس کو دھوکہ دینا تھا وہ اس سے پرہیز کرتا تھا سفر مکہ میں عورت نے اپنا سامان اٹھا کر عابد کے سامان میں رکھ دیا وہ بے خبر سویا ہوا تھا پھر عورت نے اہل قافلہ سے کہا: میرا سامان چوری ہو گیا تلاشی پر عابد کے پاس اس کا سامان ملا. اس عورت نے دوسرے سے زنا کرائی حاملہ بھی ہو گئی تھی عابد پر اس کی تہمت لگائی. لوگوں نے پکڑ کر اس کی پٹائی کی مدینہ جا کر عمر کو خبر کی انھوں نے سب کی تصدیق کرتے ہوئے عابد کو قتل کرنا چاہا.

حضرت علی علیہ السلام نے اس واقعیت کی پوری تفصیل بتائی اور فرمایا: عابد، خواجہ ہے اس کا آلۂ رجولیت، مقطوع ہے. جب لوگوں نے دیکھا تو حضرت کی تصدیق ہوگئی اور جب اس عورت کو دھمکی دی تو اس نے بھی اقرار کیا پھر حضرت نے عورت کو سنگسار کرنے کا حکم دے دیا. (اثبات: ۴۶۲/۴، حدیث نمبر ۴۴)

معجزہ نمبر ۲۳

ابوبکر کی عاجزی و رسوائی کے بعد یہودیوں کو پہاڑ سے سات (۷) اونٹ نکال کر دینا

کتاب روضہ میں حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے ابوبکر سے بیعت کر لی تو چند یہودی ان کے پاس آ کر کہنے لگے: پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہم سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کرو! پوچھا: کیسا وعدہ؟ کہا: اگر تم رسولؐ کے برحق خلیفہ ہو تو بغیر بتائے تم کو خود اچھی طرح جاننا چاہیے! ابوبکر کو وعدہ کا علم نہ تھا.

راوی کا بیان ہے کہ ایک مسلمان نے یہودی کو حضرت علی علیہ السلام کا پتہ بتایا حضرت نے بغیر سوال کئے ہی ان کو بتا دیا کہ پیغمبرؐ نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ پہاڑ سے سات (۷) اونٹ نکال کر دیں گے. اس کے بعد حضرت ان لوگوں کو پہاڑ کے پاس لے کر گئے خدا سے دعا کی پہاڑ سے سات (۷) اونٹ نکلے وہ لوگ یہ معجزہ دیکھ کر مسلمان ہوگئے. (اثبات: ۴۶۲/۴، حدیث نمبر ۴۶)

خرائج راوندیؒ میں ہے کہ ابوحمزہؒ نے حضرت سجاد علیہ السلام اور آنحضرتؑ نے اپنے پدر بزرگوار علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام پکار کر اعلان فرما رہے تھے: جس کا پیغمبرؐ سے کوئی وعدہ یا قرض ہو وہ میرے پاس آ کر لے لے. چنانچہ جو بھی آ کر بیان کرتا حضرت اپنی جانماز کے نیچے سے ہاتھ بڑھا کر دے دیتے تھے.

پھر صاحبِ خرائج نے ایک حدیث بیان کی جس کا خلاصہ یہ ہے:

ایک اعرابی (چادر نشین) نے اسی (۸۰) سیاہ چشم اونٹ کا مطالبہ کیا حضرت نے اس کو امام حسن علیہ السلام اور سلمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ صحراء میں بھیج دیا پکارا: اے صالح! جواب ملنے پر فرمایا: حضرت امیر المومنین علیہ السلام سلام کے بعد تم کو حکم دیتے ہیں کہ وہ اسی (۸۰) اونٹ حاضر کرو!

فوراً زمین سے ایک اونٹ کی مہار نکلی حضرت امام حسن علیہ السلام نے اعرابی کو دے دیا وہ کھینچتا گیا پورے اسی (۸۰) اونٹ نکل آئے. (اثبات: ۵۴۵/۴، حدیث نمبر ۱۹۰؛ اثبات: ۲۲/۵، حدیث نمبر ۳۳۶، بحوالہ کتاب تحفۃ الطالب: شیخ محمد بن علی عاملی شامی)

کتاب جلوہ میں ہے: جب عرب نے حضرت علی علیہ السلام سے اسی (۸۰) اونٹ کا مطالبہ کیا تو سوال فرمایا:

''پہلے یہ بتاؤ کہ کیا تم اور تمہارے گھر کے سب لوگ مسلمان ہو چکے ہیں؟'' اس نے ہاتھوں کو بوسہ دے کر عرض کیا: یقیناً آپ پیغمبرؐ کے برحق خلیفہ ہیں کیوں کہ آنحضرتؐ نے مجھ سے یہی شرط لگائی تھی، ہاں! ہم لوگ اسلام قبول کر چکے ہیں... (جلوہ: ص ۱۴۷، ۱۴۸، باب دوم، معجزہ نمبر ۴، بحوالہ بحار: ۱۹۲/۴۱، ح ۴)

﴿معجزہ نمبر ۲۴﴾

﴿منبر کوفہ پر خطبہ کے وقت جنوں کے سردار جان بن مالک کا اژدہا بن کر آنا﴾

کتاب روضہ میں حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے آبائے طاہرین علیہم السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام مسجد کوفہ میں منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے اتنے میں ایک اژدہا آ گیا لوگ ڈر گئے اس کو مارنا چاہا۔

حضرت نے فرمایا: اس کو نہ مارو! وہ قاصد ہے اپنی حاجت کے لئے میرے پاس آیا ہے۔ اژدہا منبر پر گیا حضرت علی علیہ السلام کے کان میں منھ رکھا بہت دیر تک بات کی پھر امام علیہ السلام نے اسی کے لہجہ میں جواب دیا وہ نیچے اترا اور لوگوں کے درمیان سے فرار کر گیا بہت جلد نظروں سے غائب ہو گیا۔

لوگوں نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! یہ کیسا اژدہا تھا؟ فرمایا: یہ جان بن مالک، مومن جنوں کے درمیان میرا جانشین ہے ان میں ایک دینی مسئلہ میں اختلاف ہو گیا تھا جواب کے لئے آیا تھا اس کو جواب دے دیا۔ (اثبات: ۴۶۶/۲، ح ۵۲؛ ۵۴۱/۴، حدیث نمبر ۱۸۰، بحوالہ اعلام الوریٰ)

عماد الدین محمد بن ابی القاسم طبری نے کتاب بشارۃ المصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں اپنی سند کے ذریعہ جابر جعفیؒ انھوں نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جب اژدہا مسجد کے اندر آ گیا تو لوگ جوتے لے کر اس پر حملہ آور ہو گئے حضرت نے انھیں روکا جب وہ منبر سے اترا تو حضرت بھی اس کے پیچھے اترے اس نے جنوں کا یہ پیغام سنایا تھا: جس طرح ہم آپ کو دوست رکھتے ہیں اور اطاعت کرتے ہیں اگر انسان بھی ویسا ہی کریں تو خدا کسی کو دوزخ میں عذاب نہیں کرے گا۔ (اثبات: ۵۴۳/۴، حدیث نمبر ۱۸۷، ملخصا)

﴿معجزہ نمبر ۲۵﴾

﴿شام کی غیر شادی شدہ لڑکی پر آثار حمل، منبر کوفہ سے ہاتھ بڑھا کر شام سے برف لینا﴾

ابن بابویہؒ نے روضہ میں عمار یاسرؓ اور زید بن ارقم پھر حضرت علی علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث میں روایت کی ہے کہ شام میں ایک غیر شادی شدہ لڑکی حاملہ ہو گئی لوگ ایک ہزار سواروں کے ساتھ اس کو لے کر کوفہ آئے اس واقعہ کو حضرت علی علیہ السلام سے بیان کیا حضرت نے لڑکی سے واقعہ پوچھا۔

اس نے عرض کیا: اے میرے مولا! میں نے قطعاً خیانت نہیں کی ہے مجھ کو یقین ہے کہ آپ مجھ سے بہتر میرے حالات سے واقف ہیں. حضرت نے کوفہ کی قابلہ کو بلایا اس کا نام لبنا (لبنی) تھا فرمایا: خیمہ بناؤ اس میں لڑکی کا معائنہ کرو! اس نے معائنہ کے بعد گواہی دی کہ ابھی جلد ہی یہ بالغ ہوئی ہے شادی نہیں کی مگر حاملہ ہے! حضرت نے لڑکی کے باپ اور اس کے ساتھیوں سے کہا:

کون تھوڑی سی برف لا سکتا ہے؟ لوگوں نے کہا: ہمارے ملک میں برف بہت ہے مگر یہاں کیسے مل سکتی ہے؟!

عمار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ منبر کوفہ سے جو حضرت علی علیہ السلام نے اپنا ہاتھ بڑھایا تو شام سے برف اٹھالیا پھر قابلہ سے فرمایا: برف لو اور اس لڑکی کو مسجد کے باہر لے جاکر اس کی فرج کے اطراف میں برف کو رکھ دو! فوراً ایک جونک نکلے گی جس کا وزن ستاون (۵۷) درہم اور دو (۲) دانق ہوگا.

قابلہ نے عمل کیا تو بالکل ویسا ہی ہوا حضرت نے اس کے باپ سے کہا: لڑکی کو لے جاؤ اس نے زنا نہیں کی ہے یہ پانی کے اندر گئی تھی تو جونک اس کے دل کے اندر داخل ہوگئی اور اس کے شکم میں بڑی ہوگئی. اس حدیث کو سید مرتضیٰ نے بھی عیون المعجزات میں نقل فرمایا ہے. (اثبات: ۴/۴۶۷، ۴۶۸، حدیث نمبر ۵۳)

معجزہ نمبر ۲۶

دریائے فرات میں پانی پر موکل فرشتہ کا سلام کرنا اور گلے ملنا

کتاب امالی میں ابوعلی حسن بن محمد طوسیؒ نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ فرات پر جا رہا تھا ایک عظیم موج اٹھی اس نے حضرت کو چھپالیا وہ میری نظروں سے پوشیدہ ہو گئے پھر موج پیچھے ہٹ گئی حضرت کا بدن ذرا سا بھی تر نہیں ہوا تھا یہ دیکھ کر میں خوفزدہ اور بڑے تعجب میں تھا حضرت سے قصہ پوچھا تو فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھا؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: جو فرشتہ پانی پر موکل و مامور ہے وہ پانی کے اوپر آیا تھا اس نے مجھ سے سلام کیا اور گلے مل کر چلا گیا. (اثبات: ۴/۴۹۶، حدیث نمبر ۹۵)

معجزہ نمبر ۲۷

عائشہ کا قاصد، حضرت علی علیہ السلام کا شدید دشمن تھا پھر مولا کا شیدائی بن گیا عائشہ کی حسرت

محمدؒ بن حسنؒ صفار نے بصائر الدرجات میں محمد بن سنان سے روایت کی ہے اور انھوں (محمد بن سنان) نے مرفوعاً (بغیر ذکر نام راوی) نقل کیا ہے کہ عائشہ نے کہا: "جو علی (علیہ السلام) کا سب سے سخت دشمن ہو اسے میرے پاس لاؤ تاکہ ان کے پاس بھیجوں".

راوی کا بیان ہے کہ ایسا شخص لایا گیا وہ آ کر کھڑا ہوا تو عائشہ نے اس کی طرف اپنا سر اٹھا کر کہا: تم کو علی (علیہ السلام) سے کتنی دشمنی ہے؟ کہا: ''اپنے خدا سے بہت دعا کرتا ہوں کہ علی (علیہ السلام) اپنے اصحاب کے ساتھ گرفتار ہو جائیں اور میں تلوار سے ان لوگوں کا سر قلم کر لوں۔''

عائشہ نے کہا: ''تم بہت مناسب ہو یہ میرا خط لو ان کو دے دو سفر و حرکت کی حالت میں ہوں یا مقیم ہوں اور سنو! اگر تم ان کو حرکت کی حالت میں دیکھو گے تو وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر پر سوار ہوں گے، ان کی کمان کو شانہ پر رکھے ہوں گے اور تیر دان کو اپنی زین کے قربوس (زین کے آگے پیچھے کی اٹھی ہوئی جگہ) میں لٹکائے ہوں گے، ان کے اصحاب، پرندوں کی طرح صف کشیدہ ان کے پیچھے ہوں گے۔''

قاصد کا بیان ہے کہ عائشہ نے جیسے بتایا تھا سواری کی حالت میں حضرت علی علیہ السلام سے ملاقات کی خط ان کے حوالہ کیا مہر توڑی کھول کر پڑھا فرمایا: آؤ گھر چلو! کھانا پانی کے بعد تم کو جواب لکھوں گا۔ قاصد نے کہا: خدا کی قسم! میں کھانا نہیں کھاؤں گا۔

راوی کہتا ہے: وہ شخص حضرت کے پیچھے چلا حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب حلقہ کئے ہوئے تھے حضرت نے اس سے فرمایا: تجھ سے ایک سوال کروں؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: میرا جواب دو گے؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: تجھ کو خدا کی قسم! بتاؤ عائشہ نے یہ کہا ہے؟ ''جو علی (علیہ السلام) کا سب سے سخت دشمن ہو اسے میرے پاس لاؤ تو تم کو پیش کیا گیا؟'' پھر مولا نے شروع سے آخر تک عائشہ کی پوری بات بیان کر دی۔ اس نے اقرار کیا۔

فرمایا: عائشہ نے تم سے کہا تھا: ان کا کھانا مت کھانا، پانی نہ پینا کیوں کہ اس میں سحر ہے۔ اس کا بھی اقرار کیا۔

فرمایا: میرا بھی پیغام لے جاؤ گے؟ عرض کیا: ہاں! جب میں آپ کے پاس آیا تو پوری دنیا میں آپ سے سخت میرا کوئی دشمن نہ تھا لیکن اب آپ سے زیادہ محبوب کوئی نہیں ہے جو حکم چاہیں دیں۔

فرمایا: میرا خط لے جا کر اس سے کہہ دو: عائشہ! تم نے خدا و رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت نہ کی تم کو گھر کے اندر رہنے کا حکم دیا تھا مگر تم میدان میں فوج کے درمیان آ گئی اور ان (طلحہ و زبیر) سے کہنا: تم لوگوں نے خدا اور رسولؐ کے ساتھ انصاف نہ کیا اپنی عورتوں کو گھر میں رکھا اور زوجہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو باہر نکال دیا!

راوی کہتا ہے: قاصد نے خط کا جواب لا کر عائشہ کو دیا پھر حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں لوٹ گیا اور جنگ صفین میں شہید ہو گیا۔ عائشہ نے کہا: ہم جب بھی کسی کو علی (علیہ السلام) کے پاس بھیجتے ہیں تو وہ اس کو ہمارا مخالف بنا دیتے ہیں۔

اس حدیث کو راوندیؒ نے بھی خرائج میں علی بن نعمان سے اسی طرح نقل کیا ہے۔(اثبات:۴/۴۹۸تا۵۰۰، حدیث نمبر۱۰۰،ملخصاً)

﴿معجزہ نمبر۲۸﴾

﴿ابوبکر سے مسجد قبا میں ملاقات کرانا،عمر کا سحر کی تہمت لگانا﴾

صفارؒ نے بصائر الدرجات میں اَبان بن تَغلِب سے روایت کی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت علی علیہ السلام نے ابوبکر سے ملاقات کی تو فرمایا: کیا تم کو پتہ نہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تم کو حکم دیا ہے کہ مجھ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو اور میری پیروی کرو، تم میرے اور اپنے درمیان حکم قرار دو!

پھر ابوبکر کا ہاتھ پکڑ کر مسجد قبا میں لے گئے پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محراب میں بیٹھے ہوئے دیکھا۔آنحضرتؐ نے فرمایا: اے ابوبکر! کیا میں نے تم کو علی علیہ السلام کے مقابلہ میں تسلیم ہونے اور ان کی پیروی کا حکم نہیں دیا؟ عرض کیا: کیوں یارسول اللہؐ! آنحضرتؐ نے فرمایا: پس امر (امر خلاف) ان کے حوالہ کردو! عرض کیا: ٹھیک ہے یارسول اللہؐ! جب ابوبکر وہاں سے واپس ہوئے تو اس کے علاوہ اور کوئی بھی خیال نہ تھا مگر عمر سے ملاقات ہوئی تو انھوں نے کہا: کیا تم بنی ہاشم کا سحر نہیں جانتے!(اثبات:۴/۵۰۷،ح۱۱۳)

مؤلف: اسی مضمون کی مختصر اختلافِ اسناد والفاظ کے ساتھ بصائر الدرجات کے حوالہ سے چھ(۶) اور بھی روایات منقول ہیں ملاحظہ ہوں: نمبر۱۰۲،۱۱۱،۱۱۲،۱۱۴،۱۱۵،۱۱۶، ہر ایک میں عمر نے سحر کی تہمت لگائی ہے۔

﴿معجزہ نمبر۲۹﴾

﴿سبّ (گالی) کی پیشین گوئی،اس کی اجازت مگر بیزاری سے ممانعت﴾

سید رضی محمدؒ بن حسینؒ موسوی نے نہج البلاغہ میں حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: آگاہ رہو! عنقریب میرے بعد ایک گشادہ گلو اور پیٹ نکلا ہوا (توند والا) شخص تم پر غالب ہوگا وہ جو کچھ پائے گا کھا جائے گا جو نہیں پائے گا اس کا مطالبہ کرے گا اس کو قتل کرڈالنا اگرچہ تم لوگ اس پر قادر نہ ہوگے وہ مجھ پر سبّ اور مجھ سے بیزاری کا حکم دے گا تو تم لوگ سبّ تو کرسکتے ہو کیونکہ یہ میرے لئے سبب طہارت اور زیادتی منزلت (روایت میں ہے کہ مومن کو سبّ کرنا اس کی طہارت اور زیادتی حسنات کا موجب ہے یا اس لئے کہ علی علیہ السلام کو سبّ کرنے سے ان بزرگوار کی ذرّہ برابر قدر کم نہ ہوگی بلکہ فضائل اور زیادہ کھل کر سامنے آئیں گے) اور تمھارے لئے نجات وآزادی کا ذریعہ ہے لیکن مجھ سے بیزاری (وتبرا) نہ کرنا کیونکہ میں فطرت (توحید) پر پیدا ہوا ہوں اور

میں نے ایمان و ہجرت میں دوسروں پر سبقت کی ہے.

اس حدیث کو طبرسیؒ نے بھی اعلام الوریٰ میں مرسلاً (باحذفِ رُواۃ) نقل کیا ہے اور اس جملہ کا اضافہ کیا: حضرت نے جیسا فرمایا تھا ایکدم ویسا ہی رونما ہوا. (اثبات: ۵۱۴/۴، حدیث نمبر ۱۲۹)

معجزہ نمبر ۳۰

بیعت شکنی کے لئے طلحہ وزبیر کا عمرہ کے بہانہ سے مکہ روانگی کی اجازت اور جھوٹی قسم

احتجاج طبرسیؒ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ جس وقت طلحہ و زبیر حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت سے ''عمرہ'' کی اجازت مانگی تو میں وہاں بیٹھا ہوا تھا حضرت نے اجازت نہیں دی اور فرمایا: ''تم لوگ عمرہ سے فارغ ہو چکے ہو!''

ان لوگوں نے اصرار کیا تو حضرت نے اجازت دے کر میری طرف رخ کر کے فرمایا:

''خدا کی قسم! یہ لوگ عمرہ نہیں کرنے جا رہے ہیں بلکہ اپنا عہد و پیان توڑنے جا رہے ہیں.''

میں نے عرض کیا: تو آپ ان کو اجات نہ دیں لوٹا دیں.

اس کے بعد فرمایا: تم لوگ عمرہ کے لئے نہیں جا رہے ہو بلکہ بیعت شکنی کا قصد ہے اور امت میں تفرقہ اندازی کا ارادہ ہے. دونوں نے قسم کھائی تو آپ نے اجازت دے دی.

پھر میری طرف رخ کر کے فرمایا: ''خدا کی قسم! عمرہ کا ارادہ نہیں ہے.'' عرض کیا: کیوں اجازت دی؟ فرمایا: انھوں نے مجھ سے خدا کی قسم کھائی (سوچا کہ قسم کو رَد نہ کروں ظاہر اسلام پر عمل کروں).

ابن عباسؓ ناقل ہیں کہ دونوں مکہ گئے عائشہ کے پاس پہنچے اصرار کر کے ان کو حضرت علی علیہ السلام پر خروج کرنے کے لئے ورغلایا. (اثبات: ۵۲۶/۴، حدیث نمبر ۱۵۱)

مؤلف عرض کرتا ہے: ''اثبات'' کی دوسری جلدوں میں بھی مختلف حوالوں سے یہ حدیث کچھ اختلاف کے ساتھ وارد ہوئی ہے جو حسب ذیل ہیں:

اثبات: ۵۳۶/۴، ح نمبر ۱۶۶، بحوالہ اعلام الوریٰ: طبرسیؒ (اس میں لفظ ''غدرہ'' ہے).

اثبات: ۵۸۶/۴، ح نمبر ۲۷۱، بحوالہ ارشادِ مفیدؒ، مولا نے فرمایا: لَا وَاللّٰہِ مَا تُرِیْدَانِ الْعُمْرَۃَ اِنَّمَا تُرِیْدَانِ الْبَصْرَۃَ: نہیں! خدا کی قسم! تم لوگ عمرہ کے لئے نہیں بلکہ بصرہ (جنگ جمل) کے لئے جا رہے ہو!

اثبات: ۳۴/۵، حدیث نمبر ۳۷۵، بحوالہ مناقب: موفق بن احمد خوارزمی (سنی) فرمایا: ''مَا تُرِیْدَانِ

الْعُمْرَةَ وَ لٰكِنْ تُرِيْدَانِ الْغَدْرَةَ.''

اثبات: ۳۸/۵، حدیث نمبر ۳۸۳ بحوالہ شرح نہج البلاغہ: عز الدین عبد الحمید بن ابی الحدید: مَا الْعُمْرَةَ تُرِيْدَانِ وَ اِنَّمَا تُرِيْدَانِ الْغَدْرَةَ وَ نَكْثَ الْبَيْعَةِ. حاضرین سے فرمایا: یہ دونوں جنگ جمل میں قتل کر دیئے جائیں گے۔

﴿معجزہ نمبر ۳۱﴾

مقام ذی قار میں ایک ہزار کی بیعت کے متعلق قول صاحب ذو الفقار، تأسفِ ابن عباسؓ کہ کاش مولا خبر نہ دیئے ہوتے!

اعلام الوریٰ طبرسیؒ میں ہے کہ حضرت علی علیہ السلام مقام ''ذی قار'' میں بیعت لینے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے اس وقت فرمایا: ''کوفہ کی جانب سے بغیر کسی کمی وزیادتی کے ایک ہزار لوگ تمہارے پاس آئیں گے مجھ سے اپنی جان کے ساتھ بیعت کریں گے''۔

ابن عباسؓ کا بیان ہے کہ میں نے ان لوگوں کو گننا شروع کیا ۹۹۹ رلوگوں نے بیعت کی پھر ان کی آمد بند ہوگئی تو میں نے افسوس کے ساتھ کہا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کیوں ایسی خبر دی تھی!

ابھی میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک آدمی آتا ہوا دکھائی دیا وہ پشمی قبا پہنے ہوئے تھا بہر حال اس طرح سے مولا کی بتائی ہوئی تعداد پوری ہوگئی، الحدیث۔ (اثبات: ۵۳۶/۴، ح ۱۶۷)

ابن ابی الحدید نے تاریخ محمد بن جریر طبری کے حوالہ سے اپنی شرح میں لکھا ہے:

مولا نے فرمایا: ''آنے والوں کی تعداد بارہ ہزار ایک (۱۲۰۰۱) ہوگی''۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور راوی نے ذی قار کے ٹیلہ پر بیٹھ کر شمار کیا۔ (اثبات: ۴۵/۵، ح ۳۹۴)

ارشاد دیلمیؒ کے حوالہ سے شیخ حر عاملیؒ نے تحریر فرمایا ہے:

مولا نے فرمایا: ''ذی قار (بصرہ میں ایک جگہ) میں ایک ہزار افراد آئیں گے اور سب سے آخر میں اویس قرنیؓ ہوں گے''۔ (اثبات: ۹/۵، فصل نمبر ۳۴ بحوالہ ارشاد: حسن دیلمیؒ)

اس کے بعد صاحب اثبات الہداۃ نے فرمایا: اس حدیث میں تعداد مختلف ہے جیسا کہ آپ نے ملاحظہ کیا اور آئندہ بھی ہم نقل کریں گے چنانچہ بعض میں دس (۱۰) ہزار اور بعض میں بیس (۲۰) ہزار تک ہے شاید کئی مرتبہ فوج آئی ہو۔

جناب شیخ حر عاملیؒ نے مناقب کے حوالہ سے نقل کیا: مولا نے فرمایا: ''ہم بصرہ کو فتح کریں گے اور آج کوفہ سے آٹھ ہزار تیس (۸۰۳۰) اور چند لوگ آئیں گے۔'' (اثبات: ۶/۵/۷، حدیث نمبر ۱۷۴ بحوالہ مناقب: محمد بن علی بن شہر آشوبؒ)

﴿معجزہ نمبر ۳۲﴾

﴿جنگ صفین میں قلت طعام کی شکایت پر کئی قافلوں کا ساری چیزیں پیش کر کے غائب ہو جانا﴾

خرائج راوندیؒ میں ہے کہ جب جنگ صفین میں قیام طولانی ہو گیا تو حضرت سے شکایت کی گئی کہ توشہ اور چارہ بالکل ختم ہو چکا اور کسی صحابی کے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے. فرمایا: ''کل کافی مقدار میں تم کو مل جائے گا.''

صبح ہوئی تو لوگوں نے مطالبہ کیا حضرت ایک ٹیلہ پر گئے دعا پڑھی خدا سے کھانا طلب کیا اور جانوروں کے لئے چارا مانگا. ٹیلہ سے نیچے اتر کر اپنی جگہ پر پہنچے ابھی پوری طرح قرار نہیں پائے تھے کہ کئی قافلے یکے بعد دیگرے آنے لگے ان کے پاس گوشت، خرما، آٹا اور کھانے کی دوسری چیزیں بھی تھیں پورا بیابان پُر ہو گیا تمام ساربانوں نے اپنے اپنے لائے ہوئے بوجھ جن میں کھانے پینے کی چیزیں، جانوروں کے لئے چارے، لباس بلکہ ضرورت کی ساری چیزیں تھیں یہاں تک کہ سوئی اور دھاگے بھی تھے، خالی کر دیئے پھر واپس ہو گئے کسی کو پتہ نہ چلا کہ وہ لوگ کہاں سے آئے تھے انسان تھے یا جن! لوگوں کو تعجب ہوا. (اثبات: ۵۴۸/۴، حدیث نمبر ۱۹۷؛ جلوہ: ص ۳۹۹، دلائل و براہین امیر المومنین علی علیہ السلام بحوالہ بحار: ۵۳۰/۸)

﴿معجزہ نمبر ۳۳﴾

﴿ابوبکر کی مذمت پر قتل ام فروہ انصاریؓ، حضرت کا زندہ کرنا پھر دولڑکے پیدا ہونا﴾

راوندیؒ نے خرائج میں سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ام فروہؓ نام کی انصار کی ایک عورت نے ابوبکر سے خود انھیں کی سخت مذمت اور حضرت علی علیہ السلام کی مدحت کی. ابوبکر نے یہ حکم دے دیا: ''اس کو قتل کر دو! یہ مرتد ہو گئی ہے.''

اس کو قتل کر دیا گیا اس وقت حضرت علی علیہ السلام اپنے کھیت میں تھے واپسی پر اس کی خبر قتل سنی تو اس کی قبر پر آئے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے دعا کی: يَا مُحْيِيَ النُّفُوسِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ يَا مُنْشِئَ الْعِظَامِ الدَّارِسَاتِ! اَحْيِ لَنَا اُمَّ فَرْوَةَ وَاجْعَلْهَا عِبْرَةً لِّمَنْ عَصَاكَ: اے مرنے کے بعد نفسوں کو زندہ کرنے والے! ام فروہ کو ہمارے لئے زندہ کر دے اور اس کو گنہگاروں کے لئے عبرت قرار دے!

اس کے بعد ام فروہ سبز دیبا کا لباس پہنے ہوئے قبر سے نکل آئی جب ابوبکر اور عمر کو خبر ہوئی تو دونوں نے تعجب

کیا.حضرت علی علیہ السلام نے اس کو شوہر کے پاس بھیج دیا پھر دولڑ کے پیدا ہوئے اور حضرت علی علیہ السلام کے بعد چھ(٦) ماہ تک زندہ رہی.(اثبات:۵۴۹/۴،ح۱۹۹؛اثبات:۳۱/۵، ح ۳۶۳ ،بحوالہ کنز المطالب فی فضائل علی بن ابیطالب علیہ السلام :سید ولی بن نعمۃ اللہ حسینی رضوی حائریؒ)

معجزہ نمبر ۳۴

قصاب کا کنیز کواذیت دینا،مولا کے ساتھ جسارت پر اپنا ہاتھ قلم کردینا،حضرت کا اس کو صحیح کردینا

خرائج میں ہے کہ ایک قصاب ایک آدمی کی کنیز کو گوشت فروخت کررہا تھا اور اس کو اذیت کررہا تھا وہ گریہ کناں باہر نکلی حضرت امیر مومنان علیہ السلام سے ملاقات ہوئی شکایت کی حضرت اس کو لے کر قصاب کے پاس آئے کنیز کے حق میں انصاف کی دعوت دی وہ قصاب حضرت علی علیہ السلام کو نہیں پہچانتا تھا اس نے اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا: اُخْرُجْ اَیُّھَا الرَّجُلُ: باہر نکل جاؤ!

حضرت علی علیہ السلام چلے آئے کسی نے قصاب کو بتایا کہ یہ علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں.یہ سن کر قصاب نے اپنا ہاتھ قلم کردیا اس کو لے کر حضرت علی علیہ السلام سے معافی مانگنے آیا آپ نے دعا کی اس کا ہاتھ بالکل صحیح ہوگیا.(اثبات: ۵۵۵/۴،ح۲۱۰)

معجزہ نمبر ۳۵

چند مخلص شیعوں کی درخواستِ معجزہ،جنت ودوزخ کا مشاہدہ،دو کے علاوہ سب کا کافر ہوجانا،مسجد کوفہ کے سنگریزوں کا دُرویاقوت بننا،ایران کے شہر آبادان کے کنویں سے نام علی علیہ السلام لینے پر پانی اوپر آجانا:

خرائج راوندیؒ میں فضیل بن رسان نے حضرت باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کے اصحاب نے عرض کیا:یا امیر المومنینؑ!جو چیزیں آپ کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملی ہیں کاش ہمارے اطمینان کے لئے ہم کو دکھادیتے!فرمایا:اگر میری صرف ایک عجیب چیز کو دیکھ لوگے تو کافر ہوجاؤ گے مجھ کو ساحر وکاذب کہو گے البتہ تمھاری یہ بات بہت اچھی ہے.

عرض کیا:ہم سب یہ جانتے ہیں کہ آپ پیغمبرؐ کے وارث ہیں ان کا علم آپ کو حاصل ہوا فرمایا:عالم کا علم،سخت اور محکم ہے اس کی تاب تحمل صرف وہی لاسکتا ہے جس مومن کے قلب کو خدانے آزمایا ہو اور اپنی روح کے ذریعہ اس کی تائید کی ہو اس کے بعد فرمایا:اِس وقت میں جب تک کوئی اپنی عجیب چیز اور علم تم کو نہ دکھاؤں تم راضی نہیں ہوگے تو ٹھیک ہے جب میں نماز عشاء سے فارغ ہوجاؤں میرے پاس آجانا!اس کے بعد نماز عشاء پڑھ کر کوفہ کے پیچھے

چل پڑے حضرت کے پاس ستر (۷۰) ایسے شیعہ تھے جو اپنے کو بہترین شیعہ سمجھتے تھے.

فرمایا: پہلے تم سے عہد و پیمان لوں گا کہ میرے سلسلہ میں کافر نہ ہونا اور میری طرف غلط نسبت نہ دینا پھر کوئی چیز تم کو دکھاؤں گا خدا کی قسم! پیغمبرؐ نے جو مجھ کو تعلیم دی ہے وہ دکھاؤں گا.

خدا نے اپنے پیغمبروںؑ سے جو عہد و پیمان لیا ہے حضرت علی علیہ السلام نے اس سے بھی محکم عہد و پیمان لیا فرمایا: میری طرف سے رخ موڑ لو ایک دعا پڑھوں گا. حضرت نے ایسی دعا پڑھی کہ انھوں نے کبھی نہیں سنی تھی اس کے بعد فرمایا: میری طرف دیکھو! اس وقت انھوں نے دیکھا کہ ایک طرف باغ اور نہریں ہیں دوسری طرف آگ بھڑک رہی ہے گویا جنت و دوزخ کے موجود ہونے میں کوئی شک نہیں ہے.

ان میں سب سے خوش گفتار شخص نے کہا: یہ بہت بڑا جادو ہے! پھر دو (۲) کے علاوہ سبھی کافر ہو کر پلٹ گئے.

حضرت نے ان دونوں سے پوچھا: ان کی باتوں کو سنا؟ پھر جب مسجد کوفہ میں پہنچے تو ایسی دعائیں پڑھیں کہ مسجد کے سنگریزے دُر و یاقوت بن گئے ان دونوں سے فرمایا: کیا دیکھ رہے ہو؟ عرض کیا: دُر و یاقوت!

فرمایا: اگر میں خدا سے اس سے بھی بڑی چیز کا مطالبہ کروں تو وہ انجام دے گا. یہ سن کر ان میں سے بھی ایک شخص کافر ہو گیا دوسرا ثابت قدم رہا حضرت نے اس سے فرمایا: اگر یہ دُر و یاقوت لو گے تو پشیمان ہو گے اور نہ لو گے تب بھی پشیمان ہو گے.

حرص نے اس کو چین نہ لینے دیا ایک دُر لے کر اپنی آستین میں رکھ لیا صبح کو دیکھا ایسا سفید دُر ہے کہ کسی نے ویسا نہ دیکھا ہو گا عرض کیا: میں نے ایک دُر اٹھا لیا ہے. فرمایا: کیوں؟ عرض کیا: سوچا دیکھوں حق ہے یا باطل؟ فرمایا: اگر اس کی جگہ پر لوٹا دو تو خدا اس کے عوض تم کو جنت دے گا ورنہ جہنم میں جاؤ گے.

اس نے دُر کو اس کی جگہ رکھ دیا. حضرت نے پھر اس کو سنگریزہ میں تبدیل کر دیا بعض نے کہا ہے: وہ میثم تمارؒ تھے اور بعض دوسرے نے کہا: عمرو بن حمق خزاعیؒ تھے.

❁ فضائل سرور دو جہان و امیر مومنان (علیہما السلام) اور چاہِ آبادان:

راوندیؒ نے فرمایا: اگر خدا نے حضرت صالح علیہ السلام کے لئے پہاڑ سے ایک اونٹنی کو نکالا تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصی کے لئے ایک مرتبہ پچاس (۵۰) ایک مرتبہ اسی (۸۰) اور ایک مرتبہ سو (۱۰۰) اونٹ پہاڑ سے نکالے جن کے ذریعہ پیغمبرؐ کے قرض کو ادا اور ان کے وعدہ کو وفا کیا.

اگر خدا نے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا کو نرم کیا تو پیغمبرؐ کے لئے پتھر کو نرم کیا جب کہ پتھر، آگ سے بھی

نہیں پگھلتا ان کے وصی حضرت علی علیہ السلام نے خالد بن ولید کی گردن میں عمود کو ڈال دیا اس کو نرم کیا پھر عاجزی کرنے پر اس کی نجات ہوئی گردن سے نکال دیا۔

حضرت رسولؐ کے جانشین کے آثار، روئے زمین پر اتنے زیادہ ہیں کہ شمار نہیں ہو سکتے ان میں سے ایک ''چاہ آبادان'' ہے اس کے متعلق سنی وشیعہ دونوں نے روایت کی ہے کہ جو اس کے پاس جا کر ''بِحَقِّ عَلِيٍّ علیہ السلام: حضرت علی علیہ السلام کا واسطہ!'' کہے گا اس کی تہہ سے سرے تک پانی جوش مار کر آجائے گا۔ کسی دوسرے کا نام لینے پر پانی جوش نہیں مارتا۔

حضرت علی علیہ السلام نے جنوں سے جنگ کر کے ان کو قتل کیا جن حضرات، علم حاصل کرنے کے لئے حضرت علی علیہ السلام اور ان کی معصوم اولاد کے پاس آتے تھے یہ بہت مشہور ہے۔ (اثبات: ۵۵۶/۴ تا ۵۵۸)

﴿معجزہ نمبر ۳۶﴾

شب شہادت حضرت علی علیہ السلام و امام حسین علیہ السلام اور شب وفات حضرت ہارون علیہ السلام برادر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پتھر کے نیچے خون ظاہر ہونا:

سعید بن عبد اللہ راوندیؒ نے قصص الانبیاء میں اپنی سند کے ذریعہ ابو بصیرؓ سے اور انھوں نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایک حدیث میں روایت کی ہے کہ ہشام بن عبد الملک نے حضرت امام باقر علیہ السلام سے پوچھا: جس شب حضرت علی علیہ السلام شہید ہوئے کوفہ سے باہر رہنے والوں کو کیسے اطلاع ہوئی؟ لوگوں کے لئے کیا علامت تھی؟ کیا دوسروں کے لئے ان کی شہادت سے عبرت حاصل ہوئی؟

امام علیہ السلام نے کہا کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا: شب شہادت طلوع فجر تک جو پتھر بھی زمین سے اٹھایا جاتا اس کے نیچے تازہ خون نکلتا تھا اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہارون علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم علیہا السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کی شب ہائے وفات وشہادت کے وقت بھی خون نکلتا تھا۔ (اثبات: ۵۵۸/۴، حدیث نمبر ۲۱۳)

﴿معجزہ نمبر ۳۷﴾

﴿شام میں ایک مسجد کے نیچے مقتول خون آلودہ ایک پیغمبر، بار بار مسجد کا گرنا، سفارش دفن پیغمبرؑ﴾

قصص الانبیاء سعید راوندیؒ میں ہے کہ جابر بن یزید جعفیؒ نے حضرت باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ عمر نے ایک آدمی کو شام کے ایک شہر میں بھیجا اس نے فتح کیا لوگ مسلمان ہو گئے ان کے لئے ایک مسجد بنائی گئی تو گر گئی

دوبارہ بنائی گئی پھر گر گئی اس کے بعد پھر تعمیر کرائی گئی تب بھی گر گئی اس نے عمر کو خط لکھا انھوں نے خط پڑھ کر اصحاب پیغمبرؐ سے پوچھا:

آپ حضرات کو اس کی کچھ اطلاع ہے؟ سب نے کہا: نہیں! حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا تو فرمایا: یہاں ایک پیغمبرؑ تھے جن کو ان کی قوم نے قتل کر دیا اس مسجد میں دفن کیا ہے وہ اپنے خون میں آلودہ ہیں اس کے بعد فرمایا: اس کے پاس جواب لکھو کہ زمین کھودو! ان کا جسم تر و تازہ ملے گا نماز جنازہ پڑھ کر فلاں جگہ دفن کر دو پھر مسجد بناؤ! تو وہ گرنے سے محفوظ رہے گی. اس پر عمل کیا تو مسجد دوبارہ نہ گری. (اثبات: ۵۵۹/۴، حدیث نمبر ۲۱۴)

دوسری روایت میں ہے کہ شام اس کو جواب لکھو کہ داہنی طرف مسجد کی بنیاد کھودو وہاں ایک بیٹھا ہوا شخص ملے گا اس کا ہاتھ ناک اور چہرہ پر ہوگا نماز کے بعد اس کو دفن کر دو پھر مسجد تعمیر کرو!

عمر نے نام پوچھا تو فرمایا: پہلے جواب لکھو کہ اتنی بات پر عمل کرے اگر میری بات صحیح رہے گی تو تم کو بتاؤں گا. پھر تھوڑے دنوں میں اس حاکم نے لکھا: اس شخص کو ویسے ہی پایا تمھارے حکم پر عمل کیا مسجد تیار ہوگئی پھر عمر نے علی علیہ السلام سے نام پوچھا تو فرمایا: وہ اصحاب اخدود کے ایک نبی تھے. (اثبات: ۵۶۰/۴، حدیث نمبر ۲۱۵)

معجزہ نمبر ۳۸

اعرابی کی اونٹنی کے ساتھ شرارت و جنایت، اپنے حمل کا اعلان کرنا، اس کا مسلمان ہونا

سعید راوندیؒ نے قصص الانبیاء میں سلمان فارسیؓ سے روایت کی ہے کہ میں ایک دن پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا ایک اعرابی آیا عرض کیا: اے محمدؐ! اس اونٹنی کے شکم کے اندر جو چیز ہے مجھ کو اس کی خبر دیجئے تاکہ میں آپ کو برحق جانوں، آپ کے خدا پر ایمان لاؤں اور آپ کی اطاعت کروں.

پیغمبرؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اس کا جواب دو! حضرت علی علیہ السلام نے اونٹنی کی مہار پکڑی اس کے سینہ پر ہاتھ پھیرا اور آسمان کی طرف ہاتھ بلند کر کے اس طرح دعا کی: خدایا! تجھ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام کی قسم! تیرے اسمائے حسنیٰ اور کلمات تامہ کی قسم! اس اونٹنی کو گویا کر دے تاکہ اپنے شکم کے اندر کی خبر دے دے.

یکایک اونٹنی نے حضرت علی علیہ السلام کی طرف رخ کر کے کہا: یا امیر المومنینؑ! ایک دن یہ اعرابی مجھ پر سوار اپنے بھتیجے سے ملاقات کے لئے جا رہا تھا میرے ساتھ مواقعہ کیا حمل ٹھہر گیا.

اعرابی نے کہا: تم پر وائے ہو یہ پیغمبر ہیں یا وہ؟ لوگوں نے بتایا: وہ پیغمبرؐ ہیں یہ ان کے وصی ہیں. اعرابی نے کہا:

اَشْهَدُ اَنَّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: اعرابی نے پیغمبرؐ سے دعا کی درخواست کی کہ خدا سے دعا کردیں کہ اونٹنی کے شکم کے اندر جو چیز ہے اس کے شر سے نجات دے خدا نے اس کے شر سے نجات دی وہ اسلام لایا.

راوندیؒ نے فرمایا: عام طور سے اونٹنی، انسان سے حاملہ نہیں ہوتی خدا نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچنوانے کے لئے یہ عادت منقلب کردی اور یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت تک اعرابی کا نطفہ اونٹنی کے شکم میں اسی حالت وہیئت میں رہا ہوا اور علقہ (خون بستہ) نہ ہوا ہو خدا نے اس کی اونٹنی کو گویا کردیا تا کہ اس کے پیغمبرؐ کا صدق معلوم ہو جائے. (اثبات: ۵۶۰/۴ حدیث نمبر ۲۱۶)

﴿معجزہ نمبر ۳۹﴾

﴿ولایت قبول نہ کرنے والی جری مچھلی نے منافقین کا راز فاش کیا﴾

حافظ رجب برسیؒ نے مشارق انوار الیقین فی حقائق اسرار امیر المومنین علیہ السلام میں اصبغ بن نباتہؓ سے روایت کی ہے کہ چند منافقین نے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آکر عرض کیا: آپ کہتے ہیں کہ جری مچھلی مسخ اور حرام ہے؟ فرمایا: ہاں! عرض کیا: اس کی دلیل ہم کو دکھا دیں!

حضرت ان لوگوں کو دریائے فرات کے پاس لائے اور پکارا: اناس! اناس! جری مچھلی نے جواب دیا: لبیک! فرمایا: تم کون ہو؟ عرض کیا: میں ان افراد میں سے ہوں کہ مجھ پر آپ کی ولایت پیش کی گئی قبول نہ کیا تو مسخ ہو گیا اس وقت بھی آپ کے ساتھ چند ایسے افراد ہیں جو ہماری طرح مسخ ہو جائیں گے. (اثبات: ۵۶۳/۴، ح ۲۲۲)

صاحب اثبات نے فرمایا: اس حدیث میں جری کا دوسرا طولانی کلام بھی ہے.

﴿معجزہ نمبر ۴۰﴾

﴿بیٹے نے دو جری مچھلیاں خریدیں ایک نے کہا: میں ماں دوسری نے کہا: میں باپ ہوں!﴾

کتاب مشارق میں ہے کہ خوارج میں سے ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کے پاس سے گزرا اس کے پاس دو (۲) جری مچھلیاں تھیں کپڑے سے ان کو چھپائے ہوئے تھا حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: بنی اسرائیل سے اپنے والدین کو کتنے میں خریدا؟ اس نے کہا: آپ کتنا علم غیب کا دعویٰ کرتے ہیں؟! فرمایا: انھیں باہر نکالو! اس نے نکالا.

فرمایا: تم لوگ کون ہو؟ ایک مچھلی نے کہا: میں اس کا باپ ہوں. دوسری مچھلی نے کہا: میں اس کی ماں ہوں! (اثبات: ۵۶۴/۴، ح ۲۲۳)

معجزہ نمبر ۴۱

ولایت قبول نہ کرنے والی پانی میں جری مچھلیاں عورتوں کی طرح حائض اور خشکی میں سوسمار و موش صحرائی

محمد بن مسعود عیاشیؒ نے اپنی تفسیر میں ہارون بن عبداللہ سے روایت کی ہے انھوں نے مرفوعاً (بدون ذکر واسطہ) ایک امام علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ چند افراد کوفہ میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! لوگ جری نام کی مچھلیاں بازار میں فروخت کر رہے ہیں۔

حضرت نے تبسم کے بعد فرمایا: اٹھو! تم لوگوں کو ایک عجیب چیز دکھاؤں تم لوگ اپنے پیغمبرؐ کے وصی کے سلسلہ میں خیر و خوبی کے علاوہ کچھ اور نہ کہنا! سب لوگ حضرت کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے گئے آپ نے دریا میں تھوک دیا اور چند کلمات ادا کئے پکارا تو ایک جری مچھلی اپنا منھ کھولے ہوئے پانی کے اوپر آئی امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: تم پر اور تمھاری قوم پر وائے ہو تم کون ہو؟

کہا: ہم اس قریہ کے ہیں جو دریا کے کنارے تھا خدا نے قرآن میں ارشاد فرمایا ہے: اِذْ تَاْتِیْهِمْ حِیْتَانُهُمْ یَوْمَ سَبْتِهِمْ شُرَّعاً... جب ان کا شنبہ (عبادت کا دن) ہوتا تب مچھلیاں سمٹ کر ان کے سامنے پانی پر ابھر کے آجاتی تھیں۔ (اعراف: ۱۶۳/۷)

خدا نے آپ کی ولایت اور دوستی کو ہم پر عرض کیا ہم نے قبول نہ کیا لہٰذا ہم کو مسخ کر دیا ہم میں سے بعض خشکی میں ہیں اور بعض دریا میں جو ہیں وہ یہی جری مچھلیاں ہیں اور خشکی میں جو ہیں وہ سوسمار اور موش صحرائی ہیں۔

اس کے بعد حضرت امیر علیہ السلام نے ہماری طرف نظر کر کے فرمایا: اس کی باتیں سنیں؟ ہم نے عرض کیا: ہاں! جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبری کے لئے مبعوث کیا اس کی قسم یہ جری مچھلیاں تمھاری عورتوں کی طرح حائض ہوتی ہیں! (اثبات: ۵۷/۴/۲، ح ۲۴۲)

معجزہ نمبر ۴۲

بنی اسرائیل کے یہودی کے پاس دو (۲) جری مچھلیاں جو اس کے والدین تھے، اس کا مسلمان ہونا

کتاب عیون المعجزات جو سید مرتضیٰؒ کی طرف منسوب ہے اس میں منقول ہے کہ حضرت علی علیہ السلام نے ایک یہودی کے پاس ایک مردہ مچھلی دیکھی اس کو قسم کھلائی کہ بتاؤ میں کون ہوں اور تم کون ہو؟ اس نے فصیح زبان میں کہا: اَنْتَ اَمِیْرُ الْمُوْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْطَالِبٍ: آپ امیر المومنین حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام ہیں میں بنی اسرائیل کا ایک مرد تھا مسخ ہو گیا ہوں۔

اس نے ایک طولانی کلام کیا جس میں کہا: میں اس یہودی کا باپ تھا. پھر یہودی کے ساتھ جو دوسری مچھلی تھی اس سے بھی اسی طرح بات کی اس نے بھی گواہی دی کہ آپ امیر المومنین (علیہ السلام) ہیں. اس کے علاوہ دوسری باتیں بھی کیں وہ مچھلی یہودی کی ماں تھی. یہ سن کر وہ یہودی مسلمان ہو گیا. (اثبات: ۱۶/۵، ح ۳۲۱)

معجزہ نمبر ۴۳

مہمان کو سوکھی روٹی کا ٹکڑا پانی میں ڈال کر لذیذ مرغ کی ران اور حلوا کھلانا

کتاب مشارق برسیؒ میں ہے کہ ابن عباسؓ سے مروی ہے: حضرت علی علیہ السلام کے پاس ایک مہمان آیا حضرت نے خشک روٹی اور پیالہ میں پانی طلب فرمایا: روٹی توڑ کر پانی میں ڈال دیا فرمایا: لو کھاؤ! اس نے اٹھایا تو دیکھا کہ پکے ہوئے مرغ کی ران ہے پھر روٹی کا دوسرا ٹکڑا پانی میں ڈالا فرمایا: اٹھاؤ! مہمان نے جو اٹھایا تو وہ حلوا تھا! (اثبات: ۵۶۵/۴، ح ۲۲۵)

مؤلف: شیخ حر عاملیؒ نے اثبات جلد پنجم میں جو کنز المطالب سے نقل فرمایا ہے وہ عبارت بالکل مشارق کے مطابق ہے اس میں صرف اتنا زیادہ ہے کہ "اس طرح سے وہ سیر ہو گیا." (اثبات: ج ۲۹/۵، ح ۳۵۶، بحوالہ کنز المطالب: حائری)

معجزہ نمبر ۴۴

آسمان پر رہنے والوں میں جھگڑا ہونا حضرت کا تلوار سے مفسدین کو قتل کر دینا

مشارق الانوار میں حافظ برسیؒ نے مقدادؓ بن اسود کندی سے روایت کی ہے کہ ایک دن میرے مولا حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: میری تلوار لاؤ! میں لایا تو اس کو اپنے زانو پر رکھا آسمان کی جانب اوپر چلے گئے میری نظر حضرت پر تھی، پھر وہ میری نظروں سے غائب ہو گئے ظہر کے قریب واپس ہوئے تلوار سے خون ٹپک رہا تھا.

میں نے عرض کیا: میرے مولا! آپ کہاں تھے؟ فرمایا: اوپر کچھ لوگوں میں جھگڑا ہو گیا تھا میں نے وہاں جا کر ان کو پاک کر دیا یعنی مفسدین کو قتل کر دیا. عرض کیا: ملأ اعلیٰ (اوپر رہنے والوں) کا کام بھی آپ ہی کے اختیار میں ہے؟ فرمایا: اے فرزند اسود! میں خدا کی مخلوق پر اس کی حجت ہوں خواہ وہ مخلوق زمین کی ہو یا آسمان کی ہو. (اثبات: ۵۶۷/۴ حدیث نمبر ۲۳۱)

معجزہ نمبر ۴۵

سلمان رضی اللہ عنہ کی دیگ کا بار بار چولھے سے گرنا مگر کھانا نہ گرنا ابوذر رضی اللہ عنہ کو تعجب ہونا پھر مولا کی نصیحت

شیخ مفیدؒ نے اختصاص میں عباس بن محمد شہر زوری سے مرفوعاً (بدون ذکر ناقل از امام علیہ السلام) حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ جناب سلمان رضی اللہ عنہ نے چولھے پر دیگ چڑھائی تھی ابوذر رضی اللہ عنہ آئے

انھوں نے دیکھا اور تھوڑی دیر میں دیگ گر گئی مگر اس میں موجود چیز نہ گری.

جناب سلمان رضی اللہ عنہ نے پھر چڑھا دی وہ دوبارہ گر گئی مگر کچھ نہ ہوا اس کے بعد پھر سلمان رضی اللہ عنہ نے چڑھا دی. یہ دیکھ کر ابوذر رضی اللہ عنہ کا سینہ تنگ ہوا جلدی سے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے سلمان رضی اللہ عنہ بھی ان کے پیچھے چلے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے حضرت نے سلمان رضی اللہ عنہ کی طرف نظر کر کے فرمایا: یَـا اَبَـا عَبْدِاللّٰہِ! اِرْفَقْ بِاَخِیْکَ : ابوعبداللہ! (سلمانؓ) اپنے بھائی کے ساتھ مدارا کرو (نرمی و مہربانی سے پیش آو! ان کے سامنے ایسا کام نہ کرو جس کی وہ تاب نہ لا سکیں)۔ (اثبات: ۵۹۰/۴، حدیث نمبر ۲۸۱)

معجزہ نمبر ۴۶

منافقین کا جنگ صفین میں عورتین دیکھنے کی اسی (۸۰) اور سو (۱۰۰) مرتبہ ناکام کوشش کرنا

تفسیر امام حسن عسکری علیہ السلام میں مروی ہے کہ جنگ صفین سے واپسی پر ایک عظیم پتھر کو ہٹا کر چشمہ سے سیراب کیا تو آپ کی فوج کے بعض منافقین نے کہا: چلیں حضرت کی شرمگاہ اور مدفوع دیکھیں کیونکہ وہ پیغمبرؐ جیسا دعویٰ کررہے ہیں (پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دونوں چیزیں دکھائی نہیں دیتی تھیں) تا کہ ان کے اصحاب کو ان کے جھوٹ سے آگاہ کریں (العیاذ باللہ!)

حضرت نے قنبر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: جاؤ اس درخت اور اس کے سامنے والے درخت (جن کے درمیان ایک فرسخ سے زیادہ کا فاصلہ تھا) سے کہو کہ پیغمبرؐ کے جانشین حکم دیتے ہیں کہ قریب ہو جاؤ!

قنبر رضی اللہ عنہ نے پیغام پہنچایا تو دونوں درخت قریب ہو کر آپس میں متصل ہو گئے قضائے حاجت کے بعد حکم دیا تو پھر اپنی جگہ لوٹ گئے جب حضرت علی علیہ السلام نے اپنا لباس اٹھایا تو خدا نے منافقین کو نابینا کر دیا کچھ بھی نہ دیکھ سکے جب دوسری طرف رخ موڑتے تو دکھائی دینے لگتا تھا پھر جب حضرت کی طرف دیکھتے پھر ویسے ہی اندھے ہو جاتے اسّی (۸۰) مرتبہ ایسا ہوا.

حضرت فارغ ہو کر اٹھے تو چند منافقین، مدفوع دیکھنے کے لئے بڑھے مگر ان کے قدم رک گئے واپس لوٹنے پر صحیح ہو جاتے اس طرح سو (۱۰۰) مرتبہ ایسا ہوا. حدیث مختصر ہے. (اثبات: ۵۹۴/۴، حدیث نمبر ۲۸۷)

معجزہ نمبر ۴۷

باغ کی گرتی ہوئی دیوار کو بائیں ہاتھ سے روکنا پھر سیدھی کرنا، داہنے ہاتھ سے کھانا کھاتے رہنا

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب تفسیر میں حضرت سجاد علیہ السلام سے ایک طولانی حدیث میں

مروی ہے کہ چند افراد نے یہ مشورہ کیا کہ ایک باغ کی دیوار کو حضرت علی علیہ السلام اور ان کے اصحاب کے اوپر گرا دیں چنانچہ جب دیوار کو ٹیڑھی کیا تو حضرت نے بائیں ہاتھ سے اس کو روک لیا اور داہنے ہاتھ سے اصحاب کے ساتھ طعام نوش فرماتے رہے جب سب لوگ فارغ ہو گئے تو بائیں ہاتھ سے اس کو سیدھی اور برابر کر دیا۔(اثبات: ۵۹۴/۴، حدیث نمبر ۲۸۸)

معجزہ نمبر ۴۸

شامی دوست کے مال وعیال کی شرِ معاویہ سے حفاظت، ان کا سانپ و بچھو اور عیالِ معاویہ کے ہم شکل بننا

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی طرف منسوب تفسیر میں حضرت علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ شام کے ایک شخص نے حضرت کو خط لکھا: میں اپنے اہل وعیال کا خرچ پورا کرتا ہوں اگر اپنے وطن سے دور ہو جاؤں تو ان کے متعلق خطرہ کا امکان ہے (کہ معاویہ انھیں ستائے گا) اپنے مال سے بھی لگاؤ ہے دوست رکھتا ہوں کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں۔

حضرت علی علیہ السلام نے اس کو پیغام دیا: اپنے اہل وعیال کو جمع کر و اپنا مال ان کے پاس رکھ دو پھر پیغمبرؐ اور ان کی آل پر صلوات پڑھ کر کہو: خدایا! یہ ساری چیزیں تیرے بندے علی بن ابیطالب (علیہ السلام) کے حکم سے تیرے پاس بہ طور امانت ہیں اس کے بعد اٹھ کر میرے پاس آجاؤ! اس نے عمل کیا معاویہ کو اطلاع ہو گئی کہ وہ علی علیہ السلام کے پاس فرار کر گیا ہے۔ معاویہ نے حکم دیا کہ اس کے اہل وعیال کو قیدی کر کے غلام اور کنیز بنا لیں اس کا مال لوٹ لیں!

خدا نے اس کے عیال کو عیالِ معاویہ کا ہم شکل بنا دیا اس شر سے ان کو نجات دی جب لوگ مال لوٹنے کے لئے آگے بڑھے تو خدا نے اسے سانپ بنا دیا ان کو ڈسنے لگے۔

پھر حضرت نے اس شخص سے پوچھا: اپنا مال اور عیال اپنے پاس لانا چاہتے ہو؟

عرض کیا: ہاں! حضرت نے فرمایا: خدایا! انھیں حاضر کر دے!

یکا یک سب اس کے پاس حاضر ہو گئے ان میں کوئی کمی نہ تھی۔(اثبات: ۵۹۵/۴ حدیث نمبر ۲۹۰)

معجزہ نمبر ۴۹

قرآن پارہ کرنے پر تیسرے کو بددعا

شیخ کشیؒ نے کتاب رجال میں عبد الملک بن ابوذر غفاریؓ سے روایت کی ہے کہ جس دن تیسرے نے قرآن کو پارہ کیا حضرت علی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اپنے بابا سے کہو آئیں! وہ بہت جلد آ گئے۔

فرمایا: اے ابوذرؓ! آج اسلام میں بہت عظیم کام ہوگیا ہے خدا کی کتاب کو پھاڑ دیا گیا اس میں لوہا رکھا گیا (لوہے سے پھاڑا گیا) خدا پر حق ہے کہ جس نے اس کی کتاب کو لوہے سے پھاڑا ہے اس پر لوہا مسلط کردے.
(مُزِّقَ كِتَابُ اللهِ وَ وُضِعَ فِيهِ الْحَدِيدُ وَ حَقٌّ عَلَيْهِ اَنْ يُسَلِّطَ الْحَدِيدَ عَلَى مَنْ مَزَّقَ كِتَابَهُ بِالْحَدِيدِ)، الحديث. (اثبات: ۶/۵، حدیث نمبر ۳۰۷)

معجزہ نمبر ۵۰

مقتولین خوارج کی تعداد نیستان کے نرکل کے بالکل مطابق

کتاب ارشاد میں حسن دیلمیؒ نے فرمایا: لوگوں نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا: خوارج نہر کو پار کر چکے ہیں. فرمایا: خدا کی قسم! نہر پار نہیں کیے ہیں اور نہ تو پار کرسکیں گے جب تک کہ اِن نرکل کی تعداد کے برابر وہ قتل نہ ہوجائیں.

جب وہ قتل ہوگئے تو نرکل کاٹے گئے ہر لاش پر ایک ایک نرکل رکھا گیا تو نہ تعداد کم ہوئی نہ زیادہ، انتھی ملخصاً. (اثبات: ۱۰/۵، فصل ۳۴)

معجزہ نمبر ۵۱

اونٹ کے لئے زن و مرد کا جھگڑا، خود اونٹ کی عورت کے حق میں گواہی

صاحبِ عیون المعجزات نے روایت کی ہے کہ ایک عورت اور ایک مرد ایک اونٹ کے سلسلہ میں جھگڑا کرتے ہوئے فیصلہ کے لئے حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آئے حضرت نے فرمایا: اونٹ اس عورت کا ہے. آدمی نے پوچھا: اس کا گواہ کون ہے؟ فرمایا: یہی اونٹ! خدا نے اس کو گویا کردیا اونٹ نے عورت کے حق میں گواہی دی فصیح زبان میں کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! (اثبات: ۱۷/۵، حدیث نمبر ۳۲۴)

معجزہ نمبر ۵۲

ایک مفلوج پر شیطانی اثر، زبان کا بند ہونا، شیطان کا سر قلم کردینا

صاحبِ عیون المعجزات نے روایت کی ہے کہ ایک آدمی مفلوج ہوگیا اس کی زبان بند ہوگئی. حضرت کے حکم سے آگ جلائی گئی حضرت رات کے وقت آگ میں داخل ہوئے بہت دیر کے بعد ہاتھ میں کٹا ہوا ایک سر لے کر نکلے فرمایا: ''جس شیطان نے اس آدمی پر حملہ کیا تھا میں نے اس کو قتل کردیا یہ اسی کا سر ہے''. اس کے بعد اس کا مرض فلج ختم ہوگیا اور زبان بھی کھل گئی، ملخصاً. (اثبات: ۱۷/۵، حدیث نمبر ۳۲۵)

﴿معجزہ نمبر ۵۳﴾

﴿ایک شخص پر غضبناک ہونا اس کا کچھوا بن جانا﴾

حضرت علی علیہ السلام ایک شخص کے اوپر غضبناک ہوئے فرمایا: ''اِخسَأ لَعَنَکَ اللّٰہُ: دور ہو جاؤ! تم پر خدا کی لعنت ہو'' خدا نے اس کو کچھوا بنا دیا۔ (اثبات: ۱۸/۵، حدیث نمبر ۳۲۷، بحوالہ عیون المعجزات)

﴿معجزہ نمبر ۵۴﴾

﴿عمر اور ابوبکر کو ملائکہ کے درمیان پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرانا﴾

شہادت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام نے ملائکہ کے درمیان عمر کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار کرایا۔ دوسری روایت میں ہے کہ ابوبکر کو بھی دیدار کرایا۔ (اثبات: ۱۸/۵، حدیث نمبر ۳۲۸، بحوالہ عیون المعجزات)

﴿معجزہ نمبر ۵۵﴾

﴿جناب ابن عباسؓ کے ذریعہ مروان کے لئے امان﴾

حسین بن حمدان حضینیؒ نے کتاب ہدایہ جو فضائل پر مشتمل ہے میں روایت کی ہے کہ ابن عباسؓ نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! میری آپ سے ایک حاجت ہے۔ فرمایا: تمہارے بیان کرنے سے پہلے میں اچھی طرح واقف ہوں تم مروان حکم کے لئے مجھ سے امان طلب کرنے آئے ہو۔

عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! میں دوست رکھتا ہوں کہ اس کو امان دے دیں۔

فرمایا: جاؤ! میں نے اس کو امان دے دی۔ پھر مروان سے فرمایا: تمھاری صلب سے ایسے شیاطین وطواغیت پیدا ہوں گے جو لوگوں کے مالک وحاکم ہوں گے اور انھیں ذلیل کریں گے۔ (اثبات: ۲۴/۵، حدیث نمبر ۳۴۳)

﴿معجزہ نمبر ۵۶﴾

﴿عمر کو ابولؤلؤ کے ذریعہ قتل کی خبر دینا﴾

حضرت علی علیہ السلام نے عمر سے فرمایا: تم ام عمرو کے غلام (ابولؤلؤ) کے ہاتھوں قتل کئے جاؤ گے ان کے حق میں ظلم کے ساتھ فیصلہ کرو گے جس کی بنا پر وہ تم کو قتل کر دیں گے۔ (اثبات: ۲۵/۵، حدیث نمبر ۳۴۷، بحوالہ الهداية في الفضائل: حضینیؒ)

﴿معجزہ نمبر ۵۷﴾

﴿ریگ حبابہٗ والبیہ پر مہر لگانا، امام ہشتم تک پیشین گوئی، اس کی جوانی پلٹا دینا﴾

حبابہٗ والبیہ حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئی عرض کیا: آپ جانتے ہیں میں کیا چاہتی ہوں؟ حضرت نے

اس کی طرف ہاتھ بڑھا کر ریگ کو لے لیا اس پر اپنی مہر لگائی نقش ابھر آیا فرمایا: تم اس ریگ کے ساتھ میرے بیٹے حسن علیہ السلام حسین علیہ السلام علی علیہ السلام بن الحسین علیہ السلام محمد علیہ السلام بن علی علیہ السلام (باقر علیہ السلام) جعفر علیہ السلام بن محمد علیہ السلام (صادق علیہ السلام) موسیٰ علیہ السلام بن جعفر علیہ السلام اور علی علیہ السلام بن موسیٰ (رضا) علیہ السلام سے ملاقات کروگی جس کے پاس جاؤ گی وہ یہ ریگ طلب کرے گا اور اس پر مہر بھی لگائے گا پھر حضرت رضا علیہ السلام کے زمانہ میں تم ایک عظیم دلیل دیکھو گی چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا کیونکہ حضرت رضا علیہ السلام نے دعا کی تو خدا نے اس کی جوانی پلٹا دی وہ دوبارہ باکرہ بھی ہوگئی. (اثبات: ۲۵/۵، حدیث نمبر ۳۴۸، بحوالہ الہدایہ: حضینی)

معجزہ نمبر ۵۸

معاویہ کا عمر بن دینار کو قتل کرنا دفن کے بعد اس کو زندہ کر دینا

معاویہ نے عمر بن دینار کو قتل کر دیا تھا دفن کرنے کے بعد وہ حضرت کی دعا سے زندہ ہوگیا اور پھر اس نے ایک مدت تک زندگی بسر کی. (اثبات: ۳۱/۵، ح ۳۶۴، بحوالہ کنز المطالب)

معجزہ نمبر ۵۹

مقروض سے اپنا نام لے کر پتھر کو سونا بنوانا

ایک آدمی نے حضرت علی علیہ السلام سے اپنے قرض کی شکایت کی مولا نے ایک پتھر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: خدا کو میرا نام لے کر قسم کھلاؤ کہ اس کو تمھارے لئے سونا بنا دے! اس نے دعا کی تو قبول ہوئی.

اس کے بعد فرمایا: میرا نام لے کر خدا سے دعا کرو کہ اس کو نرم کر دے تا کہ اپنے قرض بھر لے کر بقیہ کو چھوڑ دو. اس نے پھر دعا کی قبول ہوئی اپنے قرض کی مقدار بھر لیا بقیہ پتھر ہوگیا. (اثبات: ۲۸/۵، حدیث نمبر ۳۵۱، بحوالہ کنز المطالب: حائریؒ)

معجزہ نمبر ۶۰

جناب سلمانؓ سے مور، باز، کوّا کا سر کاٹ کران کا گوشت قیمہ کرانا پھر دعا کر کے سب کو اڑا دینا

آقائے رضوی حائریؒ نے نقل فرمایا: سلمان رضی اللہ عنہ نے حضرت کے حکم سے مور و باز اور کوّا کو ذبح کیا ان کے پروں کو نوچ ڈالا قیمہ کر کے ان کا گوشت ملا دیا پھر حضرت کی دعا سے سارے پرندے زندہ ہو کر پرواز کر گئے. (اثبات: ۳۱/۵، حدیث نمبر ۳۶۶، بحوالہ کنز المطالب)

معجزہ نمبر ۶۱

عبدالرحمٰن کی عثمان سے بیعت پر مولا کی بد دعا، دونوں میں شدید اختلاف

شرح نہج البلاغہ میں ابن ابی الحدید نے حدیث شوریٰ میں روایت کی ہے کہ عوف کے بیٹے عبدالرحمٰن نے (بیعت کے لئے) عثمان کے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور کہا: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ! حضرت علی علیہ السلام نے اس سے فرمایا: خدا کی قسم! تم نے اس لئے اس کی بیعت کی ہے کہ تم کو اپنا جانشین بنائے عمر نے بھی اسی لئے ابو بکر سے بیعت کی تھی خدا تم دونوں کے درمیان عطر منشم، دق کرے (اختلاف ایجاد کرے، منشم نام کی ایک عطر فروش عورت تھی چند لوگوں نے اس سے عطر خریدا پھر اس سے اپنے ہاتھوں کو آلودہ کر کے ایک جنگ کے لئے ہم پیمان ہوئے اور قسم کھائی اسی لئے اس کا عطر، نحوست کے لئے مثل اور مشہور ہو گیا، اس کے علاوہ دوسری وجوہات بھی ہیں) اس کے بعد دونوں میں اختلاف ہو گیا بات نہ کی یہاں تک کہ عبدالرحمٰن مر گیا۔

ابو ہلال عسکری نے کتاب اوائل میں لکھا ہے: حضرت علی علیہ السلام کی دعا مستجاب ہوئی عثمان اور عبدالرحمٰن زندگی کے آخری لمحات تک ایک دوسرے سے جدا رہے اور آپس میں دشمن تھے، ملخصاً. (اثبات: ۳۷/۵، ۳۸، حدیث نمبر ۳۸۱)

معجزہ نمبر ۶۲

حسن بصری کو وضو کے لئے زیادہ پانی گرانے سے روکنا، اس کو بُرا لگنا بد حالی کی بد دعا کرنا

شرح نہج البلاغہ میں ابن ابی الحدید نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے حسن بصری کو نماز کے لئے وضو کرتے ہوئے دیکھا وہ وسواس میں مبتلا تھا بہت زیادہ پانی گرا رہا تھا فرمایا: تم نے بہت زیادہ پانی گرا دیا! حسن بصری نے کہا: امیر المومنینؑ (آپ) نے اس سے زیادہ مسلمانوں کا خون بہایا ہے۔

فرمایا: کیا میری بات تم کو ناپسند لگ گئی؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: تم ہمیشہ بد حال رہو گے. راوی کا بیان ہے کہ فَمَا زَالَ الْحَسَنُ عَابِساً قَاطِباً مَھْمُوْماً اِلیٰ اَنْ مَاتَ: حسن بصری مرتے دم تک عبوس (ترش رو) بد دماغ و چڑ چڑا اور ہم و غم میں مبتلا رہا. (اثبات: ۴۱/۵، حدیث نمبر ۳۸۷؛ قلم یا کشکول: محمد مردانی، مطبوعہ ۱۳۸۳ھ شمسی، ص ۱۴، ۱۵، بحوالہ شرح ابی الحدید (۲۰ جلدی) جلد ۴، ص ۹۵؛ قلم یا کشکول: ص ۳۳ تا ۴۱، بحوالہ ہائے بحار: ۲۲۵/۳۲، ح ۱۷۵، وجلد ۱۴۱/۴۲، ۱۴۳، ح ۱، ۵؛ مستدرک الوسائل: ۳۵۱/۱، ح ۹/۸۲۳؛ احتجاج طبرسیؒ: ۱۷۱/۱)

مؤلف: راوندیؒ نے نقل فرمایا ہے: حضرت نے کم پانی سے وضو کرتے ہوئے دیکھے کرتو کا اور فرمایا: "اے کفتی!

زیادہ پانی سے کامل وضو کرو!'' کہا: کل زیادہ پانی سے وضو کرنے والوں کو آپ قتل کر چکے ہیں!

فرمایا: کیا تم کو ان کا غم ہے؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: ''خدا تیرا غم اور طولانی کرے!''

ایوب سجستانی بیان کرتا ہے: اس کے بعد میں نے اس کو ہمیشہ غمگین دیکھا جیسے اپنے کسی عزیز کو دفن کر کے لوٹا ہو یا اس شخص کے مانند دیکھا جو کرایہ پر گدھا دیتا ہو وہ گم ہو گیا ہو. میں نے اس کا سبب پوچھا تو کہا: یہ ایک مرد صالح کی بددعا کا اثر ہے.

نبطی زبان میں ''کفتی'' کے معنی ''شیطان'' کے ہیں اس کی ماں نے بچپن میں یہ نام رکھا تھا مولا کے علاوہ کسی کو خبر بھی نہ تھی. (جلوہ: ص ۴۰۱، ۴۰۲، دلائل و براہین امیر المومنین علی علیہ السلام معجزہ نمبر ۶، بحوالہ بحار: ۳۰۲/۴۱، ح ۳۳)

تذکر: شرح نہج البلاغہ معتزلی اور کتاب راوندیؒ میں شدید اختلاف ہے پہلی کتاب میں ہے کہ ''زیادہ پانی'' استعمال کرنے سے روکا دوسری میں ہے کہ ''کم پانی'' سے ناقص وضو کرنے پر ٹوکا بہر حال اپنی اپنی جگہ پر دونوں باتیں صحیح ہیں البتہ معتزلی کی بات زیادہ قابل اعتبار ہے اس پر خود بصری کی چون و چرا شاہد ہے.

نوٹ : زہاد ثمانیہ کے حالات کے ضمن میں پانچویں زاہد ''حسن بصری'' کے مختصر حالات کے لئے دیکھئے: کشکول اظہری کی انیسویں جلد (معدودات): ۹۳/۱۹ تا ۹۶، نمبر ۱۰۷ تا ۱۰۹.

معجزہ نمبر ۶۳

﴿ایک شخص کو خبر موت دینا، اس کا رزق تمام ہونا، فوراً مر جانا باغ منجم کے نزکل کی پوری دقیق تعداد﴾

کتاب مطالع الانوار میں عبد علی قطیفی نے منجم کی طولانی حدیث نقل کی جس میں آپ نے غیب کی بہت سی خبریں بیان کیں اس میں سے ایک یہ ہے کہ ایک آدمی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: یہ ابھی مر جائے گا اس کا رزق ختم ہو چکا ہے. اشارہ کرتے ہی وہ گر کر مر گیا.

اس کے بعد منجم کے باغ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: جانتے ہو اس باغ میں کتنے نزکل ہیں؟ عرض کیا: نہیں!

فرمایا: بغیر کمی و زیادتی کے ان کی تعداد یہ ہے. دہقان نے تمام نزکل کو کاٹ کر شمار کیا تعداد بالکل وہی تھی نہ کچھ کم نہ کچھ زیادہ! (اثبات: ۴۷/۵، حدیث نمبر ۳۹۸)

معجزہ نمبر ۶۴

﴿شجاعت مالک اشترؒ و شجعیت مولا حیدر علیہ السلام درمیان لشکر معاویہ میں قتل ذوالکلاع حمیری﴾

شیخ علی میثم بحرانیؒ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے سو (۱۰۰) کلمات کی شرح میں فرمایا: حضرت صادق

علیہ السلام سے مروی ہے کہ مالک اشترؒ کا بیان ہے کہ میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ میں زیادہ قوی ہوں یا حضرت علی علیہ السلام ؟!

حضرت علی علیہ السلام نے اپنی سواری کو ذوالکلاع حمیری (جو لشکر معاویہ میں تھا) کی طرف بڑھایا پھر اس کو چالاکی سے اُچک کر اوپر اچھال دیا اپنی تلوار سے اس کو دو ٹکڑے کر دیا ثُمَّ قَالَ لِی: اَنَا اَشَدُّ اَمْ اَنْتَ؟ فَقُلْتُ: بَلْ اَنْتَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ : اس کے بعد مجھ سے فرمایا: میں زیادہ قوی ہوں یا تم؟ میں نے عرض کیا: یا امیرالمومنینؑ! آپ زیادہ قوی ہیں. (اثبات: ۴۹/۵، حدیث نمبر ۴۰۰)

﴿معجزہ نمبر ۶۵﴾

﴿ہاتھ سے زرہ کے حلقوں کی اصلاح﴾

صراط مستقیم میں عاملیؒ نے فرمایا: ایک جماعت نے خالد بن رشید سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت علی علیہ السلام کو ہاتھوں سے زرہ کے حلقوں کو درست کرتے ہوئے دیکھا تو کہا: یہ تو حضرت داؤد علیہ السلام کا کام تھا. حضرت نے فرمایا: خدا نے ہماری ہی برکت سے حضرت داؤد علیہ السلام کے لئے لوہا کو نرم کر دیا تھا تو ہمارے لئے کیوں کر نرم نہ ہو! (اثبات: ۵۲/۵، حدیث نمبر ۴۰۸)

﴿معجزہ نمبر ۶۶﴾

﴿جابرؓ و قنبرؓ وغیرہ کو لے کر شہر مدائن میں سلمانؓ کے جنازہ پر پہنچنا، ان کو غسل دینا﴾

صاحبِ صراط مستقیم نے ابن جبیر کی کتاب نخب المناقب کے حوالہ سے جابرؓ سے روایت کی ہے کہ ہم نے حضرت علی علیہ السلام کی اقتدا میں نماز صبح ادا کی ہماری طرف رخ کر کے فرمایا: اَعْظَمَ اللّٰہُ اُجُوْرَکُمْ فِیْ اَخِیْکُمْ سَلْمَانَ: خدا تمھارے بھائی سلمان (رضی اللہ عنہ) کی مصیبت میں تمھارا اجر زیادہ کرے. لوگ بڑبڑانے لگے. مولا، سلمانؓ کی جانب (مدائن) جانے لگے فرمایا:

اے قنبرؓ! دس (۱۰) تک گنو! (جب دس (۱۰) تک گنا تو) ہم یکا یک سلمانؓ کے گھر کے اندر پہنچ گئے حضرت علی علیہ السلام نے ان کا چہرہ کھولا سلمانؓ مسکرائے ان سے فرمایا: جب پیغمبرؐ سے ملاقات کرنا تو کہنا: آپ کی قوم سے آپ کے بھائی نے بہت مصائب دیکھے. پھر ان کو غسل دیا اور کفن پہنایا. (اثبات: ۵۳/۵، حدیث نمبر ۴۱۰)

راوندیؒ نے نقل فرمایا ہے: مولا تجہیز و تکفین کے بعد اسی دن دو پہر سے پہلے واپس آ گئے اکثر لوگوں کو یقین نہ ہوا کچھ دنوں کے بعد مدائن سے ایک خط آیا جس میں لکھا تھا: ''سلمانؓ فلاں شب میں وفات پا گئے ایک عرب

نے آکر انھیں غسل دیا، کفن پہنایا، نماز جنازہ پڑھی پھر دفن کر کے وہ لوٹ گئے۔'' اس پر سب کو بہت تعجب ہوا.
(جلوہ: ص ۴۱۱، ۴۱۲، دلائل و براہین امیر المومنین علی علیہ السلام معجزہ نمبر ۱۶، بحوالہ بحار: ۳۶۸/۲۲، ح ۷)

معجزہ نمبر ۶۷

ایک درزی اور زاذان نامی شخص کو فوراً حافظ قرآن بنا دینا

صاحبِ صراط مستقیم نے فرمایا: ایک درزی کے کان میں آہستہ سے کچھ کہا وہ فوراً قرآن کا حافظ ہو گیا اور زاذان نام کے آدمی کے ساتھ بھی ایسا ہی کیا. (اثبات: ۵۷/۵ حدیث نمبر ۴۲۲)

معجزہ نمبر ۶۸

تبِ نبیؐ وطبِ علی علیہ السلام پیغمبر مختار کا بخار فوراً اتار دینا

کتاب صراط مستقیم میں فرمایا: پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تب (بخار) عارض ہوا حضرت علی علیہ السلام نے اپنا داہنا ہاتھ حضرت کے سینہ پر رکھ دیا فرمایا: باہر نکل! کیونکہ یہ خدا کے بندے اور اس کے خلیفہ ہیں. فوراً بخار اتر گیا. پیغمبرؐ نے حضرت علی علیہ السلام کو بشارت دی کہ سارے درد تمھارے تابع ہیں. (اثبات: ۵۸/۵، حدیث نمبر ۴۲۵)

راوندیؒ نے لکھا ہے: سعد باہلی ناقل ہیں کہ جناب رسول مختارؐ کو بخار عارض ہوا ہم اور علی علیہ السلام ملاقات کے لئے گئے تو حضورؐ نے فرمایا: اُمِّ مِلْدَم (بخار) سے مجھے تکلیف ہے... (جلوہ: ص ۴۱۳، ۴۱۴ دلائل و براہین امیر المومنین علی علیہ السلام معجزہ نمبر ۱۸، بحوالہ بحار: ۲۰۲/۴۱، ح ۱۶)

معجزہ نمبر ۶۹

مسجد کوفہ کے سنگریزوں کو جواہر بنا دینا

صراط مستقیم میں فرمایا: ایک شخص نے حضرت علی علیہ السلام سے عرض کیا: دنیا کی کوئی چیز آپ کے پاس نہیں ہے. حضرت نے مسجد کوفہ کے سنگریزوں کو مٹھی میں لیا وہ جواہر میں تبدیل ہو گئے پھر زمین پر ڈال دیا تو سنگریزے بن گئے.
(اثبات: ۵۸/۵، ح ۴۲۶)

معجزہ نمبر ۷۰

سورج کا سات (۷) مرتبہ مولائے کائناتؑ سے کلام کرنا

صراط مستقیم میں فرمایا: محمد بن مسلمؓ نے حضرت باقر علیہ السلام اور آپ نے جابرؓ سے روایت کی ہے: سورج نے حضرت علی علیہ السلام سے سات (۷) مرتبہ بات کی ہے.

❁ **پهلی مرتبه** کہا: یاامیر المومنینؑ! خدا سے میری شفاعت کر دیں کہ مجھ پر عذاب نہ کرے!

❁ **دوسری مرتبه** کہا: مجھے حکم دیں تا کہ آپ کے دشمنوں کو جلا ڈالوں.

❁ **تیسری مرتبه** جس وقت حضرت نے بابل میں سورج سے فرمایا: پلٹ آ! تو اس نے کہا: لَبَّیکُ.

❁ **چوتھی مرتبه** جس وقت سورج سے فرمایا: میری کوئی غلطی بتا سکتے ہو؟ کہا: میرے پروردگار کی عزت کی قسم! اگر خدا لوگوں کو آپ کی طرح خلق کیے ہوتا تو جہنم کو پیدا ہی نہ کرتا.

❁ **پانچویں مرتبه** جب زمانہ ابوبکر میں لوگوں نے نماز کے سلسلہ میں اختلاف کیا اور حضرت علی علیہ السلام کی مخالفت کی تو سورج نے کہا: حق حضرت کی طرف، ان کے ہاتھ میں اور ان کے ساتھ ہے. یہ بات تمام حاضرین اور قریش نے بھی سنی.

❁ **چھٹی مرتبه** جب سورج، حضرت کے لئے سطل (بالٹی) لایا تو حضرت نے وضو کیا اس کے بعد سوال فرمایا: تم کون ہو؟ کہا: اے امیر مومنانؑ! میں خورشید فروزان ہوں.

❁ **ساتویں مرتبه** جب حضرت کی رحلت قریب ہوئی تو ان کی خدمت میں آ کر سلام کیا آپس میں عہد وسفارش کی.

اس سلسلہ میں ناشی، عونی، ابن حماد، مغربی اور دوسروں نے بھی شعر کہے ہیں. (اثبات: ۶۰/۵، ح ۴۲۸)

معجزه نمبر ۷۱

ابن ہبیرہ کی شکایت پر اولاد سے ملاقات کے لئے کوفہ سے مدینہ ان کے گھر پہنچادینا

صاحب صراط مستقیم نے فرمایا: مروی ہے کہ ابن ہبیرہ نے اپنی اولاد کے دیدار کا اشتیاق ظاہر کیا حضرت کے حکم سے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو دیکھا مدینہ میں اپنے گھر کے اندر موجود ہیں گھر کی چھت پر آئے تھوڑی دیر بیٹھے اس کے بعد فرمایا: آؤ لوٹ چلیں! آنکھیں بند کیں تو دیکھا کہ پھر کوفہ میں آ گئے ہیں انھوں نے تعجب کیا. (اثبات: ۶۱/۵، حدیث نمبر ۴۳۰)

معجزه نمبر ۷۲

ساحل عدن میں مسجد کا بار بار گرنا، ابوبکر کا لاعلمی ظاہر کرنا، لاش رضوی اور حبا

صراط مستقیم میں ہے کہ ابوبصیرؒ نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ چند افراد نے ساحل عدن میں ایک مسجد کی بنیاد رکھی تعمیر کیے جاتے تھے وہ منہدم ہوتی جاتی تھی ابوبکر سے اس کا سبب پوچھا انھوں نے ایک

خطبہ پڑھا اور لوگوں سے پوچھا مگر ان کے پاس کچھ حل نہ پایا. امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: وہاں کھدائی کرو دو (۲) قبریں ملیں گی ان پر لکھا ہوگا: "انا رضوی و اختی حبی متنا لا نشرک باللہ: میں رضوا ہوں اور میری بہن حبا ہے دونوں خدا کے مشرک نہ ہوئے اور مر گئے۔" انھیں غسل دے کر کفن پہناؤ نماز پڑھ کر دفن کردو پھر مسجد بناؤ! چنانچہ جو کچھ فرمایا تھا ویسا ہی ہوا. (اثبات: ۶۳/۵، ح ۴۳۷)

﴿معجزہ نمبر ۷۳﴾

﴿جوان کو مردہ باپ کی ہڈی سنگھا کر میراث دینا، عمر کی لاچاری﴾

کتاب صراط مستقیم میں منقول ہے کہ شریف نسابہ نے ذکر کیا ہے کہ ایک جوان نے عمر سے اپنے باپ کے مال کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا: میرا باپ کوفہ میں وفات کر گیا (تمھارے پاس جو اس کا مال ہے وہ میرا ہے) عمر نے اس کو بھگا دیا وہ تظلم کناں باہر نکل گیا لوگ اس کو حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں لائے حضرت نے اس کے باپ کی قبر کھودی اور اس کے سینہ کی ایک ہڈی نکالی سونگھنے کا حکم دیا اس کی ناک سے خون جاری ہو گیا (حضرت نے اس علامت کے پیش نظر فیصلہ کیا کہ یہ اسی مرحوم کا بیٹا ہے لہٰذا یہ اپنے باپ کے مال کا حقدار ہے) عمر نے کہا: اسی علامت سے اس کو مال دے دیا جائے؟!

فرمایا: یہ جوان تم سے اور دوسرے تمام لوگوں سے زیادہ اپنے باپ کے مال کا حقدار ہے پھر حکم دیا تمام حاضرین نے بھی ہڈی سونگھی مگر کسی کی ناک سے خون نہ نکلا اس کے بعد پھر ہڈی جوان کو دی (سونگھی تو پھر) خون جاری ہو گیا لہٰذا اس کو مال دے کر فرمایا: "خدا کی قسم! میں نے جھوٹ نہ کہا اور نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے". (یعنی یہ وہ علم ہے جو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مجھ کو عطا ہوا ہے! اثبات: ۶۳/۵، ح ۴۳۸)

﴿معجزہ نمبر ۷۴﴾

﴿ابن ملجم ملعون نے چالیس دنوں تک تلوار تیز کی پھر ضربت لگائی، اسی تلوار سے ملعون کا قتل﴾

سنیوں کے عالم صاحب کتاب فتح المطالب فی سیرۃ علی بن ابیطالب علیہ السلام نے اپنی سند کے ذریعہ ایک حدیث میں روایت کی ہے کہ جب ابن ملجم ملعون نے حضرت علی علیہ السلام کو ضربت لگائی تو اس کو حضرت کی خدمت میں پیش کیا گیا فرمایا: مَا حَمَلَکَ عَلَی مَا صَنَعتَ؟ کس چیز نے تم کو اس کام پر ابھارا؟ کہا: میں نے چالیس (۴۰) دنوں تک اپنی تلوار کو تیز کیا پھر دعا کی کہ اس سے بدترین مخلوق کو قتل کروں گا فرمایا: تم اسی تلوار سے قتل کئے جاؤ گے (چنانچہ جب حضرت شہید ہو گئے تو) اسی تلوار سے ابن ملجم کو قتل کیا گیا. (اثبات: ۶۸/۵، ح ۴۵۰)

معجزہ نمبر ۷۵

بیت المال سے عمارؓ کے ذریعہ ہر ایک کو تین (۳) دینار

مناقب شہر آشوبؒ میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے عمارؓ! بیت المال سے ہر شخص کو تین، تین (۳،۳) دینار دے دو اور میرے لئے بھی تین (۳) دینار لانا! لوگوں نے دیکھا کہ بیت المال میں تین سو ہزار (۳۰۰۰۰۰) دینار ہیں اور لوگوں کی تعداد بھی سو ہزار (۱۰۰۰۰۰) ہے۔

عمارؓ نے کہا: خدا کی قسم! خدا کی جانب سے حق آیا، خدا کی قسم! نہ تو پہلے سے مال کی مقدار جانتے تھے اور نہ لوگوں کی تعداد یہ وہ علامت ہے کہ اس کے دیکھنے سے تم پر اس شخص کی اطاعت واجب ہے۔ (اثبات: ۷۳/۵، ح۴۶۰)

معجزہ نمبر ۷۶

معاویہ کا قتلِ مولا کے لئے تیس (۳۰) ہزار دینار دینا، اس کی تصدیق

مناقب شہر آشوبؒ میں اصبغ بن نباتہؒ نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس سے فرمایا: معاویہ نے تم کو تیس (۳۰) ہزار دینار دے کر میرے قتل پر مامور کیا ہے! اس نے حضرت کی تصدیق کی۔ (اثبات: ۷۳/۵، ح۴۶۲)

معجزہ نمبر ۷۷

ابوموسیٰ اشعری کو حکمیت کے لئے منتخب کرنے کا راز

مناقب شہر آشوبؒ میں عبداللہ بن ابورافع سے روایت کی ہے کہ جس وقت حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے ابوموسیٰ اشعری کو (حکمیت کے لئے) بھیجا میں وہاں پر حاضر تھا حضرت نے اس سے فرمایا: "کتاب خدا کے مطابق حکم کرنا" جب وہ نکل گیا تو فرمایا: وہ دھوکہ کھائے ہے۔ میں نے عرض کیا: آپ کیوں اس کو بھیج رہے ہیں؟

فرمایا: اگر خدا اپنے علم کے ذریعہ لوگوں کے ساتھ پیش آتا تو پیغمبروںؑ کے ذریعہ ان پر احتجاج واستدلال نہ کرتا، انتہیٰ ملخصاً۔ (اثبات: ۷۴/۵، ح۴۶۳)

معجزہ نمبر ۷۸

حضرت کی بددعا سے تل کا بڑا ہونا، پورا چہرہ کالا ہو جانا

مناقب میں ہے کہ بنی زبید کے ایک شخص کے بارے میں بددعا کی اس کے چہرے پر ایک تل تھا وہ اتنا بڑا ہو گیا کہ پورا چہرہ کالا ہو گیا۔ (اثبات: ۷۷/۵، ح۴۷۵؛ مناقب: ۲۸۰/۲، فصل فی اجابة دعواته علیہ السلام)

معجزہ نمبر ۷۹

محکوم علیہ کا ظلم کی تہمت لگانا، اس کا چہرہ سور جیسا بن جانا

مناقب میں ہے کہ حضرت نے ایک فیصلہ کیا تو محکوم علیہ نے کہا: یا علیؑ! خدا کی قسم! آپ نے ظلم کیا! فرمایا: اگر تم جھوٹے ہو تو خدا تمھاری شکل تبدیل کر دے پس اس کا چہرہ سور جیسا ہو گیا. (اثبات: ۵/۷۷، ح۴۷۶؛ مناقب: ۲/۲۸۰، فصل فی اجابة دعواته علیه السلام)

معجزہ نمبر ۸۰

نفرین سے اپنی اولاد کے ساتھ اندھا ہو جانا

مناقب میں ہے کہ ایک شخص حضرت کی نفرین سے اپنی اولاد کے ساتھ اندھا ہو گیا. (اثبات: ۵/۷۷، ح ۴۷۷؛ مناقب: ۲/۲۸۰، فصل فی اجابة دعواته علیه السلام)

معجزہ نمبر ۸۱

ایک شخص کا حضرت کی نفرین سے فوراً اندھا، گونگا، بہرا اور درد میں مبتلا ہو جانا

مناقب میں ہے کہ ایک شخص کے لئے اندھا، گونگا، بہرا اور درد میں مبتلا ہونے کی بددعا کی وہ فوراً ان تمام عیوب میں مبتلا ہو گیا. (اثبات: ۵/۷۷، ح۴۷۸؛ مناقب: ۲/۲۸۰، فصل فی اجابة دعواته علیه السلام)

معجزہ نمبر ۸۲

بنی عباس کی قبروں کی ایک دوسرے سے دوری و پراگندی

مناقب میں روایت کی ہے کہ حضرت علی علیه السلام نے بنی عباس کے متفرق اور پراگندہ ہونے کی بددعا کی چنانچہ کسی ماں کی اولاد کی قبریں ان سے زیادہ ایک دوسرے سے دور نہیں ہیں عبد اللہ مشرق میں ہے اور معبد مغرب میں ہے قثم، منفعۃ الرواح میں اور ثمامہ، ارجوان میں متمم، خازر میں ہے. اس کے بعد اس سلسلہ میں کثیر نامی شاعر کے شعر نقل کئے ہیں. (اثبات: ۵/۷۷، ح نمبر ۴۷۹؛ مناقب: ۲/۲۸۰، ۲۸۱، فصل فی اجابة دعواته علیه السلام)

معجزہ نمبر ۸۳

نئے مکان کی تعمیر کے وقت حضرت امیر علیه السلام پر کوئی چیز گرنا، بددعا سے اس کی تعمیر کا ناقص رہنا

مناقب میں فضائل العشرہ و خصائص العلویہ سے نقل کیا ہے کہ ابن مسکین نے کہا: میں اپنے ماموں ابوامیہ کے ساتھ قبیلۂ مراد کے ایک گھر کے پاس سے گزرا تو اس نے کہا: اس گھر کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: ہاں! پھر کہا:

جس وقت اس کی تعمیر ہو رہی تھی حضرت علی علیہ السلام کا ادھر سے گزر ہوا تھا ایک ٹکڑا (عمارت کا پتھر وغیرہ) حضرت کے اوپر گرا حضرت نے بد دعا کی کہ اس کی تعمیر پوری نہ ہو. اس کے بعد ایک اینٹ بھی اس پر نہ رکھی جا سکی. (اثبات: ۵/ ۷۸، حدیث نمبر ۴۸۰؛ مناقب: ۲/ ۲۸۱، فصل فی اجابة دعواته علیہ السلام)

معجزہ نمبر ۸۴

نفرین سے سیاہ و سفید (ابرص) کوا بن جانا

مناقب میں روایت ہے کہ ایک شخص کو نفرین کی وہ سیاہ و سفید کوا بن گیا. مناقب سے ان چند احادیث کو نقل کرنے کے بعد شیخ حر عاملیؒ نے فرمایا: آں حضرت کی استجابت دعا کے سلسلہ میں صاحبِ مناقب نے بہت زیادہ احادیث نقل کی ہیں. (اثبات: ۵/ ۷۸، حدیث نمبر ۴۸۲؛ مناقب: ۲/ ۲۸۱، فصل فی اجابة دعواته علیہ السلام)

معجزہ نمبر ۸۵

ابھی تک ستون کوفہ پر نشان انگشت مولا

حضرت علی علیہ السلام نے اپنا دست مبارک ایک ستون پر مارا پتھر کے اندر انگلیاں داخل ہو گئیں یہ ابھی تک کوفہ میں موجود ہے. (اثبات: ۵/ ۷۹، حدیث نمبر ۴۸۷، بحوالہ مناقب)

معجزہ نمبر ۸۶

شہر تکریت و موصل میں مشہد الکف

اسی طرح شہر تکریت و موصل اور (بغداد کے) قطیعۃ الدقیق اِن تینوں کے علاوہ دیگر مقامات پر بھی ہاتھ کے نشانات موجود ہیں. (اثبات: ۵/ ۷۹، ح ۴۸۸، بحوالہ مناقب [عربی: ۲/ ۲۰۰ ''فی المشاهد'']

توضیح: قطیعہ: وہ زمین جو بغیر مالک کے اور غیر آباد ہو خلیفہ یا حکومت کسی کو آباد کرنے کے لئے دے پھر وہ اسی آباد کرنے والے کی طرف منسوب ہو کر قطیعۂ فلاں کہلاتی تھی چنانچہ بغداد میں اس نام کی بہت سی جگہیں ہیں انھیں میں سے ایک ''قطیعۃ الدقیق'' بھی ہے. (لغت نامہ: علی اکبر دہخداؒ: حرف ''ق'': ص ۳۶۵)

معجزہ نمبر ۸۷

کوہ ثور کے پتھر میں امیر مومنان علیہ السلام کی تلوار کا نشان

حضرت علی علیہ السلام کی تلوار کا نشان کوہ ثور کے پتھر میں موجود ہے. (اثبات ۵/ ۷۹، حدیث نمبر ۴۸۹، بحوالہ مناقب: ابن شہر آشوبؒ)

معجزہ نمبر ۸۸

نیزہ کا نشان، حضرات ائمہ علیہم السلام کی خدمت میں ریگ پر مہر لگوانے والی تین (۳) خواتین

جبال عبادیہ (بادیہ) کے پہاڑ میں نیزہ کا نشان اور ایسا ہی دوسرا نشان، قلعۂ خیبر کے قریب ایک پتھر میں بھی موجود ہے. اس کے بعد صاحب مناقب نے فرمایا: ائمہ معصومین علیہم السلام کی خدمت میں مہر لگوانے کے لئے جو خواتین ریگ لائیں وہ تین تھیں: (ام سلیم: جس کی ریگ پر نبیؐ اور علی علیہ السلام نے مہر لگائی. حبابہ اور ام غانم: جن کی ریگ پر حضرت علی علیہ السلام نے مہر لگائی، ملخصاً. (اثبات: ۹/۵، ۷، حدیث نمبر ۴۹۰، بحوالہ مناقب)

معجزہ نمبر ۸۹

جناب سلمان رضی اللہ عنہ کی فرمائش پر امیر مومنان علیہ السلام کی سیر جہان، متعدد معجزات باہرات

مولانا محمد باقر مجلسیؒ نے بحار الانوار میں روایت کی ہے کہ میں نے بعض کتابوں میں دیکھا کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے: میں اپنے مولا امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! میرا دل چاہتا ہے کہ آپ کے کچھ معجزات دیکھوں. فرمایا: ان شاء اللہ دکھاؤں گا. پھر حضرت بیت الشرف میں داخل ہوئے اس کے بعد میرے پاس آئے ایک سیاہ گھوڑے پر سوار تھے ایک سفید قبا پہنے اور ایک سفید عرقچین (نازک کپڑے کی سادہ ٹوپی جسے عمامہ کے نیچے رکھتے ہیں) لگائے تھے.

قنبر رضی اللہ عنہ کو پکارا کہ وہ گھوڑا باہر نکالو! وہ دوسرا سیاہ گھوڑا لائے حضرت نے مجھ سے فرمایا: سوار ہو جاؤ! سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں سوار ہو گیا اس کے پہلو میں دو (۲) بال تھے امام علیہ السلام نے ایڑ لگائی گھوڑا ہوا میں اڑ گیا میں عرش کے نیچے فرشتوں کے پروں اور ان کی تسبیح کی آواز سن رہا تھا پھر ہم ایک موج مارتے ہوئے دریا کے کنارہ سے گزرے امام علیہ السلام نے دریا پر گہری نظر ڈالی تلاطم ختم ہو گیا میرا ہاتھ پکڑ کر پانی کے اوپر روانہ ہو گئے اور گھوڑے خود بخود ہمارے پیچھے آنے لگے خدا کی قسم! نہ ہمارے پیر بھیگے نہ گھوڑوں کے قدم تر ہوئے. اس دریا سے گزر کر ہم ایک بہت زیادہ درخت والے جزیرہ میں وارد ہوئے پھر ایک اتنے بڑے درخت کے پاس پہنچے جس میں کوئی شگاف و شگوفہ نہ تھا حضرت نے اپنے ہاتھ کی چھڑی سے درخت پر مارا تو اس کے اندر سے ایک اونٹنی نکلی جس کی لمبائی اسی (۸۰) ہاتھ اور چوڑائی چالیس (۴۰) ہاتھ تھی اس کے پیچھے ایک چھوٹا سا اونٹ تھا.

امام علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اس کے نزدیک جا کر دودھ پیو! سلمان رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ میں نے قریب جا کر پیا تو میں سیر ہو گیا. پوچھا: اے سلمانؓ! آیا بہتر ہے؟ عرض کیا: ہاں! بہتر ہے اے میرے مولا! فرمایا: اس سے بہتر

تم کو دکھاؤں؟ عرض کیا: ہاں! امیر المومنین علیہ السلام نے پکارا: اُخْرُجِیْ یَا حَسْنَآءَ: اے حسنا! باہر نکل آ!

ایک اونٹنی پہلے سے بڑی نکل آئی جس کی لمبائی ایک سو بیس (۱۲۰) ہاتھ اور چوڑائی ساٹھ (۶۰) ہاتھ تھی جس کا سر، یاقوت احمر کا؛ سینہ، عنبر اشہب کا؛ پیر، زبرجد اخضر کے؛ مہار، یاقوت اصفر کی؛ جنب ایمن، ذہب (سونا) کا؛ جنب ایسر فضہ (چاندی) کا تھا. (چونکہ مترجم فارسی آقائے جنتی نے مکمل اوصاف کا ترجمہ نہیں کیا تھا لہٰذا ہم نے عربی عبارت سے نقل کیا مترجم نے تلخیصاً یوں فرمایا: اس سے بڑا ناقہ نکلا جس کا سر و سینہ، ہاتھ، پیر اور پہلو، قیمتی جواہرات کا تھا) مجھ سے فرمایا: سلمانؓ! اس کا دودھ پیو!

سلمان رضی اللہ عنہ ناقل ہیں کہ اس کا پستان پکڑا تو خالص و صاف شہد نکلا. میں نے عرض کیا: اے میرے مولا! یہ ناقہ کس کے لئے ہے؟ فرمایا: هٰذِهٖ لَکَ وَ لِسَائِرِ الشِّیْعَةِ: یہ تمھارے اور تمام شیعوں کے لئے ہے. اس کے بعد ناقہ سے فرمایا: اپنی جگہ واپس جاؤ! وہ چلا گیا.

حضرت علی علیہ السلام اس جزیرہ میں چلے مجھ کو ایک عظیم درخت کے پاس پہنچایا اس کے اوپر ایسا خوشبودار کھانا تھا جس سے مشک کی خوشبو آ رہی تھی کرکس (گدھ) کی شکل میں ایک بہت بڑے پرندہ پر نظر پڑی وہ اپنی جگہ سے اچھلا حضرت کو سلام کر کے اپنی جگہ لوٹ گیا. میں نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! مَا هٰذِهِ الْمَآئِدَةُ: یہ کھانا کیسا ہے؟ فرمایا: جو شیعہ ہمارے دوستدار ہیں ان کے لئے قیامت تک کے لئے رکھا گیا ہے. عرض کیا: یہ پرندہ کیسا ہے؟

فرمایا: یہ وہ فرشتہ ہے جو قیامت تک کے لئے اس پر موکل ہے.

اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ کر دوسرے دریا کی طرف روانہ ہوئے اس سے گزر کر ایک بہت بڑے جزیرہ میں پہنچے وہاں ایسا محل تھا جس کی اینٹیں سونے اور چاندی کی تھیں اور اس کے کنگرے وطاقچے، عقیق زرد کے تھے اس قصر کے ہر رکن و پایہ پر فرشتوں کا ایک گروہ تھا تمام فرشتوں نے آ کر سلام کیا پھر حضرت کے حکم سے وہ اپنی اپنی جگہ لوٹ گئے.

حضرت علی علیہ السلام قصر کے اندر داخل ہوئے چلے آخر تک پہنچے باغ میں موجود پانی کے ایک حوض کے پاس ٹھہرے پھر اوپر ایک قصر پر گئے سونے کی کرسی پر بیٹھے ہم قصر کے سامنے آ کر نیچے دیکھنے لگے ایسا سیاہ دریا تھا جس کی موجیں بڑے پہاڑوں کی طرح تلاطم میں تھیں حضرت نے اس پر گہری نظر ڈالی تلاطم ختم ہوا فرمایا: اسی دریا میں فرعون اور اس کا پورا لشکر غرق ہوا ہے. میں نے عرض کیا: کیا ہم لوگ دو (۲) فرسنگ راہ طے کر چکے ہیں؟

فرمایا: بہت زیادہ راستہ طے کر چکے ہو پچاس (۵۰) ہزار فرسخ! اور دس (۱۰) بار پوری دنیا کا چکر لگا چکے ہو!

پھر ایک طولانی کلام فرمایا۔ سلمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے آسمان میں ایک فریاد کرنے والے شخص کی آواز سنی: صَدَقْتَ! صَدَقْتَ! سچ فرمایا! سچ فرمایا! اس کے بعد حضرت کھڑے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوئے میں بھی سوار ہوا حضرت نے دونوں گھوڑوں کو ایڑ لگائی وہ ہوا میں اڑنے لگے ہم دروازۂ کوفہ تک پہنچے یہ پورا سفر صرف تین (۳) گھنٹے رات کے اندر انجام پا گیا۔

حضرت نے فرمایا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت سلیمان علیہ السلام میں کون افضل ہیں؟ میں نے عرض کیا: بلاشک حضرت محمد صلّی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم افضل ہیں. فرمایا: آصف بن برخیار (وزیر سلیمان علیہ السلام) نے چشم زدن میں فارس سے تخت بلقیس کو منگا لیا تھا وَلَا اَفْعَلُ ذَالِکَ اَنَا ؟ تو کیا میں یہ نہیں کر سکتا؟ جب کہ میرے پاس ۱۲۴/ کتابیں ہیں. (حضرت کا مقصد یہ تھا کہ ان معجزات پر تعجب نہ کرو یہ میری قدرت سے بہت کم ہیں)۔ (اثبات: ۵/۸۶ تا ۸۷)

معجزہ نمبر ۹۰

چند اصحاب کی فرمائش پر معجزات کے منکر، اس امت کے فرعون پر عذاب پروردگار کا دیدار

علامہ مجلسیؒ نے بحار میں اسی کتاب کے حوالہ سے اصبغ بن نباتہؒ سے روایت کی ہے کہ میں حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا چند اصحاب وارد ہوئے عرض کیا: ہم کو اپنے کچھ معجزات دکھائیں! حضرت نے فرمایا: خدا کا نام لے کر اٹھو! ہم اٹھے روانہ ہو کر ایک صحراء میں پہنچے وہاں پہلے پانی نہ تھا مگر جو نظر کی تو ہرا بھرا باغ اور پانی موجود تھا اس باغ میں پانی کے حوض اور ان کے اندر مچھلیاں بھی تھیں ہم نے عرض کیا: خدا کی قسم! یہ امامت کی نشانیاں ہیں، دوسرا معجزہ دکھایئے!

فرمایا: خدا میرے لئے کافی ہے. پھر اپنے ہاتھ سے صحرا کی طرف اشارہ فرمایا ہم نے جواہرات کے بہت سے آراستہ محل دیکھے جن کے دروازے زبرجد کے تھے ان میں حور و غلمان، نہریں، درخت، پرندے اور بہت زیادہ نباتات تھے ہم بہت حیرت میں تھے، اسی دوران حور و غلمان نے آ کر عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! ہم کو آپ اور آپ کے شیعوں کا بہت زیادہ اشتیاق ہو چکا ہے پھر حضرت نے اپنا پائے مبارک زمین پر مارا وہ شگافتہ ہوئی تو یاقوتِ سرخ کا منبر ظاہر ہوا اس پر تشریف فرما ہوئے خدا کی حمد وثنا بجالائے پیغمبرؐ اور ان کی آل پر درود بھیجے اس کے بعد فرمایا:

اپنی آنکھیں بند کر لو! ہم فرشتوں کے بال کی اور ان کی تسبیح وتہلیل کی آواز سننے لگے انھوں نے حضرت کی خدمت میں کھڑے ہو کر عرض کیا: یَـآاَمِیْرَ الْمُوْمِنِیْنَ! وَ خَلِیْفَةَ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ: اے امیر المومنین! اے خلیفۂ رب العالمین! ہم کو حکم فرمائیں ہم حاضر ہیں۔

حضرت نے فرمایا: اِیْتُونِی السَّاعَةَ بِاِبْلِیْسِ الْاَبَالِسَةِ وَ فِرْعَوْنَ الْفَرَاعِنَةِ : ابھی ابھی شیطان شیاطین اور فرعون فراعنہ کو حاضر کرو! انھوں نے چشم زدن میں حاضر کر دیا ہم نے اس کی زنجیر اور بیڑیوں کی آواز سنی پھر فرشتوں نے عرض کیا: اے خلیفۂ خدا! اس ملعون پر اور زیادہ لعنت بھیجیں اس کا عذاب زیادہ کریں!

جب اس کو حضرت کے سامنے کھینچ کر لائے تو کہا: وَاوَیْلَاهُ مَنْ ظَلَمَ آلَ مُحَمَّدٍ : آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظلم و ستم کے سبب وائے ہو. حضرت نے پوچھا: اس کا نام اور اس کو جانتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہاں!

فرمایا: اس سے پوچھو! خود بتائے گا. ہم نے پوچھا: تم کون ہو؟

اس نے کہا: اَنَا اِبْلِیْسُ الْاَبَالِسَةِ وَ فِرْعَوْنُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ : میں شیطان شیاطین اور اس امت کا فرعون ہوں میں حضرت علی علیہ السلام اور ان کے معجزات کا منکر ہو گیا تھا.

اس کے بعد حضرت امیر علیہ السلام نے فرمایا: اپنی آنکھیں بند کر لو. آہستہ کچھ فرمایا: فوراً ہم اپنی پہلی جگہ واپس آ گئے نہ قصر تھا نہ پانی اور نہ تو حوض تھا نہ درخت! (اثبات الہداۃ: ۵/۸۷تا۸۹)

صاحبِ اثبات الہداۃ (علیہ الرحمہ والبرکات) بحار سے آخری ان دو حدیثوں کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: میں نے ان دونوں حدیثوں کو مختصر طور پر نقل کیا ہے.

عیبی لوگوں کی عادت

قَالَ عَلِیٌّ علیہ السلام

ذَوُوا الْعُیُوْبِ یُحِبُّوْنَ اِشَاعَةَ مَعَائِبِ النَّاسِ لِیَتَّسِعَ لَهُمُ الْعُذْرُ فِیْ مَعَائِبِهِمْ. (جواہر علوی: مترجم: اظہری، ح ۳۸، بحوالہ غرر الحکم: ۱/۴۰۷، فصل ۳۲، ح ۴۷)

جو لوگ خود عیب میں مبتلا ہوتے ہیں وہ دوسرے کے عیوب کا پرچار کرنا چاہتے ہیں تا کہ دوسروں کے عیوب بتا کر اپنی بدنامی کے لئے عذر پیش کر سکیں.

۴

باب چهارم

معجزات حضرت امام حسن علیہ السلام

صفحہ ۲۴۱ ...تا... صفحہ ۲۵۴

معجزات کی مجموعی تعداد: ۱۸

احادیث حضرت امام حسن علیہ السلام

حدیث نمبر۱

لَا فَقْرَ مِثْلُ الْجَهْلِ: جہالت جیسی کوئی محتاجگی نہیں ہے۔ (گفتارِ دلنشین، بحوالہ بحار الانوار: ۱۱۱/۷۸)

حدیث نمبر۲

مَا تَشَاوَرَ قَوْمٌ اِلَّا هُدُوْا اِلٰى رُشْدِهِمْ: جس قوم نے مشورہ سے کام لیا وہ راہ ہدایت پا گئی۔ (گفتارِ دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص ۲۳۳)

حدیث نمبر۳

مَنْ اَحَبَّ الدُّنْيَا ذَهَبَ خَوْفُ الْاٰخِرَةِ عَنْ قَلْبِهٖ: جو شخص دنیا کو دوست رکھتا ہے اس کے دل سے آخرت کا خوف چلا جاتا ہے۔ (گفتارِ دلنشین، بحوالہ لئالی الاخبار: جلد ۵۱/۱)

حدیث نمبر۴

اَلْمِزَاحُ يَاْكُلُ الْهَيْبَةَ وَقَدْ اَكْثَرَ مِنَ الْهَيْبَةِ الصَّامِتُ: مذاق، ہیبت کو ختم کر دیتا ہے اور خاموش انسان کی ہیبت زیادہ ہوتی ہے۔ (گفتارِ دلنشین، بحوالہ بحار الانوار: ۱۱۳/۷۸)

حدیث نمبر۵

اَلْفُرْصَةُ سَرِيْعَةُ الْفَوْتِ بَطِيْئَةُ الْعَوْدِ: فرصت بہت جلد ختم ہو جاتی ہے اور بہت دیر میں پلٹ کر آتی ہے۔ (گفتارِ دلنشین، بحوالہ بحار: ۱۱۳/۷۸)

﴿معجزہ نمبرا﴾

﴿قدرت امامت پر شک کرنے والے مرد کو عورت بنا دینا، اس سے ہجڑا بچہ پیدا ہونا﴾

منقول ہے کہ ایک مرتبہ چند لوگ حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا: معاویہ کے اس قدر ظلم وستم کیوں برداشت کئے جائیں؟! فرمایا: درحقیقت یہ محنت (اور رنج وبلا) نہیں ہے اگر میں دعا کردوں تو خدا عراق کو شام اور شام کو عراق کردے، مرد کو عورت اور عورت کو مرد بنادے۔

حاضرین میں سے ایک مرد نے طعنہ کے طور پر کہا: بھلا ایسا کر سکتے ہیں! آپ نے فرمایا: ''تجھ کو شرم نہیں آتی کہ مَردوں کے مجمع میں بیٹھی ہے!'' اس آدمی نے جب اپنے اوپر نظر ڈالی تو دیکھا کہ عورت بن گیا ہے آلۂ تناسل غائب ہے اور اس کی جگہ فرج ہے!

اس کے بعد آپ نے اس کو خبر دی کہ تیری بیوی، آدمی بن گئی ہے تم دونوں ساتھ میں شام جاؤ گے وہ راستہ میں تم سے نزدیکی کرے گی تم اس سے حاملہ ہوجاؤ گی پھر ہجڑا بچہ پیدا ہوگا۔ چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا اس صدق گفتار کا نور طالع ولامع ہوا۔ وہ حضرت کی خدمت میں آئی اور اس نے اپنی پہلی حالت کی طرف پلٹنے کی درخواست کی حضرت نے دعا کی تو وہ عورت پہلے کی طرح پھر مرد بن گئی۔ (تحفہ: مقصد چہارم، ص ۱۸۰، معجزہ نمبر ۳، بحوالہ مصابیح القلوب)

کتاب اثبات میں ہے کہ حضرت نے فرمایا: ''مَالَکِ جَالِسَةٌ بِمَحْفِلِ الرِّجَالِ وَ اَنْتِ امْرَئَةٌ! تو کیوں مَردوں کے مجمع میں بیٹھی ہوئی ہے جب کہ تو عورت بن چکی ہے!'' (اثبات: ۱۴۸/۵، ح ۱۰، بحوالہ خرائج راوندی)

مؤلف: اثبات اور خرائج کی عبارت میں بہت زیادہ اختلاف ہے البتہ واقعہ مسلم ہے۔

نیز مذکورہ کتاب میں ہے کہ حاکم نے بھی اپنی کتاب امالی میں اس کی روایت کی ہے۔ (اثبات: ۱۶۵/۵، ح ۴۸، بحوالہ مناقب ابن شہر آشوب؛ جلوہ: ص ۱۸۹، باب سوم، بحوالہ بحار: ۸۸/۴۴، ح ۲)

﴿معجزہ نمبر ۲﴾

﴿ابن الاصفر شامی کا جھوٹا دعوائے محبت، اس کے پانچ (۵) سوالات کے صحیح جوابات﴾

مروی ہے کہ ایک دن شام کا رہنے والا ایک شخص حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آیا اپنے لئے محب اور شیعہ

ہونے کا اظہار کیا. شاہ ولایت نے فرمایا: تم جھوٹے ہو تم کو ہماری محبت نہیں تم شامی ہو. اس کا نام ابن الاصفر تھا اس نے معاویہ سے چند سوالات کئے تھے وہ جواب نہ دے سکا تو اسی نے ان مسائل کی تحقیق کے لئے خفیہ طور پر میرے پاس بھیجا ہے.

شامی نے اقرار کیا کہ آپ سچ فرمار ہے ہیں واقعاً اسی لئے مجھ کو بھیجا ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میرے دونوں بیٹوں میں سے جس سے چاہو پوچھ لو! اس نے حضرت امام حسن علیہ السلام کی طرف رخ کیا اور عرض کیا: اس جوان سے پوچھوں گا.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: پہلے تم اپنے سوالات سن لو:

۱۔ پہلا سوال یہ ہے کہ حق و باطل کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟

۲۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ زمین و آسمان کے درمیان کتنی مسافت ہے؟

۳۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ مشرق و مغرب میں کتنی دوری ہے؟

۴۔ چوتھا سوال یہ ہے کہ جس آدمی کے اندر نہ مردوں کی علامت ہے نہ عورتوں کی وہ کیا ہے؟

۵۔ پانچواں سوال یہ ہے کہ وہ کون سی دس (۱۰) چیزیں ایسی ہیں جو ایک دوسرے سے زیادہ سخت ہیں؟

اس نے پھر اقرار کیا کہ ہاں! انھیں سوالات کے جوابات کے لئے آیا ہوں.

حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا:

جواب نمبر (۱) حق و باطل کے درمیان چار (۴) انگلیوں کا فاصلہ ہے جو چیز آنکھوں سے دیکھو وہ حق ہے اور جو بات کانوں سے سنو اس کے غلط ہونے کا امکان ہے.

جواب نمبر (۲) زمین و آسمان کے درمیان سیر دعائے مظلوم اور مدِ بصر کا فاصلہ ہے.

جواب نمبر (۳) مشرق و مغرب کی دوری ایک دن سیر آفتاب کے برابر ہے.

جواب نمبر (۴) اگر وہ محتلم ہو تو مرد ہے اور اگر حائض ہو تو عورت ہے اگر اس سے پتہ نہ چل سکے تو پھر یہ طریقہ ہے کہ اگر دیوار پر شدت کے ساتھ پیشاب کرے تو مرد ہے اگر پیشاب ران پر ٹپکے تو عورت ہے.

جواب نمبر (۵) خدا نے پتھر کو سب سے زیادہ سخت پیدا کیا مگر لوہا اس سے زیادہ سخت ہے کیونکہ وہ پتھر کو توڑ دیتا ہے؛ آگ، لوہے سے زیادہ سخت ہے کیونکہ آگ اس کو گلا کر پانی بنا دیتی ہے پھر پانی، آگ سے زیادہ سخت ہے کیوں کہ آگ کو خاموش کر دیتا ہے؛ بادل، پانی سے زیادہ سخت ہے کیوں کہ اس کو اپنے دوش پر اٹھا لیتا ہے جہاں

چاہتا ہے لے جاتا ہے؛ ہوا، بادل سے سخت ہے جو بادل کو پھیر دیتی ہے؛ ہوا سے سخت وہ فرشتہ ہے، جس کے قبضۂ تصرف میں ہوا ہے؛ اس فرشتہ سے سخت وہ ملک الموت ہے جو اس کی جان لے لے گا؛ ملک الموت سے زیادہ سخت خود موت ہے اور اس سے زیادہ سخت حکم الٰہی ہے جو موت کو بھی ٹال دیتا ہے۔ (تحفہ: مقصد چہارم، ص ۱۸۲، معجزہ نمبر ۱۰)

صاحبِ اثبات نے فرمایا: سوالات کی تعداد دس (۱۰) سے زیادہ تھی جو صراط مستقیم میں مذکور ہیں میں نے اختصار کو پیش نظر رکھتے ہوئے انھیں ترک کیا۔ (اثبات: ۱۶۲/۵، ح ۴۱، بحوالہ صراط مستقیم)

❀ **قدیم وجدید چند نسخوں سے مؤلف کی تحقیق:**

ترتیب سے وہ دس (۱۰) چیزیں یہ ہیں: ۱۔ پتھر ۲۔ لوہا ۳۔ آگ ۴۔ پانی ۵۔ بادل ۶۔ ہوا، ۷۔ فرشتہ ۸۔ ملک الموت ۹۔ موت ۱۰۔ حکم الٰہی۔

تحفۃ المجالس کے قدیم وجدید متعدد نسخوں میں اس مقام پر نویں چیز "موت" کو بہت تلاش کیا مگر کسی میں بھی نہ مل سکی خدا کا لاکھ لاکھ شکر کہ کتاب صراط مستقیم میں تمام دس (۱۰) چیزیں موجود تھیں اور مل گئیں اس طرح سے یہ نقص دور اور میں گمشدہ کو پا کر مسرور ہو گیا اسی طرح اکثر ابہام واجمال کی صورت میں متعدد نسخوں سے تطبیق کر لی ہے ہر نسخہ میں عربی عبارت میں کچھ نہ کچھ اختلاف ضرور ہے حتی الامکان صحیح ترین عبارت کو درج کرنے کی کوشش کی گئی ہے اگر چہ اس میں بہت زیادہ وقت صرف ہوا مگر پھر بھی غلطیوں کا امکان ہے لہٰذا ہم معذرت خواہ ہیں وَالْعُذْرُ مَقْبُولٌ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ۔

بہت زیادہ تعجب اس بات پر ہے کہ جدید نسخہ جو میرے پاس ہے اس میں کتابت کی عجلت وغفلت سے نمبر ۲، ۳، ۴ بھی غائب ہیں لہٰذا اس کمی کو دور کرنے کے لئے کتب خانۂ حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے گلپائگانیؒ سے قدیم نسخہ بطور امانی لے کر گھر آیا تا کہ وعدہ کے مطابق بچوں سے بیان کئے گئے معجزات کی تصویریں بھی دکھادوں کیوں کہ تصاویر اور نقش ونگار بہت موثر ہوتے ہیں۔ (۱۲ رشعبان ۱۴۱۶ھ)

مذکورہ کتاب کی عبارت اس طرح ہے: اشد شیء الحجر ... واشد منه "الموت" واشد منه امر الله الذی یدفع الموت (الصراط المستقیم: ۱۷۸/۲، نمبر ۷، الباب العاشر، القطب الرابع، الفصل الاوّل)

معجزہ نمبر ۳

دوستدار معاویہ کا اپنے پڑوسی محب حیدر کرار علیہ السلام کو ستانا، شکایت پر موت کے گھاٹ اتارنا

منقول ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے ایک محب نے آ کر آپ کی خدمت میں شکایت کی کہ معاویہ کا ایک

دوست میرا پڑوسی ہے مجھ کو بہت ستاتا ہے ہمیشہ مجھے تکلیف دیتا ہے. حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے گھر واپس جاؤ! خدانے اس کے شر سے تم کو نجات دی. وہ گھر پہنچا تو اپنے پڑوسی کی کوئی بات نہ سن سکا اس کے گھر گیا دروازہ کھٹکھٹایا اس کی بیوی نے کہا: جاؤ! اب کوئی بات نہیں ہے. پوچھا کیا ہوا؟

بیوی نے کہا: رات ہم دونوں میاں بیوی ساتھ کھانا کھا رہے تھے یکا یک میرا شوہر مضطرب ہو گیا کھانا نہ کھا سکا گر پڑا ہاتھ پیر پٹخنے لگا وہ کہہ رہا تھا: یا علیؑ! آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟ میں نے کسی کو نہ دیکھا ہاں! ایک آواز آئی: اَلنَّارُ اَوْلٰی بِکَ: اے بدکردار! تو آگ دجہنم ہی کا حقدار ہے. اس آواز کے بعد میرا شوہر گر کر مر گیا ابھی اس کی میت پڑی ہے دفن نہیں ہوئی ہے. (تحفہ: مقصد چہارم، ص ۱۸۴، معجزہ نمبر ۱۳، بحوالہ اربعین؛ کفایۃ المومنین)

معجزہ نمبر ۴

موصلی غدار و منافق دوست کا معاویہ سے پیسے لے کر تین (۳) مرتبہ اپنے گھر دعوت میں زہر کھلانا، اس کا خط پکڑا جانا:

روایت میں ہے کہ شہر موصل میں حضرت امام حسن علیہ السلام کا ایک دوست تھا جو ہمیشہ دوستی کا دم بھرتا تھا جب حضرت موصل میں وارد ہوئے تو اسی کے گھر نزول اجلال فرمایا موصل میں حضرت کے تشریف لانے سے پہلے معاویہ نے اس کو مال دنیا کے ذریعہ اپنا بنالیا تھا اس کے پاس زہر قاتل کی ایک شیشی بھیج دی تھی تاکہ فرصت کے وقت حضرت کو کھلا دے اس بدبخت نے تین (۳) مرتبہ حضرت کو زہر کھلایا مگر کوئی اثر نہ ہوا جب حضرت اس کی وجہ سے رنجور ہوتے تو بارگاہ خدا میں دعا کرتے کہ خدایا! اس کا شر مجھ سے دور کر مجھ کو شفا عطا فرما!

دعا کے بعد شفا پا جاتے تھے. میزبان حیران ہو گیا معاویہ کو لکھا کہ تین مرتبہ زہر کھلایا مگر اس کا اثر نہ پایا تو معاویہ نے اس کو لکھا اب میں تھوڑا سا زہر ہلاہل (زہر قاتل: جس کا کھانے والا کسی دوا اور تریاق سے اچھا نہیں ہوتا. تحفۃ المومنین میں لکھا ہے کہ ہلاہل: حدود چین میں ایک پہاڑ کا نام ہے اس پر ایک درخت ہوتا ہے. جس کی جڑ زہر قاتل ہے.... لغات کشوری: ص ۸۱۸) بھیج رہا ہوں کوشش کر کے تھوڑا سا ان کو کھلا دو یہ اتنا موثر ہے کہ اگر اس کا صرف ایک قطرہ دریائے عمان میں ڈال دیں تو اس کے تمام جانور مر جائیں گے.

اتفاق سے وہ زہر لانے والا ایک درخت کے پاس پہنچا اونٹ سے اترا پھر کھانا کھایا تو اسے درد شکم شروع ہو گیا وہ بیخود ہو گیا اسی وقت بیابان سے ایک سیاہ بھیڑیا آیا اس نے اس ملعون کو ہلاک کر دیا اونٹ نے فرار کرنا چاہا

اس کی مہار، درخت میں لپٹ گئی اسی دوران حضرت امام حسن علیہ السلام کا ملازم، دمشق سے آرہا تھا وہاں پہنچا یہ منظر دیکھا تو اونٹ کی مہار کو درخت سے چھڑا دیا پھر دیکھا کہ اس کے مالک کے سامان میں ایک شیشی زہر اور اس کے ساتھ معاویہ کا خط بھی ہے وہ خط اور شیشی کو لے کر حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں آیا جب حضرت، خط کے مضمون سے مطلع ہوئے تو آپ نے اسے اپنے مصلیٰ کے نیچے رکھ دیا کسی دوسرے سے اظہار نہ کیا تا کہ میزبان شرمندہ نہ ہو لیکن آپ کا رنگ مبارک بہت متغیر ہو گیا اہل مجلس نے مضمون خط کو معلوم کرنے پر بہت اصرار کیا مگر حضرت نے نہیں بتایا اپنے جد بزرگوار کی ایک حدیث نقل کی لوگوں کو اسی میں مشغول رکھا.

سعد موصلیؒ نے چپکے سے مصلیٰ کے نیچے ہاتھ بڑھا کر خط کو نکال لیا پڑھ کر وہ کانپ گئے اٹھ کر حضرت کے پیروں کو بوسہ دے کر عرض کیا: فرزند رسولؐ! آپ اجازت دیں تا کہ اس سے واقعہ کی تفصیل معلوم کروں. حضرت نے فرمایا: مجھ کو پسند نہیں کہ وہ شرمندہ ہو چند دنوں ہماری خدمت کرنے کے بعد اس کا شرمندہ ہونا ٹھیک نہیں ہے ہر ایک نے بہت اصرار کیا مگر پھر بھی حضرت نے اجازت نہ دی.

آخر کار حضرت کی اجازت کے بغیر لوگوں نے اس کو بلا لیا اور کہا: تم سے ایک سوال ہے اس کا جواب دو! اس نے کہا: پوچھو! سعدؒ نے کہا: حضرت رسولؐ نے تمھارے ساتھ کون سی جفا کی تھی؟ اس نے کہا: میں تو حضرت کی خدمت میں پہنچ ہی نہ سکا تو ان سے مجھ پر جفا کیا پہنچے گی؟ سعد نے کہا: تم نے حضرت علی علیہ السلام کو تو دیکھا ہے بتاؤ! ان سے تم کو کیا تکلیف پہنچی ہے؟ اس نے کہا: میں ایک مدت تک حضرت علی علیہ السلام کے ساتھ ساتھ رہا خدانخواستہ ان سے مجھ کو کوئی ملال نہیں.

سعدؒ نے کہا: تو کیوں تم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام کے ساتھ دشمنیاں مول لے رہے ہو؟ یہ تمھارا خط ہے جو تم نے شام لکھا کہ تین (۳) مرتبہ میں نے حضرت کو زہر دیا مگر اثر نہ ہوا. یہ اسی کا جواب اور ایک شیشی زہر ہلاہل ہے. اس ملعون نے انکار کرتے ہوئے کہا: معاذ اللہ مجھ کو اس کی خبر نہیں ہے. سعدؒ کے ملازموں نے اس کو پکڑ کر اتنا پیٹا کہ وہ واصل جہنم ہو گیا. (تحفہ: مقصد چہارم، ص ۱۸۴، ۱۸۵، معجزہ نمبر ۱۴، بحوالہ روضۃ الشہداء؛ جامع الاسرار)

معجزہ نمبر ۵

جعدہ بنت اشعث کا برا انجام، اس ملعونہ کا گھوڑے کی دم میں لٹکایا جانا

حضرت امام حسن علیہ السلام نے اپنی شہادت سے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ میری شہادت میری زوجہ جعدہ بنت

اشعث بن قیس کے زہر کے ذریعہ واقع ہوگی... چنانچہ شہادت کے بعد جب معاویہ کے پاس یزید سے شادی کرنے گئی تو اس نے ملامت کے ساتھ انکار کردیا وہ گزشتہ ایام کو یاد کرکے رونے لگی کہ اپنی عاقبت بھی خراب کی دنیوی مراد بھی نہ مل سکی.

راوی کا بیان ہے کہ تین (۳) دن تک روتی رہی کھانا پینا چھوڑ دیا کہتی تھی: مجھ پروائے ہو دین کھو بیٹھی مگر دنیا نہ ملی چوتھے دن معاویہ نے حکم دیا اس ملعونہ کو گھوڑے کی دم میں باندھ کر جزیرۂ فیل لے جائیں ہاتھ پیر باندھ کر دریا کے اندر پھینک دیں! جب لوگ لے چلے ایک فرسخ راستہ طے کیا تو آندھی چلی اس کو اڑا کر جزیرہ میں ڈال دیا پھر کسی کو اس ملعونہ کی خبر ہی نہ رہی، ملخصاً. (تحفہ: مقصد چہارم، ص ۱۸۶، معجزہ نمبر ۱۵)

کتاب اثبات میں ہے کہ حضرت شدید گرمی کے موسم میں روزہ سے تھے بیت الشرف میں تشریف لائے جعدہ بے شرف نے دودھ میں زہر ملا کر افطار کے لئے پیش کیا مولا نے نوش کرنے کے بعد فرمایا:

"یَا عَدُوَّةَ اللّٰهِ! قَتَلْتِنِیْ قَتَلَکِ اللّٰهُ: اے دشمن خدا! تو نے مجھے قتل کردیا خدا بھی تجھے قتل کردے! خدا کی قسم! تو خیر نہ دیکھے گی خدا تجھ کو اور معاویہ کو ذلیل کرے!"

بے وفا، فریب خوردہ، جعدہ ملعونہ اس کے بعد دو دنوں سے زیادہ زندہ نہ رہی مرگئی معاویہ نے اس کے ساتھ خیانت کی اپنے وعدوں پر عمل نہ کیا، انتھی ملخصاً. (اثبات: ۱۵۰/۵ ح ۱۲، بحوالہ خرائج راوندیؒ؛ جلوہ: ص ۱۹۲، باب سوم، معجزہ نمبر ۶، بحوالہ بحار: ۱۵۳/۴۴، ح ۲۳)

معاویہ نے جعدہ کو ایک لاکھ درہم دینے کا وعدہ کیا تھا. (اثبات: ۱۶۲/۵ ح ۴۲، بحوالہ مروج الذہب: مسعودی)

﴿معجزہ نمبر ۶﴾

﴿مشرق و مغرب کے شہروں کی تمام زبانوں کا جاننا﴾

محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کتاب کافی میں ابو عبیدہ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: خدا کے دو (۲) شہر ہیں ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں ہے جن کے سور لوہے کے ہیں ہر ایک میں ہزار، ہزار دروازے ہیں اور ان میں ستر (۷۰) ہزار ہزار زبانیں ہیں ہر گروہ ایک علیحدہ زبان میں بات کرتا ہے میں وہ تمام زبانیں جانتا ہوں ان دونوں شہروں کے اندر اور ان کے درمیان جو چیزیں ہیں میں ان کو پہچانتا ہوں میں اور میرے بھائی حسین علیہ السلام ہم دونوں ان کے امام ہیں.

اس کے بعد شیخ حر عاملیؒ فرماتے ہیں: یہ حدیث اس لئے معجزہ ہے کہ آنجناب تمام زبانیں جانتے تھے حضرت

کے زمانہ میں لوگوں نے امتحان لیا پتہ چل گیا کہ اس زمانہ میں موجود تمام زبانوں سے واقف ہیں جیسا کہ روایات میں وارد ہے اور کسی نے یہ نہ کہا کہ لوگوں سے سیکھی جب کہ اس شہر کے باشندہ بھی نہ تھے. (اثبات: ۱۴۵/۵، حدیث نمبر ۵)

معجزہ نمبر ۷

شہادت حضرت علی علیہ السلام کے بعد متعدد افراد کو حضرت کی زیارت کرانا

بصائر الدرجات میں محمد بن حسن صفارؒ نے لکھا کہ سماعہ نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام کی شہادت کے بعد شیعوں کا ایک گروہ حضرت امام حسن علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: ہم کو کوئی معجزہ دکھایئے!

فرمایا: اگر حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھو گے تو پہچان لو گے؟

عرض کیا: ہاں! فرمایا: پردہ اٹھاؤ! جب لوگوں نے پردہ اٹھایا تو حضرت امیر لمومنین علیہ السلام کو دیکھا پہچان گئے.

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: ہم میں سے جو وفات کر جاتا ہے (بحسب ظاہر) وفات کرتا ہے وہ مردہ نہیں اور ہم میں سے جو باقی رہے تمھارے لئے حجت ہے. (اثبات: ۱۴۸/۵، حدیث نمبر ۸)

مؤلف: چند دیگر احادیث میں بھی دیدار کرانے کا ذکر ہے جو حسب ذیل ہیں:

حضرت علی علیہ السلام کو دیکھنے کے بعد لوگوں نے کہا: آپ کے پدر بزرگوار بھی ہم کو اس طرح کی چیزیں دکھایا کرتے تھے. (اثبات: ۱۵۱/۵، ح ۱۴، بحوالہ خرائج)

رشید ہجریؒ کو دیدار اشتیاق کے وقت دکھایا. (اثبات: ۱۵۱/۵، ح ۱۵، بحوالہ خرائج)

بزرگان کوفہ کو دکھایا تو سب نے شہادت دی کہ آپ خدا کے خلیفہ ہیں... (اثبات: ۱۵۳/۵، ح ۱۸، بحوالہ مشارق: برسیؒ)

معجزہ نمبر ۸

حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے لئے قضائے حاجت کے وقت پردۂ قدرت

خرائج راوندیؒ میں یعقوب بن جعفر جعفری نے حضرت امام کاظم علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام باہر نکلے تنہائی میں کھجوروں کے درخت کے کنارے آئے قضائے حاجت کے لئے پست زمین میں گئے ہر ایک نے دوسرے کی طرف پشت کر لی خدا نے ان کے درمیان ایک دیوار قائم

کردی تاکہ دونوں کے درمیان پردہ رہ سکے۔

قضائے حاجت سے فارغ ہوئے تو دیوار ختم ہوگئی وہاں پر ایک چشمہ، پانی اور دو (۲) عدد طشت ظاہر ہوئے دونوں نے وضو کیا (یا طہارت کو انجام دیا پھر) جو کام تھا اسے انجام دے کر چلے گئے، الحدیث۔ (اثبات: ۱۵۲/۵، حدیث نمبر ۱۶)

معجزہ نمبر ۹

حالت احرام میں شتر مرغ کا انڈا کھانے پر سوال "عمداً" نہیں بلکہ "نسیاناً" کھانے کا اقرار

حسین بن حمدان نے کتاب ہدایہ میں اپنی سند کے ذریعہ حضرت امام حسن علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ بچپن میں ایک شخص نے حضرت سے سوال کیا: میں نے احرام کی حالت میں "جان بوجھ کر" شتر مرغ کا انڈا کھالیا ہے۔ فرمایا: اے اعرابی! تم نے لفظ "جان بوجھ کر" کا اضافہ کیا ہے اس نے اقرار کیا کہ بیشک آپ نے سچ فرمایا ہے کیونکہ میں نے "بھول کر" کھایا تھا۔ اس کے بعد حضرت نے اس مسئلہ کا جواب دیا۔ (اثبات: ۱۵۵/۵، ح ۲۲)

معجزہ نمبر ۱۰

سفر شام میں حالت روزہ میں ستر (۷۰) افراد کو آسمانی غذا سے سیر کرنا

صاحب کتاب "مناقب فاطمہ (علیہا السلام) وولدہا" نے قبیصہ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت امام حسن علیہ السلام کے ساتھ شام جارہے تھے حضرت روزہ سے تھے (چونکہ سفر میں روزہ جائز نہیں لہٰذا ممکن ہے کہ جس دن سفر شروع ہوا اس دن حضرت روزہ سے رہے ہوں اور اسی حالت میں مدینہ منورہ سے نکلے ہوں) امام علیہ السلام کے پاس سواری کے علاوہ کوئی توشہ نہ تھا جب شفق کی سرخی غائب ہوئی (یہ سرخی پچھم جانب تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک باقی رہتی ہے) اور حضرت نماز عشاء سے فارغ ہوگئے تو آسمان کے دروازے کھل گئے، قندیلیں لٹکنے لگیں فرشتے کھانے، پھل، طشت اور لوٹے وغیرہ لائے دستر خوان لگ گیا، ٹھنڈا، گرم ہر طرح کا کھانا موجود تھا ہم لوگ ستر (۷۰) افراد تھے سب نے مل کر حضرت کے ساتھ کھایا اور سب سیر ہوگئے مگر اس میں کوئی کمی نہ ہوئی دوبارہ کھانا اوپر چلا گیا۔ (اثبات: ۱۵۶/۵، ح ۲۵)

معجزہ نمبر ۱۱

جابر رضی اللہ عنہ کو زمین پر ٹھوکر مار کر مسجد نبویؐ سے مچھلی دینا، تین (۳) دنوں تک کھاتے رہنا

مناقب فاطمہ علیہا السلام میں جناب جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے مسجد نبویؐ میں حضرت امام

حسن علیہ السلام سے عرض کیا: میری تمنا ہے کہ آپ کوئی معجزہ دکھائیں تا کہ میں آپ کے حوالہ سے نقل کرسکوں. حضرت نے زمین پر پیر مارا مجھ کو گئی دریا دکھائی دینے لگے جن میں کشتیاں چل رہی تھیں ان میں سے مچھلی نکال کر مجھ کو دی میں نے عرض کیا: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہے پھر میں مچھلی کو گھر لایا اور ہم نے تین (۳) دنوں تک اسے کھایا. (اثبات: ۱۵۸/۵، ح ۲۹)

معجزہ نمبر ۱۲

گھر کو زمین سے اٹھا کر ہوا میں بلند کرنا، لوگوں کو اس کے نیچے سے گزارنا

مناقب فاطمہ (علیہا السلام) میں زید بن ارقم سے مروی ہے کہ ہم مکہ مکرمہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھے تمنا ظاہر کی کہ کوئی معجزہ دکھائیں تا کہ کوفہ جا کر ہم بیان کریں. پس میں نے دیکھا کہ حضرت نے کچھ پڑھا گھر کو اس کی جگہ سے اٹھا کر ہوا میں بلند کر دیا اس وقت اہل مکہ غافل تھے انہیں پتہ نہ تھا یہ معجزہ دیکھ کر تکبیر کہنے لگے بعض نے کہا: سحر ہے! بعض نے کہا: اعجوبہ ہے! گھر اسی طرح ہوا میں معلق تھا یہاں تک کہ بہت سے لوگ اس کے نیچے سے گزر گئے تو پھر اس کی پہلی جگہ پلٹا دیا. (اثبات: ۱۵۸/۵ حدیث نمبر ۳۰)

معجزہ نمبر ۱۳

کوفہ کی مسجد اعظم کو نہر فرات اور نہر اعلیٰ تک لانا

کتاب مناقب فاطمہ (علیہا السلام) میں سعد بن معبد سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو مکہ مکرمہ میں دیکھا زبان مبارک پر کچھ جاری کیا گھر کو اس کی جگہ سے بلند کر دیا یا دوسری جگہ کر دیا ہم کو اس پر تعجب ہوا ہم آپس میں بحث کر رہے تھے اور ہم کو یقین نہیں ہو رہا تھا ایک مرتبہ کوفہ کی مسجد اعظم میں ملاقات ہوئی حضرت سے عرض کیا: آپ نے ایسا ایسا نہیں کیا تھا؟ فرمایا: اگر میں چاہوں تو تمھاری مسجد کو خم بغہ جو نہر فرات و نہر اعلیٰ کے ملنے کی جگہ ہے، تک پہنچا دوں. ہم نے کہا: کر کے دکھائیے! حضرت مسجد کو وہاں تک لائے پھر اس کی جگہ پلٹا دیا. اس کے بعد ہم نے کوفہ میں آنحضرتؑ کے معجزات کی تصدیق کر دی. (اثبات: ۱۵۸/۵، ح ۳۱)

معجزہ نمبر ۱۴

ستون مسجد سے پانی پھر دودھ اور شہد پلانا

صاحب مناقب فاطمہ (علیہا السلام) نے اپنی سند کے ذریعہ ابراہیم بن کثیر سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امام حسن علیہ السلام کو مسجد (مدینہ) میں دیکھا کہ پانی طلب کیا تھوڑی دیر میں ستون مسجد سے پانی جوش مارتا ہوا

نکلا حضرت نے نوش فرمایا: اصحاب کو بھی پلایا اس کے بعد فرمایا: اگر تم لوگ چاہو تو دودھ اور شہد پلاؤں. ہم نے عرض کیا: پلایئے! پس جس روضہ میں قبر حضرت فاطمہ علیہا السلام ہے اس کے سامنے والے ستون سے ہم کو دودھ اور شہد بھی پلایا. (اثبات: ۱۵۹/۵، ح ۳۲)

﴿معجزہ نمبر ۱۵﴾

﴿شکم گائے کے اندر بچھیا کی خبر دینا﴾

صاحبِ مناقب فاطمہ (علیہا السلام) نے اپنی سند کے ذریعہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے پاس سے ایک گائے گزری فرمایا: ''اس کے شکم میں بچھیا ہے اس کی پیشانی اور دم کے اوپر کا حصہ سفید ہے''. ہم قصاب کے ساتھ گئے اس نے ذبح کیا تو بالکل ویسی ہی بچھیا نکلی. (اثبات: ۱۶۰/۵، ح ۳۵)

﴿معجزہ نمبر ۱۶﴾

﴿عید کے لئے رضوان، خازن جنان کا لباس حاضر کرنا﴾

ابن شہر آشوبؒ اپنی کتاب مناقب میں ابو عبد اللہ مفید نیشاپوری کی کتاب امالی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ عید آئی تو حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے پاس لباس نہ تھے ماں سے عرض کیا: ہمارے علاوہ مدینہ کے تمام بچے زینت کئے ہیں آپ ہم کو کیوں نہیں آراستہ کرتیں؟ فرمایا: ''تمھارے لباس درزی کے پاس ہیں وہ لائے گا تو آراستہ کردوں گی''. شب عید بچوں نے پھر اپنی باتیں دہرائیں. حضرت فاطمہ علیہا السلام رو پڑیں ان پر رقت طاری ہوئی پھر وہی بات دہرائی بچوں نے مزید اصرار کیا جب اندھیرا چھا گیا تو کسی نے دق الباب کیا. حضرت فاطمہ علیہا السلام نے فرمایا: کون؟ عرض کیا: ''اَنَا الْخَيَّاطُ قَدْ جِئْتُ بِالثِّيَابِ: میں درزی ہوں لباس لایا ہوں''.

شہزادی نے دروازہ کھولا دیکھا ایک شخص عید کا لباس لایا ہے. حضرت فاطمہ علیہا السلام کا بیان ہے کہ میں نے کسی مرد کو اخلاق میں اس سے زیادہ باہیبت نہیں دیکھا تھا. وہ ایک رومال دے کر چلا گیا گھر کے اندر لائیں کھول کر دیکھا تو اس میں دو (۲) پیراہن، دو (۲) جبے اور دو (۲) زیر جامہ، دو (۲) ردا، دو (۲) عمامے، دو (۲) جوڑے سیاہ رنگ کے جوتے تھے جن کی پشت سرخ تھی. بچوں کو بیدار کیا، لباس پہنایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے دیکھا بچے آراستہ ہیں گود میں اٹھالیا بوسے دیئے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا: درزی کو دیکھا؟

فرمایا: ہاں! حضورؐ نے فرمایا: وہ درزی نہ تھا وہ رضوان خازن جنان تھا. حضرت فاطمہ علیہا السلام نے پوچھا:

کس نے آپ کو خبر دی؟ فرمایا: ابھی وہ آسمان پر بھی نہ پہنچا تھا کہ جبرئیل علیہ السلام نے آ کر مجھے خبر دے دی۔ (اثبات: ۱۶۳/۵، ۱۶۴، ح ۴۴)

معجزہ نمبر ۱۷

چودہ (۱۴) ماہ کی عمر میں ابوسفیان کو کلمہ پڑھانا

مناقب ابن شہر آشوبؒ میں گزشتہ سند کے ذریعہ محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ جس وقت امام حسن علیہ السلام چودہ (۱۴) ماہ کے تھے اور زمین پر چل رہے تھے ابوسفیان نے حضرت فاطمہ علیہا السلام سے عرض کیا: اے بنتِ محمدؐ! اس بچے کو اس کے جد کی قسم دیں کہ مجھ سے بات کرے۔ امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: اے ابوسفیان! کہو: لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تا کہ میں تمھاری شفاعت کروں۔

پیغمبرؐ نے فرمایا: اس خدا کا شکر جس نے آلِ محمد (علیہم السلام) کے درمیان یحییٰ علیہ السلام بن زکریا علیہ السلام کی نظیر قرار دی۔ (جن کے بارے میں خدا کا ارشاد ہے:) وَ اٰتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا: اور ہم نے انھیں بچپن ہی میں اپنی بارگاہ سے نبوت عطا کی۔ (سورۂ مریم: ۱۹/۱۲؛ اثبات: ۱۶۴/۵، ح ۴۵)

ابوسفیان آنحضرتؐ سے تجدید عہد کے لئے مدینہ آیا تو پیغمبرؐ نے اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دی لہٰذا حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں آ کر عرض کیا: کیا یہ ممکن ہے کہ آپ کے ابن عم مجھے امان دے دیں؟ فرمایا: حضورؐ فیصلہ کر چکے ہیں۔ اس وقت امام حسن علیہ السلام نے فصیح زبان میں فرمایا: اے پسر صخر! شہادتین جاری کرو تا کہ اپنے نانا سے سفارش کر دوں۔ اس وقت آپ صرف چودہ (۱۴) ماہ کے تھے۔ (جلوہ: ص ۱۸۷، باب سوم در معجزات امام حسن علیہ السلام بحوالہ مناقب: ۱۷۳/۳، بحار: ۳۲۶/۴۳، ح ۶)

معجزہ نمبر ۱۸

دختر بادشاہ چین و پسر وزیر کے درمیان عشق، قتل کے بعد دونوں کو زندہ کرنا پھر شادی کرنا

کتاب مجمع البحرین میں سید ولی بن سید نعمت اللہ حسینی نے ایک طولانی حدیث جو حضرت امام حسن علیہ السلام کے معجزہ پر مشتمل ہے، نقل کی جس کا خلاصہ یہ ہے: چین کے ایک بادشاہ کے وزیر کا لڑکا بہت خوبصورت تھا بادشاہ اس سے بہت محبت کرتا تھا اور خود بادشاہ کے ایک ایسی لڑکی تھی جو حسن و جمال میں شہرۂ آفاق تھی بادشاہ اس کو بھی بہت چاہتا تھا بادشاہ کی لڑکی اور وزیر کا لڑکا یہ دونوں آپس میں عاشق ہو گئے تو بادشاہ کو قصہ کی خبر ہو گئی وہ غصہ ہو گیا دونوں کو قتل کرا دیا پھر ان دونوں سے شدید محبت کی بنا پر نہایت پشیمان ہوا تمام وزراء اور علماء کو حاضر کیا تفصیل بیان کی

پوچھا: زندہ کرنے کی کیا تدبیر ہو؟

انھوں نے کہا: مدینہ میں حضرت امام حسن علیہ السلام بن علی علیہ السلام بن ابیطالب علیہ السلام کے علاوہ کوئی زندہ نہیں کرسکتا اگر وہ دعا کردیں تو خدا زندہ کردے گا۔ پوچھا: یہاں سے مدینہ کتنے دنوں کا راستہ ہے؟ لوگوں نے کہا: چھ (۶) ماہ۔ بادشاہ نے ایک شخص کو حاضر کرکے کہا: ایک ماہ کے اندر مدینہ پہنچ کر حسن علیہ السلام بن علی علیہ السلام کو حاضر کرو ورنہ تم کو قتل کردوں گا!

وہ شخص غم زدہ ہو کر باہر نکلا شہر سے دور ہوا وضو کیا نماز پڑھی خدا سے دعا کی کہ اس کی مشکل حل فرمائے۔ یکایک حضرت امام حسن علیہ السلام اس کے پاس حاضر ہوگئے اس کا سر سجدہ سے اٹھایا اپنے کو پہچنوایا۔ وہ شخص پلٹا اس نے بادشاہ کو خبر دی۔ بادشاہ بہت خوش ہوا اس کے حکم سے دونوں مردے لائے گئے حضرت سے زندہ کرنے کی درخواست کی حضرت نے دعا کی وہ زندہ ہوگئے پھر آپس میں شادی کی، الخبر۔ (اثبات: ۵/۱۶۶ تا ۱۶۸، ح ۵۰)

ہاتھ دھونے کے فوائد

قَالَ الْاِمَامُ الْحَسَنُ علیہ السلام:

غَسْلُ الْيَدَيْنِ قَبْلَ الطَّعَامِ يُنْفِي الْفَقْرَ وَ بَعْدَهُ يُنْفِي الْهَمَّ.

(جواہر حسنی: مترجم: اظہری، ح ۳۲، بحوالہ اثنی عشریہ: ص ۵۵؛ فروع کافی: ۶/۲۹۰)

کھانا کھانے سے پہلے دونوں ہاتھوں کو دھونے سے فقر دور ہوتا ہے اور کھانے کے بعد دھونے سے غم وغصہ دور ہوتا ہے۔

نوٹ: آقائے زمانی نے حاشیہ میں لکھا ہے: یہ حدیث ''کافی'' میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔

۵

باب پنجم

معجزات حضرت امام حسین علیہ السلام

صفحہ ۲۵۵ ...تا... صفحہ ۲۶۸

معجزات کی مجموعی تعداد: ۲۲

احادیث حضرت امام حسین علیہ السلام

حدیث نمبر ۱

مَنْ اَحَبَّکَ نَہَاکَ وَ مَنْ اَبْغَضَکَ اَغْرَاکَ: جوتم کو دوست رکھے گا (برائیوں سے) روکے گا اور جوتم کو دشمن رکھے گا (برائیوں پر) ابھارے گا۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۱۲۸/۷۸)

حدیث نمبر ۲

مُجَالَسَةُ اَهْلِ الْفِسْقِ رِيْبَةٌ: اہل فسق و فجور کی صحبت، بدنامی کی بات ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۱۲۲/۷۸)

حدیث نمبر ۳

اَلْبُكَآءُ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ نَجَاةٌ مِنَ النَّارِ: خوفِ خدا سے رونا، دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ مستدرک الوسائل: ۲۹۴/۲)

حدیث نمبر ۴

اَلْعَجَلَةُ سَفَهٌ: جلد بازی (ایک قسم کی) بیوقوفی ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۱۲۲/۷۸)

حدیث نمبر ۵

لَا تَـأْذَنُوْا لِاَحَدٍ حَتّٰى يُسَلِّمَ: آنے والا جب تک سلام نہ کرے اس کو اندر آنے کی اجازت نہ دو۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۱۱۷/۷۸)

﴿معجزہ نمبر ۱﴾

﴿شمر ملعون کے لئے زیورات اہل حرم کا سُرب بن جانا، مصداق آیہ خَسِرَ الدُّنیَا...﴾

شمر (علیہ اللعنة و العذاب) نے اہل حرم کے زیورات اور جو سونے چاندی رہ گئے تھے ان میں تصرف کیا جب وہ کوفہ پہنچا تو ایک سنار کو بلایا تا کہ اپنے گھر کی عورتوں کے لئے ان سے زیورات بنوائے سنار نے گھر لیجا کر جب آگ پر چڑھایا تو دیکھا کہ وہ سُرب (سیسہ: جس سے بندوق کے لئے گولیاں بناتے ہیں) ہو گئے شمر کو خبر دی اس نے کہا:

میرے سامنے آگ پر ڈالو تا کہ تمھاری سچائی معلوم ہو سکے سنار نے اس کے سامنے آگ پر ڈالا وہ بھی سرب بن گیا شمر ملعون نے آیہ خَسِرَ الدُّنیَا وَ الْآخِرَةَ ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِیْنُ: دنیا اور آخرت (دونوں) کا گھاٹا اٹھایا یہ صریحی گھاٹا ہے. (حج: ۲۲/۱۱) کی تلاوت کی اس کو معلوم ہو گیا کہ عذاب ابدی میں گرفتار ہو جائے گا.

(تحفہ: مقصد پنجم، ص ۱۹۴، معجزہ نمبر ۲۱، بحوالہ کشف الغمہ)

﴿معجزہ نمبر ۲﴾

﴿خونِ حسین علیہ السلام سے یہودی کی نابینا، مفلوج و مشلول لڑکی کو مکمل شفا پھر دائرۂ اسلام میں داخل ہونا﴾

کنز الغرائب میں مروی ہے کہ ایک یہودی کے ایک بہت خوبصورت لڑکی تھی وہ ایسے مرض میں مبتلا ہو گئی کہ دونوں آنکھوں سے اندھی ہو گئی، ہاتھ مشلول اور پاؤں مفلوج ہو گئے شہر کے باہر اس کے باپ کا ایک باغ تھا مکان و آب و ہوا تبدیل کرنے کی غرض سے وہاں لے گیا کہ شاید وہاں کی ہوا سے بعض بیماریاں دور ہو جائیں لڑکی وہاں رہنے لگی باپ ہر وقت اس کے پاس رہتا تھا اس کو طرح طرح کی باتوں سے تسلی دیتا تھا.

ایک دن کسی ضرورت سے اس کا باپ شہر میں آیا لڑکی تنہا باغ میں رہی اتفاق سے اس کا کام پورا نہ ہو سکا وہ رات کو شہر ہی میں رہ گیا لڑکی تنہا ایک درخت کے نیچے رات گزارنے پر مجبور ہوئی صبح سویرے ایک دوسرے درخت سے ایک پرندہ کی آواز آئی وہ زار زار رو رہا تھا لڑکی اپنی بیماری سے نالاں تھی مگر پرندہ کا نالہ سن کر اس کی طرف بڑھی تو اس کے دل میں عجیب درد پیدا ہوا اپنے کو پرندہ کی آواز کے سہارے اس درخت کے نیچے پہنچا دیا اندھی تھی مگر

درخت کی طرف سر اٹھایا اتفاق سے اس کی آنکھ میں خون کا ایک قطرہ ٹپکا فوراً آنکھ سے دکھائی دینے لگا دیکھا کہ ایک پرندہ کے پر و بال سے خون کے قطرات ٹپک رہے ہیں یکا یک اس کے ہاتھ پر ایک قطرہ خون ٹپکا فوراً ہاتھ اٹھنے لگا اس نے دوسرا ہاتھ اٹھا لیا اس پر دوسرا قطرہ ٹپکا دوسری آنکھ میں مَل لیا وہ آنکھ بھی ٹھیک ہوگئی پھر دوسرا قطرہ لے کر دوسرے ہاتھ میں بھی مَل لیا وہ بھی متحرک ہوگیا ایک قطرہ پیر پر مَلا چلنے لگی۔

خلاصہ یہ کہ وہ مکمل طور سے شفا پا کر باغ کے چاروں طرف گھومنے لگی اتنے میں اس کا باپ آپہنچا اس نے دیکھا کہ ایک عورت باغ کا چکر لگا رہی ہے اس کو خیال بھی نہ ہوا کہ یہ اسی کی لڑکی ہے پوچھا: اے عورت! تم کون ہو اس باغ میں میری نابینا، لنگڑی، لولی ایک لڑکی تھی وہ کہاں گئی؟ لڑکی باپ کے سامنے آکر کہنے لگی: یَـآ اَبَـتَـا! اَنَـا بِنْتُکَ: میں ہی آپ کی معلول اور مصیبت کی ماری لڑکی ہوں۔

باپ خوشی سے بیہوش ہوگیا ہوش میں آنے کے بعد صحت وشفا کے متعلق پوچھا تو لڑکی نے پوری بات بتائی باپ کو اس درخت کے نیچے لائی جس پر پرندہ بیٹھا تھا یہودی نے دیکھا کہ پرندہ کے بال و پر سے خون جاری ہے کہا: اَیُّھَا الطَّیْرُ الْمُبَارَکُ مَاحَالُتکَ؟ اے مرغ ہمایوں بال! فرخندہ فال! خجستہ حال! یہ تیرے بال و پر کے اوپر کیسا خون ہے اس میں شفاء کی تاثیر کہاں سے آئی؟

پرندہ، الہامِ خدا سے یہودی کے لئے گویا ہوا: ہم چند پرندے کل آب ودانہ کی تلاش میں نکلے ہر پرندہ ایک سمت روانہ ہوگیا دو پہر میں دھوپ کی شدت سے اکثر پرندے فلاں درخت پر جمع ہوگئے ہر ایک اپنے اپنے کھائے ہوئے آب ودانہ کی بات کر رہا تھا یکا یک ہم کو خطاب ہوا کہ اے پرندو! حضرت امام حسین علیہ السلام کربلا کی گرم دھوپ میں بریان ہوگئے تم لوگ سایہ میں بیٹھے ہو! اہل آسمان وزمین، ماتم ومصیبت میں مشغول ہیں تم لوگ آب ودانہ کی فکر میں ہو! یہ سن کر ہم الہامِ الٰہی کے ذریعہ جانبِ کربلا روانہ ہوگئے پہنچے تو حضرت امام حسین علیہ السلام شہید ہوچکے تھے اس وقت تک بدن سے خون جاری تھا ہم سب رو پڑے میں نے اپنے کو حضرت کے بدن مطہر پر گرادیا اپنے بال و پر کو بدن مبارک سے مس کیا یہ وہی خون مبارک ٹپک رہا ہے جہاں پر اس خون کا ایک قطرہ ٹپکا وہاں خیر وبرکت حاصل ہوگئی۔

یہودی نے یہ سن کر کہا: اگر حسین علیہ السلام کے نانا، حق پر نہ ہوتے تو ان کی اولاد میں یہ برکت نہ ہوتی میری لڑکی ان کے خون سے شفا نہ پاتی پھر وہ اپنے تمام گھر والوں کے ساتھ دائرۂ اسلام میں داخل ہوگیا جب لوگ اس کے اسلام لانے کا سبب پوچھتے تھے تو وہ اِس عجیب حکایت کو بڑی تفصیل سے بیان کرتا تھا۔ (تحفہ: مقصد پنجم، ص ۱۹۵،

۱۹۶، معجزہ نمبر ۲۷، بحوالہ ہائے ذریعۃ النجاح، جامع الاسرار، مناقب خوارزمی، روضۃ الشہداء)

معجزہ نمبر ۳

سرِ حسین علیہ السلام پر نگہبان پچاس (۵۰) افراد کو فرشتوں کا جلانا، ایک کی صورت سور کی سی ہو جانا، اس کو بجلی کا جلانا

ابوالمفاخر نے نقل کیا ہے کہ میں نے خانۂ کعبہ کے طواف میں ایک ایسے شخص کو دیکھا جو اپنے چہرہ پر نقاب ڈالے ہوئے تھا وہ یہ دعا کر رہا تھا: خدایا! مجھ کو بخش دے اگر چہ میں جانتا ہوں کہ مجھ کو معاف نہ کرے گا. سادات اور حرم کے مشائخ کہہ رہے تھے رحمت خدا سے ناامیدی کفر ہے ... اس نے بتایا کہ شہادت حسین علیہ السلام کے بعد ہم پچاس (۵۰) افراد ان کا سر مبارک شام لے جا رہے تھے جہاں ٹھہرتے وہاں سر کے چاروں طرف بیٹھ کر شراب خواری کرتے تھے میں شقاوت پر گریہ کر رہا تھا ایک دن عادت کے مطابق شراب پینے کے بعد سب لوگ سو گئے مجھ کو نیند نہیں آ رہی تھی یکا یک نالہ و فریاد کی آواز آئی مجھ کو ایسا لگا کہ آسمان میں دروازہ کھل گیا ہے چند فرشتے اور چند عظیم انبیاء علیہم السلام اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چند صحابیوں منجملہ حضرت علی علیہ السلام امام حسن علیہ السلام ... حمزہؓ اور جعفر طیارؓ کے ساتھ سر کی زیارت کے لئے آئے سب لوگ گریہ کر رہے تھے پھر جبرئیل نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! اگر آپ اجازت دیں تو میں اہل کوفہ و شام کے ساتھ وہ کروں جو قوم لوط کے ساتھ کر چکا ہوں.

آنحضرتؐ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ قیامت کے دن ان پر حجت تمام کر کے بدلہ لوں جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا: چند ملائکہ نازل ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم کو حکم ہوا ہے کہ ان پچاس (۵۰) افراد کو ہلاک کر ڈالیں.

پیغمبرؐ نے فرمایا: ان کو جو حکم ہوا ہے ٹھیک ہے. پس فرشتوں نے ہاتھوں میں لئے ہوئے آتشی حربوں سے مارنا شروع کر دیا جس پر مار پڑی وہ جل کر ختم ہو گیا اس طرح سے انچاس (۴۹) افراد جل گئے جب فرشتے میرے پاس پہنچے تو میں نے کہا: **اَلْاَمَانَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ!** اے خدا کے رسولؐ! مجھے امان و پناہ دیجئے!

آپؐ نے فرمایا: **لَاغَفَرَ اللّٰہُ**: خدا تجھے نہ بخشے! مجھ کو ذرا بھی شک نہیں کیونکہ پیغمبرؐ نے جو فرمادیا وہ ہو کر رہے گا. اہل حرم نے کہا: کیوں چہرہ پر نقاب ڈال رکھی ہے؟ کہا: اس واقعہ کے خوف سے میری حالت متغیر ہو گئی ہے.

پھر لوگوں کے اصرار پر اس نے نقاب الٹی تو اس کا منہ سور جیسا تھا، دانت کتے اور سور کی طرح منہ سے باہر نکلے ہوئے تھے. سادات اور حرم کے مشائخ نے کہا: ہمارے پاس سے دور ہو جاؤ تمہاری شامت و نحوست، حاضرین تک نہ پہنچ جائے! وہ نقاب ڈال کر حرم سے باہر نکلا دس (۱۰) قدم نہ چلا تھا کہ ہوا سے بجلی آئی اس نے ملعون کو جلا دیا، ملخصاً. (تحفہ: مقصد پنجم، ص ۱۹۹، ۲۰۰، معجزہ نمبر ۳۱، بحوالۂ جامع الاسرار)

معجزہ نمبر ۴

اسیران و بیمار کربلا کی حمایت پر یحییٰ حرانی یہودی کی کفار سے جنگ، یحییٰ کی شہادت، اس کی زیارت گاہ پر دعا کی قبولیت:

روایت ہے کہ جب دشمنان اسلام، حضرت امام حسین علیہ السلام کا سر انور شام لے جا رہے تھے اس دوران، حران نام کے مقام پر پہنچے وہاں ایک ٹیلہ پر یحییٰ حرانی یہودی کا گھر تھا وہ ان کفار کا استقبال کرنے کے لئے باہر نکلا سروں کا نظارہ کرنے لگا یکایک اس کی نظر حضرت امام حسین علیہ السلام کے سر منور پر پڑی دیکھا کہ لبوں میں حرکت ہے اس نے جو آگے بڑھ کر کان لگایا تو یہ کلمات سنے : وَ سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا اَىَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُوْنَ: اور جن لوگوں نے ظلم کیا ہے انھیں عنقریب ہی معلوم ہو جائے گا کہ وہ کس جگہ لوٹائے جائیں گے. (شعراء: ۲۶/۲۲۷)

یحییٰ کو تعجب ہوا پوچھا: یہ کس کا سر ہے؟ کفار نے کہا: یہ امام حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام کا سر ہے. پوچھا: ان کی ماں کا کیا نام ہے؟ کہا: حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام بنت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم.

یحییٰ یہودی نے کہا: اگر ان کے نانا کا دین حق نہ ہوتا تو ان سے معجزہ ظاہر نہ ہوتا پس کلمۂ شہادت زبان پر جاری کیا، سر سے عمامہ اتار دیا ایک ہزار درہم حضرت سجاد علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا کہ اپنی ضروریات میں خرچ کریں.

کفار جو سر لیجانے پر مامور تھے انھوں نے اس کو ڈرایا کہ تو نے یہ کیا کیا؟ والیٔ شام کے دشمنوں کی [illegible]یت کررہے ہو؟ ان اسیروں کے پاس سے دور ہٹ جاؤ ورنہ تمھارا سر قلم کر دیں گے. یحییٰ جو نہایت اخلاص کے [illegible]تھ شوق محبت میں سرشار تھا اس نے اپنے نوکروں سے تلوار منگائی تکبیر کہتے ہوئے ان پر حملہ آور ہو گیا پانچ (۵) کفار کو قتل کر دیا آخر کار خود بھی شہید ہو گیا آج کل اس کی قبر دروازۂ حران میں مشہور و معروف ہے اس کو "یحییٰ شہید" کہتے ہیں وہاں پر دعا قبول ہوتی ہے. (تحفہ: مقصد پنجم، ص ۲۰۰، ۲۰۱، بحوالہ جامع الاسرار)

معجزہ نمبر ۵

ابن زیاد بدنہاد کی قبا، جبہ، پاجامہ اور ران پر خونِ سر حسین علیہ السلام سے سوراخ اس کے اندر لاعلاج بدبو

مروی ہے کہ جب سرہائے شہدائے کربلا علیہم السلام، ابن زیاد ملعون کے پاس پہنچے تو اس ملعون نے حضرت سید الشہداء علیہ السلام کے سر مبارک کو اٹھا کر اپنی ران پر رکھ لیا اس کی قبا پر ایک قطرہ خون ٹپکا تو قبا، جبہ، پاجامہ اور ران پر سوراخ کر دیا پھر زمین میں غائب ہو گیا مگر اس کی ران کا سوراخ باقی رہ گیا بہت علاج کیا مگر شفا نہ مل سکی اس زخم

سے بہت بری بدبو نکلتی تھی کسی کو برداشت کرنے کی تاب نہ تھی وہ ہر وقت وہاں پر مشک کی تھیلی باندھے رہتا تھا مگر پھر بھی اس کی بدبو مشک کی خوشبو پر غالب رہتی تھی وہ اپنے قتل تک اس درد میں مبتلا تھا۔ ابراہیم نے رشتے داروں کے درمیان اس کے اونٹ کو اسی علامت کے ذریعہ پہچانا جیسا کہ مختار نامہ میں مذکور ہے۔ (تحفہ: مقصد پنجم، ص ۲۰۱، معجزہ نمبر ۳۴، بحوالہ روضۃ الشہداء)

معجزہ نمبر ۶

شہادت حضرت امام حسین علیہ السلام پر خوشی منانے سے ایک خارجی کی داڑھی میں چراغ کی چنگاری لگنا نہر میں بھی آگ کا نہ بجھ سکنا:

کنز الغرائب میں اسماعیل بن اسدی سے روایت کی ہے کہ خوارج میں سے ایک شخص ہمارے پاس تھا ہم شہادت امام حسین علیہ السلام کے متعلق باتیں کر رہے تھے اہل مجلس سے ایک شخص نے کہا: شہادت امام حسین علیہ السلام سے کوئی بھی خوش نہ ہوا مگر یہ کہ وہ بہت بری موت مرا اس خارجی نے کہا: تم نے جھوٹ کہا میں ان کی شہادت پر خوش ہوں مجھ کو کوئی صدمہ نہ پہنچا! اسی مجمع میں چراغ سے ایک چنگاری اڑی قدرت الٰہی سے اس کی داڑھی پر جا لپٹی وہ جلنے لگی وہ ملعون اٹھا پانی کی طرف دوڑا پانی کی نہر میں کود پڑا مگر کسی طرح آگ نہ بجھی پانی کے اندر اس کا گوشت و پوست جلتا رہا پانی اور آگ ہی کے درمیان دوزخ میں پہنچ گیا اور اُولوا الالباب پر اُغْرِقُوا فَاُدْخِلُوا نَارًا: ڈبو دیئے گئے پھر جہنم میں جھونک دیئے گئے۔ (سورۂ نوح: ۷۱/۲۶) کا راز، ظاہر و جلوہ گر ہو گیا۔ (تحفہ: مقصد پنجم، ص ۲۰۱، معجزہ نمبر ۳۵، بحوالہ ہائے جامع الاسرار، مناقب خوارزمی، روضۃ الشہداء، کفایۃ المومنین)

معجزہ نمبر ۷

دریائے فرات پر نگہبان شخص کو رسولؐ نے قطران پلایا، منہ کی بہت بری بدبو سے سب کو اذیت

شیخ حسن بصری سے منقول ہے کہ ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے مسائل شرعیہ کی تعلیم کی درخواست کی جب کہ ہم کو اس کی صحبت سے نہایت نفرت تھی کیوں کہ بات کے وقت اس کے منہ سے ایسی بدبو نکلتی تھی کہ کسی شامہ کو سونگھنے کی تاب نہ تھی ہم کو اس کی علت پوچھنے سے شرم آتی تھی آخر کار ایک دن پوچھ ہی لیا وہ بہت شرمندہ ہو کر کہنے لگا کہ پوچھا ہے تو بتائے دیتا ہوں لیکن مجھ کو شرمندہ نہ کرنا میں ان لوگوں کے ساتھ تھا جو دریائے فرات پر پہرہ دار تھے واقعۂ کربلا کے بعد ایک دن میں نے خواب دیکھا کہ قیامت برپا ہے مجھ کو شدید پیاس لگی ہے ہر طرف پانی ڈھونڈ رہا ہوں نہیں مل رہا ہے یکا یک کیا دیکھا کہ جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) علی مرتضیٰ علیہ السلام

فاطمہ زہرا (علیہا السلام) حسن مجتبیٰ علیہ السلام حسین سید الشہداء علیہ السلام اور بعض بزرگان وصحابہ حوض کوثر کے کنارے بیٹھے ہیں بعض صحابی کھڑے ہیں وہاں پر چند سقا لوگوں کو پانی پلا رہے ہیں میں نے حضرت رسولؐ کے پاس آ کر ان سے پانی طلب کیا فرمایا: اس کو پانی دے دو! مجھ کو کسی نے پانی نہ دیا میں نے تین (۳) مرتبہ فریاد بلند کی کسی نے فریاد نہ سنی میری آتش عطش پر کسی نے پانی نہ ڈالا۔

چوتھی مرتبہ فریاد کی کہ مجھ کو پانی کیوں نہیں دے رہے ہیں؟ لوگوں نے رسولؐ سے عرض کیا: یہ شخص دریائے فرات پر پہرہ دار تھا لشکر حسینی کو پانی نہیں دے رہا تھا۔ حضرتؐ نے فرمایا: اِسْقُوْهُ قِطْرَان: اس کو قطران (نہایت سیاہ وبدبودار مادہ، تارکول) پلا دو! جب میں نے پیا تو بیدار ہو گیا میرے اندر یہ بدبو پیدا ہو گئی میں جو کچھ بھی پیتا ہوں وہ قطران بن جاتا ہے پی کر میں پریشان ہو جاتا ہوں اور اس کی بدبو لوگوں کو اذیت کرتی ہے۔

شیخ حسن نے کہا: اب ہمارے پاس نہ آنا ہم کو اذیت نہ دینا! اس کے بعد وہ معذرت کر کے چلا گیا اور تھوڑے ہی دنوں میں بہت زیادہ ذلت کے ساتھ مر گیا۔ (تحفہ: مقصد پنجم، ص ۲۰۱، ۲۰۲، معجزہ نمبر ۳۶، بحوالہ ہائے جامع الاسرار، روضۃ الشہداء، قصص الانبیاءؑ)

معجزہ نمبر ۸

حضرت امام حسین علیہ السلام کی قمیص پہننے پر مرض برص وبال خور پیدا ہونا

مروی ہے کہ جعونہ خضرمی ملعون نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی قمیص کو بدن اطہر سے اتار کر پہنا تو وہ مبروص ہو گیا اس قمیص میں نیزہ، تیر وشمشیر سے زخم وجراحت کے ایک سو ستر (۱۷۰) سوراخ تھے۔

دوسری روایت میں ہے کہ عبدالرحمن حصین لعین نے آنحضرتؑ کی قمیص پہنی تو وہ مبروص ہو گیا اس کی داڑھی اور سر کے سارے بال جھڑ گئے وہ تمام لوگوں کے لئے عبرت بن گیا۔ (تحفہ: مقصد پنجم، ص ۲۰۲، معجزہ نمبر ۳۸، بحوالہ ہائے روضۃ الشہداء، روضۃ الواعظین)

معجزہ نمبر ۹

تلوار لینے والے پر عذاب پروردگار

مروی ہے کہ اسود بن حطا نے آنحضرتؑ کی تلوار اٹھالی تو اس پر جذام عارض ہو گیا اور اس کے تمام اعضاء میں خورہ (کوڑھ) ہو گیا وہ جھڑ گئے۔ (تحفہ، مقصد پنجم، ص ۲۰۲ معجزہ نمبر ۳۹)

معجزہ نمبر ۱۰

مالک کا زرہ کو لینا، اس کا دیوانہ ہونا، سر پر پتھر کی چوٹ کھا کر مرجانا

نقل ہے کہ مالک بن یسار نے حضرت امام حسین علیہ السلام کی جوشن (زرہ) کو لے لیا تو اس کی عقل زائل ہوگئی وہ فضول باتیں بکنے لگا لوگ اس کا مذاق کرنے لگے اس پر پتھر مارنے لگے آخر کار کسی نے مذاق میں اس کے سر پر پتھر مارا تو سر پھٹ گیا. (تحفہ، مقصد پنجم، ص ۲۰۲، معجزہ نمبر ۴۰، بحوالہ ہائے جامع الاسرار، روضۃ الشہداء، روضۃ الواعظین)

معجزہ نمبر ۱۱

حضرت امام حسین علیہ السلام کے سفید اونٹ کو اتنا مارنا کہ اس کا مرجانا مگر اسیران کربلا کو سوار نہ کرنا

مروی ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے کئی اونٹ کفار نے پکڑ لئے کربلا سے روانگی کے وقت جب ان پر سوار کرنے کے لئے لائے تو ان میں ایک سفید اونٹ تھا اس نے دوسرے اونٹوں سے کہا: تم پر وائے ہو تم جانتے ہو کہ تم کو کیوں لائے ہیں؟ انھوں نے آل رسولؐ و بنات بتولؑ کو اسیر کیا ہے ان کو ہم پر سوار کریں گے. اس اونٹ کو بہت مارا مگر اس نے اپنی جگہ سے حرکت نہ کی آخر کار اتنا مارا کہ وہ مر گیا اپنی جان، سید الشہداء علیہ السلام پر نثار کردی.
(تحفہ: مقصد پنجم، ص ۲۰۲، معجزہ نمبر ۴۱، بحوالہ ہائے جامع الاسرار، روضۃ الشہداء)

معجزہ نمبر ۱۲

ابن زیاد بدنہاد کی ناک کے سوراخ میں بڑا سانپ

مروی ہے کہ جب ابن زیاد اور اس کے ساتھیوں کا سر مسجد کوفہ میں لایا گیا اور مسجد کے صحن میں رکھا گیا تو عمار بن عمری کا بیان ہے کہ میں وہاں پہنچا لوگوں کا شور سنا کہ "آیا!" اتنے میں ایک بڑا سانپ آکر سروں کے اندر داخل ہوگیا پھر وہ عبداللہ زیاد کی ناک کے سوراخ میں گھس کر تھوڑی دیر میں باہر نکلا پھر غائب ہوگیا اس کے بعد لوگوں کا دوبارہ شور بلند ہوا کہ "آیا!" میں نے دیکھا کہ پھر وہی سانپ آیا اور پہلے کی طرح اس کی ناک کے سوراخ میں گھس گیا کئی مرتبہ اس کا مشاہدہ ہوا.

علماء نے فرمایا ہے کہ یہ اس کی اس گستاخی کی سزا ہے جو اس نے امام حسین علیہ السلام کے سر مبارک کے ساتھ کی تھی اس پر کھلے ہوئے عذاب کی یہ ایک علامت ہے. (تحفہ: مقصد پنجم، ص ۲۰۲، معجزہ نمبر ۴۲، بحوالہ روضۃ الشہداء)

معجزہ نمبر ۱۳

پاجامہ کا زار بند لینے کے لئے مولا کے دونوں ہاتھ قلم کرنا، اس ملعون کے دونوں ہاتھ پیر قلم کرنا اور آنکھیں اندھی ہونا:

لوگوں نے ایک ایسے نابینا کو دیکھا جس کے دونوں ہاتھ اور پیر نہ تھے وہ دعا کر رہا تھا: ''یا رب! مجھ کو عذاب دوزخ سے نجات دے!'' لوگوں نے کہا: تم پر خدا کی طرف سے کون سی عقوبت وسزا باقی رہ گئی ہے کہ عذاب دوزخ سے نجات چاہتے ہو؟

کہا: آؤ میری داستان سنو! میں کربلا میں امام حسین علیہ السلام کو شہید کرنے والے کفار کے ساتھ تھا جب فوج چلی گئی تو میں نے دیکھا کہ امام حسین علیہ السلام کے پاجامہ کا زار بند بڑا خوبصورت تھا سوچا اس کو نکال لوں حضرت نے داہنے ہاتھ سے اس کو پکڑ لیا میں نے ہاتھ قلم کر دیا زار بند کو نکالنا چاہا تو انھوں نے بائیں ہاتھ سے اس کو پکڑ لیا میں نے حضرت کا بایاں ہاتھ بھی کاٹ دیا اب جو زار بند نکالنا چاہا تو سخت زلزلہ آ گیا میں نے خوف سے چھوڑ دیا خدا نے مجھ پر نیند طاری کر دی میں مقتولین کے لاشوں کے درمیان سو گیا خواب میں دیکھا کہ حضرت پیغمبرؐ، امیر المومنین (علیہ السلام) اور حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام یہ تمام حضرات وہاں پر آئے ہیں اور ان حضرات نے سید الشہداء علیہ السلام کے بدن کو حلقہ میں لیا ہے حضرت فاطمہ زہراء علیہا السلام کہہ رہی تھیں:

میرے بیٹے! تم کو کافروں نے قتل کر دیا خدا ان کو قتل کر دے۔ پھر پوچھا یہ کس نے کیا؟ امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: مادر گرامی! شمر ملعون نے مجھ کو قتل کیا یہ شخص جو سویا ہے اس نے میرے دونوں ہاتھ قلم کر دیئے۔ یہ کہہ کر میری طرف اشارہ کیا۔ جناب فاطمہ (علیہا السلام) نے میری طرف دیکھ کر یہ بددعا دی: ''خدایا! اس کے دونوں ہاتھ اور پیر قطع کر دے، دونوں آنکھیں اندھی کر دے، آتش دوزخ میں داخل کر!''

میں بیدار ہوا تو میری دونوں آنکھیں اندھی، دونوں ہاتھ پیر کٹ کر الگ ہو چکے تھے مجھے ان کی بددعا لگ گئی اب صرف آتش دوزخ باقی ہے۔ (تحفہ، مقصد پنجم، ۲۰۳، ص ۲۰۳، معجزہ نمبر ۴۳، بحوالہ قصص الانبیاءؑ)

کتاب اثبات میں ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساربان (علیہ النیران) نے حضرت کے دونوں ہاتھ قلم کئے جب کہ اس وقت بدن مبارک بغیر سر کے تھا۔ (اثبات: ۲۰۵/۵، ح ۶۵، بحوالہ کتاب ہدایہ: حسین بن حمدان)

معجزہ نمبر ۱۴

قاتلان حسین علیہ السلام کا ساتھ دینے والے شخص کا اندھا ہو جانا

ابن ریاح سے روایت ہے کہ میں نے ایک ایسے نابینا کو دیکھا جو قتل امام حسین علیہ السلام میں شریک تھا لوگوں نے اجتماع کر کے سبب پوچھا تو اس نے کہا: ہم دس افراد قتل امام حسین علیہ السلام میں شریک تھے میں نے حضرت پر کوئی حملہ نہ کیا جب وہ شہید ہو گئے تو میں اپنے گھر آیا رات میں خواب دیکھا کہ ایک شخص میرے پاس آیا وہ کہنے لگا:

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجابت کرو! میں نے کہا: مجھ کو ان سے کیا سروکار ہے؟ اس نے میرا گریبان پکڑ کر کھینچا میں نے دیکھا کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما ہیں انھوں نے آستینیں اوپر چڑھائی ہیں ہاتھ میں حربہ اور آگے ایک نطع (چمڑے کا وہ فرش جس پر مجرم کو قتل کیا جاتا ہے) پڑا ہے وہ حربہ، آگ کی تلوار تھی نو (۹) افراد جو میرے ساتھ تھے ایک ایک کر کے سب کو اس سے قتل کر دیا جس پر ایک ضربت پڑتی اس سے آگ کے شعلے بھڑکتے تھے. میں نے آنحضرتؐ کے پاس جا کر زانوئے ادب تہہ کیا عرض کیا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مجھ کو جواب نہ دیا بہت دیر کے بعد سر اٹھا کر فرمایا: یَا عَبدَ اللّٰہِ! تو نے میرا پردۂ حرمت چاک کر ڈالا، میری عترت کو قتل کر دیا اور تم نے میرے حق کا خیال نہ رکھا.

میں نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! خدا کی قسم! میں نے تلوار و نیزہ نہ چلایا ان پر تیر نہ مارا فرمایا: یہ سچ ہے لیکن تم نے لشکر کفار میں شریک ہو کر ان کی تعداد میں اضافہ کیا میرے پاس آؤ! ان کے قریب گیا تو ایک طشت میں بھرا ہوا خون دیکھا فرمایا: یہ میرے بیٹے حسین علیہ السلام کا خون ہے پھر اس میں سے تھوڑا سا خون میری آنکھ میں لگا دیا جب میں بیدار ہوا تو میری دونوں آنکھیں اندھی ہو چکی تھیں اس وقت سے کچھ دکھائی نہیں دیتا ہے. (تحفہ: مقصد پنجم، ص ۲۰۳، معجزہ نمبر ۴۴)

معجزہ نمبر ۱۵

قتل ابراہیم پر پوری امت کا جہنمی بننا، قتل حسین علیہ السلام پر صرف آدھی امت کا جہنمی ہونا

کتاب اثبات الوصیۃ میں علی بن حسین مسعودی ایک حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ خدا نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وحی کی اور مخیرؐ کیا کہ یا ابراہیم [فرزند پیغمبرؐ] زندہ اور ان کے بعد باقی رہیں پوری امت ان کے قتل میں شریک ہو پھر دوزخ میں جائے. یا حسین علیہ السلام باقی رہیں اور خدا انھیں آپ کے بعد امام بنائے تو صرف آدھی امت ان کے قتل میں شریک ہو. پیغمبرؐ نے دوسری بات کو اختیار کیا. (اثبات: ۵/۱۷۴، ح ۱۴)

معجزہ نمبر ۱۶

تربت مقدس امام حسین علیہ السلام کے ساتھ گستاخی کرنے پر جگر، تلی، پھیپھڑا اور دل کا باہر نکلنا اور پھر مرجانا

کتاب امالی میں شیخ ابوعلی حسن بن محمد بن حسن طوسیؒ نے یوحنائے نصرانی سے نقل کیا ہے کہ میں موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کے پاس گیا وہ دیوانہ ہوگیا تھا تکیہ پر ٹیک لگائے تھا اس کے سامنے ایک طشت تھا جس میں اس کے اندرون شکم کی چیزیں تھیں قصہ کی تفصیل پوچھی تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ایک گھنٹہ پہلے بالکل صحیح وسالم بیٹھا تھا حضرت امام حسین علیہ السلام کے سلسلہ میں گفتگو شروع ہوئی تو موسیٰ نے کہا: شیعوں نے ان کے بارے میں اتنا غلو کیا ہے کہ ان کی تربت کو دوا کی جگہ کھاتے ہیں. بنی ہاشم کا ایک شخص موجود تھا اس نے کہا: میں شدید مرض میں گرفتار تھا بہت زیادہ علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا میری دایہ نے تربت امام حسین علیہ السلام کی سفارش کی میں نے لے کر کھایا مجھ کو شفا حاصل ہوگئی.

موسیٰ نے پوچھا: تھوڑی سی تربت تمھارے پاس ہے؟ اس نے کہا: ہاں! پھر وہ گیا لے کر آیا اس کو دیا موسیٰ نے خاک پاک کی تحقیر کرتے ہوئے اور جو لوگ اس کے ذریعہ شفاء حاصل کرتے ہیں ان کا بھی استہزاء کرتے ہوئے اپنی نشیمنگاہ (دبر) میں رکھ لیا فوراً فریاد کرنے لگا: اَلنَّار! اَلنَّار! اَلطَّشت! اَلطَّشت! آگ! آگ! طشت! طشت! طشت لایا گیا تو کہا دیکھو یہ چیزیں نکل آئیں. جب میں نے دیکھا تو اس کا جگر، تلی، پھیپھڑا اور اس کا دل، طشت میں تھا وہ سحر کے وقت مرگیا.

یوحنا، نصرانی عقیدہ پر باقی رہتے ہوئے بھی حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جاتا تھا پھر بعد میں وہ مسلمان ہوگیا وَحَسُنَ اِسْلَامُہ: دین اسلام کے متعلق اس کا عقیدہ بہتر ہوگیا. [شیعہ ہوگیا کیونکہ ولایت کے بعد ہی اسلام، کامل وحَسَن (نیکو) ہوتا ہے]۔ (اثبات: ۵/۱۸۲، ح ۱۱۱)

معجزہ نمبر ۱۷

حکم متوکل سے قبر حسین علیہ السلام پر تیر بارانی کرنے والوں کی ہلاکت

امالی طوسیؒ میں ابراہیم دیزج سے ایک حدیث میں منقول ہے کہ متوکل نے مجھ کو حکم دیا کہ کربلا جا کر قبر حسین علیہ السلام پر ہل چلا کر ان کے آثار مٹا دو! چنانچہ ہم عصر کے وقت فوج لے کر کدال اور پھاوڑے کے ساتھ کربلا پہنچے میں نے اپنے غلاموں اور ساتھیوں کو حکم دیا کہ پوری فوج کو قبر خراب کرنے اور اس پر ہل چلانے کے لئے ابھارتے رہیں میں خود سوگیا یکا یک بلند آواز میں شور ہوا غلاموں نے مجھ کو بیدار کیا میں خوفزدہ ہو کر اٹھا اور میں نے ان سے پوچھا: کیا بات ہے؟ کہا: بہت عجیب ہے. میں نے پوچھا: کیا ہے؟ انھوں نے بتایا کہ قبر کے پاس کچھ افراد

ہیں جو قبر پر ہاتھ نہیں لگانے دیتے وہ ہمارے اوپر تیر چلا رہے ہیں.

میں تحقیق کے لئے ان کے ساتھ گیا واقعاً ان کی بات صحیح تھی یہ شب سیزدہم کی بات ہے. میں نے کہا: تم لوگ ان کو تیر مارو! جب تیر مارا تو وہ سارے تیر ہمارے ہی لشکر کی طرف پلٹ آئے جو تیر چلاتا اسی کی طرف تیر واپس آجاتا اور اس کو قتل کر ڈالتا تاہم خوفزدہ ہو کر واپس آگئے. اس کے بعد ذکر کیا ہے کہ اس کو قتل متوکل کی خبر ملی.

اس کے بعد صاحبِ اثبات فرماتے ہیں: اس کے پہلے بھی تیر چلائے گئے جن کے ذریعہ قبر شگافتہ ہو گئی تھی. (اثبات: ۱۸۳/۵، ح ۱۴)

معجزہ نمبر ۱۸

فضائل کی تاب نہ لا کر فرار کرنا، ساتھیوں کو جواب تک نہ دینا

خرائج راوندیؒ میں عبد الرحمن بن کثیر نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ چند افراد حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کیا: یا ابا عبد اللہ! خدا نے آپ کو جو فضائل عطا کئے ہیں ہم سے بیان فرمائیے! ارشاد فرمایا: تم لوگ تاب نہ لا سکو گے. عرض کیا: ہم برداشت کر لیں گے.

فرمایا: اگر تم سچ کہتے ہو تو تم میں سے صرف دو (۲) افراد کنارے چلیں تا کہ میں ایک سے ہمکلام ہوں اگر وہ تحمل کر سکے گا تو تم سب لوگوں کو بتا دوں گا.

جب دونوں کنارہ گئے حضرت نے ایک شخص سے بات کی تو وہ دیوانوں کی طرح اٹھا اور فرار کر گیا. اس کے ساتھیوں نے بات کی ان کو جواب تک نہ دیا یہ دیکھ کر سب لوگ واپس ہو گئے. (اثبات: ۱۹۴/۵، ح ۳۴)

معجزہ نمبر ۱۹

فضائل کو تحمل نہ کر سکنا حدیث پوری ہونے سے پہلے سر اور داڑھی کے بالوں کا سفید ہو جانا

خرائج راوندیؒ میں عبد الرحمن بن کثیر نے حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک شخص امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: خدا نے آپ کو جو فضائل عطا کئے ہیں مجھ سے بیان فرمائیے!

ارشاد فرمایا: تم ان کے تحمل کی طاقت نہیں رکھتے. عرض کیا: میں تحمل کر لوں گا حضرت نے اس سے ایک حدیث بیان کی ابھی حدیث پوری بھی نہ ہوئی تھی کہ اس کے سر اور داڑھی کے تمام بال سفید ہو گئے وہ حدیث بھول گیا. حضرت نے فرمایا: رحمت خدا اس کے شامل حال ہو گئی کہ حدیث کو بھلا دیا. (اثبات: ۱۹۵/۵، ح ۳۵)

معجزہ نمبر ۲۰

شاہِ ولایت حضرت علی علیہ السلام کی زیارت کرانا

خرائج راوندیؒ میں حضرت باقر علیہ السلام نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام کے بعد چند لوگ حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے عرض کیا: یابن رسول اللہؐ! آپ کے پدر بزرگوار ہم کو جو عجائبات دکھاتے تھے ان میں سے آپ کے پاس کیا ہیں؟ فرمایا: میرے بابا کو پہچانتے ہو؟

عرض کیا: ہم سبھی لوگ پہچانتے ہیں. کمرہ کے دروازہ پر جو پردہ تھا اس کو اٹھایا اور فرمایا: دیکھو! ان لوگوں نے دیکھا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام موجود ہیں. انھوں نے کہا: ہم شہادت دیتے ہیں کہ حضرت علی علیہ السلام خدا کے خلیفہ ہیں اور آپ ان کے فرزند ہیں. (اثبات: ۱۹۵/۵، ح ۳۶ و ۳۷، بحوالہ خرائج و بصائر)

معجزہ نمبر ۲۱

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اپنی قتلگاہ دکھانا اور عاشور بروز شنبہ شہید ہونے کی خبر دینا

کتاب ہدایہ میں حسین بن حمدان نے ایک حدیث میں اپنی سند کے ذریعہ امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ام سلمہؓ نے حضرت کو عراق جانے سے منع فرمایا اور قتل وشہادت پر اظہار حزن وملال کیا تو فرمایا: اے مادر گرامی! اگر آج نہ جاؤں تو کل اور اگر کل بھی نہ جاؤں تو پھر پرسوں جاؤں گا میں اپنی شہادت کا دن، وقت اور محل سب کچھ جانتا ہوں اگر آپ چاہیں تو اپنی قتل گاہ دکھادوں.

عرض کیا: دیکھنا چاہتی ہوں پس بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سے زیادہ کچھ نہ کہا زمین پست ہوئی تو اپنی اور اپنے اصحابؓ کے قتل ہونے کی جگہ ان کو دکھا دیا اس کے بعد فرمایا: اِنّی مَقتُولٌ یَومَ عَاشُورَآء یَومَ السَّبت: میں عاشور کو شنبہ کے دن شہید ہو جاؤں گا. (اثبات: ۲۰۳/۵، حدیث نمبر ۶۰)

معجزہ نمبر ۲۲

حضرت علی اکبر علیہ السلام کو بغیر فصل کے ستونِ مسجد سے انگور اور کیلے کھلانا

صاحبِ کتاب ''مناقب فاطمة (علیها السلام) و وُلدها'' نے اپنی سند کے ذریعہ کثیر بن شاذان سے روایت کی ہے کہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ان کے فرزند حضرت علی اکبر علیہ السلام نے انگور کی فرمائش کی جب کہ انگور کی فصل نہ تھی حضرت نے ستون پر ہاتھ مارا تو انگور اور کیلے نکلے ان کو کھلا کر فرمایا: دوستان خدا کے لئے جو چیزیں خدا کے نزدیک ہیں وہ اس سے بھی زیادہ ہیں. (اثبات: ۲۰۶/۵، حدیث نمبر ۷۰)

معجزات حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

صفحہ ۲۶۹ ... تا ... صفحہ ۲۸۲

معجزات کی مجموعی تعداد: ۱۶

احادیث حضرت امام زین العابدین علیہ السلام

حدیث نمبر۱

مَجَالِسُ الصَّالِحِیْنَ دَاعِیَۃٌ اِلَی الصَّلَاحِ: نیک لوگوں کی صحبت، نیکی کی دعوت دیتی ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص۲۸۳)

حدیث نمبر۲

اِیَّاکَ وَمُصَاحَبَۃَ الْاَحْمَقِ فَاِنَّہٗ یُرِیْدُ اَنْ یَّنْفَعَکَ فَیَضُرُّکَ: بیوقوف شخص کی صحبت سے بچو کیونکہ وہ جب تم کو فائدہ پہنچانا چاہے گا تو نقصان پہنچادے گا۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص۲۷۹)

حدیث نمبر۳

نَظَرُ الْمُؤْمِنِ فِیْ وَجْہِ اَخِیْہِ الْمُؤْمِنِ لِلْمَوَدَّۃِ وَالْمَحَبَّۃِ لَہٗ عِبَادَۃٌ: مومن کا اپنے مومن بھائی کی طرف محبت سے دیکھنا عبادت ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص۲۸۲)

حدیث نمبر۴

لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَافِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوْہُ وَ لَوْ بِسَفْکِ الْمُھَجِ وَ خَوْضِ اللُّجَجِ: اگر لوگوں کو پتہ چل جائے کہ طلب علم میں کیا فوائد ہیں تو خون بہا کر دریا کی موجوں میں گھس کر بھی حاصل کرتے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۱/۱۸۵)

حدیث نمبر۵

اِتَّقُوا الْکِذْبَ الصَّغِیْرَ مِنْہُ وَ الْکَبِیْرَ فِیْ کُلِّ جِدٍّ وَّ ھَزْلٍ: جھوٹ سے بچو چاہے چھوٹا ہو یا بڑا، شوخی میں ہو یا واقعی طور سے ہو۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص۲۷۸)

﴿معجزہ نمبر ۱﴾

﴿عبدالملک بن مروان کے سامنے مسجد کے سنگریزوں کو دُرِ شاہوار و جواہر آبدار بنا دینا﴾

مروی ہے کہ ایک دن عبدالملک بن مروان خانۂ کعبہ کے طواف میں مشغول تھا حضرت سید سجاد علیہ السلام بھی طواف فرما رہے تھے کسی کی طرف متوجہ نہ تھے خضوع و خشوع میں غرق تھے عبدالملک نے آنحضرتؑ کو نہ پہچانا پوچھا: یہ کون ہے جو طواف کرنے میں ہم پر سبقت کر رہا ہے اور ہماری طرف ذرا بھی توجہ نہیں کر رہا ہے؟! اس کے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا: یہ فرزند حسین علیہ السلام بن علی علیہ السلام ہیں.

عبدالملک طواف کے بعد ایک جگہ بیٹھا اور اس نے کہا: کوئی اس جوان کو میرے پاس بلا کر لائے تا کہ احوال وخصوصیت معلوم کروں چنانچہ آپؑ اس کے پاس تشریف لائے اس کی نظر حضرت پر پڑی تو کہا: فرزند حسینؑ! میں نے آپ کے بابا کے قتل میں کوشش و شرکت نہیں کی، میں ان کا قاتل نہیں ہوں لہٰذا میرے پاس آنے سے آپ کو کون سی چیز روک رہی ہے؟

آنحضرتؑ نے فرمایا: ''میرے بابا کے قاتل نے اپنے فعل شنیع کے ذریعہ ان کو برباد کیا، ان کی دنیا خراب کی اور میرے بابا نے تیرے باپ کے فعل قبیح کے ذریعہ اس کی آخرت خراب کر دی اور اگر تم بھی دنیا و آخرت کے خسارہ میں اس کے جیسا بننا چاہتے ہو اور عقبات و درکاتِ نیران میں اس کے اقران میں سے ہونا چاہتے ہو تو ویسے ہی رہو جیسا وہ تھا.''

عبدالملک نے کہا: خدا کی قسم! میں راضی نہیں ہوں کہ اس جیسا بنوں بہر حال ہمارے پاس دنیا کی دولت اور مال و منال ہے اگر آپ کبھی کبھی ہمارے پاس آئیں تو ہماری دنیا کا فیض آپ کو پہنچے گا اور آپ سے ہم کو بھی کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچے گا.

جب حضرت سجاد علیہ السلام نے یہ سنا تو اپنی ردائے مبارک کو زمین پر بچھا دیا اور مسجد سے ایک مٹھی سنگریزے اٹھا کر اس پر ڈال دیئے پھر بے نیاز کی بارگاہ میں دست نیاز بلند کر کے عرض کیا: اَللّٰھُمَّ اَرِہٖ حُرْمَةَ اَوْلِیَآئِکَ عِنْدَکَ: خدایا! اس کو یہ دکھلا دے کہ تیرے نزدیک تیرے اولیاء کی کیا قدر و منزلت ہے!

عبدالملک نے جو دیکھا تو تمام سنگریزے دُرِ شاہوار و جواہر آبدار بن گئے تھے ان کی چمک دمک جوہریوں کی آنکھوں کو خیرہ کر رہی تھی. امام علیہ السلام نے فرمایا: ''یَابْنَ مَرْوَان! اے مروان کے بیٹے! بارگاہ الٰہی میں جس کی اس قدر حرمت و منزلت ہو اس کو تمھاری دنیا کی کیا ضرورت! اس کو تمھاری صحبت و ہم نشینی سے کیا فائدہ!''

پھر وہاں سے اٹھ کر ردائے مبارک کے ایک گوشہ کو پکڑا تمام جواہرات کو زمین پر جھاڑ کر فرمایا: ''اَللّٰهُمَّ خُذْهَا فَمَا لِي فِيهَا حَاجَةٌ: خدایا! ان کو پہلی حالت کی طرف پلٹا دے میں تیرے فضل و کرم سے ان سے بے نیاز ہوں مجھ کو ان کی کوئی ضرورت نہیں ہے''. عبدالملک، حضرت کی یہ عظمت و عزت دیکھ کر اپنی حرکت سے بہت شرمندہ ہوا. (تحفہ: مقصد ششم، ص۲۲۲، معجزہ نمبر۲؛ اثبات: ۵/۲۳۴، ح۲۶، بحوالہ خرائج راوندی؛ جلوہ: ص۲۰۲، باب پنجم، معجزہ نمبر۱)

معجزہ نمبر ۲

حضرت سید سجاد علیہ السلام کا بیڑیوں اور زنجیروں سے خود کو نجات دینا، حضرت کی ہیبت سے خلیفۂ وقت عبد الملک بن مروان کا لباس ملوث ہونا:

ابن شہاب زہری سے روایت ہے کہ عبدالملک مروان نے چند افراد کو شام سے مدینہ بھیجا کہ امام سجاد علیہ السلام کو شام بلا کر لائیں چنانچہ انھوں نے حضرت کو زنجیر و بیڑی میں مقید کیا میں نے مامورین سے درخواست کی کہ مجھ کو حضرت کی خدمت میں جا کر سلام کرنے کی اجازت دیں جب آپ کی خدمت میں پہنچا تو حضرت کو زنجیر و بیڑی میں جکڑا ہوا دیکھا روتے ہوئے میں نے عرض کیا:

''مولا! مجھ کو یہ پسند ہے کہ یہ زنجیر و بیڑی میرے ہاتھوں و پیروں میں ہوں آپ کو نجات مل جائے''.

فرمایا: زہری! تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھ کو ان زنجیروں اور بیڑیوں سے آزار ہے ایسا نہیں ہے اس کے بعد اپنے ہاتھوں اور پیروں کو زنجیروں اور بیڑیوں سے آزاد کر لیا فرمایا: اے زہری! اگر تم پر یہ مصیبتیں آپڑیں تو عذاب خدا کو یاد کر لو اس سے ڈرو تم مطمئن رہو کہ میں دو (۲) منزلوں سے زیادہ ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہوں گا.

پس تیسرے دن میں نے مامورین کو دیکھا کہ وہ سب حیران و پریشان ہو کر مدینہ واپس آئے ہیں حضرت کو تلاش کر رہے ہیں ان کا پتہ نہیں چل رہا تھا وہ کہہ رہے تھے کہ ہم ان کے اطراف میں بیٹھے ہوئے تھے یکا یک دیکھا کہ زنجیریں اور بیڑیاں ان کی جگہ پر ہیں وہ خود غائب ہیں.

راوی کا بیان ہے کہ میں شام گیا عبدالملک مروان سے ملاقات کی اس نے مجھ سے ان کے احوال پوچھے میں نے جو کچھ دیکھا تھا نقل کیا اس نے کہا: خدا کی قسم! جس دن ان کو تلاش کر رہے تھے وہ میرے گھر میں آئے خطاب

کیا: مَا اَنَا وَ اَنْتَ: مجھ کو تم سے کیا سروکار ہے؟

میں نے کہا: مجھے پسند ہے کہ آپ میرے ساتھ رہیں فرمایا: مجھ کو تیرے ساتھ رہنا پسند نہیں ہے. یہ کہہ کر میرے پاس سے نکل گئے خدا کی قسم! میرے اوپر ان کی ایسی ہیبت طاری ہوگئی کہ جب میں خلوت میں آیا تو اپنا لباس ملوث دیکھا.

زہریؒ کا بیان ہے کہ میں نے کہا: علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام اپنے خدا کی عبادت میں مشغول ہیں ان کے لئے براگمان نہ کرو. عبدالملک نے کہا: جو یادِ خدا میں مشغول ہو وہ خوش قسمت ہے. (تحفہ: مقصد ششم، ص ۲۲۲، ۲۲۳، معجزہ نمبر ۳)

معجزہ نمبر ۳

ایک قیدی کو زندان حجاج (بغداد) سے بیوی بچوں سے ملنے کیلئے اس کے گھر بھیجنا

مروی ہے کہ حجاج بن یوسف نے جس وقت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کو بغداد میں قید کیا تھا تو قید خانہ میں ایک دوسرا قیدی بھی تھا ایک شب اس نے اپنے بچوں کو یاد کر کے بہت گریہ کیا حضرت نور باطن سے سمجھ گئے کہ کیوں گریہ کر رہا ہے جب نماز سے فارغ ہوئے اور آدھی رات گزر گئی تو حضرت نے اس سے فرمایا: تم اپنے گھر جا کر بیوی بچوں سے ملاقات کرنا چاہتے ہو؟ یہ سن کر اس پر بہت زیادہ گریہ غالب ہوگیا جواب نہ دے سکا. آنحضرتؑ نے فرمایا: مجھے اپنا ہاتھ دو اور آنکھیں بند کرلو اس نے عمل کیا تھوڑی دیر بعد حضرتؑ نے فرمایا: آنکھیں کھولو! اس نے جو آنکھیں کھولیں تو خود کو اپنے گھر کے اندر دیکھا.

حضرت نے فرمایا: جاؤ بیوی بچوں سے ملاقت کر کے واپس آجاؤ. اس نے سب سے ملاقات کی گھر والوں نے حضرت سید سجاد علیہ السلام کی خیریت پوچھی. جب حضرت کے احوال بیان کئے تو گھر والے رونے پیٹنے لگے یہ گریہ دیکھ کر باہر نکلا حضرت کے پاس آیا حضرت نے اس کا ہاتھ پکڑا فرمایا: آنکھیں بند کر کے کھولو! کھولنے کے بعد اس نے اپنے کو قید خانۂ بغداد کے اندر پایا.

مروی ہے کہ ان دنوں حضرت سید سجاد علیہ السلام کی عمر مبارک اٹھارہ (۱۸) سال تھی اور بارہ (۱۲) سال کی عمر میں اپنے زمانہ کے علماء کو درس دیتے تھے انھیں آداب شریعت کی تعلیم دیتے تھے. (تحفہ: مقصد ششم، ص ۲۲۶، معجزہ نمبر ۱۱)

معجزہ نمبر ۴

غریب شیعہ کو افطار کی مخصوص روٹیوں سے مالدار بنا دینا، شیطان، ماہی فروش اور بقال کی داستان

زہری راوی ہیں کہ میں ایک دن حضرت سید سجاد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ایک شیعہ نے آکر کثرت

اولادواخراجات کی شکایت کی عرض کیا چارسو(۴۰۰) درہم کا مقروض ہوں. حضرت یہ سن کر رو پڑے جب اس نے گریہ کا سبب پوچھا تو فرمایا: اس سے بڑی کیا مصیبت ہوسکتی ہے کہ برادر مومن قرضدار و پریشان ہو اس کا حل نہ نکال سکتا ہو.

جب لوگ اس جگہ سے متفرق ہوگئے تو ایک منافق نے کہا: تعجب ہے یہ حضرات کبھی کہتے ہیں کہ آسمان و زمین ہمارے حکم کے تابع ہیں اور کبھی برادر مومن کی حاجت پوری کرنے سے اپنے کو عاجز بتاتے ہیں. وہ غریب شیعہ یہ طعنہ سن کر رنجیدہ خاطر ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یابن رسول اللہ! ایک شخص نے یوں طعنہ دیا ہے مجھ کو بڑا برا لگا ہے میں سن کر اپنی غربت و پریشانی بھول گیا ہوں.

حضرت نے فرمایا: یقیناً خدا نے تیری مشکلات کو حل فرما دیا کنیز کو پکارا کہ میرے افطار کے لئے جو کچھ تیار ہے لاؤ! کنیز دو (۲) خشک روٹیاں لائی. فرمایا: یہ روٹیاں لو ہمارے گھر میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے لیکن خدا انھیں روٹیوں کی برکت سے تم کو مالا مال کردے گا وہ روٹیاں لیکر بازار کی طرف چل پڑا لیکن اسے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے! نفس اور شیطان نے اس کو وسوسہ میں ڈالا کہ نہ تیرے بچے یہ روٹیاں کھا سکتے ہیں اور نہ تیرا اور تیری بیوی کا پیٹ بھر سکتا ہے اور نہ تو کوئی قرض دینے والا تم سے خرید سکتا ہے!

وہ بازار میں چکر لگا رہا تھا اس دوران ایک ماہی فروش کے پاس پہنچا اس کے پاس صرف ایک عدد ایسی مچھلی بچی تھی جس کا کوئی کسی قیمت پر خریدار نہ تھا درویش نے اس سے کہا: میرے پاس جَو کی روٹیاں ہیں اس مچھلی سے خرید لو اس نے قبول کرلیا اس کے حوالہ مچھلی کردی اور روٹیاں لے لیں.

درویش جب چند قدم بڑھا ایک بقال کو دیکھا کہ مٹی ملا ہوا تھوڑا سا نمک لئے ہے. جس کو کوئی نہیں خرید رہا ہے کہا: نمک مجھ کو دے کر روٹی لے لو شاید نمک کے ساتھ اس مچھلی کی کوئی تدبیر نکالوں. بقال نے نمک دے کر روٹی لے لی. درویش اپنے گھر آیا. مچھلی صاف کرنے کی فکر میں تھا کہ کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا باہر نکلا تو دیکھا کہ وہی دونوں ماہی فروش اور بقال آئے ہیں روٹیاں واپس لائے ہیں کہہ رہے ہیں: ہمارے بچے یہ روٹیاں نہیں کھا سکتے ہم کو معلوم ہوگیا کہ تم نے پریشانی کی وجہ سے روٹیاں فروخت کی ہیں اپنی روٹیاں لے لو اور ہم نے مفت میں تم کو مچھلی و نمک دے دیا.

درویش نے ان کو دعائیں دیں وہ چلے گئے. جب درویش کے بچوں سے روٹیاں کھائی نہ جا سکیں تو مچھلی پکانے کا پروگرام بنایا جب مچھلی کا پیٹ چاک کیا تو اس کے اندر دُر و مروارید بھرے تھے اتنے عمدہ کہ کسی دریا کے صدف میں ویسے نہ ہوں گے اس نعمت پر خدا کا شکر ادا کیا درویش کو فکر ہوئی کہ کس کو فروخت کرے کیا کرے؟ اتنے

میں حضرت سجاد علیہ السلام کی جانب سے ایک شخص پیغام لایا کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ خدا نے تمھاری مشکلات دور کردیں اب ہماری روٹیاں واپس کردو کیونکہ ہمارے علاوہ کوئی دوسرا انھیں نہیں کھا سکتا ہے.

جب خادم دونوں روٹیاں لایا تو حضرت نے ان سے روزہ افطار کیا درویش نے مروارید کو بہت زیادہ قیمت پر فروخت کر کے اپنا قرض ادا کردیا اس کی حالت بہت بہتر ہوگئی اپنے زمانہ کے مالدار لوگوں میں شمار ہونے لگا.

جب منافقین کو یہ اطلاع ہوئی تو وہ آپس میں کہنے لگے: ان کے حالات وکرامات عجیب وغریب ہیں پہلے تو اس کی فقیری دور کرنے پر قادر نہ تھے آخر میں اس کو اتنا بڑا دولت مند بنا دیا!

جب حضرت کو یہ خبر پہنچی تو فرمایا: لوگ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی ایسے ہی کہتے تھے کیا تم لوگوں نے یہ نہیں سنا کہ جب انھوں نے بیت المقدس کے حالات بیان کئے تو لوگوں نے ان کو جھٹلایا کہ جو مکہ سے مدینہ بارہ (۱۲) دنوں میں پہنچے وہ کیسے ایک ہی رات میں بیت المقدس جاکر واپس آ سکتا ہے! ان لوگوں کو خدا اور اس کے اولیاء کے کاموں کی اہمیت کا اندازہ نہیں ہے. (تحفہ: مقصد ششم، ص ۲۲۶، ۲۲۷، معجزہ نمبر ۱۲)

شیخ حر عاملیؒ نے امالی صدوقؒ کے حوالہ سے لکھا ہے: یہ حدیث طولانی ہے، راوندیؒ نے بھی خرائج میں بغیر سند کے اسے نقل کیا ہے: لُؤْلُؤَتَيْنِ فَاخِرَتَيْنِ: شکم ماہی کو چاک کرنے کے بعد دو (۲) قیمتی مروارید دیکھے ادھر دروازہ پر ملاح وبقال بھی آ پہنچے. (اثبات: ۵/۲۲۵، ح ۱۳)

معجزہ نمبر ۵

ایک شکاری سے بچہ ہرنی کو نجات دلانا، اس کی زبانی اہل بیت علیہم السلام کی مدحت اور بنی امیہ کی مذمت

مروی ہے کہ ایک دن حضرت علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام کچھ لوگوں کے ہمراہ تشریف فرما تھے اتنے میں جنگل سے ایک ہرنی آئی حضرت کے آگے کھڑی ہوگئی اپنے سر کو قدموں پر ملنے لگی ہاتھ سے دامن کو پکڑا مضطرب تھی حاضرین نے عرض کیا: یابن رسول اللہ! اس ہرنی کو کیا ہوا ہے کہ اس قدر آپ سے اظہار انس اور عاجزی کر رہی ہے؟ فرمایا: ایک شکاری نے اس کے بچہ کا شکار کرلیا ہے کل دودھ پلانے سے پہلے سے وہ اپنی ماں سے بچھڑا ہے آج یہ ہرنی اتنی مہلت چاہتی ہے کہ شکاری سے اتنی اجازت دلا دوں کہ یہ اپنے بچہ کو دودھ پلا دے پھر اس کے حوالہ کردے.

حضرت نے شکاری کو بلایا وہ آیا تو فرمایا: کل تم نے اس کے بچہ کا شکار کیا ہے یہ مجھ سے التماس کر رہی ہے کہ اس کا بچہ لے کر دودھ پلانے کا موقع دے دوں پھر اپنا بچہ تمھارے حوالہ کردے گی لہٰذا تم اس کا بچہ لاؤ.

شکاری بچہ کولایا ہرنی نے بچہ کو دودھ پلایا آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے حضرت کو ہرنی پر رحم آیا شکاری سے فرمایا: اس بچہ کی قیمت مجھ سے لے لو اس کی ماں کو واپس کر دو. صیاد نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! میں نے آپ کو بخش دیا. حضرت نے بچہ کو اس کی ماں کے ساتھ لگا دیا. دونوں صحرا کی جانب روانہ ہو گئے ہرنی فصیح عربی زبان میں کہہ رہی تھی: اَشْهَدُ اَنَّکَ مِنْ اَهْلِ بَیْتِ الرَّحْمَةِ وَاَنَّ بَنِی اُمَیَّةَ مِنْ اَهْلِ الْفِتْنَةِ : میں گواہی دیتی ہوں کہ آپ بڑی رحمت و محبت سے پیش آنے والے ہیں اور بنی امیہ، عداوت اور فتنہ وفساد برپا کرنے والے ہیں. تمام حاضرین نے اس کی آواز سنی. (تحفہ: مقصد ششم، ص ۲۲۷، ۲۲۸، معجزہ نمبر ۱۶؛ جلوہ: ص ۲۰۴، ۲۰۵، باب پنجم، معجزہ نمبر ۳، بحوالہ بحار: ۴۶؍۳۰، ح ۱۲)

﴿معجزہ نمبر ۶﴾

﴿ابوحمزہ ثمالیؒ کا اوّل و دوم کے بارے میں سوال، مثل رسول خداؐ، ہرن کو ہڈیوں سے زندہ کرنا﴾

ابوحمزہ ثمالیؒ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت سید سجاد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا عرض کیا: فرزند رسولؐ! میرا ایک سوال ہے. جس کے جواب سے میری آنکھیں ٹھنڈی اور میرا دل کدورت سے پاک ہوگا.

فرمایا: سوال بتاؤ جو چاہو سوال کرو. میں نے عرض کیا: آپ اوّل و دوم کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

ارشاد فرمایا: دونوں پر تمام انواع عذاب الٰہی اور تمام اصناف لعائن نا متناہی ہوں دونوں اس دنیا سے کافر و مشرک مرے ہیں. میں نے عرض کیا: یا بن رسول اللہؐ! کیا ائمہ علیہم السلام مردہ کو زندہ، اندھے کو بینا، مادرزاد اندھے اور (کوڑھی) کو شفا دیتے ہیں؟ پانی کے اوپر چلتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا: اے ابوحمزہؒ! خدا نے تمام انبیاء علیہم السلام کو جو معجزات عطا کئے تھے وہ سارے ہمارے پیغمبرؐ کو عطا فرمائے اور جو معجزات سید کائنات کو عطا فرمائے تھے وہ تمام معجزات حضرت علی علیہ السلام کو بھی عطا فرمائے تھے حضرت علی علیہ السلام نے اپنے بیٹے امام حسن علیہ السلام کو عطا کئے اسی طرح ہر امام (علیہ السلام) نے اپنے بعد والے امام (علیہ السلام) کو عطا کئے قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے گا.

اس کے بعد فرمایا: اے ابوحمزہؒ! ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے ایک نے بھنے ہوئے گوشت کا ذکر کیا. اصحاب نے عرض کیا: گوشت کھانے کا دل چاہتا ہے. حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا: گوشت کے لئے میرا بھی دل بہت زیادہ مائل ہے یہ سن کر انصار میں سے ایک شخص مجمع سے اٹھا اپنے گھر آیا بیوی سے کہا: پیغمبر اکرمؐ کو گوشت کھانے کی بہت زیادہ خواہش ہے اگر یہ بکری کا بچہ حضرت کی خدمت میں لے جاؤں تو کتنا بہتر ہے! اس کی بیوی نے کہا: ٹھیک ہے حضرتؐ کے پاس لے جاؤ لیکن یہ جان لو کہ اس بزغالہ کے علاوہ ہمارے گھر میں دوسری کوئی چیز نہیں ہے.

چنانچہ وہ بزغالہ لے کر حضرت کی خدمت میں آیا آپ کے حکم سے ذبح کے بعد بھنا گیا امام کے پاس لایا گیا حضرت نے سب سے فرمایا: اس کا گوشت کھاؤ مگر ہڈیاں نہ توڑنا پھر تمام اصحاب اور حضرت کے اہل بیت (علیہم السلام) نے گوشت نوش کیا سب لوگ سیر ہو گئے پھر حضرت کے حکم سے ہڈیاں جمع کی گئیں آپ نے اس پر اپنی ردائے معجز نما ڈال دی دعا کی بزغالہ حکم خدا سے زندہ ہو گیا اپنے مالک انصاری کے گھر چلا گیا انصاری نے گھر آ کر دیکھا کہ بزغالہ، گھر کے اندر موجود ہے وہ سمجھ گیا کہ یہ سید کائنات کا معجزہ ہے۔

ابوحمزہؒ کا بیان ہے کہ جب سید سجاد علیہ السلام نے یہ معجزہ بیان فرمایا تو حضرت تمام حاضرین کو لے کر صحراء کی طرف روانہ ہوئے میں بھی آپ کی خدمت میں تھا جب ہم لوگ صحراء میں پہنچے تو چند ہرن چر رہے تھے حضرت نے ایک ہرن کو پکارا وہ فوراً آ گیا حضرت کے حکم سے ذبح کیا گیا گوشت بھنا گیا حاضرین سے فرمایا: بسم اللہ پڑھ کر کھاؤ لیکن ہڈیاں نہ توڑنا تمام حاضرین نے سیر ہو کر کھایا حضرت نے اس کی ہڈیاں جمع کیں اس کی کھال میں رکھ کر دعا کی ہرن فوراً زندہ ہو گیا اس نے صحراء کا راستہ اختیار کیا پھر دوسرے ہرنوں کے ساتھ چرنے میں مشغول ہو گیا۔

(اثبات: مقصد ششم، ص ۲۲۹، ۲۳۰، معجزہ نمبر ۲۱؛ جلوہ: ص ۴۲۸، ۴۲۹، دلائل و براہین امام علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام معجزہ نمبر ۱، بحوالہ بحار: ۱۸/۷، ح ۷)

معجزہ نمبر ۷

حضرت سجاد علیہ السلام کے حسن صوت قرآن سے بیہوشی، نماز جماعت میں قرائت پیغمبرؐ

محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کتاب کافی میں فرمایا کہ محمد نوفلی نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کی خدمت میں صوت و آواز کی بات کی تو حضرت نے فرمایا: حضرت سجاد علیہ السلام اس انداز میں قرآن پڑھتے تھے کہ کبھی کبھی گزرنے والا ان کی بہترین آواز سن کر بیہوش ہو جاتا تھا اگر امام علیہ السلام اپنی اس بہترین آواز کا ذرا بھی اظہار کریں تو کوئی تحمل نہ کر سکے گا کیونکہ امام علیہ السلام کی آواز بہت اچھی ہوتی ہے۔ میں نے عرض کیا: کیا پیغمبرؐ، نماز جماعت میں بلند آواز سے قرآن نہیں پڑھتے تھے؟ فرمایا: ماموین کے اندر جس قدر تاب تحمل تھی اس کے مطابق وہ قرائت فرماتے تھے۔ (اثبات: ۵/۲۲۳، ح ۹)

معجزہ نمبر ۸

سفر حج میں چور کا راستہ روکنا، دو (۲) شیروں کا اس کو لے بھاگنا

شیخ طوسیؒ نے کتاب مجالس والاخبار میں یحییٰ بن ابی العلاء سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت باقر علیہ السلام کو یہ

فرماتے ہوئے سنا: حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حج کے لئے مکہ روانہ ہوئے تو مکہ ومدینہ کے درمیان ایک وادی میں پہنچے ایک چور نے حضرت کا راستہ روک لیا۔

فرمایا: ''جو کچھ میرے پاس ہے تمھارے لئے مباح وحلال قرار دیتا ہوں''۔ چور نے کہا: نہیں! فرمایا: توشۂ سفر کی مقدار میرے لئے چھوڑ دو۔ اس نے قبول نہ کیا فرمایا: فَاَیْنَ رَبُّکَ: خدا کہاں ہے؟ چور نے کہا: سویا ہے، اسی وقت اس کے سامنے دو (۲) شیر آئے ایک نے چور کا سر پکڑا اور دوسرے نے پیر پکڑ لیا۔

فرمایا: تم نے یہ گمان کیا کہ خدا تم سے غافل ہے؟

اس حدیث کو ورامؒ نے بھی اپنی کتاب میں یحییٰ بن ابی العلاء سے نقل کیا ہے۔ (اثبات: ۲۲۸/۵، ح ۱۵)

معجزہ نمبر ۹

شامی جن زدہ لڑکی اور اس کی شفایابی، کابلی کی رفع پریشانی

خرائج میں راوندیؒ نے ابو صباح کنانی سے روایت کی ہے کہ حضرت باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: (ابو خالد) کابلی ایک مدت تک حضرت سجاد علیہ السلام کی خدمت کرتے رہے پھر ایک مرتبہ حضرت سے اپنی ماں کے دیدار کا اشتیاق ظاہر کیا حضرت سے اجازت طلب کی تو فرمایا: اے کنکر! کل شام کا ایک بہت مال دار اور صاحب شان و شوکت شخص اپنی جن زدہ لڑکی کو لیکر طبیب کی طلب میں یہاں آنے والا ہے وہ علاج کرنے کے لئے اپنا مال خرچ کرنے کے لئے حاضر ہے جب وہ آجائے تو تم سب سے پہلے اس کے پاس چلے جاؤ اور کہو: میں دس (۱۰) ہزار درہم لے کر اس کا علاج کر دوں گا۔ وہ تمھاری بات پر مطمئن ہو جائے گا تم کو پیسہ دے دے گا۔

دوسرے دن وہ شامی آیا طبیب کا پتہ پوچھا۔ ابو خالد نے کہا: میں دس (۱۰) ہزار درہم لیکر اس کا علاج کر دوں گا پھر دوبارہ وہ مبتلا نہ ہوگی لڑکی کے باپ نے پیسہ دینے کا وعدہ کیا۔ حضرت نے ابو خالد سے فرمایا تھا: اِنَّهٗ سَیَغْدِرُ بِکَ: وہ عنقریب تمھارے ساتھ مکاری وغداری اور خیانت کرے گا اپنا وعدہ پورا نہ کرے گا اس کے بعد فرمایا:

جاؤ لڑکی کا بایاں کان پکڑ کر کہنا: ''یَا خَبِیْثُ! یَقُوْلُ لَکَ عَلِیُّ بْنُ الْحُسَیْنِ (علیہ السلام) اُخْرُجْ مِنْ بَدَنِ هٰذِهِ الْجَارِیَةِ وَ لَا تَعُدْ اِلَیْهَا: اے خبیث! حضرت زین العابدین علیہ السلام تم کو حکم دیتے ہیں کہ اس لڑکی کے بدن سے باہر نکل اور پھر پلٹ کر نہ آنا!

ابو خالد نے ایسا ہی کیا خبیث نکل گیا اس کا جنون ختم ہو گیا۔ اس کے باپ سے پیسہ طلب کیا تو اس نے ٹال مٹول کیا۔ ابو خالد نے آکر حضرت سے بتایا فرمایا: اے ابو خالد! میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ وہ تمھارے ساتھ مکر

کرے گا! لیکن کل پھر مرض لوٹ آئے گا جب شامی تمہارے پاس آئے تو بتا دینا کہ تم نے اپنا وعدہ پورا نہیں کیا اسی لئے مرض لوٹ آیا اگر اب تم دس (۱۰) ہزار درہم حضرت علی علیہ السلام بن الحسین علیہ السلام کے سپرد کرو گے تو میں علاج کردوں گا پھر مرض نہیں پلٹے گا۔

دوسرے دن حضرت کے حکم کے مطابق عمل کیا لڑکی کے پاس گئے پھر اس کے کان میں وہی بات کہی اتنے جملہ کا اضافہ کیا کہ اگر تم لوٹے تو تم کو آتش خدا میں جلا ڈالوں گا۔ شیطان اس کے بدن سے نکل گیا پھر واپس نہ آیا ابو خالد نے پیسہ لیا حضرت سے ملاقات کی اجازت لے کر ماں کے پاس چلے گئے۔

کتاب رجال میں کشیؒ نے بھی اس حدیث کو اسی طرح ابو صباح سے نقل کیا ہے۔ (اثبات: ۲۳۶/۵، ۲۳۷، ح ۲۸)

معجزہ نمبر ۱۰

جنوں کا حضرت کو انگور، انار اور کیلے وغیرہ بطور ہدیہ پیش کرنا

خرائج راوندیؒ میں منقول ہے کہ آنجناب اپنے بہت زیادہ دوستوں کے ساتھ مکہ و مدینہ کے درمیان ایک عَقار (کھیتی کی زمین، مِلک) میں اترے غلاموں نے ایک جگہ حضرت کا خیمہ لگا دیا جب حضرت اس کے قریب گئے تو فرمایا: کیوں یہاں پر خیمہ لگا دیا؟ یہاں پر ہمارے شیعہ اور دوست جن رہتے ہیں ہم نے ان کو ضرر پہنچایا ان کی جگہ تنگ کردی ہے۔

خیمہ کے قریب سے ایک آواز آئی: یا بن رسول اللہؐ! آپ اپنا خیمہ یہیں رہنے دیں ہم (آپ کی زحمت) تحمل کریں گے اور یہ (پھل) آپ کی خدمت میں بھیج رہے ہیں ہماری خواہش ہے کہ آپ نوش فرمائیں۔ لوگوں نے دیکھا کہ خیمہ کے قریب دو (۲) طبق انگور، انار، کیلے اور دوسرے پھل وغیرہ تھے۔ حضرت نے سب کو بلایا سب نے مل کر کھایا۔

ابن طاوسؒ نے بھی کتاب امان الاخطار میں محمد بن جریر بن رستم طبریؒ امامی کی کتاب دلائل الامامہ سے اس حدیث کی روایت کی ہے۔ (اثبات: ۲۳۹/۵، ح ۳۴)

معجزہ نمبر ۱۱

بنی مروان کی شیعوں کو اذیت پر حضرت سے شکایت، رسی ہلا کران کے گھر گرادینا

مشارق الانوار میں حافظ رجب برسیؒ نے کتاب اربعین سے روایت کی ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام کے شیعوں کو بنی مروان بہت زیادہ تحقیر و آزار پہنچانے لگے تو شیعوں نے حضرت سے شکایت کی آپ

نے اپنے فرزند حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کو بلایا اور ایک حقہ (ظرف) سے جس میں پیلی رسی رکھی تھی لے کر دیا فرمایا: آہستہ اس رسّی کو ہلا دو!

حضرت باقر علیہ السلام نے چھت کے اوپر جا کر ہلا دیا تو زمین میں زلزلہ پیدا ہو گیا مدینہ کے گھر گرنے لگے پچاس (۵۰) گھر منہدم ہو گئے. لوگ حضرت کی خدمت میں آئے پناہ لی عرض کیا: اَجِرنَا یَا ابنَ رَسُولِ اللهِ! اَجِرنَا یَا وَلِیَّ اللهِ! فرزند رسولؐ! ہم کو پناہ دیجیے! ولی خدا! ہم کو پناہ دیجیے! حضرت نے فرمایا: ھٰذَا دَابُنَا وَ دَابُهُم یَستَنقِصُونَ بِنَا وَ نَحنُ نَقِیهِم: یہ ہماری اور ان کی رفتار ہے وہ ہم کو ستاتے ہیں اور ہم ان کو بچاتے ہیں. (اثبات: ۲۴۰/۵، ح ۳۵)

﴿معجزہ نمبر ۱۲﴾

﴿نماز کی حالت میں کنویں کے اندر فرزند کا گرنا، فراغت بعد نکالنا مگر بالکل نہ بھیگنا﴾

عیون المعجزات میں مروی ہے کہ حضرت سجاد علیہ السلام نماز میں مشغول تھے ان کے فرزند گھر کے بہت گہرے کنویں میں گر گئے ان کی ماں فریاد کرنے لگیں: یَابنَ رَسُولِ اللهِ! غَرِقَ ابنُکَ مُحَمَّدٌ : فرزند رسولؐ! آپ کے فرزند محمد (باقر علیہ السلام) ڈوب گئے. حضرت متوجہ نہ ہوئے نماز ختم کی کنویں کے پاس آئے اپنا دست مبارک کنویں کی تہہ تک پہنچایا جب کہ چھوٹی رسیاں تہہ تک نہیں پہنچ پاتی تھیں محمد (باقر علیہ السلام) کو نکالا اور ان سے اس طرح بات کرنے لگے جس طرح بچوں سے بات کی جاتی ہے حضرت ہنس رہے تھے ان کا لباس تک بھی تر نہیں ہوا تھا (الحدیث) صدوقؒ نے بھی روضہ میں یہ حدیث نقل کی ہے. (اثبات: ۲۵۱/۵، ح ۵۱)

﴿معجزہ نمبر ۱۳﴾

﴿حالت نماز میں شیطان کا دس (۱۰) سروں کا اژدہا بن کر انگلیاں چبانا﴾

کتاب ہدایہ میں حسین بن حمدان حضینیؒ ایک حدیث میں اپنی سند کے ذریعہ حضرت کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سجاد علیہ السلام نماز میں مشغول تھے شیطان حضرت کے سجدہ کی جگہ سے زمین کے نیچے سے نکلا اس کی شکل اژدہا کی تھی جس کے دس (۱۰) سر تھے، دانت تیز تھے، آنکھیں پلٹی ہوئی تھیں حضرت کے آگے سر بلند کیا حضرت کو ذرا بھی وحشت نہ ہوئی پھر وہ اژدہا زمین پر آیا حضرت کے پیر کی دس (۱۰) انگلیوں کو اپنے دانتوں سے چبانے لگا آپ نے گوشۂ چشم بھی اس کی طرف نہ کیا اپنے پیروں کو حرکت نہ دی. ابن طلحہ شافعی نے بھی مطالب السئول میں اسی طرح یہ حدیث نقل کی ہے. (اثبات: ۲۵۳/۵، ح ۵۳)

﴿معجزہ نمبر ۱۴﴾

﴿ابو خالد کابلی کو اصلی نام "کنکر" سے پکارنا، امامت کی گواہی دینا﴾

ابو خالد کابلی ایک طولانی مدت تک محمد بن حنفیہؒ کی خدمت میں تھے انھیں امام برحق جانتے تھے ایک دن آکر ان سے عرض کیا: میری حرمت کا پاس ولحاظ رکھتے ہوئے بتائیں کیا آپ وہی امام ہیں جس کی اطاعت خدا نے واجب کی ہے؟ آپ کو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی قسم دے کر پوچھتا ہوں۔

محمد بن حنفیہ نے کہا: میرے، تمھارے اور تمام مسلمانوں کے امام حضرت علی علیہ السلام بن حسین علیہ السلام ہیں۔

ابو خالد حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے سلام کیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا: "کنکر! تم ہم سے ملنے نہیں آتے تھے کیا ہوا کہ ملنے آئے ہو؟"

ابو خالد یہ سن کر سجدے میں گر پڑے اور انھوں نے کہا: خدا کا شکر گزار ہوں کہ اس نے مجھے توفیق دی کہ مرنے سے پہلے میں نے اپنے امام علیہ السلام کو پہچان لیا۔

حضرت نے دریافت فرمایا: تم نے اپنے امام علیہ السلام کو کیسے پہچانا؟

ابو خالد نے کہا: آپ نے مجھے ایسے نام سے پکارا جو نام میری ماں نے رکھا تھا اور میں اب تک نادانی میں تھا اور میں نے ایک عرصہ تک محمد بن حنفیہؒ کی خدمت کی آج انھیں قسم کھلائی کہ بتائیں کیا آپ امام برحق ہیں؟ انھوں نے آپ کو امام برحق بتایا اور کہا: آپ واجب الاطاعت امام ہیں جب میں آپ کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے مجھے میرے اصلی نام سے پکارا اسی سے میں سمجھ گیا کہ مسلمانوں کے امام آپ ہی ہیں۔

اس کے بعد ابو خالد کہتے ہیں: ولادت کے وقت میری ماں نے میرا نام "ورداں" رکھا تھا مگر میرے والد کو یہ نام پسند نہ آیا انھوں نے "کنکر" نام رکھا خدا کی قسم ابھی تک کسی نے مجھے اس نام سے نہیں پکارا تھا لہٰذا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ آسمانوں اور زمین کے امام ہیں۔ (جلوہ: ص ۲۰۶، باب پنجم، معجزہ نمبر ۵، بحوالہ بحار: ۴۲/۹۴، ح ۲۳)

﴿معجزہ نمبر ۱۵﴾

امام علیہ السلام کا حج کے لئے آنا، ہشام کا بہانہ وتجاہل عارفانہ، فرزدق کو قید خانہ سے چھڑانا، آئندہ چالیس سالوں تک کا خرچ دینا:

جس سال حضرت امام زین العابدین علیہ السلام حج کے لئے تشریف لے گئے تھے اسی سال خلیفۂ وقت ہشام بن عبد الملک بھی آیا تھا طواف کے وقت لوگ ہٹتے گئے اور امام علیہ السلام کے لئے راستہ بناتے گئے ہر ایک نے حضرت

کو عزت واحترام کی نظر سے دیکھا لوگوں نے ہشام سے پوچھا: یہ کون ہیں؟

ہشام نے کہا: میں نہیں پہچانتا! جب کہ وہ پہچانتا تھا! فرزدقؒ شاعر وہاں حاضر تھے انھوں نے کہا: میں انھیں پہچانتا ہوں پھر حضرت کی شان میں اپنا مشہور قصیدہ کہا جس کا مطلع یہ ہے:

هذا الذی تعرف البطحاء وطأته　　　والبيت يعرفه والحل والحرم

یہ وہ عظیم شخص ہیں جسے بطحاء اور اس کے کوچے پہچانتے ہیں؛ خدا کا گھر خانۂ کعبہ اور حل وحرم سب انھیں پہچانتے ہیں.

ہشام نے فرزدقؒ کو گرفتار کر کے قید کر دیا اور دیوان سے ان کا نام بھی حذف کر دیا. حضرت نے ان کے پاس صلہ بھیجا تو یہ کہہ کر واپس کر دیا: ''میں نے اپنے شرعی فریضہ کو ادا کرتے ہوئے یہ اشعار کہے ہیں پیسے کی لالچ میں نہیں''. امام علیہ السلام نے دوبارہ بھیجا اور پیغام دیا: تمھارا یہ کام خدا کی بارگاہ میں قبول ہو گیا. جب قید خانہ میں ایک طولانی مدت گزر گئی اور انھیں قتل کی دھمکی دی گئی تو انھوں نے امام علیہ السلام سے اپنی نجات کے لئے دعا کی درخواست کی حضرت سجاد علیہ السلام نے دعا کی اور انھیں رہائی حاصل ہو گئی. فرزدقؒ نے آ کر عرض کیا: فرزند رسولؐ! ہشام نے بیت المال کے رجسٹر سے میرا نام کاٹ دیا ہے.

فرمایا: اس سے تم کو کتنا وظیفہ ملتا تھا؟

عرض کیا: فلاں مقدار. امام علیہ السلام نے اسی حساب سے چالیس (۴۰) سال تک کا خرچ دے دیا اور فرمایا: اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم کو اس سے زیادہ کی ضرورت ہے تو میں اس سے زیادہ دیتا. چالیس (۴۰) سال بعد فرزدقؒ دنیا سے گزر گئے. (جلوہ: ص ۲۰۸، ۲۰۹، باب پنجم، معجزہ نمبر ۸، بحوالہ بحار: ۱۴۱/۴۶، ح ۲۲)

معجزہ نمبر ۱۶

حجر اسود سے چپکے ہوئے آدمی اور عورت کے ہاتھوں کو چھڑانا

ایک آدمی اور ایک عورت طواف میں مشغول تھے دونوں کے ہاتھ حجر اسود میں چپک گئے دونوں نے بہت زور لگایا مگر نہ چھڑا سکے تو لوگوں نے کہا: ان کے ہاتھوں کو کاٹ دیا جائے. اسی وقت حضرت امام زین العابدین علیہ السلام وہاں جا پہنچے مجمع نے حضرت کے لئے راستہ بنایا امام علیہ السلام آگے بڑھے اپنا دست مبارک ان پر پھیر دیا فوراً دونوں کے ہاتھ حجر اسود سے چھوٹ گئے اور وہ لوگ وہاں سے چلے گئے. (جلوہ: ص ۴۲۹، ۴۳۰، دلائل و براہین امام علی بن حسین علیہما السلام. بحوالہ ارشاد مفیدؒ: ص ۲۸۸)

باب ھفتم

معجزات حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

صفحہ ۲۸۳...تا...صفحہ ۲۹۴

معجزات کی مجموعی تعداد: ۱۵

احادیث حضرت امام محمد باقر علیہ السلام

حدیث نمبر۱

عَالِمٌ یُنْتَفَعُ بِعِلْمِهٖ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِیْنَ اَلْفَ عَابِدٍ: جس عالم کے علم سے نفع اٹھایا جائے وہ ستر (۷۰) ہزار عابدوں سے افضل ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص۲۹۴)

حدیث نمبر۲

اِیَّاکَ وَ الْخُصُوْمَةَ فَاِنَّهَا تُفْسِدُ الْقَلْبَ وَ تُوْرِثُ النِّفَاقَ: خبردار دشمنی نہ کرنا کیونکہ اس سے دل، فاسد ہوتا ہے اور یہ باعث نفاق ہے۔ (گفتار دلنشین بحوالہ ائمتنا: جلد ۱/۳۶۵)

حدیث نمبر۳

اِنَّ الْمُؤْمِنَ اَخُو الْمُؤْمِنِ لَایَشْتِمُهٗ وَ لَایَحْرِمُهٗ وَ لَایُسِیْئُ بِهِ الظَّنَّ: مومن، مومن کا بھائی ہے نہ وہ گالی بکتا ہے نہ مومن کو محروم کرتا ہے، نہ اس سے بدگمانی کرتا ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص۲۹۸)

حدیث نمبر۴

لَایَسْلَمُ اَحَدٌ مِنَ الذُّنُوْبِ حَتّٰی یَخْزُنَ لِسَانَهٗ: کوئی شخص گناہ سے اس وقت تک محفوظ نہیں رہ سکتا جب تک اپنی زبان کو قابو میں نہ رکھے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص۲۹۸)

حدیث نمبر۵

فَاِنَّ الْیَوْمَ غَنِیْمَةٌ وَ غَدًا لَاتَدْرِیْ لِمَنْ هُوَ؟ آج کا دن غنیمت سمجھو لیکن کل کا دن کس کے لئے ہوگا یہ تم کو کیا معلوم؟ (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول ص۲۹۹)

معجزہ نمبرا

صرف تین (۳) گھنٹوں میں ملکوت آسمان وزمین کی سیر، ظلمت ذوالقرنین اور چشمۂ آب حیات

جابر بن یزید سے مروی ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: ملکوت آسمان وزمین سے کیا مراد ہے؟ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دکھائے گئے جیسا کہ قرآن مجید میں ذکر ہے: وَ کَذٰلِکَ نُرِیْٓ اِبْرٰھِیْمَ مَلَکُوْتَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ: اور اسی طرح ہم ابراہیم علیہ السلام کو سارے آسمان اور زمین کی سلطنت (کا انتظام) دکھاتے رہے. (انعام:۶/۷۶)

میں نے دیکھا کہ حضرت نے اپنا دست مبارک آسمان کی طرف بلند فرمایا مجھ سے کہا: اس کی طرف دیکھو! میں نے دیکھا کہ حضرت کے دست مبارک سے ایک نور آسمان کی طرف ساطع ہے آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں. امام علیہ السلام نے فرمایا: ''حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ملکوت آسمان وزمین کو اسی طرح دیکھا تھا.''

میرا ہاتھ پکڑ کر گھر کے اندر لے گئے اپنا لباس تبدیل کر کے فرمایا: آنکھیں بند کرلو!'' میں نے بند کرلیں، تھوڑی دیر بعد پوچھا: تم جانتے ہو کہ کس جگہ ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: یہ وہی تاریکی ہے جہاں سے ذوالقرنین کا گزر ہوا عرض کیا: آنکھیں کھولنے کی اجازت ہے؟

فرمایا: کھولو مگر کچھ بھی دیکھ نہ سکو گے. چنانچہ جب میں نے آنکھیں کھولیں تو میں ایسی تاریکی میں تھا کہ قدم کی جگہ نہیں دکھائی دے رہی تھی تھوڑی دیر بعد پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ کہاں ہو؟ عرض کیا: نہیں!

فرمایا: اس چشمہ کے پاس ہو جس سے حضرت خضر علیہ السلام نے آب حیات نوش کیا. اسی طرح حضرت ایک عالم سے دوسرے عالم میں مجھ کو لے جاتے تھے یہاں تک کہ آخری دنیا میں پہنچے تو فرمایا: جس طرح تم نے دیکھا اسی طرح ابراہیم علیہ السلام نے ملکوت آسمان وزمین کو دیکھا تھا، بارہ ہزار (۱۲۰۰۰) عالم ہیں جو امام علیہ السلام اس دنیا سے گزر جاتے ہیں وہ ایک عالم میں ساکن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ حضرت حجت علیہ السلام کا ظہور ہو.

پھر مجھ سے فرمایا: آنکھیں بند کرلو! تھوڑی دیر بعد فرمایا: اب کھول دو! جب میں نے آنکھیں کھولیں تو اپنے کو حضرت کے بیت الشرف کے اندر دیکھا حضرت نے اپنے پہلے والے لباس پہنے پہلی مجلس میں تشریف لائے

تحقیق کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ یہ پوری سیر صرف تین (۳) گھنٹوں میں پوری ہوگئی. (تحفہ: مقصد ہفتم، ص ۲۳۵، معجزہ نمبر ۲)

اثبات میں ہے: اِثْنَا عَشَرَ عَالِماً: بارہ (۱۲) عالم ہیں. (اثبات: ۲۸۵/۵، ح ۲۶، بحوالہ بصائر) اسی طرح ابن شہر آشوبؒ نے بھی مناقب میں نقل کیا ہے.

معجزہ نمبر ۲

امام علیہ السلام کے صحابی ابو بصیرؒ کا خلوت میں تعلیم قرآن کے وقت مذاق کرنا امام علیہ السلام کا اعتراض کرنا

ابو بصیرؒ روایت کرتے ہیں کہ میں کوفہ میں ایک خاتون کو قرآن مجید کی تعلیم دے رہا تھا ایک مرتبہ میں نے تنہائی میں اس سے مذاق کر دیا جب میں امام باقر علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں پہنچا تو غصہ کے ساتھ مجھ پر نظر کی فرمایا:

''اس خاتون سے کیا کہا؟!'' میں نے شرم سے اپنا چہرہ چھپا لیا عرض کیا: فرزند رسولؐ! میں نے توبہ کی. (تحفہ: مقصد ہفتم، ص ۲۳۶، معجزہ نمبر ۴؛ جلوہ: ص ۴۳۲، دلائل و براہین امام محمد باقر علیہ السلام، معجزہ نمبر ۴، بحوالہ بحار: ۲۵۸/۴۶، ح ۵۹)

معجزہ نمبر ۳

ایک شامی جوان کا روزانہ زیارت کے لئے آنا، وفات بعد اس کو زندہ کرنا

مروی ہے شام کا ایک جوان روزانہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں آکر دیر تک بیٹھتا تھا اور کہتا تھا: مجھے آپ کی محبت و دوستی یہاں تک لاتی ہے. چند دنوں بعد ایک شخص خبر لایا کہ وہ جوان بیمار ہوا تھا آج وفات کر گیا ہے اس کی وصیت ہے کہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھیں.

حضرت نے فرمایا: ٹھیک ہے غسل دینے اور تابوت میں رکھنے کے بعد مجھ کو خبر دینا.

تھوڑی دیر بعد حضرت کو خبر دی گئی حضرت اٹھے وضو کے بعد دو (۲) رکعت نماز پڑھی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ردائے مبارک دوش پر ڈالی روانہ ہوئے ہم بھی حضرت کے ساتھ چلے جہاں تابوت کے اندر جنازہ رکھا تھا ہم لوگ وہاں پہنچے امام علیہ السلام نے فرمایا: ''اے فلاں بن فلاں!''

جوان نے زندہ ہو کر جواب دیا: لَبَّیْکَ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ: فرزند رسولؐ! میں حاضر ہوں.

یہ کہہ کر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا شربت سویق طلب کیا آنحضرت نے ایک گھونٹ پلا کر پوچھا: ''تمھارا کیا حال

ہے؟ ذرا بیان کرو۔''

جوان نے عرض کیا: اس میں شک نہیں کہ میری روح قبض ہو چکی تھی میں مُردوں میں شمار ہونے لگا تھا مگر اس وقت ایسی آواز سنی کہ اس سے بھلی آواز کبھی میرے کانوں میں نہ پہنچی تھی ایک ہاتف نے کہا: اس جوان کی روح کو بدن میں لوٹا دو کیوں کہ محمد بن علی علیہما السلام کا حکم ہے۔

اس واقعہ کے بعد وہ بہت دنوں تک دنیا میں زندہ رہا۔ (تحفہ: قصد ہفتم، ص ۲۳۶، معجزہ نمبر ۶)

اثبات میں ہے: جب حضرت کو مرنے کی خبر دی گئی تو فرمایا: ایسا نہیں ہے کیونکہ بلاد شام سرد ہے اور حجاز گرم ہے یہاں کے لوگوں کا گوشت سخت ہے اس کے کام میں جلد بازی نہ کرو جاؤ میں آتا ہوں۔

پھر حضرت اس کے گھر تشریف لے گئے حضرت نے پکارا تو شامی نے جواب دیا اور پھر اس نے ستو مانگا حضرت نے پلایا اس کے بعد اس کے گھر والوں سے فرمایا: ٹھنڈے کھانوں کے ذریعہ اس کے دل کو جلا دو اور اس کا سینہ ٹھنڈا کرو اس کو مکمل شفا مل گئی ہے۔ (اثبات: ۲۸۱/۵، ح ۲۱، بحوالہ امالی طوسیؒ)

معجزہ نمبر ۴

درخت خرما کی طرف اشارہ کر کے صرف مثال دینے سے اس کا آپ کی طرف آنے لگنا، مومن کا خدا پر حق

عباد بن کثیر بصری سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا حضرت سے پوچھا: ایک مومن کا خدا پر کیا حق ہے؟ حضرت نے جواب کی طرف کوئی توجہ نہ دی میں نے اپنا سوال دہرایا تیسری مرتبہ پوچھنے پر جواب میں فرمایا:

''مومن کا خدا پر یہ حق ہے کہ اگر کھجور کے اس درخت کو حکم دے کہ میری طرف آؤ تو وہ آجائے۔'' حضرت کے سامنے جو خرما کا درخت تھا اس کی طرف اشارہ کر کے یہ فرمایا تھا۔

اس حدیث کے راوی عبادؒ بیان کرتے ہیں: خدا کی قسم! میں نے دیکھا کہ وہ درخت امام علیہ السلام کی طرف آنے لگا جب حضرت نے اسے اپنی جانب آتے ہوئے دیکھا اور قریب آچکا تو اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا:

''اپنی جگہ چلا جا! کیوں کہ میں نے صرف تیری مثال دی تھی تجھ کو حکم نہیں دیا تھا۔''

یہ حکم پا کر درخت اپنی پہلی جگہ چلا گیا۔ (تحفہ: مقصد ہفتم، ص ۲۳۷، معجزہ نمبر ۱۰؛ اثبات: ۲۹۲/۵، ح ۳۹، بحوالہ خرائج راوندیؒ؛ جلوہ: ص ۲۱۲، باب ۶، معجزہ نمبر ۱، بحوالہ ہائے کشف الغمہ: ۱۴۱/۲، بحار: ۲۴۸/۴۶، ح ۳۹)

معجزہ نمبر ۵

دربار ہشام میں امام عالی مقام کی شاندار تیر اندازی، نو (۹) تیر ایک دوسرے پر مارنا!

کتاب امان الاخطار میں ابن طاؤسؒ نے محمد بن جریر بن رستم طبری امامیؒ کی کتاب دلائل سے اپنی سند کے ذریعہ حضرت صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ جس سال ہشام بن عبدالملک حج کے لئے گیا تھا اسی سال میرے پدر بزرگوار بھی حج کرنے کے لئے تشریف لے گئے تھے جب ہشام، شام اور ہم مدینۂ خیر الانام لوٹ گئے تو اس نے حاکم و عامل مدینہ کے پاس ایک قاصد بھیجا کہ مجھے اور پدر بزرگوار کو شام بھیج دے اس نے ہم کو بھیج دیا ہم جس وقت شہر دمشق میں پہنچے تو تین (۳) دنوں تک ہم کو شہر کے اندر داخل ہونے کی اجازت نہ ملی جب چوتھے دن اس نے اجازت دی تو ہم گئے۔

میں نے دیکھا کہ وہ تخت بادشاہت پر بیٹھا ہے اس کے فوجی اور خواص دو (۲) صف بنا کر مسلح طور پر کھڑے ہیں اس نے اپنے سامنے ایک نشانہ معین کیا تھا اس کی قوم کے بڑے اور بزرگ لوگ تیر اندازی کر رہے تھے جب میرے بابا آگئے اور میں ان کے پیچھے پیچھے چلتا ہوا وہاں پہنچا تو ہشام نے میرے بابا سے کہا: یَا مُحَمَّدُ! اِرْمِ مَعَ اَشْیَاخِ قَوْمِکَ الْغَرَضَ: اے محمدؑ! اپنی قوم کے بزرگوں کے ساتھ اس نشان پر تیر ماریئے! میرے بابا نے فرمایا: قَدْ کَبِرْتُ عَنِ الرَّمْیِ فَاِنْ رَاَیْتَ اَنْ تَعْفِیَنِیْ: میں ضعیف و سن رسیدہ ہو چکا ہوں میری تیر اندازی کا وقت ختم ہو چکا ہے اگر مصلحت ہو تو مجھے معاف کر دو اور چھوڑ دو!

ہشام نے کہا: اس کی قسم! جس نے ہم کو دین اور اپنے پیغمبر حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعہ عزیز کیا ہے لَا اُعْفِیْکَ: آپ کو چھوڑ نہیں سکتا ہوں. پھر اس نے بنی امیہ کے ایک بڈھے کو اشارہ کیا کہ اپنی کمان حضرت کو دے. اس وقت میرے پدر بزرگوار نے اس سے کمان اور تیر لیا تیر کو کمان میں لگایا تیر چلایا نشانہ کے بالکل درمیان میں تیر مارا تیر وہاں رک گیا پھر دوسرے تیر کو پہلے تیر کے فاق (سوفار، دہن) میں مارا اس طرح سے کہ اس کو پیکان تک دو نیم کر دیا اس کے بعد نو (۹) تیر یکے بعد دیگرے مارتے گئے ہر تیر پہلے تیر کے فاق پر پڑتا گیا اس کے درمیان میں داخل ہوتا گیا۔

ہشام اپنی جگہ لرزنے لگا پھر اس کو کہنا پڑا: اَجَدْتَ یَا اَبَا جَعْفَرٍ! (علیہ السلام) وَ اَنْتَ اَرْمَی الْعَرَبِ وَ الْعَجَمِ: اے ابو جعفرؑ! آپ نے بہترین تیر اندازی کی آپ کا نشانہ تمام عرب و عجم سے بہتر ہے، پہلے آپ نے فرمایا تھا کہ میں ضعیف ہو چکا ہوں میری تیر اندازی کا وقت ختم ہو چکا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے یہاں تک کہ ہشام نے کہا:

مَا رَأَیْتُ مِثْلَ ھٰذَا الرَّمْیَ قَطُّ مُنْذُ عَقَلْتُ وَ مَا ظَنَنْتُ اَنَّ فِی الْاَرْضِ اَحَداً یَرْمِیْ مِثْلَ ھٰذَا الرَّمْیَ: جب سے میں باشعور ہوا ہوں ابھی تک ایسا تیرانداز نہ دیکھا اور گمان نہیں کر سکتا کہ روئے زمین پر کوئی ایسی تیراندازی کرتا ہو، الحدیث. (اثبات: ۵/۳۱۱، ح ۲۷)

﴿معجزہ نمبر ۶﴾

﴿تمام شیعوں، ان کے والدین، پوری قوم اور سارے قبیلہ کے نام بتا دینا﴾

کتاب ہدایہ میں حسین بن حمدان حضینیؒ نے ایک حدیث میں اپنی سند کے ذریعہ حلبی سے نقل کیا ہے کہ بہت زیادہ شیعہ حضرات، امام باقر علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے عرض کیا: کیا امام علیہ السلام اپنے شیعوں کو پہچانتے ہیں؟

فرمایا: ہاں! عرض کیا: ہم شیعہ ہیں؟

فرمایا: ہاں! تم سب کے سب شیعہ ہو. عرض کیا: اس کی کیا نشانی ہے؟

فرمایا: یہ ہے کہ میں تمھارے اور تمھارے ماں باپ اور تمھارے قبیلے وطائفہ ہر ایک کی خبر دوں گا.

عرض کیا: خبر دیجئے. اس کے بعد حضرت نے ساری چیزیں بیان کر دیں.

لوگوں نے کہا: صَدَقْتَ وَ اللهِ: خدا کی قسم! آپ نے سچ فرمایا. اس کے بعد فرمایا: تم لوگ جو مسئلہ پوچھنا چاہتے ہو میں اس کی خبر دوں گا.

پھر مسئلہ اور اس کا جواب بتا دیا. (اثبات: ۵/۳۱۵، ح ۷۷؛ جلوہ: ص ۴۳۵، ۴۳۶، دلائل و براہین امام محمد باقر علیہ السلام معجزہ نمبر ۷، بحوالہ بحار: ۴۶/۲۴۴، ح ۳۲)

﴿معجزہ نمبر ۷﴾

﴿شیعوں کی ہر بات کا علم، محمد بن مسلمؒ کا اپنے ساتھی کے ساتھ اختلاف، اس کی خبر دینا﴾

صراط مستقیم میں عاملیؒ نے روایت کی ہے کہ حضرت امام باقر علیہ السلام نے محمد بن مسلمؒ سے فرمایا: لَئِنْ ظَنَنْتُمْ اِنَّا لَانَرَاکُمْ وَ لَانَسْمَعُکُمْ فَبِئْسَ مَاظَنَنْتُمْ: اگر تم لوگ یہ گمان کرو کہ ہم تم کو نہیں دیکھتے اور تمھاری آوازیں نہیں سنتے ہیں تو کتنی بدگمانی ہے!

میں نے عرض کیا: مجھ کو کوئی نشانی دکھائیے!

فرمایا: تم میں اور تمھارے ساتھی کے درمیان اختلاف ہوا تھا اس نے ہماری دوستی پر تمھاری سرزنش کی.

میں نے عرض کیا: ہاں! خدا کی قسم! کس نے آپ کو خبر دے دی؟ فرمایا: ہمار... دل پر الہام ہوتا ہے اور ہمارے کانوں میں آواز آتی ہے ہماری طرف سے ہر ایک کے ساتھ ایک مومن شخص ہے جو ہم کو خبر دیتا ہے.
(اثبات: ۳۲۰/۵، حدیث نمبر ۸۹)

کتاب جلوہ میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے: وہ خبر دینے والا مومن وشیعہ جن ہے تم لوگ جہاں پر بھی کوئی کام انجام دیتے ہو وہ ہمیں خبر دیتا ہے. (جلوہ: ص ۲۲۶، ۲۲۷، باب ۶، معجزہ نمبر ۲۰، بحوالہ بحار: ۲۵۵/۴۶، ح ۵۴)

معجزہ نمبر ۸

جابرؓ کو کربلا میں جنتی سیب کھلانا، چالیس (۴۰) دنوں تک کھانے سے بے نیاز رہنا

صاحب ''مناقب فاطمہ (علیہا السلام) وولدہا'' نے اپنی سند کے ذریعہ جابرؓ بن یزید سے روایت کی ہے کہ میں حضرت باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا جب حضرت کربلائے معلیٰ پہنچے تو فرمایا: اے جابرؓ! یہ زمین ہمارے اور شیعوں کے لئے جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اس کے بعد حضرت نے ایک سیب نکالا میں نے کبھی ویسی خوشبو نہیں سونگی تھی میں سمجھ گیا کہ وہ جنتی پھل ہے (اس کو کھایا) چالیس (۴۰) دنوں تک کھانے اور پیخانے کی ضرورت نہ پڑی. (اثبات: ۳۱۸/۵، حدیث نمبر ۸۵)

معجزہ نمبر ۹

حبابہ والبیہ کے سفید بالوں کو سیاہ کردینا

حبابہ والبیہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو حضرت نے فرمایا: تم کیوں اتنے دنوں بعد میرے پاس آئی؟ عرض کیا: میرے سر کے آگے کے کچھ بال سفید ہو گئے ہیں مجھے اس کا صدمہ ہے. حضرت نے فرمایا: دکھاؤ! ان پر اپنا دست مبارک پھیر دیا سارے سفید بال کالے ہو گئے. فرمایا: آئینہ لایا جائے! جب والبیہ نے آئینہ میں دیکھا تو سارے بال کالے ہو چکے تھے. (جلوہ: ص ۲۱۳، باب ۶، معجزہ نمبر ۳، بحوالہ بحار: ۲۳۷/۴۶، ح ۴۰)

معجزہ نمبر ۱۰

ابوبصیرؓ کو بینائی عطا کر کے پھر نابینا کردینا، بے حساب داخل جنت ہونا

ابوبصیرؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے عرض کیا: کیا آپ جناب رسول

خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت سے ہیں؟ فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے وارث ہیں؟

فرمایا: ہاں! ان کے تمام علوم کے وارث تھے. پھر عرض کیا: کیا آپ بھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام علوم کے وارث ہیں؟

فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: کیا آپ مردہ کو زندہ کر سکتے ہیں اور پیدائشی اندھے ومبروص کو بھی شفا دے سکتے ہیں؟ اور جو کچھ لوگ کھاتے اور اپنے گھر کے اندر ذخیرہ کرتے ہیں اس کے متعلق خبر دے سکتے ہیں؟

فرمایا: ہاں! ان شاء اللہ.

اس کے بعد فرمایا: اے ابو محمد! آگے آؤ! میں حضرت کے قریب گیا تو میرے چہرہ پر دست مبارک پھیر دیا میں فوراً صحراء، پہاڑ، آسمان وزمین دیکھنے لگا پھر جب دوبارہ میرے چہرہ پر ہاتھ پھیرا تو پہلی حالت میں تبدیل ہو گیا (نابینا ہو گیا).

فرمایا: کیا تم بھی دوسرے لوگوں کی طرح (بینا) رہنا چاہتے ہو اگر یہ چاہتے ہو تو قیامت کے دن خدا تمھارا حساب لے گا اور اگر نابینا رہنا چاہتے ہو تو بے حساب، جنت میں داخل ہو جاؤ گے؟

میں نے عرض کیا: میں پہلی ہی حالت میں رہنا چاہتا ہوں کیونکہ میں جنت کو زیادہ دوست رکھتا ہوں. (جلوہ: ص ۲۱۴، ۲۱۵، باب ۶، معجزہ نمبر ۵، بحوالہ بحار: ۲۴۹/۴۶، ح ۴۲)

معجزہ نمبر ۱۱

غصب خلافت کے باعث عمر بن عبد العزیز پر اہل آسمان کی لعنت

ابو بصیرؒ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ مسجد میں بیٹھا ہوا تھا اسی دوران عمر بن عبد العزیز مسجد میں داخل ہوا وہ دو (۲) لباس پہنے ہوئے اور اپنے ایک غلام پر تکیہ کئے ہوئے تھا حضرت نے فرمایا: آئندہ یہ جوان، خلیفہ بننے والا ہے چار (۴) سال حکومت کرے گا اور عدل وانصاف قائم کرے گا جب مرے گا تو زمین والے اس پر گریہ کریں گے لیکن آسمان والے اس پر لعنت کریں گے!

میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! آپ ہی نے تو فرمایا کہ عدل وانصاف قائم کرے گا! [تو کیوں مستحق لعنت ہوگا؟] فرمایا: وہ ہمارا حق غصب کرے گا، ہماری جگہ بیٹھے گا کیوں کہ خلافت اور ولایت ہمارا حق ہے. (جلوہ: ص ۲۱۶، باب ۶، معجزہ نمبر ۷، بحوالہ بحار ۲۵۱/۴۶، ح ۴۴)

معجزہ نمبر ۱۲

حکم امام علیہ السلام سے چوروں کی گرفتاری، صندوق کی واپسی، نصرانی کی کلمہ گوئی

عاصم بن ابوحمزہ ناقل ہیں کہ ایک دن حضرت امام محمد باقر علیہ السلام اپنے باغ میں جانے کے لئے سوار ہوئے میں اور سلیمان بن خالد ہم بھی حضرت کے ہمراہ تھے تھوڑا آگے بڑھے دو (۲) آدمی ہمارے سامنے آگئے۔

حضرت نے فرمایا: یہ چور ہیں انھیں گرفتار کرلو! ہم نے انھیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ باندھ دیئے۔

امام علیہ السلام نے سلیمان سے فرمایا: اس غلام کے ساتھ اس پہاڑ پر جاؤ وہاں ایک غار ملے گا اس کے اندر آدھے حصہ تک جاؤ جو کچھ دکھائی دے اسے اٹھا کر اس غلام کو دے دو تا کہ یہ لے آئے وہ دو آدمی کے مال ہیں جو چوری کیے گئے ہیں۔

سلیمان، غلام کے ساتھ گئے تو دو (۲) صندوق ملے انھیں غلام کی پیٹھ پر لاد کر امام علیہ السلام کے پاس لے کر آگئے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: یہ دونوں صندوق فلاں کے ہیں جو شہر میں ہے اور ایک دوسرا صندوق بھی غار کے اندر ہے فی الحال جس کا مالک نہیں ہے وہ بعد میں آئے گا۔ سلیمان گئے غار سے وہ صندوق بھی لے آئے جب امام علیہ السلام مدینہ واپس تشریف لائے تو پتہ چلا کہ جس کے دو (۲) صندوق چوری ہوئے تھے اس نے مدینہ کے والی سے کچھ لوگوں کے متعلق شکایت کی تھی والی انھیں سزا دینا چاہتا تھا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: انھوں نے چوری نہیں کی ہے لہٰذا انھیں سزا نہ دو۔ پھر دونوں صندوق ان کے مالک کے سپرد کر دیئے اس کے بعد چوروں کے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ ان میں سے ایک نے کہا: آپ نے برحق ہمارا ہاتھ کاٹا میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ فرزند رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ذریعہ حد جاری کی گئی۔

حضرت نے فرمایا: تم سے بیس (۲۰) سال پہلے تمھارا ہاتھ جنت میں پہنچ گیا۔ پھر وہ بیس (۲۰) سال زندہ رہ کر مر گیا۔

راوی کہتا ہے کہ ابھی تین (۳) دن نہ گزرنے پائے تھے کہ ایک اور صندوق کا مالک بھی امام علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ فرمایا: تم کو بتاؤں کہ صندوق کے اندر کیا ہے؟ اس کے بعد فرمایا: اس میں ایک ہزار دینار تمھارے اور ایک ہزار دینار دوسرے کے ہیں اور اس اس طرح کے اس کے اندر لباس بھی ہیں۔

اس آدمی نے کہا: اگر آپ بتا دیں کہ وہ ایک ہزار دینار کس کے ہیں؟ اس کا نام کیا ہے؟ وہ کہاں ہے؟ تو میں سمجھ جاؤں گا کہ آپ برحق امام ہیں اور آپ کی اطاعت واجب ہے۔

فرمایا: اس کا نام محمد بن عبد الرحمن ہے وہ ایک نیک آدمی ہے، صدقے بہت دیتا ہے، بکثرت نمازیں پڑھتا ہے اور اس وقت وہ دروازہ کے پاس تمھارا انتظار کر رہا ہے.

وہ نصرانی شخص یہ سن کر اسلام لایا اس نے کلمہ پڑھا اور حضرت کی امامت کا اقرار کیا.(جلوہ: ص۲۱۶ تا ۲۱۸، باب ۶، معجزہ نمبر ۸، بحوالہ بحار: ۲۶/۲۷۲،۴۶، ح ۷۸)

معجزہ نمبر ۱۳

جنوں کا روزانہ حضرت سے حلال وحرام کے متعلق سوال کرنا

"سعد اسکافی کہتے ہیں: میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے بیت الشرف کے دروازہ پر پہنچا اندر جانے کی اجازت طلب کی تو جواب ملا: تھوڑی دیر صبر کرو تمھارے کچھ مومن بھائی حضرت کے پاس ہیں تھوڑی دیر میں میں نے دیکھا کہ بارہ (۱۲) آدمی جن کے چہرے سیاہ تھے باہر نکلے وہ قبا، اونی لباس اور پیروں میں چکمے پہنے ہوئے تھے مجھ سے سلام کر کے چلے گئے.

جب میں اندر حضرت کی خدمت میں پہنچا تو عرض کیا: یہ کون لوگ تھے؟ میں انھیں پہچان نہ سکا فرمایا: یہ تمھارے مومن بھائی جن تھے. عرض کیا: یہ لوگ آپ کے پاس ظاہر ہوتے ہیں؟

فرمایا: تمھاری طرح یہ لوگ بھی روزانہ حلال وحرام کے متعلق سوال کیا کرتے ہیں.(جلوہ: ص۲۲۳، باب ۶، معجزہ نمبر ۱۵، بحوالہ بحار: ۴۶/۲۶۹، ۲۷۰، ح ۷۱، ۷۲)

معجزہ نمبر ۱۴

زیارت کے مشتاق شخص کو نصف شب میں گھر کے اندر بلانا

عبد اللہ بن عطا ناقل ہیں کہ میں مکۂ مکرمہ میں تھا تو مجھے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے دیدار کا شوق ہوا لہذا میں ان کی زیارت کی غرض سے مدینہ منورہ گیا اس رات بارش ہوئی تھی اور مجھے شدید ٹھنڈک لگی ہوئی تھی میں آدھی رات کے وقت حضرت کے دروازہ پر پہنچا تو سوچا ابھی دق الباب کروں یا صبح تک صبر وانتظار کروں؟

ابھی یہی سوچ رہا تھا کہ میں نے سنا حضرت نے اپنی کنیز سے فرمایا: ابن عطا کے لئے دروازہ کھول دو کیونکہ آج رات میں انھیں شدید سردی لگ چکی ہے کنیز نے دروازہ کھولا اور میں اندر داخل ہو گیا.(جلوہ: ص۴۳۱، ۴۳۲، دلائل وبراہین امام محمد باقر علیہ السلام معجزہ نمبر ۲، بحوالہ بحار: ۴۶/۲۳۵، ح ۷)

معجزہ نمبر ۱۵

چاہنے والے کو نصف شب کے بعد گھر کے اندر بلانا

عبداللہ ابن عطا بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں طواف وسعی کر کے فارغ ہوا ابھی رات کا کچھ حصہ باقی رہ گیا تھا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام بھی مکہ میں تشریف فرما تھے میں نے سوچا حضرت کی خدمت میں پہنچ کر بات کر کے گزار دوں گا۔

امام علیہ السلام کے دولت کدہ پر حاضر ہوا دق الباب کیا میں نے سنا کہ حضرت نے فرمایا: اگر تم عبداللہ بن عطا ہو تو اندر داخل ہو جاؤ۔ میں اندر پہنچ گیا۔ (جلوہ: ص ۴۳۲، دلائل و براہین امام محمد باقر علیہ السلام معجزہ نمبر ۳ بحوالہ بحار: ۴۶/۲۵۸، ضمن حدیث ۵۹)

عمل، باعث تقرب ہے

عَنْ خَیْثَمَۃَ قَالَ: قَالَ لِیْ اَبُو جَعْفَرٍ علیہ السلام:

اَبْلِغْ شِیْعَتَنَا اِنَّہٗ لَنْ یُّنَالَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ اِلَّا بِعَمَلٍ
وَ اَبْلِغْ شِیْعَتَنَا اِنَّ اَعْظَمَ النَّاسِ حَسْرَۃً یَّوْمَ الْقِیَامَۃِ
مَنْ وَّصَفَ عَدْلاً ثُمَّ یُخَالِفُہٗ اِلٰی غَیْرِہٖ.

(جواہر باقری: مترجم: اظہری، ح ۳۵، بحوالہ اصول کافی: ۳/۴۰۹)

خیثمہ، راوی ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا:

ہمارے شیعوں تک یہ پیغام پہنچا دو کہ خدا کے نزدیک جو بلند درجہ و مرتبہ ہے اس کو صرف عمل کے ذریعہ حاصل کیا جا سکتا ہے نیز ہمارے شیعوں کو بتا دو کہ قیامت میں سب سے زیادہ حسرت و افسوس اس کو ہو گا جو عدالت کی تعریف کرے پھر خود ہی دوسروں کے ساتھ عدالت وانصاف نہ کرے۔

معجزات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

صفحہ ۲۹۵...تا...صفحہ ۳۳۰

معجزات کی مجموعی تعداد: ۴۷

احادیث حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام

حدیث نمبر۱

اَحَبُّ اِخْوَانِیْ اِلَیَّ مَنْ اَهْدٰی اِلَیَّ عُیُوْبِیْ: میرے نزدیک میرا سب سے زیادہ دوست وہ ہے جو میرے عیوب مجھے بتائے. (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص۳۶۶)

حدیث نمبر۲

یُغْفَرُ لِلْجَاهِلِ سَبْعُوْنَ ذَنْباً قَبْلَ اَنْ یُغْفَرَ لِلْعَالِمِ ذَنْبٌ وَّاحِدٌ: عالم کا ایک گناہ بخشے جانے سے پہلے جاہل کے ستر (۷۰) گناہ بخش دیئے جائیں گے. (گفتار دلنشین، بحوالہ اصول کافی: ۱/۴۷)

حدیث نمبر۳

بِرُّوْا آبَائَکُمْ یَبِرُّکُمْ اَبْنَائُکُمْ: تم اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرو تمھاری اولاد تمھارے ساتھ نیکی کرے گی. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۷۸/۲۴۲)

حدیث نمبر۴

اَلْکَآدُّ عَلٰی عِیَالِهٖ کَالْمُجَاهِدِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ: اپنے اہل وعیال کے لئے کوشش کرنے والا راہ خدا میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے. (گفتار دلنشین، بحوالہ وسائل الشیعہ: ۱۲/۴۳)

حدیث نمبر۵

لَایَنَالُ شَفَاعَتُنَا مَنِ اسْتَخَفَّ بِالصَّلٰوةِ: نماز کو سبک سمجھنے والے کو ہماری شفاعت نصیب نہ ہوگی. (گفتار دلنشین، بحوالہ فروع کافی: ۳/۲۷۰)

﴿معجزہ نمبرا﴾

خراسانی دوست کا ہر سال ہزار دینار بطور نذر، حضرت امام صادق علیہ السلام کو پیش کرنا، اس کی بیوی کو زندہ کرنا، نذر کے پیسے منگا لینا:

مروی ہے کہ خراسان کے قریب ماوراء النہر (ملک توران) کا ایک شخص بہت مالدار تھا یہ خاندان اہل بیت حضرت رسالت کا دوستدار تھا اور اس نے ہر سال ایک ہزار دینار نذر کے طور پر حضرت امام صادق علیہ السلام کو دینا اپنے اوپر واجب قرار دیا تھا اس کی بیوی جو اس کے چچا کی لڑکی تھی وہ بھی بہت دولت مند تھی اور وہ بھی اپنے شوہر کی طرح اہل بیت احمد مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوستی رکھتی تھی ایک دن اس نے شوہر سے کہا:

اے پسر عم! اس سال حج کرنے کا بہت زیادہ دل چاہتا ہے کیا بہتر ہے کہ آپ میرے سفر کا بھی بندو بست کریں تا کہ جس طرح اس سال میں حضر میں آپ کی انیس رہی سفر میں بھی آپ کی جلیس رہوں۔

شوہر اس کی خواہش پوری کرتے ہوئے سفر کی تیاری میں مشغول ہو گیا اس مومنہ خاتون نے حضرت امام صادق علیہ السلام کے بچوں اور بی بیوں کے لئے اس زمانہ کے خراسان کے چند عمدہ تحفے، جواہر وغیرہ بطور ہدیہ لئے اس کے شوہر نے سرخ سونے کے ایک ہزار (۱۰۰۰) دینار نذر کے طور پر تھیلی میں رکھے اور بیوی کو سپرد کر دیئے بیوی نے اس تھیلی کو چند لباس و زیورات کے ساتھ ایک صندوق میں رکھ دیا طی منازل وقطع مراحل کے بعد یہ لوگ مدینہ منورہ پہنچے شوہر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں مشرف ہونے کے لئے تیار ہوا اس نے بیوی سے تھیلی طلب کی بہت تلاش کے بعد سامان میں وہ تھیلی نہ مل سکی تو بیوی نے شوہر کو بتایا کہ سارے سامان موجود ہیں مگر نذر والی تھیلی غائب ہے۔

دونوں مایوس ہو گئے شوہر نے بیوی کے بعض زیورات کو اہل قافلہ کے ساتھ بات کر کے رہن کے طور پر رکھ دیا ان سے ایک ہزار دینار بطور قرض لے لئے پھر انھیں حضرت کی خدمت میں لایا اور نہایت خضوع وخشوع کے ساتھ حضرت سے اجازت لی کہ اس کی بیوی حجرات مخدرات عصمت میں مشرف ہو حضرت نے اجازت دی اس کے بعد فرمایا: یہ تھیلیاں تم اٹھا لو کیوں کہ ہم نے وہ تھیلی پہلے ہی لے لی ہے۔

اس مومن نے عرض کیا: یابن رسول اللہؐ! اس کو کس طرح سے آپ نے لیا کیوں کہ میرے اور میری بیوی کے علاوہ کسی کو اس کی خبر نہ تھی؟

حضرت نے فرمایا: ہم کو ان دینار کی ضرورت پیش آئی جن ہمارے غلام ہیں ہم فوری ضرورت کے وقت ان کو بھیج کر اپنا کام کروالیتے ہیں چنانچہ اس وقت ایک جن کو بھیجا اس نے تمھاری بیوی کے سامان وزیورات وغیرہ کے اندر سے وہ تھیلی نکالی پھر ہمارے پاس لایا ہم نے ان کو ایک جگہ خرچ کردیا.

جب خراسانی نے حضرت کی یہ باتیں سنیں تو اہل بیت علیہم السلام کے متعلق اس کی بصیرت وعقیدت اور زیادہ ہوگئی تھیلی لے کر اپنے قافلہ والوں کے پاس گیا اور رہن پر رکھے ہوئے لباس وزیورات واپس لئے اپنے گھر لایا اندر داخل ہوا تو اپنی بیوی کو سکرات موت کے عالم میں دیکھا کنیز سے حالات دریافت کئے اس نے بتایا کہ درد دل شروع ہوا حالت بہت زیادہ خراب ہوگئی تھی.

جب خراسانی نے بیوی کی پیشانی پر موت کے آثار دیکھے تو اس کی آنکھیں بند کردیں اور میت کے لئے کفن، سدر و کافور وغیرہ کا بندوبست کرنے کے لئے گھر سے باہر نکلا ساری چیزیں جمع کرنے کے بعد حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا بیوی کا پورا واقعہ بیان کیا حضرت سے التماس کی کہ آپ نماز جنازہ پڑھائیں.

حضرت نے فرمایا: میں نے اس مومنہ کے لئے دو (۲) رکعت نماز پڑھ کر زندہ رہنے کی دعا کردی ہے تم مطمئن رہو کچھ نہ ہوگا اس وقت وہ گھر میں بیٹھی ہوئی ہے کنیزوں کو حکم دے رہی ہے تم جب گھر پہنچو گے تو میں نے جو کچھ بتایا ہے تم پر واضح ہو جائے گا.

خراسانی اپنے گھر آیا تو اس نے دیکھا بیوی بالکل ٹھیک ہے چند دنوں بعد حضرت سے اجازت لی جانب مکہ روانہ ہوا جب مکہ معظمہ پہنچا تو ایک دن میاں بیوی دونوں طواف میں مشغول تھے اتفاق سے اسی وقت حضرت صادق علیہ السلام بھی طواف میں مشغول تھے یکایک اس مومنہ کی نظر حضرت پر پڑگئی وہ خوشی سے بے خود ہوگئی شوہر سے پوچھا وہ طواف کرنے والا شخص کون ہے؟ کہا: وہ ہمارے مولا حضرت امام صادق علیہ السلام ہیں.

بیوی نے کہا: خدا کی قسم! میں نے انھیں حضرت کو دیکھا کہ انھوں نے ساق عرش پر ہاتھ مارا میری شفاعت کی تو میری روح لوٹادی گئی. (تحفۃ المجالس: مقصد ہشتم، ص ۲۵۳، ۲۵۴، معجزہ نمبر ۶)

شیخ حر عاملیؒ نے بھی خرائج کے حوالہ سے تھوڑے اختلاف کے ساتھ نقل فرمایا ہے. (اثبات: ۲۱۲/۵، ح ۱۴۸)

معجزہ نمبر ۲

زوجۂ عبدیٰ کوفہ کا اشتیاق زیارت امام صادق علیہ السلام وفات بعد بیس (۲۰) سال کی حیات

صفوان بن یحیٰی روایت کرتے ہیں کہ میں نے عبدیٰ کوفہ سے سنا انھوں نے بتایا: ایک دن میری بیوی کہہ رہی تھیں: عبدی! اس سال حج کی تمنا ہے تم حضرت امام صادق علیہ السلام کی زیارت کے شوق میں سامان سفر حج تیار کرو تا کہ دونوں ساتھ ساتھ اس سعادت کو حاصل کریں کیوں کہ عمر و زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

میں نے بیوی سے کہا: خدا کی قسم! میرے پاس سفر حج کی استطاعت نہیں ورنہ مجھ کو بھی تمھاری طرح تمنا ہے۔ بیوی نے کہا: میرے پاس کچھ لباس ہیں تم انھیں فروخت کر ڈالو پھر سفر کا بندوبست کر لو۔ میں نے ایسا ہی کیا چنانچہ ہم دونوں ساتھ میں مدینہ منورہ کے لئے روانہ ہوئے لیکن مدینہ پہنچنے سے پہلے میری بیوی بہت سخت مریض ہو گئیں مدینہ پہنچے تو جان نکلنے ہی والی تھی میں ان کی زندگی سے مایوس ہو گیا میں حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت دو (۲) دھاری دار مصری لباس پہنے ہوئے تھے میں نے سلام کیا حضرت نے جواب کے بعد فرمایا: عبدی! تمھاری بیوی کی کیا حالت ہے؟

عرض کیا: یابن رسول اللہؐ! میں نے اس کو جانکنی کے عالم میں دیکھا اس کی زندگی سے مایوس ہو گیا ہوں۔

حضرت نے تھوڑی دیر کے لئے سر مبارک کو جھکا لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا: اے عبدی! تم محزون و غمگین ہو گئے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! حضرت نے فرمایا: تم خوش حال ہو جاؤ تمھاری بیوی کو کچھ بھی نہ ہوگا میں نے خدا سے اس کی صحت و عافیت کے لئے دعا کر دی ہے جب تم گھر جاؤ گے تو اس کو صحت و سلامتی کے ساتھ بیٹھے ہوئے پاؤ گے اور کنیز اس کے منھ میں شکر ڈالتی ہوئی ملے گی۔

جب میں گھر پہنچا تو میری بیوی صحیح سالم بیٹھی ہوئی تھی اور کنیز اس کے منھ میں شکر ڈال رہی تھی میں نے اس کے پاس جا کر خیریت پوچھی تو کہا: خدا نے مجھے شفا دے دی مجھ پر بہت زیادہ اشتہا کا غلبہ ہوا کنیز سے کہا: میرے منھ میں تھوڑی سی شکر ڈال دے۔ میں نے کہا: جب میں تمھارے پاس سے اٹھا تو تمھاری زندگی سے بالکل مایوس ہو چکا تھا جب حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو مجھ سے تمھاری خیریت دریافت کی حضرت کو بتایا کہ وہ جان کنی کے عالم میں ہے اس وقت مولا نے مجھے بشارت دی کہ خدا نے اس کو زندگی عطا کی گھر جاؤ وہ تم کو بیٹھی ہوئی شکر کھاتی ہوئی ملے گی۔

بیوی نے کہا: میں اس سے عجیب و غریب بات تم سے بیان کروں؟ میں نے کہا: ہاں! بیوی نے یوں

بیان کیا: عبدی! جب تم میرے پاس سے چلے گئے تو مجھ پر نزع کا وقت تھا یکا یک میں نے دیکھا کہ ایک جوان دھاری دار مصری لباس پہنے ہوئے آیا مجھ سے پوچھا: کیا حال ہے؟

عرض کیا: یہ ملک الموت، قبض روح کے لئے حاضر ہیں جوان نے فرمایا: یَامَلَکَ الْمَوْتِ: اے ملک الموت! انھوں نے جواب دیا: لَبَّیْکَ اَیُّهَا الْاِمَامُ : اے امام! میں حاضر ہوں.

فرمایا: کیا تم کو ہماری اطاعت کا حکم نہیں ہے؟ ملک الموت نے جواب دیا: کیوں نہیں!

فرمایا: میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ اس خاتون کو بیس (۲۰) سال کی مزید فرصت و مہلت دے دو! ملک الموت نے عرض کیا: آپ کا فرمان بردار ہوں.

اس کے بعد ملک الموت اور وہ جوان دونوں میرے پاس سے چلے گئے وہ جوان دو (۲) لباس اس طرح کے پہنے ہوئے اور ایسا عمامہ لگائے ہوئے تھا. میں نے حضرت صادق علیہ السلام کو جن لباسوں میں دیکھا تھا ان کی تمام نشانیاں بیان کیں میں نے بھی یہ بتایا کہ جب میں امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تو حضرت نے تمھاری خیریت پوچھی.

میں نے عرض کیا: وہ محتضر ہے.

حضرت نے تھوڑی دیر بعد فرمایا: جاؤ خدا نے اس کو شفا دے دی.

جب میں گھر آیا تو تم کو سلامت پایا خدا کا شکر ادا کیا. (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۲۵۴ معجزہ نمبر ۷؛ اثبات: ۵/۴۰۱ تا ۴۰۳، ح ۱۳۳، بحوالہ خرائج)

ایک ذاکر نے مرجع بزرگوار حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے سید محمد رضا گلپائگانیؒ کے گھر مورخہ ۲۵/ شوال ۱۴۱۶ھ، قمری بروز جمعہ مجلس میں پڑھا:

''عبدی شاعر تھے روایات میں وارد ہے کہ اپنے بچوں کو عبدیؒ کے اشعار یاد کراؤ!''

موصوف نے بتایا کہ ''شکر'' ایک طرح کی دوا کا نام ہے.

اثبات میں ہے: والخادمة تلقمها الطبرزد: فارسی مترجم آقائے احمد جنتی نے اس لفظ کی توضیح میں لکھا ہے: ''نوعے از قند یا شیرۂ خرمائے پختہ است کہ آنرا سکر گویند'' بہر حال عربی متن میں لفظ ''الطبرزد'' اور ''السکر'' بالترتیب دونوں موجود ہیں.

کتاب خرائج کے فارسی مترجم آقائے غلام حسن محرمی نے ''شیرینی'' ترجمہ کیا ہے. (جلوہ: باب ہفتم،

معجزہ نمبر۲، ص ۲۳۳، بحوالہ بحار: ۴۷/۱۱۵، ح ۱۵۲)

معجزہ نمبر ۳

مالدار خراسانی مومنہ کا دو (۲) بچوں، شوہر، نذر کے دو ہزار دینار اور ہدایا لے کر خدمت امام صادق علیہ السلام میں پہنچنا، مومنہ کو زندہ کرنا، دو ہزار دینار وقت ضرورت خود لے لینا:

(مروی ہے کہ خراسان کا ایک شخص خاندان حضرت رسالت کا بہت دوستدار تھا وہ بہت مالدار تھا ہر دو (۲) سال پر حج کے لئے جاتا تھا اور شام وحجاز سے سامان خرید کر خراسان لاکر تجارت کرتا تھا ہر سفر میں ایک ہزار دینار نذر کے طور پر حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں لاتا تھا چند روز حضرت کے پاس قیام کے بعد واپس ہوجاتا تھا محبوں اور اپنے گھر والوں سے برابر ان کی باتیں اور ان کے معجزات بیان کرتا تھا لوگوں کی عقیدت میں اضافہ کرتا تھا.

ایک سال اس کی زوجہ نے کہا: اگر اس سال مجھے بھی لے چلو تو میں بھی تمھارے ساتھ حج کرلوں اپنے ہزار دینار حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں پیش کردوں نزدیک سے مولا کی زیارت کرلوں نیز مولا کے بچے اور بیوی کی بھی زیارت کر کے واپس آجاؤں. شوہر نے یہ درخواست منظور کی دونوں سامان سفر تیار کرنے لگے اس مومنہ نے مخدرات عصمت کے لئے عمدہ لباسوں کے ساتھ بہت زیادہ جواہرات بھی جمع کئے اپنے ایک ہزار دینار کو اپنے شوہر کے ایک ہزار دینار کے ساتھ ملا کر ایک صندوق میں رکھ کر مضبوط تالا بند کردیا یہ لوگ اپنے دو (۲) بچوں کو بھی لے کر راہئ حجاز ہوگئے مدینہ پہنچ کر ایک جگہ پہلے قیام کیا سوچا کل حضرت کی زیارت کا شرف حاصل کریں گے.

مومنہ اس دن بیمار پڑ گئی بیماری بڑھتی گئی ہوش جاتے رہے احتضار کا وقت آگیا شوہر کو بلا کر وصیت کی کہ میری وفات بعد غسل وکفن کر کے حضرت سے نماز جنازہ کی التماس کرنا ان کے دست مبارک سے مجھے دفن کرانا شاید خدا ان کی برکت سے مجھے معاف کردے اتنا کہہ کر وہ دنیا سے رخصت ہوگئی بچے رونے پیٹنے لگے شوہر متحیر ہوگیا مومنہ کو غسل کے بعد کفن پہنایا گیا جب وہ مرد مومن دو ہزار دینار نکالنے کے لئے صندوق کے پاس گیا تو اس کو خالی پایا مزید غمگین ہوا پھر دوسرے دن دو (۲) ہزار دینار لے کر بچوں کی انگلیاں پکڑے ہوئے حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں لایا قدمبوسی کے بعد دو (۲) ہزار دینار امام علیہ السلام کے سامنے زمین پر ڈال دیئے اپنی زوجہ کی وصیت اور پوری کیفیت بیان کی.

حضرت نے فرمایا: اپنے دینار اٹھا لو ہم نذر والے اپنے دو (۲) ہزار دینار پہلے ہی لے چکے ہیں. خواجہ

نے عرض کیا: مولا! آپ پر قربان ہو جاؤں کیسے آپ نے لیا؟ حضرت نے فرمایا: جب تم بغداد پہنچے تھے تو ہم کو ضرورت پیش آئی ہم نے ہاتھ بڑھا کر لے لیا۔

خواجہ یہ سن کر بہت خوش ہوا جب حضرت نے بچوں کا گریہ دیکھا تو ان پر رقت طاری ہوئی عبادت خانہ کے اندر تشریف لے گئے دو (۲) رکعت نماز ادا کی پھر بہت دیر تک سجدہ میں سر رکھے رہے اس کے بعد سر اٹھایا باہر نکلے اور فرمایا: ''بچوں کو۔ لے کر گھر واپس جاؤ میں نے ان کی ماں کے لئے خدا سے دعا کر دی ہے میری دعا باب اجابت سے ٹکرائی بچوں کی ماں زندہ ہو چکی ہے''۔

بچوں نے جب ماں کی زندگی کی خبر سنی تو حیران و پریشان ماں کی طرف دوڑ پڑے ماں کو زندہ دیکھا تو ہاتھ پاؤں پر گر پڑے ماں نے بچوں کو گلے لگایا بچوں کے پیچھے خواجہ بھی آ پہنچا دیکھا کہ اس کی زوجہ گردن میں کفن لپیٹے ہوئے بیٹھی ہے، بچوں کو گود میں لئے بہت خوش ہے۔ شوہر نے کہا: اے میری مونس و غمگسار! اپنی موت واحتضار کا حال بیان کرو!

بیوی نے یوں بیان کیا: جب روح نکلنے کا وقت آیا تو دو (۲) عجیب صورتیں نظر آئیں ایک بہت خوبصورت تھی اس کو دیکھ کر میں بہت خوش ہوئی اور دوسری صورت بہت بد شکل تھی اس کو دیکھ کر مجھ پر بہت زیادہ خوف طاری ہوا تھا۔ میں نے اس حسین صورت سے کہا: خدا کی قسم! خدا کے علاوہ کوئی دوسرا خدا نہیں ہے تجھ کو جس نے یہ حسین شکل عطا کی ہے بتاؤ تم کون ہو کہ تم کو دیکھ کر مجھ کو بہت خوشی ہوتی ہے اور اس بد شکل سے مجھے بہت خوف پیدا ہوتا ہے وہ کون ہے؟

کہا: میں تیرا اعمال حسنہ ہوں جو تم دنیا میں کرتی تھی اور وہ بری شکل تیرے برے اعمال ہیں تھوڑی دیر میں دونوں صورتیں ہوا میں چلی گئیں میری روح اوپر جانے لگی جہاں جہاں سے روح گزری فرشتوں نے تعظیم کی کہ یہ اہل بیت علیہم السلام کی دوستدار ہے یہاں تک کہ میری روح عرش کے نیچے پہنچ گئی وہاں پر ایک شور بلند ہوا اور آواز آئی:

راستہ صاف کرو اپنے زمانہ کے امام علیہ السلام آرہے ہیں۔ میں نے دیکھا ایک بزرگ آئے تمام فرشتوں نے سینہ پر ہاتھ رکھ کر ان سے سلام کیا سروں کو جھکا لیا وہ حضرت کی تعظیم بجالائے، سلام کیا۔ انھوں نے سب کا جواب دیا پھر ساق عرش پر ہاتھ مارا خدا سے میری روح واپس لی وہ میرے بدن میں لوٹائی گئی میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: آنکھیں بند کرلو! میں نے تعمیل حکم کی پھر حضرت کے حکم سے آنکھیں کھولیں یکا یک اپنے کو بچوں کے پاس

موجود پایا اس کے بعد تم آ گئے.

یہ بیان کرنے کے بعد وہ مومنہ اٹھی اس نے لباس پہنے پھر شوہر سے کہا: اٹھو حضرت کی خدمت میں چلیں. دونوں ایک ساتھ حضرت کے گھر آئے مومنہ نے پوچھا: جو شخص وہاں بیٹھے ہیں وہ کون ہیں؟ شوہر نے بتایا: وہی اپنے زمانہ کے امام حضرت صادق علیہ السلام ہیں.

مومنہ جلدی سے دوڑ کر حضرت کے قدموں پر گر پڑی عرض کیا: میری ہزار جانیں آپ کی خاکِ پا پر قربان ہو جائیں. پھر اپنے شوہر سے کہا: خدا کی قسم! یہی بزرگوار مجھ کو عرش سے نیچے لائے ہیں. پھر وہ لوگ چند روز حضرت کے ساتھ رہے اس کے بعد حج کے لئے کعبہ کی طرف روانہ ہو گئے حج اور عمرہ کر کے مناسک حج سے فراغت کے بعد اپنے وطن مالوف لوٹ آئے. (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۲۵۴ تا ۲۵۶، معجزہ نمبر ۸)

معجزہ نمبر ۴

جناب ابراہیم علیہ السلام کی طرح مور، باز، کبوتر اور کوے کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے بعد زندہ کرنا

یونس بن ظبیان سے روایت ہے کہ ہم چند افراد حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں تھے ایک نے سوال کیا: یا بن رسول اللہ! خدا نے قرآن مجید میں جن پرندوں کا ذکر کیا ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے: فَخُذْ اَرْبَعَةً مِّنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ... چار پرند لو اور ان کو اپنے پاس منگوا لو (اور ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو) پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو اس کے بعد ان کو بلاؤ پھر دیکھو تو کیونکر وہ سب کے سب تمھارے پاس دوڑتے ہوئے آتے ہیں اور سمجھ رکھو کہ خدا بیشک غالب اور حکمت والا ہے. (سورۂ مبارکہ بقرہ: ۲/۲۶۰۔ف)

آیا وہ تمام پرندے ایک ہی قسم کے تھے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم لوگ مجھ سے ویسا ہی معجزہ دیکھنا چاہتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہاں! اے فرزند رسولؐ! پس حضرت نے مور، باز، کبوتر اور کوے چار (۴) پرند منگائے ان کو ذبح کر کے سب کے سر کو اپنے پاس رکھ لیا پھر حضرت کے حکم سے ان چاروں کے گوشت و پر اور ہڈیاں ایک دوسرے میں ملائی گئیں ان کے چار (۴) حصے کئے گئے پھر گھر کے چار (۴) گوشوں میں رکھ دیئے گئے پہلے حضرت نے مور کو پکارا تو میں نے دیکھا کہ ہر گوشہ سے ایک ایک ذرہ بلند ہوا اور آپس میں جُڑتا گیا ایک پورا مور بن گیا اس کا سر، بدن میں جُڑ گیا، پھر کوے کو پکارا تو ہر گوشہ سے ایک ایک ذرہ بلند ہوا جُڑ کر پورا کوا تیار ہو گیا اس کا سر بھی جُڑ گیا اس کے بعد کبوتر اور باز بھی اسی طرح زندہ ہو گئے پھر یہ پرندے حضرت سے اجازت لے کر وہاں سے باہر اڑ کر چلے گئے. (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۲۵۶، معجزہ نمبر ۹؛ اثبات: ۲۰۴/۵، ح ۱۳۵، بحوالہ خرائج)

معجزہ نمبر ۵

شرعی رقم ادا کرتے وقت زیادہ لگنا، سرخ دیناروں کا ڈھیر اور حضرت کی بے نیازی

ایک شیعہ کا بیان ہے کہ میں درہم و دینار سے بھری تھیلی ہدیہ کے طور پر حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں لے جا رہا تھا تو یہ ہدیہ میری نظر میں بہت عظیم لگ رہا تھا جب میں حضرت کی خدمت میں پہنچا تو آپ نے خادم کو بلایا اس سے طشت منگایا لبوں میں حرکت پیدا ہوئی تو اس طشت میں اتنے زیادہ سرخ دینار پیدا ہو گئے کہ وہ میرے اور حضرت کے درمیان حائل ہو گئے گویا دیناروں کی ایک دیوار بلند ہو گئی میری طرف توجہ کر کے فرمایا:

''کیا تم یہ سوچتے ہو کہ ہم تمہارے درہم و دینار کے محتاج ہیں''؟! ہم تو صرف اس لئے تمہارے پیسے قبول کر لیتے ہیں کہ تمہارے مال پاک ہو جائیں اور تم اپنی شرعی ذمہ داریوں سے بری الذمہ ہو جاؤ! (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۲۸۵، معجزہ نمبر ۱۳)

معجزہ نمبر ۶

امانت کے ایک ہزار درہم سے پانچ (۵) نکال کر اس میں اپنا ملانا، حضرت کا امانتی درہم طلب فرمانا

شعیب عقرقوئی سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مجھ کو ایک ہزار درہم دیئے تا کہ حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں پیش کروں میں نے سوچا حضرت کی طرف سے کوئی ایسی نشانی دیکھوں جس سے مطمئن ہو جاؤں تو ان میں سے پانچ (۵) درہم نکال کر اپنی تھیلی میں رکھ لیا اور پانچ (۵) کھوٹے درہم ان کی جگہ رکھ کر حضرت کے پاس گیا تھیلی حضرت کے حوالہ کی آپ نے فوراً تھیلی کھول کر درہم پھیلا دیئے ان پانچ (۵) درہموں کو الگ کر دیا فرمایا:

''یہ اپنے درہم تم لے لو ہمارے درہم ہمیں دے دو!'' میں نے پانچ (۵) درہم نکال کر حضرت کی خدمت میں پیش کر دیئے اور حضرت سے بہت زیادہ معافی طلب کی. (تحفہ مقصد ہشتم، معجزہ نمبر ۱۵، ص ۲۵۹؛ اثباب: ۳۸۳/۵ حدیث نمبر ۹۱، بحوالہ کشف الغمہ اِربلیؒ و کتاب دلائل: حمیریؒ)

معجزہ نمبر ۷

ایک مردہ بھائی کو ساق عرش کی عود سے حضرت خضر علیہ السلام کو بھیج کر زندہ کرانا

مروی ہے کوفہ کے رہنے والے دو (۲) بھائی زیارت کے لئے جا رہے تھے جب ایک بیابان میں پہنچے تو ایک بھائی پیاس سے مر گیا دوسرا بھائی حیران و پریشان اس کے سرہانے بیٹھ گیا کہ کیا کرے! کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا

تھا خدا سے پناہ طلب کی اہل بیت رسالتؐ کو وسیلہ بنایا وہ ایک ایک امامؑ کا نام لے کر دعا کر رہا تھا جب مصحف ناطق حضرت امام جعفر بن محمد صادقؑ کو پکارا تو اپنے آگے ایک شخص کو کھڑا ہوا پایا اس نے پوچھا: کیا حال ہے؟

عرض کیا: میرا بھائی وفات کر گیا ہے میں اس بیابان میں کیا کروں؟ اس شخص نے مجھ کو تھوڑی سی عود (اگر) دی فرمایا: اس کو مردہ کے دونوں ہونٹوں کے درمیان رکھ دو۔

میں نے رکھا تو فوراً حکم خدا سے وہ زندہ ہو گیا میں نے پوچھا: پیاسے ہو؟ کہا: نہیں! پھر دونوں ایک ساتھ کوفہ گئے کچھ دنوں بعد دعا کرنے والا بھائی مدینہ گیا حضرت صادقؑ کی خدمت میں پہنچا اس پر نظر پڑتے ہی مولا نے سوال فرمایا: تمھارے بھائی کا کیا حال ہے؟ عرض کیا: خیریت سے ہے۔

حضرت نے فرمایا: وہ عود کیا ہوئی؟ عرض کیا: یابن رسول اللہؐ! جب میرا بھائی زندہ ہو گیا تو مارے خوشی کے میں عود بھول گیا حضرت نے فرمایا: جس وقت تم دعا کر کے ہم کو پکار رہے تھے تو میرے بھائی حضرت خضرؑ میرے پاس حاضر تھے میں نے ان کو تمھارے پاس بھیج دیا اور وہ ساق عرش کی عود تھی جس سے تمہارا بھائی زندہ ہو گیا لکڑی پھر ہمارے پاس آ گئی اس کے بعد حضرت نے خادم سے وہ عود طلب کر کے دکھا دیا۔ (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۱۶، معجزہ نمبر ۲۵۹)

معجزہ نمبر ۸

بغیر بلائے پہاڑ کا خدمت امامؑ میں آنا پھر اس کی جگہ لوٹانا

عبدالرحمٰن حجاج سے روایت ہے کہ میں حضرت امام صادقؑ کے ساتھ مکہ سے مدینہ جا رہا تھا حضرت ایک اونٹ پر سوار تھے اور میں ایک گدھے پر تھا کوئی تیسرا شخص ہمارے ساتھ نہ تھا میں نے عرض کیا: یَا سَیِّدِیْ! امامت کی علامت کیا ہے؟ فرمایا: ''اگر امام اس پہاڑ کو بلائے تو آ جائے''۔

عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ خدا کی قسم! صرف اتنا فرمانے سے وہ پہاڑ ہماری طرف آنے لگا۔ حضرت نے میری طرف نظر کی پھر پہاڑ سے فرمایا: میں نے تجھ کو بلایا نہیں ہے اپنی جگہ چلے جاؤ۔ پہاڑ اپنی پہلی جگہ چلا گیا۔

(تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۱۹، معجزہ نمبر ۲۶۰؛ اثبات: ۴۱۰/۵، حدیث نمبر ۱۴۴، بحوالہ خرائج راوندیؒ؛ اثبات: ۴۶۰/۵، حدیث نمبر ۲۵۴، بحوالہ صراط مستقیم: عاملیؒ)

معجزہ نمبر ۹

فوراً درخت خرما پر پھل لگنا، پیچیدہ کاغذ پر تمام ائمہ معصومین علیہم السلام کے نام

محمدؒ بن مسلمؒ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں حضرت امام جعفر صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا

معلّیٰ بن خنیس روتے ہوئے آئے۔ حضرت نے گریہ کا سبب پوچھا: عرض کیا: میرے مولا! کچھ لوگ دروازہ کے باہر کہہ رہے تھے آپ، آپ کے آبائے عظام اور آپ کی اولاد سب فضیلت میں مساوی ہیں آپ کو ان پر کوئی فضیلت حاصل نہیں ہے۔

حضرت تھوڑی دیر خاموش رہے پھر سر مبارک کو اٹھا کر فرمایا: طبق میں خرما لاؤ!

خرما لایا گیا حضرت نے ان میں سے ایک خرما لے کر دو (۲) حصے کر کے تناول فرمایا: اس کا ہستہ زمین میں دفن کر دیا فوراً حکم خدا سے درخت اگا، بلند ہوا، خرمے لگے۔ حضرت نے دست مبارک سے ایک خرما توڑا اس کے دو (۲) ٹکڑے کئے اس کے اندر سے پیچیدہ کاغذ نکلا خرما کو اپنے دہن مبارک میں رکھا کاغذ معلّیٰ بن خنیس کو پکڑا دیا فرمایا پڑھو۔

انھوں نے پڑھا تو اس پر لکھا تھا: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) عَلِیُّ بِنِ الْمُرْتَضٰی وَ الْحَسَنُ وَ الْحُسَیْنُ (علیہم السلام) اسی طرح آخری امام حضرت صاحب الامر تک تمام ائمہ معصومین علیہم السلام کے نام لکھے ہوئے تھے۔ (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۲۶۰، ۲۶۱، معجزہ نمبر ۲۰؛ اثبات: ۵/۴۱۱، حدیث نمبر ۱۴۶، بحوالہ خرائج راوندیؒ (بغیر حوالہ)؛ اثبات: ۵/۴۲۴، حدیث نمبر ۱۶۶، بحوالہ غیبت نعمانیؒ: اسماء ائمہ کے علاوہ یہ بھی لکھا تھا: اِنَّ عِـدَّةَ الشُّھُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَھْراً۔

﴿معجزہ نمبر ۱۰﴾

﴿دنیا میں جنت کا ایک نمونہ دکھانا، کنیز سے جام طلب کر کے دوست کو سیراب کرنا﴾

عبداللہ سنان راوی ہیں کہ ایک دن میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے جنت کے حالات اور اس کی نعمات کے بارے میں سوال کیا۔ حضرت نے پوچھا: دیکھنا چاہتے ہو؟ عرض کیا: ہاں! میرا ہاتھ پکڑ کر مدینہ کے باہر لے گئے زمین پر ٹھوکر ماری تو میں نے اتنی بڑی نہر دیکھی جس کے کنارے دکھائی نہیں دے رہے تھے ایک جانب برف سے زیادہ سفید پانی دوسری جانب سفید دودھ اور اس کے درمیان یاقوت سرخ کا ایک مٹکا تھا۔

عرض کیا: یابن رسول اللہ! یہ نہریں کہاں سے بہہ رہی ہیں؟

فرمایا: خدا نے قرآن مجید میں انھیں نہروں کا وعدہ فرمایا ہے۔

نہر کے کنارے میں نے ایسے درختوں کو دیکھا جن پر ایسی خوبصورت کنیزیں تھیں کہ کسی نے دیسی

کنیزیں نہ دیکھی ہوں گی. حضرت صادق علیہ السلام نے ایک کنیز سے اشارہ میں پانی طلب فرمایا وہ درخت سے نیچے آئی درخت اس کے ساتھ ساتھ جھکتا گیا کنیز نے پانی لے کر حضرت کو دیا حضرت نے نوش فرما کر مجھ کو دیا میں نے بھی پیا اس سے خوش گوار، خوشبودار اور مزے دار پانی میں نے کبھی نہیں پیا تھا.

میں نے عرض کیا: یا بن رسول اللہ! مجھ کو گمان تک بھی نہ تھا!

فرمایا: جو کچھ تم نے دیکھا یہ تو بہت معمولی سی چیز ہے جسے خدا نے ہمارے شیعوں کے لئے مقرر کیا ہے جب کوئی مومن مرجاتا ہے تو اس کی روح یہاں آتی ہے اس کو یہ پانی پلایا جاتا ہے ہمارے دشمنوں کی روح کو فرشتے، وادیٔ برہوت میں لے جاتے ہیں حمیم (گرم پانی) اور زقّوم (درخت تھوہڑ کا کڑوا اور زہریلا دودھ) پلاتے ہیں وہ خدا سے پناہ مانگتے ہیں خدا نے ہمارے دوستوں کے لئے جنت پیدا کی ہے اور ہمارے دشمنوں کے لئے دوزخ پیدا کی ہے. (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۲۶۱، معجزہ نمبر ۲۳؛ اثبات: ۳۸۶/۵، حدیث نمبر ۹۶، بحوالہ بصائر الدرجات: صفارؒ)

معجزہ نمبر ۱۱

دربار منصور میں بابل کے ستر (۷۰) ساحروں کی ہلاکت

منقول ہے کہ منصور دوانقی ملعون نے بابل کے ستر (۷۰) ساحروں کو بلایا اور ان سے کہا: (العیاذ باللہ) جعفر علیہ السلام بن محمد علیہ السلام ساحر ہیں اگر تم لوگ کوئی ایسا جادو دکھاؤ جس کے ذریعہ وہ میرے دربار میں شرمندہ ہو جائیں تو تم کو بہت زیادہ انعام دوں گا.

جادوگروں نے درندوں کی صورتیں بنائیں انھیں اپنے پہلو میں بیٹھایا. منصور تخت پر بیٹھا مجمع اکٹھا ہوا پھر منصور نے کسی کو بھیج کر حضرت امام صادق علیہ السلام کو بلایا جب حضرت دربار میں تشریف لائے ان ساحروں اور صورتوں کر دیکھا تو فرمایا: ''تم پر وائے ہو مجھ کو نہیں پہچانتے کہ میں کون ہوں! میں وہ حجت خدا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں تمھارے آباء واجداد کا سحر، باطل قرار دیا''.

پھر حضرت نے صورتوں کی طرف دیکھ کر فرمایا: ''ایک ایک کو پکڑ لو اور نگل جاؤ!'' انھوں نے فوراً تعمیل کر کے سب کو صاف کر دیا یہ دیکھ کر منصور بیہوش ہو گیا اور تخت سے گر پڑا ہوش میں آیا تو کہا: ''یا بن رسول اللہ! میں نے توبہ کی میری یہ غلطی معاف فرمائیں''.

حضرت نے فرمایا: معاف کیا. منصور نے التماس کی کہ صورتوں کو حکم دیں کے جادوگروں کو واپس کر دیں.

فرمایا: ھَیھَات! ھَیھَات! (افسوس! تعجب!) یہ کیسی بات ہے! اگر عصائے موسیٰ علیہ السلام نے جادوگروں کو واپس کیا ہوتا تو یہ درندے بھی واپس کر دیتے لہٰذا یہ محال ہے اس کے بعد تم کبھی بھی انھیں نہیں دیکھ سکتے۔ (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۲۶۲، معجزہ نمبر ۲۴)

ایضاً: اثبات: ۴۵۷/۵، حدیث نمبر ۲۴۶، بحوالہ مناقب فاطمہ (علیہا السلام): عربی میں مختصر طور پر صرف تین (۳) سطریں ہیں: فَقَالَ : یَاقَسُورَۃُ خُذْھُمْ۔

ایضاً: کرامات رضویہ: ص۲۲، ۲۳ صاحبِ شرح شافیہ الحاج حسینیؒ نے ثاقب المناقب کے حوالہ سے منصور کے حاجب ربیع سے نقل کیا ہے: منصور نے جادوگروں سے کہا: زمانہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تم لوگوں نے اپنے آباء و اجداد سے بطور میراث، سحر کو پایا اور ان سے اچھی طرح سیکھا ہے تم لوگ میاں بیوی میں جدائی کر سکتے ہو اس وقت حضرت صادق (علیہ السلام) بھی تمھاری ہی طرح کاہن و ساحر ہیں اگر ان کو مغلوب کر دو تو انعام دوں گا۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: یَا وَیْلَکُمْ اَتَعْرِفُونِی اَنَا حُجَّۃُ اللہِ الَّذِیْ اَبْطَلَ سِحْرَ آبَائِکُمْ فِی اَیَّامِ مُوسٰی علیہ السلام بْنِ عِمْرَان علیہ السلام ثُمَّ نَادیٰ بِرَفْعِ صَوْتِہٖ :

اَیُّھَا الصُّوَرُ الْمُمَثَّلَۃُ! لِیَاخُذْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْکُمْ صَاحِبَہٗ بِاِذْنِ اللہِ تَعَالیٰ۔

معجزہ نمبر ۱۲

محمد حنفیہؓ کا قبر کے اندر سے ظاہر ہو کر اسماعیل حمیریؒ کے سامنے امام علیہ السلام کی امامت پر گواہی دینا

مروی ہے کہ ابو ہاشم اسماعیل بن محمد حمیریؒ شروع میں کیسانیہ عقیدہ رکھتے تھے کہ محمد حنفیہؓ امام ہیں ان کی وفات نہیں ہوئی ہے اسی لئے حضرت امام صادق علیہ السلام نے ان کے بارے میں فرمایا: ان کا اعتقاد و مذہب صحیح نہیں ہے۔

یہ بات اسماعیل کو معلوم ہو گئی تو حضرت کی خدمت میں آکر عرض کیا: یابن رسول اللہؐ! میں نے سنا ہے کہ آپ نے میرے متعلق یہ فرمایا ہے جب کہ میں نے اپنی پوری عمر آپ کی طرفداری میں گزاری آپ کی دوستی کی بنا پر لوگوں سے کنارہ کش ہوا۔

حضرت نے فرمایا: تم کہتے ہو کہ محمد حنیفہؓ شعب رضوی میں پوشیدہ ہیں یعنی تمھارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ زندہ ہیں ان کی داہنی جانب ایک شیر اور بائیں جانب ایک پلنگ (چیتے کے علاوہ ایک ایسا درندہ جو شیر کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔ لغات کشوری) ہے صبح شام ان کی روزی وہاں لاتا ہے تم پروائے ہو کیونکہ جناب رسول خدا صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت علی مرتضیٰ علیہ السلام حضرت امام حسن علیہ السلام اور حضرت امام حسین علیہ السلام ان سے بہتر وافضل تھے اس کے باوجود انھوں نے بھی موت کا مزہ چکھا۔

اسماعیلؒ نے عرض کیا: تو کیا محمد حنفیہؓ کی وفات پر کوئی دلیل ہے؟ فرمایا: ہاں! کیوں کہ میرے پدر بزرگوار نے مجھ کو خبر دی کہ میں نے ان کی نماز جنازہ پڑھی اور انھیں دفن کیا میں تم کو ایک نشانی دکھاتا ہوں.

پھر اسماعیل کا ہاتھ پکڑ کر محمد حنفیہؓ کی قبر کے پاس لے گئے قبر پر دست مبارک رکھ کر ایک دعا پڑھی قبر میں شگاف پیدا ہوا ایک شخص جس کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے سر اور چہرہ سے مٹی جھاڑتا ہوا ظاہر ہوا اس نے کہا: اے ابو ہاشم! مجھے پہچانتے ہو؟

اسماعیلؒ نے کہا: نہیں! تو اس شخص نے کہا: میں حضرت علی علیہ السلام کا بیٹا محمد حنفیہ ہوں حضرت امام حسین علیہ السلام کے بعد حضرت علی (زین العابدین) علیہ السلام بن حسین علیہ السلام امام ہیں اور ان کے بعد حضرت محمد علیہ السلام بن علی علیہ السلام اور پھر ان کے بعد یہ بزرگوار یعنی حضرت صادق علیہ السلام امام ہیں.

یہ کہہ کر اس نے دوبارہ خاک کے اندر اپنا سر چھپالیا اور قبر بند ہوگئی. (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۲۶۲، معجزہ نمبر ۲۵)

کتاب اثبات میں ہے: حضرت نے فرمایا: اَلسَّیِّدُ کَافِرٌ: سید کافر ہے. (یہ محمد حنفیہ (رضی اللہ عنہ) کو امام ومہدیؑ موعود جانتے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ وہ کوہ رضواء میں زندہ وغائب ہیں۔ مترجم فارسی)

حضرت نے قبر سے نکالا تو سید نے یہ شعر پڑھا:

تجعفرت باسم اللّٰہ فیمن تجعفرا: خدا کے نام سے میں زمرۂ جعفریوں میں آ گیا.

(اثبات: ۴۶۳/۵، ح ۲۶۵، بحوالہ مناقب ابن شہر آشوبؒ؛ اثبات: ۳۶۴/۵، ح ۵۱۲، بحوالہ اکمال الدین: صدوقؒ، مختصر اختلاف عبارت کے ساتھ ہے)

مؤلف: ہمارے کشکول کی پہلی جلد کے نمبر ۵۰، ۸۱ میں سیدؒ کی اہل بیت علیہم السلام سے محبت کے سلسلہ میں ایک بہترین حکایت محدث قمیؒ کی کتاب منتہی الآمال کے حوالہ سے مذکور ہے نیز کتاب تاسیس الشیعہ میں لکھا ہے کہ سید اسماعیل حمیریؒ کا لقب ''سید'' تھا یعنی وہ ''سَیِّدُ الشُّعَرَاء'' تھے یہ کوفہ کے مشہور شاعر تھے ان کے چار (۴) لڑکیاں تھیں ہر ایک کو اپنے بابا کے چار، چار سو (۴۰۰، ۴۰۰) قصیدے زبانی یاد تھے. (تاسیس الشیعہ: صدرؒ، فصل ۶، ص اوّل، ص ۱۹۱؛ کشکول اظہری: جلد اوّل، نمبر ۵۰، ۸۱)

معجزہ نمبر ۱۳

حضرت صادق علیہ السلام اور اسماعیل کو حکمِ منصور سے قتل کرنا، دو (۲) گوسفندوں کا ذبح ہونا

خدیجہ سے روایت ہے کہ منصور دوانقی کے ایک ملازم نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک رات منصور نے مجھے طلب کیا حضرت صادق علیہ السلام کو قتل کرنے کا حکم دیا چنانچہ میں اُس گھر میں آیا جس میں حضرت قید تھے میں نے تلوار نکال کر حضرت صادق علیہ السلام کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اسماعیل کو قتل کرنے کا ارادہ کیا اس نے میرے ساتھ مجادلہ و محاربہ شروع کر دیا آخر کار اس کو بھی حضرت صادق علیہ السلام کی طرح اس گھر سے باہر نکال کر قتل کر ہی ڈالا.

خلیفہ کے پاس پہنچا تو پوچھا: کیا کیا؟

میں نے کہا: ان کا کام تمام کر دیا تمھارا دل ان کی طرف سے مطمئن ہو گیا.

جب صبح ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حضرت صادق علیہ السلام اور اسماعیل دونوں خلیفہ کے گھر کے دروازہ پر بیٹھے ہیں اندر جانے کی اجازت طلب کر رہے ہیں.

منصور نے مجھ سے کہا: تم نے یہ نہیں کہا کہ کل رات میں نے دونوں کو قتل کر ڈالا!

میں نے کہا: ہاں! یقیناً میں نے کل رات دونوں کو قتل کر دیا تھا لیکن مجھ کو اس کا راز معلوم نہ ہو سکا!

منصور نے مجھ کو حکم دیا کہ جہاں ان کو قتل کیا تھا وہاں جاؤ جو آثار و علامات دیکھو مجھ کو اس کی خبر دو. میں نے وہاں جا کر دیکھا تو دو (۲) گوسفند ذبح ہو کر پڑے ہوئے ہیں میں یہ دیکھ کر مبہوت رہ گیا اپنے اندر بڑی تبدیلی پائی. میں فوراً خلیفہ کے پاس گیا اس نے پوچھا: وہاں کون سی نشانیاں تھیں؟ میں نے بتا دیا کہ دو (۲) گوسفند ذبح شدہ پڑے تھے مجھ کو بڑی حیرت ہوئی.

منصور نے حکم دیا کہ یہ راز مخفی رکھنا کسی سے اظہار نہ کرنا تا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو کچھ کہا گیا ہے شیعہ حضرات کہیں اِن کے بارے میں بھی کہنا شروع نہ کر دیں کہ وَ مَاقَتَلُوْهُ وَ مَاصَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّـهَ لَهُـمْ: نہ ان لوگوں نے اسے قتل ہی کیا ہے اور نہ سولی ہی دی ان کے لئے (ایک دوسرا شخص) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ کر دیا گیا. (سورہ نساء: ۴/۱۵۷۔ف؛ تحفہ: مقصد ۸، ص ۲۶۴، ۲۶۵، معجزہ نمبر ۳۱)

شیخ حر عاملیؒ نے خرائج کے حوالہ سے خدیجہ سے روایت کی ہے کہ وہ ملازم قبیلۂ کندہ کا تھا اور بنی عباس کا جلاد تھا... فَاِذَا بِجَزُوْرَیْنِ مَنْحُوْرَیْنِ: دو شتر کشتہ آنجا افتادہ. (اثبات: ۵/۴۱۱، ح ۱۴۷)

معجزہ نمبر ۱۴

منصور کی طرف سے دربار میں قتل کی سازش، اژدہا کا پورا محل منہ میں رکھ کر ڈرانا، پھر ارادہ بدل دینا

مروی ہے کہ منصور دوانقی ملعون نے ایک دن اپنے بیٹے سے کہا: جاؤ جعفر (علیہ السلام) کو لاؤ تا کہ میں انھیں قتل کر دوں .اس کے وزیر نے کہا: جو گوشۂ تنہائی میں بیٹھ کر کنارہ کشی اور عبادت الٰہی میں مشغول ہے اور تمھارے ملک میں دست درازی نہیں کر رہا ہے تم کو اس کے قتل سے کیا فائدہ ہوگا! بہت زیادہ سمجھایا مگر کچھ فائدہ نہ ہوا کسی کو بلانے کے لئے بھیج دیا اِدھر غلاموں سے کہہ دیا کہ جب حضرت صادق علیہ السلام آئیں گے تو میں ان سے گفتگو شروع کروں گا اور جب میں اپنے سر سے عمامہ اتار دوں تو فوراً ان کو قتل کر دینا.

حضرت تشریف لائے تو بھرے دربار میں منصور، حضرت کے احترام میں تخت سے نیچے اتر گیا حضرت کی طرف دوڑ پڑا پھر آپ کو صدر مجلس میں بیٹھایا ادب کے ساتھ زانو تہہ کر کے بیٹھ گیا عرض کیا: میرے مولا! آپ نے کیوں زحمت فرمائی ؟ ارشاد فرمایا: تم نے مجھے بلایا ہے .منصور نے کہا: آج آپ جو کچھ فرمائیں ہم آپ کی اطاعت کریں گے .حضرت نے فرمایا: میں صرف یہی چاہتا ہوں کہ دوبارہ مجھے نہ بلانا منصور نے کہا: ٹھیک ہے میں آپ کا مطیع ہوں .یہ سن کر تمام غلاموں اور وزیر نے منصور پر بہت تعجب کیا.

جب حضرت صادق علیہ السلام دربار سے نکلے تو منصور نہایت خوف و رعب اور اضطراب کے باعث، لحاف اوڑھ کر بیہوش گر پڑا آدھی رات میں ہوش میں آیا تو وزیر نے اس سے اضطراب کا سبب پوچھا اس نے بتایا کہ جب امام صادق علیہ السلام دربار میں داخل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ یہ قصر مانند کشتی، دریا کی موج میں آ گیا ہے، ایک بہت بڑا اژدہا دیکھا وہ اپنا ایک لب، صفہ و دالان کے نیچے اور ایک اس کے اوپر رکھے تھا اور مجھ سے کہہ رہا تھا:

اے منصور! اگر حضرت صادق علیہ السلام کو ذرا بھی اذیت پہنچی تو تجھ کو اس دالان کے ساتھ نگل جاؤں گا.

جب میں نے یہ دیکھا اور سنا تو میری عقل جاتی رہی اور میں مدہوش ہو گیا. (تحفہ: مقصد ہشتم ص ۲۶۵، معجزہ نمبر ۳۲)

کتاب اثبات میں بھی یہ معجزہ موجود ہے اژدہا کا واقعہ مسلم ہے لیکن عبارت میں بہت زیادہ اختلاف ہے مثلاً جس طرح غلام اپنے آقا کے سامنے رہتا ہے منصور ویسے پیش آیا برہنہ سر، برہنہ پا تھا اس کا رنگ کبھی سرخ اور کبھی زرد ہو جاتا تھا اس نے حضرت کا بازو پکڑ کر اپنے تخت پر بیٹھایا... .(اثبات: ۴۴۶/۵، ح ۲۱۵، بحوالہ مہج الدعوات: ابن طاؤس ؒ)

معجزہ نمبر ۱۵

فرشتوں کا زیارت کے لئے آنا پھر قبر امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے جانا

اَبان بن تَغلِبؒ روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن صبح کے وقت حضرت صادق علیہ السلام کے بیت الشرف میں حاضر ہوا چند افراد کو دیکھا کہ حضرت کی خدمت سے واپس آرہے ہیں میں نے کبھی اس شکل کے افراد نہیں دیکھے تھے پھر وہ لوگ یکا یک پورے سکون اور وقار کے ساتھ نظروں سے بالکل غائب ہو گئے گویا زمین ان کو نگل گئی جب میں حضرت کی خدمت میں پہنچا تو جو کچھ دیکھا تھا اس کے بارے میں سوال کیا آپ نے فرمایا: وہ فرشتے تھے میری زیارت کے لئے آئے تھے اِس وقت وہ یہاں سے قبر حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت کے لئے گئے ہیں. (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۲۶۷، معجزہ نمبر ۳۶)

معجزہ نمبر ۱۶

مردہ نمک سے گھسی ہوئی مچھلی کو زندہ کر کے دریائے فرات اور مطلع و مغرب کو دکھانا

ابراہیم بن سعید راوی ہیں کہ میں ایک دن حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اس وقت نمک کے ساتھ رگڑی ہوئی مچھلی حضرت کے سامنے حاضر کی گئی آپ نے اپنا دست مبارک اس مچھلی پر رکھا وہ حرکت میں آگئی پھر حضرت نے زمین پر اپنا دست مبارک مارا تو میں نے حضرت کے قدموں کے نیچے دریائے دجلہ وفرات کو دیکھا جس میں کشتیاں چل رہی تھیں اس کے بعد حضرت نے ہم کو سورج کے طلوع وغروب کی جگہ دکھائی ہم نے یہ ساری چیزیں چشم زدن میں دیکھیں. (تحفہ: مقصد ہشتم، ص ۲۶۹، معجزہ نمبر ۴۵)

اثبات میں ہے: جیئ الیہ بسمک مملوح.. فارانا الدجلة والفرات تحت قدمیه. (اثبات: ۴۵۳/۵، ح ۲۲۸، بحوالہ مناقب فاطمہ وولدہا (علیہا السلام).

معجزہ نمبر ۱۷

زمین پر ٹھوکر مار کر سونے کا سورج نکالنا، دکھا کر صبر کی تلقین کرنا

محمد بن یعقوب کلینیؒ نے کافی میں یونس بن ظبیان، مفضل بن عمر، ابوسلمہ اور حسین بن ثویر بن ابی فاختہ سے روایت کی ہے کہ ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے فرمایا: زمین کے خزانے اور اس کی کنجیاں ہمارے پاس ہیں اگر میں پیر سے زمین پر اشارہ کروں کہ اپنے اندر سے سونے نکال دے تو وہ سونے اگل دے گی.

پھر حضرت نے حرکت کی پیر سے زمین پر ایک خط کھینچ دیا زمین پھٹ گئی : فَاَخْرَجَ سَبِيكَةَ ذَهَبٍ قَدْرَ شِبْرٍ: پس ہاتھ بڑھا کر ایک بالشت کے برابر سونے کا ڈلا (بڑا سا ٹکڑا) نکالا اور فرمایا: اچھی طرح دیکھو! ہم نے جو غور سے دیکھا تو بہت سے سورج ایک دوسرے کے اوپر چمک رہے تھے۔

ہم میں سے ایک شخص نے کہا: جُعِلْتُ فِدَاكَ اُعْطِيتُمْ مَا اُعْطِيتُمْ وَ شِيعَتُكُمْ مُحْتَاجُونَ: آپ پر قربان ہو جاؤں آپ کے پاس اتنے خزانے ہوتے ہوئے بھی آپ کے شیعہ محتاج رہیں!

فرمایا: اِنَّ اللهَ سَيَجْمَعُ لَنَا وَ لِشِيعَتِنَا الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةَ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَ يُدْخِلُ عَدُوَّنَا الْجَحِيمَ: عنقریب خدا ہمارے اور ہمارے شیعوں کے لئے دنیا و آخرت کو جمع کرے گا ان کو پُر نعمت جنت میں داخل کرے گا اور ہمارے دشمنوں کو دوزخ میں داخل کرے گا۔

صفارؒ نے بھی بصائر الدرجات میں یہ حدیث عمر بن عبد العزیز سے اسی طرح نقل کی ہے۔(اثبات: ۳۳۸/۵، ح ۹؛ اثبات: ۴۱۷/۵، ح ۱۵۵، بحوالہ خرائج... عن ابی سلمة السراج والحسین بن ابی فاختہ)

معجزہ نمبر ۱۸

ابو بصیرؓ کی شرابی کے متعلق شکایت، حضرت کی شرابی کے لئے جنت کی ضمانت!

کلینیؒ نے کافی میں ابو بصیرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا: فلاں شخص شراب پیتا ہے اور محرمات انجام دیتا ہے۔ فرمایا: جب تم کوفہ لوٹو گے تو وہ تمھاری ملاقات کے لئے آئے گا اس سے کہنا: ''جعفر (علیہ السلام) بن محمد (علیہ السلام) کا حکم ہے: یہ سب کام چھوڑ دو تو میں تمھارے لئے خدا سے جنت کا ضامن ہوں''۔

میں کوفہ آیا تو اور لوگوں کی طرح وہ بھی ملاقات کے لئے آیا میں نے اس کو روک لیا بھیڑ ختم ہوئی تو اس کو پیغام سنایا۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے قبول کر لیا اور برائیوں سے بچنے لگا پھر چند دنوں بعد میرے پاس اس کا پیغام آیا کہ میں بیمار ہوں میرے پاس آؤ میں اس کے گھر آنے جانے لگا اس کے علاج میں مشغول ہوا یہاں تک کہ اس کی موت قریب آ گئی احتضار کے وقت میں اس کے سرہانے تھا اس پر غشی طاری ہوئی ہوش میں آیا تو کہا: ابو بصیرؓ! قَدْ وَفَى صَاحِبُكَ لَنَا: تمھارے مولا نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ یہ کہہ کر دم توڑ دیا۔ جب میں (سال آئندہ) حج کے لئے گیا تو حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اجازت لے کر داخل ہوا ابھی میرا ایک پیر صحن خانہ میں اور دوسرا دالان ہی میں تھا میرے بات کرنے سے پہلے ہی حضرت نے حجرہ کے اندر سے فرمایا: یَا اَبَا بَصِيرٍ! قَدْ وَفَيْنَا

لِصَاحِبِکَ: اے ابوبصیرؒ! ہم نے تمھارے دوست سے کئے ہوئے وعدہ کو پورا کردیا.

اس حدیث کو حمیریؒ نے بھی کتاب دلائل میں کشف الغمہ: اربلیؒ کے حوالہ سے ابوبصیرؒ سے بالکل اسی طرح نقل کیا ہے. (اثبات: ۳۳۸/۵، ح ۱۰)

معجزہ نمبر ۱۹

ساس سے زنا لہذا بیوی سے جدائی

کلینیؒ نے کافی میں برید کناسی سے نقل کیا ہے کہ ایک شخص نے شادی کی خود اسی نے بیان کیا ہے کہ وہ اپنی بیوی کی ماں کے ساتھ ملاعبہ کرتا تھا اور اسے بوسے بھی دیتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی کہہ رہا تھا کہ اس کی ماں کے ساتھ مقاربت نہیں کی ہے. میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے اس کا حکم پوچھا تو فرمایا:

وہ جھوٹا ہے ایک مرتبہ اس کے ساتھ مقاربت بھی کر چکا ہے لہذا اس پر اپنی بیوی سے جدا ہونا ضروری ہے. جب میں سفر سے لوٹا تو حضرت صادق علیہ السلام کی بات اس شخص سے بیان کی خدا کی قسم! اس وقت اس نے انکار نہیں کیا اور پھر اپنی بیوی سے جدائی اختیار کر لی. (اثبات: ۳۴۸/۵ ح ۲۵)

معجزہ نمبر ۲۰

شامی منشی کو حروف مقطعات الٓمّٓصٓ کے ذریعہ خاتمۂ حکومت بنی امیہ کی خبر دینا

صدوقؒ ابن بابویہؒ نے کتاب معانی الاخبار میں ابو جمعہ رحمتہ بن صدقہ سے روایت کی ہے کہ بنی امیہ کا ایک منشی جو بے دین و منافق تھا حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا عرض کیا: قرآن میں "الٓمّٓصٓ" (اعراف: ۱/۷) سے خدا کی کیا مراد ہے؟ اس میں کون سا حلال و حرام ہے؟ اور لوگوں کے لئے کیا فائدہ ہے؟

حضرت نے خشمگین ہو کر فرمایا: اَمۡسِکۡ وَیۡحَکَ: بہت بڑ بڑا چکے ہو زبان بند کر لو تم پروائے ہو سنو! (حروف ابجد میں) "الف کے ایک (۱) "لام" کے تیس (۳۰) "میم" کے چالیس (۴۰) اور "صاد" کے نوے (۹۰) عدد مقرر ہیں سب کا مجموعہ کتنا ہوا؟

اس نے کہا: ایک سو اکسٹھ (۱۶۱)

فرمایا: "جب ایک سو اکسٹھواں سال گزر جائے گا تو تمھارے مالکوں (بنی امیہ) کی حکومت ختم ہو جائے گی."

راوی کا بیان ہے کہ ہم نے غور کیا جب ۱۶۱ھ عاشورا آیا تو سیاہ پوش افراد، وارد کوفہ ہوئے امویوں کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا (عباسیوں کے ذریعہ بنی امیہ کا خاتمہ ۱۳۲ھ میں ہوا، عباسی خلفاء، سیاہ لباس پہنتے تھے)

عیاشیؒ نے بھی اپنی تفسیر میں اس حدیث کو حضرت باقرؑ سے اسی طرح نقل کیا ہے.(اثبات: ۳۶۳/۵،ح۴۹۷)

﴿معجزہ نمبر۲۱﴾

﴿بیوہ اور یتیم بچوں کی مردہ گائے پر ہائے! ہائے! اس کو زندہ کرنا﴾

کتاب روضہ. جو صدوقؒ کی طرف منسوب ہے میں روایت ہے کہ حضرت صادقؑ کا ایک عورت کے پاس سے گزر ہوا وہ گریہ کر رہی تھی بچے اس کو حلقہ میں لئے ہوئے تھے. حضرت نے فرمایا: اَتُحِبِّيْنَ اَنْ اُحْيِيَهَا لَکِ؟ کیا تمھارے لئے گائے کو زندہ کردوں؟ عرض کیا: ہاں! حضرت کنارہ گئے دو (۲) رکعت نماز ادا کی دعا کر کے اٹھے گائے کے قریب آئے اس پر پائے مبارک سے ایک ٹھوکر ماری فرمایا: قُوْمِیْ بِاِذْنِ اللهِ: حکم خدا سے اٹھ جا! وہ اٹھ کر سیدھی زمین پر کھڑی ہوگئی. جب عورت نے گائے کو کھڑی دیکھا تو فریاد بلند کی: اس پر تعجب ہے! مَنْ تَکُوْنُ یَا عَبْدَ اللهِ: اے بندۂ خدا آپ کون ہیں؟ حضرت لوگوں کے درمیان مخفی ہو گئے اور ان میں مل گئے پھر چلے گئے.(اثبات:۳۶۵/۵،ح۵۳)

کتاب اثبات کی اسی پانچویں جلد میں آگے چل کر وارد ہے: عبداللہ بن مغیرہ راوی ہیں کہ حضرت ''کاظم'' ؑ منیٰ میں ایک عورت کے پاس سے گزرے جب گائے کو زندہ کیا تو وہ فریاد کرنے لگی: یہ عیسیٰؑ بن مریم علیہا السلام ہیں!(اثبات:۴۹۴/۵،ح۱،بحوالہ کافی)

اس حدیث کو صفارؒ نے بھی بصائر الدرجات میں احمد بن محمد سے اسی طرح نقل کیا ہے.

مؤلف: صاحبِ اثبات نے اپنی کتاب میں صفحہ۴۹۴ پر اس کو حضرت کاظمؑ کے معجزات میں نقل اور شمار کیا ہے جب کہ خود ہی اِس سے پہلے صفحہ۳۶۵ پر معجزاتِ حضرت صادقؑ میں نقل فرما چکے ہیں بہر حال ممکن ہے کہ دو (۲) مرتبہ یہ واقعہ دونوں اماموں کے لئے پیش آیا ہو، الفاظ میں مختصر اختلاف بھی ہے.

﴿معجزہ نمبر۲۲﴾

سدیر صیرفیؒ کو پیغمبرؐ کا خواب میں آٹھ (۸) خرمے پھر حضرت صادقؑ کا بھی بیداری میں آٹھ (۸) ہی خرمے دینا:

شیخ ابو علیؒ ابن شیخ طوسیؒ نے امالی میں سدیر صیرفی سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ان کے سامنے ایک طبق تھا جو رومال سے ڈھکا تھا قریب جا کر سلام کیا جواب دے کر رومال اٹھایا میں نے

دیکھا طبق میں رطب (تازے خرمے) ہیں میں اور قریب گیا عرض کیا: یارسول اللہؐ! ایک خرما مجھے عطا فرمائیں.

مجھ کو دیا کھا کر پھر مانگا پھر دیا اس طرح سے آٹھ (۸) خرمے عطا فرمائے جب اور مانگا تو فرمایا: حَسْبُکَ: تمہارے لئے کافی ہیں. میں بیدار ہوا دوسرے دن حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا دیکھا ان کے پاس بالکل اسی طرح ایک طبق رکھا ہے میں نے سلام کیا جواب دیا رومال اٹھایا میں نے دیکھا خرمے رکھے ہوئے ہیں پھر حضرت کھانے میں مشغول ہوئے میں اس قصہ کو اپنے خواب سے تطبیق کرتے ہوئے تعجب میں تھا عرض کیا: آپ پر فدا ہو جاؤں ایک خرما مجھے مرحمت فرمائیں.

حضرت نے دیا میں نے کھا کر دوسرا مانگا پھر حضرت نے دیا اس طرح آٹھ (۸) خرمے دیئے اب جو دوسرا مانگا تو حضرت نے فرمایا: لَوْ زَادَکَ جَدِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ لَزِدْنَاکَ: اگر میرے جد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے زیادہ دیئے ہوتے تو ہم بھی اس سے زیادہ دیتے. میں نے حضرت سے قصہ بیان کیا تو ایسا مسکرائے جیسے حضرت کو خبر تھی. (اثبات: ۵/۳۷۲، حدیث نمبر ۶۷)

معجزہ نمبر ۲۳

حضرت امام صادق علیہ السلام کے خط کی مہر کی تازگی

بصائر الدرجات میں نقل ہے کہ ہمارے بعض اصحاب ناقل ہیں کہ میں حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں گیا عرض کیا: میں یہاں پر رُکا رہوں گا تا کہ آپ حرکت کریں. فرمایا: تم چلے جاؤ تا کہ ابوالفضل سدیر آجائیں اگر ساری چیزیں درست ہو گئیں تو ہم تم کو خط لکھ دیں گے. میں وہاں سے چل پڑا جب دو (۲) شبانہ روز چلا تو ایک شخص جو بلند قد اور گندم گوں تھا میرے پاس خط لایا جس کی مہر ابھی خشک نہیں ہوئی تھی اس میں لکھا تھا: ''ابوالفضل آ گئے اور ہم بھی ان شاء اللہ حرکت کریں گے ٹھہر جاؤ تا کہ ہم بھی تمھارے پاس آجائیں''.

جب حضرت تشریف لائے تو میں نے عرض کیا: آپ پر فدا ہو جاؤں خط اور اس کی مہر تروتازہ تھی.

فرمایا: جس طرح انسان ہمارے تابع ہیں جن بھی تابع ہیں جب جلدی کا کام ہوتا ہے تو ہم ان کو بھیج دیتے ہیں. (اثبات: ۵/۳۸۷، حدیث نمبر ۹۷)

معجزہ نمبر ۲۴

نابینا صحابی ابوبصیرؒ کو آسمان دکھانا، حاجیوں کو بشکل حیوانات دکھانا، خوف دشمن

بصائر الدرجات میں ابوبصیرؒ ناقل ہیں کے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنی آنکھوں سے آسمان کو

دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! حضرت نے میری آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا میں آسمان کو دیکھنے لگا (ابو بصیرؒ نابینا تھے انھوں نے معجزہ سے دیکھا) نیز ابو بصیرؒ سے منقول ہے کہ ابطح (منیٰ کے نزدیک ایک نالہ) میں حضرت صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: شور وغل کتنا زیادہ اور حاجی کتنے کم ہیں! اس کے بعد میرے چہرے پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: ابو بصیرؒ! دیکھو! میں نے چند افراد کے علاوہ سب کو کتا، سور اور گدھا کی شکل میں پایا۔

نیز ابو بصیرؒ ناقل ہیں کہ میں حضرت صادق علیہ السلام کے بدن اور شانہ پر ہاتھ پھیر رہا تھا فرمایا: اے ابو محمد! مجھ کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! آپ پر فدا ہو جاؤں۔ اس کے بعد میری آنکھوں پر ہاتھ پھیرا میں حضرت کو دیکھنے لگا فرمایا: اگر لوگوں اور دشمنوں کے درمیان مشہور ہونے کا خطرہ نہ ہوتا تو تم کو اسی طرح بینا چھوڑ دیتا لیکن یہ درست نہیں ہے اس کے بعد میری آنکھوں پر ہاتھ پھر دیا میں دوبارہ نابینا ہو گیا۔ (اثبات: ۳۸۹/۵، ۳۹۰، حدیث نمبر ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵)

معجزہ نمبر ۲۵

سماعہؒ کو حضرت باقر علیہ السلام کا دیدار کرانا

بصائر الدرجات میں سماعہؒ ناقل ہیں کہ میں حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اپنے آپ ہی میں بات کر رہا تھا فرمایا: کیوں اپنے آپ ہی بات کر رہے ہو؟ کیا تم چاہتے ہو کہ تم کو اپنے بابا کا دیدار کرادوں؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: اٹھو کمرہ کے اندر جاؤ! میں اندر گیا تو حضرتؑ کی زیارت کی۔ (اثبات: ۳۹۰/۵ حدیث نمبر ۱۰۶)

معجزہ نمبر ۲۶

دریا میں چاندی کی کشتیاں اور تمام معصومین علیہم السلام کے لئے چاندی کے خیمے

بصائر میں ابو بصیرؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا زمین پر ٹھوکر ماری ایسا دریا دکھائی دینے لگا جس میں چاندی کی کشتیاں تھیں میں حضرت کے ساتھ سوار ہوا اس مقام پر پہنچا جہاں چاندی کے خیمے نصب تھے حضرت خیموں میں داخل ہو کر نکلے فرمایا: میں جس خیمہ میں پہلے داخل ہوا تم نے دیکھا؟ میں نے عرض کیا: ہاں! فرمایا: یہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیمہ ہے دوسرا حضرت علی علیہ السلام کا اور تیسرا حضرت فاطمہ علیہا السلام کا چوتھا حضرت خدیجہؑ کا پانچواں حضرت امام حسن علیہ السلام کا چھٹا حضرت امام حسین علیہ السلام کا ساتواں حضرت سجاد علیہ السلام کا آٹھواں میرے بابا کا اور نواں میرا خیمہ تھا ہم میں سے جو بھی وفات پاتا ہے وہ اس خیمہ میں ساکن ومقیم ہو جاتا ہے۔ (اثبات: ۳۹۱/۵، حدیث نمبر ۱۰۸)

معجزہ نمبر ۲۷

ابوبصیرؒ کا بغیر غسل جنابت کے شوق زیارت، اس پر ندامت

طبرسیؒ نے اعلام الوریٰ میں ابوبصیرؒ سے نقل کیا ہے کہ میں ایک کنیز کے ساتھ مدینہ میں وارد ہوا اس کے ساتھ نزدیکی کر کے حمام جانے کے ارادہ سے باہر نکلا راستہ میں دیکھا کہ چند شیعہ حضرات حضرت امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں جارہے ہیں میں نے سوچا کہ یہ لوگ مجھ سے پہلے حضرت کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے مجھ کو یہ توفیق حاصل نہ ہو سکے گی لہٰذا ان لوگوں کے ساتھ میں بھی چل پڑا حضرت کے بیت الشرف میں پہنچا آپ نے مجھ پر ایک نظر ڈالی فرمایا: ''اے ابوبصیرؒ! تم کو یہ نہیں معلوم کہ انبیاء اور اولاد انبیاء کے گھروں کے اندر مجنب کو نہیں داخل ہونا چاہئے!'' (اثبات: ۵/۳۹۷، ح ۱۲۱)

اثبات کی اسی جلد میں جناب شیخ حر عاملیؒ نے نقل فرمایا ہے: ابوبصیرؒ نے شناخت امامت کے لئے عمداً ایسا کیا تھا. امام علیہ السلام نے فرمایا: کیا ہم پر اعتقاد نہیں! ابوبصیرؒ نے کہا: صرف اطمینان قلب کے لئے ایسا کیا تھا. فرمایا: اچھا جاؤ غسل کرلو! (اثبات: ۵/۴۲۸، ح ۱۷۳، بحوالہ کشف الغمہ)

معجزہ نمبر ۲۸

ملے ہوئے زکوٰۃ وہدیہ کے دینار سے زکوٰۃ کو الگ کر دینا

طبرسیؒ نے اعلام الوریٰ میں ابوبصیرؒ سے نقل کیا ہے کہ شعیب عقرقوفی، دینار کی تھیلی لے کر حضرت کی خدمت میں آئے تھیلی سامنے رکھ دی سوال فرمایا: زکوٰۃ ہے یا ہدیہ؟ پہلے تو وہ خاموش رہے پھر کہا: دونوں ملے ہیں. فرمایا: ہم کو زکوٰۃ کی حاجت نہیں ہے ایک مٹھی نکال کر شعیب کو تھما دیا. جب ہم باہر نکلے تو میں نے ان سے کہا: زکوٰۃ کے کتنے دینار تھے؟ کہا: جو مقدار حضرت نے مجھ کو دی بس وہی! خدا کی قسم! نہ کم نہ زیادہ! (اثبات: ۵/۳۹۸، حدیث نمبر ۱۲۲)

معجزہ نمبر ۲۹

سفر حج میں سوکھے درخت خرما کا ہرا بھرا ہونا، ساحر کہنے والے کا کتا بن جانا

خرائج راوندیؒ میں علی بن ابوحمزہ سے منقول ہے کہ ہم حضرت امام صادق علیہ السلام کے ساتھ حج کرنے گئے راستہ میں ایک خشک درخت خرما کے نیچے بیٹھے حضرت نے آہستہ آہستہ ایک دعا پڑھی میں نہ سمجھ سکا اس کے بعد حضرت نے فرمایا: یَا نَخْلَةُ! اَطْعِمِینَا مِمَّا جَعَلَ اللّٰهُ فِیكِ مِنْ رِزْقِ عِبَادِهِ: اے درخت! خدا نے اپنے

بندوں کا جو رزق تمھارے اندر قرار دیا ہے وہ ہمیں کھلا!

میں نے دیکھا کہ درخت، پتوں اور خرموں کے ساتھ حضرت کی طرف جھکا فرمایا: نزدیک آؤ بسم اللہ کہو اور کھاؤ! میں نے ایک رطب (بالکل تازہ خرما) کھایا وہ بہت لذیذ و پاکیزہ تھا. وہاں پر ایک اعرابی تھا اس نے کہا: آج تک میں نے اتنا بڑا جادو نہیں دیکھا تھا!

حضرت نے فرمایا: نَحنُ وَرَثَۃُ الاَنبِیآءَ وَ لَیسَ فِینَا سَاحِرٌ وَ لا کَاھِنٌ: ہم انبیاء کے وارث ہیں ہم میں کوئی ساحر و کاہن نہیں ہے بلکہ ہم خدا سے دعا کرتے ہیں وہ قبول فرماتا ہے اگر تم چاہتے ہو تو تمھارے لئے بددعا کردوں خدا تم کو کتا بنا دے گا تم کو اپنے گھر کا پتہ معلوم رہے گا اپنے گھر جاؤ گے، دم کو حرکت دو گے!

اعرابی نے نادانی کے سبب کہا: ہاں! میں بننا چاہتا ہوں. حضرت نے دعا کی وہ کتا بن گیا اور اپنے گھر گیا. اِدھر حضرت نے مجھ سے فرمایا: اس کے پیچھے پیچھے جاؤ! جب وہ اپنے قبیلہ پہنچ کر اپنے گھر گیا اپنی بیوی اور بچوں کے پاس دم ہلانے لگا تو انھوں نے اس کو ڈنڈا لگا کر باہر نکال دیا.

میں نے لوٹ کر حضرت سے قصہ بیان کیا اسی دوران وہ خود آ کر حضرت کے سامنے کھڑا ہو گیا رخساروں پر اشک جاری تھے مٹی میں لوٹ کر بھونکنا چاہا حضرت کو اس پر رحم آ گیا دعا کی تو وہ پھر آدمی بن گیا حضرت نے اس سے فرمایا: ھَلْ آمَنْتَ بِاللّٰہِ یَا اَعْرَابِی: اے اعرابی! کیا تم خدا پر ایمان لائے؟ اس نے کہا: نَعَمْ اَلْفاً وَ اَلْفاً! ہاں! ہزار بار! ہزار بار! (اثبات: ۵/۴۰۳، ح ۱۴۴)

معجزہ نمبر ۳۰

بادشاہ ہند کا تحفۂ کنیز و خیانت قاصد پھر انجام زانی و زانیہ

خرائج راوندیؒ میں ابوصلت ہرویؒ نے حضرت رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ بادشاہ ہند نے ایک خوبصورت کنیز حضرت صادق علیہ السلام کے لئے بھیجی راستہ میں ایلچی نے اس کے ساتھ نزدیکی کر دی کسی کو اس کی خبر نہ ہوئی. حضرت صادق علیہ السلام نے ایک سال تک اس کو ورود کی اجازت نہ دی کنیز کو قبول نہ فرمایا آخر کار قاصد سے اس کا قصہ بیان فرمایا تو وہ منکر ہوا وہ ایک پوستین (بالوں دار کھال کا کوٹ یا بنڈی) پہنے ہوئے تھا امام علیہ السلام نے اس کو اتارنے کا حکم دیا پھر حضرت نے دعا کی تو اس نے عربی میں طولانی کلام کیا. جب بادشاہ ہند کو یہ خبر ملی تو اس نے قاصد اور کنیز دونوں کو قتل کر دیا. (اثبات: ۵/۴۰۶، ح ۱۴۷)

معجزہ نمبر ۳۱

گھر کی خریداری کے پیسے اولادِ امام حسن علیہ السلام وامام حسین علیہ السلام میں تقسیم کر کے جنت میں گھر خرید کر اس کا قبالہ، حوالہ کر دینا:

خرائج میں راوندیؒ نے ہشام بن حکم سے نقل کیا ہے کہ عراق عجم کا ایک شخص حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں دس (۱۰) ہزار درہم لایا عرض کیا: میرے لئے ایک گھر خرید دیں تا کہ میں جب اپنے اہل وعیال کے ساتھ یہاں آؤں تو اس میں رہوں۔

یہ کہہ کر وہ مکہ چلا گیا جب حج سے فارغ ہوا اور مدینہ آیا تو حضرت نے اس کو اپنے بیت الشرف میں ٹھہرایا اور فرمایا: **اِشْتَرَیْتُ لَکَ دَاراً فِی الْفِرْدَوْسِ الْاَعْلٰی حَدُّھَا الْاَوَّلُ اِلٰی رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ الثَّانِی اِلٰی عَلِیٍ علیہ السلام وَ الثَّالِثُ اِلَی الْحَسَنِ علیہ السلام وَ الرَّابِعُ اِلَی الْحُسَیْنِ علیہ السلام وَ کَتَبْتُ لَکَ ھٰذَا الصَّکَ بِہٖ:** میں نے فردوس اعلیٰ (جنت کے بالائی درجہ) میں تمھارے لئے ایک گھر خریدا ہے جس کی حدِ اوّل، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف؛ دوم، حضرت علی علیہ السلام کی طرف؛ سوم، حضرت امام حسن علیہ السلام کی طرف اور چہارم، حضرت امام حسین علیہ السلام کی طرف ہے اور میں نے اس کے قبالہ (بیع نامہ، سند) کو تمھارے لئے اس کے عوض میں لکھا ہے۔ یہ باتیں سن کر اس نے کہا: **رَضِیْتُ**: میں راضی ہوں۔

حضرت نے ان پیسوں کو اولادِ حضرت امام حسن علیہ السلام اور اولاد حضرت امام حسین علیہ السلام کے درمیان تقسیم کر دیا۔ وہ واپس چلا گیا گھر پہنچا تو بیمار ہو گیا احتضار کے وقت رشتے داروں کو جمع کیا ان کو قسم کھلائی کہ قبر کے اندر اس کے ساتھ قبالہ کو بھی ضرور دفن کریں۔

انھوں نے وصیت پر عمل کیا جب صبح کو لوگ اس کی قبر پر گئے تو دیکھا قبالہ، قبر کے اوپر ہے اور اس پر لکھا ہے: **وَفٰی لِی وَلِیُّ اللّٰہِ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ (علیھما السلام) بِمَا قَالَ:** ولیٔ خدا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا اسے پورا کر دیا۔ (اثبات: ۴۰۶/۵، ح ۱۳۸؛ اخلاص وانفاق: شہید دستغیب شیرازیؒ، بحوالہ بحار جلد نمبر ۱۱)

معجزہ نمبر ۳۲

مال، کھیتی، بیوی اور حج کی دعا، پچاس (۵۰) حج کی سعادت

خرائج راوندیؒ میں منقول ہے کہ حماد بن عیسیٰ نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا: میرے لئے دعا

فرمادیں کہ اتنا مال ہو جائے جس سے میں خوب حج کرسکوں اور خدا مجھے آباد کھیتی، بہترین گھر اور نیک وشریف خاندان کی بیوی عطا فرمائے. حضرت نے فرمایا: "اَللّٰھُمَّ ارْزُقْ حَمَّادَ بْنَ عِیْسٰی مَا یَحُجُّ بِهٖ خَمْسِیْنَ حَجَّةً وَ دَاراً حَسَنَةً وَ زَوْجَةً صَالِحَةً مِنْ قَوْمٍ کِرَامٍ وَ اَوْلَاداً اَبْرَاراً: خدایا! حماد بن عیسیٰ کو اتنا مالدار بنادے کہ پچاس (۵۰) حج کرسکیں، نیز انھیں بہترین گھر، بزرگ خاندان کی نیک بیوی اور نیک اولاد عطا فرما!"

حاضرین میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ میں بصرہ میں حماد بن عیسیٰ کے گھر حاضر ہوا انھوں نے مجھ سے پوچھا: حضرت صادق علیہ السلام نے جو دعا کی تھی تم کو یاد ہے؟ میں نے کہا: ہاں! حماد نے کہا: اس شہر میں میرا یہ گھر بے مثال ہے، میری کھیتی بھی بہت عمدہ ہے، بیوی بہت عظیم وکریم خاندان کی ہیں اور تم میری اولاد کو تو پہچانتے ہی ہو اب تک میں حضرت کی زبان مبارک سے جاری شدہ دعا کی برکت سے اڑتالیس (۴۸) حج کر چکا ہوں.

راوی کا بیان ہے: اس کے بعد حماد دو (۲) حج اور بھی بجالائے اور پھر اکاونویں (۵۱) حج میں جب جحفہ پہنچے تو احرام کے لئے نہر میں غسل کرنے گئے سیلاب ان کو بہالے گیا غلاموں نے پیچھے دوڑ کر پانی سے لاش نکالی اسی لئے ان کا نام "حماد غریق الجحفه" پڑ گیا.

اس کے بعد شیخ حر عاملیؒ نے فرمایا: اس دعا کو کشیؒ اور حمیریؒ نے حضرت کاظم علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے جیسا کہ آئندہ معجزہ میں اس کا بیان آئے گا البتہ بعید نہیں کہ دونوں امام علیہما السلام دعا کئے ہوں.

علامہ حلیؒ نے خلاصہ میں حضرت صادق علیہ السلام کی طرف منسوب کیا ہے. (اثبات: ۵/۴۰۷، ۴۰۸، ح ۱۳۹)

اثبات کی اسی جلد میں وارد ہے: اس کے راوی محمد بن عیسیٰ ہیں، بصرہ میں ہر سال حج کے لئے دعا کرائی تھی اکاونویں (۵۱) سفر میں ابوالعباس نوفلی ہمکجاوہ تھے ان کی قبر، سیالہ (ایک جگہ کا نام ہے) میں معروف ہے.
(اثبات: ۵/۵۳۰، ح ۶۰، بحوالہ قرب الاسناد: حمیریؒ)

دوسرے مقام پر جناب عاملیؒ نے فرمایا: اس حدیث کو راوندیؒ نے خرائج میں اور علامہؒ نے خلاصہ میں معجزات حضرت امام صادق علیہ السلام میں نقل کیا ہے. شاید حضرت کاظم علیہ السلام بھی اپنے پدر بزرگوار کی زندگی یا شہادت بعد دعا کئے ہوں. شیخ مفیدؒ نے اختصاص میں محمد بن عیسیٰ اور کشیؒ نے رجال میں حماد بن عیسیٰ سے اسی طرح نقل کیا ہے. (اثبات: ۵/۵۶۰، ح ۱۰۷، بحوالہ مجالس: مفیدؒ)

معجزہ نمبر ۳۳

مردار خشک گوشت کا تحفہ، گوشت کا خود کو حرام بتانا

خرائج میں سعد اسکاف سے منقول ہے کہ میں حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا عراق عجم سے ایک شخص حضرت کے لئے ہدیے اور تحفے لایا ان میں سے ایک چیز یہ تھی کہ ایک تھیلی میں وحشی جانوروں کا خشک گوشت تھا حضرت نے انھیں منتشر کر کے فرمایا: انھیں لے جا کر کتوں کو کھلا دو یہ مردار ہیں. اس نے عرض کیا: میں نے مسلمان سے خریدا ہے اور یہ اسلامی قانون کے مطابق ذبح ہوا ہے.

حضرت نے گوشت کو تھیلی میں رکھا کچھ کہا میں نہ سمجھ سکا پھر اس سے فرمایا: اٹھو! ان کو اس کمرہ کے زاویہ اور گوشہ میں رکھ دو. جب اس نے رکھا تو ان خشک گوشتوں سے آواز آئی: اے بندۂ خدا! امام علیہ السلام اور اولادِ پیغمبرؐ میرے جیسا گوشت نہیں کھاتے میں مردار ہوں، ''الحدیث''. (اثبات: ۴۰۸/۵، ح ۱۴۰)

معجزہ نمبر ۳۴

نااہل کو اظہار معجزہ سے منع فرمانا، اس کے مومن بھائی کو زندہ کرنا

خرائج راوندیؒ میں محمد بن راشد نے ایک حدیث میں اپنے جد سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اَنْتَ اِمَامُ هٰذَا الزَّمَانِ: آپ اس زمانہ کے امام ہیں؟ فرمایا: ہاں! عرض کیا: کوئی معجزہ یا علامت دکھائیے. فرمایا: سَلْنِي عَمَّا شِئْتَ: مجھ سے جو چاہو سوال کرو! عرض کیا: میرا ایک بھائی تھا مر گیا اس کو اس قبر میں دفن کیا ہے اس کو حکم خدا سے زندہ کیجئے. فرمایا: مَا اَنْتَ اَهْلٌ لِذَالِكَ وَلٰكِنْ اَخُوكَ كَانَ مُؤْمِناً وَ اسْمُهُ عِنْدَنَا اَحْمَدُ: تم اس کی لیاقت و اہلیت نہیں رکھتے مگر تمھارا بھائی مومن تھا ہمارے نزدیک اس کا نام ''احمد'' تھا.

پھر قبر کے پاس جا کر دعا کی قبر میں شگاف پیدا ہوا مردہ نکلا اس نے اپنے بھائی سے کہا: يَا اَخِي! اِتَّبِعْهُ وَ لَا تُفَارِقْهُ: بھائی! حضرت کی پیروی کرو ان سے جدا نہ ہو. یہ کہہ کر قبر کے اندر چلا گیا. حضرت نے اس کو قسم کھلائی کہ یہ بات کسی سے بیان نہ کرنا. (اثبات: ۴۱۸/۵، ح ۱۵۶)

خرائج میں داؤد رقی سے منقول ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے ایک بلخی کو گہرے کنویں سے پانی پلایا، خشک درخت سے کھجور کھلایا، ہرن سے گفتگو کی اس نے ہرنی کے متعلق اہل مدینہ کے شکار کرنے پر شکایت کی... ان کے علاوہ چند دیگر معجزات دکھا کر آخر میں یہ آیت پڑھی: اَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ: یا خدا نے

اپنے فضل سے (تم) لوگوں کو (قرآن) عطا فرمایا ہے اس کے رشک پر جلے جاتے ہیں (تو اس کا کیا علاج ہے!)۔ (نساء:۴/۵۴۔ف)

اس کے بعد فرمایا: نَحْنُ وَ اللهِ الْمَحْسُودُونَ: خدا کی قسم! ہم ہی وہ ہیں جن سے لوگ حسد کرتے ہیں.
اس کے بعد حضرت نے اس ہرنی کو خرید کر آزاد کر دیا اس کے دو (۲) بچے تھے فرمایا: لاتُذِیعُوا سِرَّنَا وَ لاتُحَدِّثُوا بِهِ عِنْدَ غَیْرِ اَهْلِهِ فَاِنَّ الْمُذِیعَ سِرَّنَا اَشَدُّ عَلَیْنَا مِنْ عَدُوِّنَا: ہمارا راز فاش نہ کرو، نااہلوں سے بیان نہ کرو یقیناً جو ہمارا راز فاش کرے اس کا ضرر ہمارے دشمن سے زیادہ ہے. (اثبات: ۵/۴۰۴ تا ۴۰۶، ح ۱۳۶)

صاحب ''مناقب فاطمہ (علیہا السلام) و ولدہا'' نے محمد بن معروف سے نقل کیا ہے کہ نجف کے قریب حضرت صادق علیہ السلام نے شنزار و ریگزار زمین شگافتہ کی پانی نکالا وضو کر کے دو (۲) رکعت نماز ادا کی اور دعا کی اس کے بعد فرمایا: لا تُحَدِّثْ بِمَا رَأَیْتَ: تم نے جو کچھ دیکھا دوسروں سے بیان نہ کرنا! (اثبات: ۵/۴۵۵، ح ۲۳۶)

عیون الاخبار میں صدوقؒ نے ہرثمہ بن اعینؒ سے نقل کیا ہے کہ صبیح نام کا مامون کا ایک محرم غلام تھا وہ حضرت رضا علیہ السلام کا حقیقی دوست تھا اس نے بتایا کہ میرے ساتھ تیس (۳۰) محرم غلاموں کو رات میں مامون نے طلب کیا شمع کی کثرت سے بالکل دن جیسا اجالا تھا اس کے سامنے برہنہ، تیز اور زہر آلود تلواریں تھیں اس نے ہر ایک سے عہد لیا اور کہا: ابھی ابھی جا کر حضرت رضا علیہ السلام کو قتل کر دو ہر ایک کو دس (۱۰) ہزار درہم کی دس (۱۰) تھیلیاں اور دس (۱۰) منتخب کھیت دوں گا جب تک زندہ رہوں گا مجھ سے تم لوگوں کو فائدہ پہنچتا رہے گا.

سب نے حملہ کر دیا میں کھڑا حضرت کو دیکھتا رہا مگر حضرت پر کوئی اثر نہ ہوا صبح مامون سر برہنہ ہو کر، گریبان چاک کر کے باہر نکلا کہ حضرت رضا علیہ السلام وفات کر گئے ان کے حجرہ کے پاس گیا آواز آئی تو ڈر گیا کہ اندر کون ہے؟ اس کے حکم سے ہم نے جا کر دیکھا تو حضرت نماز میں مشغول تھے مامون نے کہا: تم لوگوں پر خدا کی لعنت ہو مجھ کو دھوکہ دے دیا!

پھر مجھ سے کہا: تم پہچانتے ہو جا کر دیکھو وہ کون ہیں؟ پھر وہ خود چلا گیا. جب میں دروازہ کی چوکھٹ پر پہنچا تو حضرت نے پکارا: صبیح! میں نے کہا: اے میرے مولا! لبیک! میں نے خاک پر منھ رکھ دیا. فرمایا: خدا تم پر رحمت کرے یُرِیدُونَ لِیُطْفِئُوا نُورَ اللهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ: یہ لوگ اپنے منھ سے پھونک مار کر نور خدا کو بجھانا چاہتے ہیں حالانکہ خدا اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا اگرچہ کافروں کو ناگوار گزرے.

(صف :۸/۶۱) میں نے مامون سے آکر بتایا کہ حضرت بیٹھے ہیں. اس کا چہرہ اندھیری رات کی طرح سیاہ تھا پھر مامون نے دروازے بند کرادیئے اور اعلان کرادیا کہ غشی طاری ہوگئی تھی افاقہ ہوگیا ہے.

ہرثمہؒ کا بیان ہے: میں نے خدا کا شکر ادا کیا پھر حضرت کی خدمت میں پہنچا تو فرمایا: یَا هَرْثَمَةُ! لَا تُحَدِّثْ اَحَداً بِمَا حَدَّثَکَ بِهِ صَبِیْحٌ اِلَّا مَنِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قَلْبَهُ لِلْاِیْمَانِ بِمَحَبَّتِنَا وَ وِلَایَتِنَا: ہرثمہؒ! صبیح نے تم سے جو واقعہ بتایا کسی سے بیان نہ کرنا مگر خدا نے جس کے قلب کا ہماری دوستی وولایت کے لئے امتحان لیا ہو۔"

اس کے بعد فرمایا: ہرثمہؒ! خدا کی قسم! یہ لوگ ہم کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتے جب تک کہ اس امر حتمی کا وقت نہ آجائے، ملخصاً. (اثبات:۳/۶ ۷۵تا۷۷، ح۶۰)

﴿معجزہ نمبر ۳۵﴾

﴿سید حمیریؒ کے والدین کا ناصبی ہونا، سید کا فرار کرنا، درندہ کا راستہ دکھانا، ان کا نجات پانا﴾

خرائج میں ہے کہ سید حمیریؒ کے والدین ناصبی تھے وہ بادشاہ کے ذریعہ اپنے فرزند کو گرفتار کرانا چاہتے تھے لہٰذا وہ اپنے والدین کے پاس سے فرار کرگئے. حضرت صادق علیہ السلام نے ان کے لئے دعا کی ایک درندہ نے ان کو راستہ بتایا تو ان کو نجات مل گئی. (اثبات :۴۲۰/۵، ح۱۶۰)

﴿معجزہ نمبر ۳۶﴾

مقدار کے ساتھ تمام افراد کے نام بتا کر خراسانی سے تھیلیاں لینا، مومنہ کی تھیلی لیکر مطالبہ سے پہلے ہی سب کی رسیدیں صادر فرمانا:

مشارق میں محمد بن سنان سے منقول ہے کہ خراسان کا ایک شخص چند تھیلیوں میں صدقے لے کر حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں آیا ہر تھیلی پر مہر لگی ہوئی تھی اور اس پر دینے والے کا نام بھی لکھا تھا حضرت نے ہر ایک کا نام بتادیا آپ فرماتے تھے: فلاں شخص جس نے فلاں مقدار میں پیسے دیئے اس کی تھیلی لاؤ! فلاں مومنہ کی تھیلی جس نے ریسندگی کے پیسے دیئے کہاں ہے؟ لاؤ! ہم نے اس کو قبول کیا. پھر فرمایا: وہ نیلی تھیلی کہاں ہے؟

اس میں ہزار درہم تھے وہ راستہ میں گم ہوگئی تھی جب حضرت نے پوچھا تو وہ شخص شرمندہ ہوگیا عرض کیا: راستہ میں مجھ سے گم ہوگئی. فرمایا: اگر اس کو دیکھو گے تو پہچان لوگے؟ عرض کیا: ہاں! مولا نے غلام سے تھیلی منگائی وہ دیکھ کر پہچان گیا فرمایا: ہم کو اس پیسے کی ضرورت پڑگئی تھی لہٰذا تمھارے آنے سے پہلے ہی ہم نے منگا لیا عرض کیا: ان تھیلیوں کی رسیدیں مجھ کو عنایت فرمائیں. حضرت نے ارشاد فرمایا: ابھی تم راستہ ہی میں تھے کہ ہم نے تمھارے

آنے اور مطالبہ سے پہلے سب کی رسیدیں لکھ کر تیار کر رکھی ہیں. (اثبات: ۴۲۰/۵، ح ۱۶۱)

معجزہ نمبر ۳۷

منصور ملعون کے حضور میں ٹیلہ کی ریت دے کر سائل کو مالدار بنا دینا

مشارق میں منقول ہے کہ ایک دن منصور، حضرت کے ساتھ سوار ہو کر اطراف مدینہ میں گیا ایک ٹیلہ پر بیٹھا حضرت بھی اس کے پہلو میں بیٹھے ایک شخص نے آنے کے بعد سوچا منصور سے کچھ طلب کرے اس کی طرف سے رخ موڑ کر حضرت سے سوال کر دیا امام علیہ السلام نے ٹیلہ سے تین (۳) مٹھی ریت اٹھا کر اس کے دامن میں ڈال دی اور فرمایا: اِذْهَبْ وَ اغْلُ: لیجا کر گراں قیمت پر بیچ دو!

منصور کے ایک حاشیہ نشین نے سائل سے کہا: تم نے ایک بادشاہ کو چھوڑ کر ایک ایسے فقیر سے سوال کیا جس کے پاس کچھ بھی نہیں! ادھر حضرت کی عطا و بخشش سے سائل کے ماتھے پر پسینے تھے اس نے کہا: میں نے ایسے شخص سے سوال کیا جس کی عطا سے میں مطمئن تھا (کہ مجھے محروم نہ کرے گا) وہ ریت کو لے کر گھر گیا بیوی نے پوچھا: کس نے دیا ہے؟ کہا: حضرت جعفر علیہ السلام نے پوچھا: کیا فرمایا تھا؟ کہا: حضرت نے فرمایا تھا: گراں فروخت کرنا. بیوی نے کہا: وہ سچے ہیں اس میں سے تھوڑی سی ریت اہل خبرہ کے پاس لے جاؤ مجھ کو اِن سے مالداری کی بو آتی ہوئی دکھائی دیتی ہے. سائل تھوڑی سی ریت لے کر یہودیوں کے پاس گیا انھوں نے دس ہزار (۱۰۰۰۰) درہم میں خرید لیا اور کہا: بقیہ ریت بھی لاؤ ہم ساری کی ساری اسی قیمت پر خرید لیں گے. (اثبات: ۴۲۲/۵، ح ۱۶۳)

معجزہ نمبر ۳۸

نو (۹) مرتبہ منصور کا حضرت کے قتل میں ناکام رہنا، اکرام کرنا اور پھر انعام دینا

سیدؒ نے مہج الدعوات میں منصور کے ساتھی ربیع (دربان) سے روایت کی ہے کہ جب منصور مدینہ میں داخل ہوا اور اس نے حضرت کو قتل کرنا چاہا تو میرے ذریعہ حضرت کو طلب کیا آئے تو وہ تخت پر بیٹھا تھا اس کے ہاتھ میں لوہے کا گرز تھا قتل کرنے کا پختہ ارادہ تھا میں نے دیکھا کہ حضرت کے لبوں میں حرکت پیدا ہوئی امام علیہ السلام قریب پہنچے منصور نے کہا: یَابْنَ عَم! قریب آیئے! بلا کر تخت پر بیٹھایا عطر لگایا پھر خچر پر سوار کیا حکم دیا کہ حضرت کو دس ہزار (۱۰۰۰۰) درہم اور خلعت دی جائے پھر حضرت کو واپس کر دیا. (الحدیث)

نیز سیدؒ نقل فرماتے ہیں: تیسری مرتبہ ربذہ میں، چوتھی مرتبہ کوفہ میں، پانچویں اور چھٹی مرتبہ بغداد میں بھی حضرت کو طلب کیا تب بھی ایسا ہی ہوا.

بعض روایات میں ہے کہ اس کے سامنے حضرت رسولؐ مجسم ہوجاتے تھے وہ ڈر کر باز آجاتا تھا، ساتویں، آٹھویں اور نویں مرتبہ بھی حضرت کو طلب کیا ہر مرتبہ حضرت ایک دعا پڑھ کر نجات پا جاتے تھے۔

اس کے بعد صاحبِ اثبات فرماتے ہیں: چوں کہ یہ حدیثیں طولانی تھیں لہٰذا میں نے انھیں مختصر طور پر ذکر کیا ہے۔(اثبات: ۴۴۸/۵، ح۲۱۶)

حسین بن بسطام اور ان کے بھائی ابو عتاب نے طب الائمہ (علیہم السلام) میں حضرت رِضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ منصور نے حضرت صادق علیہ السلام کو قتل کے لئے طلب کیا حضرت نے وارد ہوکر دعا پڑھی تو اس نے اکرام کیا اور کہا: خدا کی قسم! آپ کو قتل کے لئے طلب کیا تھا مگر جیسے ہی میری نظر آپ پر پڑی آپ کی مُحبت میرے دل میں آگئی خدا کی قسم! اس وقت میری نظر میں آپ سے زیادہ میرے گھر کا بھی کوئی شخص عزیز نہیں ہے۔(اثبات: ۴۳۹/۵، ح۱۹۸)

معجزہ نمبر ۳۹

موسم حج میں کوہ ابوقبیس پر انگور اور دو (۲) یمنی لباسوں کا حاضر ہونا

صاحبِ کشف الغمہ نے لیث بن سعد سے نقل فرمایا کہ میں ۱۱۳ھ میں حج کے لئے گیا جب مکہ معظّمہ میں وارد ہوا نماز عصر ادا کر چکا تو کوہ ابوقبیس پر گیا دیکھا کہ ایک بزرگوار بیٹھ کر دعا کر رہے ہیں: ''یَارَبِّ! یَارَبِّ!: اے میرے پروردگار! اے میرے پروردگار!... مجھ کو انگور کی خواہش ہے مجھے عطا فرما! خدایا! میری دو (۲) بُردیں (بُرد: دھاری دار یمنی لباس) پارہ (اور پرانی) ہوچکی ہیں:''

خدا کی قسم! ابھی ان کی دعا ختم نہیں ہوئی تھی کہ انگور سے بھرا ہوا ایک ٹوکرا اور دو (۲) نئے لباس ان کے سامنے حاضر ہوگئے جب کہ اُس وقت کہیں بھی روئے زمین پر انگور نہ تھا انھوں نے تناول کرنا چاہا تو میں نے بڑھ کر عرض کیا: میں بھی شریک ہوجاؤں؟

فرمایا: وہ کیسے؟ عرض کیا: آپ نے دعا کی میں نے آمین کہا تھا فرمایا: ''آؤ اور کھاؤ لیکن لَا تَخْبَءْ شَيْئاً: کچھ پوشیدہ نہ رکھنا!'' میں نے کھایا ویسا انگور کبھی نہ کھایا تھا اس میں دانے اور بیج نہ تھے میں سیر ہوگیا مگر اس میں کوئی کمی نہ ہوئی۔(الحدیث)

اس کے بعد شیخ حر عاملیؒ فرماتے ہیں: میں نے اس حدیث کو ابن طلحہ کی کتاب میں دیکھا اور علی بن عیسیٰؒ (صاحب کشف الغمہ) فرماتے ہیں: لیث کی یہ حدیث بہت مشہور ہے راویوں کی ایک جماعت نے اس کو نقل کیا

ہے میں نے پہلی مرتبہ خلف بن عبدالملک کی کتاب مستغیثین میں دیکھا، ابوالفرج بن جوزی نے بھی کتاب صفۃ الصفوہ میں اس کی روایت کی ہے ہر ایک نے لیث سے نقل کیا ہے وہ ایک ثقہ و قابل اطمینان راوی ہے. انتھی کلام علی بن عیسیٰ. (اثبات: ۴۲۶/۵، ح ۱۷۱)

﴿معجزہ نمبر ۴۰﴾

﴿بھائی کی جیب سے بغیر بتائے پیسے نکال کر امام علیہ السلام کو دینا حضرت کا واپس فرما دینا﴾

کشف الغمہ میں شعیب عقرقوفیؒ سے منقول ہے کہ میں، علی بن ابوحمزہؒ اور ابوبصیرؒ ہم تینوں حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے میرے پاس تین سو (۳۰۰) دینار تھے حضرت کے سامنے رکھ دیئے آپ نے ایک مٹھی لے کر بقیہ کو واپس کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ سو (۱۰۰) دینار لے جاؤ جہاں سے نکالا ہے وہیں رکھ دو!''

شعیبؒ کا بیان ہے: جب ہم لوگ اپنے اپنے کام سے فارغ ہو گئے تو ابوبصیرؒ نے مجھ سے پوچھا: حضرت نے جو دینار واپس کر دیئے ان کا کیا قصہ ہے؟ میں نے بتایا: اَخَذْتُهَا مِنْ عَرْوَةِ اَخِي: میں نے انھیں اپنے بھائی کی جیب سے بغیر بتائے ہوئے نکال لیا تھا.

ابوبصیرؒ نے کہا: شعیبؒ! خدا کی قسم! حضرت نے تم کو امامت کی علامت دکھا دی. پھر ابوبصیرؒ اور علی بن ابوحمزہؒ نے کہا: دینار شمار کر لو! میں نے شمار کیا تو امام علیہ السلام کے بتانے کے مطابق بالکل ٹھیک سو (۱۰۰) دینار تھے. (اثبات: ۴۲۹/۵، ح ۱۷۵)

﴿معجزہ نمبر ۴۱﴾

﴿سامانِ خریداری کے لئے رقعہ لکھنا، بطور تبرک رکھنا، اس کو پھاڑنا﴾

کشف الغمہ میں ہشامؒ بن احمرؒ سے منقول ہے: حضرت صادق علیہ السلام نے ایک رقعہ تحریر فرمایا کہ میں حضرت کے لئے چند چیزیں خریدلاؤں میں ہر دفعہ رقعہ پڑھ کر اس کو عام طور سے پھاڑ دیا کرتا تھا لیکن اب کی مرتبہ ساری چیزیں خریدنے کے بعد رقعہ کو بطور تبرک اپنے بیگ میں محفوظ رکھ لیا.

جب میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا تو سوال فرمایا: یَاهِشَامُ! اشْتَرَيْتَ الْحَوَائِجَ: ہشام! کیا ضرورت کی ساری چیزیں خرید چکے؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: وَ خَرَقْتَ الرُّقْعَةَ: سامان کی لیسٹ کو پھاڑا؟ عرض کیا: مولا! تبرک کے طور پر اپنے بیگ کے اندر رکھ کر اس میں تالا لگا دیا ہے یہ دیکھئے میرے بند جامہ میں اس کی کنجی موجود ہے.

حضرت نے اپنے مصلیٰ کا ایک گوشہ بلند فرمایا رقعہ نکال کر میرے سامنے ڈال دیا اور فرمایا: اس کو پارہ کر دو! جب میں پھاڑ کر واپس آیا تو بیگ میں بہت تلاش کیا مگر وہ نہ مل سکا. (رقعہ پھاڑنے کا حکم یقیناً تقیہ کی وجہ سے تھا تا کہ کہیں دشمنوں کے ہاتھ نہ لگ جائے پھر وہ ہمارے چاہنے والوں کو پہچان کر اذیت کرنے لگیں)۔(اثبات: ۴۳۴/۵، ح ۱۸۷)

معجزہ نمبر ۴۲

سورج کو لگام لگائے ہوئے جانور کی طرح کھینچنا، اہل مدینہ کا دیکھنا

صاحبِ مناقب فاطمہ (علیہا السلام) نے اپنی سند کے ذریعہ ابراہیم بن سعد سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا: اَتَقْدِرُ اَنْ تُمْسِکَ الشَّمْسَ بِيَدِکَ: کیا آپ سورج کو اپنے دست مبارک سے روک سکتے ہیں؟ فرمایا: لَوْ شِئْتُ لَحَجَبْتُھَا عَنْکَ: اگر چاہوں تو اس کو تم سے چھپا سکتا ہوں.

عرض کیا: تو پھر کیجئے!

میں نے دیکھا کہ حضرت نے سورج کو کھینچا جس طرح دابہ (اسب) کو لگام لگا کر کھینچا جاتا ہے اس وقت اندھیرا چھا گیا تمام اہل مدینہ نے یہ معجزہ دیکھا پھر سورج کو اس کی جگہ لوٹا دیا.(اثبات: ۴۵۳/۵، ح ۲۳۰)

معجزہ نمبر ۴۳

علامت امامت، دیوار کا سونے کی ہو جانا، ستون سے پتیوں کا نکل آنا

صاحبِ مناقب فاطمہ (علیہا السلام) نے مہلب بن قیس سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت صادق علیہ السلام سے عرض کیا: مَتٰی یَعْرِفُ الْعَبْدُ اِمَامَہٗ؟ بندہ اپنے امام کو کب پہچانتا ہے؟

فرمایا: اِنْ فَعَلَ کَذَا: اگر ایسا کر دے تب! پھر اپنا دست مبارک دیوار پر رکھ دیا وہ سونے کی ہوگئی پھر ایک ستون پر ہاتھ رکھا فوراً اس میں پتیاں نکل آئیں.(اثبات: ۴۵۴/۵، ح ۲۳۴)

معجزہ نمبر ۴۴

شیر پر سوار ہو کر ایک ہی رات میں وارد مدینہ ہو جانا

صاحب مناقب فاطمہ علیہا السلام نے ایک حدیث میں مفضلؒ سے نقل کیا ہے کہ جب منصور نے حضرت صادق علیہ السلام کو مدینہ واپس ہونے کی اجازت دے دی تو مفضل بن عمر بھی ساتھ گئے اس وقت حضرت ایک زین اور مہار والے شیر پر سوار ہوئے مفضلؒ کو اپنے پیچھے بیٹھایا ایک رات میں مدینہ پہنچ گئے .(اثبات: ۴۵۵/۵، ح ۲۴۰)

﴿معجزه نمبر ۴۵﴾

﴿حضرت کے چچا زیدؒ کا عراق میں شہید ہونا، کلمۂ استرجاع پڑھنا﴾

ایک دن حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُونَ. لوگوں نے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا: قُتِلَ عَمِّیْ زَیْدُ نِ السَّاعَةَ: ابھی ابھی میرے چچا زید قتل کردیئے گئے ہیں. لوگوں نے تاریخ نوٹ کرلی جب عراق سے خبر شہادت آئی تو وہ نوٹ کی ہوئی تاریخ کے بالکل مطابق تھی. (اثبات: ۲۶۱/۵، ح ۲۵۷، بحوالہ صراط مستقیم)

﴿معجزه نمبر ۴۶﴾

﴿روئے زمین پر ہر مظلوم و مقتول کا خون پہلے اور دوسرے کی گردن پر﴾

مناقب ابن شہر آشوبؒ میں محمد بن ابی کثیر کوفیؒ سے منقول ہے کہ میں ہر نماز کے اوّل اور آخر میں دونوں پر لعنت بھیجتا تھا ایک شب خواب دیکھا کہ ایک پرندہ، گوہر کا ایک چھوٹا سا ظرف (تَورٌ مِنَ الْجَوْهَرِ) لے کر بقعۂ پیغمبرؐ میں اترا اس میں خلوق (ایک عطر) جیسی کوئی چیز تھی دونوں کو قبر سے نکال کر ان کے رخساروں پر وہ خلوق مل دیا پھر قبر کے اندر ڈال دیا اوپر چلا گیا.

میں نے اپنے اطرافیوں سے پوچھا: یہ کون سا پرندہ ہے اور یہ خلوق کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ ایک فرشتہ ہے ہر شب جمعہ آتا ہے یہ خلوق مل کر چلا جاتا ہے. میں اس خواب سے مضطرب ہو گیا پھر ان پر لعنت بھیجنے سے مجھ کو خوشی نہ ہوئی.

میں حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا مجھ کو دیکھ کر مسکرائے فرمایا: رَاَیْتَ الطَّائِرَ؟ تم نے پرندہ کو دیکھا؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: یہ آیت پڑھو: اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّيْطَانِ: (بری باتوں کی) سرگوشی تو بس ایک شیطانی کام ہے، تا کہ ایمانداروں کو اس سے رنج پہنچے. (مجادلہ: ۱۰/۵۸۔ف)

خطرناک خواب دیکھ کر اس آیت کا پڑھنا مستحب ہے اس کے بعد فرمایا: وَ اللهِ مَا هُوَ مَلَکٌ مُوَکَّلٌ بِهِمَا لِاِکْرَامِهِمَا بَلْ هُوَ مَلَکٌ بِمَشَارِقِ الْاَرْضِ وَ مَغَارِبِهَا اِذَا قُتِلَ قَتِيْلٌ ظُلْماً اَخَذَ مِنْ دَمِهٖ فَطَوَّقَهُمَا بِهٖ فِیْ رِقَابِهِمَا لِاَنَّهُمَا سَبَبُ کُلِّ ظُلْمٍ مُذْ کَانَا: بخدا وہ فرشتہ دونوں کے اکرام پر مامور نہیں ہے بلکہ وہ فرشتہ زمین کے مشرقی و مغربی حصوں پر موکل ہے جب بھی کوئی مظلوم قتل ہوتا ہے تو اس کا خون لے کر ان دونوں کی گردن میں لگا دیتا ہے کیونکہ ان دونوں کے بعد جتنا ظلم ہوا انھیں کی وجہ سے ہوا ہے. (اثبات: ۲۶۳/۵، ح ۲۶۶)

معجزہ نمبر ۴۷

پہاڑ کے نیچے لشکر منصور کی حضرت کو دبانے اور کچلنے کی ناکام کوشش

عبدالملک بن حکیم اس کتاب میں جس سے ہارون بن موسیٰ تلعکبری روایت کرتے ہیں بشیر نبال سے نقل کرتے ہیں کہ میں کوہ صفا کے اوپر تھا حضرت صادق علیہ السلام بھی وہاں کھڑے تھے ہم ایک ساتھ پہاڑ سے نیچے اترے منصور دوانقی اپنے گدھے پر سوار تھا اس کے فوجی گھوڑے اور اونٹ پر سوار تھے سب نے آکر حضرت کا راستہ تنگ کر دیا مجھ کو حضرت کے پامال ہونے کا خطرہ ہوگیا میں حضرت کی حفاظت کے لئے آپ کے آگے کھڑا ہوگیا دل میں سوچا: خدایا! یہ تیرے بندہ اور روئے زمین پر تیری بہترین مخلوق ہیں اور یہ لوگ کتے سے بدتر ہیں ہمیشہ حضرت کو رنج و زحمت میں مبتلا کئے رہتے ہیں.

حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: بشیر! میں نے کہا: لبیک. فرمایا: اِرْفَعْ طَرْفَکَ لِتَنْظُرْ: اپنی نظر اٹھاؤ تاکہ دیکھ سکو. خدا کی قسم! خدائے رحمٰن کی طرف سے ایسے نگہبان موجود تھے جن کی توصیف نہیں کر سکتا وہ سب حضرت کے سر مبارک کے اوپر تھے. فرمایا: یَا بَشِیْرُ! اِنَّا اُعْطِیْنَا مَا تَرٰی وَلٰکِنَّا اُمِرْنَا اَنْ نَصْبِرَ فَصَبَرْنَا: اے بشیر! جو کچھ دیکھ رہے ہو خدا نے ہم کو عطا فرمایا ہے لیکن اسی نے ہم کو صبر کا حکم دیا ہے لہٰذا ہم صبر کرتے ہیں. (اثبات: ۴۶۵/۵، ح ۲۶۸)

ایمانی بھائیوں کی آزمائش

قَالَ الْاِمَامُ الصَّادِقُ علیہ السلام

اِخْتَبِرُوا اِخْوَانَکُمْ بِخَصْلَتَیْنِ

فَاِنْ کَانَتَا فِیْهِمْ وَ اِلَّا فَاعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ ثُمَّ اعْزُبْ:

اَلْمُحَافَظَةُ عَلَی الصَّلَوَاتِ فِیْ مَوَاقِیْتِهَا وَ الْبِرُّ بِالْاِخْوَانِ فِی الْعُسْرِ وَ الْیُسْرِ.

(جواہر صادقی: مترجم: اظہری، ح ۱۰، بحوالہ اعیان الشیعة: ۵۰۳/۸)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے بھائیوں کو دو (۲) خصلتوں سے آزماؤ اگر ان کے اندر یہ صفتیں ہوں تو ان سے دوستی برقرار رکھو ورنہ دوری اختیار کرو!

۱۔ اوقات نماز کی پابندی، ۲۔ تنگدستی و آسائش میں بھائیوں کے ساتھ نیکی۔

معجزات حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

صفحہ ۳۳۱ ... تا ... صفحہ ۳۵۲

معجزات کی مجموعی تعداد: ۲۹

احادیث حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

حدیث نمبر۱

مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ عَنِ النَّاسِ كَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ: جو شخص اپنے غصہ کو لوگوں سے روک لے، خدا قیامت کے دن اس سے اپنا عذاب روک لے گا. (گفتار دلنشین، بحوالہ وسائل الشیعہ :۲۸۹/۱۱)

حدیث نمبر۲

اِيَّاكَ وَ الْمِزَاحَ فَاِنَّهُ يَذْهَبُ بِنُوْرِ اِيْمَانِكَ: خبردار مذاق نہ کرو کیونکہ اس سے تمھارا ایمانی نور ختم ہو جاتا ہے. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار:۸/۷۸ ۳۲۱)

حدیث نمبر۳

مَا مِنْ شَيْءٍ تَرَاهُ عَيْنَاكَ اِلَّا وَ فِيْهِ مَوْعِظَةٌ: تمھاری آنکھیں جن چیزوں کو دیکھتی ہیں ان میں موعظہ ہے. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار:۸/۷۸ ۳۳۳)

حدیث نمبر۴

يَا هِشَامُ! مَنْ صَدَقَ لِسَانُهُ زَكَا عَمَلُهُ: اے ہشامؒ! جس کی زبان سچ بولتی ہو اس کا عمل پاکیزہ ہے. (گفتار دلنشین. بحوالہ تحف العقول:/۳۸۸)

حدیث نمبر۵

مَنْ بَذَّرَ وَ اَسْرَفَ زَالَتْ عَنْهُ النِّعْمَةُ: جو شخص فضول خرچ ہو گا اس کی نعمت زائل ہو جائے گی. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار:۸/۷۸ ۳۲۷)

www.kitabmart.in

﴿معجزہ نمبر ۱﴾

﴿ہارون ملعون کا اپنے شیعہ وزیر علیؒ بن یقطینؒ کو نفیس ہدیہ لباس پھر یہی ہدیہ وزیر بخدمت امام کاظم علیہ السلام وبالعکس﴾

منقول ہے کہ ایک مرتبہ ہارون رشید نے بہت نفیس وقیمتی لباس اپنے وزیر علیؒ بن یقطینؒ جو شیعہ ومحبِ حضرت امام کاظم علیہ السلام تھے، کو بطور ہدیہ پیش کیا چند دنوں بعد علیؒ بن یقطینؒ نے وہ لباس بہت زیادہ مال کے ساتھ حضرت امام کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بعنوان ہدیہ ارسال کر دیا حضرت نے لباس کے علاوہ سارے تحفے قبول فرمالئے مگر لباس کو واپس کر دیا اور تاکید فرمادی کہ ''لباس کو حفاظت سے رکھے رہنا کیونکہ ایک دن تم کو اس کی ضرورت پڑے گی.''

علیؒ بن یقطینؒ برابر یہ سوچتے تھے کہ کون سی ضرورت پڑے گی! بہر حال چونکہ حکم امام علیہ السلام تھا لہٰذا اس کی حفاظت کی ایک مدت کے بعد اپنے ایک غلام سے غلطی ہونے کی بنا پر ناراض ہو گئے اس کو کئی ڈنڈے لگا دیئے اتفاق سے اس غلام کو تحفۂ مذکور حضرت کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجنے کی اطلاع تھی اس نے رشید ملعون سے شکایت کر دی کہ علی بن یقطینؒ ہر سال اپنی زکوٰۃ اور تحفے وغیرہ امام کاظم علیہ السلام کے پاس بھیجتے ہیں چنانچہ اِس سال خلیفہ کا ہدیہ کیا ہوا قیمتی لباس بھی انھیں کے پاس بھیج دیا ہے.

خلیفہ یہ سن کر آگ بگولہ ہو گیا اس نے کہا: ''اگر یہ بات سچ ہوگی تو علیؒ کو سخت سزا دوں گا.'' فوراً وزیر کو طلب کیا پوچھا: ''اُس دن جو لباس میں نے تم کو دیا تھا اسے کیا کیا؟ ذرا لاؤ مجھے کام ہے.'' علیؒ نے غلام کو بلا کر کہا: جاؤ فلاں کمرہ میں فلاں صندوق رکھا ہے اسے اٹھا لاؤ! غلام نے تھوڑی دیر میں لاکر حاضر کر دیا. وزیر نے ہارون کے سامنے اسے کھولا تو علیؒ بن یقطینؒ نے جیسے بیان کیا تھا ہارون نے بالکل اسی طرح زینت اور خوشبو کے ساتھ لباس کو دیکھا اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا کہا: صندوق کو اس کی جگہ پہنچا دو تم سلامتی کے ساتھ اپنے گھر واپس چلے جاؤ میں تمھارے سلسلہ میں کسی کی بھی شکایت نہیں سنوں گا.

جب علیؒ بن یقطینؒ چلے آئے تو ہارون نے غلام کو طلب کیا اس کو ایک ہزار کوڑے مارنے کا حکم دیا ابھی وہ شکایت کرنے والا غلام پانچ سو (۵۰۰) کوڑے مار نہ کھائے تھا کہ مر گیا.

علیؒ بن یقطینؒ کو پتہ چل گیا کہ حضرت امام کاظم علیہ السلام کے لباس واپس کر دینے میں کیا راز تھا! اس کے بعد اسی لباس کو پھر دوبارہ نہایت ہی اطمینان سے چند دوسرے تحفوں کے ساتھ امام علیہ السلام کی خدمت میں بھیج دیا۔ (تحفۃ المجالس: مقصد نہم، ص ۲۷۳، ۲۷۴، معجزہ نمبر ا، بحوالہ ہائے کشف الغمہ، بصائر الدرجات، کفایۃ المومنین وقصص الانبیاء)

کتاب اثبات میں لکھا ہے: ایک لباس یہ تھا: شاہی سیاہ طلا کوبی جُبہ خز، علیؒ نے خمس کے ساتھ حضرت کی خدمت میں بھیجا۔ امام علیہ السلام نے ایک دوسرے شخص کے ذریعہ اسے واپس کر دیا علیؒ نے رشید سے کہا: میں نے اسے سفط (چمدان و جامہ دان، بیگ) کے اندر مہر اور عطر لگا کر رکھا ہے ہر صبح اسے دیکھ کر چومتا ہوں۔

ہارون نے منگا کر مہر توڑی دیکھا کہ واقعاً تہہ کر کے باقاعدہ اچھی طرح عطر کے ساتھ رکھا ہے تو یہ سچائی و احترام دیکھ کر اپنے وزیر کو ایک سال کا انعام دیا۔ (اثبات: ۵/۵۳۶، ح ۳۷، بحوالہ اعلام الوریٰ)

توضیح: اس حدیث میں علیؒ نے بتایا کہ میں نے ''سفط و زنفیلجہ'' میں رکھا ہے۔ اس لفظ کی توضیح میں لغت نامہ میں لکھا ہے: زَنفليجه، زِنفالجه، زِنفيلجه: الف: زنبیل، یہ معرب ہے۔ (منتهى الارب) ب: جامہ دان اور وہ صندوق جس میں لباس رکھے جاتے ہیں۔ (ناظم الاطباء) ج: زِنفَلَجة: توشہ دان، چرواہے کے ہتھیار کا ظرف، فارسی معرب ہے۔ (اقرب الموارد) د: یہ لفظ زنبیلہٗ فارسی سے ماخوذ ہے۔ (ناظم الاطباء)۔ (لغت نامہ: جلد ز۔ زایدہ، ص ۴۹۹)

حضرت امام کاظم علیہ السلام کی شہادت کے دن ایک ایرانی ذاکر نے استاد محترم حضرت آیت اللہ وجدانی فخر رضوان اللہ علیہ کے گھر مجلس پڑھتے ہوئے بیان کیا: تمام خلفاء میں سب سے زیادہ صاحبِ اقتدار و با اختیار یہی ہارون رشید تھا جب بارش کے لئے بادل آتا تھا تو یہ ملعون اپنا سر اٹھا کر غرور میں کہتا تھا:

''جاؤ جہاں چاہو برسو! پوری دنیا میں میری ہی حکومت ہے جہاں بھی برسو گے میری ہی زمین پر برسو گے۔''

معجزہ نمبر ۲

علیؒ بن یقطینؒ کو سنیوں کی طرح وضو کرنے کی تاکید پھر خطرہ دور ہونے کے بعد اس کی ممانعت

مروی ہے کہ علیؒ بن یقطینؒ نے حضرت امام کاظم کی علیہ السلام خدمت میں لکھا کہ وضو کے سلسلہ میں روایات مختلف ہیں لہٰذا میری دلی خواہش ہے کہ اپنے خط مبارک سے مجھے مطلع فرمائیں کہ کس طرح وضو کروں؟

حضرت نے ان کو لکھا: ''تم کو میرا حکم ہے کہ تین (۳) مرتبہ چہرہ اور ہاتھوں کو انگلیوں کے سِرے سے کہنیوں تک تین (۳) مرتبہ دھلا کرو، پورے سر اور دونوں کانوں کا مسح کرو اور پیروں کو پنڈلیوں تک دھلو جو خفیوں

کا طریقہ ہے''.

یہ خط علیؒ کے پاس پہنچا تو ان کو تعجب ہوا سوچا یہ طریقہ تو ہمارے شیعہ مذہب کے مطابق نہیں ہے لیکن جب امام عالی مقام علیہ السلام نے مجھ کو حکم دیا ہے تو اسی پر عمل کروں گا تا کہ آئندہ اس کا راز ظاہر ہو جائے اس کے بعد وہ حضرت کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق وضو کرنے لگے.

ایک مرتبہ علیؒ کے مخالفوں اور دشمنوں نے بہانہ تلاش کر کے رشید سے شکایت کر دی کہ علیؒ شیعہ ہیں امام موسیٰ کاظم (علیہ السلام) کے فتویٰ پر عمل کرتے ہیں ان کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے. رشید نے تنہائی میں اپنے ایک خاص شخص سے کہا: علیؒ اپنے سارے کام اور ملازمت صحیح انجام دیتے ہیں لیکن ان کے دشمن ان کو شیعہ بتاتے ہیں تو میں کس طرح سے ان کا امتحان کروں کہ میرا دل مطمئن ہو جائے؟

اس شخص نے کہا: شیعہ و سنی کے وضو میں جتنا اختلاف ہے اتنا کسی مسئلہ و فعل میں دونوں کے درمیان اختلاف نہیں ہے اگر علیؒ کا وضو شیعہ کے مطابق ہو تو ان لوگوں کی شکایت اور بات صحیح ہے.

رشید کو یہ بات پسند آ گئی ایک دن علیؒ کو طلب کیا ایک کمرہ میں ایک کام میں مشغول کر دیا کہا رات و دن اس میں مصروف رہنا باہر نہ نکلنا علیؒ کے پاس صرف ایک غلام کو رہنے دیا، علیؒ کی عادت یہ تھی کہ وہ تنہائی میں نماز پڑھتے تھے جب غلام وضو کے لئے پانی لایا تو فرمایا کہ دروازہ بند کر دو پھر امام علیہ السلام کے بتائے ہوئے طریقہ (تقیہ) کے مطابق وضو کر کے نماز میں مشغول ہو گئے اور خود ہارون رشید چھت کے سوراخ سے دیکھنے لگا جب وہ نماز سے فارغ ہو گئے تو ان کے پاس آ کر کہنے لگا: ''اے علیؒ! تم کو جو شخص شیعہ بتاتا ہے وہ غلط کہتا ہے اب اس کے بعد میں کسی سے تمہاری شکایت سننے پر تیار نہیں ہوں''.

اس واقعہ کے بعد حضرت امام کاظم علیہ السلام کا خط پہنچا جس میں مذہب ائمہ معصومین علیہم السلام کے مطابق وضو کا طریقہ لکھا تھا اس میں تاکید تھی کہ اب اسی طریقہ سے وضو کرنا کیونکہ مجھے تمہارے سلسلہ میں جس بات کا خطرہ تھا وہ ختم ہو گیا اس طریقہ کی مخالفت نہ کرنا. (تحفہ: مقصد نہم، ص ۲۷۷، معجزہ نمبر ۲)

کتاب اثبات میں ہے کہ علیؒ کے ایک مخالف نے ہارون ملعون سے کہا: ''رافضی لوگ وضو میں پیر نہیں دھوتے''. وہ خود دیوار کے پیچھے چھپ گیا کھڑا ہو کر دیکھا پھر پکار اٹھا کہ علیؒ! تم کو رافضی بتانے والا جھوٹا ہے. مفیدؒ نے ارشاد میں محمد بن اسماعیل سے اس کی روایت کی ہے اور صاحبِ کشف الغمہ نے بھی اس معجزہ کو ارشاد مفیدؒ سے نقل کیا ہے. (اثبات: ۵/۵۳۷، ح ۷۷، بحوالہ اعلام الوریٰ)

معجزہ نمبر ۳

شیعہ قیدی علیؑ بن میتبؒ کو زندان بغداد سے قبر حسینؑ و قبر رسول الثقلینؐ پھر ان کے گھر اور کوہ قاف اس کے بعد زندان میں واپس لانا:

علیؑ بن میتبؒ روایت کرتے ہیں کہ مجھے اور میرے مولا حضرت کاظمؑ کو گرفتار کر کے مدینہ سے بغداد لا کر قید کر دیا گیا قید خانہ میں بہت دن گزر گئے میں اپنے اہل وعیال کے دیدار کا مشتاق ہوا حضرت کاظمؑ سمجھ گئے فرمایا: ''تمھارا دل اپنے اہل وعیال کی طرف لگا ہوا ہے جو مدینہ میں چھوٹ گئے ہیں؟''

میں نے عرض کیا: ہاں! اے فرزند رسولؐ! فرمایا: ''جاؤ غسل کر کے میرے پاس آ جاؤ!''

میں نے اس پر عمل کیا پھر حضرت نے اٹھ کر دو (۲) رکعت نماز ادا کی اور فرمایا: بسم اللہ! مجھے اپنا ہاتھ دے کر آنکھیں بند کر لو! میں نے آنکھیں بند کر لیں.

فرمایا: کھولو! جب میں نے اپنی آنکھیں کھولیں تو دیکھا کہ ہم قبر مبارک حضرت امام حسینؑ پر حاضر ہیں حضرت نے نماز پڑھی میں نے بھی نماز پڑھی.

اس کے بعد فرمایا: آنکھیں بند کر لو! میں نے بند کر لیں. پھر حضرت کے حکم سے آنکھیں کھولیں تو ہم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک پر آ گئے.

فرمایا: یہ میرے جد بزرگوار جناب رسول مختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مطہر ہے یہ شہر مدینہ اور یہ تمھارا گھر ہے جاؤ ملاقات کر کے واپس آ جاؤ!

میں اپنے گھر گیا ملاقات کر کے جلد ہی حضرت کی خدمت میں آ گیا فرمایا: مجھے ہاتھ دے کر آنکھیں بند کر لو! میں نے عمل کیا تھوڑی ہی دیر میں فرمایا: اپنی آنکھیں کھول دو! میں نے دیکھا کہ ہم ایک سبز پہاڑ کے اوپر ہیں اس پہاڑ پر آسمان سے پانی گر رہا تھا حضرت نے اس پانی سے وضو کیا اذان کہہ کر نماز میں مشغول ہو گئے میں نے چالیس (۴۰) افراد کو دیکھا کہ حضرت کی اقتدا کرنے لگے نماز سے فارغ ہو کر فرمایا: ''یہ کوہِ قاف ہے اور یہ تمام افراد اولیاء و اصفیاء ہیں انھوں نے خدا سے میری ملاقات کی دعا کی ان کی دعا قبول ہو گئی.''

حضرت ان لوگوں سے رخصت ہوئے پھر میں نے جو حضرت کے حکم سے آنکھیں بند کرنے کے بعد کھولیں تو اپنے کو بغداد کے قید خانہ میں پایا یہ سارے معجزات و کرامات دیکھ کر حضرت کی دوستی و محبت میرے دل میں راسخ ہو گئی. (تحفہ: مقصد نہم، ص ۲۷۶، معجزہ نمبر ۵، بحوالہ ہائے راحۃ الارواح، مونس الاشباح، قصص الانبیاءؑ)

معجزہ نمبر ۴

مُحب معاویہ کا سیاہ بھالو بن جانا، بیٹے سے ملاقات و دفینہ، دشمنوں کو روزانہ ستر (۷۰) مرتبہ دوزخ میں جلانا

ظبیان بن جعفر تمیمی روایت کرتے ہیں کہ میں ایک دن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے ساتھ ظہر کے وقت مسجد پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں شام کا رہنے والا ایک جوان حضرت کی خدمت میں آیا اس نے سلام کیا پھر دعا وتحیت کے بعد امام علیہ السلام سے عرض کیا: میری مشکل حل فرمائیے مولا نے فرمایا: اپنی حاجت بیان کرو!

اس نے عرض کیا: ''آقا! میرا باپ آل ابوسفیان و آل مروان کا دوستدار تھا وہ بہت مالدار تھا لیکن میں اس کی نظر میں آپ اہل بیت حضرات سے مَحبت کرنے کی وجہ سے برا بنا ہوا تھا میں برابر اس سے بحث و مباحثہ کیا کرتا تھا اس طرح سے میں نے اس کو اپنا دشمن بنالیا تھا موت کا وقت آیا تو مجھے اپنے سرہانے نہیں رہنے دیا تمام روپے پیسے ایک جگہ دفن کردیئے کسی کو خبر بھی نہ دی لہٰذا آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ اپنے علم ولایت کے نور سے حق کو حقدار تک پہنچادیں تاکہ مجھ بندہ کو فائدہ پہنچے آپ کے اس غلام کا وقت بڑی محتاجگی و مفلسی میں گزر رہا ہے''.

مولا نے یہ سن کر ایک خط لکھ کر دے دیا اور فرمایا: ''اس کو لے جاؤ شب چہار شنبہ جہاں تمہارا باپ دفن ہے اس قبرستان میں جانا صبر کرنا جب آدھی رات گزر جائے تو پکارنا: یا ذرجان! فوراً ایک شخص آئے گا اس کو سلام کرکے میرا خط دے دینا تاکہ وہ تمھارے باپ کو حاضر کرے جب تم اپنے باپ کو دیکھنا تو ہمارے متعلق پوچھنا وہ جو کچھ کہے اس پر عمل کرنا.

جب اس نے اس پر عمل کیا تو ذرجان آیا اس کو خط دیا اس نے خط دیکھ کر کہا: ٹھہرے رہو تاکہ میں واپس آجاؤں. وہ تھوڑی دیر بعد آیا اور ایک خرس سیاہ (کالا بھالو، ریچھ) لایا جس کی گردن میں زنجیر بندھی ہوئی تھی کہا: ''یہی تمہارا باپ ہے''. میں نے کہا: میرا باپ سفید اور آدمی کی شکل میں تھا یہ کالا بھالو کیسے میرا باپ ہوسکتا ہے! اتنے میں قدرت خدا اور معجزۂ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے وہ بھالو اس طرح بول پڑا:

''میں ہی تمھارا باپ ہوں اہل بیتِ علی علیہ السلام سے دشمنی اور آل مروان کے ساتھ دوستی کی وجہ سے شدتِ عذاب کے باعث میری شکل بدل گئی ہے میں اپنی جزا کو پہنچا ابھی آئندہ اور سزا ملے گی اِس وقت بہت پریشان ہوں مگر اب پشیمانی کا کوئی فائدہ نہیں اس حسرت ونکالِ (عبرت کے لئے سزا، عذاب) کی صورت میں پڑا ہوں مگر تم اہل بیت (علیہم السلام) کی دوستی کو ترک نہ کرنا امام کاظم (علیہ السلام) کے دامن سے متمسک رہنا کیونکہ ان کی محبت اور خدمت، دنیا و آخرت میں سرافرازی کا باعث ہے اور ان سے بغض وعداوت، مسخ وعذاب آخرت کا باعث

ہے تم جاؤ جس گھر میں مَیں بیٹھتا تھا قبلہ جانب زمین کو کھودو وہاں دوسو ہزار دمشقی درہم ہیں ان میں سے پچاس ہزار درہم، امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا حق ہے حضرت کو دے دو بقیہ خود تم خرچ کرو اور یہ جان لو کہ آن حضرت جنت و دوزخ کے احوال کو جانتے ہیں وہ امام برحق اور مخلوق پر حجتِ خدا ہیں تم کو یہ بھی معلوم ہو کہ روزانہ ستر (۷۰) مرتبہ مروان، معاویہ، یزید، امیہ اور ابوسفیان (علیھم اللعنة و النیران) کو ان کے ماننے والوں کے ساتھ دوزخ کی آگ میں جلایا جاتا ہے اسی لئے میں جل کر سیاہ ہو گیا ہوں''. یہ کہہ کر غائب ہو گیا.

مروی ہے کہ جب جوان نے اس جگہ زمین کو کھودا تو اس کے بتانے کے مطابق بالکل ٹھیک بغیر کسی کمی و زیادتی کے درہم نکلے وہ پچاس ہزار دینار حضرت کاظم علیہ السلام کی خدمت میں لایا حضرت کے ملازموں کے سپرد کیا اور بقیہ خود خرچ کیا. (تحفہ: مقصد نہم، معجزہ نمبر ۶، ص ۲۷۶، ۲۷۷)

مؤلف: عربی و فارسی میں لفظ ''درجان'' (دال مہملہ کے ساتھ) ہے اور صاحبِ اثبات نے اس کو خرائج راوندیؒ کے حوالہ سے معجزات حضرت امام باقر علیہ السلام میں نقل کیا آخر میں فرمایا: فتالؒ نے بھی روضة الواعظین میں بغیر سند کے نقل کیا ہے اور اس کا راوی، ابوعیینہ ہے. (اثبات: ۲۹۸/۵، ح ۴۹، باب نمبر ۱۹)

معجزہ نمبر ۵

حضرت امام کاظم علیہ السلام کا آگ میں بیٹھنا اور مدعیٔ امامت عبداللہ فرزند امام صادق علیہ السلام کو بھی بیٹھانا

مروی ہے کہ حضرت امام صادق علیہ السلام کی شہادت کے بعد ان کے سب سے بڑے بیٹے عبداللہ نے امامت کا دعویٰ کر دیا ایک دن بہت سے افراد حضرت امام کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے عبداللہ کے دعوائے امامت کی بات چھڑی پھر حضرت کے حکم سے بہت زیادہ ایندھن، صحن خانہ میں جمع کیا گیا کسی کو بھیج کر عبداللہ کو بھی بلایا گیا اس کے بعد حضرت کے حکم سے ایندھن میں آگ لگائی گئی کوئی بھی حضرت کا مقصد نہ سمجھ سکا جب شعلے بھڑک اٹھے تو حضرت زیب تن کئے ہوئے لباس اور عبا کے ساتھ آگ کے اندر جا کر بیٹھ گئے اصحاب سے محو گفتگو ہوئے تھوڑی دیر بعد آگ سے باہر نکل آئے اپنے لباس کو جھاڑا پھر عبداللہ سے فرمایا: ''اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ حضرت امام صادق علیہ السلام کے بعد تم ان کے جانشین ہو تو اٹھو اِس آگ کے اندر تھوڑی دیر بیٹھو''. یہ سن کر عبداللہ کا رنگ بدل گیا عبا کو زمین پر کھینچتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے. (تحفہ: مقصد نہم، ص ۲۷۹، معجزہ نمبر ۱۰)

اس کے راوی کا نام مفضل بن عمر ہے. (اثبات: ۵۴۱/۵، ح ۷۸، بحوالہ خرائج)

دوسرے مقام پر وارد ہے کہ حضرت نے عبداللہ کو آگ کے اندر ہاتھ ڈالنے کا حکم دیا قبول نہ کیا حضرت نے

اپنا ہاتھ ڈالا ایندھن جل گیا تب باہر نکالا.

شیخ حر عاملیؒ نے فرمایا: کوئی مانع نہیں کہ دونوں خبریں صحیح ہوں اور یہ ممکن ہے کہ ایک ہی وقت میں دونوں واقعہ پیش آیا ہو یا دو (۲) وقت میں الگ الگ ایسا ہوا ہو. (اثبات: ۵/۵۷۲، ح ۱۳۵، ۱۳۶، بحوالہ صراط مستقیم)

ایک دوسرے مقام پر صاحبِ اثبات نے ''مناقب فاطمہ (علیہا السلام) وولدہا'' کے حوالہ سے اختلافِ الفاظ کے ساتھ اس کو معجزات امام باقر علیہ السلام میں نقل کیا: جابر جعفی راوی ہیں کہ میں عبداللہ بن حسن بن حسن (مدعیٔ امامت) کے پاس سے گزرا اس نے مجھے اور حضرت باقر علیہ السلام کو برا بھلا کہا میں نے حضرت سے بتایا تو اس کو بددعا دی کہ اس کا انجام مروان وآل مروان جیسا ہوگا. (اثبات: ۵/۳۱۹، ح ۸۷)

جناب شیخ حر عاملیؒ نے مسعودی کی اثبات الوصیۃ کے حوالہ سے ابوبصیرؒ سے نقل فرمایا ہے: حضرت صادق علیہ السلام نے حضرت کاظم علیہ السلام سے فرمایا: عبداللہ امامت کا دعویٰ کریں گے فَدَعْہ: انھیں چھوڑ دینا. یہی سب سے پہلے مجھ سے ملحق ہوں گے.

حضرت کاظم علیہ السلام نے حضرت صادق علیہ السلام کی شہادت کے بعد فرمایا: عبداللہ ایک سال سے زیادہ زندہ نہ رہیں گے. چنانچہ بالکل ایسا ہی ہوا. (اثبات: ۵/۵۷۶، ح ۱۴۷)

معجزہ نمبر ۶

حضرت کاظم علیہ السلام کا خراسانی سے بہتر اس کی زبان بلکہ ساری زبانوں کا جاننا اور اسے علامت امامت قرار دینا

ابوبصیرؒ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک دن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: امام کو کیسے پہچانا جا سکتا ہے؟ فرمایا: چند چیزوں سے ان میں سے ایک چیز یہ ہے کہ وہ ہر زبان میں بات کر سکتا ہے: اس گفتگو کے درمیان ہی خراسان کا ایک شخص آ گیا اس نے سلام کے بعد عربی میں بات کرنا شروع کر دی حضرت خراسانی زبان میں اس کو جواب دے رہے تھے.

خراسانی نے کہا: خدا کی قسم! میں اس وجہ سے عربی میں بات کر رہا تھا کہ شاید حضرت خراسانی زبان نہ جانتے ہوں لیکن اِس وقت حضرت مجھ سے زیادہ فصاحت کے ساتھ (میری مادری وخراسانی زبان میں) گفتگو فرما رہے ہیں!

حضرت نے فرمایا: سبحان اللہ! اگر میں تم سے بہتر خراسانی زبان سے باخبر نہ رہوں تو مجھ کو تم پر کیا فضیلت حاصل ہوگی اور پھر کس وجہ سے مستحق امامت وخلافت رہوں گا؟ اس کے بعد میری طرف رخ کر کے فرمایا: اے ابومحمد! کسی قوم کی بھی زبان امام پر مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی ہے. (تحفہ: مقصد نہم، ص ۲۸۰ معجزہ نمبر ۱۴، بحوالہ کشف

الغمہ وشواہد النبوۃ؛ اثبات: ۵۳۵/۵، ح ۷۷، بحوالہ قرب الاسناد: حمیری، بہت مختصر عربی میں صرف ساڑھے تین سطریں ہیں۔)

﴿معجزہ نمبر ۷﴾

﴿حضرت کاظم علیہ السلام کا اہل چین بلکہ تمام پرندوں اور دابۃ الارض کی زبانوں کا جاننا﴾

اسحاق بن عمار روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا اتنے میں ایک پردیسی و اجنبی شخص آیا اس نے بات شروع کی اس کی زبان پرندوں کے مشابہ تھی حضرت بھی اس کی طرح جواب دینے لگے اس کے ساتھ اس کی زبان میں گفتگو فرمانے لگے اس نے اپنی حاجت بیان کی پھر حضرت سے جواب لے کر چلا گیا۔

میں نے عرض کیا: یابن رسول اللہؐ! میں ابھی تک ایسی زبان نہ سنے تھا فرمایا: یہ چین میں رہنے والوں کی زبان ہے یہ تمام چینیوں کی زبان نہیں ہے بلکہ ان کی زبانوں میں بھی بہت اختلاف ہے تمھارے امام (علیہ السلام) تمام زبانوں سے آگاہ ہیں۔

جب حضرت نے دیکھا کہ میں نے تعجب کیا تو فرمایا: اس سے عجیب تو یہ ہے کہ امام تمام پرندوں بلکہ تمام جانداروں اور زمین پر حرکت کرنے والی تمام چیزوں کی زبان کو جانتا ہے کسی کی زبان اس سے پوشیدہ نہیں رہتی ہے۔

(تحفہ: مقصد نہم، ص ۲۸۰، معجزہ نمبر ۱۶، بحوالہ کشف الغمہ، بصائر، کفایۃ المومنین)

﴿معجزہ نمبر ۸﴾

شطیط نام کی عورت کا ایک درہم قبول کرنا، اس کی تجہیز و تکفین کے لئے درہم کی تھیلی بھیجنا، داستان ابوحمزہ ثمالیؒ وابوجعفر خراسانیؒ:

داؤد بن کثیر رقی روایت کرتے ہیں کہ خراسان کا ایک شخص اپنے دوستوں کے ساتھ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں جا رہا تھا وہ دینار اور لباس بطور ہدیہ لایا تھا نیز اپنے ساتھ علمائے خراسان کے مشکل فتوے اور پیچیدہ مسائل بھی لایا تھا تاکہ حضرت سے ان کا جواب دریافت کرے اس خراسانی کا نام ابوجعفر تھا وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کوفہ پہنچا پھر سب کے ساتھ حضرت علی علیہ السلام کی زیارت کے لئے روانہ ہو گیا جب یہ لوگ روضہ مقدسہ کے قریب پہنچے تو کچھ لوگوں کو دیکھا کہ گوشۂ تنہائی میں بیٹھے ہیں ان کے درمیان ایک شخص وجاہت (عزت) تمام وفصاحت مالا کلام کے ساتھ بیٹھا ہے ان کے پیچیدہ مسائل کو حل کر رہا ہے۔

ابوحمزہؒ جب حضرت علی علیہ السلام کی زیارت سے فارغ ہو کر ان لوگوں کے پاس آئے اور دینی مسائل کے متعلق

ان کی گفتگو سنی تو سمجھ گئے کہ یہ لوگ علمائے دین اور فقیہ ہیں آگے بڑھے پوچھا: ان کا نام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ ابوحمزہ ثمالیؒ ہیں اس علاقہ کے سب سے بڑے عالم دین وفقیہ ہیں. ابوجعفرؒ وہاں بیٹھ کر مسائل واحادیث سننے لگے اتنے میں صحرا کی جانب سے ایک اعرابی آپہنچا.

شیخ نے اعرابی سے پوچھا: کہاں سے آرہے ہو؟ کہا: مدینہ سے. پھر پوچھا: حضرت صادق علیہ السلام کی کیا خبر ہے؟ کہا: جب میں مدینہ سے باہر نکلا تو حضرت دنیائے پرملال کو وداع کہہ چکے تھے انھوں نے رخت حیات کو ریاض جنات میں پہنچا دیا تھا.

شیخ نے جب یہ حکایت جانسوز اور روایت غم اندوز سنی تو اپنا جامہ چاک کر دیا آہ وفغاں بلند کرنے لگے اعرابی سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ آن حضرت نے رحلت کے وقت کس کو اپنا جانشین بنایا تھا؟ اعرابی نے کہا: میں نے کہا: میں نے سنا کہ اپنے بیٹے عبداللہ کو جانشین بنایا اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت کاظم علیہ السلام کو اپنا وصی بنایا اور تمام اولاد کو ان کی پیروی کا حکم دیا.

ابوحمزہؒ یہ سن کر بیحد خوش ہوئے کہا: خدا کا شکر جو ہم کو گمراہی کی حالت میں نہیں چھوڑتا ایک امام علیہ السلام کے بعد دوسرے امام علیہ السلام کا تعارف کراتا ہے.

راوی کا بیان ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام کی خبر شہادت سننے کے بعد ابوحمزہ خراسانیؒ مدینہ منورہ کی جانب روانہ ہو گئے طیِ منازل وقطع مراحل کے بعد اس مقام سعادت انجام تک پہنچے جب تک مدینہ میں تھے حضرت کے وصی کے بارے میں تحقیق کرتے رہے ایک شخص نے ان کو عبداللہ افطح کا پتہ بتایا ابوجعفرؒ ان کے گھر گئے جو درہم و دینار لے کر آئے تھے انھیں اپنے ساتھ لے کر گئے جب عبداللہ کے گھر کے دروازہ پر پہنچے تو بہت بڑا گیٹ دیکھا اور مشاہدہ کیا کہ زمین پر پانی کا چھڑکاؤ ہوا ہے، وہاں تعظیم کے لئے ایک دربان بیٹھا ہوا ہے.

ابوجعفرؒ کو یہ چیزیں پسند نہ آئیں دل میں شک پیدا ہونے لگا بہر حال داخلہ کی اجازت لے کر عبداللہ کے گھر میں آئے دیکھا ان کے لئے ایک مخصوص تخت ہے اس پر بیٹھے ہیں یہ دیکھ کر ان کا شک اور زیادہ ہو گیا پوچھا:

''کیا امام برحق کے جانشین آپ ہیں''؟ کہا: ہاں! میں ان کا بیٹا وجانشین ہوں.

ابوجعفرؒ نے پوچھا: دوسو (۲۰۰) درہم میں کتنی زکوٰۃ واجب ہے؟ کہا: پانچ درہم. پھر پوچھا: سو (۱۰۰) درہم میں کتنی زکوٰۃ واجب ہے؟ کہا: ڈھائی درہم. اس کے بعد ابوحمزہ نے پوچھا: اگر کوئی کہے آسمان کے ستاروں کے برابر طلاق، تو کیا بغیر شاہد کے طلاق واقع ہوگی؟ عبداللہ نے کہا: ہاں! کافی ہے اور رأس جوزا، تین (۳) کواکب ہیں!

ابو جعفرؒ، عبد اللہ کے جواب پر بہت زیادہ تعجب کرنے لگے اس کے بعد عبد اللہ نے کہا: جو منذورات، امام (علیہ السلام) کے لئے لائے ہو وہ ہمارے پاس لاؤ! ابو جعفرؒ نے کہا: اپنے ساتھ کچھ نہیں لایا ہوں میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کے لئے آیا ہوں.

یہ سن کر عبد اللہ فطح کے گھر سے باہر نکل آئے اپنی قیام گاہ پر واپس آگئے. اس کے بعد ایک حبشی غلام ان کے گھر آیا سلام کے بعد اس نے کہا: جو تم کو طلب کر رہا ہے اس کی آواز پر لبیک کہو. ابو جعفرؒ اٹھے غلام کے ساتھ چل پڑے ایک گھر کے دروازے پر پہنچے دیکھا مکان بالکل معمولی ہے لوگوں کی آمد و رفت نہیں ہے اس کی بنیاد گرنے کے قریب ہے اور گھر نہایت سادہ ہے گھر کے اندر جا کر دیکھا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مصلیٰ پر تشریف فرما ہیں اہل دنیا سے علیحدہ ہیں.

ابو جعفرؒ کا بیان ہے کہ جب حضرت کی نظر کیمیا اثر مجھ پر پڑی تو فرمایا: ''ابو جعفر! بیٹھو!'' میں تھوڑی دیر بیٹھ کر منتظر تھا کہ دیکھوں حضرت سے کیا ظاہر ہوتا ہے تو شروع سے آخر تک میں نے صرف ہدایت وصلاح کی باتیں سنیں میں اکثر باتوں میں متاثر ہوا حضرت کی ظاہری نشانیاں دیکھیں میرے پاس درہم سے بھری ہوئی ایک تھیلی تھی اس میں شطیط نام کی ایک عورت کا بھی ایک درہم تھا جب میں نے حضرت کی خدمت میں تھیلی پیش کی تو اس درہم کو اٹھا کر فرمایا:

یا ابا جعفر! یہ تھیلی شطیط کو دے کر کہنا: موسیٰ (علیہ السلام) بن جعفر (علیہ السلام) نے تمھارا ہدیہ قبول کیا اور یہ تھیلی تم کو ہدیہ کی ہے. پھر فرمایا: ابو جعفر! جب تم زیارت حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے واپس ہوئے تو ابو حمزہ ثمالیؒ نے کوفہ میں تم سے جو کچھ کہا تھا وہ تم کو یاد ہے؟

پھر ابو حمزہؒ نے اس دن جو کچھ کہا تھا اور امام علیہ السلام کی فرقت پر جو حسرت و تاسف کا اظہار کیا تھا حضرت نے وہ ساری چیزیں بیان کردیں. میں نے عرض کیا: ہاں! یا بن رسول اللہ!

اس کے بعد فرمایا: اے ابو جعفر! جب خدا کسی مومن کے دل کو نورانی کرتا ہے تو اس کے چہرے پر اس نور کا مشاہدہ کیا جا سکتا ہے فرمایا: اٹھو اپنے دوستوں میں تم کو جس پر اعتماد ہو میرے بارے میں سوال کرو تا کہ تمہارا دل تشویش سے نجات پا جائے.

ابو جعفرؒ کہتے ہیں: میں نے جس جس سے حضرت امام موسیٰ علیہ السلام بن حضرت امام جعفر علیہ السلام کے حالات اور ان کے متعلق ان کے بابا کی وصیت کے بارے میں پوچھا ہر ایک نے یہی جواب دیا:

''حضرت موسیٰ کاظم علیہ السلام کی امامت کے لئے حضرت صادق علیہ السلام نے وصیت کی عبداللہ فطح کے لئے نہیں۔''

داؤدرقی کہتے ہیں: ابو جعفر خراسانیؒ نے حج سے واپسی کے بعد یہ تمام حالات میرے پاس لکھے یہ بھی بتایا کہ اس وقت شطیط بستر بیماری پر تھی میں اس کے پاس گیا تو وہ بہت خوشحال ہوگئی میں نے اس کے پاس تھیلی رکھ کر کہا: صرف وہی تمہارا والا ایک درہم حضرت نے قبول کیا بقیہ تم کو ہبہ کر دیا۔

شطیط نے کہا: ''ابو جعفرؒ! یہ درہم محفوظ رکھو یہ میری تجہیز و تکفین کے لئے آیا ہے۔'' اس کے بعد شطیط تین (۳) روز بعد وفات پا گئی۔ (تحفہ: مقصد نہم، ص ۲۸۲، ۲۸۳، معجزہ نمبر ۲۰)

معجزہ نمبر ۹

حمید طوسی کے ذریعہ ہارون رشید کا قتلِ امام علیہ السلام کی کوشش کرنا، حفاظت کے لئے دونوں جانب ایک ایک شیر کا ظاہر ہونا:

حمید طوسی روایت کرتا ہے کہ ایک مرتبہ ہارون رشید نے مجھے طلب کر کے کہا: قید خانہ میں جا کر موسیٰ (علیہ السلام) بن جعفر (علیہ السلام) کو قتل کر دو! جب میں قید خانہ میں پہنچا تو نماز ظہر کا وقت تھا حضرت کاظم علیہ السلام نماز میں مشغول تھے ان کے داہنی اور بائیں جانب ایک ایک شیر کھڑے تھے میں بہت ڈرا واپس آ گیا ہارون کو خبر دی تو اس نے مجھ کو ڈانٹا اس کو یقین نہ ہوا پھر اپنے چند معتمد افراد کو میرے ساتھ بھیجا جب ہم سب حضرت کے قریب پہنچے تو پھر دو (۲) شیروں کو دیکھا شیروں نے ہم پر حملہ کرنا چاہا ہم واپس آ گئے رشید کو خبر دی اس نے دھمکی دی کہ اگر یہ بات لوگوں کو بتاؤ گے تو تم لوگوں کی خیر نہیں چنانچہ ہارون جب تک زندہ رہا ہم نے کسی کو بھی نہیں بتایا۔ (تحفہ: مقصد نہم، معجزہ نمبر ۲۳، ص ۲۸۵)

معجزہ نمبر ۱۰

﴿ہارون ملعون کا قتل امام علیہ السلام کی کوشش کرنا، حضرت کے عصا کا سانپ بن کر اس کی گردن میں لپٹ جانا﴾

ہشام بن منصور سے روایت ہے کہ ہارون رشید کے ایک ملازم نے بیان کیا ہے: ایک مرتبہ ہارون نے مجھ سے امام کاظم علیہ السلام کو لانے کے لئے کہا تا کہ ان کو قتل کر دے میں جا کر حضرت کو بلا کر لایا آپ نے جو عصا لیا تھا اس کو حرکت دی وہ فوراً ایک بڑا سانپ بن گیا ہارون کی طرف بڑھا جا کر اس کی گردن میں لپٹ گیا اس ستمگار کو بخار آ گیا فریاد بلند کی کہ موسیٰ (علیہ السلام) بن جعفر (علیہ السلام) کو چھوڑ دو! میں نے حضرت کو آزاد کر دیا سانپ اس کی گردن سے چھوٹ گیا پھر اپنی پہلی حالت میں لوٹ گیا۔ (تحفہ: مقصد نہم، معجزہ نمبر ۲۴، ص ۲۸۵)

کتاب اثبات میں ہے کہ ''رشیق'' نے حکم ہارون سے حضرت کو بلایا تھا۔ (اثبات: ۵/۵۶۷، ح ۱۲۱، بحوالہ مناقب فاطمہ علیہا السلام)

﴿معجزہ نمبر ۱۱﴾

﴿ہارون ملعون کا حضرت کی خدمت میں سرگین بھیجنا، امام علیہ السلام کے لئے تین وانجیر اور اس لعین کے لئے سرگین بننا﴾

مروی ہے کہ ایک دن ہارون ملعون نے ایک طبق میں سرگین (لید، گوبر) جس کی شکل انجیر سے مشابہ تھی ایک معتمد شخص کو دیا کہ نوبادۂ بوستان آل ہاشم یعنی حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو لے جا کر دے دے۔ اس نازیبا حرکت سے اس شقی ابتر کی غرض، استہزاء واستخفاف تھی۔

جب خادم وہ طبق حضرت کی خدمت میں لایا تو آپ نے اس کا سرپوش ہٹایا وہ گوبر، بہترین انجیر میں تبدیل ہو چکا تھا حضرت نے اسے تناول فرمایا اور لانے والے خادم کو بھی کھلایا پھر ان میں سے کچھ ہارون کے لئے بھی بھیج دیا ہارون نے جب انجیر اٹھا کر اپنے منھ کے اندر رکھی تو وہ گوبر بن گئی۔ (تحفہ: مقصد نہم، ص ۲۸۵، معجزہ نمبر ۲۵)

کتاب اثبات میں بحوالہ کشف الغمہ لکھا ہے کہ علیؒ بن عیسیٰؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: مجھ کو اس خبر میں تامل ہے کیونکہ:

❀ **اولاً:** اگر ہارون کا ارادہ قتل کا تھا تو حضرت کی عظمت کے پیش نظر وہ ایسی جسارت نہ کرتا اور اگر اسے اپنی حکومت کے لئے ڈر تھا تو اتنی زیادہ اہانت کی ضرورت نہ تھی۔

❀ **ثانیاً:** حضرت کاظم علیہ السلام کا اخلاق ایسا نہ تھا کہ جوابی کارروائی کرتے طبق اس کے پاس بھیجتے کہ سرگین ہو جائے جب کہ وہ اسی ملعون کے زندان میں تھے ہمیشہ تقیہ فرماتے تھے اتنا زیادہ کظم غیظ کیا کہ ''کاظم'' لقب پڑ گیا۔ مترجم فارسی۔ (اثبات: ۵/۵۵۸، ح ۱۰۴)

﴿معجزہ نمبر ۱۲﴾

﴿گہوارہ ہی سے ایک شیعہ لڑکی کا نام تبدیل کرا دینا﴾

ایک شیعہ سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ آپ اپنے فرزند ابوالحسن حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے گہوارہ کے پاس کھڑے ہو کر ان سے گفتگو فرما رہے ہیں میں بیٹھ گیا حضرت کی بات تمام ہوئی جب میں اٹھا تو فرمایا: قریب جا کر اپنے امام (علیہ السلام) کو سلام کرو۔ میں نے آگے بڑھ کر سلام کیا تو حضرت کاظم علیہ السلام نے زبان فصیح وکلام بلیغ کے ساتھ مجھ کو جواب دیا اور فرمایا:

"اپنی لڑکی کا نام بدل ڈالو وہ خدا کو پسند نہیں ہے".

اس سے ایک دن قبل خدا نے مجھ کو ایک لڑکی عطا کی تھی اس کا نام رکھا تھا. پھر حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا: تم کو جو حکم دیا گیا ہے اس پر عمل کرو تا کہ ہدایت پاؤ. میں نے گھر جا کر لڑکی کا نام بدل دیا. (تحفہ: مقصد نہم، ص ۲۸۵، معجزہ نمبر ۲۶)

کتاب اثبات میں ہے: راوی کا نام یعقوب سراج ہے اور لڑکی کا نام اس نے "حمیراء" رکھا تھا. (اثبات: ۴۹۵/۵، ح ۳، بحوالہ کافی)

زکریاؒ بن آدمؒ نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کَانَ اَبِیْ مِمَّنْ یُکَلِّمُ فِی الْمَهْدِ: میرے پدر بزرگوار ان افراد میں سے تھے جو گہوارہ میں گفتگو کرتے تھے. (اثبات: ۵۵۷/۵، ح ۱۰۲، بحوالہ کشف الغمہ)

معجزہ نمبر ۱۳

نائبِ خلیفہ کی لاش کا قبر سے غائب ہونا اور اس سے آگ برآمد ہونا

مروی ہے کہ ایک خلیفہ اپنے نائب کو بہت دوست رکھتا تھا اس نے کہا تھا اس کو حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے جوار میں دفن کر دو چنانچہ جب رات ہوئی تو خُدام کے ایک سردار نے خواب دیکھا کہ قبر سے آگ نکل رہی ہے اور پورے روضہ کو احاطہ کئے ہوئے ہے.

حضرت نے اس سے فرمایا: "خلیفہ سے کہہ دو کہ کیوں ہم کو اذیت پہنچا رہا ہے؟ ایسے افراد کو کیوں ہمارے جوار میں لا رہا ہے؟" وہ شخص نہایت اضطراب کے عالم میں بیدار ہوا خلیفہ کو پیغام پہنچایا دوسری رات خلیفہ روضہ میں آیا نقیب وسردار کو بلا کر حکم دیا کہ میرے نائب کو قبر سے نکال کر دوسری جگہ دفن کیا جائے. جب قبر کھودی گئی تو قبر کے اندر ایک مٹھی خاک کے علاوہ کوئی اور چیز دکھائی نہ دی! (تحفہ: مقصد نہم، ص ۲۸۸، معجزہ نمبر ۲۹)

کتاب اثبات میں ہے کہ مطالب السؤول میں کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی نے لکھا ہے: اس میں شک نہیں کہ شہادت بعد کرامت، زندگی کی کرامت سے بالاتر ہے. (اثبات: ۵۷۰/۵، ح ۱۳۳)

معجزہ نمبر ۱۴

دربار ہارون ستمگر میں افسون گر کا دسترخوان سے روٹی اڑانا، پردہ کی تصویر کا شیر بن کر اس کو نگل جانا

صدوقؒ نے عیون الاخبار میں علیؒ بن یقطینؒ سے نقل فرمایا: ہارون ملعون نے ایک شخص کو طلب کیا تا کہ اس کے ذریعہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے امر کو باطل کر کے ان کی عظمت اور عزت گھٹائے اور حضرت کو دربار میں

شرمندہ کرے چنانچہ افسون گر حاضر ہوا دستر خوان لگایا گیا حضرت جو روٹی اٹھاتے جادوگر اس کو اوپر اڑا دیتا تھا یہ دیکھ کر ہارون ملعون خوشی اور ہنسی سے جھومنے لگا۔

حضرت نے اپنا سر بلند فرمایا اور پردہ پر بنی ہوئی شیر کی تصویر سے کہا: **یَا اَسَدَ اللهِ خُذْ عَدُوَّ اللهِ!** اے شیر خدا! دشمن خدا کو پکڑ لے. تصویر اصلی درندہ شیر بن گئی جادوگر کو نگل گئی ہارون اور اس کے ساتھی غش کھا کر گر گئے اس منظر کے خوف سے ان کی عقل جاتی رہی جب ہوش میں آئے تو حضرت سے ہارون نے عرض کیا:

"آپ کو اس حق کی قسم! جو میں آپ پر رکھتا ہوں دوبارہ اس تصویر کو حکم دیں کہ جادوگر کو واپس کر دے۔"

امام علیہ السلام نے فرمایا: "اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا، جادوگروں کی رسّیوں اور ڈنڈوں کو نگلنے کے بعد واپس کئے ہوتا تو یہ بھی واپس کر دیتا"۔ یہی چیز حضرت کی شہادت کے لئے سب سے موثر ثابت ہوئی. امالی میں اسی سند کے ذریعہ اسی طرح روایت کی ہے. (اثبات: ۵/۵۱۳، ح ۳۱۲)

مؤلف: کتاب کرامات رضویہ میں ہے: محدث قمیؒ نے مناقب ابن شہر آشوبؒ کے حوالہ سے نقل فرمایا کہ علیؒ بن یقطینؒ راوی ہیں:

۱۔ حضرت کے خادم نے دستر خوان سے روٹی اٹھا کر حضرت کے سامنے رکھی تو جادوگر نے اسے اوپر اڑا دیا۔

۲۔ شیر کی تصویر گھر کے کسی حصہ پر بنی تھی پردہ پر نہیں. ان دو (۲) موارد کے علاوہ بقیہ چیزوں میں اتفاق ہے اور اس معجزہ کے تمام رُواۃ، ثقاۃ وشیوخ ہیں. (کرامات رضویہ: ۱/۱۹ تا ۲۱، بحوالہ عیون و بحار: ۱۱/۲۴۳ (چاپ کمپانی) ومنتہی الآمال: جلد دوم)

معجزہ نمبر ۱۵

حضرت صادق علیہ السلام کی زیارت کرانا

بصائر میں سماعہ بن مہران سے مروی ہے کہ میں حضرت کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا زیادہ دیر تک بیٹھا تھا مولا نے فرمایا: اَتُحِبُّ اَنْ تَرٰی اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ علیہ السلام: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی زیارت کرنا چاہتے ہو؟ عرض کیا: ہاں! خدا کی قسم! مجھے اشتیاق ہے. فرمایا: اٹھو کمرہ کے اندر جاؤ! جب میں گیا تو دیکھا کہ وہاں حضرت صادق علیہ السلام تشریف فرما ہیں. (اثبات: ۵/۵۲۸، ح ۵۶)

معجزہ نمبر ۱۶

باپ کا بیٹے کو کنیز بخشنا، شوہر نامدار کی بد اخلاقی سے نجات کی طلبگار

قرب الاسناد میں عثمان بن عیسیٰ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے اپنے بیٹے کو ایک کنیز دی اس سے کئی بچے پیدا

ہوئے کنیز نے اس سے کہا: ”تمھارے باپ نے مجھ کو تمھارے حوالہ کرنے سے پہلے میرے ساتھ نزدیکی کی تھی“.

لوگوں نے اس بات کو حضرت کاظم علیہ السلام سے بیان کیا تو مولا نے فرمایا: ”وہ جھوٹی ہے کیوں کہ وہ اس کی بداخلاقی کی وجہ سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہے۔“

جب کنیز سے حضرت کی بات بیان کی گئی تو اس نے اقرار کیا کہ حضرت نے سچ فرمایا ہے واقعاً میں صرف اس کی بداخلاقی کی وجہ سے فرار کرنا چاہتی ہوں. (اثبات: ۵/۵۳۵، ح۷۱)

معجزہ نمبر ۱۷

مغربی حاجی کے مُردہ گدھے کو زندہ کر دینا

خرائج میں علیؒ بن ابوحمزہؒ سے مروی ہے کہ ایک دن حضرت کاظم علیہ السلام نے میرا ہاتھ پکڑا ہم مدینہ سے صحرا کی طرف گئے راستہ میں ایک مغربی شخص ملا جس کا گدھا مر گیا تھا سامان گرا پڑا تھا وہ گدھے کے سرہانے بیٹھ کر رو رہا تھا حضرت نے تفصیل دریافت کی عرض کیا: ہم کئی ساتھی حج کے لئے جا رہے تھے یہاں پر میرا گدھا مر گیا تمام ساتھی چلے گئے میں تنہا رہ گیا اب حیرت میں ہوں کیسے جاؤں!

حضرت نے فرمایا: **لَعَلَّهُ لَمْ يَمُتْ**: شاید نہ مرا ہو. اس شخص نے کہا: آپ مجھ پر رحم نہ کرنے کے علاوہ میرا مذاق بھی کر رہے ہیں؟ حضرت گدھے کے قریب گئے کچھ پڑھا میں نہ سمجھ سکا وہاں پڑی ہوئی لکڑی اٹھا کر گدھا پر ماری وہ شور کرنے لگا گدھا بالکل صحیح سالم جست لگانے لگا. (اثبات: ۵/۵۴۳، حدیث نمبر ۸۲)

اثبات ہی میں دوسرے مقام پر منقول ہے: حضرت نے اپنا عصا مار کر زندہ کیا. (اثبات: ۵/۵۷۳، ح۱۳۸، بحوالہ صراط مستقیم)

معجزہ نمبر ۱۸

کوفہ میں بکارِ قمیؒ کی دکان سے چالیس (۴۰) دینار کے برابر چوری اور حضرت کی ادائیگی

خرائج راوندیؒ میں بکارِ قمیؒ سے منقول ہے کہ میں نے چالیس (۴۰) حج کئے۔ یہ حدیث طولانی ہے. بہر حال حضرت کاظم علیہ السلام نے اس میں فرمایا: فوراً سفر شروع کردو تا کہ فید (مکہ ومدینہ کے درمیان ایک منزل: جگہ) پہنچ جاؤ وہاں کچھ لوگ کوفہ جاتے ہوئے ملیں گے ان کے ساتھ جاؤ اور یہ خط لے جا کر علیؒ بن ابوحمزہؒ کو دے دینا... میں رات کے وقت کوفہ میں داخل ہوا گھر پہنچا تو پتہ چلا کہ میرے آنے سے چند دن پہلے دکان میں چوری ہوگئی جب میں نماز صبح سے فارغ ہوا تو دق الباب کی آواز آئی دیکھا علیؒ بن ابوحمزہؒ آ کر کہہ رہے ہیں:

میرے مولا کا خط دے دو! میں نے دیا انھوں نے کھول کر پڑھا پھر سر اٹھا کر کہا:

یَکَادُ دَخَلَ عَلَیۡکَ اللُّصُوصُ: گویا تمھاری دکان سے چوری ہوئی ہے.

میں نے عرض کیا: ہاں! کہا: خدا نے تمھارا مال واپس کر دیا مولا نے تمھارے سامان کی قیمت ادا کرنے کا حکم دیا ہے. پھر مجھ کو چالیس (۴۰) دینار کی تھیلی نکال کر دے دی. میں نے چوری ہونے والے سامان کا حساب لگایا تو چالیس (۴۰) دینار کے برابر قیمت تھی. حضرت کا خط پڑھ کر مجھ کو سنایا جس میں لکھا تھا: "اِدۡفَعۡ اِلٰی بَکَّار قِیۡمَۃَ مَاذَھَبَ مِنۡ حَانُوتِہٖ وَ ھُوَ اَرۡبَعُونَ دِیۡنَاراً: بکّار کے چوری ہونے والے سامان کی قیمت چالیس (۴۰) دینار ہے اسے ادا کردو!" (اثبات: ۵/۵۴۳، ح ۸۲)

﴿معجزہ نمبر ۱۹﴾

﴿صرف خراسانی مومنہ کے مختصر درہموں کو قبول فرما کر اس کے لئے کفن کی قیمت ارسال کرنا، تین (۳) دنوں بعد وفات پانا﴾

خرائج میں ابو جعفر خراسانی سے ایک طولانی حدیث میں مروی ہے کہ (میں امام وقت کی تلاش میں تھا) حضرت کاظم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپ کے اندر امامت کی علامات کا مشاہدہ کیا وہ یہ کہ فرمایا: (ہمارے) پیسے لاؤ! میں لے کر آپ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو گیا ایک تھیلی میں ایک خاتون کے چند درہم تھے اس کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: اس کو کھولو! میں نے کھولا تو فرمایا: اسے اوپر نیچے کرو. میں نے اطاعت کی فَظَھَرَ دِرۡھَمٌ: ایک درہم نکلا. اسے ایک خاتون نے حضرت کے لئے دیا تھا میں کم ہونے کی وجہ سے اسے لینے پر تیار نہیں ہو رہا تھا لیکن اس دیندار، پرہیزگار خاتون نے اپنی شرعی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے دے کر مجھ سے کہا تھا: "خدا، حق سے حیا نہیں کرتا".

پھر حضرت نے اس مومنہ کی بات مجھ سے بیان فرمائی... حدیث کے آخر میں ہے کہ لَمۡ یَقۡبَلۡ اِلَّا دَرَاھِمَ الۡمُؤۡمِنَۃِ: حضرت نے اس خاتون کے درہموں کے علاوہ کسی کا پیسہ قبول نہ فرمایا.

جب ابو جعفر خراسانی لوٹے تو دیکھا درہم دینے والے وہ سارے افراد فطحی (قائل امامت عبد اللہ افطح) ہو گئے ہیں صرف وہی خاتون اپنے صحیح عقیدہ پر باقی تھیں حضرت نے مومنہ کے لئے کفن کی قیمت ارسال کی اور وہ تین (۳) روز بعد وفات کر گئی. (اثبات: ۵/۵۴۵، ح ۸۵)

﴿معجزہ نمبر ۲۰﴾

﴿پچاس (۵۰) بالکل ان پڑھ افراد کے ذریعہ قتل امام علیہ السلام کی ناکام کوشش، اس کا الٹا اثر ہونا﴾

مشارق میں مسیب سے منقول ہے کہ جب ہارون ملعون نے حضرت کو قتل کرنا چاہا تو تمام حکومتوں کو یہ پیغام

بھیجا: اِلۡتَمِسُوا لِیۡ قَوۡماً لَّایَعۡرِفُوۡنَ اللّٰہَ اَسۡتَعِیۡنُ بِھِمۡ فِیۡ مُھِمٍّ لِّیۡ: کچھ بالکل جاہل جٹ افراد کو تیار کرو مجھ کو ایک اہم کام ہے ان کے ذریعہ انجام دینا ہے.

پچاس (۵۰) غلام تیار ہو کر آ گئے ان کو باورچی خانہ کے قریب اپنے گھر کے ایک حجرہ میں جگہ دی اور ان سب کے لئے مال، لباس، جواہرات، کھانے پینے کی چیزیں اور خدمت کے لئے غلام بھیج دیئے. ایک مرتبہ ان سب کو طلب کر کے پوچھا: مَنۡ رَّبُّکُمۡ: تم لوگوں کا خدا کون ہے؟ انھوں نے کہا: مَا نَعۡرِفُ رَبّاً وَّ مَا سَمِعۡنَا بِھٰذِہِ الۡکَلِمَۃَ: ہم تو کسی طرح کا خدا ہی نہیں جانتے اور یہ کلمہ ہم نے ابھی تک سنا ہی نہیں!

ہارون نے ان کو خلعت عطا کی اور مُترجم سے کہہ دیا: ان سے کہہ دو کہ اس حجرہ میں میرا ایک دشمن ہے اندر جا کر اس کو ایکدم ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو!

یہ لوگ اسلحے لے کر حضرت کے حجرہ میں داخل ہوئے ہارون یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا حضرت کو دیکھتے ہی سب نے اپنے اپنے اسلحے پھینک دیئے اور سجدے میں گر پڑے امام علیہ السلام ان کے سروں پر ہاتھ پھیرنے لگے وہ لوگ گریہ کر رہے تھے حضرت ان کی زبان میں ان سے باتیں کر رہے تھے.

ہارون یہ دیکھ کر غش کھا گیا مترجم کو پکارا کہ ان کو باہر نکالو! جب وہ لوگ باہر نکالے گئے تو حضرت کے احترام میں پیچھے پیچھے گئے پھر اپنے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو کر مال لے کر چلے گئے. (اثبات: ۵۴۹/۵، ح ۹۲)

معجزہ نمبر ۲۱

شوہر سے بدگمانی رکھنے والی عورت کا چہرہ پیچھے کی طرف پلٹنا اس کو درست کرنا

تفسیر عیاشیؒ میں سلیمان بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ میں حضرت کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا لوگ ایک ایسی عورت کو لائے جس کا چہرہ پیچھے کی طرف پلٹا ہوا تھا حضرت نے اپنا داہنا ہاتھ اس کی پیشانی اور بایاں ہاتھ اس کے پیچھے رکھا پھر چہرہ کو داہنی طرف سے کھینچ کر فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوۡا مَا بِاَنۡفُسِھِمۡ: (جو نعمت کسی قوم کو حاصل ہو) جب تک وہ لوگ خود اپنی نفسی حالت میں تغیر نہ ڈالیں خدا ہرگز تغیر نہیں ڈالا کرتا. (رعد: ۱۳/۱۱-ف) چہرہ درست ہو گیا پھر اس سے فرمایا:

''اب ہرگز ایسا نہ کرنا'' لوگوں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! اس نے کیا کیا تھا؟ فرمایا: یہ پردہ کی بات ہے مگر یہ کہ وہ خود اظہار کرے اسی سے سوال کرو. عورت نے بتایا: کَانَتۡ لِیۡ ضَرَّۃٌ: میرے ایک سوت تھی، نماز کی حالت میں مَیں نے گمان کیا کہ میرا شوہر اس کے ساتھ ہے سر گھمایا تو دیکھا کہ وہ تنہا بیٹھا ہوا ہے میری صورت ویسے ہی

پیچھے مڑی رہ گئی۔ (اثبات: ۵/۵۵۰، ح ۹۴؛ کشکول جوان: ص ۲۷۱، ۲۷۲، بحوالہ تفسیر سورۂ یٰس: شہید دستغیبؒ: ص ۲۳۵)

معجزہ نمبر ۲۲

دلہن کا کنگن، دریا کی تہہ سے ملاح کے ذریعہ نکلوانا

کشف الغمہ میں حضرت صادق علیہ السلام کے ایک غلام سے منقول ہے کہ جب حضرت صادق علیہ السلام بصرہ کی جانب تشریف لے گئے تو ہم آپ کی خدمت میں تھے اور جب مدائن کے قریب پہنچے تو دریا میں طوفان آ گیا ہمارے پیچھے ایک اور کشتی تھی جس میں ایک دلھن سوار تھی تھوڑی دیر میں شور بلند ہوا حضرت نے پوچھا: مَا هٰذَا: یہ کیا ہے؟

بتایا گیا کہ دلھن دریا سے پانی لینا چاہتی تھی اس کا سونے کا کنگن گر گیا اسی لئے شور ہے۔ فرمایا: کشتی کو روک دو ملاحوں سے کہو رک جائیں۔ جب وہ رک گئے تو حضرت نے کشتی پر تکیہ دیا آہستہ دعا پڑھی فرمایا: ملاح سے کہو کہ ایک لنگی لپیٹ کر نیچے اترے اور تہہ سے کنگن کو نکال لائے۔

ہم نے دیکھا کہ کنگن زمین پر پڑا ہوا ہے صرف تھوڑا سا پانی ہے ملاح نے نیچے سے کنگن اٹھا لیا۔ مولا نے فرمایا: دلھن کو دے کر کہو خدا کا شکر ادا کرے۔ اس کے بعد ہم چل پڑے حضرت کے بھائی اسحاق نے عرض کیا: جُعِلْتُ فِدَاکَ: میں آپ پر قربان ہو جاؤں مجھ کو وہ دعا تعلیم فرما دیں۔ امام علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: ٹھیک ہے! صاحبِ کتاب نے یہ دعا ذکر کی ہے۔ (اثبات: ۵/۵۵۴، ح ۹۷)

معجزہ نمبر ۲۳

قاصد کا ننانوے (۹۹) دینار میں ایک اپنا دینار اضافہ کرنا، اس کا واپس کر دینا

کشف الغمہ میں اصبغ بن موسیٰ سے اس مضمون کی روایت ہے کہ ایک شخص نے مجھ کو سو (۱۰۰) دینار دیئے کہ حضرت کاظم علیہ السلام کو دے دوں میں نے راستہ میں انھیں شمار کیا تو صرف ننانوے (۹۹) دینار تھے لہٰذا میں نے اس میں اپنی طرف سے ایک دینار ملا دیا حضرت کی خدمت میں پہنچ کر عرض کیا: آپ کے فلاں دوست نے آپ کے لئے ایک چیز دی ہے۔

فرمایا: هَاتِ: لاؤ دو! میں نے تھیلی پیش کر دی۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: اسے خالی کرو! جب میں نے خالی کی تو حضرت نے اپنے دست مبارک سے دینار پھیلائے میرا دینار نکال کر فرمایا: بَعَثَ اِلَيْنَا وَزْناً لا عَدَداً: اس شخص نے سو (۱۰۰) دینار، وزن کے اعتبار سے بھیجے ہیں عدد کے اعتبار سے نہیں۔ یہ حدیث کشف الغمہ میں کتاب دلائل سے نقل کی گئی ہے۔ (اثبات: ۵/۵۵۷، ح ۱۰۳)

معجزہ نمبر ۲۴

زندان ہارون میں سیرابی کے لئے قدرتی چشمہ اور درخت

صاحبِ مناقب فاطمہ علیہا السلام نے اپنی سند کے ذریعہ غالب بن مرۃ اور محمد بن غالب سے روایت کی ہے کہ ہم زندان ہارون میں تھے حضرت کاظم علیہ السلام کو بھی قیدی بنایا گیا خدا نے ان کے لئے ایک چشمہ نکالا اور ایک درخت اگایا حضرت ان دونوں سے کھاتے پیتے تھے ہم مولا سے کہتے تھے: آپ کو گوارا و مبارک ہو. جب ہارون کے افراد قید خانہ کے اندر داخل ہوتے تھے انھیں یہ دونوں دکھائی نہیں دیتے تھے. (اثبات: ۵/۵۶۷، ح۱۱۹)

معجزہ نمبر ۲۵

حضرت کاظم علیہ السلام کے لئے زندان میں آسمان سے نزول دسترخوان

صاحبِ مناقب نے اپنی سند کے ذریعہ موسیٰ بن ہامان سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت کاظم علیہ السلام کو زندان کے اندر مشاہدہ کیا کہ حضرت کے لئے آسمان سے مائدہ (دسترخوان) نازل ہوتا تھا آپ تمام قیدیوں کو کھلاتے تھے پھر وہ آسمان پر چلا جاتا تھا مگر اس میں کوئی کمی نہیں ہوتی تھی. (اثبات: ۵/۵۶۷، ح۱۲۲)

معجزہ نمبر ۲۶

دوسو (۲۰۰) دینار میں پچاس (۵۰) لڑکی سے اجازت لئے بغیر بھیجنا انھیں واپس کر دینا

مناقبِ فاطمہ علیہا السلام میں شعیب عقرقوفی سے منقول ہے کہ دوسو (۲۰۰) دینار جن میں پچاس (۵۰) دینار اپنی لڑکی سے اجازت لئے بغیر اپنے غلام کے ذریعہ حضرت کاظم علیہ السلام کی خدمت میں بھیجے مولا نے وہ پچاس (۵۰) دینار الگ کر دیئے اور واپس کرتے ہوئے غلام سے فرمایا: ''یہ لے جاؤ جس کے پیسے ہیں اس کو خود ضرورت ہے''. (اثبات: ۵/۵۶۹، ح۱۲۸)

معجزہ نمبر ۲۷

حضرت کاظم علیہ السلام کا شہادت بعد تین (۳) مرتبہ فرمانا کہ مجھ کو شہید کیا گیا ہے!

سید تاج الدین عاملیؒ نے کتاب تتمہ میں حضرت کاظم علیہ السلام کی شہادت کے سلسلہ میں نقل کیا ہے کہ جب حضرت شہید ہو گئے تو سندی بن شاہک ملعون نے حکم دیا کہ بغداد کے پل پر جنازہ رکھ دیا جائے اور لوگوں کو یہ بتایا جائے کہ انھیں موت آ گئی ہے لوگ دیکھتے تھے تو زخم و جراحت کا کوئی اثر نہ پاتے تھے.

مروی ہے کہ جب بعض مخلص شیعہ آئے اور انھوں نے دیکھا کہ لوگ جمع ہو کر آپس میں کہہ رہے ہیں: مَاتَ

بِغَیْرِ قَتْلٍ : یہ اپنی موت سے مرے ہیں. ایک مخلص شیعہ نے کہا: میں خود حضرت ہی سے پوچھوں گا کہ مولا! آپ کی وفات کیسے ہوئی ہے؟ لوگوں نے کہا: وہ مردہ ہیں کیسے جواب دیں گے؟ بہر حال وہ شیعہ قریب آیا اور اس نے عرض کیا: یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ! اَنْتَ صَادِقٌ وَ اَبُوْکَ صَادِقٌ فَاَخْبِرْنَا اَمَضَیْتَ مَوْتاً اَمْ قَتْلاً: فرزند رسولؐ! آپ سچے اور آپ کے پدر بزرگوار بھی سچے ہیں ہم کو بتایئے کہ آپ موت سے فوت ہوئے ہیں یا شہادت سے؟ فَنَطَقَ وَ قَالَ: قَتْلاً! قَتْلاً! قَتْلاً! امام علیہ السلام گویا ہوئے اور تین (۳) مرتبہ فرمایا: مجھے شہید کیا گیا! شہید کیا گیا! شہید کیا گیا! اس کے بعد حضرت کی تجہیز و تکفین ہوئی، الحدیث. (اثبات: ۵/۵۷۱، ح ۱۳۴)

معجزہ نمبر ۲۸

پیسے دے کر متعہ کا حکم دینا

صراط مستقیم میں علیؒ بن ابوحمزہؒ سے روایت ہے کہ میں حضرت کاظم علیہ السلام کے دروازہ پر کھڑا تھا ایک عورت گزری میں نے سوچا اگر حضرت کو میری جگہ کی اطلاع نہ ہوتی تو اس عورت کے پیچھے پیچھے جا کر متعہ کر لیتا. جب حضرت کی خدمت میں پہنچا تو اپنے تکیہ کے نیچے سے پیسے کی ایک تھیلی نکالی اور فرمایا: ''اس عورت کے پاس جاؤ وہ ''علاف'' کی دکان پر تمھاری منتظر ہے. میں گیا تو وہ موجود تھی اس نے کہا: تم آ گئے! پھر میں نے اس سے متعہ کر لیا. (اثبات: ۵/۵۷۳، ح ۱۴۰)

معجزہ نمبر ۲۹

زندان میں ہارون کی بھیجی ہوئی کنیز کا سجدہ میں گر پڑنا، خدمت حضرت کا بہترین منظر

مناقب شہر آشوبؒ میں کتاب انوار کے حوالہ سے منقول ہے کہ ہارون ملعون نے حضرت کاظم علیہ السلام کی خدمت کے لئے قید خانہ میں ایک کنیز بھیجی امام علیہ السلام نے واپس کر دیا تو ہارون نے پھر کنیز کو بھیجا ایک خادم بھی لگا دیا کہ کنیز کی خبر دے خادم نے دیکھا کہ وہ سجدہ میں گر گئی ہارون کو اطلاع دی اس نے طلب کیا قصہ پوچھا تو کنیز نے کہا: میں نے حضرت کے پاس کھڑی ہو کر عرض کیا: یَا سَیِّدِیْ اَھَلْ لَکَ مِنْ حَاجَۃٍ: میرے آقا! آپ کو میری ضرورت ہے؟ فرمایا: یہ لوگ کس لئے ہیں؟ میں نے ایک ایسا باغ دیکھا جس کا آخری حصہ دکھائی نہیں دے رہا تھا اس میں فرش بچھے ہوئے تھے، لڑکیاں اور لڑکے حریر سبز پہنے ہوئے تھے، ہاتھوں میں لوٹے، رومال اور مختلف قسم کے کھانے لئے ہوئے خدمت کے لئے کھڑے ہیں. یہ منظر دیکھ کر میں سجدہ میں گر پڑی. (اثبات: ۵/۵۷۵، ح ۱۴۵)

www.kitabmart.in

۱۰

باب دھم

معجزات حضرت امام علی رِضا علیہ السلام

صفحہ ۳۵۳...تا...صفحہ ۴۶۰

معجزات کی مجموعی تعداد: ۱۱۴

احادیث حضرت امام علی رضا علیہ السلام

حدیث نمبر ۱

رَحِمَ اللّٰهُ عَبْداً اَحْیٰی اَمْرَنَا (قُلْتُ) وَ کَیْفَ یُحْیِیْ اَمْرَکُمْ؟ قَالَ(ع): یَتَعَلَّمُ عُلُوْمَنَا وَ یُعَلِّمُهَا النَّاسَ: خدا اس پر رحم کرے جو ہمارے امر کو زندہ کرے۔(راوی نے کہا:) آپ کے امر کو کیوں کر زندہ کرے؟ فرمایا: ہمارے علوم کو سیکھ کر لوگوں کو سکھائے۔(گفتار دلنشین، بحوالہ وسائل الشیعہ :۱۰۲/۱۸)

حدیث نمبر ۲

لَاتُجَالِسْ شَارِبَ الْخَمْرِ وَ لَاتُسَلِّمْ عَلَیْهِ: شرابی کے ساتھ نشست و برخاست نہ کرو اور اس سے سلام بھی نہ کرو۔(گفتار دلنشین، بحوالہ بحار:۴۹۱/۶۶)

حدیث نمبر ۳

تَزَاوَرُوْا تَحَابُّوْا: ایک دوسرے کی زیارت کرو تا کہ آپس میں محبت بڑھے۔(گفتار دلنشین، بحوالہ بحار:۳۴۷/۷۸)

حدیث نمبر ۴

اَلتَّآئِبُ مِنَ الذَّنْبِ کَمَنْ لَّاذَنْبَ لَهٗ: گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے گویا اس نے کوئی گناہ ہی نہیں کیا۔(گفتار دلنشین، بحوالہ بحار:۲۱/۶)

حدیث نمبر ۵

اَفْضَلُ الْمَالِ مَا وُقِیَ بِهِ الْعِرْضُ: سب سے افضل مال وہ ہے جس سے آبرو بچائی جا سکے۔(گفتار دلنشین، بحوالہ بحار:۳۵۲/۷۸)
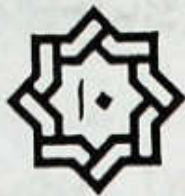
﴿معجزہ نمبر۱﴾

﴿شرعی رقم دے کر خوشحال دیکھنے کی تمنا، ہاتھ کے دھوون کو لعل و جواہر بنا دینا﴾

علی بن محمد کاشانی روایت کرتے ہیں کہ میرے ایک ساتھی نے خبر دی کہ جب میں بہت زیادہ مال لے کر ابوالحسن حضرت امام علی رِضاؑ کی خدمت بابرکت میں پہنچا تو حضرت کو اس کی بابت ذرا بھی خوشی نہ ہوئی میں غمناک ہوا اور سوچا کہ میں حضرت کے لئے اتنا زیادہ مال لایا ہوں پھر بھی ذرّہ برابر خوش نہ ہوئے!

حضرت نے اپنے غلام کو طشت اور پانی لانے کا حکم دیا خود کرسی پر تشریف فرما تھے غلام کو اشارہ فرمایا کہ میرے ہاتھ پر پانی ڈالو! میں نے دیکھا کہ حضرت کے دست مبارک کا دھوون، لعل و جواہر بنتا گیا میری طرف دیکھ کر فرمایا: جو ایسا ہو خدا کے نزدیک اس کی یہ عظمت ہو اور اس کی یہ کرامت ہو وہ تمھارے لائے ہوئے مال پر خوش و خرم نہیں ہوسکتا! (تحفۃ المجالس: مقصد دہم، ص۳۰۴، معجزہ نمبر۲۷ بحوالہ کفایۃ المومنین)

کتاب اثبات میں ہے: امامؑ نے غلام کو اشارہ کیا کہ میرے پیر پر پانی ڈالو تعمیل حکم بجالاتے ہی طشت کے اندر سونے گرنے لگے میری طرف دیکھ کر فرمایا: مَنْ کَانَ هٰکَذَا یُبَالِی بِمَا حَمَلْتَهُ اِلَیْهِ: جو ایسا صاحب اعجاز و بااختیار ہو بھلا وہ تمھارے لائے ہوئے پیسوں کی کوئی پروا کرے گا؟" صاحبِ کشف الغمہ نے بھی علی بن محمد کاشانی سے اس کی روایت کی ہے اور حمیریؒ نے بھی اس کو دلائل میں نقل کیا ہے۔ (اثبات:۶/۴۰، ح۲۰، بحوالہ کافی)

﴿معجزہ نمبر۲﴾

﴿ابوجہل و ہارون کا رسول خداؐ اور امام علی رِضاؑ کو اذیت کے سلسلہ میں بالکل ناکام رہنا پہلا معجزہ﴾

کتاب کافی میں محمد بن سنان سے منقول ہے کہ میں نے امام رِضاؑ سے عرض کیا: آپ نے اپنے کو امامت کے سلسلہ میں مشہور کر رکھا ہے اور اپنے پدر بزرگوار کی جگہ پر تشریف فرما ہیں جب کہ ہارون ملعون کی تلوار سے خون ٹپک رہا ہے۔ فرمایا: "جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بات سے مجھ کو جرأت پیدا ہوئی کیونکہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا ہے: اِنْ اَخَذَ اَبُو جَهْلٍ مِنْ رَاْسِیْ شَعْرَةً فَاعْلَمُوا اَنِّی لَسْتُ بِنَبِیٍّ: اگر ابوجہل میرا ایک بال بیکا کر دے تو جان لینا کہ میں پیغمبر نہیں ہوں۔ میں بھی کہتا ہوں: اِنْ اَخَذَ هَارُوْنُ مِنْ رَاْسِیْ شَعْرَةً

فَاشْهَدُوا اَنِّی لَسْتُ بِاِمَامٍ: اگر ہارون میرا ایک بال بیکا کر دے تو سمجھ لینا کہ میں امام نہیں ہوں۔" (اثبات ۴۲/۶، ح ۲۳)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابولہب سے فرمایا: "اِنْ خَدَشْتَ مِنْ قِبلِکَ خَدْشَةً فَاَنَا کَذَّابٌ: اگر تم مجھ کو ایک خراش لگا دو تو میں جھوٹا ہوں گا۔ (یعنی مجھ کو وحی ہوئی ہے کہ تم مجھ کو اذیت دینے پر قدرت نہیں رکھتے ہو)۔

یہ پہلا معجزہ تھا جو پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دکھایا۔ میں (امام رضا علیہ السلام) بھی پہلا معجزہ دکھا رہا ہوں: اِنْ خُدِشْتُ خَدْشَةً مِنْ قِبَلِ هَارُونَ فَاَنَا کَذَّابٌ: اگر ہارون کی طرف سے مجھ کو ایک خراش لگ جائے تو میں جھوٹا ہوں گا، انتہٰی ملخصاً۔ (اثبات ۶/۷۲، ح ۵۸ بحوالہ عیون الاخبار)

﴿معجزہ نمبر ۳﴾

﴿ہارون ملعون سے حضرت امام رضا علیہ السلام کو ایذا نہیں پہنچ سکتی، سونے کا شہر﴾

خرائج راوندیؒ میں ہے کہ احمد بن عمر حلال نے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے عرض کیا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں میں آپ کے سلسلہ میں ہارون سے خوفزدہ ہوں فرمایا: "لَيْسَ عَلَيَّ مِنْهُ بَأْسٌ... اس سے مجھ کو کوئی خوف نہیں خدا کے کچھ ایسے شہر ہیں جن میں سونا اگتا ہے خدا اپنی سب سے کمزور مخلوق چیونٹی کے ذریعہ اس کی محافظت کرتا ہے اگر ہتھنی وہاں جانا چاہے تو نہیں جا سکتی اور وہ شہر، بلخ وتبت کے درمیان ہیں، الحدیث۔ (اثبات: ۶/۱۳۴، ح ۱۴۴)

﴿معجزہ نمبر ۴﴾

دعائے باران رضا علیہ السلام گیارہویں بادل کا خوب برسنا، دربانِ مامون کو شیرانِ مسند کا نگل جانا پھر مامون کی طرف بڑھنا، خوف سے اس کا غش کھا جانا:

عیون الاخبار میں محمد بن زیاد اور محمد بن یسار نے اپنے والد اور انھوں نے حضرت عسکری علیہ السلام اور امام یازدہم علیہ السلام نے اپنے جد بزرگوار حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ جب مامون نے حضرت رضا علیہ السلام کو اپنا ولیعہد بنایا تو اتفاق سے ایک مدت تک بارش نہ ہوئی مامون کے چمچے اور متعصب افراد نے حضرت رضا علیہ السلام پر تہمت لگاتے ہوئے کہا: دیکھو! جب سے علی بن موسی الرضا علیہ السلام یہاں آئے ولیعہد ہوئے خدا نے ہمارے لئے بارش بند کر دی۔

یہ خبر مامون کو ملی اس کو بہت گراں لگی. حضرت رضا علیہ السلام سے عرض کیا: قَدِ احتَبَسَ الْمَطَرُ فَلَوْ دَعَوتَ اللّٰهَ عَزَّ وَ جَلَّ: بارش رُکی ہوئی ہے کاش آپ دعا فرمادیتے!

حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا: "اَفْعَلُ: دعا کر دوں گا." پوچھا: کب؟ یہ گفتگو جمعہ کے دن ہوئی تھی.

فرمایا: دوشنبہ کو کیونکہ گزشتہ رات پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: یَا بُنَیَّ! اِنْتَظِرْ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ: میرے فرزند! دوشنبہ کا انتظار کرو صحرا میں جا کر بارش کی دعا کرو خدا بارش نازل کرے گا اور خدا نے جو تم کو فضیلت دی ہے لوگ بے خبر ہیں اس سے آگاہ کرو تا کہ وہ لوگ خدا کے نزدیک تمھاری فضیلت و منزلت جان جائیں."

دوشنبہ کو حضرت صحرا کی طرف گئے لوگ تماشا کے لئے باہر نکلے امام علیہ السلام منبر پر تشریف لے گئے خدا کی حمد و ثنا بجالائے پھر عرض کیا: "یَا رَبِّ! اَنْتَ عَظَّمْتَ حَقَّنَا اَهْلَ الْبَیْتِ فَتَوَسَّلُوا بِنَا کَمَا اَمَرْتَ.. فَاسْقِهِمْ سَقْیًا نَافِعًا عَامًّا غَیْرَ رَائِثٍ وَلَا ضَائِرٍ.... : خدایا! تو نے ہم اہل بیت (علیہم السلام) کے حق کو عظمت بخشی لوگوں نے تیرے حکم سے ہم کو وسیلہ بنایا ہے تیرے فضل اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں تیرے احسان اور نعمت کے منتظر ہیں ان پر ایسی نفع بخش بارش کر جس میں تاخیر نہ ہو، ضرر نہ ہو، جب لوگ اپنے اپنے گھروں اور ٹھکانوں پر پہنچ جائیں تو بارش شروع ہو."

حضرت جواد علیہ السلام نے فرمایا: اس خدا کی قسم! جس نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث بہ نبوت فرمایا اس وقت ہوائیں امنڈتے ہوئے بادل لائیں بجلی اور گرج پیدا ہوئی لوگوں نے حرکت کی گویا بارش سے ڈر کر بھیگنے کے خوف سے دور ہونا چاہتے تھے فرمایا: لوگو! سکون سے رہو یہ بادل تمھارے لئے نہیں فلاں جگہ کے لئے ہے بادل چلا گیا پھر دوسرا بادل، بجلی اور گرج کے ساتھ آیا پھر لوگ ہٹے. فرمایا: یہ بھی تمھارے لئے نہیں ہے فلاں جگہ کے لئے ہے اس طرح سے دس (۱۰) بادل آئے اور چلے گئے جب گیارھواں (۱۱) بادل آیا تو حضرت رضا علیہ السلام نے فرمایا:

یَا اَیُّهَا النَّاسُ! هٰذِهٖ سَحَابَةٌ بَعَثَهَا اللّٰهُ لَکُمْ: اس بادل کو خدا نے تمھارے لئے بھیجا ہے: فضل خدا پر شکر ادا کرو اٹھو اپنے اپنے گھر چلے جاؤ جب تک اپنے گھر نہیں پہنچ جاؤ گے جو تمھارے سروں پر بادل ہے وہ نہیں برسے گا پھر ایسی ہی خیر و بھلائی جو خدا کے شایان شان ہے تم کو حاصل ہوگی.

حضرت منبر سے نیچے آئے لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے تو ایسی زبردست بارش ہوئی کہ تمام دریا، حوض،

گڈھے اور بیابان بھر گئے لوگ کہہ رہے تھے: هَـنِيْـئـاً لِـوَلَـدِ رَسُـوْلِ اللهِ (صـلـى الله عـلـيـه و آلـه وسلم) كَرَامَاتُ اللهِ: خدا کی یہ کرامتیں فرزند رسولؐ کے لئے گوارا ہوں. اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد فرمایا:

مامون کا جو دربان، حضرت رضا علیہ السلام کی تحقیر پر مامور تھا اس نے حضرت سے عرض کیا: لوگ آپ کے متعلق بہت سی باتیں کہہ رہے ہیں آپ کے بارے میں غلو کرتے ہوئے وہ چیزیں کہتے ہیں کہ اگر خود آپ کو وہ باتیں معلوم ہو جائیں تو آپ ان سے تبرئہ کریں گے.

ان میں سے سب سے پہلی بات یہ ہے کہ آپ نے باران متعارف کے لئے دعا کی عادت و معمول کے مطابق بارش ہوگئی مگر لوگ اس کو آپ کا معجزہ بتا رہے ہیں اس کے ذریعہ آپ کو بے نظیر جانتے ہیں. یہاں تک کہ اس نے کہا: گویا آپ نے حضرت ابراہیم خلیل علیہ السلام کا معجزہ دکھایا کہ انھوں نے پرندوں کی چونچ کو ہاتھ میں لیا تھا ان کے بدنوں کو پہاڑوں پر متفرق کر دیا تھا پکارا تو پرندے دوڑتے ہوئے آگئے تھے سروں سے مل گئے حکم خدا سے پرواز بھی کر گئے.

اس کے بعد مامون کی مسند پر جو روبرو دو (۲) شیروں کی تصویریں بنی ہوئی تھیں ان کی طرف اشارہ کر کے دربان نے کہا: اگر آپ اس پندار و خیال میں سچے ہیں تو ان دو (۲) شیروں کو زندہ کر کے مجھ پر مسلط کر دیں تو اس کو میں آپ کا معجزہ تسلیم کروں گا لیکن جو بارش عادت کے مطابق ہوتی ہے اس میں آپ، دوسروں سے زیادہ سزاوار نہیں ہیں وہ آپ کی دعا سے نہیں ہوئی ہے شاید دوسروں کی دعا سے ہوئی ہو کیونکہ انھوں نے بھی دعا کی تھی.

حضرت رضا علیہ السلام غضب میں آگئے تصویروں کو پکارا: دُوْنَـكُـمَـا خُـذَا الْفَاجِرَ فَافْتَرِسَاهُ وَ لَا تُبْقِيَا لَهُ عَيْناً وَّلَا اَثَراً: اس فاجر (بے ایمان دربان حمید پلید) کو پکڑ کر چیر پھاڑ ڈالو اور اس کی کوئی نشانی تک نہ چھوڑو!

فَـوَثَـبَ الـصُّـوْرَتَـانِ وَ قَـدْ عَادَتَا اَسَدَيْنِ فَتَنَاوَلَا الْحَاجِبَ وَ رَضَّاهُ [وَ عَضَّاهُ] وَ هَشَمَاهُ وَ اَكَلَاهُ وَ لَـحِسَـا دَمَـهُ: دونوں تصویریں شیر بن کر کود پڑیں دربان کو پکڑا اس کو کچل دیا دانتوں سے ہڈیوں کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اس کو کھا کر خون چاٹ گئیں.

حاضرین حیرت سے دیکھ رہے تھے جب دونوں شیر اس کو کھا کر فارغ ہو گئے تو حضرت رضا علیہ السلام کی طرف رخ کر کے عرض کیا: يَا وَلِيَّ اللهِ فِيْ اَرْضِهٖ! مَا ذَا تَامُرُنَا نَفْعَلُ بِهٰذَا ؟ اَ نَفْعَلُ بِهٖ مَا فَعَلْنَا بِهٰذَا؟! اے روئے زمین پر خدا کے ولی! اِس (مامون ملعون) کے بارے میں آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں اس کا بھی خاتمہ کر دیں اور اسے بھی نگل جائیں؟! اسے بھی اس کے ساتھی سے ملا دیں؟

مامون یہ سن کر غش کھا گیا۔حضرت نے فرمایا: قِفَا: ٹھہر جاؤ!

دونوں شیر ٹھہر گئے۔ فرمایا: مامون کے اوپر گلاب چھڑکا جائے اس پر عمل کیا گیا۔شیروں نے پھر پہلی بات دہرائی فرمایا: لا! فَاِنَّ لِلّٰهِ فِيهِ تَدْبِيراً هُوَ مُمْضِيهِ: نہیں! کیوں کہ اس کے بارے میں خدا کی ایک ایسی تدبیر ہے جس کو وہ جاری فرمائے گا۔پھر شیروں نے عرض کیا: آپ ہم کو کیا حکم دیتے ہیں؟

فرمایا: اپنی جگہ پلٹ جاؤ۔وہ چلے گئے اور پھر ویسے ہی تصویر مسند بن گئے۔ مامون نے کہا: اس خدا کا شکر جس نے حمید بن مہران پر شیروں کو مسلط کر کے اس کے شر سے میری کفایت کردی۔ پھر حضرت رضا علیہ السلام سے عرض کیا: یہ مقام (خلافت وحکومت کا منصب) آپ کے جد بزرگوار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے تھا ان کے بعد آپ کے لئے ہے اگر آپ فرمائیں تو میں مسند سے نیچے اتر آؤں اس کو آپ کے حوالہ کردوں۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: اگر میں چاہتا تو تم سے مناظرہ وگفتگو نہ کرتا، تم سے سوال نہ کرتا خدا نے اپنی تمام مخلوقات کو میرا تابع بنایا ہے جیسا کہ تم نے ان دونوں شیروں کو دیکھا سوائے جاہل ونادان افراد کے کہ اگرچہ یہ لوگ اپنے کو بے نصیب کریں لیکن ان کے بارے میں خدا کی تدبیر وتقدیر ہے۔ (اثبات: ۶/۵۳ تا ۵۶، ح ۳۵؛ کرامات رضویہ: ۱/۱۶ تا ۱۹، بحوالہ عیون باب ۴۱ و بحار: ۱۲/۵۴ (چاپ کمپانی)۔

شیخ صدوقؒ نے نقل فرمایا ہے: مامون کی طرف سے درخواست باران پر امام مہربان نے فرمایا: نَعَمْ: ٹھیک ہے! عالم خواب میں پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ پہلے امام علیہ السلام بھی تھے اس دربان نے باران کے بعد مامون سے شکایت کرتے ہوئے امام عالی مقام کو (العیاذ باللہ) ساحر ابن ساحر بتایا وہ خود ولی عہد بننا چاہتا تھا۔ (عیون: ۲/۱۷۹ تا ۱۸۳، باب ۴۱)

معجزہ نمبر ۵

مجلس بحث ومناظرہ میں مامون کا حضرت علی علیہ السلام کی فضیلت بیان کر کے حضرت رضا علیہ السلام سے تقرب کی امید لگانا:

عیون میں اسحٰق بن حماد سے منقول ہے کہ مامون، مجلس بحث میں بیٹھ کر مخالفین اہل بیت علیہم السلام کو جمع کرتا تھا حضرت امیر المومنین علیہ السلام کی امامت اور تمام صحابہ پر ان کی فضیلت کے متعلق گفتگو کرتا تھا تا کہ اس کے ذریعہ حضرت رضا علیہ السلام سے تقرب حاصل کر سکے۔

حضرت رضا علیہ السلام اپنے موثق ومعتمد اصحابؓ سے فرماتے تھے: لَاتَغْتَرُّوا مِنْهُ بِقَوْلِهِ فَمَا يَقْتُلُنِي وَ اللّٰهِ

غَيْرُهُ وَ لٰكِنْ لابُدَّ لِيْ مِنَ الصَّبْرِ حَتّٰى تَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ: اس کی باتوں سے دھوکہ مت کھانا کیوں کہ خدا کی قسم! اس کے علاوہ کوئی اور مجھ کو قتل نہیں کرے گا لیکن پھر بھی میرے لئے صبر کرنا ضروری ہے یہاں تک کہ اس امر حتمی کا وقت آ جائے. (اثبات: ۵۸/۶، ح ۳۷)

﴿معجزہ نمبر ۶﴾

﴿ظاہراً بے وقت، بے فصل، گرمی کے موسم میں ایران کے شہر اہواز میں گنے کی فرمائش﴾

عیون میں ابوالحسن صائغ نے اپنے چچا سے نقل کیا ہے کہ میں حضرت رضا علیہ السلام کے ساتھ خراسان جا رہا تھا اور رجا ابن ابی ضحاک کے قتل کے بارے میں جو حضرت کو خراسان لے گیا مشورہ کر رہا تھا تو حضرت نے منع کرتے ہوئے فرمایا: تم ایک کافر کے بدلہ میں مومن کو قتل کرنا چاہتے ہو؟

جب اہواز پہنچے تو وہاں کے لوگوں سے فرمایا: اُطْلُبُوْا لِيْ قَصَبَ سُكَّرٍ: میرے لئے گنا لاؤ! اہواز کے بعض بے عقل افراد نے کہا: یہ اعرابی و بادیہ نشین ہیں ان کو معلوم نہیں ہے کہ گرمی کے موسم میں گنا نہیں ملتا صرف جاڑے میں ملتا ہے.

عرض کیا: اے ہمارے آقا! اس فصل میں گنا نہیں ملتا صرف جاڑے میں ملتا ہے. فرمایا: بَلْ اُطْلُبُوْهُ فَاِنَّكُمْ سَتَجِدُوْنَهُ: تلاش کرو! پا جاؤ گے. اسحاق بن ابراہیم کا بیان ہے: خدا کی قسم! میرے مولا نے ایسی چیز کا مطالبہ نہیں کیا جو موجود نہ ہو.

لوگ چاروں طرف نکل پڑے اسحاق کی رعیت و ماتحت افراد (کاشتکاروں) نے آ کر کہا: ہمارے پاس تھوڑا سا گنا ہے بونے کے لئے محفوظ رکھا ہے. یہ حضرت کا ایک معجزہ تھا، الحدیث. (اثبات: ۶۱/۶، ح ۴۳)

﴿معجزہ نمبر ۷﴾

﴿شہر اہواز میں شفائے مرض کے لئے ایک جڑی اور گنے کی فرمائش﴾

خرائج میں ابو ہاشم سے منقول ہے کہ حضرت رضا علیہ السلام گرمی کے موسم میں مشہد آتے وقت اہواز میں مریض ہو گئے تھے لوگ ایک طبیب لائے حضرت نے ایک مخصوص جڑی بوٹی تجویز کی. طبیب نے کہا: پوری دنیا میں آپ کے علاوہ کوئی بھی اس جڑی کا نام نہیں جانتا آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ ویسے یہ وقت اس جڑی کا نہیں ہے.

فرمایا: فَابْغِ قَصَبَ السُّكَّرِ: میرے لئے گنا لاؤ! طبیب نے کہا: یہ تو پہلے سوال سے سخت ہے یہ گنے کی فصل نہیں ہے کیوں کہ گنا، جاڑے میں پیدا ہوتا ہے. فرمایا: اس وقت یہیں پر دونوں چیزیں موجود ہیں اس آدمی

کے ساتھ ''شادروان آب'' کے مقام پر جاؤ وہاں سے عبور کرو گے تو ایک خرمنگاہ دکھائی دے گی وہاں پر ایک سیاہ مرد ملے گا اس سے پوچھنا کہ گنا کا کھیت اور فلاں جڑی کہاں پر ہے؟ چنانچہ ایسا ہی ہوا. (اثبات: ۶/۱۳۴، ح ۱۴۵) جب اس سے پوچھا تو اس نے اپنے پیچھے اشارہ کر دیا ہم اپنی ضرورت کے مطابق لے کر خرمنگاہ واپس آئے تو وہ بتانے والا شخص غائب ہو چکا تھا ہم حضرت کے پاس لے کر آئے مولا خدا کا شکر بجالائے....(جلوہ: ص ۴۷۵، ۴۷۶، دلائل و براہین امام رضا علیہ السلام بحوالہ بحار: ۴۹/۱۱۷، ح ۴)

واضح رہے کہ اثبات اور اس کے اصل حوالہ (خرائج کے ترجمے جلوہ ہائے اعجاز معصومینؑ) میں الفاظ میں بہت زیادہ اختلاف موجود ہے شاید یہ اختصار کے باعث ہو کیوں کہ صاحبِ اثبات نے اکثر موارد میں اختصار سے کام لیا ہے.

معجزہ نمبر ۸

قبر حضرت رضا علیہ السلام کے اندر پانی، چھوٹی چھوٹی پھر ایک بڑی مچھلی کا نکلنا، حضرت کا خبر دینا کہ کل مامون فاجر کے پاس جاؤں گا:

عیون میں اباصلت ہرویؒ سے منقول ہے کہ میں حضرت رضا علیہ السلام کی خدمت میں کھڑا تھا فرمایا: اباصلتؒ! جس قبہ میں ہارون کی قبر ہے وہاں پر جاؤ اس کے چاروں طرف سے تھوڑی تھوڑی خاک اٹھالاؤ!

میں جا کر لے آیا تو فرمایا: ''دروازہ کی جانب والی خاک دو!'' میں نے دیا تو لے کر سونگھا پھر دور پھینک دیا اور فرمایا: ''یہاں پر میری قبر کھودی جائے گی ایک پتھر ظاہر ہوگا اگر اس پر خراسان کے تمام پھاوڑے لگائے جائیں تب بھی قبر نہیں کھودی جاسکتی.''

پھر پائین پا اور بالائے سر کی مٹی کے بارے میں بھی یہی فرمایا اس کے بعد کہا: ''یہ خاک جو میری قبر کی ہے مجھے دے دو یہاں پر میرے لئے قبر کھودی جائے گی تم قبر کھودنے والوں سے کہنا: سات (۷) درجہ نیچے قبر کھودیں (شاید سات بالشت کھودنا مراد ہو) اور گودال کو قبر کے درمیان میں کھودیں لحد کی مقدار دو (۲) ہاتھ ایک بالشت ہو خدا جس قدر چاہے گا وسعت دے گا یہ کام انجام پانے کے بعد تم میرے سرہانے رطوبت دیکھو گے ایک دعا بتاتا ہوں اسے پڑھنا تو پانی جوش مارے گا لحد بھر جائے گی چھوٹی چھوٹی مچھلیاں دکھائی دیں گی یہ روٹی جو تم کو دے رہا ہوں چھوٹی چھوٹی کر دینا وہ کھا جائیں گی اس کے بعد ایک بڑی سی مچھلی ظاہر ہوگی جو تمام چھوٹی مچھلیوں کو نگل جائے گی پھر غائب ہو جائے گی اس وقت تم پانی پر ہاتھ رکھنا پھر تم کو جو کلمات بتا رہا ہوں پڑھنا پورا پانی اندر چلا

جائے گا یہ سارے کام مامون کی غیر موجودگی میں قطعاً نہ کرنا۔"

اس کے بعد فرمایا: اباصلتؒ! غداً اَدْخُلُ اِلیٰ ھٰذَا الْفَاجِرِ: کل میں اس فاجر کے پاس جاؤں گا، اگر میں سر برہنہ نکلوں گا تو جو چاہنا سوال کرنا جواب دوں گا اور اگر سر کو ڈھنک کر نکلوں تو مجھ سے قطعاً بات نہ کرنا۔"

یہ ساری چیزیں حضرت کے ارشاد کے مطابق بالکل صحیح واقع ہوئیں۔ جب مامون نے رطوبت اور مچھلیوں وغیرہ کو دیکھا تو کہا: "حضرت رضا (علیہ السلام) اپنی زندگی میں برابر عجائبات دکھایا کرتے تھے وفات بعد بھی انھوں نے اپنے غرائب کو ظاہر کیا"، الحدیث۔

اس کے بعد صاحب اثبات فرماتے ہیں: اس حدیث میں دوسرے معجزات بھی ہیں ہم حضرت رضا علیہ السلام کے فرزند (حضرت جواد علیہ السلام) کے معجزات میں بقیہ حدیث کو نقل کریں گے۔ اس حدیث کو طبرسیؒ نے بھی اعلام الوریٰ میں علیؒ بن ابراہیمؒ سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ (اثبات: ۶/۹۳، ۹۴، ح ۹۷)

معجزہ نمبر ۹

زہریلے انگور و انار، حجرہ کے کنارے سفید خیمہ برائے غسل، قبر امامؑ، قبر ہارون کے آگے قبلہ جانب، ہرثمہؒ کو اپنے پاس بلانا:

عیون میں ہرثمہؒ بن اعینؒ سے منقول ہے کہ ایک رات میں چار (۴) گھنٹوں تک مامون کے پاس تھا اس کے بعد اس نے جانے کی اجازت دی تو میں چلا گیا۔ جب نصف شب گزر گئی تو دق الباب ہوا میرے غلام نے پوچھا تو آنے والے نے کہا کہ ہرثمہؒ سے کہو: اَجِبْ سَیِّدَکَ: اپنے آقا کی اجابت کرو!

میں فوراً اٹھا لباس لے کر جلدی جلدی حضرت رضا علیہ السلام کے حجرہ کی طرف جانے لگا غلام آگے گیا میں اس کے پیچھے پیچھے پہنچا دیکھا کہ حضرت صحن خانہ میں بیٹھے ہیں فرمایا: "اے ہرثمہؒ! عرض کیا: لَبَّیْکَ یَا مَوْلَایَ: میرے آقا و مولا! حکم فرمائیں۔ ارشاد فرمایا: "بیٹھ جاؤ!" میں بیٹھ گیا فرمایا: (میری وصیت) سنو اس کو یاد رکھنا کہ خدا کی بارگاہ میں میری رحلت اور جد بزرگوار و آبائے اطہار (علیہم السلام) سے ملحق ہونے کا وقت آ گیا ہے میری زندگی پوری ہو چکی ہے اس باغی کا پورا پورا ارادہ ہے کہ مجھ کو زہریلے انگور و انار کے ذریعہ مسموم کرے انگور کو دھاگہ میں زہر لگا کر سوئی کے ذریعہ زہر آلود کرے گا دوسرے دن بلا کر مجھ کو کھلائے گا میں کھالوں گا تو حکم خدا جاری ہو جائے گا مجھے قضا آ جائے گی۔

میری شہادت بعد مامون کہے گا: "میں اپنے ہاتھوں سے غسل دوں گا"، تم تنہائی میں اس سے میرا پیغام کہنا

کہ تم میرے غسل وکفن ودفن کا بندوبست نہ کرواب تک جس عذاب میں تاخیر ہوئی وہ تمھاری آخرت کے لئے آمادہ ہے دنیا میں تم کو ملے گا اور جس دردناک شکنجہ سے تم فرار کررہے ہو اس میں مبتلا ہوکر رہو گے، یہ سن کر وہ رک جائے گا. میں نے کہا: میرے مولا! ٹھیک ہے.

حضرت نے فرمایا: تم کو میرے غسل کے لئے معین کرکے مامون اپنے محل کی بلندی سے میرے غسل دینے کی جگہ سے قریب ہوکر تمام حالات کا مشاہدہ کرے گا تم بھی میرے غسل میں کوئی اقدام نہ کرنا دیکھنا کہ حجرہ کے کنارے ایک سفید خیمہ نصب ہوجائے گا پھر جو لباس میں پہنے ہوں انھیں کے ساتھ مجھ کو لے جاکر خیمہ کے اندر رکھ دینا تم خیمہ کے پیچھے کھڑے ہوجانا تمھارے علاوہ دیگر لوگ تمھارے قریب کھڑے ہوجائیں خیمہ کا پردہ اوپر نہ اٹھانا کیوں کہ اگر مجھ کو دیکھو گے تو ہلاک ہوجاؤ گے مامون چھت کے اوپر سے مشاہدہ کرتا رہے گا اور کہے گا:

''اے ہرثمہؒ! تم نہیں کہتے تھے کہ امام (علیہ السلام) کو صرف امام (علیہ السلام) ہی غسل دیتا ہے حضرت رضا (علیہ السلام) کو کون غسل دے گا کیوں کہ ان کے بیٹے محمد (تقی علیہ السلام) مدینہ میں اور ہم طوس میں ہیں؟'' جب یہ کہے تو تم کہنا: ہم کہتے ہیں کہ امام (علیہ السلام) کو امام (علیہ السلام) کے علاوہ کوئی دوسرا غسل نہیں دے سکتا لیکن اگر کوئی متجاوز، تعدی کرے امام (علیہ السلام) کو غسل دے تو ظالم کی تعدی کی وجہ سے ان کی امامت، باطل نہیں ہوگی اسی طرح اگر کوئی قہر وغلبہ سے امام (علیہ السلام) کے باپ کو غسل دے تو بعد والے امام (علیہ السلام) کی بھی امامت، باطل نہ ہوگی اگر تم حضرت رضا (علیہ السلام) کو مدینہ میں رہنے دیتے تو ان کے فرزند محمد (علیہ السلام) آشکارا طور پر ان کو غسل دیتے اس وقت بھی ان کے علاوہ کوئی دوسرا غسل نہیں دے گا لیکن پوشیدہ طور پر یہ کام انجام پائے گا.

جب خیمہ ہٹ جائے گا تو تم دیکھو گے کہ مجھے کفن پہنایا جاچکا ہے لہٰذا بدن کو تابوت میں رکھ کر جنازہ اٹھانا قبر کی کھدائی کے وقت مامون، ہارون رشید (عَلَیھِمَا لَعْنَۃُ الرَّشِیدِ) کی قبر کو میری قبر کا قبلہ بنانا چاہے گا مگر یہ قطعاً ممکن نہیں ہے زمین پر پھاوڑے کا کوئی اثر نہ ہوگا ناخن کے ریزہ کے برابر بھی مٹی جدا نہ ہوگی جب سب لوگ کوشش کرکے تھک جائیں تو کہنا کہ خود امام (علیہ السلام) ہی نے فرمایا تھا کہ قبر ہارون کے آگے کلنگ مارو تو کھدی ہوئی قبر اور ضریح (گودال وسط قبر) تیار ملے گی.

جب تک ضریح سے سفید پانی جوش نہ مارے، قبر کو پُر نہ کرے مجھ کو نیچے نہ اتارنا وہ پانی زمین کی سطح کے برابر ہوجائے گا پھر قبر کے برابر ایک مچھلی اضطراب کے ساتھ ظاہر ہوگی صبر کرنا تا کہ وہ مچھلی غائب ہوجائے اور پانی ختم ہوجائے پھر مجھ کو قبر کے اندر ضریح کے درمیان رکھ دینا کسی کو مجھ پر مٹی نہ ڈالنے دینا کیوں کہ قبر خود بخود پُر ہوجائے گی.

میں نے عرض کیا: ٹھیک ہے میرے آقا و مولا! یہ غلام حاضر ہے. اس کے بعد فرمایا: میں نے تم کو جو وصیت کی اس کو یاد کر کے اس پر عمل کرنا خلاف ورزی نہ کرنا. میں نے عرض کیا: خدا کی پناہ! کہ آپ کے کسی ایک حکم پر عمل نہ کروں. پھر میں گریاں و محزون ہو کر باہر نکلا میں اس طرح مضطرب اور بے چین تھا جس طرح گرم توے پر دانہ، خدا کے علاوہ کسی کو بھی میرے دل کی بے چینی کی خبر نہ تھی.

مامون نے مجھ کو طلب کیا میں چاشت تک وہاں رہا پھر اس نے کہا: ''اے ہرثمہؒ! حضرت رضاؑ کے پاس جا کر میرا اسلام کہہ دو اور کہنا کہ آپ یہاں تشریف لائیں گے یا میں خود ہی آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤں؟ اگر وہ آنے کو قبول فرما لیں تو اصرار کرنا کہ جلد آ جائیں. میں جس وقت حضرت کی خدمت میں پہنچا تو فرمایا: ہرثمہؒ! میری وصیت یاد کی؟ عرض کیا: ہاں! فرمایا: ''میرے جوتے لاؤ میں جانتا ہوں کہ تم کو کس لئے بھیجا ہے''. میں نے جوتے حاضر کئے تو مولا پہن کر مامون ملعون کے پاس تشریف لے گئے.

اس کے بعد صاحبِ عیون نے پوری حدیث ذکر کی ہے اس حدیث میں ہے کہ جو کچھ حضرت نے فرمایا تھا ویسا ہی ہوا.

اس حدیث کو طبرسیؒ نے اعلام الوریٰ میں ہرثمہؒ سے نقل کیا ہے مگر مختصر طور پر بیان فرمایا ہے انار و انگور کے ذریعہ مامون کے زہر دینے کی روایت ذکر کی ہے اور روایت کے بقیہ مضمون کی طرف اشارہ فرمایا ہے. (اثبات: ۹۴/۶ تا ۹۸، ح ۹۸)

معجزہ نمبر ۱۰

رومی، ہندی، فارسی و ترکی اور سندھی زبانوں میں گفتگو

خرائج راوندیؒ میں منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت رضاؑ سے عرض کیا: محمد بن فضل کہتے ہیں کہ خدا نے جو کچھ نازل فرمایا آپ ہر لغت اور زبان جانتے ہیں. فرمایا: ''انھوں نے سچ کہا ہے.'' اس نے کہا: اچھا تو سب سے پہلے میں زبانوں کے سلسلہ میں آپ کا امتحان لوں گا یہ رومی، وہ ہندی، وہ ایرانی اور وہ ترکی شخص ہے ان سب سے بات کیجئے. حضرت نے ہر ایک سے اس کی زبان میں گفتگو کی ان سب نے اقرار کیا کہ حضرت ہم سب سے زیادہ فصیح ہیں.

حضرت نے ایک رومی کنیز سے اس کی زبان میں اور ایک سندھی سے اس کی زبان میں گفتگو فرمائی. یہ معجزہ دیکھ کر وہ سندھی اسلام لایا. ''انتھیٰ ملخصاً''. (اثبات: ۱۲۹/۶ تا ۱۳۱، ح ۱۳۸)

﴿معجزہ نمبر ۱۱﴾

﴿سندھی شخص سے سندھی زبان میں گفتگو، اس کو فوراً عربی سکھا دینا﴾

اِربلیؒ نے کشف الغمہ میں خرائج راوندیؒ کے حوالہ سے اسماعیل سندھی سے ایک حدیث میں نقل فرمایا: میں حضرت رِضاؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت ایک لفظ بھی عربی نہیں جانتا تھا لہٰذا اپنی سندھی زبان میں گفتگو شروع کی حضرت بھی اسی زبان میں جواب دینے لگے۔

میں نے عرض کیا: میں عربی نہیں جانتا ہوں دعا فرمادیں کہ خدا الہام کردے تاکہ عربوں سے عربی میں گفتگو کروں۔ آپ نے میرے ہونٹوں پر دست مبارک پھیر دیا اس کرامت وعنایت کے بعد میں عربی میں بات کرنے لگا۔ (اثبات: ۶/۱۴۲، ح ۱۶۰)

﴿معجزہ نمبر ۱۲﴾

﴿خراسان میں زمین پر ہاتھ پھیرنے سے چشمہ ابل پڑنا، چشمۂ نیشاپور برائے وضو، آج تک اس کا باقی رہنا﴾

خرائج میں راوندیؒ فرماتے ہیں: حضرت امام علی رِضاؑ نے خراسان میں وضو کرنا چاہا فَمَسَّ یَدَهُ عَلَی الْاَرْضِ فَنَبَعَ لَهُ عَیْنٌ: تو زمین پر ہاتھ پھیرا چشمہ ابل پڑا جو اِس وقت مشہور ہے: (اثبات: ۶/۱۳۸، ح ۱۵۱)

مناقب ابن شہر آشوبؒ میں اباصلت ہرویؒ سے منقول ہے کہ جب حضرت رِضاؑ نیشاپور میں دہ سرخ (القریۃ الحمرا) مقام پر پہنچے تو لوگوں نے عرض کیا: قَدْ زَالَتِ الشَّمْسُ اَفَلَا تُصَلِّیْ؟ ظہر کا وقت ہو چکا ہے کیا آپ نماز نہیں پڑھیں گے؟ حضرت پیادہ ہوئے پانی طلب فرمایا۔ لوگوں نے کہا: ہمارے ساتھ پانی نہیں ہے فَبَحَثَ بِیَدِهِ الْاَرْضَ فَنَبَعَ مِنَ الْاَرْضِ مَآءٌ: حضرت نے دست مبارک سے زمین کی خاک کو ہٹایا پانی جوش مار کر نکلا حضرت کے ساتھ تمام لوگوں نے وضو کیا اس کا نشان آج تک باقی ہے۔ (اثبات: ۶/۱۵۴، ح ۱۹۶)

مؤلف: قدمگاہ حضرت رِضاؑ کے نام سے یہ مقام بہت مشہور ومعروف ہے پتھر کے اوپر حضرت کے پائے مبارک کے دو (۲) نشان، دیوار پر نصب ہیں چاہنے والے چومتے ہیں، زیارت کرتے ہیں۔ انقلاب اسلامی کے بعد ادھر حال میں چند سال قبل اسے سونے کی جالیوں سے گھیر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے مس کرنے کی سعادت نہیں حاصل ہو پاتی وہیں بغل میں تہہ خانہ کے اندر چشمہ بھی موجود ہے مومنین کرام اس کا پانی پیتے ہیں، وضو کرتے ہیں تبرک اور شفا کی نیت سے اپنے ساتھ گھر بھی لاتے ہیں چاہنے والوں میں تقسیم کرتے ہیں۔

میں کئی بار زیارت کا شرف حاصل کر چکا ہوں اِس لطف پروردگار پر خداوند عالم کا بیحد شکر گزار ہوں وہ تمام

معصومین خصوصاً ثامن الائمۃ الہداۃ، ضامن الامۃ العصاۃ (علیہم افضل الصلوات) کے طفیل میں تمام زیارتیں قبول فرمائے (آمین!) اپنے بچوں کو معجزات سنانے اور انھیں نقل کرنے کے بعد خصوصی طور پر اس چشمہ کی زیارت کرانے کے لئے لے گیا تھا کہ دیکھو یہ ہے ہمارے امامؑ کا ہمیشہ باقی رہنے والا معجزہ!

معجزہ نمبر ۱۳

شیعوں کے تحفوں کا چوری ہونا، حضرت کو ملنا، گیاہِ سعد کے ذریعہ ٹوٹے دانتوں کو شفا

مشارق برسیؒ میں منقول ہے کہ حضرت رضاؑ جب خراسان تشریف لائے تو تمام اطراف کے شیعہ حضرات، زیارت کے لئے نکل پڑے ان میں سے ایک علیؒ بن اسباطؒ بھی تھے وہ کچھ تحفے لے کر روانہ ہوئے راستہ میں چوروں نے چھین لیا منہ پر ایسا مارا کہ جبڑے کے دانت (داڑھ) گر گئے وہاں قریب کے ایک دیہات میں جا کر سو گئے خواب میں حضرت رضاؑ کو دیکھا فرمایا:

''غمگین نہ ہونا تمھارے تحفے ہم تک پہنچ گئے اپنے دانتوں کا علاج اس طرح کرلو: ''سعد (ایک خوشبودار گیاہ جس کو فارسی میں ''مشک زمین'' یا ''مشک زمینی'' کہتے ہیں) کو کوٹ کر منہ کے اندر رکھ لو۔''

وہ خوشی سے بیدار ہوئے عمل کیا: فَرَدَّ اللّٰہُ عَلَیْہِ نَوَاجِذَہٗ: خدا نے ان کے دانت پلٹا دیئے۔ جب حضرت کی خدمت میں پہنچے تو فرمایا: ''سعد کے بارے میں ہمارا نسخہ حق (ومؤثر) تھا؟ جاؤ اس خزانہ وحجرہ کے اندر جا کر دیکھو!'' انھوں نے اندر جا کر دیکھا کہ ان کے سارے تحفے موجود ہیں۔ (اثبات: ۶/۱۳۸، ح ۱۵۲)

معجزہ نمبر ۱۴

زندان سے برکۂ درندگان میں ڈالنا، حضرت کا نماز پڑھنا پھر اکرام وانعام

سید علیؒ بن موسیٰؒ بن طاؤسؒ نے مہج الدعوات میں فرمایا: فضل بن ربیع سے منقول ہے کہ صبح کے وقت ہارون ملعون نے اپنے دربان سے کہا: ''جاؤ علی بن موسیٰ (علیہما السلام) کو قید خانہ سے نکال کر برکۂ درندگان میں ڈال دو!'' اس میں چالیس (۴۰) درندے تھے اس نے اندر ڈال دیا خلیفہ نے خوفناک خواب دیکھا نصف شب میں دربان کو طلب کیا اور کہا: ''جا کر دیکھو کیا ہوا؟''

اس نے دیکھا کہ حضرت درندوں کے درمیان اطمینان سے نماز میں مشغول ہیں اس کے بعد رشید بھی کھڑا ہوا اس نے بھی یہی دیکھا تو امامؑ کو باہر نکالنے کا حکم دیا پھر ان کا اکرام کیا (فَاَمَرَ لَہٗ بِصِلَۃٍ وَّ کِسْوَۃٍ) انھیں انعام اور لباس دینے کا حکم دیا۔ (اثبات: ۶/۱۴۷، ح ۱۷۲)

معجزہ نمبر ۱۵

حبابہ کی جوانی کے ساتھ بکارت بھی پلٹا دینا!

کتاب ہدایہ حصینیؒ میں ایک طولانی حدیث میں ہے کہ حبابہ والبیہ امام رضاؑ کی خدمت میں آئی حضرت نے فرمایا: ''میرے جد بزرگوار حضرت امیر المومنینؑ نے تم سے کیا فرمایا تھا؟'' عرض کیا: فرمایا تھا: ''وَ اللہِ اِنَّکِ تَرَیْنَ بُرْھَاناً عَظِیماً: خدا کی قسم! تم برہان عظیم کا مشاہدہ کروگی''.

فرمایا: ''تم اپنے بالوں کی سفیدی دیکھ رہی ہو؟'' عرض کیا: ہاں!

فرمایا: ''تم بہت زیادہ سیاہ بال چاہتی ہو؟'' عرض کیا: ہاں!

فرمایا: ''کیا سیاہ بالوں کے ساتھ جوان بھی ہونا چاہتی ہو؟'' عرض کیا: ہاں! یہی تو برہان عظیم ہے!

فرمایا: ''اس سے بڑی بات یہ ہے جو تم نے اپنے دل میں کہی (شاید یہ اس کی بکارت کی طرف اشارہ ہو) پھر آہستہ دعائیں پڑھیں اس کا بیان ہے کہ میں جوان ہوگئی، بال سیاہ ہوگئے گھر کے ایک گوشہ میں گئی اپنے کو اچھی طرح دیکھا خدا کی قسم اپنے کو باکرہ پایا. (اثبات: ۶/۱۴۷، ح ۱۷۳)

معجزہ نمبر ۱۶

معبد شامی کے والدین کو زندہ کر دینا پھر دس (۱۰) دنوں بعد روح قبض ہونا

صاحبِ مناقب فاطمہ علیہا السلام نے معبد شامی سے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت رضاؑ سے عرض کیا: لوگ آپ کے معجزات کے بارے میں طرح طرح کی باتیں کر رہے ہیں اگر آپ چاہتے ہوں تو مجھ کو کچھ دکھائیں تاکہ میں آپ کے حوالہ سے نقل کرسکوں.

فرمایا: ''کیا چاہتے ہو؟'' عرض کیا: میری تمنا ہے کہ میرے والدین کو زندہ فرمادیں.

فرمایا: ''اِنْصَرِفْ اِلیٰ مَنْزِلِکَ فَقَدْ اَحْیَیْتُھُمَا: اپنے گھر جاؤ میں نے دونوں کو زندہ کر دیا ہے.'' میں نے دیکھا کہ دونوں زندہ ہیں دس (۱۰) دن تک میرے ساتھ رہے پھر خدا نے ان کی روح کو قبض کرلیا. (اثبات: ۶/۱۴۹، ح ۱۷۹)

معجزہ نمبر ۱۷

ابراہیم کو غیب کی خبر دینا، ان کی ایک سالہ مردہ بیوی کو زندہ کرنا

نیز صاحبِ مناقب فاطمہ علیہا السلام نے ابراہیم بن سہل سے نقل کیا ہے کہ حضرت امام رضاؑ نے مجھ سے

فرمایا: ''مَا دَلَالَةُ الْاِمَامِ عِنْدَکَ؟ تمھارے نزدیک امامت کی علامت کیا ہے؟'' عرض کیا: یہ ہے کہ غیب کی خبر دے، مردہ کو زندہ کرے اور زندہ کو موت دے دے۔

فرمایا: ''اَنَا اَفْعَلُ ذَالِکَ: میں یہ کر سکتا ہوں تمھارے پاس پانچ (۵) درہم ہیں اور ایک سال پہلے تمھاری بیوی کا انتقال ہو چکا ہے وَ قَدْ اَحْیَیْتُھَا السَّاعَةَ: میں نے ابھی ابھی اس کو زندہ کر دیا ہے وہ ایک سال تک تمھارے ساتھ رہے گی چنانچہ ایسا ہی ہوا. (اثبات: ۱۴۹/۶، ح ۱۸۰)

معجزہ نمبر ۱۸

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، علی علیہ السلام اور ائمہ علیہم السلام کی زیارت کرانا

مناقبِ فاطمہ علیہا السلام میں محمد بن صدقہ سے منقول ہے کہ میں حضرت رِضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی علیہ السلام اور ان کی اولاد طاہرین کی زیارت کرائی. (اثبات: ۱۵۱/۶، ح ۱۹۰)

معجزہ نمبر ۱۹

پردہ کا خود بخود معمول سے زیادہ بلند ہو جانا پھر گرنا اور اٹھنا

محمد بن طلحہ شافعی نے مطالب السؤل میں روایت کی ہے کہ جب حضرت رِضا علیہ السلام مامون کے گھر میں داخل ہوتے تھے تو غلام کبھی دوڑ کر پردوں کو اٹھا دیا کرتے تھے ایک مرتبہ سوچا کہ پردے نہیں اٹھائے جائیں گے چنانچہ جب حضرت دوسرے دن تشریف لائے تو خدا نے اتنی تیز ہوا بھیجی کہ اس نے غلاموں سے زیادہ اوپر تک پردوں کو بلند کر دیا پھر پردے گر گئے اور واپسی پر اپنے آپ اٹھ بھی گئے۔

اس کے بعد صاحب اثبات فرماتے ہیں: میں نے حدیث کو مختصر طور پر ذکر کیا ہے. (اثبات: ۱۵۲/۶، ح ۱۹۱)

معجزہ نمبر ۲۰

مریض بندش زبان پر امام مہربان کا فیضان و احسان

کتاب کرامات رضویہ میں ہے کہ سید جعفر کو ۲۸ ربیع الاوّل ۱۳۳۱ھ میں شفا ملی، سید حمیریؒ نے فرمایا: مجھ کو حاج سید جعفر بن میرزا محمد عنبرانی نے خبر دی کہ میں نے اپنے محلّہ عنبران میں جو شہر مشہد مقدس سے تقریباً چار (۴) فرسخ پر واقع ہے جاڑے میں ٹھنڈے پانی سے غسل کیا مجنون ہو گیا تو پہاڑوں میں جا کر چکر لگانے لگا لطف الٰہی میرے شامل حال ہوا دیوانگی سے نجات ملی مگر زبان بالکل بیکار ہو چکی تھی بات کی تاب نہ تھی پانچ (۵) یا چھ (۶) ماہ گزر گئے اپنی ماں کے ساتھ عنبران سے شہر میں آیا ایک بیرونی ڈاکٹر کو دکھایا تو بتایا کہ آپریشن کے ذریعہ کاسہ سر کو

اٹھا کر مغز کا معائنہ کرنا پڑے گا۔

میں ڈرا مایوس ہو گیا میری ماں بغیر بتائے حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر میں گئیں میں ان کو بغیر بتائے حمام میں چلا گیا حرم جانے کے لئے غسل زیارت کیا سوچا دعا کروں گا عرض کروں گا: یا شفا! یا موت! ورنہ گھر واپس نہ جاؤں گا جنگل کی راہ اختیار کروں گا۔

حرم مشرف ہوا صحن کہنہ ایوان طلا میں قدم رکھا تو میرے اندر ایسی کیفیت پیدا ہوئی کہ نہ قدم بڑھا سکا، نہ جھک سکا، نہ بیٹھ سکا گویا مجھ کو رسی سے باندھ دیا گیا ہو میں حیرت میں تھا یکا یک آواز آئی کہ بلند آواز سے کہو:

''بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم میری ماں کہاں ہیں؟''

یہ کہنے کا ارادہ کیا مگر نہ کہہ سکا دوسری مرتبہ وہی آواز آئی مگر میں نہ کہہ سکا تیسری مرتبہ فریاد بلند ہوئی کہ وہی کہو ایسا لگا کہ گویا میری پیشانی سے پیر تک ٹھنڈا پانی گرا دیا گیا ہو جیسے ہی میں نے کہا دیکھا کہ میری ماں ایوان کے وسط میں میرے آگے موجود ہیں مجھے شفا کی حالت میں دیکھ کر گریۂ شوق کیا مجھے گلے لگا کر بوسہ دیا۔

میں نے کہا: امی! آپ کہاں تھیں؟ کہا: فولادی جالی کے پیچھے تمھاری شفا کی دعا کر رہی تھی یکا یک میرے کانوں میں تمھاری یہ آواز ٹکرائی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، میری ماں کہاں ہیں؟ میں سمجھ گئی کہ امام علیہ السلام نے تم کو شفا عطا کی لہذا آ گئی۔

سید کا بیان ہے کہ میرے پاس لوگوں کا ہجوم ہو گیا میرے لباس ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے متولی کے پاس مجھ کو حاضر کیا گیا انھوں نے مجھ کو پانچ (۵) تومان دیئے اور حاکم وقت شاہزادہ نیر الدولہ سلطان حسین میرزا از احفاد فتحعلی شاہ کے پاس بھی لے جایا گیا انھوں نے بھی پانچ (۵) تومان دیئے۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل دوّم، ص ۷۹، کرامت نمبر۱)

معجزہ نمبر ۲۱

ایک قرضدار، پابند نماز خاتون علویہ کو روضۂ مبارک کی قندیل عطا کرنا

شب جمعہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ میں ایک زن علویہ کو ایک قندیل عطا کی، ایک علویہ متقی و پرہیز گار خاتون جو اوقات نماز و دیگر عبادتوں کی پابند تھیں بارہ (۱۲) تومان کی مقروض تھیں ادائیگی پر قادر نہ تھیں شب جمعہ میں آ کر حرم میں ادائیگیٔ قرض کی دعا کی ان کو نیند آ گئی اسی عالم میں ان سے کہا گیا کہ آئندہ شب جمعہ آ جاؤ تا کہ ہم قرض ادا کر دیں چنانچہ تقریباً آٹھ (۸) بجے رات میں دعائے کمیلؒ کے بعد جب تھوڑا مجمع کم ہو جاتا ہے آ کر حضرت کے

سرہانے بیٹھ گئیں انتظار کرنے لگیں کہ امام علیہ السلام کیسے قرض ادا فرمائیں گے!

دیر ہوگئی تو عرض کیا: ''آپ نے فرمایا تھا کہ دوسری شب جمعہ کو تمھارا قرض ادا کردوں گا وعدہ کا وقت آگیا ہے آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے!''

یکا یک ان کے سر کے اوپر کی سونے کی قندیلیں ایکدوسرے سے ٹکرائیں ان میں سے ایک ان کے سر کے اوپر سے نیچے آتی ہوئی ان کے زانو کے آگے زمین پر گری تعجب اس پر ہے کہ گیند کی طرح بلند ہوکر علویہ کے دامن میں آگئی.

حاضرین کو تعجب ہوا خاتون کے پاس ہجوم ہوگیا ان کو صدمہ پہنچنے کا خطرہ ہوگیا اس وقت کے متولی مرتضٰی قلی خان طباطبائیؒ نے علویہ کو بلایا کچھ پیسے دیکر قندیل کو واپس لے لیا لیکن اس پرہیز گار خاتون نے اپنے قرض کی ادائیگی کے لئے اس میں سے بارہ (۱۲) تومانؔ لے کر بقیہ واپس کر دیئے. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل دوّم، ص ۸۱، کرامت نمبر ۲)

معجزہ نمبر ۲۲

کربلائی رِضا کے خشکیدہ پیر کو حرم حضرت امام رِضا علیہ السلام کے اندر مکمل شفا

۸؍ جمادی الاولیٰ ۱۳۳۴ھ کو ایک آدمی کے خشکیدہ پیر کو شفا ملی، کربلائی رضا ابن حاج ملک تبریزی الاصل و کربلائی المسکن کا بیان ہے کہ میں کربلائے معلّٰی سے حضرت امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے نکلا ایوان کیف (تہران سے مشہد جاتے ہوئے پہلی منزل کا نام) میں پہنچا بخار میں مبتلا ہوگیا سو کر اٹھا تو میرا بایاں پیر بالکل بیکار ہو چکا تھا لہٰذا ایوان کیف میں دو (۲) ماہ تک قیام کیا شفا نہ ملی میرے پیسے خرچ ہو گئے علاج سے بھی مایوس ہوگیا اسی حالت میں اٹھا اپنی دو (۲) عدد بیساکھیاں جنھیں بغل کے نیچے لگا کر چلتا تھا انھیں کے سہارے چل پڑا بعض مسافرین مجھ کو اس حالت میں دیکھ کر رحم کر کے کچھ دور تک سوار کر لیتے تھے.

چھ (۶) ماہ بعد ۷؍ جمادی الاولیٰ کو غروب کے وقت مشہد مقدس پہنچا سڑک پر رات گزاری دن میں انھیں بیساکھیوں کے ذریعہ حرم کے لئے نکلا غسل کیا صحن عتیق میں پہنچا کفشداری میں میری بیساکھیوں میں لرزش پیدا ہوئی میں زمین پر گر گیا. دل سوزاں و چشم گریاں سے نالہ کناں عرض کیا: ''اے امام رِضاؑ! میری مراد بر لایئے!''

پھر بڑی زحمتوں سے اٹھا بیساکھیوں کو کفشداری میں رکھا اپنے کو زمین پر گھسیٹتے ہوئے حرم کے اندر پہنچایا حضرت کے سرہانے اپنی گردن میں شال باندھ کر ضریح میں اس کو باندھ دیا نالہ کیا کہ میری مراد بر لایئے اتنا نالہ کیا

کہ بے خود ہو گیا نیند آ گئی کسی نے تین (۳) مرتبہ میرے عیب دار و بیمار پیر پر ہاتھ پھیرا دیکھا تو ایک نقابدار، بزرگوار سید تھے میرے سرہانے کھڑے تھے فرما رہے تھے: ''کربلائی رِضا! اٹھو ہم نے تمھارے پیر کو شفا دے دی.''

میں نے کوئی دھیان نہ دیا گویا سنا ہی نہ ہو وہ سید چلے گئے پھر واپس آ کر فرمایا: ''کربلائی رِضا! اٹھو ہم نے تم کو شفا دے دی.'' میں نے عرض کیا: آپ کیوں مجھے اذیت کر رہے ہیں! مجھے میری حالت پر چھوڑ کر اپنا کام سنبھالئے. وہ تشریف لے گئے اور پھر تیسری مرتبہ آ کر فرمایا: ''کربلائی رِضا اٹھو! ہم نے شفا دے دی.''

میں نے عرض کیا: آپ کو خدا، پیغمبر ﷺ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بن جعفر علیہ السلام کی قسم آپ کون ہیں؟

فرمایا: ''میں امام رِضا (علیہ السلام) ہوں.''

یہ کہتے ہی میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا کہ حضرت کا دامن پکڑلوں اتنے میں بیدار ہو گیا بولنے پر قادر نہ تھا اپنے دل میں سوچا: صلوات بھیجوں تو زبان کھل جائے گی. چنانچہ صلوات بھیجنا شروع کر دیا میں متوجہ ہو گیا کہ پیر کو شفا مل چکی ہے جب کہ حرم پہنچنے اور شفا پانے میں آدھے گھنٹے سے زیادہ کا وقت نہیں گزرا تھا.... (کراماتِ رضویہ: جلد اوّل، فصل دوّم، ص ۸۳، کرامت نمبر ۳)

معجزہ نمبر ۲۳

امراض شل، بواسیر، درد پا و کمر سے مکمل نجات

۱۳/ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ کو مشہدی رستم ابن علی اکبر سیستانی کو شفا ملی: سیدؒ مشہدی رستم سے نقل کرتے ہیں کہ میں مذکورہ تاریخ سے بارہ (۱۲) سال پہلے سیستان سے مشہد مقدس مشرف و مقیم ہوا دو (۲) سال بعد میری زوجہ کا انتقال ہو گیا اس کے بعد ایک شدید درد میرے داہنے پیر و کمر میں پیدا ہو گیا شدت درد سے اٹھنے کی تاب نہ رہی غریبی و پریشانی کی وجہ سے ایرانی ڈاکٹروں سے علاج نہ کرا سکا ایک حمال (قلی، مزدور) سے کہا وہ مجھ کو پیٹھ پر لاد کر انگریزوں کے اسپتال میں لے گیا لندن کے ایک ڈاکٹر نے چالیس (۴۰) دنوں تک مختلف دوائیں کھلائیں کوئی اثر نہ ہوا بلکہ درد سے داہنا پیر بے جان ہو کر خشک ہو گیا مجھ کو سردی و گرمی کا احساس نہ ہوتا تھا، پیر درد سے تو نجات مل گئی لیکن کمر میں تھوڑا سا درد تھا پیر کے بے حس ہونے کی وجہ سے عصا کے ذریعہ بھی کھڑا نہیں ہو پاتا تھا.

جب ڈاکٹر علاج سے ناامید ہو گیا تو حمال کو بلا کر مجھے ایک کوچہ میں ڈال دیا میں نے تقریباً دس (۱۰) سال تک اس کوچہ میں اور اس کے آس پاس گدائی کے ساتھ سختی سے گزارے آخر میں درد بواسیر میں بھی مبتلا ہو گیا درد میں شدت ہوئی تو اذیت بڑھی طبیب ''نیکی دنیائی'' کے پاس گیا اس نے بواسیر کی جگہ کاٹ دی میں آیا تو کاٹنے کی

وجہ سے دونوں بیضوں میں ورم ہوگیا وہ پھول کر ایک بڑے کوزہ کی طرح ہو گئے درد کمر میں بھی شدت ہوگئی.

ایک دن ایک ارمنی (غیر مسلم، عیسائی) کوچہ سے گزرا میرا نالہ سنا تو طعنہ دیا کہ ''تم مسلمان لوگ کہتے ہو کہ جو ہمارے کنیسہ و عبادت خانہ میں آجائے اس کو شفا مل جاتی ہے تم جا کر کیوں نہیں شفا، طلب کرتے!''

کنیسہ سے اس کی مراد حضرت امام رضاؑ کی ملکوتی بارگاہ تھی اس کی شماتت سے میں بہت متاثر ہوا اپنا درد بھول گیا اس کو برا بھلا کہا کہ تمھارا ہمارے کنیسہ سے کیا ربط! اس نے بھی مجھ کو برا بھلا کہا میرے سر پر ڈنڈا مارا اور چلا گیا.

میں نے حرم مطہر کا رخ کیا بائیں زانو سے اپنے کو تھوڑا تھوڑا گھسیٹتے ہوئے حرم کے اندر پہنچا یا حضرت کے سرہانے ضریح سے ایک رسی میں اپنے کو باندھ دیا عرض کیا: مولا! میں یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گا یا موت! یا شفا! میرے لئے موت بہتر ہے دشمن کے طعنہ سننے کی تاب نہیں.

اس طرح سے دو (۲) دنوں تک رہا تیسرے دن درد کمر و بواسیر میں شدت ہوئی ایک خادم آکر مجھ کو اذیت کے ساتھ حرم سے باہر بھگانے لگا میں اس سے یہی کہتا رہا کہ میں مشلول و دردمند ہوں کسی سے میرا کوئی سروکار نہیں اپنے مولا سے شفا یا موت چاہتا ہوں شکستہ دلی کے ساتھ اتنی دیر تک ''یا موت! یا شفا!'' کہتا رہا کہ مجھے نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ ضریح مطہر سے دو (۲) انگلیاں باہر نکلیں میرے سینہ پر لگیں ایک آواز آئی: ''اٹھو!''

میں نے سوچا وہی خادم آکر پھر اذیت کر رہا ہے لہٰذا میں نے کہا: مجھے پریشان نہ کرو! اس کے بعد دوسری مرتبہ بھی دو (۲) انگلیاں نکلیں سینہ پر آکر لگیں فرمایا: ''اٹھو!'' عرض کیا: نہ میرے پیر ہیں اور نہ کمر میں طاقت ہے. فرمایا: ''تمھاری کمر سیدھی ہوگئی!''

اتنے میں میری آنکھیں کھل گئیں ضریح کے اندر آقا کو سبز قبا پہنے ہوئے دیکھا سر مبارک پر صرف عرق چین (نازک کپڑے کی سادہ ٹوپی جسے عمامہ کے نیچے رکھتے ہیں) ہے ان کے چہرہ کی نورانیت سے پوری ضریح میں روشنی پھیلی ہوئی ہے.

فرمایا: ''اٹھو! کوئی درد نہیں ہے.'' میں فوراً اٹھ گیا جلدی ہاتھ بڑھایا کہ دامن پکڑ لوں دوسری حاجت طلب کروں مگر وہ نظروں سے غائب ہو گئے میں اپنی طرف متوجہ ہوا کہ خواب میں نہیں بلکہ بیداری میں ہوں صحیح و سالم کھڑا ہوں درد کمر، بواسیر اور ورم کا کوئی نشان تک نہیں ہے. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل دوّم، ص ۸۴ تا ۸۶، کرامت نمبر ۴)

معجزہ نمبر ۲۴

پیدائشی گونگے و بہرے کو توفیق دیدار امام علیہ السلام بیماریوں سے نجات

شب جمعہ ۲۳ رجب ۱۳۳۷ھ کو عراق کے سلطان آباد کے شکر اللہ زائر، پیدائشی گونگے کو شفا ملی۔ سیدؒ، ناقل ہیں کہ مجھ سے شکر اللہ نے بیان کیا کہ جب سلطان آباد (اِس وقت اس کو اراک کہتے ہیں) کے چند افراد نے حضرت امام علی رِضا علیہ السلام کی زیارت کا قصد کیا تو میں بھی ان کے ساتھ پیادہ نکل پڑا راستہ میں صرف اشارہ کے ذریعہ اپنا مقصد بیان کرتا تھا ہم شب چہار شنبہ ۲۱ رجب کو مشہد مقدس پہنچے۔

شب جمعہ کو بغیر اطلاع کے میں شب بیداری کی نیت سے حرم مطہر کے اندر گیا امام علیہ السلام کے سرہانے گردن کو ضریح سے باندھ دیا عرض کیا: اے امام غریب! (علیہ السلام) میری زبان کو کھول دیں اور کانوں میں سننے کی قوت عطا فرمائیں۔

بہت گریہ کیا سر کو ضریح مطہر پر رکھا نیند آ گئی تھوڑی دیر میں کسی نے انگشت سبابہ (شہادت) میری پیشانی پر رکھی میرا سر، ضریح سے اٹھایا میں نے ایک سید بزرگوار کو دیکھا جن کا قد، درمیانی؛ چہرہ، نورانی؛ محاسن، مدور اور سر مبارک پر سبز تحت الحنک عمامہ تھا، کمر میں سبز شال تھی اپنی تمام انگلیوں سے میرے پہلو پر مار کر فرمایا: ''شکر اللہ اٹھو!''

اٹھنا چاہا تو سوچا کہ پہلے اپنی گردن کی شال (گلوبند، مفلر) کی گرہ کھول لوں پھر اٹھوں دیکھا کہ تمام گرہیں کھلی ہوئی ہیں میں اٹھ کر حضرت کی طرف متوجہ ہوا مگر ان کو نہ دیکھ سکا حرم کے اندر زائرین کے نوحہ و ماتم کی آواز سننے لگا میں سمجھ گیا کہ امام علیہ السلام نے مجھے شفا عطا کی۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل دوّم، ص ۸۶، ۸۷، کرامت نمبر ۵)

معجزہ نمبر ۲۵

شادی شدہ لڑکی اور اس کی لاعلاج بیماری سے شفایابی

شب جمعہ ۷ شوال ۱۳۴۳ھ کو ربابہ بنت حاج علی تبریزی ساکن مشہد مقدس کو فلج وغیرہ سے شفا ملی اس کے شوہر کا بیان ہے کہ وہ شادی بعد بہت جلد مشہور بیماری دامنہ (حصبہ، سرخچہ، کھسرا، چھوٹی چیچک) میں گرفتار ہوگئی نو (۹) دن علاج کے بعد شفا ملی پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے مرض پھر پلٹ آیا علاج معالجہ کے بعد داہنا ہاتھ اور کمر تک دونوں پیر شل ہو گئے سات (۷) ماہ تک علاج کیا کوئی فائدہ نہ ہوا جرمنی ڈاکٹر کو دکھایا علاج شروع کیا مگر شفا کے

بجائے دونوں دانت بیٹھ گئے کھانا پینا دشوار ہو گیا ڈاکٹر نے جواب دے دیا میں آٹھ (۸) دنوں تک صرف حقنہ کے ذریعہ آبگوشت (شوربا دار گوشت) کھلاتا رہا پھر انجکشن لگا تو کھانا شروع ہو گیا مگر مرض شل پہلے کی طرح باقی رہا اب ڈاکٹری علاج بند کر دیا۔

شب پنجشنبہ (جمعرات) ۶ رشوال کو اہلیہ نے مجھ کو بلا کر معافی طلب کی کہ آپ نے میرے لئے بہت زحمتیں برداشت کیں مجھ سے کوئی بھلائی نہ دیکھی مجھ پر ایک احسان اور بھی کر دیں کہ کل رات مجھے امام رضا علیہ السلام کے حرم میں پہنچا دیں خود واپس آجائیں میں حضرت سے شفا یا موت طلب کروں گی۔ میں ''بستِ امام'' علیہ السلام (حرم مطہر کے نزدیک ایک جگہ، راستہ) سے پیٹھ پر لاد کر حرم کے اندر لے گیا ضریح کے پاس چھوڑ کر گھر واپس آکر سو گیا۔

اس کی بیوی کا بیان ہے کہ جب میرا شوہر چلا گیا تو میری ماں نے کہا: ''تم ضریح کے پاس رہو میں زنانی مسجد میں آرام کروں۔'' میں نے حضرت سے دعا کی بہت گریہ کیا خواب و بیداری کے درمیان دیکھا کہ ضریح مقدس میں شگاف پیدا ہوا ایک بزرگوار سبز لباس پہنے ہوئے ظاہر ہوئے ترکی زبان میں فرمایا: (درایاقہ) اٹھو!

میں نے جواب نہ دیا دوسری اور تیسری مرتبہ کے بعد عرض کیا: آقا میرے ہاتھ پیر نہیں ہیں! فرمایا: مسجد گوہر شاد (حرم مطہر سے متصل ایک مشہور جامع مسجد) میں جا کر وضو کر کے نماز پڑھو پھر یہاں آکر بیٹھ جانا۔''

اسی دوران میری بغل میں موجود ایک عورت نے فریاد بلند کی تو اسی وقت میں نے ضریح سے سر اٹھایا مجھے کوئی درد نہ تھا پہلے جا کر اپنی ماں کو بیدار کر کے یہ خوشخبری سنائی ہم دونوں نے مل کر ایک گھنٹہ تک گریۂ شوق کیا لوگوں کا ہجوم ہو گیا اسی وقت چند خادم میرے شوہر اور والد کو بلا کر لائے شوہر نے چلنے کے لئے کہا تو میں نے بتایا کہ حضرت کا حکم ہے کہ مسجد گوہر شاد میں نماز پڑھنے کے بعد دوبارہ یہاں آؤں چنانچہ میں نے عمل کیا طلوع آفتاب تک حرم کے اندر رہی پھر اپنے شوہر کے ساتھ گھر واپس آگئی۔

ڈاکٹر لقمان الملک نے اس معجزہ کے صحیح ہونے پر شہادت دی ہے اور مریضہ کی پوری حالت بیان کرنے کے بعد کہا: ''میں علاج سے ناامید ہو گیا تھا ابھی ابھی جو شفا کی خبر ملی وہ بھی صرف چند لمحات میں تو واقعاً یہ معجزہ ہی ہے یہ انسانوں کے اختیار سے باہر ہے وَ اللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ: اور خدا اپنے نور کو پورا کر کے رہے گا اگرچہ کفار بُرا ہی (کیوں نہ) مانیں! (صف: ۶۱/۸۔ف)

ڈاکٹر عبدالحسین لقمان الملک

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل دوّم، ص ۹۰، کرامت نمبر ۶)

معجزہ نمبر ۲۶

لاعلاج، مشلول ہاتھ کی شفایابی، ڈاکٹر کی گواہی

۹ رشوال ۱۳۴۳ھ کو حاج غلام حسین جابوزی کی بیٹی ''کوکب'' کے داہنے مشلول ہاتھ کو شفا ملی جیسا کہ سیدؒ نے لڑکی کے باپ سے نقل کیا ہے کہ ایک رات ہمارے گھر خطرناک حادثہ پیش آیا اس کے ڈر سے ہاتھ میں درد ہوا تین چار (۳،۴) دنوں کے بعد داہنا ہاتھ بالکل بے حس وحرکت ہوگیا علاج کیا فائدہ نہ ہوا ہم مشہد آئے کئی ایرانی ڈاکٹروں کا علاج کیا کوئی فائدہ نہ ہوا تو جرمنی ڈاکٹر کو دکھایا اس نے علاج کے لئے میری لڑکی کو برہنہ کیا مجھ پر یہ بڑا گراں گزرا کہ کاش میں مرگیا ہوتا اپنی ناموس کو اجنبی (نامحرم) کافر کے پاس برہنہ نہ دیکھتا اس نے داہنا ہاتھ بے جان دیکھا تو جواب دے دیا کہ اپنے امام علیہ السلام کے پاس لے جاؤ۔اس کی باتوں سے یقین ہوگیا کہ حقیقی ڈاکٹر علی بن موسیٰ الرضا (علیہما السلام) ہی علاج کرسکتے ہیں.

غروب کے وقت حرم حقیقی و کعبۂ واقعی میں ہم مشرف ہوئے لڑکی کو ضریح کے سرہانے بیٹھایا لڑکی نے کہا: یا موت! یا شفا! میں بھی یہی دعا کرنے لگا...لڑکی کا بیان ہے کہ مجھے نیند آئی سر کو زانو پر رکھ لیا ضریح کے اندر ایک سید بزرگوار کو سیاہ لباس و سبز عمامہ کے ساتھ دیکھا چہرہ بہت نورانی تھا دیکھا کہ میرا مشلول ہاتھ ضریح کے اندر کھینچا شانہ سے لے کر انگلیوں کے سرے تک ہاتھ پھیرا اور فرمایا: ''اس میں کوئی عیب نہیں!''

یکا یک میرے پیر میں درد ہوا دیکھا کہ ضریح کے اوپر چراغ جلانے کے لئے ایک خادم کرسی لگائے ہے اس کا ایک پایہ میری انگلی پر پڑ گیا میں بیدار ہوگئی اور اس طرح سے مکمل شفا پاگئی حرم مطہر کی طرف سے صبح کو لڑکی اور اس کے باپ کو جرمنی ڈاکٹر کے پاس حاضر کیا گیا اس نے ہاتھ بالکل صحیح سالم دیکھ کر یہ گواہی لکھی:

''یکشنبہ ۹ رشوال کو داہنے ہاتھ کا معائنہ کیا وہ بے حس تھا میں نے کہا حرم کے اندر جا کر دعا کرو آج صبح دوشنبہ ۱۰ رشوال کو اسی ہاتھ کو بالکل صحیح سالم دیکھ رہا ہوں یہ حرم میں دعا کا اثر ہے خدا مبارک کرے۔''

۱۰ رشوال ۱۳۴۳ھ ڈاکٹر فرانک

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل دوّم، ص ۹۱ تا ۹۴، کرامت نمبر ۷)

معجزہ نمبر ۲۷

خطرناک مرگی کی بیماری سے شفایابی

جمعرات ۱۴ رشوال ۱۳۴۳ھ کو خدیجہ بنت مشہدی یوسف تبریزی خامنہ ای کو خطرناک امراض سے شفا ملی۔اس

کے شوہر حاج احمد تبریزی قالین فروش کا بیان ہے کہ میری بیوی شادی کے ایک سال بعد شدید مرض میں گرفتار ہوگئیں اطباء سے کوئی فائدہ نہ ہوا مرض میں شدت ہوتے ہوتے ''مرگی'' میں گرفتار ہوگئیں شفا کے بجائے شدت ہوتی گئی دن رات میں صرف دو (۲) گھنٹے سکون رہتا بقیہ اوقات میں وہ مرگی میں گرفتار رہتی تھیں اتنی کمزوری آ گئی کہ اٹھانے بیٹھانے کے لئے مددگار کی ضرورت پڑتی تھی میں ایکدم مایوس ہوگیا۔

خبر ملی کہ آج کل حضرت رضاؑ دردمندوں کو شفا دے رہے ہیں لہٰذا میں نے بھی دو (۲) عورتوں کے ساتھ اپنی بیوی کو حرم کے اندر بھیج دیا کہ صبح تک رہیں میں گھر آ کر بچوں کی دیکھ بھال کرنے لگا بچے پریشان تھے وہ کھانا نہیں کھا رہے تھے صرف اپنی ماں کو یاد کر رہے تھے۔

بہر حال خود اس عورت کا بیان ہے کہ جب حرم کے اندر مجھ کو زنانی مسجد میں پہنچایا گیا فوراً مرگی شروع ہوگئی میں بیہوش ہوگئی جب ہوش میں آئی تو عورتیں مجھ سے ڈر رہی تھیں وہ مجھ کو ضریح کے پاس لائیں حضرت سے عرض کیا: مولا! اگر شفا نہ دیں گے تو گھر واپس نہ جاؤں گی جنگل میں چلی جاؤں گی۔

اس بے چینی کے عالم میں ایک سید بزرگوار کو دیکھا ان کا عمامہ سبز تھا گمان کیا کہ خادم ہیں ترکی میں فرمایا: کیوں یہاں بیٹھی ہو؟ گھر بچے رو رہے ہیں۔'' عرض کیا: شفا کے لئے آئی ہوں۔ فرمایا: گھر جاؤ بچے نالاں ہیں۔'' عرض کیا: مریض ہوں۔ فرمایا: ''مریض نہیں ہو۔'' یہ فرماتے ہی سارا درد ختم ہوگیا میں سمجھ گئی کہ وہ امامؑ تھے۔

عرض کیا: میں اپنے شہر میں والدین کے پاس جانا چاہتی ہوں اخراجات سفر نہیں ہیں شوہر سے شرم آتی ہے۔ ترکی زبان میں فرمایا: یہ لو آدھا متولی کو دے دینا اور ہزار (۱۰۰۰) تومان تم خود لے لینا آدھا دنیوی امور کے لئے اور آدھا آخرت کے لئے ذخیرہ کر لینا۔'' میرے داہنے ہاتھ میں کوئی چیز رکھی میں نے مضبوطی سے پکڑی شوق سے اٹھی میری بہن اور وہ عورت یہ دونوں سمجھ گئیں کہ شفا مل گئی میرے اطراف میں ہجوم ہوگیا میرا کپڑا تبرک کے عنوان سے پارہ پارہ ہوگیا اس وقت مجھے پتہ نہ چل سکا کہ وہ چیز میرے ہاتھ سے گر گئی یا کسی نے اسے لے لیا۔

شوہر کا بیان ہے کہ مجھے کئی مرتبہ اس رات پھر دن میں وہ چیز تلاش کرنے کے لیئے بھیجا مگر آخر کار نہ مل سکی۔

آخری ان تین (۳) معجزات کی طرف محدث قمیؒ نے مفاتیح الجنان اعمال شب ۲۷ رجب کے ضمن میں اس طرح اشارہ فرمایا ہے: ''تین (۳) عورتوں کو فلج وغیرہ سخت امراض سے نجات ملی ان کے علاج کرنے والے ڈاکٹروں نے شفا کی تصدیق کی اگر اختصار و عدم مناسبت مقام کو پیش نظر نہ رکھتا تو میں ان واقعات کو نقل کرتا۔'' (انتہٰی)

اس کے بعد صاحب کرامات رضویہ آقائے مروج فرماتے ہیں: میں خدا کا شکر ادا کر رہا ہوں کہ میں نے ان

www.kitabmart.in

واقعات کو تفصیل سے لکھا. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل دوّم، ص ۹۴ تا ۹۸، کرامت نمبر ۸)

معجزہ نمبر ۲۸

اپاہج، بخار میں گرفتار مریضہ سبزواری کی شفایابی

جمعرات ۱۴ ر شوال ۱۳۴۳ھ کو فاطمہ بنت فرج اللہ خان زوجہ حاج غلام علی جوینی ساکن سبزوار کو شفا ملی.

سیدؒ نے اس کے شوہر سے نقل کیا ہے کہ میری اہلیہ، وضع حمل کے بعد بیمار ہوگئیں دائمی بخار میں گرفتار ہوگئیں ۳۷ ر سے ۴۰ ر ڈگری بخار رہنے لگا سبزوار میں علاج سے فائدہ نہ ہوا ڈاکٹروں نے مشورہ دیا کہ آب وہوا کی تبدیلی کے لئے شہر سے باہر لے جاؤ مریضہ نے کہا: مجھ پر احسان کر کے مشہد پہنچایئے حضرت سے شفا طلب کروں گی.

ہم مشہد آئے چار (۴) دن علاج کیا فائدہ نہ ہوا پھر جرمنی ڈاکٹر کو دکھایا اس نے بتایا کہ کم سے کم ایک سال علاج کرنا پڑے گا بیس (۲۰) دن علاج کیا مرض شدید ہوا مریضہ زمین گیر و اپاہج ہوگئی ایک دن سہ شنبہ ۱۱ ر شوال کو ڈاکٹر کے پاس گیا تو حاج غلام حسین جابوزی کو چند لوگوں کے ساتھ وہاں پایا حاجی نے ڈاکٹر سے کہا:

''کل حضرت امام رضا علیہ السلام نے ہماری بیٹی کو شفا دے دیا اس کو لایا ہوں معائنہ کرلیں ڈاکٹر نے ہاتھ میں سوئی چبھوئی وہ چلانے لگی ڈاکٹر سمجھ گیا اور اس نے کہا کہ میں نے ہی تم کو بتایا تھا پھر اپنے کمپاؤنڈر سے کہا اس طرح لکھو: ''میں نے کل کوکب مشلولہ کا معائنہ کیا تھا کوئی علاج تجویز نہ کرسکا مگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا ان کے وصی کی برکت سے آج بالکل صحیح وسالم ہے اس کی شفا میں کوئی شک نہیں ہے.''

حاجی غلام علی ناقل ہیں کہ میں نے کہا: آپ نے مجھ کو امام علیہ السلام کے پاس دعا کے لئے کیوں نہ بھیجا؟ کہا: وہ دیہاتی تھے ان کو ہدایت کی ضرورت تھی لیکن تم تاجر اور اہل معرفت ہو تم کو رہنمائی کی ضرورت نہیں.

بہر حال میں نے اپنی مریضہ سے آکر ''کوکب'' کی شفا کا واقعہ بیان کیا تو وہ رونے لگی میں نے کہا: تم بھی شب جمعہ کو امام علیہ السلام سے شفا طلب کرو. چنانچہ پنجشنبہ کو عصر کے وقت ہم حرم کے اندر گئے.

مریضہ کا بیان ہے کہ کوکب کی شفا سن کر میرے دل پر ٹھیس لگی سوچا میں شفا کی امید سے مشہد مقدس آئی ہوں مگر مراد پوری نہ ہوئی چہار شنبہ کو ظہر سے پہلے خواب میں ایک سید بزرگوار کو دیکھا ان کا عمامہ سیاہ تھا اور بغل میں ایک روٹی دبائے ہوئے تھے روٹی ایک طرف رکھی میری خدمتگار علویہ خاتون سے کہا: ''یہ روٹی لے لو.'' یہ کہہ کر غائب ہوگئے میں بیدار ہوئی تو میرے اندر اٹھنے بیٹھنے کی قدرت پیدا ہوگئی تھوڑی حالت اچھی ہونے لگی بخار ختم ہوگیا.

شب جمعہ کو حرم میں جا کر امام علیہ السلام سے درد دل کا اظہار کیا کہ میں سبزوار سے آپ کے دربار میں شفا کی امیدوار بن کر آئی ہوں ڈاکٹر سے کوئی امید نہیں ہے لہٰذا یا موت! یا شفا! اتفاق سے میں حرم کے اندر زوجۂ حاج احمد کی بغل میں تھی جس کو شفا ملی تھی میں نے اتنا ہی دیکھا کہ ایک نور ظاہر ہوا میرا دل روشن ہو گیا جس طرح کسی اندھے کی آنکھ یکا یک بینا ہو جاتی ہے پھر میرے اندر کوئی درد نہ رہا امام علیہ السلام کی نظر لطف ہو گئی۔

جب ان کے شوہر حاج غلام حسین تین (۳) دنوں کے بعد ان کو ڈاکٹر کے پاس لے گئے تو اس نے پوچھا: تین (۳) دنوں تک کہاں تھے؟ بتایا: ''ہمارے امام علیہ السلام نے مریضہ کو شفا دے دی ہے لایا ہوں معائنہ کرلو۔'' اس نے معائنہ کر کے بتایا کہ اِس وقت کوئی مرض نہیں ہے۔ میں نے کہا: لکھ کردے دو ہمارے پاس دلیل رہے گی۔ ڈاکٹر نے کمپاؤنڈر سے اس طرح لکھایا: ''فاطمہ زوجۂ حاج غلام علی سبزواری نے ایک ماہ میرا علاج کیا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا آج اس کا معائنہ کیا بالکل صحیح سالم ہے۔'' (کرامات: جلد اوّل، فصل دوّم ص ۹۸ تا ۱۰۰، کرامت نمبر ۹)

معجزہ نمبر ۲۹

شدید پیر درد کی طولانی بیماری، امریکی ڈاکٹروں کی عاجزی، حرم مطہر رضوی میں شفایابی

جمعرات ۲۱ رشوال ۱۳۳۳ھ کو محمدی کی بیٹی ''سلطنت'' کو شفا حاصل ہوئی سید خود اسی خاتون سے نقل فرماتے ہیں: میرے دونوں پیروں خصوصاً داہنے پیر میں شدید درد ہوا چلنا پھرنا دشوار ہو گیا عصا لے کر بائیں پیر سے چلنا شروع کر دیا اطباء اور امریکی ڈاکٹروں سے بھی کوئی فائدہ نہ ہوا بلکہ اور شدید ہوتا گیا تنگدستی کے سبب علاج چھوڑ دیا کیونکہ یہ سلسلہ تقریباً بائیس (۲۲) سال تک جاری رہا۔

خبر ملی کہ ماہ شوال میں حضرت امام رضا علیہ السلام نے چند شدید امراض سے شفا دی ہے لہٰذا میں اپنی ساس کے ساتھ دوشنبہ کو ظہر کے وقت عصا کے سہارے حرم آئی ہمارا گھر حرم سے بہت قریب تھا مگر ظہر کے وقت چلے اور غروب کے وقت حرم پہنچے میں نے رات چار (۴) بجے تک گریہ کیا شفا کے آثار نہ دیکھے خدّام نے دروازہ بند کرنا چاہا تو میرا شوہر پیٹھ پر لاد کر گھر لایا میں شب جمعہ کا انتظار کرنے لگی کہ جیسے بھی ہو گا شفا طلب کروں گی۔

چنانچہ شب جمعہ کو پھر اپنی ساس کے ساتھ حرم آئی تین (۳) مرتبہ عرض کیا: یا موت! یا شفا! تضرع وزاری کے بعد نیند آ گئی خواب دیکھا: میں گھر واپس آ گئی ہوں شوہر سے اپنے شفا کی بات بیان کر رہی ہوں: امام رضا علیہ السلام کا حرم مطہر سادات کرام سے پُر ہے سب کے سر پر سبز عمامے تھے اتنے میں دیکھا کہ میری ساس نے زور سے میری گردن کے پیچھے مارا کہ یہاں شفا کے لئے آئی ہو یا تماشا کے لئے!

میں خواب سے بیدار ہوگئی اپنی ساس کو نہ دیکھا بعض لوگ کہہ رہے ہیں صبح ہوگئی ہے اٹھو نماز پڑھ لیں. میں اٹھی حضرت کا لطف ہوا کوئی درد باقی نہ رہا اپنی ساس کا انتظار نہ کیا فوراً دوڑتی ہوئی حرم سے باہر نکلی اور اپنے اعزاء و اقرباء کو شفا کی اطلاع دی.

کسے در این درگہ نیامد باز گردد ناامید گر گدا، کاہل بود تقصیر صاحب خانہ چیست؟

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل دوّم، ۱۰۱، ۱۰۲، کرامت نمبر ۱۰)

معجزہ نمبر ۳۰

پیر درد کے باعث، زندگی سے مایوسی، مشلول پر لطف امام طوسی

فجر جمعہ ۲۳ ذالحجہ ۱۳۴۵ھ کو کربلائی غلام حسین کو شفا ملی ان کی حالت سے بہت لوگ باخبر تھے ان کی شفاء مانند آفتاب، روشن تھی سیدؒ، ان سے نقل کرتے ہیں کہ میں بجنورد (مشہد کے ایک شہر) کا باشندہ تھا لیکن نیشاپور میں ساکن تھا میرے بائیں پیر میں درد ہوا بہت علاج کیا کوئی اثر نہ ہوا سر و گردن کے علاوہ میں اپنے کسی حصہ کو حرکت نہیں دے سکتا تھا مرض اس قدر بڑھ چکا تھا مجھ کو کئی مرتبہ اِدھر اُدھر لے جایا گیا جگہ بدلتی گئی ہر جگہ لوگ میرے مرض سے مایوس ہوگئے میں نہایت پریشان تھا در در کی ٹھوکر کھائی زہر حاصل کیا کہ کھا کر مر جاؤں تا کہ لوگوں کو مجھ سے نجات مل جائے.

بعض لوگ سمجھ گئے میرا علاج شروع کردیا موت سے نجات دی میں برابر حضرت رِضا علیہ السلام سے توسل کرتا رہا خصوصاً اس شب جمعہ کو جو شروع سے میں اسی حالت میں پڑا تھا راز و نیاز کی حالت میں صبح تک رہا یکایک ایک سید بزرگوار کو دیکھا انھوں نے میرے پیر پر مارا کہ اٹھو! میں نے عرض کیا: میں سینہ سے پیر تک شل ہوں اٹھنے کی طاقت نہیں. فرمایا: ''اٹھو! شفا پا گئے ہو! کیا مجھے پہچانتے ہو؟''

یہ کہہ کر غائب ہوگئے بہترین خوشبو پھیلی دل میں سوچا دیکھوں اٹھ پاتا ہوں. اٹھا تو دیکھا پورے بدن پر کنٹرول ہے امام علیہ السلام کی برکت سے ایک نئی جان میرے بدن میں آگئی پھر داہنے بائیں دیکھتے ہوئے آنکھوں کو ملا کہ میں بیدار ہوں یا خواب میں پھر دوڑنے لگا یقین کرلیا کہ حضرت نے مجھے شفا عطا کی.

اس کے بعد میں قریب کے اس تاجر کے پاس گیا جو مجھ پر رحم کرکے میری کفالت کرتا تھا اس کو شفا کی خبر دی بتایا کہ میں صفائی و غسل زیارت کے لئے حمام جارہا ہوں تم میرے لباس لے آنا حمام پہنچا تو حمام کے مالک نے تعجب سے پوچھا: تم کیسے آئے ہو؟ بتایا: اپنے پیروں سے چل کر آیا ہوں کیوں کہ حضرت امام رِضا علیہ السلام نے مجھے

شفاعطا کی. (کرامات رضویہ: جلداوّل، فصل دوّم، ص۱۰۲ تا ۱۰۴، کرامت، نمبر۱۱)

﴿معجزہ نمبر۳۱﴾

﴿مشلول ''میر بابا'' تبریزی کی حرم رِضا علیہ السلام میں شفایابی﴾

کتاب کرامات میں ہے کہ ۲۱/ جمادی الثانیہ ۱۳۲۸ھ کو ''میر بابائے تبریزی'' کو شفا ملی جیسا کہ مجھ سے ثقۂ جلیل وسید نبیل میر سید محمد اصفہانی نوۂ میر سید حسن معروف بہ مدرس نے بیان کیا کہ ''میر بابا'' نے مجھ سے نقل کیا: میرا وطن تبریز کے ایک دیہات میں ہے شل ہونے سے پہلے مجھے اذان کہنے کا بہت شوق تھا لہٰذا اذان کہتا تھا مگر شل ہونے کے بعد اذان پر قادر نہ تھا اطباء نے بہت علاج کیا کوئی اثر نہ ہوا. مجھے خبر ہوئی کہ محلّہ کے کئی افراد امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے جارہے ہیں میں نے بیان کیا تو مجھے بھی گاڑی پر بیٹھالیا ہم چلے. گاڑی میں ایک بابیہ (پیروِ آئینِ سید علی محمد شیرازی جو اپنے کو باب اللہ سمجھتا تھا) فرقہ کا آدمی تھا مجھے شل دیکھ کر ساتھیوں سے کہا: اس کو کیوں لائے؟ لوگوں نے کہا: یہ حضرت امام رِضا علیہ السلام سے شفا کے لئے چل رہا ہے.

اس خبیث نے استہزاء کیا ہم مشہد پہنچے میں نے تین (۳) دن تک گردن میں شال باندھ کر ضریح سے باندھ دیا متوسل ہوا پھر روز مذکور غروب سے پہلے دیکھا کہ ضریح کے اندر ایک بزرگوار ہیں ان کا پورا لباس یہاں تک کہ عمامہ بھی سبز ہے مجھ سے فرمایا: ''اٹھو اذان کہو!'' میں نے عرض کیا: میں قادر نہیں ہوں. فرمایا: ''میں کہہ رہا ہوں! اذان کہو!'' میں اٹھا اور اذان کہنے لگا. لوگوں نے کہا: ابھی نماز کا وقت نہیں ہوا ہے کیوں اذان کہہ رہے ہو؟

مجھ کو اذان کا شوق تھا ان کی طرف کوئی توجہ نہ دی اذان کہتا رہا میرے پاس لوگوں کا ہجوم ہوگیا بعض نے کہا: ارے یہ وہی شل ہے جو تین (۳) دن سے اٹھنے پر قادر نہ تھا میرا لباس پارہ پارہ کرڈالا میں نے فوراً ضریح سے شال کو کھولا اور حرم کے اندر سے صحیح وسالم باہر آگیا. (کرامات رضویہ: جلداوّل، فصل سوم، ص۱۰۶، ۱۰۷، کرامت نمبر۱)

﴿معجزہ نمبر۳۲﴾

﴿نابینا، یتیم ولطیم بخارائی بچہ کی شفایابی﴾

کتاب کرامات میں ہے کہ ۲۹/ رجب ۱۳۵۸ھ کو اوّل شب میں بخارا کے ایک نابینا بچہ کو شفا ملی جیسا کہ شیخ ثقہ جلیل عبدالخالق بخارائی پیش نماز جو بچہ کے حالات سے مطلع تھے انھوں نے مجھ (آقائے مروج صاحبِ کتاب کرامات رضویہ) سے بیان کیا: جب بخارا میں بچہ کے والد کا انتقال ہوگیا تو اس کی ماں لے کر مشہد مقدس آگئی چند دنوں میں اس کا بھی انتقال ہوگیا بچہ بخارائیوں کے مسافر خانہ کے ایک کمرہ میں رہنے لگا ایک رات کمرہ میں اکیلا تھا

ڈر گیا رویا اور اس قدر آنسو بہا کہ وہ نابینا ہو گیا چونکہ اس کا کوئی سرپرست نہ تھا لہٰذا میں اس کو مشہد کے مشہور ڈاکٹر فاضل کے پاس لے گیا یہ آنکھ کا اسپیشلسٹ (ماہر) تھا معائنہ کے بعد ایک بہانہ سے کہا:

دو (۲) دن بعد لایئے گا. دو (۲) دن بعد جب بچہ تنہا گیا تو دوسرا بہانہ کیا کہ معائنہ کرنے والا شیشہ ہی ٹوٹ گیا ہے. وہ بچہ لوٹ رہا تھا وہاں ایک یہودی تھا یہ ان لوگوں میں سے تھا جو مشہد میں ''جدید الاسلام'' کے نام سے مشہور ہیں اس کو جب بچہ کی مفلسی و نابینائی، معلوم ہوئی تو کہا تھا میں علاج کے لئے سو (۱۰۰) تومان دوں گا بچہ نے یہ سن کر کہا تھا کہ میں ''جدید'' کا پیسہ نہیں بلکہ امام رضاؑ سے شفا چاہتا ہوں.

پھر وہ بچہ چاندی والی جالی کے پیچھے دار السیادہ میں امامؑ سے متوسل ہوا اس کا بیان ہے کہ مجھ کو نیند آ گئی دیکھا کہ ایک سید بزرگوار ضریح سے باہر نکلے سفید لباس پہنے ہوئے کمر میں سبز شال باندھے ہیں سر برہنہ تھا پوچھا: ''کیا چاہتے ہو؟'' عرض کیا: اپنی آنکھیں! حضرت نے ایک ہاتھ میرے سر کے پیچھے اور دوسرا ہاتھ میری آنکھ پر پھیر دیا. میں بیدار ہو گیا، شفا پا گیا اور ساری چیزیں دیکھنے لگا. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۰۷، ۱۰۸، کرامت نمبر ۲)

معجزہ نمبر ۳۳

کاشمری عاشق واقعی کا وصال دائمی

صاحبِ کرامات نے لکھا ہے کہ حاج شیخ محمد کفش دار معروف بہ روحانی جو مشہد کے معتبر ذاکر ہیں انھوں نے میرے ایک نیک دوست کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ میں عید نوروز کو تحویل سال کے وقت حضرت رضاؑ کے حرم مطہر میں تھا اس وقت اتنا مجمع ہوتا ہے کہ جان کا خطرہ لاحق ہوتا ہے. بہر حال اس دن تنگی میں اپنے پہلو میں ایک جوان کو دیکھا جو بڑی زحمت سے بیٹھا تھا مجھ سے کہا: ''جو کچھ طلب کرنا ہو حضرت سے طلب کر لو!''

میں نے مذاق سمجھا گویا وہ متوجہ ہو گیا تو اس نے کہا: ''یہ نہ سوچنا کہ میرا عقیدہ خراب ہو گیا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ میں نے حضرت کا بہت بڑا معجزہ دیکھا وہ یہ ہے کہ میں کاشمر (جس کا پرانا نام ترشیز ہے) کا رہنے والا ہوں میرے باپ میری طرف توجہ نہ دیتے تھے لہٰذا میں بغیر اجازت پیدل مشہد آ گیا کسی سے تعلقات نہ تھے لہٰذا سیدھے حرم آ گیا زیارت کی اس وقت ایک لڑکی پر نظر پڑ گئی اس کی ماں بھی ساتھ میں تھی میرے دل میں اس کا عشق پیدا ہو گیا پریشان ہو گیا حضرت سے رو رو کر دعا کی کہ وصال نصیب ہو، گریہ کرتے کرتے بیخود ہو گیا نماز مغرب کے بعد پھر ایسا ہی کیا حرم بند کرنے کا وقت ہو گیا مجبوراً باہر نکلا جوتے لینے آیا تو آخر میں صرف میرے جوتے بچے

تھے وہاں ایک آدمی میرے انتظار میں بیٹھا تھا مجھ کو دیکھ کر پوچھا: ''نصر اللہ کاشمری تم ہو؟''

میں نے کہا: ہاں! کہا: میرے ساتھ چلو! میں سمجھا کہ میرے بابا نے میرے پکڑنے اور کاشمر بھیجنے کا بندوبست کیا ہے کیوں کہ میں بغیر اجازت کے آیا تھا بہر حال مجھ کو ایک خوبصورت مکان میں لے گیا ایک کمرہ میں بھیجا دیکھا کہ ایک محترم شخص بیٹھا ہے مجھ کو دیکھ کر احترام کیا پوچھا: ''میرزا نصر اللہ کاشمری تم ہو؟'' میں نے کہا: ہاں! انھوں نے کہا: بہت اچھا! پھر نوکر بھیج کر اپنی بھابھی کو بلایا ان سے اس طرح بیان کیا:

''میں آج ظہر بعد سویا تھا میری لڑکی اپنی ماں کے ساتھ زیارت کے لئے گئی تھی خواب دیکھا کہ ایک شخص نے آکر دروازہ پر کہا: ''حضرت رضا علیہ السلام تم کو طلب فرمارہے ہیں''. میں فوراً اٹھ کر ایوان طلا میں پہنچا دیکھا کہ حضرت ایوان میں ایک چھوٹے سے قالین پر تشریف فرما ہیں مجھ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: ''اس میرزا نصر اللہ نے تمھاری لڑکی کو دیکھا اس کا مجھ سے مطالبہ کر رہا ہے لہٰذا تم اس کی شادی کردو''!

میں بیدار ہوا تو ایک شخص کو کفشداری کے پاس معین کر دیا کہ تلاش کر کے لائے چنانچہ وہ تلاش کر کے لایا ہے یہ حاضر ہے. پھر اپنی بھابھی سے پوچھا: تمھاری کیا رائے ہے؟ بھابھی نے کہا: جب امام علیہ السلام کا حکم ہے تو میں کیا کہوں؟''

جوان کا بیان ہے کہ میں یہ باتیں سن کر رونے لگا خلاصہ یہ کہ میری شادی ہوگئی حضرت رضا علیہ السلام کے لطف وکرم سے وصال حاصل ہوا اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ حضرت سے اپنی حاجت طلب کرو''! (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۰۹، تا ۱۱۱، کرامت، نمبر ۳)

معجزہ نمبر ۳۴

مشلول سبزواری کی سرکاری فوجی نوکری سے دست برداری، حرم میں شفایابی

صاحبِ کرامات نے لکھا ہے کہ میرزا ابوالقاسم خان بن علی خان تہرانی جو ایک صالح و متقی شخص اور میرے دوست تھے ان کا بیان ہے کہ مجھے جو حضرت رضا علیہ السلام کے معجزات یاد ہیں ان میں سے ایک معجزہ میرزا آقائے سبزواری کا شفا پانا بھی ہے:

وہ فوجی تھے پیر کا گوشت اور اس کی رگیں بالکل جل گئی تھیں بہت علاج کیا مگر اٹھنے بیٹھنے کی طاقت نہ آسکی ایک رات بہت گڑگڑائے حضرت رضا علیہ السلام کی طرف رخ کر کے عرض کیا: اے فرزند رسول خدا! میں سید اور آپ کے خاندان سے تعلق رکھتا ہوں کیا آپ مجھ مجبور کی مدد نہ کریں گے؟

شدتِ گریہ سے نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ ایک سید بزرگوار میرے پاس موجود ہیں پوچھا: کیسی حالت ہے؟ میں نے فوراً ہاتھ پکڑ کر عرض کیا: آپ کون ہیں؟ جو میری حالت پوچھ رہے ہیں سبز واری ہیں یا میرے رشتہ دار؟ فرمایا: میں جو بھی ہوں اس سے کیا مطلب! تمھاری عیادت کو آیا ہوں. عرض کیا: میں آپ کو پہچاننا چاہتا ہوں کیوں کہ ابھی تک کسی نے میری احوال پرسی نہ کی. فرمایا: ''تم کس سے متوسل ہوئے؟''

عرض کیا: حضرت رِضا علیہ السلام سے. فرمایا: ''میں وہی ہوں.''

جیسے ہی یہ فرمایا میں نے عرض کیا: میرے دونوں پیر شل ہو چکے ہیں. فرمایا: دیکھوں! میرے دونوں پیروں پر نیچے سے اوپر تک دست مبارک پھیر دیا خواب میں احساس کیا کہ میرے پیروں میں نئی جان پڑ گئی ہے.

بیدار ہوا پیر کے انگوٹھے میں حرکت ہوئی تعجب کیا پھر پورے پیر کو حرکت دی خواب سچا تھا حضرت نے شفا دے دی شوق سے یہ آواز بلند ہوئی رونا شروع کر دیا تو دوسرے مریض بیدار ہو گئے کہا: سید! دیوانہ ہو گئے ہو! رو رہے ہو، ہماری نیند خراب کر رہے ہو!

میں نے کہا: تم کو کیا پتہ آج رات امام رِضا علیہ السلام میرے سرہانے آئے مجھے شفا عطا کی. میں صبح کو مکمل شفا کے ساتھ مریض خانہ سے باہر نکلا اور توبہ کر لی کہ سرکاری نوکری چھوڑ دوں گا لہٰذا آجکل گھوم گھوم کر اپنا سامان لے کر کوچوں میں اِدھر اُدھر بیچتا ہوں. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۱۲، ۱۱۳، کرامت نمبر ۴)

معجزہ نمبر ۳۵

متعصب، منکر معجزہ، گمراہ بہائی کی درخواست پر شیعہ زائر کے لئے فوراً گرم روٹی

کتاب کرامات میں ہے کہ اس سے پہلی والی کرامت کے ناقل میرزا ابو القاسم خان نے مجھ سے فرمایا کہ میرے ایک دوست زین العابدین خان بہت عبادت گزار تھے وہ مجھ سے سات (۷) ماہ قبل مشہد مقدس آئے جب مشہد سے واپسی پر تہران آئے تو مجھ سے نقل کیا:

واپسی پر راستہ میں ایک ایسے آدمی کا ساتھ ہوا جس کے مذہب کا علم نہ تھا بعد میں پتہ چلا کہ وہ بہائی ہے راستہ میں بحث ہوئی پتہ چلا کہ یہ بہائی لوگ معجزہ کے منکر ہیں. اس نے مجھ سے کہا: تم لوگ قائل ہو کہ تمہارے امام علیہ السلام کی حیات و ممات یکساں ہے امام علیہ السلام معجزہ دکھاتے ہیں اور عجیب و غریب چیزیں دکھاتے ہیں اس وقت جب کہ ہم سوار ہیں راستہ چل رہے ہیں تم اپنے امام حضرت رِضا علیہ السلام سے درخواست کرو کہ فوراً تم کو ایک گرم روٹی دے دیں پھر تم مجھ کو دے دینا تا کہ میں تصدیق کر دوں کہ تمہارے امام علیہ السلام معجزہ دکھا سکتے ہیں.

اس خبیث کے کہنے سے میں بہت منقلب ہوا میری حالت بدلتی رہی خدا بہتر جانتا ہے میں حیران تھا کہ اس کو کیا جواب دوں! نہایت پریشانی کے عالم میں کہا: ''ابھی تمہارا جواب دوں گا''! پھر بے اختیار تیزی سے اپنا ہاتھ عبا کے اندر ڈالا میرے ہاتھ میں ایک گرم روٹی آگئی بہت تعجب کیا نکال کر اس کو دے دیا اس کا رنگ اڑ گیا۔[فَبُهِتَ الَّذِیْ کَفَرَ : وہ کافر ہکا بکا ہو کر رہ گیا!(بقرہ:۲/۲۵۸۔ف] لیکن گمراہی سے ہدایت کی طرف آنے کے بجائے بغض وعناد میں اور اضافہ ہو گیا۔(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص۱۱۴، کرامات نمبر۵)

معجزہ نمبر ۳۶

ایک بحرینی زائر کی بے بسی، زادِ راہ کی فراہمی

سید جلیل آقائے حاج میرزا طاہر بن علی نقی حسینی جو مشہد کے ذاکر اور حرم کے خدام کشیک چہارم (چوتھی ڈیوٹی وشفٹ کے خادم) میں سے تھے وہ ناقل ہیں کہ جس رات میری خدمت کا نمبر تھا زائرین، دروازہ بند کرنے کے وقت چلے گئے ہم نے جھاڑو دی دیکھا کہ ایک عرب زائر ضریح کے سرہانے بیٹھے ہیں امام علیہ السلام سے محو گفتگو ہیں مگر ہم ان کی عربی نہ سمجھ سکے ہمارے کانوں میں پیسے کی جھنکار آئی جیسے چاندی کی ایک مشت دو(۲) ریالی ان کے ہاتھوں میں آگئی ہو ہم نے قریب جا کر پوچھا: کیا خبر ہے پیسہ کہاں سے آیا؟

انھوں نے اپنی زبان میں کہا: ''حضرت رضا علیہ السلام نے مجھے مرحمت فرمایا ہے!'' ان کو دفتر میں لائے ایک عربی داں سے کیفیت پوچھی گئی تو پتہ چلا کہ میں بحرینی ہوں پیسے ختم ہو گئے تھے حضرت سے سفر کے اخراجات طلب کیا میرے ہاتھوں میں پیسے آگئے۔ ناقل سید کا بیان ہے کہ ہم نے پیسے شمار کئے تو اس زمانہ کے ''دس(۱۰) تومان چار(۴) ریال، دو قرانی چرخی'' کی صورت میں تھے....(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص۱۱۶، ۱۱۷، کرامت نمبر۶)

معجزہ نمبر ۳۷

مشلول سیستانی کی روضہ خوانی ان پر امام علیہ السلام کی مہربانی، شفائے جاودانی

صاحبِ کرامات نے لکھا ہے کہ شب چہار شنبہ ۱۶/شوال ۱۳۷۱ھ کو سید عبد اللہ ذاکر اہل بیت علیہم السلام ابن سید حسن سیستانی کو چار(۴) سال شل ہونے کے بعد شفا ملی خود میں نے بھی بارہا ان کو حرم کے اندر شل دیکھا تھا بعض عورتیں ان کو پیسہ دے کر مصائب پڑھواتی تھیں وہ اس طرح اپنا خرچ چلاتے تھے ایک دن میں ان کے پاس حرم کے اندر تلاوت قرآن میں مشغول تھا مجھ سے استخارہ کرایا کہ میں جس مکان میں نیچے رہتا ہوں جگہ بدلنا چاہتا

ہوں مگر مالک وغیرہ میرے بچوں سے اچھے تعلقات پیدا کر چکے ہیں وہ ہمارے جانے پر راضی نہیں ہیں.

ایک عرصہ کے بعد نقارہ کی آواز سنائی دی جب میں نے دریافت کیا تو پتہ چلا کہ مشلول سید کو حضرت نے شفا دے دی بعض بزرگ علماء کے نزدیک ان کی شفا، ثابت ہو چکی ہے اور ''روزنامہ خراسان'' میں بھی یہ خبر شائع ہو چکی ہے لوگوں کی خوشحالی کے لئے نقارہ بجایا جا رہا ہے. چند دنوں بعد سید سے میری ملاقات ہوئی پوچھا تو مفصل طور سے بیان کیا جس کا خلاصہ یہ ہے:

''میں بارہ (۱۲) سال سے درد و مرض میں مبتلا ہوں آٹھ (۸) سال تک اسپتالوں میں علاج کیا کوئی اثر نہ ہوا بلکہ مریض خانہ شاہ رضا علیہ السلام میں مشلول ہو گیا مجھ کو جواب دے دیا گیا چار (۴) سال تک مشلول رہا شفا پانے سے پہلے ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے میرا دل، کباب ہو گیا میں منقلب ہو گیا گریہ وتضرع کیا رات کو پریشانی کے ساتھ سو گیا میرے پاس دو (۲) سید بزرگوار آئے ایک تقریباً پچیس (۲۵) سالہ جوان اور ایک بزرگ تھے بزرگ نے فرمایا: ''اٹھو!'' عرض کیا: میں شل ہوں اٹھنے پر قادر نہیں. پھر فرمایا: ''اٹھو!'' میں نے وہی جواب دیا. تیسری مرتبہ لہجہ بدل کر فرمایا: ''اٹھو!'' میں ان بزرگوار کی ہیبت سے بے اختیار اٹھ گیا اور اپنے اندر حرکت کی قوت محسوس کرنے لگا شفا پا گیا.

اپنے گھر والوں کو بیدار نہ کیا صبح ہوئی تو وہ لوگ سمجھ گئے خوش ہوئے سب کو اطلاع دے دی سب نے مجھے صحیح سالم پایا بعض علماء کے پاس لے گئے جو لوگ میرے حالات سے واقف تھے سب نے شفا کی شہادت دی جب یہ بات ثابت ہو گئی تو خوشی کے نقارے بجنے لگے..... .

اس کے بعد آقائے مروج فرماتے ہیں: احتمال ہے کہ وہ جوان حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرزند گرامی حضرت امام جواد علیہ السلام رہے ہوں ان کی ولادت کے بعد امام رضا علیہ السلام پوری رات ان کے گھوارے کے پاس بیدار رہتے تھے، لوریاں دیتے تھے.

امام رضا علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو فرزند کی خبر ولادت دی تو اسی کے ساتھ خبر شہادت بھی دی اور فرمایا:

''یُقتَلُ غَضباً [میرا فرزند] چیرگی و گستاخی سے شہید کیا جائے گا.''

مناسب ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مطہر میں ان کے فرزند حضرت امام جواد علیہ السلام کی شہادت کو یاد کیا جائے اور ان کے پدر بزرگوار کو تسلیت پیش کی جائے ... . (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۱۸، تا ۱۲۰، کرامت نمبر ۷)

﴿معجزہ نمبر ۳۸﴾

روسیاہ، سیاہ روس کا بارگاہ سلطان طوس، روضۂ امام علیہ السلام میں قتل عام، غارت گری، گولہ بارانی سے لوگوں کی حیرانی و پریشانی:

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ کو روسیوں نے سترہ (۱۷) بم، گنبد پر مارے مگر وہ سالم رہا اور آج تک موجود ہے.

آقائے مروج فرماتے ہیں:

خود میں اس نحس دن مشہد مقدس میں موجود تھا مجھے بعض حادثات کی اطلاع ہوئی گویا ابھی تک روسیاہ روسیوں کے توپ کی آواز میرے کانوں میں ٹکرا رہی ہے. میں نے بھی اپنے ولی نعمت حضرت رضا علیہ السلام سے توسل، ان کے بقعۂ منورہ کی عظمت اور کفار کی جسارت اور ان کے فرزند حضرت بقیۃ اللہ امام زمانہ علیہ السلام سے استغاثہ کے طور پر ایک قصیدہ عرض کیا ہے:

مؤلف: اختصار کے پیش نظر صاحبِ کرامات کے چھتیس (۳۶) اشعار سے صرف سات (۷) اشعار کو منتخب کر کے ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے:

﴿اشعار﴾

دارد حرمے بطوس یزدان ملجا و پناہِ اہل ایمان

در سال ھزار و سیصد و سی سال قمری ز بعد ھجران

عصر دھم از ربیع دوم کردند بطوس آتش افشان

پس بے ادبانہ پا نھادند اندر حرم و رواق و ایوان

کشتند گروھے از زن و مرد از کین بگلولہ ھائے سوزان

اے شمس ولایت و ھدایت! تا چند بزیر ابر پنھان!

بنمائے قیام و کن قیامت برکش ز نیام تیغ بُرّان

﴿بارگاہ سلطان طوس پر سپاہ روس کے وحشیانہ حملے﴾

کتاب انقلاب طوس اور کتاب حدیقۃ الرضویہ: شیخ محمد حسن ادیب ہروی دامت برکاتہ میں روسیوں کے حملہ کرنے کی مفصل داستان مذکور ہے میں (آقائے مروّج) صرف اس کا خلاصہ بیان کر رہا ہوں:

توپ سے گنبد پر جو گولے داغے گئے انھوں نے خشت ہائے طلا کو لولہ (نال، نلی) کے مانند بنا دیا لیکن الحمد للہ امام ثامن وضامن علیہ السلام کے معجزہ سے گنبد، منہدم نہ ہو سکا. مغرب سے دو (۲) گھنٹے پہلے سے لے کر آدھے گھنٹے بعد تک توپوں کی آوازوں سے کان بہرے ہو گئے تھے، زمین لرز رہی تھی، زن و مرد، چھوٹے بڑے سبھی لوگ گھروں کے اندر گریہ کر رہے تھے جب توپوں کی آوازیں بند ہوتی تھیں تو اہل شہر کے نالہ وفریاد سے شہر لرز جاتا تھا بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ عرش الٰہی اور فلک چہارم پر قلب حضرت عیسیٰ علیہ السلام لرز جاتا تھا اُس وقت دنیا والوں پر ایک معنی کے اعتبار سے آٹھویں امام علیہ السلام کا غریب الغرباء ہونا ظاہر ہو گیا کیوں کہ ان کے جد مظلوم، حسین علیہ السلام غریب تھے مگر ان کے مددگار موجود تھے اور انھوں نے حضرت پر اپنی جانیں قربان کر دیں امام رِضا علیہ السلام کے تقریباً پانچ ہزار (۵۰۰۰) سے زیادہ افراد وظیفہ خوار تھے لیکن وہ اس بے ادبی کو نہ روک سکے.

اگر ربیع الثانی کی دس (۱۰) تاریخ کو عصر کے وقت مشہد میں توپ سے گولے داغے گئے تو کربلا میں بھی دس (۱۰) محرم کو عصر کے وقت اہل بیت علیہم السلام کے خیموں سے آگ کے شعلے بھڑکنے لگے تھے.

آدھا گھنٹہ رات کا حصہ گزرا تو صحن مطہر میں روسیوں کا ہجوم ہو گیا آستان قدس ان کے تصرف میں چلا گیا جو لوگ فرار نہ کر سکے وہ صحن و رواق کے اندر تھے بہت سے لوگوں نے حرم کے اندر قبر شریف کے پاس جا کر پناہ لی.

کتاب منتخب التواریخ [تالیف: ملا ہاشم خراسانیؒ] میں منقول ہے کہ حرم کے دروازے بند کر دیئے گئے روسیوں نے دیکھا کہ لوگ اندر ہیں دروازے بند ہیں تو کچھ روسی حرم کی چھت پر اور کچھ فولادی جالی کے پیچھے صحن میں اور بعض دار السیادہ کے رواق میں چاندی کی جالی کے پیچھے جا کر ضریح و حرم پر بم چلانے لگے اس طرح حضرت کی قبر کے پاس حرم کے اندر کچھ لوگوں پر بم پڑے وہ شہید ہو گئے.

ایک نیشاپوری زائر حضرت کے سرہانے بیٹھا تھا بچہ کا سر اس کے دامن میں تھا توپ کے گولے سے اس بچہ کا آدھا سر جدا ہو گیا اور وہیں پر ایک شوشتری جوان اپنے ہاتھوں سے ضریح کی جالی پکڑے ہوئے تھا اس کی پیٹھ پر توپ کا گولہ لگا لوگوں کی فریاد بلند ہوئی اُس وقت حرم کے متولی سید مرتضیٰ قلیخانؒ حرم کے اندر تھے انھوں نے ایک ڈنڈے میں رومال باندھ کر دروازہ کے سوراخ سے باہر کیا گویا امان طلب کر رہے تھے روسیوں نے امان دے دی

بمباری ختم ہوئی حرم کے دروازے کھلے روسیاہ روسیوں نے بے ادبی سے آگے قدم بڑھائے اس حرم کے اندر گھس گئے جہاں مومنین کرام وضو وغسل اور نہایت ادب وخضوع کے ساتھ جاتے ہیں خدا، اس کے اولیاء اور ملائکہ سے اجازت لے کر اندر داخل ہوتے ہیں وہ بے حیا کافر، بے ادبی سے اندر چلے گئے اور قبر مطہر پر آ کر جن لوگوں نے پناہ لی تھی، جو زندہ رہ گئے تھے ان کی چھان بین کرنے کے بعد سب کو باہر نکالا تقریباً تین سو (۳۰۰) افراد کو صحن عتیق کے ایک گوشہ میں لا کر رکھا تمام مقتولین وشہداء کو حرم اور اس کے اطراف سے نکال کر صحن کہنہ میں ایک جگہ رکھا اور طالب علموں کو جو صحن، بست اور بازار بزرگ وغیرہ میں تھے رات کے پانچ (۵) بجے تک گرفتار کر کے اسراء کے ساتھ ملحق کیا سب کی تعداد تقریباً ایک ہزار (۱۰۰۰) ہوگئی ان کو محاصرہ میں رکھا عید نوروز کی شب یازدہم تھی بارش شروع ہوگئی اسراء بیچارے تشنہ وگرسنہ ٹھنڈک میں صبح تک یوں ہی پڑے رہے گویا آسمان، غریب الغرباء اور اسیروں کی غربت پر گریہ کر رہا تھا۔

اس دل خراش واقعہ کو نقل کرنے کے بعد آقائے مروج فرماتے ہیں:

مشہد رضوی میں ایک شب یازدہم ایسی گزری اور کربلا میں ایک ایسی شب یازدہم آئی تھی کہ زمانہ نے کبھی ویسی رات نہ دیکھی تھی اور نہ کبھی دیکھے گا ایک طرف حسین مظلوم علیہ السلام کا ٹکڑے ٹکڑے، بے سر و برہنہ بدن، گرم زمین پر پڑا تھا دوسری طرف خیمے لوٹ لئے گئے تھے...

گیارہویں تاریخ کو پورے آستان قدس پر روسیوں کا تصرف و قبضہ ہو گیا لوگوں کو صحن میں جانے کی اجازت نہ دی حد یہ ہے کہ مقتولین وشہداء کے وارثوں کو بھی اجازت نہ دی کہ ان کے جنازوں کو دفن کریں روسیوں نے مقتولین کا فوٹو لیا چند روسیاہ، روس پرست مسلمانوں نے تمام اہم مقامات مثلاً کتب خانہ وخزانہ وغیرہ ان کو بتا دیا چنانچہ ہر جگہ چھان بین کی بہت سی قیمتی چیزیں اور مال واسباب لوٹ کر لے گئے مگر اشرار وفتنہ پرست لوگ غروب ہی کے وقت فرار کر چکے تھے۔

عصر کے وقت اسراء، آزاد کر دیئے گئے سب اپنے اپنے مقام پر پہنچ گئے مگر ہائے! کربلا میں گیارہویں تاریخ کو اسیران آل محمد علیہم السلام کو آزادی نصیب نہ ہو سکی بلکہ انھیں مجبور کر کے اونٹوں پر سوار کر کے کوفہ لے جایا گیا۔

کتاب نفس المہموم کے صفحہ ۲۰۳ پر ہے کہ گیارہویں محرم کو عمر سعد ملعون نے حکم دیا کہ نجس مقتولین کو جمع کیا جائے پھر ان پر نماز پڑھی گئی اور انھیں دفن بھی کیا گیا لیکن ملعون نے فرزند حضرت زہراء (علیہا السلام) اور ان کے اصحاب کے لاشے زمین گرم پر چھوڑ دیئے...

دوشنبہ ۱۲؍ربیع الثانی کے اہم واقعات

روسیوں نے صحن میں پڑے ہوئے مقتولین کے لاشوں کو دفن کرنے کے لئے ان کے وارثوں کو اجازت دی تمام زن و مرد نالہ وشیون کرتے ہوئے جنازوں کو لے کر قبرستان ''باغ رضوان'' کی طرف چلے جس جنازہ کو اٹھاتے اس پر لوگوں کا ہجوم ہو جاتا تھا کہ یہ کس کا جنازہ ہے؟ قتلگاہ مشہد میں قتلگاہ کربلا کا حزن وغم تازہ ہو گیا.

آج بارہ تاریخ دفن شہدا کی مناسبت سے ہم کو کربلا کی تاریخ یاد آتی ہے: **لا یَومَ کَیَومِ الحُسَینِ** (علیہ السلام) عاشور کو آل رسولؐ پر جو مصائب پڑے یہاں مشہد میں کسی پر بھی ویسے مصائب نہ پڑے تھے اور نہ آئندہ ہوں گے کیوں کہ مشہد میں وارثوں نے آ کر نالہ وفریاد کے ساتھ تمام جنازے دفن کر دیئے لیکن شہدائے کربلا (علیہم السلام) کے وارث، دفن کے وقت، موجود ہی نہ تھے بلکہ اسیر ہو کر کوفہ میں تھے قید خانہ ابن زیاد میں تھے ہاں! صرف بیمار کربلا (علیہ السلام) نے اعجاز کے ساتھ آ کر اپنے بابا کا جنازہ دفن کیا.

اگرچہ کربلا میں دفن کے ساتھ نالہ وشیون کرنے کے لئے اہل بیت (علیہم السلام) موجود نہ تھے لیکن بنی اسد کے مرد اور عورتوں نے آ کر گریہ کیا، بیمار کربلا (علیہ السلام) کی مدد کی، شہداء کو دفن کیا، عظیم ثواب حاصل کیا جیسا کہ دمعۃ الساکبہ میں موجود ہے.

ہماری دعا ہے کہ خدایا! ہم کو ان کی زیارت کا شرف عطا کر! ان کے ساتھ محشور فرما! ان کے قاتلوں اور ظالموں پر لعنت بھیج!

سہ شنبہ ۱۳؍ربیع الثانی کے اہم واقعات

آج سے پابندی ہٹی خدام کرام اپنے مجروح دلوں کے ساتھ خدمت کے لئے آئے مرحوم حاج ملاّ ہاشم جن کا شمار مشہد کے علماء میں تھا اپنی کتاب منتخب التواریخ میں فرماتے ہیں:

آج متولی باشی نے میرے پاس ایک شخص کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ میں حرم کو پاک کرنے کے لئے حاضر ہو جاؤں تو میں نے جا کر دیکھا کہ قبلہ کی جانب کمروں میں حرم کے آگے توپ لگے ہوئے ہیں ان پر مامور افراد موجود ہیں بعض روسیاہ، روسی سپاہ گھوڑوں پر سوار ہیں بعض خدام کی جھاڑو سے سرگین اسپ کی صفائی میں مشغول ہیں.

میں یہ دیکھ کر مبہوت ہو کر بیٹھ گیا پھر چند علماء اور خدام کے ساتھ حرم مطہر کے اندر گیا دیکھا کہ فرش، زمین، دیوار اور ضریح مبارک پر خون لگا ہوا ہے ہم زحمت ودقت کے ساتھ صفائی میں مشغول ہو گئے اس وقت آب قلیل

سے پاک کیا پھر چند کر پانی لاکر حرم کی زمین کو پاک کیا۔"

خلاصہ یہ کہ تیرہویں (۱۳) سے لے کر پندرہویں (۱۵) ربیع الثانی کے غروب تک لوگ پاک صاف کرتے رہے اور سولہویں (۱۶) کی شب سے دوستوں کے لئے حرم کا دروازہ کھلا لوگ اشک بہاتے ہوئے مشرف ہوئے، گنبد پر نظر اٹھاتے تو، توپوں کے نشان دیکھتے توپوں سے دیواروں میں سوراخ ہو گئے تھے ایک مدت تک اہل مشہد جب حرم آتے تو ان کے اندر حالت بکاء وانقلاب ہوتی تھی... تفصیل کے لئے مطالعہ فرمائیے کتاب بدر فروزان: عباس فیض جو ۱۳۶۴ھ میں شائع ہوئی۔

مسجد میں شہید ہونے والوں کو مامورین نے گاڑیوں میں بھر بھر کر بغیر غسل وکفن اور بغیر نماز کے لے جا کر دفن کر دیا۔ حدیقۃ الرضویہ صفحہ ۲۷۴ پر ہے کہ مقتولین و مجروحین کی تعداد ایک ہزار (۱۰۰۰) تک بتائی جارہی تھی لیکن مجھے جو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا وہ یہ کہ ان کی تعداد آٹھ سو پچاس (۸۵۰) سے زیادہ تھی نیز نقل کیا ہے کہ مقتولین کو چند بڑی گاڑیوں میں بھر کر چند مختلف جگہوں پر شہر کے باہر دفن کیا بہت سے افراد صرف زخمی تھے مگر ان کو بھی زندہ ہی دفن کر دیا۔ (انتہیٰ)

اس کے بعد آقائے مروج فرماتے ہیں:

درحقیقت مقتولین کی جو تعداد بیان کی گئی وہ صرف ایک اندازہ ہے خدا اور اس کے اولیاء کے علاوہ کوئی نہیں جانتا خدا کے ایک بزرگ ولی حضرت رضا علیہ السلام بھی ہیں جیسا کہ حضرت نے ایک خواب میں یہ تعداد بیان فرمائی:

ایک مخدرۂ علویہ (جن کا نام بتانے سے پرہیز کیا جارہا ہے) کے حوالہ سے بعض ثقات نے نقل کیا ہے کہ مسجد میں قتل عام کے بعد شب ۱۳ ربیع الثانی کو میں نے خواب دیکھا کہ دارالسیادۃ میں آئی ہوں حرم کے اندر جانا چاہتی ہوں دیکھا پورے دارالسیادہ میں بہت بڑا دستر خوان لگا ہے حضرت رضا علیہ السلام حاضر ہیں ہاتھ میں عصا ہے کھانا لانے کا حکم دے رہے ہیں۔ میں نے پوچھا: آقا! کیا خبر ہے؟ فرمایا: "میرے چند مہمان ہیں" پوچھا: کون لوگ آپ کے مہمان ہیں؟ فرمایا: "مسجد میں شہید ہونے والے افراد" پھر پوچھا: ان کی تعداد کیا ہے کہ اتنا بڑا دستر خوان لگا ہے؟ فرمایا: "ایک ہزار ترانوے (۱۰۹۳) لوگ ہیں"۔

حملے کے باعث نقصانات کا تخمینہ

کتاب حدیقہ میں ہے کہ آستان و مسجد کے متولی نے جو نقصانات بتائے وہ یہ ہیں:

آستان کو تین کروڑ ایک لاکھ پچاسی ہزار تومان اور مسجد کو تقریباً پانچ لاکھ (۵۰۰۰۰۰) تومان کا نقصان ہوا۔

اگر لوگ امام رضا علیہ السلام کی ضریح کا روپوش لوٹ کر لے گئے تو کربلا میں بھی اہل بیت عصمت (علیہم السلام) کے اسباب زینت کو لوٹ لے گئے۔ اَلا لَعنَۃُ اللہِ عَلَی القَومِ الظّالِمِینَ. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۲۱، تا ۱۴۹، کرامت نمبر ۸)

معجزہ نمبر ۳۹

حکومت روس کا انجام واختتام، امام علیہ السلام کا انتقام، دو (۲) سچے منام

اس حادثہ کے تھوڑے ہی دنوں بعد دست انتقام الٰہی، آستین قدرت وقہاریت سے باہر نکلا اوران سے ایسا انتقام لیا جو کسی کے ذہن میں خطور بھی نہیں کرسکتا تھا پانچ (۵) ماہ نہ گزرے تھے کہ یورپ کی (بین الاقوامی) جنگ چھڑ گئی جو حکومت تین سو (۳۰۰) سال سے قائم تھی وہ نیست ونابود ہوگئی جس بادشاہ کے تاج پوشی کے جشن میں بہت سے لوگ بھیڑ سے دب کر مرگئے تھے جب اس نے امام رضا علیہ السلام کے روضۂ مبارک پر حملہ کیا تو پوری ذلت سے قتل کردیا گیا اس کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اور وہ اس مصرع کا مصداق بن گیا: **"با آلِ علیؑ ہر کہ درافتاد برافتاد"**

❁ **نسیم شمال نے کہا ہے:**

اشعار

دیشب بسرم باز هوائے سفر افتاد　　در خواب مرا سوئے خراسان گذر افتاد

چشم به ضریح شه والا گهر افتاد　　این شعر همان لحظه مرا در نظر افتاد

"با آلِ علیؑ هر که درِ افتاد بر افتاد"

❁ اس کے بعد آقائے مروّج نے فرمایا:

توپ کے بعد زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ ایک صالح ومتقی شخص جو میرے نزدیک موثق ہیں اور ابھی زندہ ہیں انھوں نے دو (۲) آدمیوں کے دو (۲) خواب بیان کئے:

❁ **خواب نمبر (۱)** مرحوم آقا میرزا طاہر گھڑی ساز کا بیان ہے کہ میں اس حادثہ کے بعد بہت پریشان تھا خواب میں ایک بزرگوار کو دیکھا اگر چہ نہ پہچان سکا مگر ان کو ساری اطلاع تھی میں نے اہل ایمان کی شکایت کی تو جواب میں یہ بیت پڑھا میں سن کر بیدار ہوگیا:

شعر

شاه مردان علی عمرانی　　تیغ داده است دست آلمانی

یہ گھڑی ساز، حرم کی گھڑیاں صحیح کرتے تھے اور توپ بندی میں اسیر ہوئے تھے۔

❁ **خواب نمبر (۲)** ایک شخص توپ بندی میں اسیر ہوا تھا اس کا بیان ہے کہ جب مجھ کو رہائی ملی اور چند روز گزر گئے تو خواب دیکھا کہ حرم پہنچا ہوں میں آگے سے بالا سر کی جانب گیا دیکھا وہاں پر حضرت امام رضاؑ بستر پر سوئے ہیں میں نے آقا کو دیکھ کر کچھ عرض نہ کیا میں مسجد بالا سر سے گزرتے ہوئے پشت سر کی طرف مسجد ریاض کی جانب چلا گیا دیکھا وہاں ایک بہت بدشکل روسی ملعون ٹوپی لگائے ہوئے حیرت میں کھڑا ہوا ہے دونوں آنکھیں لٹک کر چہرہ پر آگئی ہیں میں دیکھ کر ڈر افوراً امامؑ کی طرف واپس آیا کہ عرض کروں مولا! یہ کتا یہاں کیا کر رہا ہے؟ چنانچہ لوٹ کر حضرت کو سلام کیا پھر وہی سوال کیا تو فرمایا: ''یہ روس کا بادشاہ ہے ہم نے ایک کتے کو حکم دیا ہے کہ اس کتے کو اس شکل میں تبدیل کردے۔

بعض ادباء وشعراء نے توپ بندی اور حکومت روس کے زوال کو شعر کی صورت میں تاریخ کے ساتھ بیان کیا ہے:

﴿شعر﴾

بر آمد صدائے ز پطر کراد که شه اشك ریزان ز تخت افتاد

اس کی توضیح یہ ہے کہ لفظ ''شہ'' کے نقطے جو مانند ''اشک'' ہیں جب گرادیئے جائیں تو ''سہ'' ہو جائے گا یہ ابجد کے حساب سے پینٹھ (۶۵) ہوگا اور لفظ ''تخت'' ابجد کے حساب سے ایک ہزار چار سو (۱۴۰۰) ہوگا پس جب ایک ہزار چار سو (۱۴۰۰) سے (۶۵) کو گھٹائیں گے تو (۱۳۳۵) باقی آئے گا چنانچہ اسی سال بادشاہ روس کی حکومت کا خاتمہ ہوا تھا۔

❁ یہ اشعار بھی کتنے بہترین ہیں:

هر بد که می کنی تو مپندار کان بدی ایزد فرو گذارد و گردون رها کند

ثبت است فعلهائے بدت پیش روزگار تا هر زمان که وقت بیند ردّ کند

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۴۹ تا ۱۵۴، کرامت نمبر ۹)

﴿حرم رضوی میں بم گزاری، بروز عاشور، حرم اور زائرین کی بے حرمتی﴾

آقائے عطائی خراسانی نے اپنی کتاب میں لکھا ہے: پہلوی بادشاہ کے زمانہ میں بھی مسجد گوہرشاد اور رواقوں کے اندر وحشیانہ حملوں سے بہت سے بے گناہ، خاک وخون میں غلطاں ہو گئے ایسی نازیبا حرکت کرنے والے

نیست و نابود ہو گئے حکومت اور پورا خاندان ختم ہو گیا ہمیشہ ان پر لعنت برستی رہے گی. (زندگانی امام ہشتم علی بن موسی الرِضا علیہما السلام: ص ۳۹۲، بحوالہ تاریخ آستان قدس رضوی: علامہ عزیز اللہ عطاردی)

۱۴۱۵ھ میں عاشور کے دن ڈھائی بجے دن میں منافقین نے ضریح مطہر کے پاس جو بم چھپا رکھا تھا اس کے پھٹنے سے دس (۱۰) سے زیادہ زائرین شہید اور تقریباً ڈیڑھ سو (۱۵۰) زخمی ہو گئے ان کے بدن کے ٹکڑے ہو گئے، ہاتھ اور پیر الگ الگ ہو گئے جن میں سے مصطفیٰ نام کے ایک پاکستانی زائر بھی تھے یہ ایسی بے حرمتی ہوئی کہ ابھی تک کسی بے دین اور کافر یہاں تک کہ روسیوں اور مغلوں سے بھی نہیں ہوئی تھی سب سے آگے بڑھ گئی!

منافقین کا گمان تھا کہ ضریح مطہر اور روضۂ مبارک کا نام و نشان تک نہ رہ جائے گا، حرم کے تمام زائرین مر جائیں گے مگر غیب سے مدد ہوئی مولا کا اعجاز ہوا صرف ۴۸ر گھنٹوں کے اندر حرم مطہر اپنی پہلی حالت میں آ گیا پھر ہر طرف سے عزادار لوگ ماتمی دستوں کی شکل میں آنا شروع ہو گئے پورے ملک میں سرکاری طور پر ایک ہفتہ کے لئے عزائے عمومی کا اعلان ہو گیا. (زندگانی امام ہشتم علی بن موسی الرِضا علیہما السلام: ص ۳۹۲ تا ۳۹۴)

﴿معجزہ نمبر ۴۰﴾

﴿حقیقی دار الشفا روضۂ امام رِضا علیہ السلام میں مفلوج و اسیر جنگ ترکمن صحرا کو مکمل شفا﴾

جمعرات ۴ر شعبان ۱۳۷۳ھ کو تقریباً غروب کے وقت عبد الحسین پاکزاد ابن خان علی مفلوج کو شفا ملی جیسا کہ روزنامۂ خراسان شمارہ ۱۳۷۷ر میں ہے کہ ان کی عمر تقریباً ساٹھ (۶۰) سال تھی اور تقریباً تیس (۳۰) سال پہلے گولی لگنے سے دونوں پیر اور بایاں ہاتھ مفلوج ہو گیا تھا علاج سے کوئی فائدہ نہ ہوا تو وہ حقیقی دار الشفاء، آستان قدس حضرت رِضا علیہ السلام آئے انھیں شفا ملی.

اہل مشہد کو خبر نہ تھی جب تحقیقات کے بعد یقین ہو گیا تو ۱۷ر شعبان کو خوشی کا نقارہ بجا لوگوں کو خبر ہوئی وہ صحن عتیق کے ایک بالائی کمرہ میں کھڑے ہو کر اپنی داستان سناتے تھے لوگ سن کر گریۂ شوق کر رہے تھے میں [صاحب کرامات رضویہ] بھی اسی وقت پہنچا دور سے دیکھا.

عالم جلیل سید نبیل محمد حسن جرقوئی اصفہانی میر جہانی نے تحقیقات کے بعد خصوصاً اس کرامت کے سلسلہ میں ایک رسالہ لکھا اس میں شفایابی پر لوگوں کی شہادت کو نقل کیا ہے.

اس رسالہ میں خود مفلوج کی زبانی یوں تفصیل بیان کی ہے کہ میں اہل رضائیۂ آذربایجان ہوں ۱۳۰۴ھ شمسی میں جنگ ترکمن صحرا کے دوران میرے دونوں پیروں اور بائیں ہاتھ میں گولی لگ گئی مجھ کو اسیر کر کے ترکمن صحرا

لے جایا گیا تین (۳) سال تک قید رہ کر آزاد ہوا پھر مشہد میں تین (۳) سال تک علاج کیا ڈاکٹروں نے شانہ سے بایاں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا میں ناامید ہو کر اجازت لے کر حرم گیا مجھے دو (۲) افراد مل کر ایوان طلا میں لائے ان کو واپس کر دیا۔

حضرت رضا علیہ السلام سے توسل کیا صفائی کے وقت حرم کے فرش سے جو گرد و غبار نکلے تھے لے کر بدن پر مل لیا اس کے بعد پھر مجھے اسپتال واپس لایا گیا ایک رات بعد ہاتھ کاٹنے کا حکم تھا مگر حضرت کا لطف ہوا پھر علاج شروع ہوا چھ (٦) ماہ میں تقریباً دو ہزار (۲۰۰۰) انجکشن لگے کڑوی، بدمزہ، دوائیں کھلائی گئیں میں عاجز آ گیا سارے ڈاکٹر تھک گئے کوئی نتیجہ نہ نکلا انھوں نے لکھ دیا کہ میرا علاج ہمارے بس میں نہیں ہے۔

میں نے پھر حرم جانے کی درخواست کی اس کو قبول کیا گیا لوگ مجھے خیابان طبرسیؒ لائے میں گر گیا لوگوں نے قہوہ خانہ میں لے جانا چاہا میں نے انکار کر کے حرم جانے کو کہا بہر حال مجھے حضرت کی پائنتی لایا گیا زیارت خوان نے زیارت شروع کی حضرت ابو الفضل العباس علیہ السلام کے نام پر پہنچا میں نے حضرت کو قسم دی کہ میری شفاعت کر دیں کہ خدا مجھے موت یا شفا دے دے میں رو رہا تھا معلوم نہ ہو سکا کہ کیا ہوا مگر ہاں! ایک خوشبو محسوس کی آواز آئی آنکھیں کھولیں تو اپنے سرہانے ایک سید جلیل القدر کو کھڑا ہوا دیکھا فرمایا: ''اٹھو چلو!'' میں فوراً اٹھ گیا میرے اندر کوئی بیماری نہ رہ گئی پورا بدن صحیح سالم تھا۔

﴿شعر﴾

گدائے کوئے توام گرچہ غرق بحر گناہم　　بغیر درگھت، این روسیہ پناہ ندارد

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۵٦ تا ۱۵۹، کرامت نمبر ۱۰)

﴿معجزہ نمبر ۴۱﴾

﴿ایک روسی مسیحی کی طوسی مسیحا کے دربار میں شفایابی، تشرف بہ اسلام پھر شادی خانہ آبادی﴾

ایک روسی عیسائی شفا پا کر مسلمان ہوا اور مسلمان ہونے کے بعد اس کا نام ''مشہدی احد'' رکھا گیا اس کے حالات سے باخبر رہنے والے چند موثق افراد نے خبر دی اور خود میں [صاحبِ کرامات رضویہ] نے بارہا اس کو دیکھا تھا مگر اس واقعہ سے بے خبر تھا۔

جناب محمد علی متخلص بہ ''تائب'' نے اپنے دیوان کے حصۂ دوم میں اس کی شرح و تفصیل نظم کی صورت میں بیان کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

تابع، ناقل ہیں کہ ایک موچی کی دکان سے میرا گزر ہوا جس کا چہرہ روشن مگر زبان میں لکنت تھی اندازہ لگایا کہ یہ ایرانی نہ ہوگا لہٰذا قریب جا کر پوچھا: کہاں کے رہنے والے ہو؟ کہا: ''داستان طولانی ہے فرصت کے وقت بیان کر دوں گا۔'' ایک وقت مقرر ہوا تو اس دن اس طرح بتایا:

''میں پہلے مسیحی تھا اب مسلمان ہو گیا ہوں دو (۲) ماہ کا تھا تو ماں کی طلاق ہو گئی باپ نے دوسری شادی کی دو (۲) سال کا ہوا تو باپ بھی مر گیا میں رشتے داروں کے پاس رہنے لگا جنگ بلشویک چھڑی بادشاہ روس ''نیکلا''، قتل ہوا میں روس سے طوس آ گیا میری عمر سولہ (۱۶) سال تھی مریض ہو گیا شدت بڑھی ایک رات شکستہ دل، پریشان حال ہو کر بارگاہ خدا میں عرض کیا:

خدایا! تجھے عیسیٰ علیہ السلام بن مریم (علیہا السلام) انجیل، موسیٰ (علیہ السلام) وتوریت اور اِس غریب طوس کی قسم! مسلمان لوگ جس کی پوری عقیدت کے ساتھ زیارت کرتے ہیں مجھے شفا عطا فرما!

خواب میں دیکھا کہ حرم حضرت رضا علیہ السلام کے اندر ہوں حرم بالکل خالی ہے میں ڈرا کہ اگر کوئی دیکھ کر پوچھ دے کہ تم مسیحی ہو یہاں تمھارا کیا کام ہے؟ تو کیا جواب دوں گا! یکا یک ضریح سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا جس کی توصیف میں نہیں کر سکتا میری قسمت پلٹی ضریح کا درِ جواہر کھلا صاحبِ قبر نکلے سر پر تاج کے مانند سبز عمامہ اور کمر پر سبز شال تھی سر سے پیر تک نورانی تھے مجھ سے فرمایا: ''اے جوان! تم کس لئے آئے ہو؟''

عرض کیا: میں غریب و بے کس اور مریض ہوں آپ کے حسین چہرہ پر قربان ہو جاؤں جب تک مجھے شفا نہ دیں گے آپ کا دامن نہ چھوڑوں گا۔

﴿ شعر ﴾

شاہ گفتا شو مسلمان لے جوان! تا شفا بدھد خداوند جہان

حضرت نے مجھ پر ہاتھ پھیر دیا میں بیداری کے بعد بالکل صحیح سالم تھا اپنے پڑوسیوں سے خواب کو بیان کیا وہ لوگ مجھ کو آیت اللہ العظمیٰ آقائے حاج آقا حسین (بن محمود طباطبائیؒ، شاگرد صاحبِ عروہ وکفایہ) کے پاس لائے خواب بیان کیا تو تحسین کہا۔

﴿ شعر ﴾

پس حضور عدہ لے از مسلمین من مسلمان گشتم از صدق و یقین

نور ایمان در دلم افروختند مذھب جعفرؑ مرا آموختند

اسلام لانے کے بعد میں جوان تھا شادی کی فکر ہوئی روس واپس گیا چونکہ میری تعلیم بہت اعلیٰ تھی لہٰذا وہاں کارخانۂ کش بافی میں چارسو (۴۰۰) کاریگروں کا رئیس منتخب ہوگیا ان میں ایک باعفت لڑکی بھی تھی دھیرے دھیرے تعلقات پیدا کئے کہا: اگر تم بھی مسلمان ہو جاؤ تو شادی کر کے ایران چلیں گے اس نے قبول کرلیا مخفی طور پر مسلمان بن گئی اس کے اعزاء نے اپنے رسم ورواج کے مطابق مجھ سے شادی کردی اس کے بعد میں نے قانون اسلام کے مطابق شادی کی ایران آکر مشہد میں قیام کیا خدا نے دو (۲) لڑکیاں دیں دو (۲) سید بھائیوں سے ان کی شادی کردی: ا۔عباس کمال ۲۔ مصطفیٰ کمال، دونوں حرم کے اندر زائرین کے لئے زیارت پڑھتے ہیں میں مسلمانوں کی جوتی سل کر افتخار کرتا ہوں۔"

اس کے بعد آقائے مروجؒ فرماتے ہیں: وہ جوان پھر تہران چلا گیا وہاں بھی کفشد وزی شروع کی دو (۲) سال قبل انتقال ہوگیا چند ماہ قبل اس کے داماد عباس کمال سے اس کی خیریت پوچھی تو بتایا کہ انتقال کر گئے نیز بتایا کہ اس کی داستان ویسے ہی ہے جس طرح تابع نے بصورت نظم بیان کی ہے. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۶۰ تا ۱۶۳، کرامت نمبر ۱۱)

﴾معجزہ نمبر ۴۲﴿

خوشحالی میں ضریح مبارک کے اندر ڈالے ہوئے پیسوں کی تنگدستی میں واپسی، جعفری کے لئے شمس طلائی و نقرہ ای بتوسط امام عسکریؑ:

کتاب کرامات میں ہے کہ سید عباس کمال جن کا ذکر اس سے پہلے والی کرامت میں ہوا انھوں نے دار السیادہ "پشت پنجرۂ نقرہ" میں مجھ سے بیان کیا کہ یہیں پر میرا کام زیارت پڑھنا ہے ایک دن میں نے اپنے ایک دوست کو حرم سے باہر نکلتے ہوئے دیکھا میرے پاس آیا تو ایک دوسرے سے احوال پرسی ہوئی مجھے ایسا لگا کہ پیسے نہ رہنے سے پریشان ہے لہٰذا میں نے ایک مشت چاندی کے سکے دے دیئے وہ لینے سے انکار کر رہا تھا تو میں نے کہا: ہم دونوں ساتھی ہیں کبھی میں نے تم سے قرض لیا ہے اور کبھی تم نے مجھ سے لیا ہے لہٰذا اس وقت یہ پیسے قبول کرلو۔ یہ سن کر اس نے لے لیا۔

اس کے بعد ایک مرتبہ اس نے مجھ سے بیان کیا کہ اس دن پیسے دینے کی تفصیل سن لو پھر بتایا کہ اُس دن میں

اس قدر تنگ دست ہو گیا تھا کہ پریشانی کے باعث حضرت کی خدمت میں جسارت کر دی عرض کیا: ''میرے مولا! میں آج نہایت تنگدست ہوں لطف و کرم فرمائیے خود آپ جانتے ہیں کہ کئی مرتبہ آپ کی ضریح میں پیسے چھوڑ چکا ہوں اگر اِس وقت اپنی طرف سے کچھ عنایت نہ فرمائیں تو کم سے کم جو پیسے میں آپ کی ضریح میں چھوڑ چکا ہوں وہی واپس اور عنایت فرمادیں''۔

یہ کہہ کر حرم سے باہر نکلا تو تم نے پیسے پکڑا دیئے جب انھیں شمار کیا تو پتہ چل گیا کہ جتنے پیسے کئی مرتبہ ضریح کے اندر چھوڑ چکا ہوں اتنے واپس مل گئے!

اس کے بعد آقائے مروّج فرماتے ہیں: امام علیہ السلام جانتے ہیں، ہم نادان ہیں ضریح کے اندر پیسے ڈالنے والے کو یاد نہیں رہتا مگر امام علیہ السلام کو معلوم رہتا ہے ظاہر ہے کہ حضرت رِضا علیہ السلام جواد بلکہ ابوالجواد (علیہ السلام) ہیں اگر پوری دنیا جواہرات سے بھری ہو ایک شخص کو عطا فرمادیں تو کچھ بھی نہیں لیکن یہاں پر احتمال ہے کہ حضرت کا مقصد یہ رہا ہوگا کہ ہم ائمہ معصومین (علیہم السلام) ساری چیزوں سے مطلع ہیں، ہمیں پتہ ہے کہ ضریح کے اندر کتنے پیسے چھوڑے ہیں!

یہ کرامت ان کے فرزند حضرت عسکری علیہ السلام کی کرامت کے مانند ہے وہ یہ ہے کہ بحار کی بارہویں جلد میں خرائج راوندیؒ کے حوالہ سے مذکور ہے کہ جناب ابو ہاشم جعفریؓ ناقل ہیں کہ ایک مرتبہ میں امام عسکری علیہ السلام کے ساتھ سوار ہو کر جا رہا تھا راستہ میں میں نے اپنے دل میں سوچا کہ میں مقروض ہوں ادائیگی پر قادر نہیں ہوں۔

حضرت نے میری طرف توجہ کی فرمایا: ''خدا تمھارا قرض ادا فرمادے گا''۔ یہ کہہ کر زمین پر تازیانہ مارا فرمایا: ''لو اٹھا لو مگر کسی سے نہ بتانا!'' میں نے اتر کر شمس طلائی لے کر چھپا لیا پھر راستہ چلنے لگے میں نے دل میں سوچا: اگر اس سے پورا قرض ادا ہو جائے گا تو ٹھیک ورنہ صاحبانِ دَین کو اسی مقدار پر راضی رکھوں گا۔

پھر میں جاڑے کے پوشاک و خوراک کے متعلق سوچنے لگا کہ اگر اس کا بندوبست ہو جاتا تو کتنا اچھا رہتا! جیسے ہی یہ خیال پیدا ہوا پھر حضرت عسکری علیہ السلام نے میری طرف رخ کیا جھکے اپنے تازیانہ سے زمین پر ایک خط کھینچا فرمایا: ''اتر کر لے لو!'' میں نے شمس نقرہ ای کو اٹھا لیا تھوڑا آگے بڑھ کر ہم واپس ہوئے میں نے گھر پہنچ کر اپنے قرض کا حساب لگایا پھر شمس طلائی کا وزن کیا تو وہ بغیر کمی و زیادتی کے قرض کے برابر تھا اس کے بعد جاڑے کے اخراجات کا بغیر تنگی و سختی اور اسراف و فضول خرچی کے ایک اوسط حساب لگایا پھر شمس نقرہ کو وزن کیا تو وہ بھی بغیر کمی و زیادتی کے بالکل برابر تھا! (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۶۳ تا ۱۶۸، کرامت نمبر ۱۲)

معجزہ نمبر ۴۳

مزمن ملیریا اور شفائے امام ضامن غریب الغرباء (علیہ السلام)

کتاب کرامات رضویہ میں ہے: شب ۱۵ / محرم ۱۳۵۴ھ میں سیدۂ موسویہ زوجۂ حاج سید رضا موسوی ساکن گرگان کو شفا ملی جیسا کہ خود سید رضا نے میرے پاس تفصیلی خط میں لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے: میری زوجہ ۹ / ماہ تک مرض ملیریا میں مبتلا رہیں گرگان کے ڈاکٹروں نے جواب دے دیا پھر ہم مشہد آئے وہاں کے بہترین ڈاکٹر غنی سبزواری کا علاج شروع کیا چالیس (۴۰) دنوں تک علاج کیا مرض شدید ہوتا گیا ایک دن میں نے ڈاکٹر سے کہا: اگر آپ کو فیس کی لالچ ہو تو میں دو (۲) ماہ کی فیس ابھی ابھی دے سکتا ہوں مگر علاج جلد کر دیں اگر مشہد میں علاج نہ ہو سکے تو تہران لے جاؤں. ڈاکٹر نے کہا: ''چونکہ مرض مزمن ہے لہٰذا وقت لگے گا''۔

ہم نسخہ لے کر گھر آ گئے. مریضہ نے دوا خریدنے سے روکا اور کہا: ''میں دوا سے اچھی نہ ہوں گی.'' میں نے سمجھایا کہ شفا ملے گی مگر وقت لگے گا لیکن میری بات رد کرتے ہوئے موت کا انتظار کرنے لگیں دوا لایا مگر نہ کھائی مجھے پریشان کر ڈالا رات میں بخار کی شدت ہوگئی میں نے سحر کے وقت اٹھ کر دیوانوں کی طرح بغیر اذن دخول کے ضریح کے پاس جا کر بے ادبی سے عرض کیا: ''چالیس (۴۰) دنوں سے بیمار کو لایا ہوں دعا کرتا ہوں مگر آپ شفا نہیں دیتے اگر نظر لطف فرما دیتے تو شفا مل جاتی''.

ایک گھنٹہ تک گریہ کرنے کے بعد پھر عرض کیا: ''آپ کی دادی حضرت زہراء (علیہا السلام) کی قسم! اگر آپ بزرگواری و آقائی نہ فرمائیں گے تو اپنے جد حضرت امام کاظم (علیہ السلام) سے شکایت کروں گا اگرچہ میں نااہل ہوں پھر بھی آپ کا مہمان ضرور ہوں''.

حرم سے باہر نکلا دوسری رات بخار شدید ہوا تو زوجہ نے مجھ کو بیدار کیا کہا: ''حضرت تشریف لائے ہیں.'' فوراً اٹھا مگر کسی نہ دیکھ کر سوچا کہ بخار کی وجہ سے ایسا کیا ہے لہٰذا دوبارہ سو گیا صبح ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے ہی بیدار ہو گیا دیکھا کہ جو مریضہ اٹھنے بیٹھنے سے عاجز تھی وہ چائے بنا رہی ہے!

میں نے کہا: خادمہ سے چائے بنوا لیتی. کہا: ''آپ کو خبر نہیں ہے کہ ہمارے اور آپ کے چچا نے مجھے شفا دے دی حضرت رضا (علیہ السلام) کی مہربانی ہوئی سارا مرض ختم ہو گیا ہے تو کیوں کسی کی نیند خراب کرتی اور چائے بنواتی.''

پوچھا: کیا ہوا؟ مریضہ نے بتایا: آدھی رات کے وقت مرض شدید ہوا پانچ (۵) حضرات میرے سرہانے آئے ایک کے سر پر عمامہ اور چار (۴) کے سروں پر ٹوپیاں تھیں آپ میری پائنتی بیٹھے تھے عمامہ والے بزرگ نے چاروں سے

کہا: ''دیکھواس کوکون سامرض ہے؟'' سب نے معائنہ کیا ہرایک نے ایک ایک مرض کی تشخیص دی پھران سے عرض کیا: آپ بھی توجہ فرمائیں. انھوں نے دست مبارک بڑھا کر میری نبض پکڑی فرمایا: بالکل ٹھیک ہے کوئی مرض نہیں ہے. ڈاکٹرلوگ اجازت لے کر چلے گئے.

اس بزرگ نے آپ سے فرمایا: ''سید رِضا! تمھاری بیوی شفا پا گئی تم کیوں اتنی فریاد کررہے ہو؟!'' پھر وہ بزرگ رخصت ہونے لگے تو آپ نے دروازہ تک جاکر شکریہ کے ساتھ ان کورخصت کیا آنحضرت خدا حافظ کرکے چلے گئے.

صاحب کرامات نے عرض کیا ہے:

﴿شعر﴾

شنیده ام که عیادت کنی مریضان را　　تبم گرفت و دلم خوش بانتظار عیادت

گر طبیبانه بیائی بسر بالینم　　به دو عالم ندهم لذّت بیماری را

خلاصہ یہ کہ علویہ کے شوہر نے میرے پاس لکھا: ''اُس شب سے شفا پانے کے بعد آج ۱۳۸۲ھ تک میری بیوی کو بخار نہ ہوا'' (کرامات رضویہ: جلداوّل، فصل سوم، ص ۱۶۵ تا ۱۶۷، کرامت نمبر ۱۳)

﴿معجزہ نمبر ۴۴﴾

﴿دونوں آنکھوں کے کورمحمد رِضا کوحرم حضرت رِضا علیہ السلام میں مکمل شفا﴾

کتاب کرامات میں ہے کہ میں اور بہت سے افراد نے اس کو بہت دنوں سے دونوں آنکھوں کا کوردیکھا تھا اس کی بیٹی، باپ کا ہاتھ پکڑ کرچلتی تھی لوگ اسے بھیک دیتے تھے اس طرح سے وہ اپنی زندگی گزار رہا تھا حضرت نے اس کوشفادی تقریباً دس (۱۰) سالوں سے وہ ساری چیزیں دیکھتا ہے اس نے مجھ سے پوری تفصیل بیان کی جس کا خلاصہ یہ ہے:

میں دردچشم میں مبتلا ہوا علاج کیا فائدہ نہ ہوا آخرکار کور ہوگیا سب کچھ تاریک ہوگیا سات (۷) برسوں تک میری لڑکی ہاتھ پکڑ کرچلتی رہی ایک دن روڈ پر مجھ کو پکڑ کرچل رہی تھی تو ایک شخص نے مجھ سے کہا:

''میں خدمت کے لئے یہ لڑکی چاہتا ہوں.'' میں بغیر جواب دیئے چلا گیا مگر اس کی بات کا میرے دل میں بہت اثر ہوا غمگین ہوکر وہیں سے حضرت رِضا علیہ السلام کی طرف رخ کرکے عرض کیا: یا موت! یا شفا! میری زندگی

بہت دشوار ہو چکی ہے پھر اسی طرح لڑکی کا ہاتھ پکڑے ہوئے صحن عتیق میں آیا ایسا لگا کہ تھوڑا تھوڑا گنبد دکھائی دے رہا ہے تعجب کیا ایک گوشہ میں بیٹھ کر گریہ کرنے لگا چند لمحوں میں ساری چیزیں دکھائی دینے لگیں جب اٹھا تو لڑکی نے میرا ہاتھ پکڑنا چاہا میں نے کہا: اب ضرورت نہیں سب کچھ دکھائی دے رہا ہے حضرت نے شفا دے دی لڑکی کو یقین نہ ہوا میں دوڑنے لگا پھر اس کے ساتھ صحن سے باہر آیا۔

صاحبِ کرامات رضویہ فرماتے ہیں: ہم آنحضرتؑ کے دوستدار، ان بزرگوار سے امیدوار ہیں کہ ہم پر بھی ایک نظر لطف فرمادیں تا کہ ہماری باطنی کوری ختم ہو کر ہمارے دل کی آنکھیں نورانی ہوں. ہم عرض کرتے ہیں جیسا کہ نظامی نے کہا ہے:

شعر

یار شو اے مونس غمخوارگان! چارہ کن اے چارۂ بیچارگان!

پیش تو بانالہ و آہ آمدیم معتذر از جرم و گناہ آمدیم

جز رہ تو قبلہ نخواهیم ساخت گر ننوازی تو کہ خواهد نواخت؟!

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۶۷ تا ۱۶۹، کرامت نمبر ۱۴)

معجزہ نمبر ۴۵

مرض کنٹھ مالا کے باعث سرکاری فوجی ملازمت سے نجات، آستان قدس رضوی کی خاک پاک کا اعجاز، خاص وقت تک تھوڑا سا مرض باقی رہنے کا راز:

کتاب کرامات میں ہے کہ صاحبِ مستدرک السفینہ آقائے حاج شیخ علی نمازی شاہرودی نے فاضل کامل شیخ محمد رضا دامغانی کا حوالہ دیتے ہوئے مجھ سے نقل کیا کہ ایک جوان مرض کنٹھ مالا میں مبتلا ہوا بہت علاج کیا کوئی فائدہ نہ ہوا لہٰذا وہ حضرت رضا علیہ السلام سے متوسل ہوا روزانہ حرم جا کر چوکھٹ کی خاک کو جس کا درجہ ورتبہ، عرش کے برابر ہے اپنے مرض کی جگہ ملتا تھا چالیس (۴۰) دنوں تک ایسا ہی کیا اسی دوران اس کو سرکاری فوجی ملازمت کا حکم ہو گیا ڈاکٹر نے معائنہ کے بعد مرض کنٹھ مالا کی وجہ سے اس کو ہمیشہ کے لئے معاف کر دیا وہ جوان چالیس (۴۰) دنوں کا چلہ پورا ہوتے ہوتے آہستہ آہستہ شفا پاتا رہا صرف ایک انگلی کے برابر مرض باقی رہا اس پر حیرت میں تھا کہ کیا راز ہے پھر تہران سے آرڈر آ گیا کہ جن لوگوں کو معاف کیا گیا ہے ان کے بارے میں تحقیق کی جائے کہ آیا

درحقیقت وہ لوگ مریض ہیں یا رشوت لے کرانھیں معاف کردیا گیا ہے لہٰذا جوان کا دوبارہ معائنہ کیا گیا تو وہی بچا ہوا مرض دیکھ کراس کی بیماری کی تصدیق کی گئی اس کو سرکاری فوجی ملازمت سے نجات ملی اس کے بعد بقیہ مرض بھی ختم ہوگیا اس وقت مختصر سا مرض باقی رہنے کا راز معلوم ہوگیا۔

اس کے بعد صاحبِ کرامات رضویہ لکھتے ہیں:

ہمارے مہربان امام علیہ السلام نے سوچا کہ مجھ کو وسیلہ بنائے ہے تو شفا کے ساتھ ساتھ سرکاری فوجی ملازمت سے بھی آسودہ کردوں. ہمارے ائمہ علیہم السلام گزشتہ، موجودہ و آئندہ چیزوں سے باخبر ہیں لہٰذا ہم کو چاہئے کہ سختیوں و پریشانیوں میں ان کی طرف توجہ کریں... (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۶۹، ۱۷۰، کرامت نمبر ۱۵)

﴿معجزہ نمبر ۴۶﴾

﴿مشلول لڑکی کی حرم رضوی میں شفایابی﴾

کتاب کرامات میں ہے کہ تیسری صفر ۱۳۷۷ھ کی شب میں ایک ۱۶ رسالہ لڑکی جو تقریباً آدھے بدن سے شل تھی وہ شفا پا گئی جب میں مذکورہ شب میں سحر کے وقت اذان صبح سے پہلے دارالسیادہ سے مسجد گوہر شاد میں نماز کے لئے جانے لگا تو دارالسیادہ کے میرے دوست ایک جلیل القدر سید نے مجھ سے بتایا کہ میں آج رات یہاں پر خدمت میں مشغول تھا تو حضرت کے بالائے سر مبارک، پشت پنجرۂ نقرہ ایک لڑکی کو دیکھا گری پڑی ہے اس کے پیر پھیلے ہیں میں نے کہا: بے ادبی سے اس طرح یہاں پیر نہ پھیلاؤ!

اس کے پاس موجود عورتوں نے کہا: ''یہ بے چاری مشلول ہے خود پیروں کو نہیں سمیٹ سکتی.'' میں نے کچھ نہ کہا جب سحر کے وقت آیا تو اس کو موجود نہ پایا وہاں پر موجود عورتوں سے پوچھا کہ مشلول لڑکی کہاں گئی؟ انھوں نے بتایا: حضرت رضا علیہ السلام نے اس کو شفا عطا کی وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ چلی گئی.

صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں:

اس طرح کے کرامات بہت زیادہ ہیں ہم نے سنا ہے لیکن یہ توفیق حاصل نہ ہوسکی کہ شفا پانے والوں یا ان کے حالات سے مطلع رہنے والوں سے ہم ملاقات کریں تفصیل اور شفا پانے کی کیفیت کو لکھیں لیکن یہ ایک مسلّم اور یقینی بات ہے کہ متوسلین اور زائرین پر حضرت رضا علیہ السلام کی نظر عنایت بہت زیادہ ہے... (کرامات: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۷۰، کرامت نمبر ۱۶)

معجزہ نمبر ۴۷

مفلوج جوان کے علاج میں تمام ڈاکٹر حیران و پریشان اس پر شاہ خراسان کا لطف و احسان

کتاب کرامات میں ہے: شب جمعہ ماہ ذی القعدہ میں سید علی اکبر گوہری تبریزی کو فلج سے شفا حاصل ہوئی یہ خبر مشہور ہوئی ثبوت کے بعد نقارے بجے جن علمائے کرام نے اس کو دیکھا تھا انھوں نے مجھے خبر دی اس کی تفصیل روز نامہ خراسان شمارہ ۳۶۹۲ میں تصویر کے ساتھ اس طرح شائع ہوئی:

گزشتہ رات مشہد میں امام رضا علیہ السلام کے حرم میں ایک مفلوج جوان کو شفا حاصل ہوئی بازار کے تاجروں نے گزشتہ رات اور دن میں جشن منایا اپنی دکانوں کو تین (۳) رنگ کی جھنڈیوں اور رنگ برنگ کے چراغوں سے زینت دی اس جوان نے ہمارے نامہ نگار کو بتایا:

میری عمر اٹھائیس (۲۸) سال ہے اس مرض میں گرفتاری سے پہلے میرا شغل، بازار تبریزی میں عطر فروشی تھا میں بچپن سے دل کی دھڑکن اور تشنج اعصاب (پٹھوں کی اینٹھن کی بیماری) میں گرفتار تھا تبریزی ڈاکٹروں کے مشورے سے تہران آیا فیروز آبادی اسپتال میں ایڈمٹ ہوا میرے قلب کے اوپر جو خون کا چھوٹا سا ٹکڑا تھا اس کو بجلی کے ذریعہ جلایا گیا غلطی سے میرے دل کے اوپر بجلی دیر تک رہ گئی جس کی وجہ سے آدھا بدن مفلوج ہو گیا اور بائیں آنکھ کی روشنی ختم ہو گئی بہت علاج کیا بدن تھوڑا ٹھیک ہوا روشنی پلٹی مگر بایاں پیر ویسے ہی رہا ڈنڈا لے کر اچھی طرح نہیں چل پاتا تھا مایوس ہو کر پھر تبریز لوٹا پوری دکان، گھر اور جائداد بیچ کر علاج کیا جس سے کچھ سنتا تھا اس کے نسخہ پر عمل کرتا تھا دوبارہ تہران میں ایک روسی اسپتال میں آیا مجھے جواب دے دیا اس کے بعد تبریز کے ڈاکٹر منصور اشرافی کو دکھایا انھوں نے بھی کہہ دیا: ”تم ہمیشہ مفلوج ہی رہو گے!“

اس دن عید نوروز تھی اپنے دوست کے گھر جا کر بتایا انھوں نے کہا: ”میر علی! تم تو ایک متقی و متدین شخص ہو لہٰذا طبیب واقعی حضرت رضا علیہ السلام سے شفا طلب کرو!“ یہ سن کر میرے آنسو جاری ہو گئے فوراً سامان سفر تیار کیا جمعرات کو ساڑھے سات بجے مشہد پہنچا بغیر آرام کئے بڑی زحمتوں سے اپنے کو صحن مطہر میں پہنچایا حرم کے اندر نہ گیا پہلے آ کر غسل زیارت کیا حمام کے اندر موجود لوگوں نے میری حالت دیکھ کر افسوس کیا پھر حرم کے اندر گیا باہر نکلا بھوک شدید لگی تھی کھا کر دوبارہ حرم کے اندر گیا تو باہر نہ نکلا گیارہ (۱۱) بجے رات تک ایک گوشہ میں بیٹھا رہا ایک خادم میری حفاظت کرتا رہا بڑی زحمتوں سے ضریح کے نزدیک گیا بلند آواز سے رونا شروع کر دیا بے حال ہو گیا بیہوشی کے عالم میں ایک نور دیکھا آواز آئی: ”سید علی اکبر! اٹھ جاؤ تم کو خدا نے شفا دے دی۔“ میں اٹھا بغیر ڈنڈا کے

ایک کنارہ جاکر نماز پڑھی شکرِ خدا ادا کیا۔

اسی وقت حرم کے اندر ہی میرے ایک ہموطن نے دیکھ لیا جو اچھی طرح میرے حالات سے واقف تھے تعجب کیا اپنے ساتھ اپنے مسافر خانہ لے گئے مجھ کو آیت اللہ سبزواریؒ کی خدمت میں حاضر کیا گیا مجھ کو دیکھنے والے تمام افراد نے گواہی دی اسی مناسبت سے دس (۱۰) بجے صبح نقارے بجے میں سوچتا ہوں جلد اپنے وطن جاکر خبر دوں اور پہلی فرصت میں پھر دوبارہ امام رضاؑ کی زیارت کے لئے واپس آجاؤں۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۷۱ تا ۱۷۳، کرامت نمبر ۱۷)

معجزہ نمبر ۴۸

شدید بیماری، بیہوشی، حرم رضوی کے اندر قبر شیخ بہائیؒ کے پاس ذاکری اور شفایابی

صاحبِ کرامات نے لکھا ہے کہ چند دنوں پہلے ایک دوست ملا عباس جو مشہد کے نیک لوگوں میں شمار ہوتے ہیں انھوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں کچھ دنوں پہلے مریض ہوا مرض اس قدر شدید ہوا کہ دوا کی ایک گولی بھی نہ کھا سکتا تھا دو تین روز بیہوش پڑا تھا گھر والے تھوڑا تھوڑا پانی میرے حلق کے اندر ڈالتے تھے وہ میری زندگی سے مایوس ہو چکے تھے شب جمعہ یا روز جمعہ (تردید میری طرف سے ہے: صاحبِ کرامات رضویہ) خواب یا بیداری میں دیکھا: حرم کے اندر شیخ بہائیؒ کی قبر کے پاس پہنچا چند لوگ حلقہ بنا کر بیٹھے تھے مجھے پکارا کہ آیئے مجلس پڑھ دیجئے میں بغیر کسی مقدمہ کے کرسی پر بیٹھ گیا چند اشعار جو کبھی دیکھے تھے اچھی طرح یاد بھی نہ تھے انھیں پڑھنا شروع کر دیا اس قدر کہرام بپا ہوا کہ ان میں سے ایک شخص جوتا لے کر اپنا سر پیٹنے لگا یکایک آنکھ کھل گئی حضرت رضاؑ کا لطف ہوا میں شفا پا گیا کھانا طلب کیا تو ظرف حریرہ [پانی، نشاستہ و شکر اور کبھی مغز کو بیدۂ بادام سے مریض کے لئے بنا ہوا کھانا] یا فرنی (یہ تردید بھی آقائے مروجؒ کی طرف سے ہے) آیا کھا کر پھر طلب کیا۔ یہ حضرت رضاؑ کا لطف وکرم تھا... (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل سوم، ص ۱۷۴، کرامت نمبر ۱۸)

معجزہ نمبر ۴۹

کوری سے شفایابی

صاحبِ کرامات نے لکھا ہے: جمعرات ماہ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۴ھ میں علی اکبر اسد اللہی کو کوری سے نجات ملی لوگوں کو اطلاع ہوئی اس کے گزشتہ حالات بتائے اور روزنامہ خراسان میں اس کی تھوڑی سی تفصیل شائع ہوئی لیکن چونکہ ہماری یہ کتاب (کرامات رضویہ جلد اوّل) جلد ہی چھپنے والی تھی لہٰذا اس میں تفصیل نہیں لکھی جا سکی۔ (کرامات

رضویہ: جلداوّل، فصل سوم، ص ۱۷۵، کرامت نمبر۱۹)

معجزہ نمبر ۵۰

ایک کورقمی زائرہ پر نظر لطف حضرت رضاعلیه آلاف التحية و الثناء

صاحب کرامات نے لکھا ہے: شب جمعہ ۴؍جُمادی الاولیٰ ۱۳۸۴ھ کو قم مقدسہ کی ایک اندھی زائرہ کو ۱۱؍بجے شفا ملی خدام نے اطلاع پانے کے بعد مجھ کو خبر دی.

ہم اس سے پہلے بھی کئی مرتبہ یہ بتا چکے ہیں کہ دن رات آنخضرتؑ کے معجزات وکرامات ظاہر ہوتے رہتے ہیں ہم کو اور دیگر افراد کو ان کی خبر تک نہیں ہو پاتی ہے!(کرامات رضویہ: جلداوّل، فصل سوم، ص ۱۷۵، کرامت نمبر۲۰)

معجزہ نمبر ۵۱

ایک کوراردبیلی کی شفایابی

۹؍ذی الحجہ ۱۱۰۵ھ کو ایک اندھے کو شفا ملی وہ اردبیل کا تھا اس کا نام کلب علی تھا ایک شب جمعہ کو خواب میں اس کو بشارت ہوئی کہ طوس پہنچو! وہ بیدار ہو کر مشہد مقدس آیا وہاں امام رضاؑ کو خواب میں دیکھا کہ اپنا دست مبارک اس کی آنکھوں پر پھیرا دعا کی گیارہ (۱۱) افراد اور بھی تھے جو آمین کہہ رہے تھے سو کر اٹھا تو اس کی بینائی واپس آچکی تھی.(کرامات رضویہ: جلداوّل، فصل چہارم، ص ۱۷۷، کرامت نمبر۱)

معجزہ نمبر ۵۲

ایک قندہاری پر چوروں کی ضرب کاری اس کی شفایابی

۱۴؍ذی الحجہ ۱۱۰۷ھ کو قندہار کا ایک شخص جس کو چوروں نے شانہ پر چوری کے بعد زخم لگا دیا تھا اس کا ہاتھ سیدھا نہیں ہو پاتا تھا صرف ایک یا دو انگلیوں میں تھوڑی سی حرکت وقوت تھی وہ حضرت رضاؑ سے متوسل ہوا اسے شفا ملی.(کرامات رضویہ: جلداوّل، فصل چہارم، ص ۱۷۷، ۱۷۸، کرامت نمبر۲)

معجزہ نمبر ۵۳

دونوں آنکھوں کے اندھے تبریزی پر لطف رضوی

کتاب کرامات میں ہے: ۱۵؍رجب ۱۱۱۴ھ کو حاج عبدالصمد تبریزی نے جو دونوں آنکھوں سے اندھے تھے ضریح کے پاس گریہ وزاری کرتے ہوئے شفا طلب کی ان کی دونوں آنکھیں روشن ہوگئیں. میں نے مشاہدہ کیا ثبوت وتحقیق کے بعد خوشی کے نقارے بجے.(کرامات رضویہ: جلداوّل، فصل چہارم، ص ۱۷۸، کرامت نمبر۳)

معجزہ نمبر ۵۴

حرم کے اندر پہنچنے سے پہلے ہی فوراً مشلول کی حاجت روائی

۲۰ر صفر ۱۱۱۶ھ کو زورآباد (مشہد مقدس کے ایک دیہات) کی ایک عورت کے دونوں پیر شل تھے اس کو صحن عتیق، پنجرۂ فولاد کے پاس پشت سر مبارک امام علیہ السلام پر لایا گیا زمین پر رکھتے ہی امام علیہ السلام کی نظر لطف سے وہ فوراً شفا پا گئی خود اپنے ہی پیروں سے چل کر حرم کے اندر جا کر آداب زیارت بجالائی. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۷۸، کرامت نمبر ۴)

معجزہ نمبر ۵۵

دونوں آنکھوں کی اندھی طبسی کی شفایابی

۹ر ماہ مبارک رمضان ۱۱۲۴ھ کو محمد شفیع طبسی کی تقریباً دس (۱۰) سالہ لڑکی جس کی دونوں آنکھیں کور تھیں اس کو شفا ملی. یہ خبر ثابت ہونے کے بعد اسے خلعت سے نوازا گیا اور نقارہ بجایا گیا. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۷۸، کرامت نمبر ۵)

معجزہ نمبر ۵۶

کور دختر مایان پر فیض شاہ خراسان

۶ر جمادی الثانیہ ۱۱۳۰ھ کو مایان (مشہد مقدس کے ایک دیہات) کی نجیبہ نام کی لڑکی کو شفا ملی یہ ایک سال سے درد چشم کے باعث کور ہو چکی تھی چچازاد بھائی سے اس کی منگنی ہوئی تھی اس نے جواب دے دیا تھا وہ پریشان ہو گئی خواب میں ایک سفید پوش بزرگوار نے کہا: ''شہر میں آؤ تو تم کو شفا دیں.'' وہ بیداری کے بعد حرم کے اندر آئی بالائے سر مبارک کسی نے اس سے کہا: ''آنکھیں کھولو! ہم نے تم کو شفا دی.'' وہ اس کے بعد ساری چیزیں دیکھنے لگی. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۷۹، کرامت نمبر ۶)

معجزہ نمبر ۵۷

خواجہ بختیار زمین گیر پر لطف امام دست گیر علیہ السلام

۲۷ر جمادی الاولیٰ ۱۱۳۲ھ کو مجد جو توابع و مضافات کاشمر سے ہے، کے خواجہ بختیار جو زمین گیر تھے خواب میں ان سے کسی نے کہا: ''مشہد جاؤ امام رضا علیہ السلام تم کو شفا دیں گے.'' بیداری کے بعد وہ گئے ان کے ساتھی انھیں درِ طلائی کے پاس چھوڑ کر چلے گئے وہ اپنے کو عتبۂ مبارک (چوکھٹ) پر گرا کر رونا پیٹنا شروع کر دیتے ہیں ان

کے کانوں میں آواز آتی ہے: ''اٹھ جاؤ!'' اٹھے تو اپنے کو بالکل صحیح سالم پایا۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۷۹، کرامت نمبر ۷)

معجزہ نمبر ۵۸

ایک مشلول خاتون دہنوی پر لطف رضوی

۱۰ ررجب ۱۳۳۲ھ کو دہ نو (مشہد مقدس کے ایک دیہات) کی مشلول عورت کو شفا ملی وہ پیر میں درد کے باعث مشلول ہوگئی تھی اس کو حرم لایا گیا۔ اس کا بیان ہے کہ میری نظر ضریح پر پڑی تو دیکھا ایک سفید پوش بزرگوار ضریح کے تالا پر پانی ڈال رہے ہیں ان سے عرض کیا: ''شفا کے لئے تھوڑا سا پانی مرحمت فرمائیے۔'' فرمایا: ''یہ پانی تمھارے ہی لئے تیار کر رہا ہوں۔'' میں نے ظرف لے کر پانی پیا فوراً شفا مل گئی حرم کے اندر موجود عورتوں کو خبر ہوگئی انھوں نے تبرک کے طور پر میرے لباس ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۸۰، کرامت نمبر ۸)

معجزہ نمبر ۵۹

مریضۂ آبلہ کا نابینا ہونا، حرم کے اندر شفا پانا

۲۰ ررجب ۱۳۳۲ھ کو ایک سبزواری سات (۷) سالہ لڑکی چیچک کے باعث نابینا ہوگئی بیس (۲۰) سال کے بعد خواب دیکھا: ایک سبز پوش جوان فرما رہے ہیں: ''امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے مشہد جاؤ بینائی عطا ہوگی۔'' بیداری کے بعد جب ضریح کے پاس پہنچی تو زیارت کے دوران محسوس کیا کہ اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا گیا ہے وہ آنکھیں کھول دیتی ہے اور ضریح مقدس کو دیکھنے لگتی ہے۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۸۰، کرامت نمبر ۹)

معجزہ نمبر ۶۰

مشلول بچہ کا قفل ضریح پر ہاتھ رکھتے ہی فوراً شفا پا جانا

۲۳ ررربیع الثانی ۱۳۳۳ھ کو باخرز (مشہد مقدس میں ایک جگہ) کے ایک بائیس (۲۲) ماہ کے بچہ کا ہاتھ شل ہوگیا اس نے جب ضریح مطہر کے قفل پر ہاتھ رکھا فوراً شفا مل گئی۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۸۰، کرامت نمبر ۱۰)

معجزہ نمبر ۶۱

نو (۹) سالہ نابینا لڑکی کو زیارت بعد نعمت بینائی

۶ ررجب ۱۳۳۳ھ کو ایک نو (۹) سالہ نابینا لڑکی کو باخرز سے زیارت کے لئے لایا گیا زیارت کے بعد اس کو

بینائی عطا ہوئی جب اس کی نابینائی کی بہت سے لوگوں نے گواہی دے دی اور اس کا شفا پانا یقینی ہوگیا تو خوشی کا نقارہ بجا.

صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں: تحفۃ الرضویہ میں ہے کہ صاحبِ وسیلۃ الرضوان نے فرمایا: ''جہاں تک مجھ کو اطلاع اور یاد ہے وہ یہ کہ دو سو (۲۰۰) اور تین سو (۳۰۰) سے زیادہ کوروشل افراد کو شفا حاصل ہوئی ہے.

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۸۰، ۱۸۱، کرامت نمبر ۱۱)

معجزہ نمبر ۹۲

تاجر گیلان کا سفر ہندوستان، دو برہنہ اور حیران و پریشان کی دلچسپ داستان، بالکل سنسان جزیرہ میں وصل اور ہجران، ان پر لطف و کرم شاہ خراسان:

گیلان [ایرانی شہر] کے ایک معتبر شخص نے نقل کیا میں اِدھر اُدھر شہروں میں تجارت کرتا تھا اتفاق سے ایک سفر میں ہندوستان گیا چھ (۶) ماہ شہر بنگال میں ایک تجارتی مسافر خانہ کے کمرہ میں قیام کیا اس میں میرے کمرہ کی بغل میں ایک اور مسافر بھی تھا جس کے دو (۲) بچے تھے مگر وہ نہایت غمگین رہتا تھا کبھی کبھی گریہ کرنے لگتا تھا ایک مرتبہ میں نے اس ضعیف ولاغر سے پوچھا: تم کیوں اس قدر پریشان رہتے ہو؟

اس نے کہا: میرے ساتھ ایک حادثہ ہوا ہے وہ یہ کہ بارہ (۱۲) سال پہلے تجارت کے لئے قیمتی مال لے کر کشتی پر سوار ہوا بیس (۲۰) دن سفر جاری رہا عجیب طوفان آیا سارے مسافر اور سامان ڈوب گیا میں نے اپنے کو ایک لکڑی کے تختہ پر پایا اس نے مجھے ایک جزیرہ میں پہنچا دیا دریا کی موج نے مجھے ساحل پر ڈال دیا خدا کا شکر ادا کیا نجات ملی جزیرہ میں سیر کرنے لگا وہ بڑا شاداب مگر آدم اور آدم زاد سے خالی تھا میں ایک سال تک جزیرہ میں رہا راتوں میں درندوں کے خوف سے درختوں پر چڑھ جاتا تھا.

ایک دن وضو کرنے کے لئے ایک درخت کے نیچے بیٹھا جہاں بارش کا پانی جمع تھا وہاں پانی میں ایک خوبصورت عورت کا عکس دیکھا سر اٹھا کر ایک برہنہ عورت کو دیکھا اس نے کہا: ''خدا و پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرم نہیں کرتے!''

میں نے سر جھکا کر کہا: تم کو خدا کی قسم! بتاؤ تم انسان ہو یا جن یا فرشتہ؟ اس نے کہا: میں انسان ہوں میرا عجیب قصہ ہے میرا باپ ایرانی تھا وہ ہندوستان روانہ ہوا ہماری کشتی ڈوب گئی میں اس جزیرہ میں تین (۳) سالوں سے پڑی ہوں. میں نے یہ سن کر عورت سے کہا: میرا بھی قصہ عجیب ہے اپنی پوری داستان سنا کر میں نے کہا: چلو ہم لوگ

آپس میں شادی کرلیں۔ وہ خاموش رہی میں نے اپنا رخ موڑ لیا پھر وہ درخت سے نیچے اتری میں نے عقد کیا خوشی سے ہم دونوں کی زندگی گزرنے لگی تنہائی ختم ہوگئی خداوند عالم نے لطف کیا اس عورت سے یہ دو (۲) بچے پیدا ہوئے اسی عورت کی جدائی پر میں غمگین ہوں۔

ہم دونوں جزیرہ میں خوش تھے ایک بچہ نو (۹) سال کا دوسرا آٹھ (۸) سال کا ہوا ہم سب برہنہ تھے ہمارے بدن کے بال بہت بڑے بڑے اور ہم بہت بدشکل ہوگئے تھے ایک دن میری بیوی نے اظہار کیا کہ کاش لباس ہوتا تو ہم اپنی شرمگاہوں کو چھپا کر عریانیت سے نجات پا جاتے۔

بچوں نے سن کر کہا: کیا جس طرح ہم زندگی گزار رہے ہیں اس کے علاوہ زندگی گزارنے کا کوئی اور بھی طریقہ ہے؟ بچوں کی ماں نے کہا: خدا کے کچھ بڑے بڑے شہر لوگوں سے بھرے ہوئے ہیں ان کا کھانا لذیذ اور لباس بہترین ہے ہم بھی پہلے انھیں شہروں میں تھے مگر کشتی غرق ہوجانے سے یہاں پڑے ہیں۔ بچوں نے کہا: ہم اپنے وطن کیوں نہیں چلتے؟ ماں نے کہا: بغیر کشتی کے ناممکن ہے۔ پھر بچوں نے اصرار کے ساتھ کہا: ہم خود کشتی تیار کریں گے۔ بچوں کی ماں نے کہا: یہ بہت بڑا درخت جو گرا پڑا ہے اگر اس کا درمیانی حصہ تراش کے خالی کردو تو کشتی بن سکتی ہے۔

وہ بیچارے فوراً خوشی سے اٹھے قریب کے پہاڑ سے نوکیلے پتھر لائے چھ (۶) ماہ تک کھانا پینا چھوڑ کر مشغول رہے تقریباً بارہ (۱۲) آدمیوں کے سوار ہونے بھر کشتی تیار ہوگئی بچوں کی ہوشیاری دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے شکر خدا بجا لائے پھر عنبر اشہب کو جمع کیا یہ ایک مخصوص شہد کی موم ہے کیونکہ اس جزیرہ میں ایک بہت اونچا پہاڑ تھا اس کے پیچھے جنگل تھا جس میں سارے درخت لونگ کے تھے شہد کی مکھیوں نے فصل بہار میں انھیں درختوں سے پہاڑ کے اوپر شہد تیار کیا تھا بارش سے پانی شیریں ہوکر جاری ہوتا تھا دریا کی مچھلیاں اس کا شربت پیتی تھیں اس کی موم یعنی عنبر اشہب اس پہاڑ کے نیچے جمع ہوتی تھیں۔

خلاصہ یہ کہ ہم نے تقریباً سو مَن موم جمع کیا اسی سے کشتی میں ایک حوض بنایا اور برتن بھی تیار کئے پھر برتنوں سے آب شیریں لاکر حوض کو بھرا اس کے بعد کھانے کے لئے بہت زیادہ چوب چینی لاکر رکھ لیا یہ ایک جڑ کا نام ہے جس کی وہاں کثرت تھی پھر ہم نے درخت کی جڑ سے دو (۲) مضبوط رسیاں بٹیں کشتی کے ایک سرے کو ایک رسی میں باندھا اور دوسرے سرے کو دوسری رسی میں باندھا پھر رسی کو ایک بڑے درخت میں باندھ دیا اور دریا کے پانی بہنے کا انتظار کرنے لگے جب پانی بڑھا کشتی، پانی کے اوپر آ گئی ہم شکر خدا کرتے ہوئے سوار ہوئے لیکن اس میں حرکت

پیدا نہ ہوئی کیونکہ ہم درخت سے رسی کھولنا بھول گئے تھے۔

ایک بچہ نے کھولنے کا ارادہ کیا تو ماں نے آگے بڑھ کر اتر کر رسی کو کھول دیا موج کی وجہ سے رسی ہاتھ سے چھوٹ گئی کشتی دریا کے درمیان میں آ گئی وہ بے چاری چھوٹ گئی ادھر ادھر دوڑتی ہوئی فریاد کرنے لگی وہ درخت پر چڑھ گئی روتی ہوئی حسرت بھری نگاہ سے ہماری طرف دیکھ رہی تھی ہم اس کی نظروں سے غائب ہو گئے بچوں کی بے چینی بڑھی گویا ان کا گریہ میرے دل کے زخم پر نمک کا کام کرتا ہے جب ہم دریا کے درمیان میں پہنچے تو خوف دریا سے بچے خاموش ہو گئے سات (۷) دن سفر کے بعد ہم ساحل پر اترے برہنہ تھے لہٰذا رات کا انتظار کیا تاریکی میں، میں ایک بلندی پر چڑھا دور سے آگ کی روشنی دکھائی دی بچوں کو چھوڑ کر اس کی طرف بڑھا تو ایک عالیشان درگاہ دیکھی گیا دق الباب کیا ایک بزرگ یہودی نکلا عنبر اشہب دے کر اس سے چند لباس اور چادر لی فوراً لے کر بچوں کے پاس آیا لباس پہنایا صبح لے کر شہر کے اندر آیا اس مسافر خانہ میں کمرہ لیا راتوں کو ایک تھیلا لے کر کشتی میں رکھا ہوا عنبر لاتا ہوں اس طرح سے پورا فروخت کرنے کے بعد اپنی زندگی گزارنے کا بندوبست کیا ایک سال سے یہاں قیام کر کے بچوں کے ساتھ تجارت میں مشغول ہوں لیکن رات دن اپنی بیوی کے فراق میں محزون و غمگین ہوں۔

راوی کا بیان ہے کہ یہ سن کر میرے اوپر بڑی رقّت طاری ہوئی گریہ کیا اور کہا: [**اَلْعَبْدُ يُدَبِّرُ وَ اللّٰهُ يُقَدِّرُ**: بندہ، تدبیر کرتا ہے اور خدا اس کی تقدیر دیکھتا ہے] **لا رَآدَّ لِقَضَآءِ اللّٰهِ وَ تَدْبِيرِهٖ وَلا مُغَيِّرَ لِتَقَادِيرِهٖ وَ حِكَمِهٖ**: قضاو قدر الٰہی کو کوئی بھی نہیں ٹال سکتا اور اس کے ہر کام میں جو حکمت و مصلحت ہے اس کو بھی کوئی نہیں بدل سکتا۔

﴿ بیت ﴾

گر شود ذرّات عالم پیچ پیچ با قضائے ایزدی هیچ است هیچ!

میں نے مشورہ دیا کہ اگر تم حضرت امام رضا علیہ السلام کے روضۂ مقدس پر حاضر ہو کر اپنا دردِ دل بیان کرو تو وہ حضرت، ساری مشکلات حل فرمادیں گے۔ یہ بات اس کے اندر اثر کر گئی خدا سے عہد کیا کہ خلوص کے ساتھ خالص سونے کی ایک قندیل بنوا کر پیادہ مشہد مقدس جا کر امام علیہ السلام سے اپنی زوجہ کو طلب کرے گا۔

وہ شخص فوراً اٹھا اسی دن عمدہ سونے کی قندیل بنوائی دونوں بچوں کے ساتھ کشتی پر سوار ہو گیا مشہد پہنچا اسی رات روضۂ مبارک کے متولی نے امام علیہ السلام کو خواب میں دیکھا حضرت نے فرمایا: ''کل ہماری زیارت کے لئے ایک شخص آئے گا تم اس کا استقبال کرنا!''

صبح کو حرم مطہر کا متولی چند عہدیداروں کو لے کر بیرون شہر گیا اس کو بچوں کے ساتھ نہایت احترام سے لایا ایک کمرہ دیا قندیل کو اس کی مناسب جگہ پر نصب کیا وہ غسل زیارت کے بعد حرم کے اندر گیا دعا و زیارت میں مشغول ہوا رات کا تھوڑا سا حصہ گزرا خدام نے زائرین کو باہر نکالنا شروع کیا سب کو نکال دیا اس کو چھوڑ دیا اور وہ دروازے بند کر کے چلے گئے اس نے بالکل تنہائی میں راز و نیاز کا سنہرا موقع پا کر گریہ وزاری کی مولا سے عرض کیا: آقا! اپنی بیوی کو طلب کرنے آیا ہوں دعا کرتے ہوئے رات کا دو تہائی حصہ گزر گیا وہ خستہ ہو گیا سر سجدہ میں رکھا اسے نیند آ گئی اس کے کانوں میں ایک آواز ٹکرائی: ''اٹھو!'' دیکھا کہ حضرت امام رضاؑ تشریف فرما ہیں اور ارشاد فرما رہے ہیں: ''میں تمھاری بیوی کو لایا ہوں اِس وقت وہ باہر ہے اٹھو ملاقات کر لو!''

اس کا بیان ہے کہ میں نے عرض کیا: آپ پر قربان ہو جاؤں سارے دروازے بند ہیں میں باہر کیسے جاؤں؟ فرمایا: ''جو تمھاری بیوی کو اتنی دور سے لایا ہے وہ بند دروازوں کو بھی کھول سکتا ہے۔'' یہ اطمینان بخش جواب سن کر میں اٹھا جس دروازہ کے پاس آتا وہ خود بخود کھل جاتا تھا میں رواق سے باہر نکلا میری نظر اپنی بیوی پر پڑی اس کو اسی وحشتناک حالت میں دیکھا جس طرح جزیرہ میں تھی اس نے بھی مجھے دیکھا ہم آپس میں گلے ملے میں نے پوچھا: تم یہاں کیسے آ گئی؟

کہا: میں درد فراق اور گریہ سے درد چشم میں مبتلا ہو گئی تھی آج رات وہاں بیٹھی ہوئی درد چشم کی شدت سے نالہ کر رہی تھی ایک نورانی جوان آئے ان کے چہرہ کے نور سے ہر جگہ اجالا پھیل گیا میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: ''آنکھیں بند کر لو!'' میں نے جو تھوڑی دیر میں آنکھیں کھولیں تو اپنے کو یہاں موجود پایا۔

پھر وہ شخص اپنی بیوی کو بچوں کے پاس لے گیا حضرت امام ثامن وضامن کے اعجاز سے وصال حاصل ہوا اور اس نے زندگی بھر حضرت کی مجاورت اختیار کی۔ گوہری ہراتی کہتے ہیں:

﴿ شعر ﴾

یا رب! بعلو و جاہ و قرب شہ طوس　　کز درگہ او نرفتہ مایوس مجوس

مارا ز درش مران بدرہائے دگر　　و ز فیض زیارتش مگردان مایوس

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم ص ۱۸۲ تا ۱۸۸، کرامت نمبر ۱۲؛ کرامات الرضویہ: ص ۹۹ تا ۱۰۸، بحوالہ دار السلام)

معجزہ نمبر ۶۳

حنا و نورہ سے مبروص کو دو (۲) گھنٹے کے اندر شفا

میر علی تقی کا بیان ہے کہ میری گردن میں مرض برص پیدا ہوگیا علاج سے فائدہ نہ ہوا ایک نے اہانت کرتے ہوئے مجھ سے کہا: ''اگر تم اچھے آدمی ہوتے تو اس مرض میں مبتلا ہی نہ ہوتے!'' میں بہت متاثر و متالم ہوا حضرت رضا علیہ السلام کی ضریح کے پاس جا کر بہت زیادہ نالہ و استغاثہ کیا عرض کیا: آقا! اگر میں حقیقی سید ہوں تو نجات دیں ورنہ میرے آزار و اذیت میں اور اضافہ ہو۔

گھر آ کر ایک کتاب کے مطالعہ میں مشغول ہوا یک اس میں دیکھا تو لکھا تھا: ایک شخص نے کسی امام علیہ السلام کی خدمت میں مرض بہق و برص کی شکایت کی تھی تو امام علیہ السلام نے فرمایا: ''وہاں حنا و نورہ لگاؤ!'' میں سمجھ گیا کہ یہ حضرت رضا علیہ السلام کی عنایت ہے اس پر عمل کیا دو (۲) گھنٹے نہ گزرے تھے کہ وہ مرض بالکل ختم ہوگیا۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۸۸، ۱۸۹، کرامت نمبر ۱۳)

معجزہ نمبر ۶۴

دونوں آنکھوں کی اندھی عورت کو عجیب بینائی عطا کرنا

کتاب کرامات میں ہے: ایک صالح و متقی شخص نے مجھے خبر دی کہ قائن کے چند زائرین کے ساتھ دونوں آنکھوں کی ایک اندھی عورت بھی زیارت کے لئے آئی تھی واپسی پر اس نے اپنے لئے مشہد مقدس میں رہنے پر اصرار کیا اس کے پاس چند میٹر سوتی کپڑے تھے جس کو اپنے لئے ذریعۂ معاش بنایا اس زمانہ میں ہر ہفتہ میں شنبہ اور سہ شنبہ دو (۲) دن ظہر کے بعد صرف عورتوں سے مخصوص ہوتے تھے اتفاقاً انھیں دو (۲) دنوں میں سے کسی ایک دن کسی نے کپڑے چوری کر لئے وہ حرم جا کر فریاد کرنے لگی کہ میرے پاس اور دوسرا کوئی ذریعۂ معاش نہیں لہٰذا یہاں سے نہیں جا سکتی۔ ضریح سے آواز آئی: ''اٹھو! ہم نے تم کو شفا دی'' وہ خوش ہوئی شکر خدا بجا لائی۔

صاحبِ کرامات رضویہ تحریر فرماتے ہیں:

صاحبِ وسیلۃ الرضوان جو خدام کے سردار تھے انھوں نے اس کرامت کو بیان کرنے کے بعد فرمایا: وہ عورت کئی سال تک زندہ رہی ہمارے گھر آتی جاتی رہی ہمارے گھر والے بیان کرتے ہیں کہ اس کی آنکھیں اتنی اچھی اور نورانی تھیں کہ ہم نے ویسی اچھی آنکھ نہ دیکھی تھی۔

ایک دوسرا عجیب و غریب معجزہ یہ ہے کہ خود وہ عورت کہتی تھی کہ میرے لئے رات اور دن برابر ہیں جس طرح

میں دن میں تمام چیزیں دیکھتی ہوں اسی طرح رات میں بھی بغیر چراغ کے دیکھتی ہوں مجھے اجالے کی ضرورت نہیں ہے! (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۸۹، ۱۹۰، کرامت نمبر ۱۴)

معجزہ نمبر ۶۵

عنایت پر حضرت رضاؑ کی بیحد عنایت، سفر ہند کے بعد رزق میں وسعت و برکت

مشہد مقدس میں عنایت نام کا ایک نادار، خوددار درویش تھا وہ کبھی کبھی دو تین دنوں تک بھوکا رہتا تھا مگر کسی سے سوال نہ کرتا تھا ایک مرتبہ کئی دنوں تک اسے کچھ نہ ملا گرسنگی و ناتوانی کے عالم میں ضریح کے پاس آکر تضرع کے ساتھ عرض کیا: ''پریشان ہوں!''

اسے اونگھ آئی حضرت نے فرمایا: ''عنایت! فلاں بقال کے پاس جانا وہ تم کو چار (۴) غاز [زمانہ قدیم میں عہد قاجاریہ کے ابتدائی دور تک سب سے چھوٹا و معمولی سکہ و پیسہ] دے گا تم لے کر فلاں خُردہ فروش [بساطی، پھکر بیچنے والے] کے پاس جانا وہ فلاں جگہ فرش بچھاتا ہے اس کے فرش کے اوپر ایک پتھر ہے اس پتھر کو چار (۴) غاز دے کر خرید لینا لا کر تراشنا اس کے اندر ایک عدد لعل نکلے گا اسے لے کر ہندوستان جانا وہاں تم کو مالا مال کر دیں گے۔''

عنایت نے عرض کیا: میرے آقا! میں حکّاکی سے ناواقف ہوں. فرمایا: ''ہم نے تم کو اس کی تعلیم دی ہے۔'' وہ حرم سے باہر نکلا امامؑ کی فرمائشات پر عمل کیا ہندوستان گیا بہت زیادہ سونے چاندی پر فروخت کر دیا خوشحال ہو گیا اس کی ساری پریشانیاں دور ہو گئیں. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۹۱، ۱۹۲، کرامت نمبر ۱۵)

معجزہ نمبر ۶۶

اصفہانی کارو ساز، خدمت گزار زائر کے ساتھ بلخی کی خیانت، حضرت رضاؑ کی کرامت اس کی جان کی حفاظت

نیز سید مرتضی موسوی نوادۂ سید محمد صاحب مدارک (علیہ الرحمہ) سے نقل کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ استاد تقی اصفہانی چھری ساز کا بیان ہے کہ میں نے امام رضاؑ کے مطبخ کے لئے بہترین چھری تیار کی اس کو نذر و تحفہ کے طور پر لے کر اصفہان سے مشہد کے لئے چلا کاشان کے قریب ایک مسافر خانہ میں قیام کیا وہاں ایک مریض کو خستہ حالت میں دیکھا احوال پرسی کے بعد اس نے بتایا کہ میں بلخی ہوں مگر بلخیوں کا ہم مذہب نہیں خراسان جاتے ہوئے بیمار پڑ گیا ہوں کوئی دیکھ بھال کرنے والا نہیں جس کے باعث مرض طولانی ہو گیا۔

استاد تقی کہتے ہیں کہ جب اس نے امام رضاؑ کی زیارت کا نام لیا تو میں نے سوچا کہ زائر کی خدمت بہترین عبادت ہے ایک ہفتہ اس کی خدمت کی وہ صحیح ہوا لیکن میں اس سے غافل تھا کہ وہ ملعون ایک بھیڑیا ہے جو

بھیڑی کے لباس میں ہے کیوں کہ میں رات میں سویا تھا اس نے میرے ہاتھ پیر مضبوطی سے باندھے قتل کا ارادہ کیا میں یکایک بیدار ہو گیا میری چھری اس کے ہاتھ میں تھی کہا: ''ابھی تمھارا خاتمہ کردوں گا!''

وہ اتنی تیز تھی کہ اگر اس کا عکس پانی کے اندر پڑ جاتا تو دریا کے گھڑیال ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے. ایسے خوفناک و بے چارگی کے عالم میں امام رضاؑ سے توسل کیا دیکھا کہ وہ چھری نیام سے نکل ہی نہیں رہی ہے اس بدبخت نے اپنے سینہ سے دبا کر زور لگایا کہ نکالے وہ اس کے سینہ پر لگی فوراً واصل جہنم ہو گیا میں قتل سے نجات پا گیا شکر خدا بجالایا مگر ہاتھ پیر بندھے تھے ویسے ہی پڑا تھا اتنے میں شمع لے کر ایک شخص آیا وہ ہم دونوں کو اس حالت میں دیکھ کر ڈر گیا۔

میں نے کہا: نہ ڈرو! آج یہاں پر ایک معجزہ ہوا ہے اس نے میری آواز سے مجھے پہچان لیا دیکھا میرا ایک پڑوسی ہے وہ بھی امام رضاؑ کی زیارت کے لئے جا رہا ہے اس سے واقعہ بیان کیا اس نے میرے ہاتھ پیر کھولے اور ملعون کا منحوس بدن باہر کتوں کے لئے پھینک دیا میں اور وہ پڑوسی ہم دونوں ایک ساتھ مشہد مقدس گئے میں نے وہ چھری لے جا کر آستان قدس کو پیش کی اس وقت جو یہ معجزہ بیان کر رہا ہوں ۱۱۳۴ھ ہے وہ چھری مطبخ خانہ میں باورچیوں کے ہاتھ میں ہے. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۹۲، ۱۹۳، کرامت نمبر ۱۶)

معجزہ نمبر ۶۷

فضائل و معجزات سن کر حمام کے اندر جانا، مبروص کا شفا پانا فوراً مجلس میں واپس آنا

ایک اصفہانی باورچی کا بیان ہے کہ میں ایک مدت سے مرض برص میں مبتلا تھا میر لوحی سبزواریؒ جو اصفہان میں مقیم تھے ان کی مجلس سننے گیا وہ ائمہ علیہم السلام کے فضائل و مناقب بیان کر رہے تھے فرمایا: ''جس وقت امام رضاؑ ''مَرْو'' تشریف لا رہے تھے تو حمام میں گئے ایک مبروص نے طشت میں پانی بھر کر حضرت کے پائے مبارک پر ڈال دیا تو حضرت نے بھی ایک طشت پانی اس کے سر پر ڈال دیا اس کا مرض بالکل ختم ہو گیا پوچھنے پر اس کو پتہ چلا کہ یہ امام رضاؑ ہیں تو قدموں پر گر گیا شکر خدا بجالایا کہ آپ کی برکت سے خدا نے مجھے شفا دے دی.''

باورچی ناقل ہے کہ یہ معجزہ سن کر میں فوراً مجلس سے اٹھ کر حمام گیا ایک طشت پانی بھرا امام رضاؑ کے مزار مشہد کی طرف رخ کر کے گریہ وزاری کے ساتھ حضرت سے عرض کیا: اس مبروص کی طرح مجھے بھی شفا عنایت فرمائیں. اسی نیت سے سر پر پانی ڈال لیا فوراً امامؑ کی برکت سے مرض ختم ہو گیا اسی وقت فوراً میں پھر اسی پہلی

والی مجلس میں حاضر ہوا جا کر لوگوں سے بتایا کہ معجزہ سن کر میں یہاں سے اٹھ کر مجلس چھوڑ کر حمام گیا امام رضاؑ نے شفاعطا کی میں دوبارہ مجلس میں واپس آ گیا ہوں. جو لوگ اس کے مرض سے باخبر تھے وہ اس کو دیکھ کر خدا کا شکر بجالائے. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۹۴، کرامت نمبر ۱۷)

معجزہ نمبر ۶۸

شیر خوار کے لئے سینۂ پدر سے دودھ، شیر خواریٔ نبیؐ و ابو طالبؑ

طُرُق (شہر مشہد سے تقریباً دو (۲) فرسخ کے فاصلہ پر ایک دیہات) کے ایک کسان کا بیان ہے کہ میری بیوی ایک شیر خوار بچہ چھوڑ کر وفات کر گئیں میں مجبوراً کئی دن لے کر پڑوسی عورتوں کے پاس گیا انھوں نے دودھ پلایا پھر انھوں نے مضائقہ کیا دودھ بند کر دیا بچہ پوری رات صبح تک روتا رہا مجھ کو بھی اتنا پریشان کیا کہ سوچا اس کو قتل کر ڈالوں مگر پھر صبر کیا.

صبح بچہ کو لے کر کھیتی کے لئے صحرا میں چلا سوچا کسی کنویں میں ڈال دوں گا ایک کنویں کے پاس پہنچا وہیں سے ایک مرتبہ امام رضاؑ کے گنبد پر نظر پڑی روتے ہوئے عرض کیا: اے امام غریب! اس بے گناہ بچہ پر رحم فرمائیے اس کو قتل سے بچائیے. یہ کہہ کر بچہ کو کنویں کے پاس چھوڑ کر کھیت جوتنے چلا گیا تھوڑی دیر میں میرے سینہ میں بہت زیادہ کھجلاہٹ محسوس ہوئی دیکھا دودھ ٹپک رہا ہے کنویں کے پاس آ کر دیکھا بچہ بھوک سے نیم جاں پڑا ہوا ہے دودھ پلایا سلا کر پھر اپنے کام میں مشغول ہو گیا. اس کے بعد بچہ کو بیداری میں جب بھوک لگتی تھی میرے سینہ میں دودھ پیدا ہو جاتا تھا میں اس کو پلاتا تھا اس طرح سے اس کی شیر خوارگی کا زمانہ ختم ہوا ادھر میرا دودھ بھی خشک ہو گیا.

اس کے بعد صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں: حضرت امیر المومنینؑ کے والد ماجد جناب ابو طالبؑ کے حق میں بھی جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے قدرت کی جانب سے ایسا ہی بندوبست ہوا تھا جیسا کہ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب حیات القلوب کی جلد دوّم، باب چہارم میں فرمایا:

حدیث معتبر میں مصحف ناطق حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ جب جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پیدا ہوئے تو چند دنوں تک دودھ میسر نہ ہو سکا... پھر حضرت ابو طالبؑ نے پیغمبر اسلام (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو حلیمہ سعدیہؓ کے حوالہ کر دیا. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۹۵، ۱۹۶، کرامت نمبر ۱۸)

نوٹ : ہماری کتاب ''کشکول اظہری'' جلد ہفتم (۷) نمبر ۴۰ تا ۴۴ میں حضرت ابو طالب علیہ السلام سے متعلق دیگر تفصیلات بھی ہیں جو فی الحال غیر مطبوع ہے. (رمضان ۱۴۲۶ھ، محرم ۱۴۳۰ھ)

معجزہ نمبر ۶۹

شیر خوار کے لئے اسی کے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے میں دودھ!

یہ کرامت بھی مثل سابق ہے محمد جعفر ناقل ہیں کہ میرے باپ نے کہا: تمھاری شیر خوارگی کے ایام میں ماں کا انتقال ہوگیا کوئی دوسری عورت نہ تھی میں بہت پریشان ہوا تم نے رات میں بہت گریہ کیا میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا تم خاموش ہوئے میں سمجھا کہ شاید تم بھوک سے مر گئے! مجھ کو چھٹکارا ملا صبح کو دیکھا کہ تم اپنے داہنے ہاتھ کا انگوٹھا چوس رہے ہو تمھارے منھ سے دودھ بہہ رہا ہے. بہت تعجب ہوا انگوٹھا نکالا تو غور سے دیکھا کہ ناخن کی جڑ میں دو (۲) سوراخ ہیں وہاں سے دودھ بہہ رہا ہے میں شکر خدا بجالایا تم کو جب بھوک لگتی تھی وہی انگوٹھا چوستے تھے اسی طرح ایام رضاعت تمام ہوگئے.

راوی محمد جعفر ناقل ہیں کہ میں بڑا ہونے کے بعد بھی بچپن کی عادت کے مطابق جب تک اپنا انگوٹھا نہیں چباتا ہوں مجھے نیند نہیں آتی ہے اور دونوں سوراخ کا نشان باقی ہے.

صاحبِ کرامات رضویہ: اس کرامت کے بعد مجھے جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا حضرت امام حسین علیہ السلام کے دہن مبارک میں انگشت مبارک رکھنا یاد آ گیا.

آپ ذرا یاد کریں اس وقت کو جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت امام حسین علیہ السلام کے منھ میں اپنی انگشت مبارک رکھتے تھے اور کبھی زبان رکھتے تھے اسی دہن پر ابن زیاد ملعون اور یزید ملعون لکڑی سے مارتے تھے... (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۹۶، ۱۹۷، کرامت نمبر ۱۹)

معجزہ نمبر ۷۰

آذربائیجان کے نابینا کے لئے آتش دوزخ سے برائت نامہ

ثقہ افراد نے خبر دی ہے کہ آذربائیجان کے چند زائرین آئے ان میں سے ایک زائر کور اور نابینا تھا زیارت بعد جب وہ لوگ وطن واپس ہونے لگے اور تقریباً مشہد مقدس سے دو (۲) فرسخ کے فاصلہ پر ایک جگہ قیام کیا تو آپس میں بیٹھے ہوئے ان کاغذوں کو دیکھنے لگے جن کو بطور تحفہ لے جارہے تھے ان پر قبۂ منورہ وروضۂ مقدسہ وغیرہ کا عکس تھا وہ بہت خوش تھے اس نابینا نے جو کاغذ کی آواز اور ساتھیوں کی خوشحالی دیکھی تو سبب پوچھا اور کہا:

''یہ کیسے اور کہاں کے کاغذ ہیں؟''

ساتھیوں نے مذاق میں کہا: ''تم کو نہیں پتہ کہ یہ کاغذ آتش دوزخ سے نجات کا ذریعہ ہیں حضرت رضاؑ نے ہم کو عطا فرمایا ہے.'' اس کو یقین ہو گیا کہا: ''لگتا ہے کہ امامؑ نے صرف دکھائی دینے والوں کو برائت نامہ دیا ہے میں بھی واپس جا کر طلب کروں گا.''

ساتھیوں نے روکا کہ مذاق کیا تھا اس کو یقین نہ ہوا واپس آ کر ضریح کو محکم پکڑا عرض کیا: اے میرے آقا! میں کور و مجبور ہوں زیارت کو آیا ہوں میرے ساتھیوں کو برائت نامہ عطا فرمایا ان کی آنکھوں میں روشنی تھی آپ کی قسم! یہاں سے نہ ہٹوں گا جب تک مجھے بھی دوزخ کا برائت نامہ، عطا نہ فرمائیں.''

یکایک اس کے ہاتھ میں ایک کاغذ آ گیا دونوں آنکھوں میں روشنی بھی آ گئی اس پر سبز روشنائی سے تین (۳) سطریں لکھی تھیں: ''فلاں بن فلاں کو آتش دوزخ سے نجات ہے.''

وہ نہایت خوشحال ہو کر اپنے ساتھیوں کے پاس واپس آ گیا. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۱۹۸، ۱۹۹، کرامت نمبر ۲۰)

معجزہ نمبر ۷۱

محتضر کے پاس ملک الموت کی آمد، قبض روح سے امامؑ کی ممانعت، ایک صحابیؓ کی عیادت، فرشتوں کی کثرت، ائمہ (علیہم السلام) کی اطاعت ان سے بیٹھنے کی اجازت:

محمد صالح حدّاد، ناقل ہیں کہ میں سولہ (۱۶) سال کی عمر میں چار (۴) ماہ تک شدید مریض ہوا مرنے کی نوبت آ گئی آواز سن رہا تھا چالیس (۴۰) دنوں سے بغیر کھائے پیئے بات اور حرکت کی قوت نہ تھی اس وقت امام رضاؑ کے روضہ کا رخ کر کے دعا کی اتنے میں چھت پھٹی ایک خوفناک شخص آیا اس نے کہا: ''میں قبض روح کے لئے آیا ہوں.''

میں خاموش رہا دیکھا بالکل اسی جگہ سے ایک نورانی بزرگوار داخل ہوئے اس سے فرمایا: ''واپس چلے جاؤ کیوں کہ میں نے خدا سے اس کی موت کے لئے تاخیر کی دعا کی ہے.'' پھر مجھ سے فرمایا: ''اٹھ جاؤ! ہم نے تم کو شفا دے دی.'' میں نے اٹھ کر کہا: کھانا لاؤ امام رضاؑ کی زیارت کے لئے جاؤں گا. پھر اپنے والد کے ساتھ حرم گیا انھیں بزرگوار کو حرم کے اندر بیٹھ کر تلاوت قرآن کرتے ہوئے دیکھا جیسے ہی حضرت پر نظر پڑی مجھ سے فرمایا: ''جو کچھ تم نے دیکھا اس کا اظہار نہ کرنا.''

ہم دونوں حرم سے باہر نکلے تب میں نے بتایا: جس بزرگوار نے مجھے شفا دی میں نے ابھی ابھی ان کو حرم کے

اندر دیکھا تھا یہ سنتے ہی مجھ سے کہا: چلو مجھ کو بھی دکھاؤ ہم لوٹے تو حضرت غائب ہو چکے تھے.

صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں:

ملک الموت اور تمام فرشتے، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور امام علیہ السلام کے حکم کے تابع ہیں، تحفۃ الرضویہ میں دعوات راوندیؒ کے حوالہ سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: حضرت امام رِضا علیہ السلام کے ایک صحابی بیمار ہوئے حضرت عیادت کے لئے تشریف لے گئے مریض نے کہا: ''موت سے ملاقات کی یعنی مرض شدید ہے.''

حضرت نے فرمایا: ''کیسے موت سے ملاقات کی؟''

عرض کیا: میرا مرض بہت شدید ہے. فرمایا: ''شدید مرض، موت نہیں ہے لوگوں کے مرنے کی دو (۲) قسمیں ہیں: (۱) خود مرنے والے کو آرام مل جاتا ہے (۲) لوگوں کو مرنے والے سے آرام ہو جاتا ہے.'' اس کے بعد فرمایا: ''تم خدا، نبوت اور ہماری ولایت کے بارے میں اپنا ایمان تازہ کرلو تا کہ آرام پا جاؤ.''

اس نے ایمان کی تجدید کی پھر عرض کیا: یابن رسول اللہؐ! فرشتوں کا ایک گروہ حاضر ہے میرے لئے تحفہ لایا ہے آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور کھڑا ہے آپ ان فرشتوں کو بیٹھنے کی اجازت دیں.

حضرت نے فرمایا: ''فرشتوں سے پوچھو کیا ان کو میرے پاس خدا کی طرف سے کھڑے رہنے کا حکم ملا ہے؟''

فرشتوں نے بتایا: ''اگر تمام فرشتے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں تو وہ کھڑے رہیں گے جب تک آپ اجازت نہ دیں وہ بیٹھ نہیں سکتے.'' یہ کہنے کے بعد مریض نے آنکھیں بند کیں اور کہا:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَابْنَ رَسُولِ اللّٰهِ! (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) آپ، پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام ائمہ اطہار علیہم السلام حاضر ہیں یہ کہہ کر وہ دنیا سے چلا گیا.

صاحب کرامات رضویہ نے لکھا ہے:

شیخ صدوقؒ نے رسالۂ اعتقادات میں اس روایت کا بعض حصہ نقل کیا ہے مسلم ہے کہ پیغمبر خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور ائمۂ ہدیٰ (علیہم السلام) محتضر کے پاس آتے ہیں اور نظر لطف کرتے ہیں دوست کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا لذت ہو سکتی ہے کہ موت کے وقت اس کی نظر اپنے محبوب کے جمال پر پڑے اور وہ کہے:

﴿ شعر ﴾

آن جان عاریت که بحافظ سپرده دوست　　روزے رخش ببینم و تسلیم وے کنم

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ملائکہ بلکہ تمام موجودات، خاندان عصمت وطہارت (علیہم السلام) کے تابع ہیں جیسا کہ بحار کی دسویں جلد میں ہے کہ حضرت امام حسین علیہ السلام ایک مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے دروازہ پر قدم مبارک رکھتے ہی اس کا بخار اڑ گیا مریض سمجھ گیا شکریہ ادا کیا تو حضرت نے فرمایا: ''وَاللّٰهِ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئاً اِلَّا وَ قَدْ اَمَرَهُ بِالطَّاعَةِ لَنَا... خدا کی قسم! خدا نے تمام چیزوں کو پیدا کر کے انھیں ہماری اطاعت کا حکم دیا ہے.''

اس کے بعد آقائے مروّج فرماتے ہیں:

حضرت رضا علیہ السلام کی عیادت سے مجھ کو ان کے جد غریب حضرت امام حسین علیہ السلام کی عیادت یاد آتی ہے جب انھوں نے عاشور کو بیمار کربلا حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی عیادت کی.

یہ مریض امام رضا علیہ السلام کو دیکھ کر خوش ہوا مگر ہائے بیمار کربلا! اپنے بابا کو دیکھ کر بہت غمگین ہوئے جیسا کہ ہدیۃ الزائرین میں دعوات راوندیؒ کے حوالہ سے امام سجاد علیہ السلام سے منقول ہے کہ میرے بابا نے عاشور کو مجھے اپنے سینے سے لگایا تو ان کی حالت یہ تھی کہ وَ الدِّمَاءُ تَغْلِيْ: بدن مبارک سے خون بہہ رہا تھا.

کتاب دمعۃ الساکبہ میں عیادت کی تفصیل موجود ہے... (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۰۰ تا ۲۰۴، کرامت نمبر ۲۱)

معجزہ نمبر ۲۷

لاعلاج نابینا کو مکمل شفا

شیخ موسیٰ انجل شیخ علی نجفی نے نقل کیا: جب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے گیا تو سخت مریض ہوگیا آنکھوں سے سیاہ پانی بہا بینائی ختم ہوگئی تو میں آنکھ کے ایک ڈاکٹر کے پاس گیا اس نے ایک دوا دی تین (۳) دنوں تک استعمال کرنے کی تاکید کی اور کہا: ''اگر ٹھیک ہو جائے تو کیا بہتر! ورنہ لاعلاج ہوگی کیونکہ سیاہ پانی نکل چکا ہے.''

میں نے عمل کیا فائدہ نہ ہوا تو حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم مبارک کا رخ کیا ان سے عرض کیا: آقا! میں علم دین حاصل کرنے آیا ہوں میری آنکھوں کی بینائی ختم ہو چکی ہے مجھے شفا عنایت فرمائیں. میں صبح سے دوپہر تک گریہ میں مشغول رہا پھر کھانے کے لئے گھر آیا کھانا کھا کر سو گیا جب بیدار ہوا تو مجھے شفا مل گئی فوراً اٹھ کر چلنے لگا پورے گھر والوں کو حیرت و مسرت ہوئی.... (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۰۴، ۲۰۵، کرامت نمبر ۲۲)

معجزہ نمبر ۷۳

بغدادی تاجر کی زیارت کے اخراجات زیادہ لگنے پر زیارت سے محرومی، مشہد مقدس سے واپسی

سید نصر اللہ بن حسینی موسوی مدرس آیتؒ (یہ روضۂ منورہ حسینیہ میں مدرس تھے کئی کتابیں لکھیں ایک کتاب ''الروضات الزاهرات فی المعجزات بعد الوفاة'' ہے وہ قسطنطنیہ میں شہید ہو گئے، بہ حوالہ منتہی الآمال: محدث قمیؒ) نے کتاب روضات زاہرات میں نقل فرمایا: ہم امام رضاؑ کی زیارت کو گئے تو ایک بغدادی تاجر بھی ہمارے ساتھ تھا مشہد مقدس کے قریب پہنچ کر اس نے کہا:

''میں نے امام رضاؑ کی زیارت کے سلسلہ میں بارہ (۱۲) تومان خرچ کئے! پھر ہم لوگ وہاں سے نکل کر مشہد پہنچے حرم کے دروازہ پر پہنچ کر اندر جانا چاہا ایک خادم نے تاجر کو روکا اور کہا: مولا نے فرمایا ہے کہ تم کو بارہ (۱۲) تومان واپس کر دوں حرم کے اندر نہ آنے دوں کیونکہ زیارت میں پیسے خرچ کرنے پر تم کو بہت افسوس ہے. وہ تاجر پیسے لے کر لوٹ گیا کوئی بھی میرے علاوہ مطلع نہ ہو سکا.

صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں: احتمال ہے کہ وہ بغدادی بے گانہ و نا اہل اور نا قابل رہا ہو ورنہ حضرت رضاؑ اس کو اپنے دربار لطف سے واپس نہ فرماتے یا کوئی دوسرا راز رہا ہو بہر حال خدا بہتر جانتا ہے ہم یقین کے ساتھ جانتے ہیں کے خاندان اہل بیت علیہم السلام اپنے دوست بلکہ دشمن کو بھی اپنی بارگاہ کرم سے واپس نہیں کرتے بشرطیکہ خلوص و عقیدت سے آئے. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۰۵، ۲۰۶، کرامت نمبر ۲۳)

معجزہ نمبر ۷۴

مامون پر بشکل میمون، عذاب الٰہی، ہاتھی کا نگلنا اس کی لید کھانا، ابن ملجم پر عذاب الٰہی، گدھ کا ایک چوتھائی حصہ اگلنا پھر نگلنا، یزید کی پانی کے سامنے سرنگونی، معاویہ علیہ الھاویہ کی تشنگی:

کتاب روضات زاہرات میں شیخ محمد باقر مکی اور انھوں نے بعض ثقہ افراد سے نقل کیا ہے کہ میں کشتی میں سوار تھا وہ ٹوٹ گئی ایک جزیرہ میں پہنچ کر ایک بندر کو دیکھا وہ کنویں سے ایک حوض میں پانی بھر رہا تھا ایک ہاتھی نے آ کر اس کو نگل لیا حوض کا پانی پی لیا پھر تھوڑی دیر میں وہی بندر زندہ ہو کر پانی بھرنے لگا دوسرے دن ہاتھی نے آ کر پھر ویسے ہی کیا بندر زندہ ہوا مجھ کو تعجب ہوا وہ بندر سمجھ گیا اس نے بتایا کہ میں مامون عباسی خلیفہ ہوں دشمنان آل محمد (علیہم السلام) پر خدا کی لعنت ہو میں نے جو حضرت رضاؑ پر ظلم کیا تھا اس کی وجہ سے عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں روزانہ پانی بھرتا ہوں ہاتھی آ کر مجھ کو نگل جاتا ہے پھر زندہ ہو جاتا ہوں اسی ہاتھی کی لید میری خوراک ہے اور

اس کے لئے پانی بھرنا میرا شغل ہے۔

صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں: بالکل اسی طرح ایک راہب کی حکایت ہے اس نے ابن ملجم ملعون کو عذاب میں گرفتار دیکھا جیسا کہ علامہ مجلسیؒ نے جلاء العیون میں قطب راوندیؒ، ابن شہر آشوبؒ اور اربلیؒ سے نقل فرمایا ہے کہ ''ابن رفا'' بیان کرتا ہے: ایک دن میں مسجد الحرام میں موجود تھا لوگ مقام ابراہیم علیہ السلام کے پاس جمع ہوئے پتہ چلا کہ ایک راہب، مسلمان ہو گیا ہے میں نے قریب جا کر دیکھا ایک ضعیف، عظیم الجثہ شخص پشمینہ لباس پہنے اور سر پر پشمینہ ٹوپی لگائے ہوئے مقام ابراہیم علیہ السلام کے سامنے بیٹھ کر کہہ رہا ہے:

میں دریا کے کنارے اپنے صومعہ سے دریا کی طرف دیکھ رہا تھا گدھ کے مانند ایک پرندہ ہوا سے زمین پر اترا دریا کے اندر سے ایک پتھر نکلا تھا اس پر بیٹھا پھر اس نے ایک ربع (ایک چوتھائی) انسان کو قے کیا اس کے بعد وہ اڑ گیا تھوڑی دیر میں پھر ربع انسان کو قے کر کے اڑ گیا اس طرح چار (۴) مرتبہ ایسا کیا تو ایک پورا انسان تیار ہو کر کھڑا ہو گیا مجھ کو بہت تعجب ہوا تھوڑی دیر میں پرندہ آ کر اس کے ربع حصہ کو نگل گیا اور اڑ گیا اس طرح چار (۴) مرتبہ میں اس کو پورا نگل گیا میرا تعجب اور زیادہ بڑھا افسوس ہوا کہ اس شخص سے یہ کیوں نہ پوچھا کہ تم کون ہو؟

میں حسرت سے پتھر کی طرف دیکھ رہا تھا پھر وہی پرندہ آ کر پتھر پر بیٹھا چار (۴) مرتبہ پہلے کی طرح قے کرتا گیا ایک پورا انسان تیار ہو گیا وہ کھڑا ہوا تو میں نے دریا کے قریب جا کر پکارا: تم کون ہو؟ جواب نہ دیا اس کو قسم کھلائی کہ جس خدا نے تم کو پیدا کیا ہے اس کی قسم! بتاؤ تم کون ہو؟

کہا: ''میں ابن ملجم ہوں۔'' میں نے پوچھا: تم نے کون سا گناہ کیا ہے؟ کہا: میں نے حضرت علی علیہ السلام کو قتل کیا ہے لہٰذا میں قیامت تک اسی طرح عذاب الٰہی میں گرفتار رہوں گا اور یہ پرندہ مجھ پر مسلط رہے گا۔''

صاحبِ کرامات رضویہ فرماتے ہیں:

کوئی شخص ان باتوں کو بعید نہ جانے کیونکہ احتمال ہے کہ ان حکایات کو نقل کرنے والوں کے لئے مکاشفہ ہوا ہو اور وہ بعض لوگوں کے برزخی حالات دیکھے ہوں اور خداوند قادر بعض کے برزخی حالات لوگوں کو دکھائے ہو!

تحفۃ الرضویہ میں منقول ہے کہ بعض لوگوں نے یزید ملعون کو بعض جزائر میں دیکھا کہ اس کو پانی کے سامنے سرنگوں کر کے لٹکایا گیا ہے پیاس کے باعث اس کی فریاد بلند ہے مگر کوئی اس کو پانی نہیں دیتا۔

ہاں! کیسے پانی دیا جائے کیونکہ اس ملعون نے نواسۂ رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور اولاد بتول (علیہا السلام) کو آب فرات سے محروم رکھا تھا جب کہ وہ پانی ان کی مادر گرامی کی مہر قرار دیا گیا تھا۔

شہید اوّلؒ کے شاگرد شیخ حسن بن سلیمان حلیؒ کی کتاب مختصر میں ہے کہ محمد بن حسن صفارؒ نے حضرت باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ میرے پدر بزرگوار حضرت زین العابدین علیہ السلام خچر پر سوار تھے میں ان کے پیچھے تھا تو دیکھا کہ ایک آدمی کی گردن میں زنجیر پڑی ہوئی ہے اس کے پیچھے ایک شخص ہے جو زنجیر کو کھینچ کر لا رہا ہے اس کی نظر میرے بابا پر پڑی تو کہا: ''اِسقِنِی: مجھے سیراب کردیں.''

جس کے ہاتھ میں زنجیر تھی فوراً اس نے میرے بابا سے کہا: لَاتَسقِهٖ: اسے پانی نہ دیں! لَاسَقَاهُ اللّٰهُ: خدا بھی اسے سیراب نہ کرے گا. فَاِذَا هُوَ مُعَاوِيَة: ہم نے جو غور سے دیکھا تو وہ معاویہ علیہ الہاویہ تھا.

﴿مامون کی ولادت، وفات، مدفن اور شب ہاشمیہ﴾

مامون کا نام عبداللہ اور اس کی کنیت ابوالعباس تھی شب ۱۵ ربیع الاوّل ۱۷۰ھ میں پیدا ہوا اس رات کو ''لَيلَةُ الهَاشِمِيَّة'' کہا گیا کیونکہ ایک ہاشمی ''ہارون بن مہدی عباسی'' کی وفات ہوئی دوسرا ہاشمی ''ہارون'' اس کی جگہ پر بیٹھا اور تیسرا ہاشمی ''مامون'' پیدا ہوا. معتصم، مامون کا بھائی تھا.

مامون ملعون کی وفات جمعرات ۱۷ رجب، بنابر قولے ۸ رجب ۲۱۸ھ میں ہوئی وہ طرطوس میں مدفون ہے اور طرطوس، دریا کے کنارے شام میں ایک شہر کا نام ہے جیسا کہ مراصد الاطلاع میں ہے... (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۰۷ تا ۲۱۱، کرامت نمبر ۲۴)

﴿معجزہ نمبر ۷۵﴾

﴿حرم کے اندر بحکم حاکم بلخ قتل عام، بے گناہ شیعوں پر لطف امام علیہ السلام﴾

عبدالمومن خان اوزبک جو بلخ کا حاکم تھا اس نے بہت زیادہ فوج لے کر مشہد مقدس کا محاصرہ کیا قتل عام برپا کردیا حرم کے اندر زائرین کو قتل کیا جن کے ہاتھ ضریح پر تھے وہ کاٹ لئے گئے بزرگوں نے پناہ طلب کی تو اس ملعون نے کہا: ''اگر تمھارے امام (علیہ السلام) برحق ہیں تو ایک شیشی میں پانی بھر کر گلدستہ کے اوپر سے نیچے پھینکو اگر وہ شیشی نہیں ٹوٹے گی تو تم لوگ حق پر مانے جاؤ گے اور قتل سے نجات پا جاؤ گے ورنہ تم تمام لوگوں کا خاتمہ کرکے چھوڑوں گا.''

بزرگوں نے مجبوراً اس پر عمل کیا خداوند عالم کی قدرت کاملہ اور حضرت امام رضا علیہ السلام کی نظر لطف وکرم سے وہ شیشی اتنی شدت سے زمین پر گری کہ اچھلی پھر دوبارہ گری مگر اس کے باوجود بھی نہیں ٹوٹی اس طرح سے سارے

بے گناہ شیعہ قتل سے نجات پا گئے۔

اس ملعون نے سات (۷) ماہ سترہ (۱۷) دنوں تک محاصرہ جاری رکھا جیسا کہ مطلع الشمس میں ہے ہزاروں علماء، صلحاء اور سادات کرام کو قتل کیا حافظین قرآن پاک سے قرآن مجید چھین کر انھیں شہید کر دیا اور اس کے سپاہی روضۂ مقدسہ کی بہت سی گرانبہا چیزیں لوٹ لے گئے وہ شیعہ خیر البریہ سے بہت زیادہ بغض و عناد رکھتا تھا....

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص۲۱۲ تا ۲۱۵، کرامت نمبر ۲۵)

معجزہ نمبر ۷۶

اسد کی جانب سے مشہد کا محاصرہ، اژدہا سے خوفزدہ

تاریخ میں منقول ہے کہ ۱۰۳۰ھ میں اسد ابدالی قادری، مشہد مقدس کی تسخیر کے لئے آیا پینتیس (۳۵) دنوں تک شہر کا محاصرہ کیا لوگوں کو اذیت دی لیکن جب قبر شریف سے حضرت رضا علیہ السلام کے معجزات دیکھے تو وہ فرار کر گیا ان سارے معجزات میں سے ایک معجزہ یہ تھا کہ ایک شخص نے حضرت امام رضا علیہ السلام کو خواب میں دیکھا فرمایا: "اسد سے کہہ دو کہ واپس چلا جائے ورنہ پوری فوج عذاب میں گرفتار ہو جائے گی"۔

اس کی فوج میں بے چینی اور بیماری پیدا ہو گئی خود اس نے بھی خواب دیکھا کہ ایک اژدہا منھ کھول کر اس کی فوج کی طرف بڑھ رہا ہے۔ بیداری کے بعد خود اس پر اور اس کی پوری فوج پر بہت زیادہ خوف طاری ہو گیا چنانچہ کھانے کی جو دیگیں چڑھی ہوئی تھیں وہ لوگ انھیں ویسے ہی چھوڑ کر فرار کر گئے۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۲۷، ۲۲۸، کرامت نمبر ۲۶)

معجزہ نمبر ۷۷

حاکم ہرات کی جانب سے مشہد کا محاصرہ، معجزات دیکھ کر فرار

تاریخ میں ہے کہ ۱۰۳۴ھ میں محمد خان افغان حاکم ہرات نے چار (۴) ماہ مشہد کا محاصرہ کیا مگر امام علیہ السلام کے کرامات دیکھ کر وہ فرار کر گیا ان میں سے ایک معجزہ یہ ہے کہ اس کے دو (۲) فوجی جو فرار کر گئے تھے ان دونوں کا بیان ہے کہ ہم محمد خان کے پاس تھے ایک قلندر حاضر کیا گیا جس کے دونوں ہاتھ جلے اور سکڑے ہوئے تھے اس نے بتایا کہ حضرت رضا علیہ السلام نے مجھ سے خواب میں فرمایا: "محمد سے کہہ دو کہ مشہد سے دور چلا جائے!"

پھر میرے ہاتھوں پر آگ گری ہاتھ جل گیا میں بیدار ہو گیا ابھی تک ویسے ہی ہے۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۱۸، ۲۱۹، کرامت نمبر ۲۷)

معجزہ نمبر ۷۸

شیرازی زائر کے لئے زندگی کے آخری لمحات تک روزانہ تین (۳) شاہی

سیادت پناہ میر علی نقی اردبیلیؒ نے نقل فرمایا: ملا عبد الباقی شیرازیؒ جو نجف اشرف میں مجاور تھے حضرت امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے آئے ان کے پیسے ختم ہو گئے تو امام علیہ السلام سے عرض کیا: مولا وآقا! میں آپ کا زائر ہوں پیسے ختم ہو گئے روزانہ تین (۳) شاہی کا خرچ ہے مجھے عنایت فرمائیں.

ان کا بیان ہے کہ اس دعا کے بعد روزانہ جب میں سو کر اٹھتا تھا تو گھر کے طاق میں تین (۳) شاہی موجود رہتی تھی انھیں خرچ کرتا تھا. ان کی وفات تک یہ سلسلہ جاری رہا. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۱۹، ۲۲۰، کرامت نمبر ۲۸)

معجزہ نمبر ۷۹

عقیدت سے مشہد مقدس کی طرف منسوب خاک کو آنکھوں سے لگا کر ایک پیدائشی اندھے کا شفا پانا

ایک شخص حضرت امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے چلا راستہ میں ایک منزل پر ایک مادرزاد کور کو خبر ہوئی تو اس نے التماس کی کہ روضۂ منورہ کی خاک پاک میرے لئے لانا شاید خدا اس کی برکت سے مجھے شفا دے دے.

اس زائر نے وعدہ تو کر لیا مگر واپسی پر خاک لانا بھول گیا جب کور کے پاس پہنچا تو اس کے پیسے بالکل ختم ہو چکے تھے وہ کور، خاک کا مطالبہ کرنے لگا اس کو ناامید کرنا مناسب نہ دیکھا لہٰذا فوراً اٹھ کر وہیں سے خاک اٹھا کر دے دیا کور نے نہایت خلوص و عقیدت سے اس کو خاک قبر امام رِضا علیہ السلام سمجھ کر آنکھوں پر لگا لیا اسی شب حضرت امام رِضا علیہ السلام کی عنایت سے اسے بینائی حاصل ہو گئی زائر کو بہت سے تحفے دیئے اس کے اخراجات کا بندوبست ہو گیا وہ خوش ہو کر چلا گیا یہ بھی شفا پا کر بہت خوش ہوا. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۲۰، کرامت نمبر ۲۹)

معجزہ نمبر ۸۰

بھوکے کفش بان پر لطف شاہ خراسان اس کے لئے حلوا اور گرم گرم نان

حضرت امام رِضا علیہ السلام کے روضۂ مقدسہ کے ایک کفش بان کا بیان ہے کہ ایک رات میں خدمت کے بعد جب گھر جانے لگا تو مجھے بھوک لگی ہوئی تھی بازار گیا مگر دکانیں بند تھیں کھانے کے لئے کچھ نہ مل سکا میں صحن مقدس میں آ گیا حرم مطہر کا دروازہ بند ہو چکا تھا امام علیہ السلام سے عرض کیا: مولا! بھوکا ہوں.

فوراً چاندی والے دروازہ سے آواز آئی دیکھا وہاں ایک طبق کے اندر روٹی اور گرم گرم حلوا رکھا ہوا ہے میں

نے شوق سے کھایا اور شکر خدا بجالایا۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۲۰، ۲۲۱، کرامت نمبر ۳۰)

معجزہ نمبر ۸۱

ایک کور کو شفا دینے کے لئے حضرت علی علیہ السلام کا حضرت رضا علیہ السلام کو حکم

میرزا ابوالحسن صاحبِ نسق اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شب عالم خواب میں تمام ائمہ علیہم السلام کو دیکھا کہ وہ حضرات، صحن کے حوض کے پاس موجود ہیں اور ایک اندھا شخص روضہ کے اندر طواف میں مشغول ہے اس وقت حضرت علی علیہ السلام نے حضرت رضا علیہ السلام سے فرمایا: ''اس کور کا علاج کیوں نہیں کرتے؟''

حضرت رضا علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے اس کی طرف اشارہ کیا ہاتھ تر تھا میں بیدار ہو گیا صبح کو پتہ چلا کہ حضرت نے ایک کور کو شفا دی ہے میں نے ملاقات کی کیفیت دریافت کی تو اس نے بتایا کہ مجھ کو صرف اتنا ہی پتہ چل سکا کہ میری آنکھوں میں ایک قطرہ پانی پڑ گیا اور مجھے دکھائی دینے لگا۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۲۱، کرامت نمبر ۳۱)

معجزہ نمبر ۸۲

یزدی کے لئے غبار سے ملیریا کا خاتمہ اور بینائی کی واپسی

مولانا محمد معصوم یزدی ساکن مشہد جو ایک صالح و متقی شخص ہیں انھوں نے نقل کیا کہ مجھے ملیریا ہو گیا دوا کے بعد فائدہ نہ ہوا میری ماں نے کہا: حضرت امام رضا علیہ السلام کی ضریح مبارک کا غبار بدن پر مل لو پھر وہ ایک صندوق کے اندر سے خاک لائیں میں اسے مل کر سو گیا تھوڑی دیر بعد بہت زیادہ پسینہ ہوا مجھے شفا مل گئی اسی وقت حضرت کی زیارت کے لئے گیا۔

انھیں کا بیان ہے کہ میری قوت بینائی ختم ہو گئی تھی علاج کا اثر نہ ہوا ایک رات خواب میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی زیارت کو پہنچا ضریح نہ تھی صرف قبر تھی خاک پڑی تھی سوچا لگا لوں تو آواز آئی: ''اے بے ادب! ضریح و قبر مبارک کے درمیان حریم ہے۔'' یہ سن کر میں ہٹ گیا تھوڑی سی خاک کو لے کر مل لیا بیداری کے بعد بینائی حاصل ہو گئی اور ایک سال سے مجھے درد چشم نہ ہوا۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل چہارم، ص ۲۲۱، ۲۲۲، کرامت نمبر ۳۲)

معجزہ نمبر ۸۳

مفلوج نبات نامی کرمانی زائرہ کی شفایابی

صنیع الدولہ نے کتاب منتظم ناصری اور مطلع الشمس میں ذکر کیا ہے کہ ''نبات'' نام کی ایک کرمانی زائرہ پندرہ

(۱۵) برسوں سے مفلوج تھی اسے بڑی زحمتوں سے روضہ میں لایا گیا وہ تین (۳) ماہ تک وہاں رہی شب یکم محرم الحرام ۱۲۹۸ھ میں عالم بیہوشی میں حضرت امام رضاؑ کی زیارت کی وہ سبز لباس پہنے تھے۔ فرمایا: "اٹھ جاؤ! تم کو شفا دے دی..." (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۲۵، کرامت نمبر ۱)

معجزہ نمبر ۸۴

مبروص اصفہانی مجوس پر لطف سلطان طوسؑ

محدث قمیؒ کی کتاب فوائد رضویہ میں ہے کہ صاحبِ ثاقب المناقب نے معجزات حضرت امام رضاؑ کے ذیل میں فرمایا: سب سے عجیب چیز وہ ہے جس کا ہم نے اپنے زمانے میں مشاہدہ کیا اور وہ یہ کہ انوشیرواں اصفہانی جو مجوسی اور خوارزمشاہ کا مقرب تھا شاہ مذکور نے اس کو قاصد کے عنوان سے سلطان سنجر بن ملک شاہ کے پاس بھیجا انوشیروان کے برص کا داغ بالکل پھیلا ہوا اور ایکدم ظاہر تھا لہٰذا اس کے پاس جانے سے خوفزدہ تھا طوس پہنچا تو کسی نے مشورہ دیا کہ حضرت امام رضاؑ سے شفا طلب کرو!

انوشیروان اپنا لباس بدل کر حرم کے اندر گیا تا کہ کسی کو پتہ نہ چل سکے کہ ذمی ہے دعا کی باہر نکلا ہاتھ کو دیکھا تو وہ بالکل ٹھیک تھا لباس اتار کر بدن کو دیکھا تو وہ بھی پورا سالم تھا یہ کرامت دیکھ کر اسے غش آ گیا جب ہوش آیا تو وہ اسلام لے آیا اور قبر شریف کے لئے چاندی کا صندوق اور بہت زیادہ مال ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۲۶، ۲۲۷، کرامت نمبر ۲)

معجزہ نمبر ۸۵

مولانا احمد علی ہندیؒ کے خطرناک، لاعلاج پھوڑے کا لاجواب علاج

محدث نوریؒ نے کتاب تتمیم امل الآمل کے حوالہ سے دار السلام میں نقل فرمایا ہے: آقا میرزا احمد علی ہندیؒ جو ایک صالح و متقی عالم تھے وہ کربلائے معلی میں پچاس (۵۰) سال سے زیادہ مقیم تھے انھوں نے بتایا کہ جب میں ہندوستان میں تھا تو میرے زانو پر ایک پھوڑا و زخم بن گیا تھا تمام اطباء، علاج سے عاجز ہو گئے خود میرے والد جو تمام ہندوستانی اطباء سے ماہر تھے انھوں نے پورے ملک سے اطباء کو بلایا سب نے جواب دے دیا سب سے ماہر ایک فرنگی طبیب کو بلایا اس نے ایک سلائی زخم کے اندر لگا کر بتایا:

"حضرت عیسیٰؑ کے علاوہ کوئی بھی علاج نہیں کر سکتا یہ زخم عنقریب ایک دو روز میں فلاں پردہ تک پہنچ جائے گا پھر جان کا خطرہ ہو جائے گا۔"

میں سن کر بہت گھبرایا رات میں سویا تو خواب میں حضرت امام رضاؑ کی خدمت میں مشرف ہوا وہ میرے سامنے کھڑے ہوئے حضرت کے سر مبارک سے حجرہ کے چاروں طرف نور پھیلا ہوا تھا فرمایا: ''احمد! میری طرف آؤ!'' عرض کیا: آقا! آپ تو جانتے ہی ہیں کہ مریض ہوں چلنے کی تاب نہیں حضرت نے دوبارہ فرمایا: ''میری طرف آؤ!'' میں بستر سے اٹھ کر حضرت کے پاس گیا میرے زخمِ زانو پر ہاتھ پھیرا. میں نے عرض کیا: مولا! آپ کی زیارت کو آنا چاہتا ہوں. فرمایا: ''ان شاء اللہ مشرف ہوگے.''

میں بیدار ہوا تو ایک دم صحیح سالم تھا مگر اس ڈر سے لوگوں سے بیان نہیں کرتا تھا کہ لوگ قبول نہ کریں گے مگر بعض لوگ مطلع ہوگئے پھر چرچا ہو گیا بادشاہ ہند کو خبر ہوگئی اس نے طلب کیا میرا احترام کیا اس جگہ کو مس کیا اور میرے لئے وظیفہ مقرر کر دیا.

اس قضیہ کو نقل کرنے والے کا بیان ہے کہ ہر سال موصوف کو بادشاہ کی طرف سے وظیفہ ملتا تھا جب کربلائے معلیٰ میں تھے تب بھی وہاں ان کے لئے وظیفہ آتا تھا. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۲۸، ۲۲۹، کرامت نمبر ۳)

﴿معجزہ نمبر ۸۶﴾

﴿شیخ حر عاملیؒ کی ہمسائی گونگی لڑکی کی گویائی﴾

شیخ حر عاملیؒ اثبات الہداۃ میں فرماتے ہیں کہ ہماری ہمسائی ایک گونگی لڑکی حضرت امام رضاؑ کی زیارت کے لئے گئی اس نے دیکھا کہ قبر کے پاس ایک بزرگوار ہیں یقین کیا کہ امام رضاؑ ہیں فرمایا: ''مَا لَکِ لا تَتَکَلَّمِیْنَ تَکَلَّمِیْ: بولتی کیوں نہیں؟ بولو!'' وہ فوراً بولنے لگی.... (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۳۰، ۲۳۱، کرامت نمبر ۴)

﴿معجزہ نمبر ۸۷﴾

﴿دونوں آنکھوں کے اندھے مولانا پر ایسا لطف مولا کہ تا حیات، چشمہ نہ لگا﴾

سید جلیل و عالم نبیل سید حسن خلف سید محمد رضا نجل سید مہدی بحر العلم طباطبائیؒ جو صاحبِ جواہر کے خاص شاگرد تھے دونوں آنکھوں کے اندھے تھے ان کو شفا ملی.

فوائد رضویہ میں محدث قمیؒ نے فرمایا: موصوف اپنی زندگی کے درمیانی حصہ میں ضعف بصر کے بعد دونوں آنکھوں کے اندھے ہوگئے نجف کے بعد حضرت رضاؑ کی زیارت کے لئے آئے زیارت کی فوراً شفا پا گئے

پھر انھیں زندگی کے آخری لمحات نوے (۹۰) سال کی عمر تک چشمہ کی ضرورت نہ پڑی... .

اشعار صاحبِ کرامات رضویہ:

﴿ شعر ﴾

چو مشکلے بودت دست زن بدامن وے — کہ تا ز لطف رِضاً حل شود تو را مشکل

ز بارگاہ رِضاً نا رضا نخواہی رفت — بیا! بیا! کہ بمقصود میشوی نائل

بنزد قبر رِضاً چشم دل گشا و بہ بین — کہ گاہ فوج ملک صاعدند و گہ نازل

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص۲۳۲، تا ۲۳۷، کرامت نمبر ۵)

﴿ معجزہ نمبر ۸۸ ﴾

﴿ ضریح مبارک کے پاس مسلسل قرآن مجید کی تلاوت، بچھڑے ہوئے بیٹے سے ملانے کے لئے امام علیہ السلام کی اعانت ﴾

عالم جلیل شیخ مہدی یزدیؒ واعظ ساکن مشہد نے اپنی بعض تالیفات میں اپنے قلم سے لکھا ہے کہ "میرے داماد ملاعباس نے شب جمعہ صفر ۱۳۰۴ھ کو نقل کیا کہ تقریباً پچیس (۲۵) سال پہلے مشہد مقدس زیارت کے لئے گیا جب بھی اندر جاتا تھا قبر شریف کے پاس ایک ضعیف کو تلاوت قرآن میں مشغول پاتا تھا ایک دن پوچھ لیا کہ تلاوت قرآن کے علاوہ کوئی دوسرا کام نہیں ہے؟!

انھوں نے کہا: میری داستان بہت عجیب ہے وہ یہ کہ میں اپنے بیٹے کے ساتھ امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے آرہا تھا راستہ میں ترکمان [ترکوں کی ایک قوم] نے میرے جوان بیٹے کو گرفتار کرلیا میں نے آکر حضرت سے فریاد کی کہ جوان کے علاوہ میرا کوئی نہیں. اس کا اثر نہ ہوا شب جمعہ کو گریہ کے بعد عرض کیا: یا موت! یا بیٹا! نیند آگئی خواب میں دیکھا کہ امام رِضا علیہ السلام نے ضریح سے نکل کر فرمایا: "کیا ہوا؟" میں نے بیان کیا تو ایک کاغذ دیا فرمایا:

"اس کو لے کر صبح شہر سے باہر نکلو ایک قافلہ بخارا جانے والا ہے ساتھ میں چلے جانا حاکم بخارا کو رقعہ دے دینا وہ تمھارے بیٹے کو حاضر کردے گا".

خواب سے اٹھا تو دیکھا میرے ہاتھ میں مہر شدہ حضرت کا رقعہ موجود ہے اس پر لکھا ہے: "یہ رقعہ حاکم بخارا کو ملے". میں خوش ہوا تاجروں کے ساتھ نکلا وہاں پہنچا تو کہا: حاکم سے کہہ دو کہ ایک شخص امام رِضا علیہ السلام کا رقعہ لایا ہے".

یہ خبر پاتے ہی حاکم برہنہ سر و پا دوڑ پڑا رقعۂ امام علیہ السلام کو بوسہ دیا آنکھوں سے لگایا پھر اپنے خدام سے تاجر کو

بلا کر کہا: ''حضرت رضاؑ نے میرے پاس تحریر فرمایا ہے کہ اس کے بیٹے کو تم سے پچاس (۵۰) تومان میں خرید کر لوٹا دوں اگر اس پر عمل نہ کروں تو رات تک میرا کام تمام ہو جائے گا۔''

میں اس تاجر کے ساتھ اس کے گھر گیا بیٹے کی نظر پڑتے ہی ہم گلے مل کر رونے لگے میں خوش ہو کر حاکم کے پاس لوٹا اس نے بتایا کہ امامؑ نے میرے پاس یہ بھی لکھا ہے کہ تمھارے سفر کے اخراجات بھی دوں لہٰذا اخراجات اور دو (۲) گھوڑوں کے ساتھ ایک نوشتہ بھی دیا کہ کوئی ان لوگوں کو پریشان نہ کرے۔ میں اپنے بیٹے کے ساتھ مشہد مقدس آ گیا میرا بیٹا دن بھر کام کرتا ہے اور میرا کام حضرت کے پاس صرف قرآن پڑھنا ہے...

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۳۷ تا ۲۳۹، کرامت نمبر ۶)

معجزہ نمبر ۸۹

استر آبادی اکلوتی بیٹی کی اسیری، ماں سے جدائی، زائر آستان رضوی سے شادی پھر ماں سے ملاقات کی خوشی

سید نعمت اللہ موسوی جزائریؒ نے زہر الربیع میں اور محدث نوریؒ نے موصوف کی دوسری کتاب ریاض الابرار جلد سوم کے حوالہ سے دار السلام میں نقل فرمایا: جس وقت میں ۱۱۰۷ھ میں امام رضاؑ کی زیارت کر کے استر آباد کے راستے سے واپس ہوا تو وہاں ایک صالح سید نے مجھ سے نقل کیا کہ چند سال قبل تقریباً ۱۰۸۰ھ میں گروہِ ترکمن نے استر آباد پر حملہ کیا اسے لوٹا اور عورتوں کو اسیر کر لیا وہ لوگ ایک ضعیفہ کی اکلوتی بیٹی کو بھی گرفتار کر لے گئے وہ رات دن رونے پیٹنے لگی سوچا امام رضاؑ اپنے زائر کے لئے ضامن بہشت ہیں تو میری بیٹی کے لوٹانے کے بھی ضامن ہیں لہٰذا زیارت کے لئے گئی حضرت سے دعا کی۔

لڑکی کو لوگوں نے ایک بخارائی تاجر کو فروخت کر دیا تھا وہ شہر بخارا میں بیچنے لے گیا ادھر بخارا میں ایک متقی تاجر نے خواب دیکھا کہ وہ ایک بہت بڑے دریا میں ڈوب گیا ہے ہلاکت قریب تھی ایک لڑکی نے اس کو نجات دی شکریہ ادا کیا اس پر ایک نظر کی اور بیدار ہو گیا۔

بہت حیرت میں تھا ایک شخص نے کہا: ''میں ایک کنیز بیچنا چاہتا ہوں''۔ اس نے ساتھ لے جا کر لڑکی کو دکھایا تاجر دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ اسی لڑکی نے مجھ کو نجات دی تھی بہت تعجب کیا خوش ہو کر گھر لایا داستان پوچھی تو پتہ چلا کہ لڑکی شیعہ ہے تاجر پر رقت طاری ہوئی کہا: ''میرے چار (۴) بیٹوں میں سے جس سے چاہو شادی کر لو!''

لڑکی نے کہا: ''ان میں سے جو مجھے مشہد مقدس امام رضاؑ کی زیارت کے لئے لے جائے گا میں اس سے شادی کروں گی۔'' ایک لڑکے نے قبول کیا شادی بعد امام رضاؑ کی زیارت کے لئے نکلا وہ راستہ میں بیمار

ہوگئی کسی طرح سے مشہد پہنچا یا حرم کے اندر دعا کی کہ اگر کوئی عورت اس کی خدمتگاری کے لئے مل جاتی تو بڑا اچھا ہوتا۔
اس دعا کے بعد حرم سے نکلا دار السیادہ میں ایک ضعیفہ مسجد کی طرف جاتی ہوئی ملی اس سے کہا: ''میں مسافر ہوں میری بیوی مریض ہے چند روز اس کی خدمتگاری کر دو!'' ضعیفہ نے کہا: ''میں بھی زائر و مسافر ہی ہوں صرف امام رِضا علیہ السلام کی خوشنودی کے لئے خدمتگاری کے لئے حاضر ہوں''۔

دونوں ایک ساتھ مسافر خانہ گئے مریض لڑکی بستر پر سر چھپائے ہوئے نالہ کر رہی تھی ضعیفہ نے سر کھولا دیکھا اسی کی لڑکی ہے جس کی جدائی میں تڑپ رہی ہے فریاد بلند کی کہ خدا کی قسم! یہ میری ہی لڑکی ہے. لڑکی نے آنکھ کھولتے ہی کہا: یہ میری ماں ہیں دونوں گلے مل کر خوب روئیں امام رِضا علیہ السلام کے لطف و کرم سے اظہار مسرت کیا.

صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں:

حضرت امام علی رِضا علیہ السلام کی زیارت سے حزن و غم دور ہوتا ہے جیسا کہ جامع الاخبار و امالی صدوقؒ میں مروی ہے کہ ''سَتُدفَنُ بَضعَةٌ مِنّی بِخُراسان مَازارَھا مَکرُوبٌ اِلَّا فَرَّجَ اللّٰہُ کُربَتَہٗ وَلامُذنِبٌ اِلَّا غَفَرَ اللّٰہُ ذُنُوبَہٗ: عنقریب میرے بدن کا ایک حصہ، خراسان میں دفن کیا جائے گا جو غمزدہ اس کی زیارت کرے گا خداوند عالم اس کا غم دور کرے گا اور جو گناہگار بھی اس کی زیارت کرے گا خدا اس کے گناہ معاف کر دے گا''۔

ہاں! ہاں! جو بھی حضرت رِضا علیہ السلام کی زیارت کرے گا خدا اس کا رنج و غم دور کر دے گا لیکن جب احتضار کے وقت ان کے فرزند حضرت امام محمد تقی علیہ السلام مدینہ منورہ سے خراسان تشریف لائے تو وہ بہت غمگین و محزون ہوئے مامون ملعون کا زہر اپنا کام کر چکا تھا... بیمار کربلا حضرت سید سجاد علیہ السلام جب حسین مظلوم علیہ السلام کے سرہانے آئے تو بدن مبارک برہنہ، زخمی اور بے سر، خاک و خون میں غلطاں تھا یہ حالت دیکھ کر اس قدر محزون ہوئے کہ روح پرواز کرنے والی تھی. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۴۰ تا ۲۴۴، کرامت نمبر ۷)

معجزہ نمبر ۹۰

نیشاپوری ''معجزی'' نابینا کی شفایابی

محدث قمیؒ نے فوائد الرضویہ میں روضات الجنات کے حوالہ سے اور اس میں ثاقب المناقب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ حضرت امام رِضا علیہ السلام کے جن کرامات کی اطلاع ہم کو ہوسکی ان میں سے ایک کرامت یہ ہے کہ محمد بن علی نیشاپوری سترہ (۱۷) برسوں سے بالکل نابینا تھے مشہد مقدس زیارت کے لئے آئے چہرہ، قبر شریف پر رکھا گریہ کیا سر اٹھایا تو بینائی حاصل ہو چکی تھی۔

امام علیہ السلام کی اس عنایت و مرحمت کے بعد وہ آخر عمر تک مشہد مقدس میں مقیم رہے اور ''معجزی'' کے نام سے مشہور ہو گئے تھے اس کی خبر بادشاہ اور عوام ہر ایک کو ہو گئی تھی۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص۲۴۴، ۲۴۵، کرامت نمبر۸)

معجزہ نمبر ۹۱

مریضہ استسقاء کو امریکی ڈاکٹروں کا جواب اس کا حیرتناک علاج

عالم جلیل و سید نبیل آقائے حاج سید علی معروف بہ علم الہدیٰ کی کتاب ''رایت راہنما'' جلد سوم میں ہے کہ میرے دوست شیخ عبد الرحیم کی زوجہ شدید بیمار ہوئیں اور مرض طولانی ہو گیا ماہ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ میں ظہر بعد مسجد گوہر شاد میں پریشانی کے عالم میں دیکھا خیریت پوچھی تو کہا:

دعا کر دیں کہ خدا جلد میری زوجہ کو دنیا سے اٹھا لے کیونکہ وہ مرض استسقاء میں گرفتار ہیں اب تک تین (۳) مرتبہ امریکی اسپتالوں میں دکھایا اور شکم سے پانی نکالا جا چکا ہے شکم بھر گیا ہے ڈاکٹر نے آج جواب دے دیا ہے کہ شکم پھٹ جائے گا۔ ابھی ابھی گھر چھوڑ کر دعا و زیارت کے لئے آیا ہوں۔ پھر چند دنوں کے بعد ملاقات ہونے پر شفا پانے کی تفصیل یوں بیان کی:

بیوی کے نالہ کے بعد اس شب میں گھر سے حرم مطہر آ گیا صبح تک حرم کے اندر دعا کی: خدایا! اگر شفا میں مصلحت نہ ہو تو انھیں اٹھا لے۔ صبح گھر پہنچا تو دروازہ کھلا پایا یقین کر لیا کہ میری بیوی کل رات مر گئیں لوگ سویرے سویرے غسل خانہ لے گئے ہیں اندر دیکھا تو گوسفند ذبح ہو رہا ہے میری ساس اس طرح گریہ کر رہی ہیں جس طرح عورتیں مصیبت کے وقت گریہ کرتی ہیں مجھ کو موت کا یقین ہو چکا تھا لہٰذا پوچھا:

جنازہ جا چکا ہے؟ میری ساس نے کہا: وہ دیکھو! تمھاری بیوی حوض پر ہاتھ دھو رہی ہے۔ میں نے ایک دبلی پتلی عورت کو دیکھا سوچا کہ وہ مذاق کر رہی ہیں فوراً مریضہ کے کمرہ میں گیا وہ خالی تھا واپس آ کر کہا: میں اپنی بیوی کو آخری بار دیکھنے کے لئے غسل خانہ جا رہا ہوں۔ ساس کو جانے کا یقین ہو گیا تو کہا: یہی تو تمھاری بیوی ہے!

میں نے قریب جا کر پوچھا: بتول! تم ہو؟ کہا: ہاں! میں آواز سے پہچان گیا۔ پوچھا: شکم کا پانی کیا ہوا؟ کہا: حضرت رضا علیہ السلام نے مجھے شفا دے دی۔ ہم اٹھ کر کمرے میں گئے واقعہ پوچھا تو بتایا: کل رات کو آپ نہیں آئے میری حالت بہت خراب تھی صبح کے وقت ایک بزرگوار نے آ کر فرمایا: ''اٹھو!'' میں نے عرض کیا: طاقت نہیں! آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں امام رضا (علیہ السلام) ہوں''۔

اس کے بعد انھوں نے اپنا دست مبارک میرے سر سے لے کر پیروں تک پھیرا اور فرمایا: ''اٹھو! کوئی مرض نہیں!'' میں اٹھ گئی مگر کسی کو بھی نہ دیکھا کمرے کے اندر خوشبو بسی ہوئی تھی تعجب اس پر ہے کہ میرا پورا بستر سوکھا ہوا ہے یہ پتہ نہ چل سکا کہ شکم کے اندر اتنا زیادہ بھرا ہوا پانی کہاں چلا گیا! اپنی امی کو پکارا وہ خوش ہوئیں انھوں نے خیرات کے لئے گوسفند ذبح کرایا۔

مؤلف: اس کے بعد چند بہترین اشعار ہیں مگر مؤلف کرامات رضویہ نے کسی شاعر کا حوالہ نہ دیا شاید انھیں کے ہوں:

﴿اشعار﴾

طوس ، حریم حرم کبریا است — مدفن پاك شه پاكان رِضاؑ است

کعبه اگر خانۀ آب و گِل است — طوسِ رِضاؑ کعبۀ جان و دلِ است

کعبه بود سجده گهِ خاکیان — طوس بود قبلۀ افلاکیان

مهبط انوار الٰهی است طوس — جلوه گهِ حضرت شاهی است طوس

آئینۀ سینۀ سینا است طوس — خوابگۀ بضعۀ موسیٰ است طوس

قبۀ آن سر زده از ساق عرش — سدۀ آن قبه بود طاق عرش

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۴۶ تا ۲۴۸، کرامت نمبر ۹)

﴿معجزہ نمبر ۹۲﴾

نابینا، نادار مشہدی کی زوجہ کا مالک مکان سے جھگڑا و طعنہ، درویش کو شفا و پیسہ، زیارت حضرت معصومہ علیہا السلام کی تمنا:

سابق الذکر کتاب [رایت راہنما] میں ہے کہ مشہدی محمد ترک میرے ساتھ بڑے خلوص وعقیدت سے پیش آتا تھا نماز جماعت میں حاضر ہوتا تھا لیکن چونکہ اس کے بارے میں لوگوں کا گمان اچھا نہ تھا لہٰذا میں بھی اس سے محبت کا اظہار نہ کرتا تھا نہ جانے کیسے وہ اندھا اور محتاج ہو گیا میں اکثر دیکھتا تھا کہ ایک بچہ ہاتھ پکڑ کر چلتا اور وہ ترکی زبان میں شعر پڑھ کر بھیک مانگتا تھا اکثر و بیشتر حرم میں ضریح کا طواف کرتا ہوا بلند آواز سے پڑھتا ہوا اس کو دیکھتا تھا وہ میرے پاس سے گزرتا تھا میں اس کی طرف توجہ نہیں کرتا تھا۔

سات (۷) سال اس طرح گزر گئے ایک دن میں نے سنا کسی نے کہا: حضرت رضا علیہ السلام نے مشہدی محمد کو

شفا عنایت کی میں نے کوئی توجہ نہ دی دو (۲) ماہ بعد اس سے ملاقات ہوئی معمول کے خلاف اس کو بینا اور صاف ستھرے کپڑوں کے ساتھ دیکھا مجھ کو دیکھ کر آیا ہاتھ کو بوسہ دیا کہا:

سات (۷) برسوں سے آپ کو نہیں دیکھا. میں نے شفا کی کیفیت پوچھی تو زحمت کے ساتھ فارسی میں جواب دیا: میں ایک دن شام کے وقت گھر گیا تو پتہ چلا کہ میری بیوی اور مالک مکان کے درمیان جھگڑا ہوا ہے وہ رو رہی ہیں اصرار کرنے پر بتایا اور کہا: اگر خدا ہم کو دوست رکھتا تو اس قدر پریشان نہ ہوتے، تم اندھے نہ ہوتے، مالک مکان کی بیوی ہم پر احسان نہ جتاتی، ہم کو طعنہ نہ دیتی کہ اگر تم لوگ اچھے ہوتے تو کور وفقیر نہ ہوتے!

میں بہت متاثر ہوا فوراً حرم آ گیا مسجد بالاسر میں نماز پڑھی میرے پیچھے دو (۲) محترم افراد تھے مجھے فوراً تاکید کردی گئی کہ شور نہ کروں نماز بعد نالہ وفریاد شروع کردی. ان دو (۲) محترم افراد نے کہا: ”یہ کتا جتنا بھی فریاد کرے گا حضرت رضا علیہ السلام اس کو جواب نہ دیں گے!“

میں بہت غمگین ہوا شدت سے ضریح پر سر مارا کہ ہلاک ہو جاؤں یقین کیا کہ سر پھوٹ گیا ضعف محسوس کیا دو (۲) مرتبہ آواز آئی: ”محمد! کیا کہہ رہے ہو؟ اگر روشنی چاہتے ہو تو ہم نے عطا کی.“ میں نے دہشت سے سر اٹھایا سب کچھ دکھائی دینے لگا شدت شوق سے پھر ضریح پر سر مارا ضریح شگفتہ ہوئی آقا میری طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے فرمایا تم کو بینائی عطا کی. حضرت کے ہاتھ میں ایک تسبیح تھی جو چمک رہی تھی نہیں معلوم وہ کن جواہرات کی تھی کہ ویسی تسبیح میں نے نہ دیکھی تھی مجھ سے برابر فرما رہے تھے: ”کیا کہہ رہے ہو، کیا چاہتے ہو؟“

میں حضرت کو دیکھ رہا تھا اور لوگوں پر بھی میری نظر تھی میں سوچتا تھا کہ بقیہ لوگ کیوں نہیں حضرت کو دیکھ رہے ہیں فرمایا: ”اپنی زوجہ سے کہہ دو کہ زیادہ گریہ نہ کرے میرا دل دکھتا ہے.“

میں نے عرض کیا: مولا! میری بیوی کو آپ کی بہن [حضرت معصومہ قم علیہا السلام] کی زیارت کی تمنا ہے.

فرمایا: ”ان شاء اللہ زیارت ہوگی.“ پھر ضریح کے اندر چلے گئے لوگوں کو میری شفا کی خبر ہو گئی میرے پاس ہجوم ہو گیا لباس پارہ پارہ کر ڈالا میں نے اپنے کو اندھا ظاہر کیا اس طرح حرم کے اندر سے باہر نکلنے میں کامیاب ہو گیا.

جب صحن میں آیا تو وہ خالی تھا سوچا خالی ہاتھ کیسے گھر جاؤں بچے بھوکے ہیں کچھ ہے بھی نہیں چائے اور قند ضروری ہے وہیں سے قبر کی طرف متوجہ ہو کر عرض کیا: مولا! مجھ کو بینائی عطا کی لیکن اپنی اور بچوں کی بھوک کا کیا ہوگا؟!

یکا یک ایک ہاتھ ظاہر ہوا مگر صاحب ید دکھائی نہ دیا میرے ہاتھ میں کچھ رکھ دیا وہ ایک دس (۱۰) تومانی

نوٹ تھا بازار سے روٹی اور دیگر ضروریات خریدیں راستہ میں پڑوسی ملا جو اپنی ماں کے علاج کے لئے ڈاکٹر کی تلاش میں جارہا تھا میں نے کہا: ''لو ایک لقمہ روٹی کھلادو! یہ حضرت رضاؑ کا عطیہ ہے میں گھر گیا بیوی اور بچے بہت خوش ہوئے صبح کو پڑوسی کی خبر لی تو پتہ چلا کہ بہت زحمتوں کے بعد مریضہ کو وہ روٹی کھلائی گئی لقمہ حلق سے اترتے ہی اس کو شفا مل گئی.

میں نے ایک مدت سے مشہدی محمد کو نہ دیکھا پتہ چلا کہ بیوی کے ساتھ قم گیا ہے پھر کچھ دنوں بعد پتہ چلا کہ وفات پا گیا... .(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۴۸ تا ۲۵۲، کرامت نمبر ۱۰)

معجزہ نمبر ۹۳

ایک مال دار کی لڑکی، کمزوری اور شدید بخار میں گرفتار، متعدد مقامات کے ڈاکٹروں کا جواب، موت کا انتظار اس پر لطف ثامن الائمۃ الاطہارؑ:

کتاب ''مناظرۂ دکتر و پیر'' مطبوعہ ۱۳۷۹ھ، تالیف: دانشمند معظم سید عبد الکریم ہاشمی نژاد فاضل معاصر جس میں بہت سے فوائد ہیں اس کے صفحہ ۱۰۸ پر امام رضاؑ کی ایک کرامت جو ''زاغ مرز'' میں واقع ہوئی اس کی تفصیل اس طرح ہے کہ ''بہشہر'' جو شمال ایران کا ایک شہر ہے اس سے تیس (۳۰) کلو میٹر کے فاصلہ پر یہ بڑا دیہات (زاغ مرز) واقع ہے ہم موصوف کی عبارت بالکل مِن وعَن بغیر کسی تبدیلی کے ذکر کر رہے ہیں:

یہ واقعہ چار (۴) سال پہلے کا ہے وہاں کے ایک محترم و مالدار خاندان کی تقریباً آٹھ (۸) سالہ لڑکی شدید بخار و کمزوری میں گرفتار ہوگئی بہشہر میں نامی گرامی ڈاکٹروں کے علاج سے فائدہ نہ ہوا پھر ''ساری'' اور ''بابل'' شہروں کے بعد تہران لایا گیا ایکسرے لئے پھر آپریشن کی تجویز ہوئی اس کے بعد لوگ گھر لائے اس طرح تیسری مرتبہ پھر اسے تہران لے گئے دوبارہ آپریشن ہوا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا چوتھی بار تہران لائے پندرہ (۱۵) ہزار تومان خرچ ہوئے علاج سے ناامید ہو گئے ظاہر ہے کہ محترم خاندان کے لوگ اتنی زحمت و مشقت اور اخراجات کے بعد کس قدر غمگین ہوں گے گھر لائے موت کا انتظار کرنے لگے مریضہ کی غیب سے مدد ہوئی خود ہی کہا:

مجھے مشہد مقدس لے چلیں کیوں کہ میرے حقیقی طبیب امام رضاؑ ہیں. اس پر کوئی توجہ نہ دی گئی صرف اس کی دل سوختہ و غمزدہ ماں نے قبول کیا تمام رشتہ داروں کا خیال تھا کہ مریضہ زندہ، مشہد تک نہ جاسکے گی ''بہشہر'' کے ڈاکٹروں نے بھی اس کی تائید کردی. ماں اصرار کے بعد لڑکی کو لے کر بہشہر میں مشہد کے لئے ٹرین کا ٹکٹ لینے آئی چونکہ ٹرین والے چند گھنٹوں میں اس کی موت یقینی سمجھ رہے تھے لہٰذا انھوں نے ٹکٹ دینے سے بہانہ کیا مگر خاندان

کے احترام میں ٹکٹ دے دیا.

ایک کوپہ[ٹرین کے ڈبے کا ایک مختصر حصہ جس میں تقریباً چھ (٦) افراد کے سونے کی گنجائش ہوتی ہے]کو رِزَرو کیا گیا تین (٣) عورتیں اور بھی خدمتگاری کے لئے تھیں راستہ میں ٹکٹ چیک کرتے وقت ٹرین کے ذمہ دار نے ماں کو ڈانٹا بعد والے اسٹیشن پر اتارنا چاہا کیونکہ اس کے خیال میں لڑکی ٹرین ہی میں مرجاتی لیکن ماں کا گریہ وناله دیکھ کر رک گیا آخرکار ''گرمسار'' میں اتار دیا وہاں سے پھر بڑی خوشامدوں سے مشہد مقدس کا ٹکٹ حاصل کیا بہرحال زنده، مشہد پہنچ گئی ٹرین سے اترتے ہی یہ عورتیں مریضہ کو صحن بزرگ پشتِ پنجرۂ فولاد پر لے گئیں یہ جگہ قبرِ امام (علیہ السلام) کی پشت پر واقع ہے دعا شروع ہوئی رات ہوگئی لوگ اپنے اپنے گھروں کو لوٹ گئے خدام بھی حرم مطہر اور صحن کے دروازے بند کر کے چلے گئے صرف چند خدام، حرم کے اندر اور باہر نگہبانی کر رہے تھے کبھی کبھی آ کر اس مریضہ کے حالات دریافت کرلیا کرتے تھے رات کے آخری حصہ میں ماں کو تھکن، گریہ وناله کے بعد نیند آ گئی اس کے شانہ کو کسی نے ہلایا:

امی! امی! میں شفا پا گئی امام رِضا (علیہ السلام) نے مجھے شفا دے دی. ماں اسے صحیح سالم دیکھ کر غش کھا کر زمین پر گر گئی اس کی فریاد سن کر خدام دوڑ پڑے تھوڑی دیر میں ماں کو ہوش آیا تو لڑکی کے ساتھ مسافر خانہ میں پہنچا دیا.

❁ ٹیلی گرام کا اثر:

شفا کے بعد ماں نے فوراً گھر واپس جانے کے لئے ٹیلی گرام کیا لوگ سمجھے کہ موت کی خبر آئی ہے کچھ عورتیں گریہ وناله کرنے لگیں تہران پہنچ کر پھر ماں نے گھر پہنچنے کی تاریخ ٹیلی گرام کے ذریعہ دی لیکن گھر والوں کو موت کا اتنا یقین ہو چکا تھا کہ دوسرے ٹیلی گرام پر بھی اس کی زندگی کا یقین نہ ہوا آخرکار خبر، قطعی ویقینی ہونے کے بعد لوگ بہشہر کے ریلوے اسٹیشن پر پہنچے زبردست استقبال کیا پورے شہر میں یہ خبر پانی کی طرح پھیل گئی علاج کرنے والے ڈاکٹروں نے معائنہ کیا انھوں نے شفا کی تصدیق کی.

اس وقت بھی وہ لڑکی صحیح وسالم ہے بہشہر، ساری، بابل اور تہران میں علاج کرنے والے ڈاکٹر ابھی تک زندہ ہیں اور لڑکی کے ایکسرے وغیرہ بھی موجود ہیں. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ٢٥٤ تا ٢٥٩، کرامت نمبر ١١)

معجزہ نمبر ٩٤

بدہضمی، زخم رحم، لاعلاج سرطان کا سلطان العرب والعجم کی غبار ضریح سے مکمل علاج

آیت اللہ سید احمد زنجانی نے الکلام یجر الکلام، جلد اوّل، صفحہ ١٣٨ پر لکھا ہے کہ حضرت امام رِضا (علیہ السلام) نے

ایک ایسی مریضہ کوشفادی جس کی عمر تقریباً پینتالیس یا چھیالیس (۴۵،۴۶) سال تھی وہ ایک سال سے زیادہ عرصہ سے مرض زخم رحم میں مبتلا تھی ایک ماہ معائنہ ومعالجہ کے بعد رپوٹ لگی کہ یہ مرض، کینسر اور لاعلاج ہے آپریشن کی تجویز ہوئی اس کے ایک ہفتہ بعد وہ ایکدم صحیح سالم مرحوم لقمان الملک کے مطب میں آئی انھوں نے حالت دریافت کی تو بتایا کہ ڈاکٹروں سے مایوس ہوکر ایک ہفتہ مجلس عزا منعقد کی اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے متوسل ہوئی شب ہشتم میں خواب دیکھا کہ میری ایک سہیلی جس کے شوہر سید اور حرم حضرت امام رضا علیہ السلام کے خادم ہیں انھوں نے ضریح مقدس سے خاک لاکر مجھے دی کہا: شکم پر مل لو!

میں نے خواب میں مل لیا پھر دیکھا کہ ایک باغ میں ایک بزرگوار کھڑے ہیں ان کے پیچھے بہت زیادہ لوگ ہیں میں نے پہنچ کر ہاتھوں کو پکڑ کر عرض کیا: یَا حُجَّۃَ ابْنَ الْحَسَنؑ! میری مدد فرمایئے۔ دو (۲) مرتبہ فرمایا: ''کس نے تم کو فلاں ڈاکٹر کے پاس جانے کو کہا تھا؟'' میں نے فریاد کی تو فرمایا: ''اٹھو! تم اچھی ہوگئی ہو۔''

اس وقت مرض کا کوئی اثر نہیں ہے لہٰذا آگئی ہوں جب کہ ڈاکٹروں نے یہ رپوٹ لگائی تھی کہ آپریشن کے ذریعہ پورا رحم نکالنا پڑے گا پہلے سے موجود بہت پرانا بدہضمی کا مرض بھی ختم ہو گیا... (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۵۹ تا ۲۶۲، کرامت نمبر ۱۲)

﴿معجزہ نمبر ۹۵﴾

﴿شدید بیاری میں ظاہری اسباب سے مایوسی، حضرت کی بارگاہ میں مکمل شفایابی﴾

نیز الکلام یجر الکلام، صفحہ ۵۳ پر حاج سید عباس شاہرودی سے نقل فرمایا: مجھے ایک شدید مرض لاحق ہو گیا بہت علاج کیا اثر نہ ہوا معمولی اور ظاہری اسباب سے بالکل مایوس ہو گیا تو امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے آیا عرض کیا: فرزند رسولؐ! ابھی تک میں جسارت نہیں کر رہا تھا اس کی وجہ یہ تھی کہ سوچتا تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ دعا قبول نہ ہو اور آپ یہ فرمائیں کہ خدا نے ہر درد کے لئے دوا پیدا کی ہے اس کے ذریعہ علاج کرنا چاہئے لیکن اب میں معمولی و ظاہری اسباب سے مایوس ہوکر آپ کی بارگاہ میں شفا کے لئے آیا ہوں۔

جب حرم سے نکلا تو کفشداری کے پاس میرے دل میں یہ بات آئی گویا کسی نے کہا: ''مُقْل ازرق [گوگل جس کا رنگ سرخی کی طرف مائل ہو] کھاؤ!'' دل میں یہ خیال پختہ ہوتا گیا لہٰذا چند روز اس پر عمل کیا تو مکمل شفا پا گیا۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۶۴، کرامت نمبر ۱۳)

معجزہ نمبر ۹۶

حرم رضوی میں شیخ صاحب الزمانی کی شعرخوانی فوراً صلہ یابی

نیز کتاب الکلام یجر الکلام، صفحہ ۵۵ پر مرحوم آقائے شیخ ابراہیم صاحب الزمانیؒ سے منقول ہے کہ میں مشہد مقدس میں مرحوم حاج شیخ حسن علی تہرانی جو زہد وتقویٰ میں مشہور تھے کے گھر مقیم ہوا چونکہ بیوی بچے عراق میں تھے لہٰذا ان کے اخراجات کی بابت بہت پریشان تھا میرے ایک دوست نے مشورہ دیا کہ آصف الدولہ مشہد کا والی ہے اور ایک نیک آدمی ہے اس کی شان میں چند اشعار کہہ دو تمھارے لئے میں اچھا خاصا انعام وصول کرلوں گا۔

میں نے عربی میں سات (۷) اشعار کہے لیکن وہ اس کی شان کے مطابق نہ تھے بلکہ حضرت امام رضاؑ کی شایان شان تھے پس مجھ کو ان اشعار کے ذریعہ آصف الدولہ کی مدح کرتے ہوئے شرم آئی سوچا چل کر امامؑ کی بارگاہ میں اشعار پیش کروں اور حضرت ہی سے صلہ بھی طلب کروں۔

اس کے بعد حرم کے اندر جا کر اشعار کو پڑھا عرض کیا: یابن رسول اللہؐ! جب آپ کی خدمت میں دعبل خزاعیؒ نے چند اشعار پڑھے تھے تو ان کے صلہ میں آپ نے پیسے دیئے اور جبہ بھی عطا فرمایا تھا مجھ کو جبہ کی ضرورت تو نہیں لیکن پیسے کی بہر حال ضرورت ہے۔

فوراً آقائے شیخ اسماعیل ترشیزی کے منشی آقائے سید حسن نے دس (۱۰) تومان میرے ہاتھوں پر رکھ دیے۔

میں نے عرض کیا:

فرزند رسولؐ! اتنے پیسے نہ تو آپ کی شان کے مناسب ہیں اور نہ تو میری مقدار حاجت کے مطابق ہیں!

تھوڑی دیر میں ایک دوسرے شخص نے دس (۱۰) تومان دیئے خلاصہ یہ کہ حرم سے صحن تک پہنچتے پہنچتے مجھے پینتیس (۳۵) تومان مل گئے رومال میں باندھ کر بغل میں دبایا گھر کی طرف چل پڑا راستہ میں مرحوم حاج شیخ حسن علیؒ ملے میری بغل سے رومال کھینچ لیا گویا خود انھوں نے ہی رکھا ہو فرمایا: ”جا کر حضرت سے وصول کرلائے!“

مجھ کو بہت تعجب ہوا کیوں کہ ان کو نہ تو میرے شعر کہنے کی اطلاع تھی اور نہ حرم کے اندر اشعار پڑھنے کی خبر تھی اور نہ تو حرم کے اندر پیسے ملنے کی کوئی اطلاع تھی کہ یہ کیسے پیسے ہیں!

اس کے بعد صاحبِ کرامات رضویہ فرماتے ہیں:

اس حکایت میں دو (۲) کرامات ہیں: ایک امام رضاؑ کی ہے کہ شعر پڑھنے کے بعد فوراً صلہ عطا فرمایا، دوسری کرامت حاج حسن علی ”تہرانی“ کی ہے لیکن صاحبِ آثار الحجہ: محمد رازیؒ نے رسالہ ”التقویٰ و ما التقویٰ“

میں شعر پڑھنے کی حکایت تھوڑے اختلاف کے ساتھ لکھی ہے اور بتایا کہ راستہ میں شیخ حسن علی ''اصفہانی'' نے بغل سے تھیلی نکالی۔

شاید اصفہانی کی طرف اس کی نسبت دینا زیادہ صحیح ہو البتہ دونوں بزرگوار صاحبِ کرامات تھے میں نے دونوں کی خدمت میں حاضری دی اور ان سے استفادہ بھی کیا ہے... (کرامات رضویہ: جلداوّل، فصل پنجم، ص ۲۶۵، ۲۶۶، کرامت نمبر۱۴)

﴿معجزہ نمبر ۷۹﴾

کولہے کی ہڈی کا ٹوٹ جانا بغیر آپریشن کے بالکل ٹھیک ہو جانا، کثرت فیوض و برکات اور معجزات میں خصوصیت بارگاہ امام رضا (علیہ افضل الصلوات):

کتاب ''راہ اطاعت وبندگی'' میں شیخ محمد رضا کلباسیؒ نے فرمایا: ماہ ذی الحجہ ۱۳۹۷ھ میں اصفہان میں میں زینہ سے گر گیا کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی ایک مدت تک ڈاکٹری علاج کیا فائدہ نہ ہوا تو مشہد مقدس کے لئے روانہ ہو گیا۔

حاج عبداللہ مقدم سے دوستی کے سبب تہران میں بیمارستان بازرگانان میں ایڈمٹ ہو گیا انھوں نے میری مہمان نوازی کی ڈاکٹر مسعود کا علاج شروع ہوا ایک ہفتہ علاج کے بعد ڈاکٹر نے بتایا کہ آپ کی شفا دو (۲) چیزوں میں سے ایک پر منحصر ہے یا حلقۂ طلا کے لئے سو ہزار (۱۰۰۰۰۰) ریال دیں یا ساٹھ ہزار (۶۰۰۰۰) ریال امریکہ سے ہڈی منگانے کے لئے دیں۔

جب زبدۃ العلماء والفضلاء آقائے شیخ محمد تقی فلسفیؒ کو خبر ہوئی تو میرے پاس پیغام بھیجا کہ آپ کو جو طریقہ پسند ہو اختیار کریں اگر پیسے کی ضرورت ہو تو تہران میں چند دوست ادائیگی کے لئے حاضر ہیں۔ میں نے شکریہ کے ساتھ جواب دیا کہ مجھ کو ایسے کام کے تحمل کی قدرت نہیں۔ صبح کے وقت ڈاکٹر نے پھر کہا:

''آپ ایک فعال و خدمت گزار عالم دین ہیں اگر آخر عمر تک گھر میں بیٹھے رہیں گے تو افسوس ہوگا لہٰذا بہتر ہے کہ ایک کام اختیار کر لیں۔'' میں فکر میں پڑ گیا رات میں حضرت رضا علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا بہت گریہ کے بعد عرض کیا: اے آقا! آپ کے اندر ایک ایسی خصوصیت ہے جو آپ کے آبائے عظام اور اولاد کرام کے اندر نہیں ہے وہ یہ کہ آپ کی قبر مبارک سے جس قدر کرامات ظاہر ہوئے ہیں دیگر کسی امام علیہ السلام کی قبر سے اتنے زیادہ معجزات ظاہر نہیں ہوئے ہیں لہٰذا کیا بہتر ہوتا کہ آج رات اس غریب الوطن و بے کس پر ایک نظر لطف فرما دیں۔

﴿شعر﴾

آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند آیا شود که گوشۂ چشمے بما کنند!

گریہ والتجا کے بعد سو گیا خواب میں حضرت کی زیارت کی ان کے پیچھے کئی افراد تھے ان کو نہ پہچان سکا مجھ سے فرمایا: ''کلباسیؒ! تم ٹھیک ہو گئے''۔

میں خوشحالی سے بیدار ہو گیا پیر کا درد کم ہو گیا اٹھنے کی طاقت محسوس ہوئی لیکن پڑا رہا صبح ہو گئی۔

ڈاکٹر مسعود نے آکر کہا: ''کیا ارادہ ہے؟'' میں نے کہا: آپریشن نہیں کراؤں گا اس وقت چل سکتا ہوں. ڈاکٹر نے کہا: ''نہیں چل سکتے!'' میں فوراً تخت سے اتر کر پھر اس کے اوپر بیٹھ گیا ان کو تعجب ہوا ایکسرے کے بعد انھوں نے کہہ دیا کہ آپریشن کی ضرورت نہیں ہے۔

میں اسی دن مشہد مقدس کے لئے چل پڑا پھر میرے ساتھی امریکیوں کے اسپتال میں لے گئے ہزار ریال دے کر چار (۴) دن بعد ایکسرے لیا پتہ چلا کہ اس وقت کہیں کچھ نہیں ٹوٹا ہے اگر ٹوٹا پھوٹا بھی رہا ہو تو صحیح ہو چکا ہے پیسے واپس کر دیئے پھر شکستہ بندی کے فرسٹ نمبر کے ڈاکٹر (سرجن) کو دکھایا انھوں نے بھی کہہ دیا کہ ہڈی جڑ چکی ہے صرف تھوڑے دنوں آرام کی ضرورت ہے... (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۶۸، ۲۶۹، کرامت نمبر ۱۵)

﴿معجزہ نمبر ۹۸﴾

﴿برے شیطانی خیالات سے نجات عالم ربانی﴾

کتاب سبیل الفلاح کو عالم جلیل ثار اللّٰہی نے ۱۳۷۸ھ میں تالیف کیا جس کا موضوع اصول عقائد ہے مؤلف نے صفحہ ۳۸ پر فرمایا: تقریباً ۱۳۶۰ھ میں میں اس قدر ضعف اعصاب میں مبتلا ہو گیا کہ بیان سے باہر ہے خدا کے علاوہ کوئی بھی میری حالت سے باخبر نہ تھا تقریباً دس (۱۰) ماہ تک قم اور تہران میں علاج کیا اثر نہ ہوا اس کا ایک اثر یہ تھا کہ میرے دل میں مختلف برے خیالات آتے تھے جن سے میں پریشان تھا ایمان کا خطرہ تھا۔

میں نے دل میں سوچا کہ میرا علاج صرف مشہد مقدس میں ہو سکتا ہے لہٰذا نکل پڑا مگر آیت اللہ العظمیٰ آقائے سید محمد رضا گلپائگانی نے منع کیا کیوں کہ مادی قدرت نہ تھی لیکن میرا ارادہ پختہ تھا مختصر سے سامان سفر کے ساتھ بیوی بچوں کو لے کر اوائل ماہ رمضان المبارک میں پہنچا میرا عقیدہ یہ تھا کہ پہنچتے ہی شفا مل جائے گی رات دن حرم

میں گریہ و دعا کرنے لگا حضرت کے لطف و کرم کا منتظر تھا کبھی جسارت سے عرض کرتا تھا کہ مجھ کو آپ کی بارگاہ کے علاوہ کوئی جگہ نہیں معلوم جہاں پر فریاد کروں اگر آپ کو اپنی بارگاہ سے بہتر کوئی جگہ معلوم ہو تو مجھے اس کا پتہ بتا دیں اور کبھی یہ عرض کرتا کہ اگر میرے بدن کی صحت میں مصلحت نہ ہو تو میرے برے خیالات دور فرما دیں تا کہ میرا ایمان خطرہ میں نہ پڑے۔

شب بیست و دوم یا سوم (۲۲ یا ۲۳) کو حرم سے گھر آیا میری بیوی اور بچے حرم کے اندر تھے گھر خالی دیکھا تو مخصوص طریقہ سے چہاردہ معصومین علیہم السلام، حضرت معصومہ علیہا السلام اور حضرت ابوالفضل علیہ السلام سے متوسل ہوا تھکنے کے بعد تکیہ پر سر رکھ کر سو گیا خواب دیکھا کہ ایک بہت بڑے صحراء میں ہوں وہاں کوئی بھی نہیں ہے ایک منبر آیا ایک سید جلیل القدر آئے عمامہ تحت الحنک کے ساتھ قبلہ رخ کھڑے ہو کر گویا دعا میں مشغول ہیں اس وقت تقریباً پندرہ یا سولہ (۱۵ یا ۱۶) بڑے بڑے پرندے زمین پر اترے میں نے اتنا بڑا پرندہ نہ دیکھا تھا ہر ایک کی گردن میں صفحۂ وزیری (بڑے سائز، تقریباً اِسی کتاب) کے برابر کاغذ تھا ایک پرندہ میرے پاس آیا اس نے اپنا کاغذ میرے ہاتھ میں دیا اس پر ایک سطر بہت خوبصورت عبارت تھی میں نے اتنی عمدہ تحریر نہیں دیکھی تھی اس نے میری روح زندہ کر دی اس پر لکھا تھا: ثَبَّتَکَ اللهُ بِـالْـقَـوْلِ الثَّابِتِ: خدا تمھیں قول ثابت (عقائد حقہ) پر ثابت و باقی رکھے۔

میں اتنا خوش ہوا کہ بیان کے باہر ہے میری حالت بدل چکی تھی تین (۳) دنوں بعد وہ برے خیالات اور روحانی کسالت، امام رضا علیہ السلام کی برکت سے ختم ہو گئی. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۷۰، ۲۷۱، کرامت نمبر ۱۶)

معجزہ نمبر ۹۹

مرض شاہزادہ سلطان سنجر، شکارِ آہو، روضہ کی تعمیر اوّل

تحفۃ الرضویہ میں بعض کتب تواریخ کے حوالہ سے منقول ہے کہ "سلطان سنجر" اور وسیلۃ الرضوان میں لکھا ہے کہ اس کے "وزیر کا لڑکا" بہر حال ان میں کوئی ایک مرض دِق [ایک مہلک بخار] میں مبتلا ہو گیا اس زمانہ کے اطباء نے کہا: تفریح اور شکار کرنے سے شفا مل سکتی ہے۔

وہ لڑکا اپنے غلاموں کے ساتھ جنگل میں شکار کرنے گیا ایک ہرن فرار کرتے ہوئے ملا اس کے پیچھے اپنا گھوڑا دوڑایا وہ ہرن دوڑتا ہوا بیابان طوس میں پہنچا لڑکا باز نہ آیا دوڑتا رہا ہرن امام رضا علیہ السلام کی قبر پر پہنچ گیا یہ وہ

جگہ ہے جو مَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِناً: (جو کوئی یہاں آ گیا وہ نجات پا گیا) کی مصداق ہے.

لڑکا بھی پہنچا مگر کوشش کے باوجود شکار نہ کر سکا دیکھا گھوڑے اُدھر نہیں بڑھ رہے ہیں وہ سمجھ گیا کہ اس میں کوئی راز ضرور ہے کہ یہاں پر جانور کو پناہ ملی اور بعض کو وہاں جانے کی ہمت نہ ہوئی.

غلاموں کو سواری سے اتارا کہا: احترم سے اس جگہ داخل ہوں چہرہ اور پلکوں سے اس جگہ کی گرد و غبار کو صاف کیا قبر کا نشان دیکھا لڑکے نے اپنے کو قبر کے اوپر گرا دیا اپنے مرض کی شفا طلب کی خدا نے امام علیہ السلام کے طفیل میں اس کو شفا دی لڑکے نے نہایت خوشی کے ساتھ اپنے بابا کو خط لکھا کہ بیابان طوس میں امام رِضا علیہ السلام کی قبر کا پتہ چلا ہے خدا نے مجھے اسی قبر کی برکت سے شفا عطا کی ہم یہیں پر ٹھہرے رہیں گے آپ جلد سے جلد بہترین اور ماہر معمار و مزدور روانہ کریں تا کہ روضہ تعمیر کریں اور شہر آباد کریں اور ہماری طرف سے بطور یادگار باقی رہ جائے.

باپ خوش ہوا معمار اور مزدور کو روانہ کیا روضہ کی تعمیر ہوئی شہر کا چھوٹا سا حصار بھی بنایا اِس وقت شہر کا موجودہ حُصار، سلاطین صفویہ کا بنایا ہوا ہے کیوں کہ ان کے زمانہ میں شہر مشہد مقدس کی توسیع ہوئی. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص۲۷۲، کرامت نمبر۱۷)

معجزہ نمبر ۱۰۰

کرمان و تہران میں کور چشمی کے علاج میں ناکامی، حرم شاہ خراسان میں شفایابی

عالم جلیل آقائے حاج شیخ غلام حسین مجتہد تبریزی نے درس دینیہ جلد سوم صفحہ ۴۰ پر لکھا ہے کہ مجھ کو حاج شیخ محمود کرمانی نے خبر دی کہ ایک کرمانی عورت امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے آئی امام علیہ السلام نے اس کو شفا دی میں نے اپنے گھر اس کی دعوت کی تو پوچھنے پر یوں بیان کیا:

کرمان میں میری ایک آنکھ کی بینائی ختم ہو گئی ڈاکٹروں کو دکھایا مگر فائدہ نہ ہوا بلکہ دوسری آنکھ کی بھی روشنی چلی گئی مجبوراً تہران کے ڈاکٹروں کو دکھایا انھوں نے کہا: اگر ایک سال تک پابندی سے علاج کریں تو ایک آنکھ اچھی ہو سکتی ہے مگر دوسری ٹھیک نہ ہو گی. میں نے مایوس ہو کر شوہر سے کہا: مجھے مشہد لے چلیں. چنانچہ جب ہم مشہد پہنچے تو وہ میرا ہاتھ پکڑ کر حرم کے اندر لے جاتے تھے میں دعا کرتی تھی ایک مرتبہ شوہر نے ایک ایسی بات کہی کہ اس کا اثر مجھ پر بہت زیادہ ہوا لہٰذا شکستہ دلی کے ساتھ ولیٔ خدا حضرت امام رِضا علیہ السلام کے حرم میں گئی اور اس طرح دعا کی:

خدایا! مجھے آٹھویں امام علیہ السلام کی برکت سے شفا عطا کر! میری حالت منقلب ہوئی ایک سید بشکل سلطان الواعظین شیرازیؒ جن کو میں پہچانتی تھی آئے فرمایا: ''اٹھو!'' میں نے کہا: کیسے اٹھوں؟ دوبارہ فرمایا: ''اٹھو!'' میں

اٹھ گئی اور شفا پا گئی.... .

صاحبِ کرامات رضویہ فرماتے ہیں: اس واقعہ میں مزید تفصیل ہے لیکن وہ ہمارے مقصد سے خارج ہے میں نے بارہا یہ حکایت مرحوم حاج شیخ محمود مذکور معروف بہ رئیس المحد ثین سے سنی وہ میرے دوست تھے نیز صاحبِ کتاب ''شبہائے پیشاور'': سلطان الواعظینؒ جب مشہد مقدس زیارت کے لئے آئے تھے تو ان سے بھی تفصیل کے ساتھ یہ حکایت سنی... .

صاحبِ کرامات آقائے مروجؒ کا بہترین شعر:

﴿ شعر ﴾

عنایت کن شہا! دائم ببوسم آستانت را　　کشم بر دیدۂ خود خاک پائے زائرانت را

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل پنجم، ص ۲۷۳، کرامت نمبر ۱۸)

﴿ معجزہ نمبر ۱۰۱ ﴾

﴿ اکلوتے، بچھڑے ہوئے جوان بیٹے کی باپ سے ملاقات ﴾

عامر بن عبداللہ اصحاب حدیث میں سے اور حاکمِ مَرْو تھے ان کا بیان ہے کہ میں حرم کے اندر تھا ایک تُرک شخص آیا اس نے امام علیہ السلام کے سرہانے کھڑے ہو کر گریہ وزاری شروع کی: ''خدایا! اگر میرا بیٹا زندہ ہو تو اس سے ملا دے اور اگر مر گیا ہو تو بھی مجھے خبر دے دے اس سے زیادہ میرے اندر قوت برداشت نہیں ہے.''

میں نے ترکی میں پوچھا: کیا بات ہے؟

کہا: ''میرا اکلوتا بیٹا تھا جنگ اسحاق آباد میں مفقود ہو گیا اس کی کوئی خبر نہیں ہے اس کی ماں کا گریہ رات دن جاری ہے میں نے سنا ہے کہ مشہد میں دعا قبول ہوتی ہے.''

مجھ کو اس کی بات سن کر افسوس ہوا اس کا ہاتھ پکڑ کر نکلا سوچا گھر لیجا کر اس کی مہمان نوازی و دلجوئی کروں.

ہم نے دیکھا کہ ایک جوان پرانا کپڑا پہنے ہوئے آیا اس نے اپنے باپ کی گردن میں ہاتھ ڈال کر رونا شروع کر دیا دعا قبول ہو گئی.

میں نے جوان سے پوچھا: ''تم کیسے یہاں آ گئے؟''

کہا: ''میں جنگ کے بعد طبرستان پہنچا ایک دیلمی نے میری پرورش کی بڑا ہو گیا اپنے والدین کی تلاش میں

تھا کوئی خبر نہ تھی چند لوگوں کو اس راستہ سے آتا ہوا دیکھا میں بھی ان کے ساتھ اس مقدس مقام پر آ پہنچا۔" جوان کے باپ نے کہا: میں زندگی بھر مشہد میں رہوں گا۔ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل ششم، ص ۲۷۵ تا ۲۷۷، کرامت نمبر ا؛ عیون: ۳۲۰/۲، باب ۶۹، حدیث ۱۳)

معجزہ نمبر ۱۰۲

حاکم حمویہ کو شاہ خراسان کی بارگاہ سے بادشاہت کا عطیہ، دعا کے وقت اس کا تحریہ

خراسان کے حاکم حمویہ نے حکم دیا کہ شہر نیشاپور کے باہر ایک اسپتال تعمیر کیا جائے۔ تعمیر کے دوران شہر کے باہر نکلا راستہ میں ایک شخص پر نظر پڑی فوراً غلام کو حکم دیا کہ اس کو گھر لے جاؤ میں واپسی پر بتاؤں گا۔ گھر آیا تو پورے لشکر کو جمع کیا سب کے ساتھ اس آدمی کو بھی کھانا کھلایا فراغت بعد مجمع کے سامنے اس آدمی سے پوچھا: "تمہارے پاس گدھا، خرچ کے لئے پیسے، جُوال خُوزیہ [خوزستانی بڑی گون] دسترخوان اور فلاں فلاں چیز ہے؟"

وہ ہر ایک سوال کے بعد نہیں! نہیں! کرتا گیا تو حاکم کے حکم سے ایک گدھا، ہزار درہم، ایک جوڑا جُوال خوزیہ [اون یا بالوں کی گون، گٹھیا، بورا] دسترخوان اور دوسری چیزیں دی گئیں۔ تمام لشکریوں کو تعجب ہوا بادشاہ نے پوچھا: "تم لوگ جانتے ہو کہ کیوں میں نے یہ چیزیں اس کو دیں اور پہلے پوچھ لیا تھا اس نے کہا تھا کہ میرے پاس نہیں ہیں"۔ پھر تفصیل بتائی کہ میں جوانی میں امام رضا علیہ السلام کی زیارت کو گیا پرانا لباس پہنے تھا امام علیہ السلام سے عرض کیا: خدایا! سلطان خراسان [رضا علیہ السلام] کے طفیل میں مجھے خراسان کی بادشاہت عطا فرما تا کہ میں سب کی خدمت کرسکوں اس وقت یہ آدمی حاضر تھا میری دعا کو سنا میں نے بھی اس کی دعائیں سنیں جو کچھ اس نے خدا سے طلب کیا تھا وہ یہی ساری چیزیں تھیں جو میں نے اس کو دیں لیکن خدا نے امام علیہ السلام کی برکت سے میری دعا قبول فرما کر بادشاہت عطا کی۔

اس دن کے بعد سے آج اس آدمی کو دیکھا اسی لئے پوچھا کہ اگر یہ چیزیں ابھی تک اس کو نہ ملی ہوں تو آج میں دے دوں تا کہ امام علیہ السلام کے پاس اس کی دعا کا اثر میرے ذریعہ ظاہر ہو جائے۔ البتہ ابھی اس سے قصاص لینا باقی ہے۔ لوگوں نے پوچھا: کیسا قصاص؟ بادشاہ نے کہا: "جب اس آدمی نے قبر امام علیہ السلام کے پاس مجھ کو یہ دعا کرتے دیکھا: "خدایا! امام علیہ السلام کے صدقہ میں مجھے خراسان کی حکومت عطا کر!"

اس وقت میرے کپڑے پھٹے پرانے تھے، آثار فقر و پریشانی ظاہر تھے یہ سب دیکھ کر اس نے مجھے پیر سے مار کر کہا تھا: "تم جیسے کو خراسان کی بادشاہت نہیں ملے گی!" اس کا مقصد یہ تھا کہ تم بھی میری طرح امام علیہ السلام سے

چھوٹی چھوٹی چیزیں طلب کروتا کہ دعا قبول ہو. چونکہ پیر سے مارا تھالہٰذا قصاص لیا جائے.لشکریوں نے کہا: ''آپ نے ابھی ابھی اس پر احسان واکرام کیا ہے لہٰذا قصاص کو معاف کر دیں.''

حمویہ ؒ نے معاف کر دیا وہ امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے برابر جایا کرتا تھا... .(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل ششم، ص ۲۷۷ تا ۲۷۹، کرامت نمبر۲؛ عیون:۳۱۸/۲ تا ۳۲۰، باب ۶۹، ح ۱۲)

معجزہ نمبر ۱۰۳

بلخی مالک وغلام کا سجدۂ طولانی فوراً اثر دعا خوانی، غلامی سے آزادی، کنیز سے شادی

بلخ سے ایک شخص اپنے غلام کے ساتھ حضرت امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے آیا زیارت پڑھنے کے بعد بلخی، امام علیہ السلام کے سرہانے نماز زیارت میں مشغول ہوا اور غلام پائنتی نماز پڑھنے لگا نماز زیارت کے بعد دونوں نے سجدہ میں سر رکھا فَاَطَالَا سُجُودَهُمَا: دونوں نے اپنے اپنے سجدے کو بہت طول دیا بلخی نے سر اٹھایا تو دیکھا غلام ابھی سجدہ میں ہے اس کو پکارا وہ فوراً آیا پوچھا: ''اَتُرِيْدُ الْحُرِّيَّةَ: کیا آزاد ہونا چاہتے ہو؟''

غلام نے کہا: ہاں! کہا: ''اَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ تَعَالیٰ: میں نے تجھے راہ خدا میں آزاد کیا اور بلخ میں موجود اپنی کنیز کو بھی آزاد کر دیا اس سے تمھاری شادی کر دی اس کا مہر بھی میں ہی ادا کروں گا اور اپنی فلاں ملکیت کو تم دونوں اور تمھاری آئندہ تمام اولاد کے لئے نسلاً بعد نسلٍ وقف کر دیا.''

فَبَكَى الْغُلَامُ: غلام رو پڑا پھر اس نے قسم کھا کر بتایا کہ ابھی ابھی میں سجدہ میں انھیں سب چیزوں کے لئے دعا کر رہا تھا امام علیہ السلام کی برکت سے اتنی جلد میری دعا قبول ہو گئی!

صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں: کبھی مصلحت اس میں ہوتی ہے کہ جلد دعا قبول ہو جائے اور کبھی تاخیر میں بھی مصلحت ہوتی ہے.(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل ششم، ص ۲۷۹، کرامت نمبر۳؛ عیون:۳۱۵/۲، باب ۶۹، ح ۷)

معجزہ نمبر ۱۰۴

نوقانی کے عقیدہ کی خرابی، پورے مشہد میں نور بارانی خود بخود حرم کے دروازوں کا کھلنا یہ کرامت دیکھ کر شیعہ ہو جانا:

محمد بن عمر نوقانی جو نوقان ؒ میں رہتا تھا اس کا بیان ہے کہ میں اندھیری رات میں نوقان میں اپنے بالا خانہ میں سویا تھا بیدار ہوا دیکھا کہ ''سناباذ'' میں امام رِضا علیہ السلام کی قبر کی طرف پورے مشہد میں نور روشنی پھیلی ہوئی ہے اس قدر اجالا ہے کہ جیسے دن ہو مجھ کو امام رِضا علیہ السلام کی امامت پر شک تھا میری ماں کا بھی عقیدہ درست نہ تھا ان کو روشنی

کی خبر دی تو کہا: ''یہ سب شیطانی خیالات ہیں.''

دوسری رات اس سے بھی زیادہ اندھیری تھی پھر میں نے دیکھا ماں نے شکر خدا ادا کیا مگر ان کو میری طرح امام علیہ السلام سے عقیدت پیدا نہ ہوئی میں قبر کی طرف چل پڑا دروازہ پر پہنچا وہ بند تھا کہا: خدایا! اگر امام رضا علیہ السلام کی امامت برحق ہے تو دروازہ کھول دے. دروازہ پر ہاتھ لگایا وہ کھل گیا میرے دل میں وسوسہ پیدا ہوا کہ شاید دروازہ کھلا ہی تھا لہٰذا بند کر دیا یقین ہو گیا کہ بغیر کنجی کے اب نہیں کھل سکتا.

پھر دعا کی: خدایا! اگر حضرت رضا علیہ السلام برحق ہیں تو میرے لئے دروازہ کھول دے. دروازہ کھل گیا میں اندر گیا زیارت بعد نماز پڑھی اور امامت کا معتقد ہو گیا اب ہر شب جمعہ کو نوقان سے حضرت کی زیارت کے لئے آتا ہوں.

صاحبِ کرامات رضویہ نے کہا ہے:

﴿اشعار﴾

این بارگہِ رضا ست یا طورِ کلیم!   این وادیٔ قدس است یا عرشِ عظیم!

هٰذَا حَرَمُ الْاِلٰهِ فَاخْلَعْ نَعْلَيْک   با حال خضوع باش و با قلبِ سلیم

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل ششم، ص ۲۸۱، ۲۸۲، کرامت نمبر ۴؛ عیون: ۳۱۱/۲، باب ۶۹، ح ۱)

﴿معجزہ نمبر ۱۰۵﴾

﴿محمد نیشاپوری کا امیر ابونصر کے دربار میں احترام واکرام، قیمتی تھیلی کی چوری میں بدنامی کا خدشہ﴾

محمد بن احمد نیشاپوری ناقل ہیں کہ میں امیر ابی نصر کی بارگاہ میں بڑا مقرب تھا وہ میری صحبت کا بہت مشتاق اور راغب تھا میرے احترام واکرام کے باعث لوگ مجھ سے حسد کرتے تھے امیر نے ایک مرتبہ تین ہزار (۳۰۰۰) درہم کی تھیلی پر اپنی مہر لگا کر دیا کہ خزانہ میں پہنچا دو.

میں لے کر چلا حاجبوں کے پاس بیٹھا تھیلی اپنے سامنے رکھی گفتگو میں مشغول ہو گیا اسی دوران امیر کا ایک غلام تھیلی کی چوری کر بیٹھا مجھ کو تشویش ہوئی حاجبوں سے پوچھا تو انکار کیا سوچا کہ میرے والد پریشانی کے وقت مشہد مقدس زیارت کے لئے جاتے تھے دعا بعد ان کا ہم وغم دور ہو جاتا تھا لہٰذا میں نے بھی یہی کیا.

دوسرے دن امیر سے بتایا کہ میں طوس جا رہا ہوں میرا غلام فرار کر گیا ہے اور امیر کی تھیلی بھی گم ہے شاید وہی

غلام چوری کر کے لے بھاگا ہے۔امیر نے کہا: ''ایسا نہ کرو کہ تم کو خیانت کار شمار کروں۔'' میں نے کہا: خدا کی پناہ چاہتا ہوں۔امیر نے کہا: ''اگر تم واپس نہ آئے تو کون تھیلی دے گا اور کون ضامن بنے گا؟'' میں نے عرض کیا: میں اس وقت آپ کی اجازت سے جا رہا ہوں اگر چالیس (۴۰) دنوں کے اندر واپس نہ آیا تو میرے گھر، پوری جائداد اور سارے اسباب میں آپ کو تصرف کا حق ہوگا۔میں اجازت لے کر مشہد آیا زیارت کے بعد حضرت کے سرہانے دعا کی کہ تھیلی کا پتہ چل جائے وہیں پر نیند آگئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرمایا: ''اٹھو! خدا نے تمھاری حاجت پوری کی۔'' اٹھ کر تجدید وضو کے بعد نماز پڑھی پھر دعا شروع کی تو دوبارہ آنکھ لگ گئی پھر خواب میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''امیر کے فلاں غلام نے تھیلی چوری کی ہے اسی طرح مہر کے ساتھ آتشدان کے نیچے چھپا رکھا ہے۔''

میں بیدار ہو کر وقت معین سے تین (۳) دنوں پہلے ہی واپس آگیا اور سفر سے سیدھے امیر کے پاس پہنچا بتایا کہ میری حاجت پوری ہوگئی پھر وہاں سے آکر لباس تبدیل کرنے کے بعد دوبارہ امیر کے پاس گیا کہا: تھیلی آپ کے فلاں مخصوص غلام کے پاس ہے۔پوچھا: ''کیسے؟'' میں نے پوری تفصیل بتائی کہ حضرت امام رضا علیہ السلام کے حرم میں دعا کی برکت سے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں خبر دی ہے۔

امیر کانپ گیا فوراً غلام کو طلب کیا پوچھا تو اس نے انکار کر دیا وہ امیر کے نزدیک بہت عزیز تھا مگر اس کو دھمکی دی۔میں نے دیکھا کہ اب پٹائی شروع ہونے والی ہے تو روک دیا تھیلی کی جگہ بتا دی۔

امیر نے ایک موثق شخص کو بھیج کر تلاشی لی وہ تھیلی نکال کر لایا۔امیر اس کو دیکھ کر اپنی مہر پہچان گیا مجھ سے کہا: ''اب تمھارا درجہ اور زیادہ بڑھ جائے گا اور تم پر میرا احسان و اکرام بھی زیادہ ہوتا رہے گا اگر جاتے وقت مجھ سے بتاتے کہ میں مشہد جا رہا ہوں تو تم کو اپنی مخصوص سواری پر بیٹھاتا!''

راوی ناقل ہے کہ جب میں نے لوگوں کا حسد دیکھ لیا تو امیر سے اجازت لے کر نیشاپور آگیا اور انجیر فروشی شروع کر دی۔(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل ششم، ص۲۸۲ تا ۲۸۴، کرامت نمبر ۵؛ عیون: ۲/۳۱۶ تا ۳۱۸، باب ۶۹، ح ۱۰)

معجزہ نمبر ۱۰۶

﴿ایام جوانی میں زائرین امام علیہ السلام سے دشمنی، ہرن کے شکار میں ناکامی کے بعد توبہ اور زائرین پر لطف و مہربانی﴾

عیون اور بحار جلد ﴿۱۲﴾ صفحہ ۹۷ پر ہے کہ ابو منصور بن عبد الرزاق کا بیان ہے کہ میں اپنی جوانی میں زائرین قبر امام رضا علیہ السلام کا شدید دشمن تھا زائرین کو برہنہ کر کے ان کے پیسے اور مال و اسباب چھین لیتا تھا ایک دن شکار

کے لئے نکلا دور سے ایک ہرن دکھائی دیا اپنے شکاری کتے کو شکار کے لئے چھوڑا اس نے پیچھا کیا آہو نے قبر امام رِضا علیہ السلام کے چاروں طرف جو دیوار تھی وہاں جا کر پناہ لی کتا بھی وہیں جا کر رک گیا شکار نہ کیا میں نے بہت کوشش کی مگر قدم نہ بڑھایا ہرن جب بھی دیوار چھوڑتا کتا اس کی طرف بڑھ جاتا تھا ہرن یہ دیکھ کر پھر اپنی جگہ پر آجاتا تھا آخر کار ہرن، دیوار کے سوراخ میں داخل ہوگیا پھر میں بھی قبر مطہر کی چہار دیواری میں داخل ہوگیا وہاں ابونصر مقری سے ہرن کا سوال کیا اس نے کہا: میں نے نہیں دیکھا ہے جس سوراخ سے ہرن داخل ہوا تھا میں وہاں گیا ہرن کا بول و براز دیکھا مگر اس کا پتہ نہ چل سکا۔

اس واقعہ کے بعد میں نے خدا سے عہد کرلیا کہ اب قبر شریف کے زائرین کو پریشان نہ کروں گا بلکہ ان پر احسان کروں گا۔اس کے بعد میں اپنی ہر مشکل کے لئے وہاں جا کر دعا کرتا تھا وہ حل ہو جاتی تھی ایک بیٹا طلب کیا وہ ملا مگر بالغ ہو کر قتل ہوگیا پھر دوسرا بیٹا طلب کیا وہ بھی ملا وہاں پر خدا سے جو بھی دعا کی وہ قبر امام (علیہ السلام) کی برکت سے پوری ہوئی... (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل ششم، ص ۲۸۴ تا ۲۸۶، کرامت نمبر ۶؛ عیون: ۳۱۸/۲، باب ۶۹، ح ۱۱)

﴿معجزہ نمبر ۱۰۷﴾

﴿گونگے نیشاپوری مؤذن کی شفایابی﴾

ابو النصر مؤذنِ نیشاپوری ناقل ہیں کہ میں ایک شدید مرض میں گرفتار ہوا اس کے باعث گونگا ہوگیا شفا کے لئے حضرت امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کرنے گیا حضرت کے سرہانے دو (۲) رکعت نماز پڑھی سجدہ میں جا کر دعا کی نیند آگئی خواب دیکھا کہ قبر شگافتہ ہوئی ایک گندم گوں بزرگوار نکل کر میرے پاس آئے فرمایا: ''ابونصر! کہو: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔'' میں نے اشارہ سے کہا: اس پر قدرت نہیں رکھتا ہوں۔انھوں نے بلند آواز سے کہا: ''قدرت خدا کا انکار کررہے ہو؟ کہو: لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ۔'' میں یہ کہتے ہی بیدار ہوگیا حضرت کی برکت سے فوراً بات کرنے لگا گھر آیا پھر مرض میں گرفتار نہ ہوا۔

﴿شعر﴾

میشود درمان تمام درد ہائے بے دوا　　یک توجہ گر نماید خسرو خوبان رِضاؑ

(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل ششم، ص ۲۸۶، ۲۸۷، کرامت نمبر ۷؛ عیون: ۳۱۵/۲، ۳۱۶، باب ۶۹، ح ۸)

معجزہ نمبر۱۰۸

امانت کی جگہ بھول جانے پر حضرت کی ہدایت، زائر حضرت رضاؑ کے لئے قیامت میں آتش دوزخ سے حفاظت

عیون اور بحار میں اِسی کتاب [عیون] کے حوالہ سے منقول ہے کہ اصحاب حدیث میں سے ایک کا بیان ہے کہ میرے پاس ایک شخص نے امانت رکھی میں نے قبول کر کے اسے زمین کے اندر دفن کر دیا لیکن وہ جگہ بھول گیا اس نے اپنی امانت طلب کی تو میں حسرت و حیرت میں پڑ گیا کہ کیا جواب دوں! غمگین ہو کے گھر سے نکلا دیکھا کہ کچھ لوگ حضرت امام رضاؑ کی زیارت کے لئے جا رہے ہیں میں بھی ان کے ساتھ چلا گیا پہنچ کر دعا کی کہ جگہ کا پتہ چل جائے خواب میں ایک شخص نے مجھے جگہ بتا دی میں بیدار ہو کر خوش ہوا واپس آ کر صاحبِ امانت کو واقعہ سنایا پھر اس کو لے کر آیا زمین کھودی اس کی امانت نکال کر واپس کر دی. (عیون: ۳۱۲/۲، باب ۶۹، ح ۳)

مؤلف: واضح رہے کہ مذکورہ بالا معجزہ کے اصل منبع کتاب ''عیون'' میں یہ حدیث یہیں تک ہے لیکن کتاب کرامات میں اس کے بعد اس طرح اضافہ کے ساتھ ہے:

بِاَبِیْ اَنْتَ وَ اُمِّیْ یَا عَلِیَّ بْنَ مُوسٰی: اے امام رضاؑ! میرے والدین آپ پر فدا ہو جائیں.

اشعار

اے روضۂ تو مطافِ اِنس و جِنّہ ۔۔۔ وے خاکِ درت ز آتشِ دوزخ جُنّہ

محرومم از این روضہ مکن کامدہ است ۔۔۔ بَیْنَ الْجَبَلَیْنِ رَوْضَۃٌ مِنْ جَنّہ

سید ہاشم بن سلیمان حسینی بحرینیؒ کی کتاب معالم الزلفی میں ابو ہاشم جعفری داؤد بن قاسم سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد تقیؑ نے ارشاد فرمایا: ''اِنَّ بَیْنَ جَبَلَیْ طُوسٍ قَبْضَۃٌ قُبِضَتْ مِنَ الْجَنَّۃِ مَنْ دَخَلَھَا کَانَ آمِنًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ مِنَ النَّارِ: طوس کے دو (۲) پہاڑوں کے درمیان ایک مشت خاک ایسی ہے جو جنت سے اٹھائی گئی ہے جو وہاں داخل ہوگا وہ قیامت میں آتش دوزخ سے امان پائے گا... ''(کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل ششم، ص ۲۸۷، ۲۸۸، کرامت نمبر ۸)

معجزہ نمبر۱۰۹

سیلاب سے قبر مبارک کی حفاظت

عیون میں ہے کہ ابو علی محمد بن احمد معاذیؒ نے ہم سے حدیث بیان کی کہ میں نے ابو نصر مؤدب کو یہ کہتے

ہوئے سنا کہ ''وادیٔ سناباد'' میں سیلاب آ گیا اس زمانہ میں وادی بلندی پر تھی اور مشہد مقدس میں قبر امام رضاؑ پستی میں تھی جب سیلاب مشہد کی طرف بڑھنے لگا تو ہم ڈرے کہ قبر امامؑ اس کی زد میں نہ آ جائے! مگر وہ حکم خدا سے بلندی پر ایک چھوٹی سی نہر میں چلا گیا پانی کا ایک قطرہ بھی مشہد میں نہ پہنچ سکا۔ (عیون: ۳۱۶/۲، باب ۶۹، حدیث ۹)

❀ صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں: یہاں پر تین (۳) باتیں بیان کر دینا مناسب ہے:

﴿**اول**﴾ یہ سیلاب ایک ہزار (۱۰۰۰) سال پہلے آیا تھا ابھی چند سال پہلے ہمارے زمانہ میں شہر کی ایک طرف سے سیلاب آیا لوگوں کے کچھ گھر گر گئے خیابان تہران [موجودہ جدید نام: خیابان امام رضاؑ] سے سرازیر ہوا جب قبرستان عیدگاہ تک پہنچا تو کچھ پانی ایک کنویں کے اندر چلا گیا جو آگے بڑھا وہ روضہ تک نہ آ سکا پراگندہ ہو گیا۔

﴿**دوم**﴾ بقعۂ شریفۂ رضویہ کو سیلاب کیسے خراب کر سکتا ہے **عَلٰی صَاحِبِهَا آلَافُ التَّحِيَّةِ** کیوں کہ یہ بقعہ بھی ان چار (۴) بقعات میں سے ہے جنہیں خداوند عالم نے طوفان نوح (عَلٰی نَبِيِّنَا وَ آلِهٖ وَ عَلَيْهِ السَّلَام) میں ڈوبنے سے نجات دی جیسا کہ مزار بحار، جامع الاخبار اور معدن الاسرار میں حضرت امام صادقؑ سے مروی ہے: **اَرْبَعُ بِقَاعٍ ضَجَّتْ اِلَى اللّٰهِ اَيَّامَ الطُّوفَانِ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فَرَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ وَ الْغَرِيُّ وَ كَرْبَلَاءُ وَ طُوس**: طوفان حضرت نوحؑ کے وقت چار (۴) بقعات نے بارگاہ خدا میں استغاثہ کیا خدا نے ان کی حفاظت کی: (۱) بیت المعمور، خدا نے اسے بلند کر کے اپنے پاس لے لیا۔ (۲) غری (نجف اشرف)۔ (۳) کربلائے معلیٰ (۴) طوس...

﴿**سوم**﴾ اگر حضرت امام رضاؑ کے حرم میں سیلاب نہ پہنچا تو اس پر تعجب نہ ہو کیوں کہ ان کے جد مظلوم حضرت امام حسینؑ کی قبر مطہر پر متوکل عباسی ملعون کے حکم سے پانی بہایا گیا پہلے زمینِ کربلا پر ہل چلایا گیا پھر پانی بہایا گیا وہ قبر کے قریب تک پہنچ کر رک گیا جیسا کہ سفینۃ البحار میں شہیدؒ کی کتاب ''ذکریٰ'' کے حوالہ سے منقول ہے:

﴿**شعر**﴾

آبے کہ بزندگی ندادند باو   چون گشت شہید بر مزارش بستند

کتاب نفس المہموم میں امالی شیخ صدوقؒ کے حوالہ سے منقول ہے کہ عمر بن فرج روایت کرتا ہے کہ متوکل

ملعون نے مجھے قبر امام حسین (علیہ السلام) کو خراب کرنے پر مامور کیا ہر قبر پر ہل چل گیا مگر قبر حسین علیہ السلام کے پاس گائے رک جاتی تھی میں نے اتنے ڈنڈے مارے کہ وہ ٹوٹ گیا مگر گائے نے قدم آگے نہ بڑھائے:

﴿ اشعار ﴾

عدو بمرقد او آب بست و پیش نرفت — هنوز آب مگر شرم از آن گلو دارد!

مگو که پیکر شاه شهید، غسل نداشت — که هم ز خونِ گلو غسل و هم وضو دارد

دلا! بگری و بگریان به ماتمش که به حشر — ز فیض گریه بود هر که آبرو دارد

قتیل گریه بود نور چشم پیغمبرؐ — کسے مضائقه کی آب چشم از او دارد

نوٹ: آٹھ (۸) اشعار سے صرف آخری چار (۴) کو کتاب کرامات رضویہ سے نقل کیا گیا ہے.

وصالؒ (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل ششم، ص ۲۹۰ تا ۲۹۳، کرامت نمبر ۹)

﴿ معجزہ نمبر ۱۱۰ ﴾

﴿ ایک مخلص شیعہ کے ساتھ ساتھ پورے قرآن کی تلاوت، ایک مقام پر اظہار اختلاف قرائت ﴾

محمد بن عبداللہ حاکم نوغان کا بیان ہے کہ شہرِ رَے (تہران) سے بعض سلاطین کی طرف سے دو (۲) افراد کو سفیر بنا کر امیر نصر بن احمد (تیسرا بادشاہ سامانی اسی نے زبان فارسی کو ایران میں رائج کیا اور اسی کے زمانہ میں کلیلہ و دمنہ کا عربی سے فارسی میں ترجمہ ہوا نیز اسی کے زمانہ میں عظیم شاعر ''رُودکی'' موجود تھا. ہم نے سامانی بادشاہوں کے حالات کو اجمالی طور پر اپنی کتاب ''سوانح الایام'' ۱۴ر صفر میں ذکر کیا ہے۔ صاحبِ کرامات رضویہ) کے پاس بخارا بھیجا گیا ان دونوں میں سے ایک سفیر شہرِ رَے کا باشندہ اور شیعہ خیر البریہ تھا اور دوسرا قم کا باشندہ متعصب سنی تھا.

جب دونوں نیشاپور پہنچے تو شیعہ نے ناصبی سے کہا: بہتر ہے کہ پہلے ہم حضرت امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کرلیں پھر اپنے مقصد بخارا کی طرف چل پڑیں. ناصبی نے کہا: ہم کو بادشاہ نے بخارا جانے کا حکم دیا ہے اس سے پہلے دوسرا کام انجام دینا مناسب نہیں ہے پھر دونوں بخارا پہنچے پیغام پہنچا کر واپسی میں شہر طوس کے سامنے آئے شیعہ نے سنی کو بھی زیارت کی دعوت دی ناصبی نے انکار کیا کہا: ''میں اپنے شہر سے نکلا تھا تو سنی تھا لہٰذا رافضی بن کر واپس نہیں ہونا چاہتا ہوں''.

شیعہ کو زیارت کی بڑی تمنا تھی اپنے سارے مال واسباب اس کے سپرد کئے خود گدھے پر سوار ہو کر امام

غریب (علیہ السلام) کی زیارت کے لئے چلارات کے وقت پہنچا حرم کا دروازہ بند ہو چکا تھا خدام سے خوشامد کر کے کنجی لی.

اس کا بیان ہے کہ میں نے حرم کے اندر داخل ہو کر دروازہ بند کر لیا زیارت کی، بالائے سر مبارک نماز میں مشغول ہوا دل بھر کے نماز پڑھنے کے بعد بالکل ابتدا سے قرآن مجید کی تلاوت شروع کی میری آواز سے ملتی جلتی ایک اور آواز بھی آنے لگی تعجب کیا کہ آخر یہ کس کی آواز ہے! لہٰذا قرآن چھوڑ کر چاروں طرف ایک چکر لگایا مگر کسی کو بھی نہ دیکھا پھر اپنی جگہ آکر تلاوت شروع کی پھر وہی آواز آنے لگی میں تعجب کے ساتھ تھوڑا خاموش ہو گیا غور سے سننے لگا کہ یہ صدائے دلربا اور صوت روح افزا کہاں سے آرہی ہے آخر میں پتہ چلا کہ قبر امام علیہ السلام سے آرہی ہے!

جب تلاوت کرتے ہوئے میں سورۂ مریم (علیہا السلام) کی اس آیت پر پہنچا: يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْداً وَّ نَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْداً: جس دن ہم پرہیز گاروں کو خدائے رحمن کے سامنے مہمانوں کی طرح جمع کریں گے اور جرم و گناہ کرنے والوں کو جہنم کی طرف پیاسے (جانوروں کی طرح) ہنکائیں گے. (سورۂ مریم: ۱۹/۸۶، ۸۷) تو جس طرح قرآن میں یہ آیت لکھی ہے اسی طرح تلاوت کی لیکن حضرت نے تبدیلی کے ساتھ اس طرح تلاوت کی: ”يَوْمَ يُحْشَرُ الْمُتَّقُوْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْداً وَّ يُسَاقُ الْمُجْرِمُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْداً“ پھر میں نے پورا قرآن آخر تک پڑھا حضرت نے بھی آخر تک تلاوت کی.

صبح کو میں نوغان آیا قاریوں سے اس تلاوتِ امام علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا تو کہا: ”لفظ و معنی دونوں کے اعتبار سے صحیح ہے لیکن کسی بھی قاری سے ہم نے اس طرح نہیں سنا.“ پھر نیشاپور میں آکر سوال کیا تمام قاریوں نے کہا: ہم کو خبر نہیں! پھر وہاں سے شہر رے آیا وہاں کے قاریوں سے پوچھا تو ایک قاری نے کہا: ”یہ قرائت کس سے سنی ہے؟“

میں نے کہا: اس میں ایک راز ہے تم صرف یہ بتاؤ کہ آیا اس پر کوئی دلیل ہے؟ ایک نے کہا: ”نَعَمْ هٰذِهٖ قِرَائَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ مِنْ رِوَايَةِ اَهْلِ الْبَيْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ: ہاں! اس پر محکم دلیل یہ ہے کہ یہ جناب رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی قرائت ہے جس کی روایت اہل بیت علیہم السلام سے ہوئی ہے.“ اس نے مجھ سے اصرار کیا تو میں نے تفصیل بتا دی اور اس قرائت کا صحیح ہونا مجھ کو معلوم ہو گیا.

(عیون: ۲/۳۱۴، ۳۱۵، باب ۶۹ ح ۶)

صاحبِ کرامات رضویہ نے فرمایا: اس شیعہ متقی زائر کو مبارک ہو کہ صرف ایک ہی رات میں پورے قرآن کی تلاوت کرلی اور حضرت امام علیہ السلام کی بھی زبان مبارک سے سن لی. ہم کو بھی آرزو ہے کہ قرآن مجید کی آیات مبارکہ کو حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرزند حضرت بقیۃ اللہ امام عصر عَجَّلَ اللّٰهُ تَعَالٰی فَرَجَهُ الشَّرِیف کی زبان مبارک سے سنیں اور ان کے جمال باکمال کی زیارت کرتے ہوئے یہ شعر پڑھیں:

چه خوش است صوت قرآن ز تو دلربا شنیدن　　برخت نظاره کردن ، سخن خدا شنیدن

آپ سے قرآن مجید کی دلربا تلاوت سننے میں کس قدر لذت و فرحت ہوگی! میرے آقا و مولا! ایک طرف آپ کے چہرۂ پُرنور کی زیارت ہوگی اور ایک طرف خدا کی باتیں سنائی دیں گی.

اس کے بعد صاحبِ کرامات فرماتے ہیں: میں اس وقت محبان اہل بیت علیہم السلام کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہل بیت علیہم السلام خدا کی کتاب ناطق ہیں ولادت سے پہلے اور حیات و ممات کے وقت کلام الٰہی (قرآن مجید) ان کے سینہ مبارک میں محفوظ رہتا ہے برابر آیات کریمہ کی تلاوت کرتے رہتے ہیں لیکن ہم کو جو علم حاصل ہوسکا ہے وہ یہ کہ صرف تین (۳) معصومین علیہم السلام نے شہادت کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کی:

(۱) حضرت امام رضا علیہ السلام جیسا کہ اس مذکورہ حکایت سے واضح ہوتا ہے.

(۲) جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: جب ان کے جانشین کو دشمنوں نے گھر کے اندر سے کھینچا اور مسجد میں لائے.

آقائے ہادیؒ (حاج شیخ محمد ہادی بن ملا حسین بیرجندی جو ہمارے زمانہ کے عظیم عالم دین تھے بیرجند میں ۱۰ر جمادی الثانیہ ۱۳۶۶ھ میں وفات ہوئی ان کا تخلص ہادیؔ تھا) بیرجندی فرماتے ہیں:

﴿چند اشعار﴾

نبردند فرمـــان حیّ قدیر　　فرامُش نمودند عهد غـدیر

شبیخون بمحراب و منبر زدند　　به پهلوئے خیر النساء در زدند

علیؑ را کشیدند با ریسمـــان　　کشیدند با ریسمان ، آسمـان

کله بر زمین زد ز سر فرقدان　　ازآن ریسمان و از این آسمـان

علامہ مجلسیؒ نے جلاء العیون میں فرمایا: احادیث معتبرہ میں وارد ہے کہ جب حضرت علی علیہ السلام کو مسجد میں لایا

گیاتو قبر جناب رسول خداصلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف رخ کر کے خطاب کیا: ''یَابْنَ الْعَمِّ! اِنَّ الْقَوْمَ اسْتَضْعَفُوْنِیْ وَ کَادُوْا یَقْتُلُوْنَنِیْ: بھائی! میں کیا کرتا قوم نے مجھے حقیر سمجھا اور (میرا کہنا نہ مانا بلکہ) قریب تھا کہ مجھے مار ڈالیں. (اعراف: ۱۵۰/۷۔ قرآن میں ''ابْنَ اُمَّ'' ہے) قبر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک ہاتھ نکلا آواز آئی سب لوگ سمجھ گئے کہ یہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہاتھ اور ان کی آواز ہے.

پھر آنحضرتؑ نے ابوبکر سے فرمایا: اَکَفَرْتَ بِالَّذِیْ خَلَقَکَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰاکَ رَجُلاً: کیا تم اس خدا کو بھلا بیٹھے جس نے تم کو مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا اس کے بعد تمھیں آدمی بنایا؟

(۳) عزیز خدا، نور دیدۂ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میوۂ قلب حضرت زہراء علیہا السلام، جد مظلوم ضامن الغرباء حضرت سید الشہداء (علیهما آلاف التحیة و الثناء) کے سر مبارک نے متعدد مقامات پر قرآن مجید کی تلاوت کی.

صاحب کرامات رضویہ فرماتے ہیں: بعض ذاکرین جو پڑھتے ہیں کہ سر امام علیہ السلام نے دربار یزید ملعون میں اس آیت کی تلاوت کی: وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ. میں نے کسی معتبر کتاب میں یہ روایت نہیں دیکھی ہاں! بعض ضعیف کتابوں میں ہے لیکن اسی آیت کی تین (۳) دوسرے مقامات پر تلاوت کی:

❁ **اوّل**: شرح شافیہ میں ابی مخنفؒ سے منقول ہے کہ جب خولی ملعون نے سر مبارک کو اپنے گھر میں طشت کے نیچے رکھا تو صبح کو اس کی بیوی نے کہا: میں کل رات صبح تک تلاوت قرآن سن رہی تھی آخری آیت جو سنی وہ یہ تھی: وَ سَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ . . . .

❁ **دوم**: شرح شافیہ وجلاء العیون میں ہے کہ جب کوفہ میں حضرت کا سر مبارک درخت پر لٹکایا گیا تو اس آیت کی تلاوت کی . . . .

❁ **سوم**: ناسخ التواریخ میں میرزا عطاء اللہ شیرازی شافعی جو علمائے اہل سنت و جماعت کے موثقین میں سے ہیں کی کتاب روضۃ الاحباب کے حوالہ سے منقول ہے کہ اہل بیت علیہم السلام کو شام لے جاتے وقت راستہ میں یحییٰ یہودی حرانی نے یہ آیت سر حسین علیہ السلام سے سنی تو پتہ چلا کہ یہ خاندان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسراء ہیں وہ بہت رویا مسلمان ہو گیا یزیدیوں سے جنگ کی جام شہادت نوش کیا. اربعین الحسینیہ: تالیف علامہ حاج مرزا محمد بن محمد تقی قمیؒ میں ہے کہ وہ پانچ (۵) ملاعین کو واصل جہنم کر کے شہید ہوا . . . .

معجزہ نمبر ۱۱۱

دونوں آنکھوں کے اندھے پر حضرت رِضا علیہ السلام کا لطف وکرم

صاحبِ کرامات رضویہ فرماتے ہیں: جب کتاب کا پہلا حصہ یہاں تک مکمل ہو چکا تو ہم کو ایک جدید کرامت کی خبر ملی اس کا ذکر مناسب ہے اور وہ یہ ہے:

آقائے حاج سید قاسم روضہ خوان (ذاکر اہل بیت علیہم السلام) ابن مرحوم آقا سید یحیٰ موسوی مسجد گوہرشاد کے پیش نماز نے فرمایا: میں چہارشنبہ ۲۲ رجُمادی الثانیہ ۱۳۸۴ھ کو ظہر کے قریب حرم مطہر کی طرف جا رہا تھا راستہ میں لوگوں نے ایک زائر کا حلقہ کیا تھا اس کو چوم رہے تھے ایک سے پوچھا تو قسم کھا کر بتایا کہ یہ دونوں آنکھوں کا اندھا تھا ہمارے ساتھ زیارت کو آیا ہم اس کا ہاتھ پکڑ کر حرم کے اندر لے جاتے تھے ابھی آج تک ایسا ہی کیا تھا مگر جب روانگی کا ٹکٹ لیا اور ہم آخری زیارت کے لئے آئے پنجرۂ فولاد تک پہنچے تو اس نے اصرار کیا کہ مجھے اندر لے چلو! ہم نے کہا: وقت کم ہے جلدی جانا ہے. ہم وہیں سے رخصت ہوئے صحن کے دروازہ سے باہر نکلنا چاہا تو گنبد کا رخ کر کے سلام کیا اس اندھے نے گنبد کے بجائے ایوان عباسی (جہاں کبوتروں کے لئے گندم ڈالا جاتا ہے) کو سلام کر دیا حضرت رِضا علیہ السلام سے درددل بیان کیا مجھ کو غصہ آیا اس کی گردن کے پیچھے مارا کہ اِدھر کیوں سلام کیا؟ ادھر امام علیہ السلام نہیں ہیں!

اس کا دل شکستہ ہوا وہیں صحن کے زینہ پر بیٹھ گیا تھوڑی دیر میں فریاد بلند کی کہ مولا نے مجھے شفا دے دی! ہم نے دیکھا کہ اس کو دکھائی دینے لگا ہے.

راوی حاج سید قاسم کہتے ہیں: یہ سن کر میں نے اس کو گلے لگایا اس کی آنکھیں بالکل صحیح ہو چکی تھیں دعا کی فرمائش کی پیسہ دینا چاہا تو اپنے کو مالدار بتا کر انکار کر دیا میں نے اس کو نصیحت کی کہ خدا نے تم کو حضرت امام رِضا علیہ السلام کی برکت سے بینائی عطا کی تو خیال رکھنا جہاں پر خدا کی رِضا و خوشنودی نہ ہو نظر نہ ڈالنا. (انتہٰی)

مؤلف کِرامات: ہاں! خدا کی ہر نعمت کا شکر ادا کرنا ضروری ہے نعمت بینائی کا شکر یہ ہے کہ خدا کی ناپسندیدہ چیز کی طرف نہ دیکھے ورنہ کفران نعمت ہوگا یہی حال کان، ہاتھ، پیر اور زبان وغیرہ دیگر تمام نعمتوں کا بھی ہے.

ایک بہت بڑی نعمت کا نام حضرت امام رِضا علیہ السلام سے دوستی ومحبت ہے اس نعمت عظمیٰ کا شکر یہ ہے کہ دوست ہمیشہ اپنے اقوال وافعال میں خیال رکھے کہ حضرت امام رِضا علیہ السلام اس سے راضی ہوں.

ہم بارگاہ خدا میں عرض کرتے ہیں: یَا سَرِیْعَ الرِّضَا اِنَّا نَسْئَلُکَ الرِّضَا وَ الْعَفْوَ مِمَّا مَضٰی وَ

التَّوْفِيقَ لِمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى بِحَقِّ اِمَامِنَا وَ مَوْلَانَا عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا عَلَيْهِ آلَافُ التَّحِيَّةِ وَ الثَّنَاء.

صاحبِ کرامات رضویہ نے تحریر فرمایا: یہ حصہ آج ۱۰ رجب کو پورا ہوا حضرت رضا علیہ السلام کے نور دیدہ و میوۂ قلب اور ان کے جانشین حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی ولادت باسعادت کا دن ہے لہٰذا حضرت امام جواد علیہ السلام کی شان میں بعنوان ''ختامہ مسک'' ایک قصیدہ عرض کیا ہے:

قصیدۂ جوادیہ

یوسف صدیق رخش دید و گفت	تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْن
پردہ ز رخسار اگر افگند	جان بسپارند همه عاشقین
ما، ز شناسائی او عاجزیم	يَارَبِّ! فَاجْعَلْنَا مِنَ الْعَارِفِيْن
در پئے عرفان مقامش بکوش!	فَلَاتَكُوْنَنَّ مِنَ الْجَاهِلِيْن
گوش فرادار بفرمان وے	حَتّٰى تَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُهْتَدِيْن
اوامرش کن بدل و جان قبول	فَلَاتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِيْن
نواهیش را بنما اجتناب	كَيْلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْن
پیرویش گر توکنی اختیار	اِنَّا نَرَاكَ لَمِنَ الْمُحْسِنِيْن
برائے احبابِ تقیؑ، گفته حق	اُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِيْن
مقام هر کدام از شیعیان	در درجاتشان بخلد برین
جا، چو دهد شان بقصور بهشت	قَالَ لَهُمْ تَمَتَّعُوْا خَالِدِيْنَ(۱)
لَهُمْ بِهَا مِنْ كُلِّ مَا يَشْتَهُوْنَ	وَ نِعْمَةٌ كَانُوْا بِهَا فَاكِهِيْن
ولے باعداش بود این خطاب	اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلَالٍ مُّبِيْن
چه آنکه دشمنان این خاندان	فَاِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا عَمِيْن
گرچه نمودند بسے ظلم لیک	هُنَالِكَ وَ انْقَلَبُوْا صَاغِرِيْن
قهر الٰهی چو بایشان رسید	فَاَصْبَحُوْا فِيْ دَارِهِمْ جَاثِمِيْن

مـــکان گـــزینند بنـــار جحیم	لِاَنَّهُمْ کَـانُوْا بِهِـمْ مُـنْکِـرِیْن
در تہِ دوزخ چـــو گـرفتند جائے	اُولَآئِکَ لَهُـــمْ عَـذَابٌ مُّـــهِیْن
هـــرچه نمـایند زفـیر و شهیق	فَمَــالَهُمْ فِی النَّارِ مِنْ نَّــاصِرِیْن
فَـــاَذَّنَ مُـــؤَذِّنٌ بَیْنَـــهُـــمْ	اِنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَـلَی الظَّـــالِمِیْن
عـــاقبت معـاندان ، آتش است	فَـانْـــظُرْ اِلیٰ عَـاقِبَةِ الْـمُنْذِرِیْن
لِجَحُدِهِـمْ وَکُفْرِهِـمْ مَّا لَهُـمْ	تَـنْـفَعُهُـمْ شَفَـاعَةُ الشَّـافِعِیْن
خـــدائے فـــرموده باهـل عذاب	کَـــذَالِکَ نَفْعَــلُ بِالْمُجْـرِمِیْن
بـاُمّ فضل و معتصـــم روز حشر	قِیْلَ ادْخُلَا الـنَّـــارَ مَعَ الدَّاخِـلِیْن
چـــه آنکه این هر دو ، ز حقد قدیم	زهـر رســـاندند بکـامش ز کین
گشت چـــو مسموم امام نهم (ع)	سـوخـت ز غـم ، قـــلبِ هشتمین
آه کـه در غـربت و عهد شبـــاب!	قَضٰی شَهِیْـــداً بِفُؤَادٍ حَــزِیْن
مـروج، اے شـه! چو گـدائے تو است	فَجُدْ بِهٖ یَآ اَجْـوَدَ الْاَجْـوَدِیْن
ز لـطف بـر گـو بـگـــــدائے درت	وَلَا تَـخَفْ اَنْتَ مِـــنَ الْاٰمِنِیْن
اُنْـــــظُرْ اِلَیَّ نَظْـرَةً سَیِّـدِیْ!	کَیْ لَا اَکُـوْنَنَّ مِنَ الْـــخَائِبِیْن
بـــارِ الٰهـــا! به تقیؑ جـــواد (ع)	اِرْحَمْ بِنَـــا یَآ اَرْحَـمَ الرَّاحِمِیْن
بحـــق اجـداد و ابنـــائے وے	اَکْـــرِمْ بِنَـــا یَآ اَکْـرَمَ الْاَکْرَمِیْن

(۱) کتاب بشارة الشیعه میں حضرت امام جواد علیہ السلام سے منقول ہے: "منـزل اهل الجنة فی درجاتهم" یہ دو تین (۳،۲) بیت اسی حدیث شریف کی طرف اشارہ کر رہی ہیں.

صاحبِ کرامات فرماتے ہیں:

۱۰ رجب ۱۳۸۴ھ کو اس کتاب کا پہلا حصہ ختم ہوا ابجد کے حساب سے میں نے اس کی یہ تاریخ نکالی ہے:

﴿ شعر ﴾

پئے تـاریـخ آن مـروج گـفـت ـــ این کرامات باشد از شه ما (۱۳۸۴)

نیز کہا ہے:

﴿شعر﴾

سر ز جنت برون نمود و گفت　　زین کرامات بهره بر گیرید

آخر میں آقائے مروج نے فرمایا:

التماس ہے کہ جو شخص اس کتاب سے کچھ نقل و بیان کرے وہ کتاب اور مؤلف کا نام ضرور بتائے تا کہ باعث رحمت و مغفرت ہو. (کرامات رضویہ: جلد اوّل، فصل ششم، ص ۲۹۳ تا ۳۰۴، کرامت نمبر ۱۰، ۱۱)

﴿معجزہ نمبر ۱۱۲﴾

﴿حرم رضوی میں شیخ قمشہ اِی کی حیرتناک شفایابی﴾

آقائے میر خلف زادہ نے لکھا ہے کہ حضرت آیت اللہ شہید محراب عالم جلیل القدر و سید نبیل و مجاہد سید عبد الحسین دستغیب شیرازی رضوان اللہ تعالیٰ علیہ نے جناب فاضل و محقق آقائے حاج میرزا محمود مجتہد شیرازی نزیل سامراء سے نقل کیا انھوں نے جناب شیخ آقائے محمد حسین قمشہ اِی کے بارے میں فرمایا:

وہ عراق سے مشہد مقدس کے لئے روانہ ہوئے وہاں پہنچے تو ان کے ہاتھ کی انگلی میں ایک دانہ نکل گیا وہ بہت تکلیف دِہ تھا ایک نصرانی جراح نے معائنہ کے بعد بتایا: ''فوراً انگلی کو کاٹنا پڑے گا ورنہ اوپر تک اثر پہنچ جائے گا.''

جناب شیخ انگلی کٹوانے پر راضی نہ ہوئے. جراح نے کہا: ''اگر کل تک دیر کی تو گٹے سے ہاتھ کو کٹوانا پڑے گا!''

شیخ واپس آگئے درد کی شدت سے صبح تک نالہ کرتے رہے انگلی کٹوانے پر راضی ہو گئے جب لوگ جراح کے پاس لے گئے تو اس نے کہا: ''گٹے تک کٹوانا پڑے گا!'' وہ یہ کہہ کر واپس ہو گئے کہ میں صرف انگلی تک کٹوا سکتا ہوں. ڈاکٹر نے کہا: ''اگر مزید دیر کی تو پھر شانہ سے کٹوانا پڑے گا!''

شیخ لوٹ آئے اتنا شدید درد ہوا کہ وہ صبح کو ہاتھ کٹوانے کے لئے راضی ہو گئے اس نے معائنہ کے بعد کہا: ''اب تو شانہ سے کاٹنا پڑے گا ورنہ دیر کرنے کی صورت میں پورے بدن پر اثر ہو جائے گا پھر دل متاثر ہو کر جان کا خطرہ ہو جائے گا!''

شیخ آخر میں پھر واپس آکر صبح تک نالہ کرتے رہے مجبوراً شانہ سے کٹوانے پر راضی ہو گئے جب ان کے دوست لے کر چلے تو انھیں راستہ میں روک کر کہنے لگے: ''ممکن ہے کہ اسپتال میں میری موت ہو جائے لہٰذا مجھے پہلے حرم کے اندر لے چلیں دوستوں نے لے جا کر ایک گوشہ میں بیٹھا دیا شیخ نے بہت گریہ کیا مولا سے عرض کیا: ''آقا! کیا آپ کے ایک زائر کا اس مصیبت میں گرفتار ہونا مناسب ہے؟ آپ تو ایک مہربان امام (علیہ السلام) ہیں

خاص طور سے اپنے زائرین پر بڑے ہی مہربان ہیں!''

اس کے بعد ان پر غشی طاری ہوگئی اسی حالت میں حضرت امام رِضا علیہ السلام سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا حضرت نے شانہ سے انگلیوں تک اپنا دست مبارک پھیر کر ارشاد فرمایا: ''تم شفا پا گئے.'' پھر تو شیخ کے اندر بیماری کا کوئی اثر ہی نہ رہا.

جب دوست آئے اور انھیں لے کر اسپتال جانے لگے تو انھوں نے ان سے شفا کا کچھ ذکر نہ کیا اس نصرانی جراح نے دیکھ کر کہا: ''شاید اُس ہاتھ میں بیماری تھی!'' پھر دوسرے ہاتھ کو دیکھا تو وہ بھی بالکل صحیح وسالم تھا وہ حیرت سے کہتا ہے: ''کیا حضرت مسیح (عیسیٰ) علیہ السلام سے آپ کی ملاقات ہوگئی؟!''

شیخ نے کہا: ''جس نے مجھے شفا دی ہے اس کا درجہ حضرت مسیح علیہ السلام سے بہت بلند ہے.''

اس کے بعد اپنی شفا کی کیفیت کو بیان کیا. (کرامات الرضویہ: ص ۲۱۷ تا ۲۱۹، بحوالہ داستانہائے شگفت. ''بغیر صفحہ نمبر'')

معجزہ نمبر ۱۱۳

محدث بیر جندیؒ کی حرم رضوی کے گرد وغبار سے شفایابی

نیز اسی کتاب میں ہے کہ مرحوم بیر جندیؒ علامہ حاج شیخ محمد باقر بن محمد حسن قائنی نے کتاب ''کبریت احمر'' میں تحریر فرمایا ہے: جس وقت میں حضرت امام رِضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے گیا اسی دوران میرے پیروں میں کئی دنوں تک ایسا شدید درد ہوگیا کہ نیند حرام ہوگئی اور بدن میں لرزہ بھی پیدا ہوگیا میں نے اپنے رشتے داروں سے چھپایا تاکہ انھیں گھبراہٹ نہ ہو. بہرحال کسی طرح صبر کرتا رہا ایک دن حضرت امام رِضا علیہ السلام کے روضۂ مبارک کے پتھروں پر پڑے ہوئے گرد وغبار کو اپنے پیروں پر مل لیا فوراً درد اڑ گیا مجھے پورا سکون مل گیا پھر دوبارہ یہ بیماری نہ ہوئی حرم مطہر کی خاک پاک اور اس کی برکت واعجاز کا خود میں نے مشاہدہ کیا. (کرامات الرضویہ: ص ۲۷۳، بحوالہ کبرت احمر. ''بغیر صفحہ نمبر'')

معجزہ نمبر ۱۱۴

آقائے صادقی پر لطف رضوی، موت سے نجات اور مکمل شفایابی

ہمارے آقا ومولا حضرت امام علی رِضا علیہ السلام کے معجزات وکرامات بے شمار ہیں اور برابر جدید معجزات کی خبریں ملتی رہتی ہیں اور بہت جلدی جلدی جدید کتابوں میں یہ معجزات نقل بھی کردیئے جاتے ہیں اگر صرف شائع

شدہ معجزات کو بھی نقل کیا جائے تب بھی یہ کتاب بہت ضخیم ہو جائے گی اس موضوع پر مستقل الگ الگ تفصیلی کتابیں موجود ہیں ماشاء اللہ اب اسلامی انقلاب کے بعد ان چیزوں کی طرف ذمہ داروں کی مزید توجہ ہے اور حرم مطہر ہی کے اندر ایک مخصوص جگہ (کفشداری نمبر ۱۵ کے پاس، دار الہدایہ میں) ان افراد کو لا کر حاضرین کے سامنے خود انھیں کی زبانی شفایابی کی مکمل تفصیل بیان کی جاتی ہے حالانکہ ایسے لوگ اپنی اس طرح کی باتیں پوشیدہ رکھنا چاہتے ہیں مگر اصرار کے بعد ان کو بیان کرنا پڑتا ہے جیسا کہ خود حقیر مولف (کرار حسین اظہری) نے ایک شفایافتہ عالم دین حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے محمد صادقی (مشہدی) دام ظلہ العالی کی زبان سے اسی حرم میں مورخہ ۵ تا ۱۰ار جمادی الثانیہ ۱۴۲۲ھ میں سنا اس کا خلاصہ یہ ہے:

ایران وعراق جنگ کے دوران میں بہت شدید زخمی ہو گیا اسی (۸۰) مرتبہ آپریشن ہوا چار (۴) سال کی طویل مدت تک اسپتال میں رہا لوگوں کو وفات کا یقین ہو گیا تھا مجھے کفن پہنا کر سرد خانہ (کولڈ اسٹور) میں رکھ دیا گیا اور قبر بھی کھودی جا چکی تھی یہ ۱۴ر بہمن ۱۳۶۱ھ شمسی (اب ۱۴۲۳ھ قمری سے تقریباً بیس سال پہلے) کی بات ہے میرا وزن گھٹ کر ستر (۷۰) سے تیس (۳۰) کلو ہو گیا تھا بیہوشی کے عالم میں پتہ چلا کہ حضرت رضا علیہ السلام مجروحین کی عیادت کے لئے اسپتال میں تشریف لائے ہیں ہر طرف نور ہی نور تھا میں نے جا کر مولا سے عرض کیا:

میں آپ سے شفا نہیں چاہتا ہوں البتہ اسپتال سے عاجز آ چکا ہوں صرف ایک بار آپ کے حرم مطہر میں جانے کی تمنا ہے۔

حضرت کے حکم سے ہم اڑتالیس (۴۸) زخمیوں کو لا کر ضریح مبارک کے قریب رکھا گیا زیارت پڑھی گئی جب ساتویں امام علیہ السلام کا نام آیا تو ہر طرف خوشبو پھیل گئی اور پھر جب آٹھویں امام علیہ السلام کا نام آیا تو ضریح سے ایسا نور چمکا کہ آنکھیں خیرہ ہو گئیں کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا اسی وقت مولا کا لطف ہوا مجھے مکمل شفا مل گئی میں موت کے منھ سے واپس آ گیا صحت وسلامتی کے ساتھ ایک نئی زندگی مل گئی۔

میں اپنی اور تمام شہداء کی جانب سے یہ پیغام دے رہا ہوں کہ ہمارے خون کو بربادی سے بچائیں، احکام اسلامی کو رائج کریں، رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دام ظلہ العالی کا ہر طرح سے ساتھ دیں صرف یہ نعرہ نہ لگائیں کہ ہم کوفی نہیں ہیں۔"

بہر حال "ختامہ مسک" کے عنوان سے ایک بالکل جدید معجزہ نقل کیا جا رہا ہے جو تقریباً اس وقت (۱۴۲۳ھ، قمری) سے صرف آٹھ سال پہلے کا ہے اسی جدید معجزہ پر اس باب کا خاتمہ ہو جائے گا ملاحظہ کریں اور ہر وقت

نزدیک و دور سے اپنے مہربان امام علیہ السلام کے لطف و کرم کا انتظار فرمائیں:

﴿ایک جدید معجزہ، مفلوج زائرہ سمیہ ملائی کی مکمل شفایابی، امام علیہ السلام کی مہربانی﴾

زابل کی بارہ سالہ "سمیہ ملائی بالا خانہ" اپنے دونوں پیروں سے چلنے پھرنے سے معذور تھی اسے ۱۳۷۳/۷/۹ ہجری شمسی میں شفا ملی:

خود اسی کا بیان ہے کہ شفا پانے کے بعد میں سوچتی تھی کہ مشہد سے زابل کسی طرح صرف ایک ہی لمحہ میں اڑ کر پہنچ جاؤں اور جلد سے جلد اپنی ماں کو شفا کی خبر دے دوں گویا مجھے دوبارہ زندگی مل گئی ہے کاش وہ نورانی و روحانی لحظات اور زیادہ دیر تک ہوتے جب آقا اپنی نورانیت کے ساتھ تشریف لائے وہ سبز لباس میں تھے میرے سرہانے بیٹھ گئے پوری فضا معطر ہوگئی ایک نورانی ہاتھ، سبز آستین سے نکلا اس نے الفت و محبت سے میرے سر اور چہرہ کو مس کیا میں بہت گرم ہوگئی ایسا لگتا تھا کہ گویا سورج، زمین پر اتر گیا ہے نزدیک سے اس کی روشنی میرے اوپر پڑ رہی ہے وہ گرمی بڑی شفا بخش تھی میرے پورے وجود میں اس گرمی کا احساس ہونے لگا اسی سے میرے بے حس و حرکت پیروں کو شفا مل گئی.

آقا نے میری طرف بڑے غور سے دیکھ کر پوچھا: "تم میری زیارت کے لئے آئی ہو؟" میں نے بالکل بے اختیار ہو کر جواب دیا: ہاں! آپ کی زیارت اور اپنی شفا کے لئے آئی ہوں. مہربانی سے پوچھا: "بیٹی! تمہاری کیا حاجت ہے"؟ میں نے اپنے لکڑی جیسے خشک پیروں کی طرف اشارہ کر دیا. مولا نے مسکرا کر فرمایا:

"تم دور سے آئی ہو، تھکی ہو پہلے سو جاؤ صبح شفا پا کر صحیح و سالم اٹھو گی".

پھر اپنا دست مبارک میرے چہرے پر پھیر کر میری آنکھوں کو بند کر دیا. میں سو گئی صبح اذان کے وقت اٹھی لوگ مجھے گھیرے ہوئے تھے میرے والد ضریح مطہر کے پاس سجدۂ شکر کر رہے تھے بلند آواز سے گریہ شوق کر رہے تھے جب میں اپنے وطن "زابل" پہنچی تو میرے والد نے یہ کہہ کر مجھے "ویلچر" (بیمار و معذور افراد کے لئے ایک مخصوص پہیوں والی کرسی) پر بیٹھایا کہ اگر تمہاری امی نے اچھی طرح چلتے پھرتے یکایک دیکھ لیا تو ان کی حرکت قلب بند ہو جائے گی لہٰذا اطمینان سے آہستہ آہستہ ان سے شفا کی داستان بیان کریں گے.

میری والدہ دروازہ پر حاضر تھیں گریہ کر رہی تھیں انھیں بتایا کہ مجھے شفا مل گئی میں اچھی طرح چلنے لگی ہوں تو

سب سہیلیوں کے ساتھ والدہ بھی شکر خدا بجالائیں۔ ایک عجیب منظر اور خوشی سے اس وقت ایک ہنگامہ تھا، انتھی ملخصاً۔ (دارالشفائے رضوی، چھل داستان واقعی از شفایافتگان حرم دوست: ص ۱۲۷ تا ۱۳۳ ''شوق پرواز'' داستان نمبر ۱۷، بحوالہ ماہنامہ زائر: آستان قدس رضوی موسسہ فرہنگی قدس شمارہ ۲۹۔ مہر ۷۵ نویسندہ: حمید رضا سہیلی)

نوٹ: یہ معجزہ تقریباً صرف پانچ، چھ سال پہلے کا ہے۔

زائرین امام رضاؑ کا اکرام

قَالَ الرِّضَاؑ

اِنَّ زُوَّارَ قَبْرِیْ لَاَکْرَمُ الْوُفُوْدِ عَلَی اللّٰهِ

یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یَزُوْرُنِیْ فَیُصِیْبُ وَجْهَهٗ

مِنَ الْمَآءِ اِلَّا حَرَّمَ اللّٰهُ تَعَالٰی جَسَدَهٗ عَلَی النَّارِ.

(جواہر رضوی: مترجم: اظہری، ح ۶۲، بحوالہ عیون اخبار الرضاؑ: ۲/۲۴۸)

حضرت امام علی رضاؑ نے فرمایا:

بیشک میری قبر کے تمام زائرین قیامت کے دن خدا کی بارگاہ میں عزت واحترام سے حاضر ہوں گے جو مومن میری زیارت کرے گا اس دوران اس کے چہرہ پر اگر ایک قطرہ پانی ٹپک جائے گا تو خدا اس کے بدن کو دوزخ پر حرام کر دے گا۔

۱۱

باب یازدهم

معجزات حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

صفحہ ۴۶۱ ...تا... صفحہ ۴۸۰

معجزات کی مجموعی تعداد: ۱۵

احادیث حضرت امام محمد تقی علیہ السلام

حدیث نمبرا

لَو سَکَتَ الجَاهِلُ مَااختَلَفَ النَّاسُ: اگر جاہل، خاموش رہے تو لوگ اختلاف نہ کریں. (گفتار دلنشین، بحوالہ احقاق الحق: ۴۳۲/۱۲)

حدیث نمبر۲

عِزُّ المُؤمِنِ فِیْ غِنَاهُ عَنِ النَّاسِ: مومن کی عزت اسی میں ہے کہ لوگوں سے بے نیاز رہے. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۳۶۵/۷۸)

حدیث نمبر۳

رَاکِبُ الشَّهَوَاتِ لَاتُقَالُ عَثرَتُهٗ: شہوتوں (کے گھوڑے) پر سوار شخص کی ٹھوکریں قابل علاج نہیں ہوا کرتیں. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۳۶۴/۷۸)

حدیث نمبر۴

نِعمَةٌ لَاتُشکَرُ کَسَیِّئَةٍ لَاتُغفَرُ: جس نعمت کا شکریہ، ادا نہ کیا جائے وہ اس گناہ کے مثل ہے جو بخشا نہ جائے گا. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۳۶۵/۷۸)

حدیث نمبر۵

اَلعَافِیَةُ اَحسَنُ عَطَآءٍ: عافیت، بہترین عطیۂ خداوندی ہے. (گفتار دلنشین، بحوالہ اعیان الشیعہ: ۳۶/۲)

معجزہ نمبر ۱

مامون ملعون کا مٹھی کے اندر مچھلی چھپا کر سوال کرنا، یحییٰ کا حالت احرام میں کفارہ معلوم کرنا، زبردست مناظرہ، ناقص سوالوں کے مختلف گوشے، ایک عورت کا بار بار حلال و حرام ہونا، یحییٰ کی عاجزی ورسوائی، دخترِ مامون سے عقد دائمی:

مروی ہے کہ جب حضرت امام علی رِضا علیہ السلام شہید ہو گئے تو ایک سال بعد مامون بغداد آ گیا وہاں پر مرکز خلافت کو قائم کیا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بھی حوادث زمان وتقلب دوران کے سبب مدینۂ منورہ میں قیام نہ فرما سکے لہٰذا اپنے اہل وعیال کے ساتھ بغداد تشریف لے گئے وہیں سکونت اختیار کی.

ایک دن مامون شکار کے لئے نکلا اس وقت آپ کی عمر مبارک نو (۹) سال تھی کچھ بچے کوچہ میں کھیل رہے تھے آپ وہاں کھڑے تھے کہ اتنے میں مامون اپنے پورے جاہ وحشم، رعب ودبدبہ اور غلاموں کے ساتھ آ پہنچا تمام بچے فرار کر گئے مگر یادگار حضرت کرار غیر فرار ڈٹ کر اپنی جگہ ویسے ہی اطمینان سے کھڑا رہا مامون کی نظر حضرت پر پڑی تو ان کے ٹھہرے رہنے پر تعجب کرتے ہوئے پوچھا: صاحبزادے! تمام بچوں کی طرح تم بھی آخر کیوں نہ بھاگے؟!

حضرت نے جواب دیا: ”راستہ تنگ نہ تھا کہ میں ہٹ کر تمھارے لئے جگہ بناتا دوسرے یہ کہ میں نے کوئی گناہ بھی نہ کیا تھا جو تم سے ڈرتا نیز مجھ کو یہ گمان بھی نہ تھا کہ تم بغیر جرم کے کسی کو سزا دو گے.“

مامون کو حضرت کی حکمت آمیز باتیں بہت پسند آئیں پوچھا: کیا نام ہے؟

فرمایا: محمد! (علیہ السلام) پھر پوچھا: کس کے بیٹے ہو؟ فرمایا: ”حضرت رِضا علیہ السلام کا نور نظر اور ان کا فرزند ہوں.“

مامون حضرت رِضا علیہ السلام کا نام نامی سن کر اوران پر ڈھائے ہوئے ظلم وستم کو یاد کر کے رو پڑا پھر حضرت امام رِضا علیہ السلام پر درود بھیجا اور وہاں سے چلا گیا مگر پورے راستے بھر سوچتا رہا جب شہر کے باہر گیا تو ایک شکاری باز کو دُراج (تیتر) پر چھوڑ دیا وہ شکاری باز اس کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھوڑی دیر بعد اپنی منقار میں ایک چھوٹی سی مچھلی پکڑ کر لایا مامون کو اس پر تعجب ہوا اُس دن شکار ترک کر دیا شہر کی جانب پلٹ کر گھر کی طرف واپس ہو گیا راستہ

میں پھر اسی جگہ پہنچا سارے بچے پھر بھاگ گئے مگر امام عالی مقام علیہ السلام ویسے ہی اپنی جگہ کھڑے رہے وہ مچھلی کو ہاتھ میں لئے ہوئے سوچ رہا تھا حضرت کے قریب آ کر پوچھا: صاحبزادے! بتاؤ میرے ہاتھ میں کیا ہے؟

حضرت نے الہام الٰہی کے ذریعہ فرمایا: ''آسمان وزمین کے درمیان ایک دریا ہے اس میں چھوٹی مچھلیاں ہیں، بادشاہوں کے باز، ان کا شکار کرتے ہیں اور پھر وہ سلالۂ نبوت کا امتحان لیتے ہیں۔''

حضرت کی یہ باتیں سن کر اس کو تعجب ہوا آپ پر ایک گہری نظر ڈالی اور کہا: ''واقعاً آپ حضرت امام رضا علیہ السلام کے فرزند ہیں۔''

مامون حضرت کی اس ملاقات سے بہت خوش ہوا اپنے ساتھ گھر لے گیا ان کا اکرام کیا انھیں انعام دیا اس کے بعد بہت زیادہ عزت واحترام کرنے لگا۔ روز بروز حضرت کی بڑھتی ہوئی عزت اور ان کا بیحد احترام دیکھ کر عباسی لوگ حسد کرنے لگے ایک دن سب جمع ہو کر ایک زبان ہو کر کہنے لگے:

''تم کو خدا کی قسم! جس طرح خلفائے راشدین اور تمھارے آباء واجداد نے اولاد علی علیہ السلام کے ساتھ سلوک کیا ہے تم بھی ویسا ہی کرو، خدا نے جو تم کو عزت ودولت دی ہے وہ دوسروں کو نہ دو، کیا تم کو معلوم نہیں کہ ان کے پدر بزرگوار کو ولی عہد بنانے سے عباسی لوگ کتنے زیادہ رنج والم میں گرفتار ہو گئے تھے! خدا نے عباسیوں کا یہ رنج وغم ختم کیا ان کو نجات دی تم ہمارے لئے دوبارہ ویسا ہی رنج وغم کھڑا نہ کرو حضرت رضا علیہ السلام کے فرزند کو ان کی حالت پر چھوڑ دو۔''

مامون نے عباسیوں کے جواب میں کہا: ''میرے آباء واجداد نے اولاد علی علیہ السلام کے ساتھ اس سے پہلے جو کچھ کیا اس کے ذریعہ قطع رحم کیا میں اس سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں اگر بنی عباس میں انصاف ہوتا تو وہ یقین کے ساتھ اولاد علی علیہ السلام کو خلافت کا مستحق جانتے یہ ذمہ داری انھیں سونپ دیتے میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام کے ساتھ جو سلوک کیا خدا کی قسم! اس پر پشیمان نہیں ہوں میں اپنی خوشی ومرضی سے ان کو خلافت سونپ رہا تھا اصرار بھی کر رہا تھا مگر پھر بھی انھوں نے قبول نہ کیا وہ اپنی ولی عہدی پر راضی نہ تھے مجھ کو ان کے فرزند سے جو محبت ہے وہ ان کے فضل وکمال کی وجہ سے ہے کیونکہ کمسنی میں ان کا علم سب سے زیادہ اور تمام لوگوں پر ان کو فضیلت حاصل ہے۔''

عباسیوں نے کہا: اس کمسنی میں کہاں سے ان کو اتنا زیادہ علم حاصل ہو گیا؟ انھوں نے کس عالم وفاضل سے بحث کی کہ تم کو ان کے علم کا اندازہ ہو گیا؟ اگر تم ان کے اکرام واحترام پر مُصر ہو تو ذرا چند دنوں صبر کر لو وہ کچھ درس پڑھ لیں اور علم حاصل کر لیں اس کے بعد اپنا فیصلہ سنانا۔

مامون نے کہا: ''میں تم لوگوں سے بہتر حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو پہچانتا ہوں، ان کا علم، لدنی ہے اگر تم لوگ چاہو تو ان کا امتحان لے لو تاکہ میرے کلام کی صداقت معلوم ہو جائے۔''

تمام عباسی یہ سن کر بہت خوش ہو گئے اس پر اپنی رضایت کا اعلان کر دیا اور کہا: خود خلیفہ کوئی دن معین کرے اور کسی عالم کو بھی منتخب کرے تاکہ وہ علم فقہ و شریعت کا سوال کرے۔ مامون نے کہا: ''میں نے فلاں دن معین کیا اس دن سب لوگ جمع ہوں اور تم لوگ جس عالم کا چاہو خود انتخاب کر لو!''

اس کے بعد عباسی لوگ خوش ہو کر مامون کے پاس سے چلے گئے وہ سوچ رہے تھے کہ جب حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی کم علمی لوگوں پر ظاہر ہو جائے گی تو خلیفہ خود بخود ان کے ساتھ اپنی مہربانیاں ختم کر دے گا اور اگر خدا نخواستہ بات بگڑ گئی اور معاملہ اس کے برعکس ہو گیا تو پھر خلیفہ پر کوئی اعتراض نہ ہوگا۔

انھوں نے ایک ساتھ بیٹھ کر آپس میں رائے مشورہ کیا اس زمانہ کے علماء کے درمیان سے یحییٰ بن اکثم کا انتخاب کیا جو بغداد کا قاضی اور اپنے زمانہ کے تمام علماء سے علم فقہ و حدیث میں ماہر تھا۔

انھوں نے یحییٰ بے حیا کو ایک معین دن بحث و مناظرہ کرنے پر راضی کیا پھر تمام علماء اور ہر قوم و ملت کے لوگوں کو بلایا گیا مامون تخت حکومت پر بیٹھا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام بھی بلائے گئے مولا تشریف لائے تو اپنے پہلو میں حضرت کے لئے مسند بچھائی جب حضرت قریب پہنچے تو خلیفہ نے اٹھ کر ان کی تعظیم کی اپنی جگہ پر بیٹھایا۔

یحییٰ نے مامون سے مخاطب ہو کر کہا: کیا امیر المومنین اجازت دیتے ہیں کہ میں امام حضرت ابو جعفر علیہ السلام سے سوال کروں؟ مامون نے کہا: ''اسی لئے تو یہ سارا اہتمام ہوا ہے اور یہ سارا پروگرام بنا ہے جو چاہو سوال کرو!''

یحییٰ حضرت کی طرف متوجہ ہوا عرض کیا: حضرت ایک مسئلہ پوچھنے کی اجازت دیتے ہیں؟

وارث دعوائے سلونی، صاحب علم لدنی نے بڑے اطمینان سے فرمایا: ''سَلْ عَمَّا شِئْتَ: جو چاہو سوال کرو!''

یحییٰ نے سوال کیا: ''حالت احرام میں شکار کرنے والے پر کیا کفارہ ہے؟''

حضرت نے سوال کے مختلف گوشے پیدا کئے اور اس سے پوچھا، پہلے یہ بتاؤ:

۱۔ حرم کے باہر (حل میں) شکار کیا ہے یا اندر؟

۲۔ حرام جانتے ہوئے شکار کیا ہے یا وہ جاہل تھا؟

۳۔ عمداً شکار کیا ہے یا غلطی سے ہو گیا؟

۴۔شکار کرنے والا آزاد تھا یا غلام؟

۵۔نابالغ تھا یا بالغ؟

۶۔پہلی مرتبہ ایسا کیا ہے یا اس کے پہلے بھی شکار کر چکا ہے؟

۷۔شکار، پرندہ کا تھا یا دوسرے جانور کا؟

۸۔شکار چھوٹا تھا یا بڑا؟

۹۔اس پر وہ پشیمان تھا یا خوش (مصر)؟

۱۰۔رات میں شکار کیا تھا یا دن میں؟

۱۱۔احرام عمرہ میں ایسا کیا یا احرامِ حج میں؟''

یہ باریکیاں سن کر یحییٰ کی زبان لکنت کرنے لگی اس کا رنگ اڑ گیا عاجزی وانکساری کے آثار ظاہر ہونے لگے مجمع کو بہت انتظار تھا کہ یحییٰ کچھ اور سوال کرے مگر اس کی زبان پر جیسے تالا لگ گیا ہو بالکل چپ!

مامون نے کہا: خدا کا شکر کہ میرا خیال صحیح تھا کیا اب بھی لوگ منکر ہیں؟ یا سب کا عقیدہ بدل گیا؟

پھر مامون نے حضرت کی طرف مخاطب ہو کر عرض کیا: آپ پر فدا ہو جاؤں تمام سوالات کے جوابات بیان فرمادیں تا کہ ہم سب استفادہ کریں.

حضرت نے ایک ایک سوال کا بہترین جواب دینا شروع کر دیا دوست اور دشمن سبھی نے اَحسَنتَ! اَحسَنتَ! کے نعرے بلند کر دیئے. مامون نے کہا: ''اَحسَنتَ یَآ اَبَا جَعفَرٍ (علیہ السلام) اَحسَنَ اللّٰہُ اِلَیکَ: آپ نے بہترین جوابات دیئے خدا آپ کو جزائے خیر دے.''

پھر حضرت کی خدمت میں عرض کیا: جس طرح یحییٰ نے آپ سے سوال کیا، کیا آپ اس سے سوال نہیں کریں گے؟

فرمایا: اگر خلیفہ کی اجازت ورضایت ہو تو میں بھی سوال کروں. پھر یحییٰ سے فرمایا: کیا تجھ سے سوال کروں؟ اس نے مجبوراً کہا:

ذَالِکَ اِلَیکَ جُعِلتُ فِدَاکَ اِن عَرَفتُ وَاِلَّا اِستَفَدتُهُ مِنکَ: آپ کو اختیار ہے میں آپ پر فدا ہو جاؤں سوال فرمائیں اگر مجھ کو معلوم رہے گا تو جواب دوں گا ورنہ آپ ہی سے استفادہ کروں گا.

حضرت نے فرمایا: ایک شخص نے صبح کو ایک عورت پر نظر کی وہ اس پر حرام تھی، سورج نکلنے کے بعد حلال ہوگئی،

زوال کے وقت پھر دوبارہ وہ عورت حرام ہوگئی، عصر کے وقت پھر حلال ہوگئی اور غروب کے وقت پھر حرام ہوگئی، سوتے وقت پھر حلال ہوگئی، نصف شب کے وقت حرام ہوگئی صبح کے وقت حلال ہوگئی. بتاؤ یہ عورت اس آدمی پر کیوں حلال وحرام ہوتی گئی حرمت وحلّیت کی علت کیا ہے؟

یحییٰ تھوڑی دیر تک سر جھکا کر سوچتا رہا پھر سر اٹھا کر کہا: لَا وَاللہِ، خدا کی قسم! غور وفکر کے بعد بھی میں اس کا صحیح جواب نہیں دے سکتا مجھے اس کی علت نہیں معلوم ہے اگر آپ ہی حل فرمادیں تو بڑا احسان ہوگا.

حضرت نے فرمایا: وہ عورت کسی دوسرے کی کنیز تھی صبح کے وقت اجنبی شخص کی نظر اس پر حرام تھی دن چڑھے اس نے کنیز کو مالک سے خرید لیا (حلال ہوگئی) زوال کے وقت آزاد کردیا پھر اس پر حرام ہوگئی، عصر کے وقت اس سے نکاح کرلیا وہ حلال ہوگئی، غروب کے وقت ظہار انجام دیا تو اس کے سبب حرام ہوگئی، عشاء کے وقت ظہار کا کفارہ دے دیا حلال ہوگئی آدھی رات کو طلاق (رجعی) دی تو حرام ہوگئی صبح کے وقت رجوع کرلیا تو پھر وہ حلال ہوگئی.

مامون نے حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر کہا: میں تم لوگوں کو خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ بتاؤ تم لوگوں کے درمیان کوئی ایسا ہے جو اس طرح سوال وجواب بیان کرے؟ عباسیوں نے کہا: خدا کی قسم! کوئی ایسا نہیں ہے.

مامون نے کہا: ”تم پر وائے ہو کہ حق اہل بیت علیہم السلام کو نہیں پہچانتے یہ وہ حضرات ہیں جن کو خدا نے تمام مخلوقات سے منتخب کیا ہے جیسا کہ تمام لوگوں نے دیکھا ان کی کمسنی ان کے فضل وکمال میں رکاوٹ نہیں بنتی کیا تم لوگوں نے یہ نہیں سنا کہ رسول خدا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حضرت علی علیہ السلام کے ذریعہ سب سے پہلی دعوت (ذوالعشیرہ) کی جب کہ حضرت علی علیہ السلام کا سن مبارک صرف دس (۱۰) سال تھا ان کے علاوہ کسی بچہ کو اسلام کی دعوت نہ دی اور حضرت امام حسن علیہ السلام وحضرت امام حسین علیہ السلام کی عمر شریف چھ (۶) سال سے کم تھی ان کے علاوہ کسی بچہ نے بیعت نہ کی آیہ ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ کی روشنی میں یہ حضرات یکساں ہیں ان کے آخری میں اوّلین کا حکم جاری ہے.“

تمام حاضرین نے ایک آواز میں کہا: بیشک تم سچ کہہ رہے ہو. مامون نے جب دیکھا کہ عباسیوں کے انکار کی کوئی گنجائش نہ رہی تو حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو خطاب کرتے ہوئے کہا: یا ابا جعفر! (علیہ السلام) آپ میری بیٹی سے شادی کریں گے؟ اگرچہ لوگ اس پر ناراض ہوں گے!

حضرت نے سر مبارک کو جھکا لیا مامون نے حضرت کو خاموش دیکھ کر کہا: اٹھیے اور خطبۂ عقد پڑھئے. حضرت نے اٹھ کر خطبہ پڑھا. مامون نے کہا: جعلت فداک انی رضیتک لنفسک فقد رضیتک لنفسی

و انا مزوجک بنتی ام الفضل.

امام علیہ السلام نے یہ خطبہ پڑھا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اِقْرَاراً بِنِعْمَتِهٖ وَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِخْلَاصاً بِوَحْدَانِیَّتِهٖ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ سَیِّدِ بَرِیَّتِهٖ وَ عَلَی الْاَصْفِیَآءِ مِنْ عِتْرَتِهٖ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ کَانَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَی الْاَنَامِ اَنْ اَغْنَاهُمْ بِالْحَلَالِ عَنِ الْحَرَامِ فَقَالَ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰی: ﴿وَ اَنْکِحُوا الْاَیَامٰی مِنْکُمْ وَ الصّٰلِحِیْنَ مِنْ عِبَادِکُمْ وَ اِمَآئِکُمْ اِنْ یَّکُوْنُوْا فُقَرَآءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ﴾ ان محمد (علیہ السلام) بن علی (علیہ السلام) بن موسیٰ (علیہ السلام) یخطب ام الفضل بنت عبد الله المامون وقد بذل لها من الصداق مهر جدته فاطمة (عليها السلام) بنت محمد (صلى الله عليه و آله وسلم) و هو خمسماة دراهم جيادا فهل زوجتنى اياها يا امير المومنين! على الصداق المذكور؟

مامون نے کہا: نعم! قد زوجتک یا اباجعفر (علیہ السلام) ام الفضل بنتی علی الصداق المذکور فهل قبلت النکاح؟

امام علیہ السلام نے فرمایا: قبلت ذالک و رضیت به. اس کے بعد لوگوں نے فاتحہ پڑھی پہلے خوشبو کے خوان آئے خاص وعام کو معطر کیا گیا دستر خوان لگایا گیا کھانے کے بعد مامون نے سب کو واپسی کا حکم دیا اور کہا:

کل سب لوگ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو مبارکباد پیش کرنے کے لئے حاضر ہوں. چنانچہ دوسرے دن تمام خاص وعام حضرت کو مبارکباد دینے کے لئے حاضر ہوئے خلیفہ باہر نکل کر بیٹھا حکم دیا کہ چاندی کے وہ طبق لائے جائیں جو مشک وزعفران کے گولوں سے بھرے ہوئے ہیں پہلے ہی سے ہر گولے کے اندر ایک ایک رقعہ چھپا کر رکھ دیا تھا اس میں سے کسی پر کوئی گھر یا باغ لکھا تھا وہ حضرت پر نثار کئے گئے جس کو بھی ایک رقعہ ملا وہ مالدار بن گیا یہ خاص لوگوں کے لئے مخصوص تھا.

اس کے بعد سونے وجواہرات کی تھیلیاں قواد (قائد کی جمع، فوج کے افسران) وحجاب (حاجب کی جمع، دربان لوگوں) کو تقسیم کی گئیں پھر عوام کو عطایا وخلعت (لباس) دیئے گئے بغداد کا کوئی شخص ایسا نہ بچا جو اس فیض سے محروم رہا ہو مامون جب تک زندہ رہا حضرت کی بڑی عزت رہی.

روایت ہے کہ ایک مرتبہ ام الفضل نے اپنے باپ کو شوہر کی یہ شکایت لکھی:

''امام علیہ السلام کی کچھ خاص کنیزیں ہیں اور انھوں نے فلاں سے متعہ کیا ہے اور مجھ سے ایسا ایسا کہا ہے.''

مامون نے بیٹی کو جواب لکھا: ''میں نے تمھاری شادی اس لئے نہیں کی ہے کہ کسی حلال کو حضرت کے لئے

حرام کردوں وہ جو کچھ کرتے ہیں خود جانتے ہیں اگر پھر دوبارہ ان کی شکایت لکھی کو تم کو قتل کرادوں گا ہرگز تم سے کوئی ایسا کام نہ ہو جس سے حضرت کو ملال ہو۔'' (تحفہ: مقصد یازدہم، ص ۳۱۵ تا ۳۱۸، معجزہ نمبر۲، بحوالہ ہائے کشف الغمہ، مہج التحقیق، قصص الانبیاء)

مؤلف: تحفۃ المجالس میں سوالِ یحییٰ کا جواب امام علیہ السلام مذکور نہیں ہے لیکن سوالِ امام (حلیت وحرمت کنیز) کا جواب موجود ہے ''چودہ ستارے'' میں بھی سوال وجواب کی بالکل یہی ترتیب وتعداد مذکور ہے۔

یہ واقعہ کتاب ''چودہ ستارے'' میں بھی موجود ہے جو اہم باتیں ''تحفۃ المجالس'' میں نہیں ہیں انھیں اوّل الذکر کتاب سے نقل کیا جارہا ہے مزید تفصیلات واختلاف عبارات کے لئے کتاب مذکور کی طرف رجوع کیا جائے۔

''بغداد کے کسی گزرگاہ میں'' کھڑے تھے اور چند لڑکے وہاں کھیل رہے تھے مامون کے ساتھ شکاری باز بھی تھے ایک باز کو چکور پر چھوڑا واپس آیا تو اس کے چونچ میں ایک چھوٹی زندہ مچھلی تھی۔

فرمایا: خدانے اپنے دریائے قدرت میں چھوٹی مچھلیاں پیدا کی ہیں... .(چودہ ستارے: بحوالہ ہائے صواعق محرقہ: ص۱۲۳؛ مطالب السؤل: ص۲۹۰؛ شواہد النبوۃ: ص۲۰۴؛ نور الابصار: ص۱۴۵؛ ارجح المطالب: ص ۴۵۹)

اس کے بعد مولانا نجم الحسن صاحبؒ نے تحریر فرمایا ہے: یہ واقعہ ہماری بعض کتابوں میں ہے اس واقعہ کے سلسلہ میں میں نے جن کتابوں کا حوالہ دیا ہے ان میں: ''انّ اللہ خلق فی بحر قدرتہ سمکاً صغاراً'' مندرج ہے البتہ بعض کتب میں: ''بین السماء والارض'' لکھا ہے۔ اوّل الذکر کے متعلق تو تاویل کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ ہر دریا خدا ہی کی قدرت سے جاری ہے اور مذکورہ واقعہ میں امکان قوی ہے کہ اسی زمین پر جو دریا ہیں انھیں میں سے کسی ایک سے شکار کر کے لایا ہوگا البتہ آخر الذکر کے متعلق کہا جاسکتا ہے:

(۱) جہاں تک مجھے علم ہے ہر گہرے سے گہرے دریا کی انتہا کسی سطح ارضی پر ہے۔

(۲) بقول علامہ مجلسیؒ بعض دریا ایسے ہیں جن سے ابر، چھوٹی چھوٹی مچھلیوں کو اڑا کر اوپر لیجاتے ہیں۔

(۳) ۱۹۳۲ء کے اخبار میں یہ شائع ہوچکا ہے کہ امریکہ کی نہر پانامہ میں جو سڈوبول بندرگاہ کے قریب ہے مچھلیوں کی بارش ہوئی ہے!

(۴) ممکن ہے آسمان اور ہوا کے درمیان بحر متلاطم سے مراد فضا کی وہ کیفیات ہوں جو دریا کی طرح پیدا ہوتی ہیں۔

(۵) کہا جاتا ہے کہ علم حیوان میں یہ ثابت ہے کہ مچھلی، دریا سے ایک سو پچاس گز تک بعض حالات میں بلند ہو جاتی ہے۔

بہر حال انھیں گہرائیوں کی روشنی میں فرزند رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مامون سے فرمایا کہ بادشاہ بحر قدرت خداوندی سے شکار کر کے لایا ہے اور آل محمد (علیہم السلام) کا امتحان لیتا ہے۔

عباسی حاسدوں نے ایک وفد کی شکل میں آکر مامون سے شکایت کی کہ ایک بچہ کو بڑے بڑے علماء اور معززین پر ترجیح دینا اور اس قدر اس کی عزت کرنا ہرگز خلیفہ کے لئے زیبا نہیں ہے، پھر ام حبیبہ کا نکاح جو امام رضا علیہ السلام کے ساتھ کیا گیا تھا اس سے ہم کو کیا فائدہ پہنچا جواب ام الفضل کا نکاح محمد علیہ السلام بن علی علیہ السلام کے ساتھ کیا جا رہا ہے؟

مامون نے جو منصفانہ جواب دیا وہ ایک طرح کا چیلنج تھا جس پر مجبوراً ان لوگوں کو مناظرہ کی دعوت منظور کرنا پڑی حالانکہ خود مامون تمام سلاطین بنی عباس میں یہ خصوصیت رکھتا ہے کہ مورخین اس کے لئے یہ لکھ دیتے ہیں: ”کان یعد من کبار الفقھاء: اس کا شمار بڑے بڑے فقیہوں میں ہوتا تھا۔“

اس لئے اس کا فیصلہ خود کچھ کم وقعت نہ رکھتا تھا مگر ان لوگوں نے اس پر اکتفا نہیں کی بلکہ بغداد کے سب سے بڑے عالم یحیٰ بن اکثم کو امام علیہ السلام سے بحث کے لئے منتخب کیا۔

مامون نے ایک عظیم الشان جلسہ اس مناظرہ کے لئے منعقد کیا اور عام اعلان کرا دیا ہر شخص اس عجیب اور بظاہر غیر متوازن مقابلہ کے دیکھنے کا مشتاق ہو گیا جس میں ایک نو (۹) برس کا بچہ تھا اور دوسری طرف ایک آزمودہ کار اور شہرۂ آفاق قاضی القضاۃ!

اس کا نتیجہ تھا کہ ہر طرف سے خلائق کا ہجوم ہو گیا مورخین کا بیان ہے کہ ارکان دولت اور معززین کے علاوہ اس جلسہ میں نو سو (۹۰۰) کرسیاں فقط علماء و فضلاء کے لئے مخصوص تھیں اور اس میں کوئی تعجب بھی نہیں اس لئے کہ یہ زمانہ عباسی سلطنت کے شباب اور بالخصوص علمی ترقی کے اعتبار سے زرین دور تھا اور بغداد دار السلطنت تھا جہاں تمام اطراف سے مختلف علوم و فنون کے ماہرین کھنچ کر جمع ہو گئے تھے اس اعتبار سے یہ تعداد کسی مبالغہ پر مبنی معلوم نہیں ہوتی۔

یحیٰ نے مامون سے کہا: حضور! کیا مجھے اجازت ہے کہ میں ابو جعفر علیہ السلام سے کوئی مسئلہ دریافت کروں؟ مامون نے کہا: تم کو خود ان ہی سے اجازت طلب کرنا چاہئے... امام علیہ السلام نے فرمایا: تمہارا سوال بالکل مبہم اور مہمل

ہے جب تک یہ تمام تفصیلات نہ بتائی جائیں اس مسئلہ کا کوئی معین علم نہیں بتایا جا سکتا ہے۔

یحییٰ کتنا ناقص کیوں نہ ہوتا بہر حال فقہی مسائل پر کچھ نہ کچھ اس کی نظر تھی وہ ان کثیر التعداد شقوں کے پیدا کرنے ہی سے خوب سمجھ گیا کہ ان کا مقابلہ میرے لئے آسان نہیں ہے اس کے چہرے پر ایسی شکستگی کے آثار پیدا ہوئے جن کا تمام دیکھنے والوں نے اندازہ کر لیا اب اس کی زبان خاموش تھی اور وہ کچھ جواب نہ دیتا تھا۔

مامون نے اس کی کیفیت کا اندازہ کر کے اس سے کچھ کہنا بیکار سمجھا اور حضرت سے عرض کیا آپ ان تمام شقوں کے احکام بیان فرما دیجئے تا کہ ہم سب کو استفادہ کا موقع مل سکے۔

امام علیہ السلام نے تفصیل کے ساتھ تمام صورتوں کے جداگانہ جو احکام تھے بیان فرمادیئے آپ نے فرمایا: اگر احرام باندھنے کے بعد ''حِل'' میں شکار کرے اور وہ شکار پرندہ ہو اور بڑا بھی ہو تو اس کا کفارہ ایک بکری ہے اور اگر ایسا شکار حرم میں کیا ہے تو دو (۲) بکریاں ہیں اور اگر کسی چھوٹے پرندہ کا حِل میں شکار کیا تو دُنبے کا ایک بچہ جو اپنی ماں کا دودھ چھوڑ چکا ہو کفارہ دے گا اور اگر حرم میں شکار کیا ہو تو اس پرندہ کی قیمت اور ایک دنبہ کا کفارہ دے گا اور اگر وہ شکار چوپایہ ہو تو اس کی کئی قسمیں ہیں جو حسب ذیل ہیں:

اگر وہ وحشی گدھا ہے تو ایک گائے اور اگر شتر مرغ ہے تو ایک اونٹ اور اگر ہرن ہے تو ایک بکری کفارہ دے گا یہ کفارہ تو جب ہے کہ حِل میں شکار کیا گیا ہو لیکن اگر حرم میں کئے ہوں تو یہی کفارے دو گُنے دینے ہوں گے اور ان جانوروں کو جنھیں کفارے میں دے گا اگر احرام، عمرہ کا تھا تو خانۂ کعبہ تک پہنچائے گا اور مکہ میں قربانی کرے گا اور اگر احرام، حج کا تھا تو منیٰ میں قربانی کرے گا اور ان کفاروں میں عالم و جاہل برابر ہیں اور ارادے سے شکار کرنے میں کفارہ دینے کے علاوہ گناہ گار بھی ہو گا ہاں! بھولے سے شکار کرنے میں گناہ نہیں ہے اور آزاد اپنا کفارہ خود دے گا غلام کا کفارہ اس کا مالک دے گا اور چھوٹے بچہ پر کوئی کفارہ نہیں ہے، بالغ پر کفارہ دینا واجب ہے اور جو شخص اس فعل پر نادم ہو آخرت کے عذاب سے بچ جائے گا لیکن اگر اس فعل پر اصرار کرے گا تو آخرت میں بھی اس پر عذاب ہوگا۔''

یہ تفصیلات سن کر یحییٰ ہکا بکا رہ گیا اور سارے مجمع سے اَحْسَنْتَ! اَحْسَنْتَ! کی آواز بلند ہونے لگی۔ مامون کو بھی کد و ضد تھی کہ وہ یحییٰ کی رسوائی کو انتہائی درجہ تک پہنچا دے اس نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: اگر مناسب معلوم ہو تو آپ بھی یحییٰ سے کوئی سوال فرمائیں مسئلہ کا حل سن کر صرف یحییٰ ہی نہیں بلکہ سارا مجمع حیران رہ گیا اور سب میں مسرت کی لہر دوڑ گئی مامون کو اپنی بات کے اونچا رہنے کی خوشی تھی کہ یہ وہ گھرانا ہے جو قدرت کی طرف سے علم کا

مالک قرار دیا گیا ہے یہاں کے بچوں کا بھی کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا مجمع میں جوش وخروش تھا سب نے ایک زبان ہو کر کہا: آپ کی رائے بالکل ٹھیک اور یقیناً امام علیہ السلام کا کوئی مثل نہیں ہے۔ (چودہ ستارے: علامہ سید نجم الحسن کراروی، ص ۴۷۷ تا ۴۸۲، بحوالہ ہائے صواعق محرقہ: ص ۱۲۲؛ روائح المصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم): ص ۱۹۱؛ نورالابصار: ص ۱۴۲؛ شرح ارشاد: ص ۸۔۴۷۶؛ تاریخ ائمہ (ع): ص ۴۸۵؛ سوانح محمد تقی علیہ السلام ص ۶)

کتاب اثبات میں ہے: جناب شیخ بہائیؒ نے مفتاح الفلاح میں فرمایا: مامون کے شکاری باز نے جو فضا سے مچھلی کا شکار کیا اس کی روایت شیعہ وسنی سبھی نے کی ہے۔ اس کے بعد صاحب اثبات نے واقعۂ شکار اور کوچہ سے تمام بچوں کا فرار بطور اختصار نقل فرمایا۔

حضرت نے جواب دیا تھا: جب بادل، دریا سے پانی اٹھاتا ہے تو چھوٹی چھوٹی مچھلیاں بھی اس کے ساتھ چلی جاتی ہیں پھر نیچے گرتی ہیں البتہ وہ باز فضا ہی سے شکار کئے تھا زمین پر نہیں بیٹھا تھا مامون نے پوچھا تھا: قل ای شیء فی یدی؟

حضرت نے فرمایا تھا: **فیصطادھا صقور الملوک فیمتحنون بھا سلالة النبوة فادھش ذالک المامون وقال له: من انت؟ قال: انا محمد بن علی الرضا علیھما السلام. (الحدیث)**

محمد بن طلحہ شافعی نے بھی مطالب السؤول میں اس حدیث کو اسی طرح نقل کیا ہے۔ (اثبات: ۲۰۱/۶، ۲۰۲، ح ۱۷)

مؤلف: علامہ نہاوندیؒ نے گلزار اکبری ولالہ زار منبری گلشن نمبر ۶۲، ص ۳۸۶ پر ایسی چند شادیوں کا تذکرہ کیا ہے جو بہت دھوم دھام سے ہوئیں۔ جس سال مامون نے اپنی بیٹی ام الفضل کی شادی حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے اور حسن بن سہل نے اپنی بیٹی کی شادی مامون سے کی اس سال کو "شادی کا سال" کہا جاتا ہے باپ اور بیٹی دونوں کی شادیاں، بہت اہتمام اور دھوم دھام سے ایک ہی سال میں ہوئیں۔

کتاب کرامات میں ہے: مامون نے حسن بن فضل کی لڑکی بوران سے اپنا عقد کیا۔ (کرامات رضویہ: ۵۴/۱)

معجزہ نمبر ۲

بے دین کے تین (۳) زہریلے انگور کے ذریعہ حضرت رضا علیہ السلام کی شہادت، مدینہ سے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی تشریف آوری، تمام مراسم تجہیز وتکفین وغیرہ کی انجام دہی، قید خانہ سے ابوصلتؓ کی رہائی:

کتاب عیون میں حضرت امام رضا علیہ السلام کی شہادت کے سلسلہ میں اباصلت ہرویؒ سے یہ حدیث منقول ہے کہ مامون ملعون نے حضرت کو زہریلے انگور کھلائے آپ نے تین (۳) دانے نوش فرمائے پھر انگور کو پھینک کر اٹھ

کھڑے ہوئے مامون نے کہا: اِلیٰ اَینَ: کہاں جانے لگے؟ فرمایا: اِلیٰ حَیثُ وَجَّھتَنِی: جہاں تو نے مجھ کو بھیجا! حضرت اپنا سر مبارک چھپا کر باہر نکل آئے اپنا دروازہ بند کر دینے کا حکم دیا اور بستر پر سو گئے میں محزون و غمگین دروازہ پر کھڑا ہو گیا ایک خوبصورت جوان جس کے بال گھنگرالے تھے اور حضرت رِضا علیہ السلام سے بہت مشابہ تھے وہ وارد ہوئے میں نے ان کی طرف بڑھ کر عرض کیا: دروازہ بند تھا آپ کیسے آ گئے؟

فرمایا: جو اس وقت مجھ کو مدینہ سے یہاں لایا اسی نے بند کمرہ میں داخل بھی کر دیا عرض کیا: آپ کون ہیں؟

فرمایا: اے اباصلتؒ! اَنَا حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَیکَ: میں تمھارے اوپر خدا کی حجت محمد (تقی علیہ السلام) بن علی (رِضا علیہ السلام) ہوں۔

پھر اپنے پدر بزرگوار کی جانب حجرہ کے اندر تشریف لے گئے مجھ کو بھی اندر آنے کا حکم دیا جب حضرت رِضا علیہ السلام کی نظر بیٹے پر پڑی تو اٹھے ان کی گردن میں ہاتھ ڈال دیا بغل گیر ہوئے پیشانی کو بوسہ دیا ان کو اپنے بستر پر کھینچا حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے اپنے کو بابا کے بدن کے اوپر گرا دیا ان کو بوسہ دینے لگے اور آہستہ آہستہ گفتگو کرنے لگے میں نہ سمجھ سکا حضرت رِضا علیہ السلام کے لب مبارک پر ایک کف پیدا ہوا جو برف سے زیادہ سفید تھا حضرت جواد علیہ السلام اس کو چاٹ گئے پھر ان کے گریبان میں ہاتھ ڈالا تو گنجشک جیسی کوئی چیز نکالی اس کو نگل گئے اس کے بعد حضرت رِضا علیہ السلام دنیا سے چلے گئے۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا: ابوصلتؒ! گھر کے اندر سے تختہ اور پانی لاؤ! میں نے عرض کیا: اندر کچھ بھی نہیں ہے۔ فرمایا: میری بات پر عمل کرو! میں اندر گیا تو تختہ اور پانی موجود تھا لایا میں نے حضرت کو غسل دینے کے لئے اپنی آستینیں اوپر چڑھائیں۔

فرمایا: تم کنارے ہٹ جاؤ تمھارے علاوہ دوسرا شخص میری مدد کرے گا۔

امام علیہ السلام نے اپنے بابا کو غسل دیا اس کے بعد فرمایا: اندر جاؤ جس صندوق میں حضرت کا کفن و کافور ہے اسے لے آؤ۔ میں گیا لے کر آیا جب کہ اس کو وہاں پر کبھی بھی نہیں دیکھا تھا۔ حضرت کو کفن پہنا کر نماز جنازہ پڑھی تو فرمایا: تابوت لاؤ! میں نے عرض کیا: جاؤں بڑھئی سے تابوت بنواؤں؟

فرمایا: نہیں! اٹھو اندر تابوت موجود ہے اسے لاؤ! میں لایا جب کہ کبھی نہیں دیکھا تھا بدن مبارک کو تابوت میں رکھا نماز جنازہ پڑھی تابوت اوپر بلند ہوا چھت پھٹی تابوت نکل کر اوپر چلا گیا۔ میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! مامون آ کر ہم سے امام رِضا علیہ السلام کو طلب کرے گا!

فرمایا: خاموش رہو عنقریب لوٹ آئے گا اے اباصلتؒ! کوئی پیغمبر ایسا نہیں جو مشرق میں وفات کرے اور اس کا وصی مغرب میں ہو مگر یہ کہ خدا ان کی روح اور بدن کے درمیان جمع کرتا ہے۔

حضرت کی بات ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ پھر چھت میں شگاف پیدا ہوا تابوت نیچے آ گیا حضرت اٹھے بدن کو نکالا بستر پر کر دیا لگتا تھا کہ نہ غسل دیا گیا ہے نہ کفن پہنایا گیا ہے اس وقت فرمایا: ابوصلتؒ! اٹھو مامون کے لئے دروازہ کھول دو!

میں نے دیکھا کہ مامون غلاموں کے ساتھ وہاں کھڑا ہے۔ مامون نے مجھ سے کہا: اباصلتؒ! جو کلمات تم نے پڑھے مجھ کو بھی سکھادو۔ میں نے کہا: خدا کی قسم میں اسی وقت بھول گیا اور واقعاً میں سچ کہہ رہا تھا۔ مامون نے مجھے قید اور حضرت رضا علیہ السلام کو دفن کرنے کا حکم دیا میں ایک سال تک قید خانہ میں رہا بڑا دشوار و سخت وقت تھا میں ایک رات بالکل نہیں سویا خدا کو محمد و آل محمد علیہم السلام کا واسطہ دے کر دعا کی کہ مجھے آزادی نصیب ہو ابھی دعا ختم نہ ہوئی تھی کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام وارد ہوئے فرمایا: ابوصلتؒ! تمھارا دل تنگ ہو چکا ہے؟

عرض کیا: ہاں! خدا کی قسم! فرمایا: اٹھ کر باہر چلے جاؤ! حضرت نے دست مبارک پھیرا میری زنجیریں کھل گئیں میرا ہاتھ پکڑ کر باہر نکال دیا اس وقت سارے محافظین و غلام مجھ کو دیکھ رہے تھے مگر مجھ سے بات نہیں کر سکتے تھے میں گھر سے باہر نکلا۔

فرمایا: جاؤ! خدا کی امان میں رہو گے اب نہ تو تم مامون تک رسائی رکھتے ہو اور نہ وہ تم پر کوئی قابو و اختیار رکھتا ہے۔ اس وقت سے اب تک دوبارہ میری مامون سے ملاقات نہیں ہوئی ہے۔

امالی میں بھی علیؒ بن ابراہیمؒ سے اس حدیث کی روایت کی ہے اسی طرح حافظ برسیؒ نے اپنی کتاب میں اور متاخرین کی ایک جماعت نے بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے۔ (اثبات: ۶/۱۷۸ تا ۱۸۱، ح ۱۸، معجزات ابی جعفر جواد علیہ السلام)

معجزہ نمبر ۳

دختر مامون سے شادی کے بعد صبح کو ایک شخص کے دل میں شک کہ زہریلا پانی پلائیں گے

کافی میں محمد بن حمزہؒ انھوں نے علی بن محمد یا محمد بن علی ہاشمی سے روایت کی ہے کہ جب امام جواد علیہ السلام کی شادی دختر مامون سے ہو چکی تو میں اس صبح کو حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا سب سے پہلے میں پہنچا میں رات میں ایک دوا کھائے تھا پیاسا تھا: كَرِهْتُ اَنْ اَدْعُو بِالْمَاءِ: پانی مانگنا مناسب نہ سمجھا۔

حضرت نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: اَظُنُّکَ عَطْشَان: لگتا ہے کہ تم پیاسے ہو. عرض کیا: ہاں! پھر حضرت نے غلام یا کنیز سے پانی طلب کیا. میں نے سوچا: یَاتُونَہُ بِمَآءٍ مَّسْمُومٍ: ابھی زہریلا پانی پلائیں گے! لہٰذا اندوہناک ہو گیا. جب پانی آیا تو حضرت میری طرف دیکھ کر مسکرائے غلام سے فرمایا: پانی مجھ کو دو! پانی لے کر پہلے خود نوش فرمایا پھر مجھ کو دیا میں نے پیا.

مجھ کو پھر پیاس لگی پانی مانگنا مناسب نہ سمجھا حضرت نے دوبارہ پانی طلب کیا غلام لایا تو پھر میرے دل میں وہی شک وشبہہ پیدا ہوا حضرت نے پانی لے کر پہلے خود نوش فرمایا اس کے بعد مجھ کو دیکھ کر مسکرائے. محمد بن حمزہ کا بیان ہے کہ اس ہاشمی (راویٔ حدیث) نے کہا: حضرت کے بارے میں جو عقیدہ ہے وہ صحیح ہے. (اثبات: ۶/۱۷۴، ح ۱۲؛ جلوہ: ص ۳۰۵، ۳۰۶، باب ۱۰، معجزہ نمبر ۸، بحوالہ کافی: ۱/۴۹۵، ح ۶)

معجزہ نمبر ۴

حضرت رضا علیہ السلام کا شکر خدا نہ کرنے پر ایک شخص کو ٹوکنا، حضرت جواد علیہ السلام کی خدمت میں باادب بن کر جانا

کافی میں دعبلؒ بن علیؒ سے مروی ہے کہ حضرت رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت کے حکم سے مجھے کوئی چیز پیش کی گئی میں نے لینے کے بعد خدا کا شکر ادا نہیں کیا تو فرمایا: وَ لِمَ لَمْ تَحْمَدِ اللّٰہَ: خدا کا شکر کیوں نہیں بجالائے؟ اس کے بعد میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں بھی حضرت کے حکم سے مجھے کوئی چیز پیش کی گئی میں نے لے کر خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ تو حضرت نے فرمایا: تَاَدَّبْتَ: تم باادب بن گئے جمیریؒ نے دلائل میں اس کو دعبلؒ سے نقل کیا ہے.

اس کے بعد صاحبِ اثبات الہداۃ فرماتے ہیں: اس حدیث میں معجزہ کا پہلو یہ ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے غیب کی خبر دی کیوں کہ اس کا کوئی ذکر نہیں ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اُس وقت اپنے پدر بزرگوار کے پاس موجود تھے اور نہ تو راوی نے حضرت سے یہ بتایا کہ آپ کے پدر بزرگوار نے مجھ سے یوں فرمایا تھا. (ناشکری کرنے پر ٹوکا تھا. اثبات: ۶/۱۷۵، ح ۱۴)

معجزہ نمبر ۵

آخری خمس طلب فرمانا

اعلام الوریٰ میں محمد بن فرج سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے میرے پاس تحریر فرمایا: "اِحْمِلُوا اِلَیَّ الْخُمُسَ فَاِنِّیْ لَسْتُ آخِذَہُ مِنْکُمْ سِوٰی عَامِیْ ھٰذَا: میرے پاس خمس بھیج دو کیوں کہ اس سال کے

علاوہ (بعد) میں تم لوگوں سے خمس نہیں لوں گا۔'' چنانچہ اسی سال حضرت شہید ہو گئے۔ اس حدیث کو صاحب کشف الغمہ نے بھی اعلام کے حوالہ سے نقل کیا ہے۔ (اثبات: ۱۸۳/۶، ح ۲۲)

معجزہ نمبر ۶

ام الفضل دختر مامون کا زہریلے رومال کے ذریعہ حضرت کو مسموم کرنا، اس کے مرض کا لاعلاج ہونا

صاحبِ مناقب فاطمہ (علیہا السلام) نے محمودی سے اور انھوں نے اپنے والد سے ایک طولانی حدیث میں نقل کیا ہے کہ جب دختر مامون نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو زہر دے دیا تو حضرت نے اس سے فرمایا: وَ اللّٰہِ لَیَبْتَلِیَنَّکِ اللّٰہُ بِفَقْرٍ لَایَنْجَبِرُ وَ بَلَآءٍ لَایَنْسَتِرُ اَبْلَاکِ اللّٰہُ بِدَآءٍ لَا دَوَآءَ لَہٗ: خدا کی قسم! خدا تجھے سخت محتاجگی اور ایسے درد میں مبتلا کرے گا جو چھپ نہیں سکتا اور وہ تمھیں لاعلاج مرض میں گرفتار کرے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا وہ ملعونہ ایسے مرض میں گرفتار ہوگئی کہ اپنا پورا سرمایہ علاج میں صرف کر دیا پھر وہ اِحْتَاجَتْ اِلٰی رِفْدِ النَّاسِ: لوگوں کی کمک و مدد کی محتاج ہوگئی۔ وَقَعَتِ الْاٰکِلَۃُ فِیْ فَرْجِھَا حَتّٰی کَانَتْ تَنْکَشِفُ لِلطَّبِیْبِ یَنْظُرُ اِلَیْھَا وَ یُشِیْرُ عَلَیْھَا بِالدَّوَآءِ: اس کی شرمگاہ میں ایسا پھوڑا ہو گیا کہ طبیب کے لئے کھولتی تھی وہ دیکھتا تھا اور علاج کرتا تھا۔ (اثبات: ۱۹۷/۶، ح ۵۲)

مناقب ابن شہر آشوبؒ میں مروی ہے کہ حضرت کی بیوی، مامون ملعون کی لڑکی ام الفضل نے سَمَّتْہُ فِیْ فَرْجِہٖ بِمِنْدِیْلٍ: مقاربت کے وقت زہریلے رومال کے ذریعہ حضرت کو مسموم کر دیا تھا مولا کو پتہ چلا تو فرمایا: خدا تجھ کو لاعلاج مرض میں گرفتار کر دے۔ چنانچہ اس کی شرمگاہ میں ایسا پھوڑا پیدا ہو گیا کہ وہ اسی بیماری میں واصل جہنم ہوئی۔ (اثبات: ۲۰۶/۶، ح ۸۰)

معجزہ نمبر ۷

منبر کو سبز کر دینا اس کے اندر پتیاں نکلنا، گوسفند سے کلام کرنا اس کا جواب دینا

صاحبِ مناقب فاطمہ (علیہا السلام) نے اپنی سند کے ذریعہ محمد بن عمیرؒ سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کو دیکھا کہ انھوں نے ایک منبر پر اپنا دست مبارک رکھا وہ سبز ہو گیا اس کی لکڑیوں میں پتیاں بھی نکل آئیں اور یہ بھی دیکھا کہ آنحضرت نے ایک گوسفند سے کلام کیا تو اس نے جواب دیا۔ (اثبات: ۱۹۹/۶، ح ۶۲)

معجزہ نمبر ۸

پدر بزرگوار کے چار ہزار (۴۰۰۰) دینار قرض کی ادائیگی

مِطرفی کا بیان ہے کہ جس وقت حضرت امام رِضا علیہ السلام دنیا سے رخصت ہوگئے وہ چار ہزار (۴۰۰۰) درہم کے میرے مقروض تھے میں نے سوچا کہ اب وہ پیسے گئے! ابو جعفر علیہ السلام نے مجھ سے تاکید کی کہ کل ان کی خدمت میں ترازو لے کر حاضر ہو جاؤں.

میں حضرت کی خدمت میں پہنچا تو فرمایا: حضرت ابوالحسن علیہ السلام دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں وہ چار ہزار (۴۰۰۰) درہم کے تمھارے مقروض تھے پس حضرت جس جانماز پر تشریف فرما ہوتے تھے اسے اٹھایا اور اس کے نیچے سے دینار نکال کر مجھے دے دیئے. میں نے شمار کئے تو ٹھیک چار ہزار دینار تھے جتنے کے وہ میرے مقروض تھے.

(جلوہ: ص ۳۰۴، ۳۰۵، باب ۱۰، معجزہ نمبر ۶، بحوالہ کافی: ۱/۴۹۷، ح ۱۱)

معجزہ نمبر ۹

آب وضو کی برکت سے نماز مغربین کے بعد بہترین میٹھی کھجوریں کھلانا

جب حضرت امام محمد تقی علیہ السلام اپنی بیوی ام الفضل کے ساتھ مامون کے پاس سے روانہ ہوئے تو کوفہ کی اس سڑک سے چلے جو مسیّب کے گھر جا کر ختم ہوتی تھی غروب کے وقت حضرت تشریف لے گئے مسجد کے صحن میں کھجور کا ایک درخت تھا جس میں پھل نہیں لگتے تھے امام علیہ السلام نے پانی کا کوزہ طلب فرما کر اس درخت کے نیچے وضو کیا پھر اٹھ کر لوگوں کے ساتھ نماز مغرب ادا کی پہلی رکعت میں سورہ حمد کے بعد اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰہِ اور دوسری میں حمد کے بعد قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ کی تلاوت کی نماز کا سلام پڑھ کر تھوڑی دیر بیٹھے مکمل تعقیب کے بغیر کھڑے ہوگئے چار (۴) رکعت نافلہ بجالائے اس کے بعد تعقیب اور دو (۲) سجدۂ شکر بجالائے جب کھجور کے درخت کے پاس پہنچے تو لوگوں نے دیکھا کہ اس میں اچھے خاصے پھل لگ چکے ہیں سب نے خرمے کھائے وہ اتنے میٹھے تھے جن کی مثال نہ تھی.

(جلوہ، ص ۳۰۵، باب ۱۰، معجزہ نمبر ۷، بحوالہ بحار: [۵۰]/۸۷، ح ۳)

معجزہ نمبر ۱۰

مدینۂ منورہ، حرم جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں رہ کر جَو کی روٹی اور نمک کھانا بغداد کے لذیذ کھانوں سے بہتر:

حسین مکاری سے مروی ہے کہ میں بغداد میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا اس وقت حضرت

بڑی اچھی حالت میں تھے میں نے سوچا یہ یہاں پر اچھے اچھے کھانے کھا رہے ہیں (یعنی چونکہ یہاں پر امام علیہ السلام کی خوراک، مدینہ سے بہت بہتر ہے لہٰذا) کبھی اپنے وطن واپس نہیں جائیں گے.

راوی کہتا ہے: حضرت نے سر مبارک کو جھکا لیا پھر اٹھا کر فرمایا جب کہ رخسار زرد ہو چکے تھے: "اے حسین! میرے جد بزرگوار جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حرم میں رہ کر جو کی روٹی اور نمک کھانا میرے لئے یہاں سے بہتر ہے." (جلوہ: ص ۳۰۸، باب ۱۰، معجزہ نمبر ۱۰)

معجزہ نمبر ۱۱

عید کے دن پریشانی بیان کرنے والے کو سولہ (۱۶) مثقال سونا عطا کرنا

اسماعیل بن عباس ہاشمی کہتے ہیں: میں عید کے دن حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اپنی پریشانی و تنگدستی کی شکایت کی حضرت نے اپنی جانماز اٹھائی خاک سے سونے کا ایک ٹکڑا اٹھا کر مجھے دے دیا میں نے اسے بازار لے جا کر فروخت کر دیا وہ سولہ (۱۶) مثقال (تقریباً ۸۰ گرام) سونا تھا. (جلوہ: ص ۳۰۸، باب ۱۰، معجزہ نمبر ۱۱، بحوالہ بحار: ۵۰/۴۹، ح ۲۶)

معجزہ نمبر ۱۲

چاہنے والے کو مانگنے سے پہلے ہی حضرت امام رضا علیہ السلام کا پیراہن عطا کر دینا

حسن بن علی وشا بیان کرتے ہیں: مدینہ منورہ کے قریب "صریا" نام کے ایک دیہات میں، ہم حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کے ساتھ ایک کمرہ کے اندر بیٹھے ہوئے تھے اتنے میں حضرت اٹھ گئے اور مجھ سے فرمایا: تم اپنی جگہ بیٹھے رہو. میں نے سوچا میں حضرت سے امام رضا علیہ السلام کا ایک پیراہن مانگنا چاہتا تھا لیکن نہ مانگ سکا [اور حضرت اس سے پہلے ہی یہاں سے چلے گئے] جب امام علیہ السلام واپس تشریف لائیں گے تو میں مطالبہ کروں گا.

میرے بیان کرنے اور امام علیہ السلام کے واپس آنے سے پہلے ہی مولا نے میرے پاس پیراہن بھیج دیا قاصد نے بتایا کہ امام علیہ السلام نے فرمایا ہے: "یہ حضرت امام رضا علیہ السلام کا وہ لباس ہے جسے پہن کر نمازیں پڑھا کرتے تھے.

(جلوہ: ص ۳۰۸، ۳۰۹، باب ۱۰، معجزہ نمبر ۱۲)

معجزہ نمبر ۱۳

مدینہ منورہ سے خراسان آکر اپنے پدر بزرگوار کو دفن کرنا

مُعَمَّر بن خلاّد بیان کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے مدینہ منورہ میں مجھ سے فرمایا: اے معمر! سوار ہو جاؤ! میں نے عرض کیا: کہاں کے لئے؟ فرمایا: تم کو حکم دیا جا رہا ہے بس سوار ہو جاؤ! میں سوار ہو گیا ہم ایک صحراء میں پہنچے پھر ایک وادی میں پہنچے تو فرمایا: تم یہیں رہو! میں وہیں ٹھہر گیا حضرت چلے گئے جب واپس آئے تو میں نے عرض کیا: مولا! میں آپ پر فدا ہو جاؤں آپ کہاں تھے؟

فرمایا: ابھی ابھی اپنے بابا کو دفن کیا ہے۔ جب کہ ان کے پدر بزرگوار خراسان میں تھے۔ (جلوہ: دلائل و براہین امام محمد تقی علیہ السلام، ص ۴۸۰، معجزہ ۶)

معجزہ نمبر ۱۴

چاہنے والے حاجیوں کو چوری ہو جانے والے دینار کے برابر عطا کرنا

ابن حدید کہتے ہیں: ہم چند لوگ حج کے لئے روانہ ہوئے چوروں نے ہمارا راستہ روک دیا وہ ہمارے سارے سامان لے کر چلے گئے جب ہم مدینہ پہنچے تو حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے راستہ میں ملاقات ہوئی انھیں اپنی قیام گاہ پر لے گئے پھر حضرت سے راستہ کے تمام واقعات و حادثات بیان کئے۔

حضرت کے حکم سے مجھے ایک چادر اور دینار دیئے گئے فرمایا: اپنے ساتھیوں میں انھیں تقسیم کر لینا جس کے جتنے دینار چوری ہوئے ہیں اسی حساب سے دے دینا۔ میں نے دینار تقسیم کئے دیناروں کی تعداد بالکل ٹھیک وہی تھی جتنے دینار چوری ہوئے تھے۔ (جلوہ: ص ۴۸۲، ۴۸۳، باب ۱۰، معجزہ ۱۱، بحوالہ بحار: [۵۰] ۴۴/، ح ۱۲، ۱۳)

معجزہ نمبر ۱۵

قیام و خروج کی تہمت، معتصم کی ذلت، ایوان میں حرکت

ابن ارومہ کا بیان ہے کہ معتصم ملعون نے اپنے وزیروں کو بلا کر کہا: "تم لوگ محمد تقی علیہ السلام کی طرف سے ایک خط لکھو کہ خروج کرنے کا ارادہ ہے اور گواہی دو کہ انھوں نے لکھا ہے۔" پھر اس نے حضرت کو طلب کر کے کہا: آپ میرے خلاف قیام و خروج کرنا چاہتے ہیں؟!

حضرت نے فرمایا: خدا کی قسم! میں نے ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے۔ معتصم نے کہا: فلاں فلاں اس پر گواہ موجود ہیں۔ پھر وہ لوگ حاضر ہو کر گواہی دینے لگے کہ ہم نے یہ خط آپ کے ایک غلام سے لیا ہے۔

راوی کہتا ہے: ہم ایک ایوان میں بیٹھے ہوئے تھے حضرت نے ہاتھوں کو بلند کر کے یوں دعا کی: ''خدایا! اگر یہ لوگ مجھے جھوٹا بنا رہے ہیں تو ان کا خاتمہ کر دے۔'' راوی ناقل ہے کہ میں نے دیکھا فوراً ایوان میں حرکت ہوئی وہ آگے بڑھا پیچھے ہٹا جو شخص بھی اٹھنا چاہتا تھا وہ گر جاتا تھا۔

معتصم نے عرض کیا: فرزند رسول خدا! میں توبہ کرتا ہوں دعا فرما دیں کہ ایوان، سکون کی حالت میں آ جائے۔

حضرت نے فرمایا: ''خدایا! اسے ساکن کر دے تو بہتر جانتا ہے کہ یہ لوگ میرے اور تیرے دشمن ہیں۔'' اس کے بعد ایوان، ساکن ہو گیا۔ (جلوہ: ص ۴۸۳، ۴۸۴، باب ۱۰، معجزہ ۱۴، بحوالہ بحار: ۵۰/۴۵، ح ۱۸)

قبرِ مومن کی زیارت کا طریقہ

قَالَ الْجَوَادُ علیہ السلام

مَنْ زَارَ قَبْرَ اَخِيهِ الْمُؤْمِنِ فَجَلَسَ عَنْ قَبْرِهٖ
وَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ وَضَعَ يَدَهٗ عَلَى الْقَبْرِ وَ قَرَأَ
" اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ " سَبْعَ مَرَّاتٍ اَمِنَ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ.

(جواہر تقوی: مترجم: اظہری، ح ۳۷، بحوالہ مسند امام جواد علیہ السلام: ص ۲۱۵)

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا:
جو شخص اپنے مومن بھائی کی قبر کی زیارت کے وقت اس کی قبر کے پاس قبلہ رخ بیٹھ کر، قبر کے اوپر ہاتھ رکھ کر سات (۷) مرتبہ سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنَاهُ پڑھے گا وہ عظیم عذاب سے محفوظ رہے گا۔

باب دوازدهم

معجزات حضرت امام علی نقی علیہ السلام

صفحہ ۴۸۱...تا...صفحہ ۴۹۴

معجزات کی مجموعی تعداد: ۱۹

احادیث حضرت امام علی نقی علیہ السلام

حدیث نمبر۱

مَنِ اتَّقَی اللّٰہَ یُتَّقُ وَ مَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ یُطَعُ: جو خدا سے ڈرے گا لوگ اس سے ڈریں گے اور جو خدا کی اطاعت کرے گا لوگ اس کی فرمانبرداری کریں گے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص۴۸۲)

حدیث نمبر۲

اَلْغَضَبُ عَلٰی مَنْ تَمْلِکُ لُؤْمٌ : اپنے مملوک پر غضبناک ہونا قابل ملامت ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۳۷۰/۷۸)

حدیث نمبر۳

اَلنَّاسُ فِی الدُّنْیَا بِالْاَمْوَالِ وَ فِی الْآخِرَةِ بِالْاَعْمَالِ :لوگوں کی عزت وشخصیت، دنیا میں مال و دولت سے اور آخرت میں اعمال سے ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ اعیان الشیعہ طبع جدید: ۳۹/۲)

حدیث نمبر۴

اَلْمِرَآءُ یُفْسِدُ الصَّدَاقَةَ الْقَدِیْمَةَ :جنگ وجدال، پرانی دوستی کو خراب کر دیتی ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ اعیان: ۳۹/۲)

حدیث نمبر۵

اَلْهَزْلُ فُکَاهَةُ السُّفَهَآءِ وَ صِنَاعَةُ الْجُهَّالِ: بیہودہ گوئی بیوقوفوں کے لئے لذت بخش ہے اور یہ تو نادانوں کا کام ہے۔ (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۳۶۹/۷۸)

﴿معجزہ نمبرا﴾

﴿پدر بزرگوار کا سفارشی خط لے کران کے خادم کو درد چشم وکوری سے نجات دینا، گود میں جا کر صرف ہاتھ پھیر دینا﴾

مروی ہے کہ محمد بن انس نام کا ایک شخص حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا خادم تھا وہ ایک مدت تک حضرت کی خدمت میں تھا درد چشم میں مبتلا ہو گیا مرض میں شدت ہوتی گئی یہاں تک کہ کور ہونے تک کی نوبت پہنچ گئی ایک دن امام علیہ السلام کی خدمت میں آکر اس نے عرض کیا:

مولا! آپ پر فدا ہو جاؤں ایک سال سے درد چشم میں مبتلا ہوں اب کوری کی نوبت آ گئی ہے شفاء کے لئے آپ کی بارگاہ میں توسل کیا ہے حضرت نے چند کلمات ایک کاغذ پر لکھ کر دیئے اور فرمایا:

''یہ میرے فرزند امام علی (نقی) علیہ السلام کے پاس لے جاؤ وہ تمھارا علاج کر دیں گے.''

اس وقت حضرت علی نقی علیہ السلام شیر خوار تھے خادم وہ خط لے کر حضرت کے دروازہ پر آیا دیکھا کہ حضرت علی نقی علیہ السلام ایک کنیز کی گود میں ہیں جیسے ہی بابا کے خادم کو دیکھا دست مبارک بڑھا کر کچھ طلب کیا خادم نے کاغذ پکڑا دیا امام علیہ السلام نے کاغذ دیکھا تو دونوں ہاتھ پھیلا کر خادم کی گود میں چلے گئے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیر دیا فوراً خدا کی قدرت اور آنحضرت کے معجزہ کی برکت سے اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں درد ایسا اڑ گیا جیسے کبھی رہا ہی نہ ہو. (تحفہ: مقصد دوازدہم، معجزہ نمبرا، ص ۳۲۸)

﴿معجزہ نمبر ۲﴾

﴿مجلس متوکل میں دعوت میں عداوت، روٹیوں کا اڑانا، بہ حکم حضرت تصویر مسند کا شیر بن کر جادوگر کو نگل جانا﴾

مروی ہے کہ مدینہ کا ایک شعبدہ باز متوکل عباسی کے پاس آکر بازی کرتا تھا وہ اس فن میں اتنا ماہر تھا کہ اس کی نظیر نہ تھی اس پلید شقی نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے ساتھ سحر کرنا چاہا حضرت کو شرمندہ کرنا چاہا. متوکل نے کہا:

''اگر ایسا کر دو گے تو تم کو ایک ہزار دینار انعام دوں گا.''

ساحر نے کہا: چند ہلکی ہلکی روٹیاں تیار کی جائیں. متوکل ملعون نے حضرت کو بلایا. مقدمات کے بعد جب حضرت تشریف فرما ہوئے تو آپ کے لئے ایسی مسند لگائی گئی جس پر شیر کی تصویر بنی ہوئی تھی جادوگر بھی قریب بیٹھا

دستر خوان لگا روٹیاں آئیں حضرت کے آگے رکھی گئیں جب حضرت نے روٹیاں اٹھانا چاہا تو اس نے جادو کر کے روٹی کو اڑا دیا حضرت نے دوسری روٹی کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ بھی چھت کے اوپر اڑ گئی تین (۳) مرتبہ اس نے یہ نازیبا حرکت اور جسارت کی۔

تمام حاضرین ہنسے اتنے میں منبع طوفان جلال اور مظہر قہر ذوالجلال نے شیر کی صورت کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ''اس خبیث کو نگل جاؤ!''

فوراً وہ تصویر شیر بن کر مسند سے کودی اس کو نگل گئی پھر اپنی جگہ واپس آ گئی تمام حاضرین یہ معجزہ دیکھ کر حیران ہو گئے حضرت اٹھ کھڑے ہوئے متوکل نے عرض کیا: آپ تشریف رکھیں اس کو واپس کریں۔

حضرت نے فرمایا: ''خدا کی قسم! اس کے بعد تم اس کو کبھی نہیں دیکھ سکو گے تم دشمنان خدا کو دوستان خدا پر مسلط کرنا چاہتے ہو!''

یہ کہہ کر چلے آئے پھر کسی نے اس جادوگر کو نہیں دیکھا۔ (تحفہ: مقصد دوازدہم، ص ۳۲۹، معجزہ نمبر ۲، بحوالہ ہائے مصابیح القلوب، بصائر، کشف الغمہ، کفایۃ المومنین، اربعین، قصص الانبیاء، شواہد النبوۃ)

کتاب اثبات میں ہے: ابو القاسم بغدادی نے متوکل کے حاجب زرافہ سے نقل کیا ہے کہ وہ ساحر، ہندوستان سے آیا تھا ایک روایت میں وارد ہے کہ شیر کی تصویر دروازہ پر بنی ہوئی تھی اس پر ہاتھ پھیر کر فرمایا: ''خُذْ عَدُوَّ اللہِ: دشمن خدا کا خاتمہ کر دو!''

جب متوکل نے واپسی کی درخواست کی تو حضرت نے فرمایا: **واللہ لاتراہ بعدھا تسلط اعداء اللہ علی اولیاء اللہ**: خدا کی قسم! اس کے بعد تم اسے نہیں دیکھ سکتے تم دشمنانِ خدا کو دوستانِ خدا پر مسلط کرنا چاہتے ہو؟ (اثبات: ۲۴۳/۶، حدیث نمبر ۱۴۱، بحوالہ خرائج راوندیؒ)

کرامات رضویہ میں کشف الغمہ اور اسی کشف کے حوالہ سے شرح شافیہ میں سید محدث محقق محمد امیر الحاج حسینی نے نقل کیا ہے: ساحر نے کہا: بہت زیادہ ہلکی روٹیاں پکواؤ! (کرامات رضویہ: جلد اوّل، ص ۲۱، ۲۲، بحوالہ بحار: ۱۴۹/۱۲ (چاپ کمپانی) بحار میں یہ معجزہ، مشارق الانوار کے حوالہ سے منقول ہے۔)

معجزہ نمبر ۳

خادم امام علیہ السلام کی انگوٹھی سے سفر خراسان میں شیر سے نجات، جنوں کو شفاء، ان کا ہدیہ یاقوت

مروی ہے کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے ایک خادم نے امام ثقلین ابو الحسن حضرت علی رضا علیہ السلام کی زیارت

کے لئے حضرت سے اجازت طلب کی. امام علیہ السلام نے اجازت دینے کے بعد فرمایا: ''اس سفر میں تمھارے لئے زرد عقیق کی ایسی انگوٹھی ضروری ہے جس کے ایک طرف ''مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ'' اور دوسری طرف ''مُحَمَّدٌ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ عَلِيٌّ علیہ السلام'' نقش ہو کیونکہ ایسی انگوٹھی ڈاکوؤں سے محفوظ رکھے گی اور آفتوں سے نجات دے کر صحیح وسلامت رکھے گی اس سے دنیا وآخرت دونوں حاصل ہوں گی''.

خادم کا بیان ہے کہ جب میں حضرت کی خدمت سے واپس آیا تو ویسی انگوٹھی مہیا کی پھر رخصت ہوتے وقت حضرت کی خدمت میں پہنچا اس وقت مولا نے فرمایا:

''فیروزہ کی بھی ایک انگوٹھی مہیا کرو جس کے ایک جانب ''لِلّٰهِ الْمُلْكُ'' اور دوسری جانب ''اَلْمُلْكُ لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ'' نقش ہو کیونکہ شہر طوس اور نیشا پور کے درمیان ایک شیر آکر قافلہ کو روک دے گا اس وقت شیر کے پاس جا کر انگوٹھی دکھا کر کہنا:

''میرے آقا و مولا حضرت علی نقی علیہ السلام نے تم کو حکم دیا ہے کہ راستہ چھوڑ دو!''

خادم روایت کرتا ہے کہ جب میں سفر خراسان کے لئے روانہ ہوا تو حضرت کی بتائی ہوئی معین جگہ پر ایک شیر آ گیا میں نے ویسا ہی کیا شیر چلا گیا جب میں حضرت کی خدمت میں زیارت کے بعد حاضر ہوا اور یہ ماجرا بیان کیا تو فرمایا: ''ایک بات تم نے بیان نہ کی اگر کہو تو میں بیان کر دوں؟''

میں نے عرض کیا: آقا! بیان فرمائیے، شاید میں بھول گیا ہوں.

حضرت نے فرمایا: ''تم ایک شب حضرت علی رضا علیہ السلام کی ضریح مقدس کے پاس بیدار رہے جنوں کا ایک گروہ حضرت کی زیارت کے لئے آیا جب انھوں نے تمھاری انگوٹھی دیکھی اور اس کا نقش پڑھا تو تمھارے ہاتھ سے نکال لیا اس کو پانی میں دھو کر اپنے مریض کو پلا دیا اس کو شفا مل گئی پھر انھوں نے بائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا دی جب کہ تم داہنے ہاتھ میں پہنے تھے تم کو اس پر تعجب تھا اس کے بعد تم کو اپنے آگے ایک یاقوت ملا تم نے اٹھا کر لے لیا اس وقت وہ تمھارے پاس موجود ہے یہ جنوں کی طرف سے تمھارے لئے ہدیہ وتحفہ ہے اس کو بازار میں لے جا کر فروخت کرو اس کی قیمت اسی (۸۰) دینار سونا ہے''.

خادم کہتا ہے میں یاقوت کو بازار میں لے گیا اس کو حضرت کی بتائی ہوئی قیمت پر فروخت کر دیا. (تحفہ: مقصد دوازدہم، معجزہ نمبر ۵، ص ۳۳۱، بحوالہ ہائے نجاح المهمات، مہج الدعوات)

معجزہ نمبر ۴

معمولی ریگ کو بہترین، چمکدار و بے نظیر سونا بنا دینا، چاہنے والے کی تنگی دور کرنا اور راز چھپانے کی تاکید کرنا

ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت امام علی نقی علیہ السلام کے ساتھ سامراء سے صحرا کی جانب جا رہا تھا ہمارے ساتھ کوئی دوسرا شخص نہ تھا میں نے عرض کیا: یا ابن رسول اللہؐ! تنگدستی کی وجہ سے میں پریشان اور اہل و عیال کی فکر میں رہتا ہوں۔

حضرت سن کر زمین کی جانب جھکے ایک مٹھی ریگ اٹھا کر فرمایا: ''آگے آؤ اس سے اپنی تنگدستی دور کر لینا مگر کسی کو خبر نہ دینا۔''

میں نے آگے بڑھ کر حضرت سے ریگ کو لے لیا یہ راز لوگوں سے پوشیدہ رکھا اپنے گھر ایک سنار کو بلایا دکھا کر کہا: اس سونے سے سکہ بنا دو! جب سنار نے اسے ڈھالا تو اس نے قسم کھائی: ''میں نے اپنی عمر میں اس سے بہتر اور چمکدار سونا نہیں دیکھا اور ریگ کی شکل میں سونا نہیں سنا تم کہاں سے لائے ہو، تم کو کیسے مل گیا؟''

میں نے کہا: یہ پرانے زمانہ کا میرے پاس رکھا تھا۔ (تحفہ: مقصد دوازدہم، ص ۳۳۳ معجزہ نمبر ۹، بحوالہ ہائے بصائر، کفایۃ المومنین، کشف الغمہ)

اثبات میں ہے: حضرت نے فرمایا: **اتسع بهٰذا یا اباهاشم واکتم مارأیت:** ابو ہاشم نے سنار سے کہا: **هٰذا شیءٌ عندنا قدیما تدخره لنا عجایزنا علی طول الایام.** (اثبات: ۶/ ۲۳۲، ح ۳۱، بحوالہ اعلام الوریٰ)

معجزہ نمبر ۵

ابو جعفر ہاشمی کو تہتر (۷۳) زبانیں منجملہ زبان ہندی سکھانا، منہ کے اندر سنگ ریزے رکھوانا

ابو جعفر ہاشمی سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا ہندی زبان کے متعلق گفتگو ہو رہی تھی حضرت نے چند ہندی الفاظ و کلمات ادا فرمائے جب دیکھا کہ میں جواب سے عاجز ہوں تو گرے ہوئے سنگریزوں کو اٹھا کر دہن مبارک میں رکھا ان کو تین (۳) مرتبہ چوسا پھر مجھ کو دے کر فرمایا:

''ان کو اپنے منہ کے اندر رکھ لو!''

میں نے عمل کیا خدا کی قسم! ابھی میں حضرت کی خدمت ہی میں تھا کہ تہتر (۷۳) زبانوں میں بات کرنے لگا ان میں سے ایک ہندی زبان بھی تھی۔ (تحفہ: مقصد دوازدہم، ص ۳۴۰، معجزہ نمبر ۲۶، بحوالہ ہائے کشف الغمہ،

بصائر، کفایۃ المومنین)

اثبات میں ''ابوجعفر ہاشمی'' کے بجائے لکھا ہے: ''ابوہاشم جعفری'' ناقل ہیں: تکلّمت بثلثة وسبعين لساناً اولها الهندية. (اثبات: ۲۳۲/۶، ح ۲۹، بحوالہ اعلام الوریٰ)

﴿معجزہ نمبر ۶﴾

﴿محمد بن فرخ کے مشکل مسائل کے جواب برابر مصلّٰی کے نیچے کاغذ پر لکھے ہوئے ملتے رہنا﴾

محمد بن فرخ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: ''جب تم کو کوئی حاجت یا مسئلہ پیش آئے تو لکھ کر مصلّٰی کے نیچے رکھ دیا کرو پھر تھوڑی دیر بعد نکال کر پڑھ لیا کرو۔''

محمد بن فرخ کا بیان ہے کہ اس کے بعد جب بھی کوئی حاجت اور مشکل مسائل پیش آئے انھیں لکھ کر مصلّٰی کے نیچے رکھا تھوڑی دیر بعد نکال کر پڑھا تو اس پر مکمل لکھا ہوا تسلی بخش جواب پایا۔ (تحفہ: مقصد دوازدہم، ص ۳۴۲ معجزہ نمبر ۳۶)

﴿معجزہ نمبر ۷﴾

﴿منتصر خلیفہ کی اپنی فوج کے ذریعہ ڈرانے کی ناکام کوشش، پوری فضا میں امام علیہ السلام کی مسلح فوج﴾

مروی ہے کہ مرگ خلیفہ (متوکل) کے بعد اس کا بیٹا منتصر تخت حکومت پر بیٹھا تو خاندان سید المرسلین (عليه و علىٰ آله افضل صلوات المصلين) کے معاندین کی ایک جماعت نے اس سے کہا: ''تمھارے آباء واجداد ہمیشہ اولاد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہانت کرتے رہے اور ان کو اعلانیہ اور پوشیدہ طور پر قتل کرتے رہے تاکہ خلافت، آل عباس سے نکل کر ان کو نہ مل سکے۔''

منتصر نے یہ سن کر سوچا مصلحت اس میں ہے کہ اپنی پوری فوج کو جمع کر کے حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو دکھادوں تاکہ وہ ڈر کر گوشہ میں بیٹھ جائیں خلافت کے بارے میں سوچنے ہی نہ پائیں۔

اس نے اپنی تمام فوج کو شہر بغداد کے باہر جمع کیا جس کی تعداد ایک سو نو ہزار تھی پھر حضرت امام علی نقی علیہ السلام کو طلب کیا سپاہیوں کا ایک ایک دستہ بنا کر حضرت کے سامنے سے گزارتا تھا اس دن، رات تک یہی کام ہوتا رہا لشکر تمام ہو گیا۔

حضرت نے فرمایا: اے خلیفہ! اب تو بھی میری فوج دیکھ لے۔ پوچھا آپ کی فوج کہاں ہے؟ فرمایا: ''اپنے

سر کے اوپر دیکھ اور قدرت خدا کا مشاہدہ کر!''

متنصر ملعون نے جب سر اٹھا کر دیکھا تو مشرق سے لے کر مغرب تک پوری فضا لشکر سے بھری ہوئی تھی پوری فوج سوار ہو کر کھڑی تھی برہنہ تلواریں کھینچے ہوئے حضرت کے اشارہ کی منتظر تھی متنصر نے جب حضرت کی فوج دیکھی تو اس کے بدن میں لرزہ پڑ گیا بہت ڈرا اس نے حضرت سے معافی مانگی پھر بہت زیادہ تواضع سے پیش آیا۔

حضرت نے فرمایا: ''اے خلیفہ! ہم نے دنیا چھوڑ کر قناعت کی ہے اور گوشۂ توکل وتسلیم میں بیٹھے ہوئے ہیں تم ہماری طرف سے مطمئن رہو منافقوں اور معاندوں پر اعتماد نہ کرو!'' (تحفہ: مقصد دوازدہم، ص ۳۴۵، ۳۴۶، معجزہ نمبر ۴۳)

اثبات میں ہے: ''خلیفہ متوکل'' دوسرے قول کی بنا پر ''خلیفہ واثق'' کے سوار فوجیوں کی تعداد نوے (۹۰) ہزار تھی حکم دیا کہ ہر ایک اپنے اپنے گھوڑے کے توبرہ (وہ تھیلی جس میں جو وگھاس وغیرہ رکھ کر گدھے وغیرہ کی گردن میں لٹکاتے ہیں) کو تینِ احمر (سرخ مٹی) سے پُر کر کے میدان کے درمیان میں ایک کے اوپر ایک ڈھیر بناتے جائیں اس طرح وہ ایک بڑا سا پہاڑ بن گیا وہ اس ٹیلہ پر بیٹھا پھر حضرت ہادی علیہ السلام کو طلب کیا اپنا لشکر دکھایا تمام فوجیوں کو ''تجفاف'' نام کا مخصوص لباس پہنایا تھا انھیں مسلح کیا تھا بہترین زیورات، مکمل لوازمات اور عظیم ہیئات کے ساتھ آمادہ کر رکھا تھا... جب حضرت نے اپنی فوج دکھائی **فغشي على الخليفة**: تو خلیفہ بیہوش ہو گیا۔ (اثبات: ۲۴۹/۶، ح ۴۶، بحوالہ خرائج)

معجزہ نمبر ۸

دربار متوکل میں خود بخود ہوا کے ذریعہ پردہ اٹھنا

امالی شیخ ابوعلی حسنؒ بن محمدؒ بن حسنؒ (فرزند شیخ طوسیؒ) میں ''شمیلہ کاتب'' سے منقول ہے کہ ایک شخص نے متوکل سے کہا: جس طرح تم حضرت ہادی علیہ السلام کے ساتھ پیش آتے ہو اس طرح تمھارے ساتھ کوئی پیش نہیں آتا کیوں کہ جب وہ تمھارے دربار میں تشریف لاتے ہیں تو ان کے احترام میں گھر میں موجود سبھی لوگ اٹھ کر کھڑے ہو جاتے ہیں، پردہ اٹھاتے ہیں، دروازہ کھولتے ہیں وغیرہ وغیرہ ان کو کوئی زحمت ہی نہیں ہوتی اگر لوگ یہ جان جائیں تو سوچیں گے کہ تم انھیں کو خلافت کا حقدار سمجھتے ہو اسی لئے احترام کرتے ہو لہٰذا اب آئیں تو خود ہی سے حضرت کو پردہ اٹھانے دو دوسروں کی طرح وہ بھی آئیں تا کہ ان کی تحقیر ہو۔

متوکل نے حکم دیا کہ کوئی شخص بھی حضرت کی خدمت نہ کرے، پردہ نہ اٹھائے. متوکل کے مخبر نے اس کو رپورٹ میں لکھا کہ جس وقت حضرت علی علیہ السلام بن محمد علیہ السلام تشریف لائے تو کسی نے خدمت واحترام نہ کیا، پردہ نہ اٹھایا لیکن ہوا نے پردہ بلند کردیا حضرت اندر تشریف لے گئے. متوکل نے کہا: واپسی پر بھی توجہ رکھنا مخبر نے بتایا کہ پھر ہوا نے پردہ کو بلند کردیا. کہا: اچھا ہوا کو پردہ مت اٹھانے دو خود تم ہی لوگ اٹھا دیا کرو. (اثبات: ۲۲۷/۶، ح ۲۳)

معجزہ نمبر ۹

مدینہ سے دربار متوکل کا سفر، چٹیل میدان میں دو (۲) بڑے درخت اور دو (۲) شیریں چشمے

خرائج میں ابو محمد بصری سے منقول ہے کہ ابو العباس شبلی کے ماموں، منشی ابراہیم بن محمد کے پاس حضرت ہادی علیہ السلام کی گفتگو چھڑی تو انھوں نے کہا: اے ابو محمد! میں مذہب شیعہ کا معتقد نہ تھا بلکہ اپنے بھائیوں اور ایسا اعتقاد رکھنے والوں کی سخت مذمت کرتا تھا اور ان کو گالیاں بھی دیتا تھا متوکل نے جب چند افراد کو حضرت ہادی علیہ السلام کو مدینہ سے طلب کرنے کے لئے بھیجا تو ان افراد میں سے ایک میں خود بھی تھا جب ہم مدینہ سے باہر آئے تھوڑا سا راستہ طے کیا تو ایک منزل پر پہنچے بہت شدید گرمی کا دن تھا حضرت سے قیام کی درخواست کی قبول نہ فرمایا لہٰذا ہم بغیر آب ودانہ کے باہر نکل گئے ایک ایسے چٹیل میدان میں پہنچے جہاں نہ سایہ تھا نہ پانی، گرمی اور بھوک وپیاس کی شدت تھی ہم حضرت کی طرف غور سے دیکھنے لگے تو فرمایا: وَمَا لَكُمْ اَظُنُّكُمْ جِيَاعاً وَ قَدْ عَطَشْتُمْ: کیا ہے؟ لگتا ہے کہ تم لوگ بھوکے پیاسے ہو! ہم نے عرض کیا: ہاں! اے ہمارے آقا ومولا! واقعاً ہم تشنہ وگرسنہ اور خستہ ہیں.

فرمایا: ''اترو اور کھاؤ پیو!''

مجھ کو اس بات پر تعجب ہوا کہ جس بیابان میں آرام کے لئے سایہ تک نہ ہو وہ بالکل خشک وسوزاں ہے وہاں ہم قیام کیسے کریں؟

فرمایا: ''اترو قیام کرو!'' میں نے جب اونٹوں کو بیٹھانا چاہا تو ایسے دو (۲) بڑے بڑے درخت دیکھے جن کے سایہ میں بہت زیادہ افراد قیام کرسکتے تھے میں نے پہلے بھی اس جگہ کو دیکھا تھا اُس وقت زمین بالکل صاف اور بغیر پیڑ و پودے کے تھی پھر دیکھا کہ بہت ٹھنڈے اور شیریں پانی کا چشمہ زمین پر جاری ہے ہم سب سواریوں سے اترے کھانا کھایا، پانی پیا اور آرام کیا ہمارے بعض ساتھی کئی بار اس راستے سے گزر چکے تھے (مگر ان سب چیزوں کی کوئی خبر نہ تھی) اس وقت میرے دل میں بہت عجیب سا لگا میں حضرت کی طرف غور سے دیکھنے لگا اور دیر تک

ویسے ہی دیکھتا ہی رہ گیا۔

حضرت نے تعجب کیا میری طرف سے رخ موڑ لیا۔ میں نے سوچا خدا کی قسم! میں اس واقعہ کی تحقیق کروں گا کہ درحقیقت کیا بات ہے! میں درخت کے پیچھے گیا اپنی تلوار کو زمین کے اندر دفن کر دیا اس کے اوپر دو (۲) پتھر رکھ دیئے وہاں قضائے حاجت کر کے وضو کیا حضرت نے سوال فرمایا: اِسْتَرَحْتُمْ: کیا تم لوگ آرام کر چکے؟

عرض کیا: ہاں!

فرمایا: ''فَارْتَحِلُوا عَلَى اسْمِ اللهِ: خدا کا نام لے کر کوچ کرو!''

ہم چل پڑے جب کچھ دور راستہ طے کر چکے تو میں اسی راستے سے اسی جگہ پیچھے پلٹ آیا تلوار کو جیسے رکھا تھا ویسے ہی پایا لیکن ایسا لگتا تھا کہ گویا خدا نے ایکدم سے وہاں پر درخت، سایہ، پانی اور رطوبت ہی پیدا نہیں کی ہے تعجب سے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھایا خدا سے دعا کی کہ مجھ کو حضرت کی محبت پر ثابت قدم رکھے اور مزید باایمان بنادے اس کے بعد میں وہاں سے پلٹا قافلے والوں سے ملا۔

حضرت نے فرمایا: ''یَا اَبَا الْعَبَّاسِ! فَعَلْتَهَا: ابو العباس! تم نے تحقیق اور چھان بین کر لی''؟ عرض کیا: نَعَمْ! یَا سَیِّدِیْ: ہاں میرے مولا! میں نے خوب امتحان کر لیا، پہلے تو میں شک کرتا تھا لیکن اب آپ کی برکت سے دنیا و آخرت میں سب سے بے نیاز ہو گیا ہوں۔ فرمایا: هُوَ كَذَالِكَ هُمْ مَعْدُوْدُوْنَ مَعْلُوْمُوْنَ لَا يَزِيْدُ رَجُلٌ وَّ لَا يَنْقُصُ رَجُلٌ: واقعاً بالکل ایسا ہی ہے ہمارے شیعوں کی تعداد معلوم و مشخص ہے نہ ان میں سے کوئی ایک کم ہوگا اور نہ زیادہ! (اثبات: ۶/۲۵۰، ۲۵۱، ح ۴۷)

معجزہ نمبر ۱۰

سفر میں خشک وادی میں آب شیرین سے سیراب کرنا، چاندی کا کوزہ چھوٹ جانا

کتاب اثبات الوصیۃ میں علی بن حسین مسعودی نے یحییٰ بن ہرثمہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت ہادی علیہ السلام کے معجزات میں سے وہ عجائبات ہیں جو راستہ میں پیش آئے ان میں سے ایک معجزہ یہ ہے کہ ہم ایسی جگہ وارد ہوئے جہاں پانی نہ تھا ہم پیاس سے جاں بلب تھے۔

فرمایا: ''چند میل پر مجھے پانی کا پتہ معلوم ہے۔'' حضرت ہم کو لے کر چلے جب تقریباً چھ (۶) میل چل چکے تو ایسی وادی میں پہنچے گویا وہ پھولوں کا باغ تھا اس میں جاری چشمہ اور ہرے بھرے درخت تھے وہاں پر کوئی بھی موجود نہ تھا ہم اتر گئے خود پانی پیا جانوروں کو سیراب کیا اور پانی بھر لیا پھر چل پڑے ابھی زیادہ دور نہیں گئے تھے کہ مجھ کو پھر

پیاس لگ گئی میرے ایک غلام کے پاس چاندی کا ایک کوزہ تھا اس سے مانگا تو اس نے کہا:
میں وہیں پر بھول گیا. میرا گھوڑا بہت تیز رفتار تھا اس کو کوڑا مار کر میں وہاں واپس آیا جب اس وادی میں پہنچا تو دیکھا کہ بالکل خشک ہے نہ پانی نہ پیڑ، غلام نے جہاں کوزہ رکھا تھا وہیں پڑا تھا میں کوزہ لے کر واپس آیا دیکھا حضرت میرے انتظار میں کھڑے تھے مجھ کو دیکھ کر مسکرادیئے. (اثبات: ۶/ ۲۶۷، ۲۶۸ ح ۸۹)

﴿معجزہ نمبر ۱۱﴾

﴿لڑکے کی تمنا ظاہر کرنے پر فرمایا: بعض لڑکیاں، لڑکوں سے بہتر ہیں﴾

اربلیؒ نے کتاب کشف الغمہ میں روایت کی ہے کہ یحییٰ بن زکریا کے ہاں ولادت ہونے والی تھی انھوں نے حضرت کو لکھا: اِنَّ لِی حَمْلاً فَادْعُ اللّٰہَ اَنْ یَّرْزُقَنِی اِبْنًا: خدا سے دعا فرمادیں کہ مولود "لڑکا" ہو۔
حضرت نے جواب تحریر فرمایا: "رُبَّ ابْنَۃٍ خَیْرٌ مِنِ ابْنٍ: بہت سی لڑکیاں، لڑکوں سے بہتر ہیں." اس کے بعد ان کے ہاں لڑکی پیدا ہوئی. (اثبات: ۶/ ۲۵۷، ح ۵۶)

﴿معجزہ نمبر ۱۲﴾

﴿آیات قرآن کے ذریعہ پندرہویں (۱۵) سال میں قتل متوکل کی خبر دینا﴾

کتاب عیون المعجزات میں منقول ہے کہ ایک شخص نے خط کے ذریعہ حضرت سے سوال کیا: متوکل کی خلافت کتنے دنوں تک باقی رہے گی؟ حضرت نے تحریر فرمایا: "تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِیْنَ دَاَباً ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِ ذٰلِکَ عَامٌ فِیْہِ یُغَاثُ النَّاسُ (سورۂ یوسف: ۱۲/ ۴۷، ۴۸، ۴۹) سات (۷) سال مسلسل کھیتی کرو گے... پھر اس کے بعد سات (۷) سال بڑی سختی وخشک سالی کے آئیں گے پھر ایسا سال آئے گا جس میں خوب مینھ برسے گا، لوگوں کی مدد کی جائے گی فَقُتِلَ فِی اَوَّلِ الْخَامِسِ عَشَرَ: متوکل پندرہویں (۱۵) سال کے شروع ہی میں قتل کر دیا گیا. (اثبات: ۶/ ۲۶۰، ح ۶۷)

﴿معجزہ نمبر ۱۳﴾

﴿متوکل کے گھوڑے سے گرنے اور ایک ماہ تک مریض ہونے کی خبر دینا﴾

کتاب ہدایہ میں حضینیؒ نے ایک حدیث میں فارس سے نقل کیا ہے کہ حضرت ہادی علیہ السلام نے پہلے ہی یہ خبر

دے دی تھی کہ متوکل، شکار کے لئے جائے گا لشکر کے ساتھ ایک پُل پر وارد ہوگا پورا لشکر پار ہو جائے گا اس کا گھوڑا فرار کرے گا وہ پیچھے پلٹے گا متوکل گر جائے گا اس کے پیروں میں لغزش پیدا ہوگی ہاتھ سست ہو جائیں گے اور ایک ماہ تک وہ مریض رہے گا. چنانچہ ایسا ہی ہوا. (اثبات: ۶/۲۶۲، ح ۷۰)

معجزہ نمبر ۱۴

متوکل کے بیٹے منتصر کے ذریعہ شہر سامراء میں اس کا قتل

ہدایۂ حضینیؒ میں مروی ہے کہ یہ باغی (متوکل) سامراء میں ایک شہر کی بنیاد رکھے گا اسی شہر میں اس کے بیٹے منتصر کے ذریعہ اس کا قتل ہوگا ترک لوگ بھی اس کی مدد کریں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا، الحدیث. (اثبات: ۶/۲۶۲، ح ۷۱)

معجزہ نمبر ۱۵

محمد قمی و طلحی کو اپنی شہادت کی خبر دینا

نیز ہدایۂ حضینیؒ میں محمد بن داؤد قمی اور محمد بن عبداللہ طلحی سے ایک حدیث میں منقول ہے کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے ہم کو پیغام دیا: ''اَنَا رَاحِلٌ اِلَی اللّٰهِ فِیْ هٰذِهِ اللَّیْلَةِ: میں آج رات خدا کی بارگاہ میں رحلت کر جاؤں گا، تم لوگ اپنی جگہ پر رہنا تا کہ میرے فرزند ابو محمد علیہ السلام کا حکم پہنچ جائے۔'' جب صبح ہوئی تو یہ خبر بالکل عام تھی کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام رحلت فرما گئے ہیں. (اثبات: ۶/۲۶۳، ح ۷۳)

معجزہ نمبر ۱۶

متوکل کو حضرت ابو طالب علیہ السلام کا خواب دکھانا بالکل وہی جواب ملنا

اسی کتاب ہدایہ میں ایک طولانی حدیث میں منقول ہے کہ متوکل نے حضرت ابو طالب علیہ السلام کے متعلق حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا حضرت نے جواب دیا تو اس نے عرض کیا: یَا اَبَا الْحَسَنِ! تَقْدِرُ اَنْ تُرِیَنِیْ اللَّیْلَةَ اَبَاطَالِبِ (علیہ السلام) فِیْ مَنَامِیْ: اے ابوالحسنؑ! کیا آج رات آپ مجھ کو حضرت ابوطالب علیہ السلام کا خواب دکھا سکتے ہیں؟ فرمایا: نَعَمْ! ہاں! چنانچہ اسی رات متوکل نے حضرت ابوطالب علیہ السلام کو خواب میں دیکھا انھوں نے وہی کچھ بتایا جو حضرت امام علی نقی علیہ السلام متوکل ملعون کو بتا چکے تھے. (اثبات: ۶/۲۶۲، ح ۷۲)

﴿معجزہ نمبر ۱۷﴾

﴿آسمان پر جا کر سونے کا پرندہ لانا اس کا کلمہ پڑھنا پھر اس کو آزاد کر دینا﴾

کتاب مناقب فاطمہ (علیہا السلام) میں عمارہ بن زید سے منقول ہے کہ میں نے حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے عرض کیا: اَتَقْدِرُ اَنْ تَصْعَدَ اِلَى السَّمَآءِ حَتّٰى تَاْتِیَ بِشَیْءٍ لَیْسَ فِی الْاَرْضِ لِنَعْلَمَ ذَالِکَ: کیا آپ آسمان پر جا کر ایسی چیز لا سکتے ہیں جو روئے زمین پر موجود نہ ہو تا کہ ہم (آپ کی عظمت و کرامت) جان جائیں؟

حضرت اوپر گئے اور غائب ہو گئے واپس ہوئے تو سونے کا ایک پرندہ لائے اس کے کان میں سونے کا گوشوارہ اور اس کی منقار میں دُر تھا وہ پڑھ رہا تھا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم) عَلِیٌّ علیہ السلام وَلِیُّ اللّٰهِ.

حضرت نے فرمایا: هٰذَا طَیْرٌ مِّنْ طُیُوْرِ الْجَنَّةِ: یہ جنت کا پرندہ ہے۔'' پھر حضرت نے اس کو چھوڑ دیا وہ چلا گیا. (اثبات: ۶/۲۶۴، ح ۷۶)

﴿معجزہ نمبر ۱۸﴾

﴿احمد بن عیسیٰ کو نبی کا پچیس (۲۵) خرمے دینا امام علیہ السلام کا بھی صرف اتنے ہی خرمے دینا﴾

عاملیؒ نے صراط مستقیم میں احمد بن عیسیٰ سے نقل کیا ہے کہ میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا مجھ کو ایک مشت خرمے عطا فرمائے انھیں شمار کیا تو پچیس (۲۵) عدد تھے جب حضرت ہادی علیہ السلام تشریف لائے تو میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نے بھی ایک مشت خرمے عطا فرمائے اور ارشاد فرمایا: اگر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سے زیادہ دیئے ہوتے تو میں بھی دیتا. میں نے شمار کیا تو وہ بھی ٹھیک پچیس (۲۵) ہی عدد تھے. (اثبات: ۶/۲۶۶، ح ۸۶)

﴿معجزہ نمبر ۱۹﴾

﴿خانہ متوکل میں نماز پر ریاکاری کا الزام لگانے والے کا فوراً گر کر مر جانا﴾

مسعودیؒ نے کتاب اثبات الوصیة میں روایت کی ہے کہ حضرت امام علی نقی علیہ السلام متوکل ملعون کے گھر میں داخل ہوئے اور نماز میں مشغول ہوئے تو ایک مخالف شخص، حضرت کے آگے آکر کھڑا ہو گیا کہنے لگا: اِلٰی کَمْ هٰذَا

الرِّیَاء: یہ کتنی ریا کاری ہے!

حضرت نے سرعت سے نماز ختم کی سلام کے بعد اس کی طرف رخ کر کے فرمایا: ''اِنْ کُنْتَ کَاذِبًا فَسَحَتَکَ اللّٰہُ: اگر تم جھوٹے ہو تو خدا تم کو ہلاک کر دے۔'' فَوَقَعَ الرَّجُلُ مَیِّتًا: وہ فوراً گر کر مر گیا متوکل ملعون کے گھر میں اس حادثہ و معجزہ کا پورا چرچا ہو گیا۔ (اثبات: ۲۶۹/۶، ح ۹۲)

موت کی بے بسی یاد کرو!

قَالَ الْاِمَامُ الْھَادِی علیہ السلام

اُذْکُرْ مَصْرَعَکَ بَیْنَ یَدَیْ اَھْلِکَ
وَ لَا طَبِیْبٌ یَمْنَعُکَ
وَ لَا حَبِیْبٌ یَنْفَعُکَ.

(جواہر نقوی: مترجم: اظہری، ح ۳۵، بحوالہ بحار الانوار: ۳۷۰/۷۸)

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

اس وقت کو یاد کرو جب تم اپنے اہل وعیال کے سامنے جان دو گے اس وقت نہ کوئی ڈاکٹر کچھ کر سکے گا اور نہ تو کوئی دوست کوئی نفع پہنچائے گا۔

باب سیزدھم

معجزات حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

صفحہ ۴۹۵ ...تا... صفحہ ۵۰۶

معجزات کی مجموعی تعداد: ۱۸

احادیث حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

حدیث نمبر ۱

مَنْ كَانَ مِنَ الْفُقَهَآءِ صَآئِناً لِنَفْسِهِ ، حَافِظاً لِدِيْنِهِ ، مُخَالِفاً عَلٰى هَوَاهُ ، مُطِيْعاً لِاَمْرِ مَوْلَاهُ فَلِلْعَوَامِ اَنْ يُقَلِّدُوْهُ: فقہاء میں سے جو اپنے نفس کی حفاظت کرنے والا ہو، دین کی (بھی) حفاظت کرنے والا ہو، خواہشات نفس کی مخالفت کرنے والا ہو، اپنے آقا (خدا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام ائمہ علیہم السلام) کے حکم کی اطاعت کرنے والا ہو تو عوام کو چاہئے کہ اس کی تقلید کریں. (گفتار دلنشین، بحوالہ وسائل: ۱۸/۹۵)

حدیث نمبر ۲

مَنْ وَّعَظَ اَخَاهُ سِرّاً فَقَدْ زَانَهُ وَ مَنْ وَّعَظَهُ عَلَانِيَةً فَقَدْ شَانَهُ: جس نے اپنے برادر مومن کو پوشیدہ طور سے نصیحت کی اس نے اس کو آراستہ کیا اور جس نے اعلانیہ طور سے نصیحت کی اس نے اس کے ساتھ برائی کی. (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف ص ۴۸۹)

حدیث نمبر ۳

لَيْسَ مِنَ الْاَدَبِ اِظْهَارُ الْفَرَحِ عِنْدَ الْمَحْزُوْنِ: غمگین آدمی کے سامنے خوشی کا اظہار کرنا خلاف ادب ہے. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۷۸/۳۷۳)

حدیث نمبر ۴

اِتَّقُوْا اللّٰهَ وَ كُوْنُوا زَيْناً وَّ لَاتَكُوْنُوْا شَيْناً: تقوائے الٰہی اختیار کرو اور (ہمارے لئے) باعث زینت بنو، باعث ذلت نہ بنو. (گفتار دلنشین، بحوالہ تحف العقول: ص ۴۸۸)

حدیث نمبر ۵

جُرْاَةُ الْوَلَدِ عَلٰى وَالِدِهٖ فِیْ صِغَرِهٖ تَدْعُوا اِلَى الْعُقُوْقِ فِیْ كِبَرِهٖ: بچپنے میں بچے کی اپنے باپ سے جسارت اس کے بڑے ہونے پر عاق ہونے کا سبب بن جاتی ہے. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار: ۷۸/۳۷۴)

﴿معجزہ نمبر۱﴾

﴿دوسو(۲۰۰) دینار زمین کے اندر چھپا کر جھوٹ بول کر محتاجی کے نام پر سو(۱۰۰) دینار وصول کرنا﴾

علی بن اسماعیل سے روایت ہے کہ میں ایک راستہ میں بیٹھا تھا ادھر سے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کا گزر ہوا تو پوچھا: کیوں غمگین ہو؟ میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! بیحد فقر واحتیاج میں گرفتار ہوں.

فرمایا: ''دوسو(۲۰۰) دینار فلاں جگہ زمین کے اندر دفن کر کے اپنے کو محتاج بتا رہے ہو اور اوپر سے جھوٹی قسم بھی کھا رہے ہو؟!''

راوی کا بیان ہے کہ واقعاً میں نے ایسا کیا تھا. پھر حضرت نے فرمایا: ''میں نے اس لئے یہ بات تم سے نہیں کہی کہ تم کو کچھ نہ دوں بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ جھوٹ سے توبہ کر ڈالو!''

اس کے بعد اپنے غلام سے فرمایا: تمھارے پاس جو سو(۱۰۰) دینار ہیں اس کو دے دو!''

پھر میری طرف دیکھ کر فرمایا: ''دوسو(۲۰۰) دینار جو زمین کے اندر چھپائے ہو اس سے تم محروم رہو گے''.

جب میں نے یہ بات حضرت سے سنی تو دینار کو نکال لیا پھر اس کو ایسی جگہ دفن کر دیا جو میری نظر میں مضبوط ومحفوظ تھی جب ضرورت پڑی تو نکالنے کے لئے گیا بہت تلاش کیا مگر وہ دینار نہ مل سکا چھان بین کے بعد معلوم ہوا کہ میرے بیٹے کو پتہ چل گیا تھا اس نے نکال لیا اور فرار کر گیا وہ اپنی مرضی کے مطابق خرچ کر چکا تھا. (تحفہ: مقصد سیزدہم، ص۳۵۳، معجزہ نمبر۸)

اثبات میں ہے: اس کے راوی ناقل ہیں کہ انھوں نے امام علیہ السلام سے عرض کیا: ''میرے پاس نہ ناشتہ ہے، نہ رات کا کھانا اور نہ تو ایک درہم کچھ بھی نہیں.'' غلام سے فرمایا: **اعطه ما معک**: تمھارے پاس جو کچھ موجود ہے اسے دے دو! اس نے سو(۱۰۰) دینار دیئے. خرائج راوندیؒ میں بھی یہ حدیث اسی طرح علی بن محمد بن علی بن اسماعیل بن علی سے منقول ہے. (اثبات: ۲۸۸/۶، ح۱۶۲)

مؤلف : میرے پدر بزرگوار غرباء مومنین، طلباء، علماء اور خصوصاً سادات حضرات کی بہت زیادہ مالی مدد کرتے رہتے ہیں جس کے باعث کبھی کبھی تنگی ہو جاتی ہے لیکن ان کی سخاوت میں کوئی کمی نہیں ہوتی اور نہ گھر والوں

کی ملامت سے ان پر کوئی اثر پڑتا ہے ایک دن خود میں نے ان سے تقلیل سخاوت کے لئے تکلم کیا تو یہی حدیث سنادی میں ادب سے ان کی بصیرت و آگاہی پر خاموش ہوگیا جب کہ وہ عالم نہیں مگر بہت قوی الایمان اور خوش اعتقاد ہیں اس طرح کی باتیں برابر سناتے رہتے ہیں خدا ان کا سایہ پُر خیر و برکت باقی رکھے۔ (آمین ثم آمین ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ)

معجزہ نمبر ۲

حضرت سے صرف نگینہ لینے کی تمنا پر خود اپنی بنی بنائی انگوٹھی عطا کر دینا

ابو ہاشم جعفری سے روایت ہے کہ میں ایک دن حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں جا رہا تھا راستہ میں سوچا کہ حضرت سے ایک نگینہ طلب کروں گا اس کی انگوٹھی بنوا کر تیمن و تبرک کے طور پر اپنے پاس رکھوں گا۔

چنانچہ جب میں حضرت کی خدمت میں پہنچا گفتگو میں مشغول ہوا تو باتوں باتوں میں بھول گیا جب میں اٹھ کر واپس آنے لگا تو حضرت نے اپنی انگشتریٔ مبارک کو نکال کر مجھے عطا فرما دیا اور کہا:

''تم صرف ایک نگینہ چاہتے تھے ہم نے پوری انگوٹھی دے دی تمھاری سنار کی اجرت بچ گئی لو ہاتھ میں پہن لو تم کو مبارک ہو۔'' (تحفہ: مقصد سیزدہم، ص ۳۵۳، معجزہ نمبر ۹)

اثبات میں ہے: امام علیہ السلام نے فرمایا: **اردت فصة فاعطيناك خاتماً ربحت الفص... هناك الله يا ابا هاشم.** میں نے کہا: میرے آقا! میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کے ولی اور میرے ایسے امام ہیں جن کی اطاعت کو اپنا دین اور فرض سمجھتا ہوں فرمایا: **غفر الله لك يا ابا هاشم.**

یہ روایت اعلام الوریٰ و کشف الغمہ، خرائج و دلائل میں بھی موجود ہے۔ (اثبات: ۲۹۳/۶، ح ۲۵، بحوالہ کافی)

معجزہ نمبر ۳

مختلف زبانوں میں گفتگو

ابو حمزہ، نصر خادم سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کو دیکھا کہ ہندوستانیوں سے ہندی، ترکیوں سے ترکی اور ایرانیوں سے فارسی زبان میں بات کرتے تھے جس غریب دیار کا شخص آ کر اپنی عجیب زبان میں بات کرتا تھا حضرت اس سے اسی کی زبان میں گفتگو فرماتے تھے میں یہ دیکھ کر بہت تعجب میں تھا کیونکہ مجھ کو معلوم تھا کہ عربی زبان والوں کے علاوہ حضرت کی کسی دوسرے سے جان پہچان نہ تھی اور صرف عربی ہی

سنی تھی.

ایک مرتبہ ایک راستہ میں بیٹھ کر میں یہی سوچ رہا تھا یکا یک وہاں پر حضرت آ پہنچے میری طرف مخاطب ہوئے فرمایا: خدا نے اپنی حجت کو لوگوں پر ظاہر اور اپنے اولیاء کے کرامات کو ان پر واضح وروشن کیا ہے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اولاد کو تمام حوادث زمانہ کا علم دیا ہے انھیں ہر زبان سکھائی ہے جو کچھ ہو چکا اور آئندہ ہوگا اس کا علم ان کے دلوں میں قرار دیا ہے تا کہ حجت ورعیت کے درمیان فرق واضح رہے. (تحفہ: مقصد سیزدہم، معجزہ نمبر ۱۹، ص ۳۵۷)

﴿معجزہ نمبر ۴﴾

﴿وکیل کا گورے غلام کے ساتھ شراب کے ذریعہ اغلام بازی کی کوشش کرنا اس کا اخراج﴾

کافی میں یحیٰ قنبری سے منقول ہے کہ حضرت عسکری علیہ السلام کا ایک وکیل تھا حضرت نے اس کو اپنے بیت الشرف کے ایک حجرہ میں ٹھہرایا تھا اس کمرہ میں ایک گورا غلام بھی تھا وکیل، غلام کی طرف مائل ہوا اس نے قبول نہ کیا ایک شرط لگا دی کہ میرے لئے شراب حاضر کرو!

وکیل نے کسی طرح شراب حاصل کر لی اور لایا اس کمرہ اور حضرت امام عسکری علیہ السلام کے درمیان تین (۳) دروازوں میں تالے لگے ہوئے تھے. وکیل کا بیان ہے کہ میں بیدار تھا دیکھا کہ ایک کے بعد دوسرا دروازہ کھلتا گیا حضرت کمرہ کے پیچھے آ کر کھڑے ہوگئے فرمایا: ''یَا هٰؤُلَآءِ! اِتَّقُوا اللّٰهَ خَافُوا اللّٰهَ: اے لوگو! خدا سے ڈرو اور اس سے خوف کرو!'' صبح ہوئی تو حضرت نے حکم دے دیا کہ غلام کو فروخت کر دیں اور مجھ کو نکال باہر کر دیں. (اثبات: ۲۹۲/۶، ح ۶۳)

﴿معجزہ نمبر ۵﴾

﴿بغیر اظہار عطش کے پانی پلانا اور سواری آمادہ کرنا﴾

کافی میں ابوالعینائے ہاشمی سے منقول ہے کہ جب میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں پہنچا تھا تو پیاس لگنے پر حضرت کی تجلیل وتعظیم کو پیش نظر رکھتے ہوئے پانی نہیں مانگتا تھا حضرت اپنے غلام کو پکار کر فرماتے تھے: یَاغُلَامُ اسْقِهٖ: ان کو پانی پلا دو!

جب رخصت ہونے کے لئے اپنے دل میں سوچتا تھا تو مولا غلام سے فرماتے تھے: ان کی سواری تیار کر دو! (اثبات: ۲۹۳/۶، ح ۲۶)

معجزہ نمبر ۶

احمد کو اپنے دست مبارک سے قلم صاف کر کے دے دینا

کافی میں احمد بن اسحٰق سے منقول ہے کہ میں حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت بابرکت میں پہنچا مولا سے خواہش ظاہر کی کہ مجھ کو کچھ لکھ کر دے دیں تا کہ جب حضرت کا خط ملے تو پہچان جاؤں۔

راوی کا بیان ہے کہ جس وقت حضرت لکھنے میں مشغول ہوئے میں نے دل میں سوچا کہ یہ قلم بھی حضرت سے مانگ لوں گا! امام علیہ السلام فارغ ہوئے تو مجھ سے گفتگو شروع کی پھر رومال سے تھوڑی دیر قلم کو صاف کیا اور فرمایا: هَاکَ یَا اَحْمَدُ: احمد! یہ لے لو! پھر قلم مجھ کو دے دیا۔ (اثبات: ۶/۲۹۵، ح ۳۰)

معجزہ نمبر ۷

خواب میں حضرت فاطمہ (علیہا السلام) کے ہاتھوں پر جناب نرجس کا اسلام لانا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شادی کرانا، ہر شب جانا:

کمال الدین میں صدوقؒ نے بشر بن سلیمان نخّاس (غلام فروش، چوپایہ فروش، دلال) سے ایک طولانی حدیث میں مادر حضرت امام مہدی علیہ السلام کی خریداری کے سلسلہ میں نقل کیا ہے کہ وہ ایک نصاریٰ بادشاہ کی بیٹی تھیں خواب میں حضرت فاطمہ علیہا السلام کو دیکھا ان کے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا پھر خواب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عسکری علیہ السلام سے ان کی شادی کر دی۔

اسلام لانے کے بعد حضرت ہر شب خواب میں ان کے دیدار کے لئے تشریف لے جاتے تھے یہاں تک کہ حضرت کے لئے ان کی خریداری ہوگئی۔ حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے ان سے پوچھا: اَتَعْرِفِیْنَهٗ: کیا تم ان کو پہچانتی ہو؟

عرض کیا: جب سے میں ان کی ماں حضرت فاطمہ علیہا السلام کے ہاتھوں پر اسلام لائی ہوں کیا کوئی رات ایسی گزری ہے کہ میرے دیدار کو تشریف نہ لائے ہوں؟

فرمایا: اے کافور! (خادم کا نام) میری بہن حکیمہ کو پکارو! وہ آئیں تو ان سے فرمایا: اس لڑکی کو لیجاؤ! حکیمہ کچھ دیر تک ان کی گردن میں ہاتھ ڈالے رہیں ان کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔

فرمایا: ''ان کو اپنے گھر لے جاؤ واجبات و مستحبات کی تعلیم دو یہ حضرت عسکری علیہ السلام کی زوجہ اور حضرت مہدی علیہ السلام کی والدہ ہیں۔''

اس حدیث کو شیخ طوسیؒ نے بھی کتاب غیبت میں بشر بن سلیمان سے اسی طرح نقل کیا ہے. (اثبات: ۲۹۸/۶، ح ۳۷)

﴿معجزہ نمبر ۸﴾

﴿اوپر سفید، نرم لباس اور اس کے نیچے سیاہ موٹا لباس پہننے کا راز﴾

کتاب غیب شیخ طوسیؒ میں کامل بن ابراہیم مدنی سے منقول ہے کہ جب میں حضرت عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ سفید نرم لباس پہنے ہوئے ہیں.

میں نے دل میں سوچا: ولی وجحت خدا خود نرم لباس پہنیں اور ہم کو دوسرے بھائیوں کے ساتھ مساوات کا حکم دیتے ہیں ایسے لباس سے منع فرماتے ہیں!

حضرت نے تبسم کرتے ہوئے آستینیں اوپر چڑھائیں. میں نے دیکھا کہ بہت موٹا، سیاہ لباس پہنے ہیں.

فرمایا: هٰذَا لِلّٰهِ وَ هٰذَا لَكُمْ: یہ خدا کے لئے اور یہ تمھارے لئے ہے.

اس خبر کی ابونعیم نے بھی اسی طرح روایت کی ہے. (اثبات: ۳۱۰/۶، ح ۵۴)

﴿معجزہ نمبر ۹﴾

﴿جنت میں اہل معروف کے لئے دروازۂ معروف، ابو ہاشم کو دعائے خیر دینا﴾

طبرسیؒ نے اعلام الوریٰ میں ابو ہاشمؒ سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عسکری علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا: اِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَاباً يُقَالُ لَهُ الْمَعْرُوفُ لايَدْخُلُهُ اِلَّا اَهْلُ الْمَعْرُوفِ: جنت میں معروف نام کا ایک دروازہ ہے اس سے صرف اہل معروف (اہل خیر) داخلِ جنت ہوں گے.

میں نے اپنے دل میں شکر خدا ادا کیا اور جو میں لوگوں کی ضرورت پوری کرتا تھا اس پر خوش ہوا. حضرت نے میری طرف رخ کر کے فرمایا" :نَعَمْ قَدْ عَلِمْتُ مَا اَنْتَ عَلَيْهِ وَ اِنَّ اَهْلَ الْمَعْرُوفِ فِي الدُّنْيَا هُمْ اَهْلُ الْمَعْرُوفِ فِي الْآخِرَةِ جَعَلَكَ اللّٰهُ مِنْهُمْ يَا اَبَا هَاشِمٍ وَ رَحِمَكَ: ہاں! میں تم کو جانتا ہوں کہ کیسے ہو جو لوگ دینا میں اہل خیر ہیں وہی لوگ آخرت میں بھی اہل خیر ہوں گے اے ابو ہاشم! خدا تم کو انھیں لوگوں میں سے قرار دے اور تم پر رحم کرے".

اس حدیث کو راوندیؒ نے بھی خرائج میں ابو ہاشمؒ سے نقل کیا ہے اور حمیریؒ نے بھی دلائل میں کشف الغمہ کے حوالہ سے نقل کیا ہے. (اثبات: ۳۱۵/۶، ح ۶۱)

معجزہ نمبر ۱۰

ابو ہاشمؒ کا حضرت امام علی نقی علیہ السلام اور حضرت عسکری علیہ السلام سے ہر داخلی ملاقات پر معجزہ دیکھنا

اعلام الوریٰ میں ابو ہاشمؒ سے نقل کیا ہے کہ میں جب بھی حضرت ہادی علیہ السلام اور حضرت عسکری علیہ السلام کے بیت الشرف میں حاضر ہوا کوئی نہ کوئی معجزہ ضرور دیکھا. (اثبات: ۳۱۶/۶، ح ۶۲؛ اثبات: ۳۲۵/۶، ح ۹۷، بحوالہ خرائج راوندیؒ)

معجزہ نمبر ۱۱

سامراء میں جرجانیوں کا سلام ملنے پر جرجان آنا دو (۲) بچوں کا نام رکھنا اور بینائی عطا کرنا

راوندیؒ نے خرائج میں احمد بن محمد انھوں نے احمد بن شریف جرجانی سے نقل کیا ہے کہ میں ایک سال حج کے لئے گیا سامراء میں حضرت عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا میرے ساتھیوں نے حضرت کے لئے مال دیئے تھے میں سوچ رہا تھا کہ پوچھوں کس کو دوں؟ سوال سے پہلے ہی فرمایا: اپنے ساتھ لایا ہوا مال، مبارک (خادم کا نام ہے) کو دے دو! میں نے اسے دے دیا.

میں نے رخصت ہوتے وقت عرض کیا: آقا! آپ کے جرجانی شیعوں نے سلام کہا ہے.

فرمایا: کیا تم حج کرنے کے بعد وطن واپس نہیں جاؤ گے؟ عرض کیا: کیوں نہیں!

فرمایا: تم ایک سو ستر (۱۷۰) دنوں کے بعد جمعہ کے دن ۳ ربیع الثانی کو صبح سویرے جرجان پہنچ جاؤ گے وہاں جا کر اعلان کر دینا کہ میں بھی اسی دن آؤں گا، سلامتی کے ساتھ جاؤ تمھارا مال بھی محفوظ رہے گا اپنے اہل و عیال کے پاس پہنچ جاؤ گے تمھارے بیٹے شریف کے بھی ایک بچہ پیدا ہوگا اس کا نام "صلت" رکھنا وہ بلوغ کی منزل تک پہنچے گا ہمارا محب ہوگا.

میں نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! ابراہیم بن اسماعیل جرجانی آپ کا شیعہ ہے. فرمایا: وہ جو ہمارے شیعوں پر احسان کرتا ہے خدا اس کا شکر گزار ہے. **شَكَرَ اللهُ لَهُ صَنِيعَهُ اِلٰى شِيعَتِنَا وَ غَفَرَ ذُنُوبَهُ وَ رَزَقَهُ ذَكَراً سَوِيّاً قَـآئِلاً بِالْحَقِّ**: اس کے گناہ بخش دے اس کو تام الخلقت لڑکا عطا فرمائے جو ہمارا شیعہ ہو. اس سے میرا پیغام کہنا کہ حسن (عسکری علیہ السلام) کہتے ہیں: اپنے بیٹے کا نام "احمد" رکھنا، الحدیث.

چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا حضرت نے نماز ظہرین سامراء میں ادا کی اور اسی دن جرجان تشریف لائے. نضر بن جابر نے عرض کیا: فرزند رسولؐ! ایک ماہ سے جابر نابینا ہیں دعا فرمادیں بینائی عطا ہو.

فرمایا: اس کو لاؤ! جب لائے تو آنکھوں پر دست مبارک پھیر دیا بینائی پلٹ آئی. حضرت سب کی حاجات برلائے اور اسی دن واپس تشریف لے گئے. (اثبات: ۶/۳۱۷، ح ۶۴)

نوٹ: شہر جرجان (گرگان: ایک ایرانی شہر) میں مذکورہ جگہ امامؑ کے نام کی مسجد عاشقوں کی زیارتگاہ ہے. (ماہنامہ امام شناسی: ص ۲، ش ۹، ربیع الثانی ۱۴۳۰ھ قم)

﴿معجزہ نمبر ۱۲﴾

﴿امامت پر شک کرنے والے کے سر سے ٹوپی اتار کر پھر رکھ دینا﴾

خرائج میں علی بن محمد بن حسن سے منقول ہے کہ اہواز کے چند شیعوں کے ساتھ ہم سامراء گئے حضرت عسکری علیہ السلام سے ملاقات کی تمنا تھی (حضرت ایک راستہ سے گزرے) ہم دو (۲) دیواروں (یا دو باغوں) کے درمیان انتظار میں بیٹھ گئے کہ واپسی پر حضرت کا دیدار کریں گے امام علیہ السلام لوٹے ہمارے سامنے آ کر کھڑے ہو گئے ہاتھ بڑھا کر سر سے ٹوپی اتار لی اس کو دوسرے ہاتھ میں لیا پھر سر پر رکھ دیا اور ہم میں سے ایک شخص کی طرف دیکھ کر ہنسے.

اس نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ خدا کی حجت اور اس کے برگزیدہ بندے ہیں. ہم نے پوچھا: یَا هٰذَا مَا شَانُکَ: واقعہ کیا ہے؟

اس نے بتایا: مجھ کو حضرت کی امامت پر شک تھا میں نے دل میں سوچا اگر حضرت میرے سر سے ٹوپی اتار دیں تو میں ان کی امامت کا قائل ہو جاؤں گا. (اثبات: ۶/۳۲۰، ح ۷۰)

﴿معجزہ نمبر ۱۳﴾

﴿خراسانی کے سر سے تین (۳) مرتبہ ٹوپی اتار کر پھر رکھ دینا﴾

ہدایۃ حضینیؒ میں محمد بن میمون خراسانی سے منقول ہے کہ میں نے حضرت عسکری علیہ السلام سے ملاقات کی آپ نے میرے دل کی اندرونی باتوں کی خبر دی. حضرت سوار تھے میں نے سوچا کہ اگر میرے دل کی باتوں سے آگاہ ہوں تو سر سے ٹوپی اتار دیں.

حضرت نے ٹوپی اتار کر پھر رکھ دی. میں نے دوبارہ یہی سوچا تو پھر حضرت نے دوبارہ ٹوپی اتاری اور رکھ دی چنانچہ تین (۳) مرتبہ ایسا ہوا. (اثبات: ۶/۳۴۴، ح ۱۲۱)

معجزہ نمبر ۱۴

سامراء وبغداد میں قبور خلفائے بنی عباس،فضلۂ حیوانات سے پُر،قبور ائمۂ اطہار علیہم السلام پر لطف پروردگار:

خرائج میں منقول ہے کہ سامراء میں خلفائے بنی عباس کی قبریں اوراسی طرح بغداد کے اندر رصافہ (بغداد میں ایک محلّہ ہے جہاں چند خلفاء کی قبریں ہیں) میں یہ قبریں چمگادڑوں کے فضلوں سے پُر ہیں حالانکہ روزانہ صفائی ہوتی ہے لیکن دوسرے ہی دن پھر یہ قبریں غلاظت سے پُر ہو جاتی ہیں اور وہیں پر حضرت امام کاظم علیہ السلام حضرت امام امام علی نقی علیہ السلام اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے مقدس روضے ہمیشہ پاک وپاکیزہ رہتے ہیں بلکہ دروازوں پر بھی ایک فضلہ نہیں تو اطرافِ قبور کی کیا بات! جانور الہامی طور پر اس طرح ادب سے پیش آتے ہیں اور ائمہ علیہم السلام کی تجلیل وتعظیم کرتے ہیں۔(اثبات:۶/۳۴۶،ح۷۷)

معجزہ نمبر ۱۵

فاجرہ وبدکارعورت سے متعہ کی ممانعت،دوسرے کےاقدم پراس کی ذلت

کشف الغمہ میں حسن بن ظریف سے منقول ہے کہ میں تیس (۳۰) سالوں سے متعہ ترک کئے ہوئے تھا اس کی ہوس ہوئی قبیلہ میں ایک عورت تھی جس کے حسن وجمال کی تعریف سنی تھی میرادل اس کی طرف مائل تھا لیکن وہ زانیہ تھی کسی کو بھی واپس نہیں کرتی تھی اس لئے مجھے ناپسند تھی پھر سوچا ہمارے ائمہ (علیہم السلام) نے فرمایا ہے:

''اگر فاجرہ وبدکار سے متعہ کروتو اس کو حرام سے نکال کر حلال کی طرف لاؤ گے۔''لہٰذا میں نے حضرت عسکری علیہ السلام کی خدمت میں لکھا: کیا اتنی طولانی مدت کے بعد میرے لئے متعہ کرنا جائز ہے؟

جواب میں تحریر فرمایا:اِنَّمَا تُحیِیُ سُنَّۃً وَ تُمِیتُ بِدْعَۃً فَلا بَأسَ... تم سنت کو زندہ کروگے اور بدعت کو ختم کروگے لہٰذا کوئی حرج نہیں مگر اس مشہور ہمسایہ سے پرہیز کرو اگر چہ تم نے یہ سوچا ہے کہ میرے آبائے طاہرین علیہم السلام نے فرمایا ہے:

''فاجرہ سے متعہ کروتو اس کو حرام سے حلال کی طرف نکالو گے۔''

یہ عورت بے عفتی میں مشہور ہے تمھاری پڑوسن بھی ہے مجھ کو خوف ہے کہ بات پھیل جائے گی۔(عزت خاک میں مل جائے گی)

حضرت کی نصیحت پر میں نے یہ ارادہ ترک کر دیا۔ شاذان بن سعد نام کے ہمارے ایک بھائی و پڑوسی نے اسی سے متعہ کر لیا شہرت ہوگئی بادشاہ کو خبر ہوگئی اس جرم میں ان سے بہت زیادہ پیسے وصول کئے خدا نے حضرت کی برکت سے مجھ کو نجات دی۔ (اثبات: ۳۴۴/۶، ح ۱۰۰)

معجزہ نمبر ۱۶

خط لکھتے لکھتے چھوڑ کر اوّل وقت نماز ظہر ادا کرنا، قلم کا خود بخود چل کر خط پورا کر دینا

عیون المعجزات میں ابو ہاشم جعفریؒ سے منقول ہے کہ میں حضرت امام عسکری علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا حضرت خط لکھ رہے تھے نماز ظہر کا وقت ہو گیا خط کو زمین پر رکھا نماز کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے میں نے دیکھا کہ قلم خود بخود کاغذ کے اوپر چل رہا ہے اس طرح خط پورا ہو گیا۔ حضرت فارغ ہوئے تو قلم کو دست مبارک میں لیا پھر لوگوں کو ورود کی اجازت دی۔ (اثبات: ۳۴۲/۶، ح ۱۱۷)

معجزہ نمبر ۱۷

طبریؒ کو خصوصی معجزہ کی خواہش پر سات (۷) دریاؤں سے بڑی سی مچھلی عطا فرمانا

صاحبِ مناقب فاطمہ علیہا السلام نے ابو جعفر محمد بن جریر طبریؒ سے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت عسکری علیہ السلام سے عرض کیا: اَرِنِی مُعجِزَةً خُصُوصِیَّةً لَکَ اُحَدِّثُ بِهَا عَنکَ: مجھ کو کوئی اپنا خصوصی معجزہ دکھائیں تا کہ میں آپ کے حوالہ سے نقل کروں۔

فرمایا: اے فرزند جریر! یہ خواہش ہے؟ میں نے تین (۳) مرتبہ قسمیں کھائیں پھر دیکھا کہ حضرت میری نظروں سے غائب ہو گئے زمین کے اندر داخل ہو گئے واپس آئے تو ایک بڑی سی مچھلی لائے فرمایا: هٰذا جِئتُکَ بِهِ مِنْ اَبْحُرِ السَّبعِ: یہ مچھلی تمھارے لئے سات (۷) دریاؤں سے لایا ہوں۔ میں مچھلی کو بغداد لے کر آیا اور اسے اپنے ساتھیوں کو کھلایا۔ (اثبات: ۳۴۵/۶، ح ۱۲۷)

معجزہ نمبر ۱۸

حضرت کے خط کو غلط سمجھنے پر فوراً دوسرا خط آنا کہ تمھارا خیال غلط ہے

مسعودی نے اثبات الوصیۃ میں علی بن بلال اور ابو یحییٰ نعمانی سے نقل کیا ہے کہ ہم سامراء میں ابو طاہر بن بلال کے پاس حاضر تھے حضرت عسکری علیہ السلام کا ایک خط آیا ہم نے پڑھا تو نعمانی نے کہا: فِیهِ لَحنٌ اَو یَکُونُ النَّحوُ بَاطِلاً: یا اس خط میں غلطی ہے یا علم نحو باطل ہے (یعنی بعض چیزیں نحوی قانون و قاعدہ کے مطابق نہ تھیں)

اتنے میں حضرت کا دوسرا خط آ پہنچا اس میں لکھا تھا:

"کیوں کچھ لوگ ہماری طرف غلطی کی نسبت دیتے ہیں؟ ایک کلمہ ولفظ کو ستر (۷۰) طرح سے پڑھا جا سکتا ہے اور ہر وجہ صحیح ہو سکتی ہے۔" (پس تمام وجوہ کلام پر احاطہ وتسلط کے بغیر غلطی کی نسبت نہیں دینا چاہئے۔ اثبات: ۳۴۹/۶، ح ۱۳۶۲)

مومن کی پانچ (۵) نشانیاں

رُوِیَ عَنْ اَبِی مُحَمَّدٍ الْعَسْکَرِیِّ علیہ السلام

عَلامَاتُ الْمُؤْمِنِیْنَ [الْمُومِنِ] خَمْسٌ : صَلاۃُ الْاِحْدٰی وَ الْخَمْسِیْنَ وَ زِیَارَۃُ الْاَرْبَعِیْنَ وَ التَّخَتُّمُ بِالْیَمِیْنِ وَ تَعْفِیْرُ الْجَبِیْنِ وَ الْجَھْرُ بِبِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ.

(جواہر عسکری: مترجم: اظہری، ح ۲۹، بحوالہ مصباح المتہجد: ص ۷۸۸)

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا: مومن وشیعہ کی پانچ (۵) نشانیاں ہیں:

۱۔ اکاون رکعت نماز پڑھنا۔ (روزانہ کی واجب ومستحب نمازیں)۔

۲۔ زیارت اربعین۔ (چہلم: ۲۰ صفر) ۳۔ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا۔

۴۔ پیشانی کو (حالت سجدہ میں) خاک پر رکھنا۔ ۵۔ بلند آواز سے (نماز میں) بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا۔

نکتہ : اہل بیت علیہم السلام کے چاہنے والے اپنے عمل سے اپنا تعارف کرائیں۔

معجزات حضرت امام مہدی علیہ السلام

صفحہ ۵۰۷ ... تا ... صفحہ ۵۱۹

معجزات کی مجموعی تعداد: ۱۸

احادیث حضرت امام مہدی علیہ السلام

(عجل اللہ تعالیٰ فرجہ الشریف)

حدیث نمبر ۱

وَاَمَّا الْحَوَادِثُ الْوَاقِعَةُ فَارْجِعُوْا فِيهَا اِلٰى رُوَاةِ حَدِيْثِنَا فَاِنَّهُمْ حُجَّتِيْ عَلَيْكُمْ وَاَنَا حُجَّةُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ: واقع ہونے والے حوادث میں ہماری حدیثوں کے راویوں کی طرف رجوع کرو کیونکہ وہ لوگ میری طرف سے تمہارے اوپر حجت ہیں اور میں خدا کی طرف سے اُن پر حجت ہوں. (گفتار دلنشین، بحوالہ کمال الدین:۲/۴۸۴)

حدیث نمبر ۲

وَ اَكْثِرُوا الدُّعَآءَ بِتَعْجِيْلِ الْفَرَجِ فَاِنَّ ذَالِكَ فَرَجُكُمْ: تعجیل ظہور کی دعا کثرت سے کیا کرو کیونکہ یہی دعا تمہارے لئے فرج ہے. (گفتار دلنشین، بحوالہ کمال الدین:۲/۴۸۵)

حدیث نمبر ۳

اَنَا خَاتِمُ الْاَوْصِيَآءِ وَ بِيْ يَدْفَعُ اللّٰهُ الْبَلَآءَ عَنْ اَهْلِيْ وَ شِيْعَتِيْ: میں خاتم الاوصیاء ہوں میرے ہی ذریعہ خدا بلاؤں کو میرے اہل اور میرے شیعوں سے دور کرے گا. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار:۵۲/۳۰)

حدیث نمبر ۴

وَ مَنْ اَكَلَ مِنْ اَمْوَالِنَا شَيْئاً فَاِنَّمَا يَاْكُلُ فِيْ بَطْنِهٖ نَاراً وَّ سَيَصْلٰى سَعِيْراً: جو ہمارے مال میں سے کچھ بھی کھائے گا (مثلاً مال خمس وغیرہ تو) وہ اپنے پیٹ کو آگ سے بھرے گا اور جہنم کے شعلوں میں جلے گا.
(گفتار دلنشین، بحوالہ کمال الدین:۲/۵۲۱)

حدیث نمبر ۵

...اِنَّا غَيْرُ مُهْمِلِيْنَ لِمُرَاعَاتِكُمْ وَ لَا نَاسِيْنَ لِذِكْرِكُمْ... : ہم تمہارے امور زندگی سے غافل نہیں اور نہ تم کو بھلانے والے ہیں. (گفتار دلنشین، بحوالہ بحار:۵۳/۱۷۵)

﴿معجزہ نمبر ۱﴾

﴿وقت حاجت سے پہلے کفن کی درخواست، اَسّی (۸۰) سال کی عمر میں اس کی ضرورت﴾

عیسٰی بن نصر سے مروی ہے کہ علی بن زیاد ضمیری نے ایک عریضہ لکھا اس کے ساتھ پیسے بھی بھیجے اور اپنے لئے کفن کی بھی درخواست کی تھی ان کے پاس جواب آیا:

''اِس وقت تم کو کفن کی ضرورت نہیں ہے اَسی (۸۰) سال کی عمر میں ضرورت پڑے گی ان شاء اللہ اس وقت تمھارا مطالبہ پورا کر دیا جائے گا۔'' چنانچہ جب علی بن زیاد کی عمر اَسّی (۸۰) سال کی ہوگئی تو حضرت حجت علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک صحابی نے انھیں کفن دے دیا کفن ملنے کے بعد وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔ (تحفۃ المجالس: مقصد چہاردہم، ص ۳۶۸، ۳۶۹، معجزہ نمبر ۱۳؛ ینابیع المعاجز: ص ۲۳۴، باب ۱۴، بحوالہ ہائے کافی: ۵۲۴/۱، ح ۲۷؛ مدینۃ المعاجز: ص ۶۰۲، ح ۴۷ (چاپ سنگی)؛ غیبت طوسیؒ: ص ۲۸۳، ح ۲۴۳؛ بحار: ۳۱۲/۵۱، ۳۵)

﴿معجزہ نمبر ۲﴾

﴿مرض ناسور کا بالکل کافور ہو جانا اور مرض بواسیر سے مکمل شفاء﴾

محمد بن یونسؒ سے منقول ہے کہ میرے مقعد میں ناسور ہو گیا بواسیر کا بہت علاج کیا، پیسے بھی بہت خرچ کئے مگر تمام اطباء، علاج سے عاجز رہے میں نے حضرت حجت علیہ السلام کے وکلاء کی خدمت میں ایک رقعہ لکھا کہ حضرت میرے لئے شفا کی دعا فرما دیں۔

حضرت نے جواب تحریر فرمایا: ''اَلْبَسَکَ اللّٰهُ الْعَافِیَةَ وَ جَعَلَکَ مَعَنَا فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ: خدا تم کو صحت و عافیت عطا فرمائے اور دنیا و آخرت میں ہمارے ساتھ رکھے۔'' اس کے بعد ایک ہفتہ نہ گزرا کہ مجھے شفا مل گئی مذکورہ جگہ کف دست کے مانند صاف ہو گئی میں نے ایک شیعہ طبیب کو بلا کر دکھایا تو اس نے کہا: ''ابھی تک ہم سارے اطباء اس بیماری کی دوا نہیں تجویز کر سکے ہیں۔'' (تحفہ: مقصد چہاردہم، ص ۳۷۱، معجزہ نمبر ۱۶)

معجزہ نمبر ۳

ابوالقاسم کوفی سے اپنا تعارف کرانا انھیں سونے کا ڈلا عطا کرنا

کتاب کمال الدین وتمام النعمہ میں ابن بابویہؒ نے محمد بن ابراہیم بن اسحاق طالقانی سے نقل کیا ہے انھوں نے کہا کہ میں نے ابوالقاسم علی احمد کوفی سے سنا کہ میں ایام حج میں طواف کے شوط ہفتم میں مشغول تھا میری نظر ایک جماعت پر پڑی جو حلقہ بنائے ہوئی تھی ان کے درمیان ایک شخص نہایت فصاحت وبلاغت اور بیحد ادب وتواضع کے ساتھ محو گفتگو تھا اس وقت تک میں نے ویسے شخص کو نہیں دیکھا تھا اس سے بات کرنا چاہی اور کچھ پوچھنا چاہا مگر لوگوں نے مجھے روک دیا۔

میں نے پوچھا: یہ کون ہے؟ لوگوں نے بتایا: یہ فرزند جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں ہر سال ایک مرتبہ یہاں حاضر ہوتے ہیں اور کچھ دیر اپنے خاص اصحاب کے ساتھ گفتگو فرماتے ہیں میں نے کچھ دیر صبر کیا پھر عرض کیا: یَا سَیِّدِیْ اَتَیْتُکَ مُسْتَرْشِداً فَارْشِدْنِیْ هَدَاکَ اللّٰهُ: اے میرے آقا و مولا! میں آپ کی خدمت بابرکت میں طلب ہدایت کے لئے آیا ہوں میری ہدایت فرمائیں خدا نے آپ کو ہدایت یافتہ بنایا ہے۔

اس کے بعد ایک پتھر اٹھا کر مجھے دے دیا حاضرین میں سے ایک نے پوچھا: تم کو کیا دیا؟ میں نے بتایا کہ ایک پتھر! کہا: دکھاؤ! جب دکھایا تو وہ سونے کا ایک ڈلا تھا۔ پھر حضرت اٹھ کر میرے پاس آئے اور فرمایا: تم پر حجت ثابت ہوگئی؟ حق، ظاہر ہوگیا؟ تمھاری نابینائی دور ہوگئی؟ تم مجھے پہچانتے ہو؟ میں نے عرض کیا: نہیں! فرمایا: میں قائم آلِ محمد (علیہم السلام) ہوں، میں ظلم سے بھری ہوئی زمین کو عدل سے بھر دوں گا، زمین کبھی بھی حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی، خدا کبھی لوگوں کو بغیر امام کے نہیں چھوڑ سکتا یہ باتیں تمہارے پاس بطور امانت ہیں نااہلوں سے بیان نہ کرنا۔ اب جو میں نے دیکھا تو حضرت غائب ہو چکے تھے۔ (تحفہ: مقصد چہاردہم، ص۳۷۲، معجزہ نمبر ۱۸)

معجزہ نمبر ۴

آئندہ پیدا ہونے والے دو (۲) بچوں کے لئے ابوجعفر کو احمد و جعفر نام رکھنے کی تاکید

ابوجعفر سے مروی ہے کہ خداوند عالم نے مجھے ایک فرزند عطا فرمایا میں نے حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں ایک رقعہ لکھا ختنہ کرنے کی اجازت طلب کی مگر رقعہ ارسال کرنے سے پہلے وہ بچہ ساتویں دن وفات کر گیا میں نے دوسرے رقعہ میں لکھا: میرے ایک بچہ پیدا ہوا تھا وہ مر گیا۔

حضرت نے جواب تحریر فرمایا: ”خداوند عالم اس کے عوض میں ایک دوسرا فرزند عطا فرمائے گا اس کا نام احمد

رکھنا اور اس کے بعد پھر ایک دوسرا بچہ پیدا ہوگا اس کا نا جعفر رکھنا''.

ابو جعفر کا بیان ہے: خداوند عالم نے دو (۲) سال کی مدت میں مجھے دو (۲) بچے عطا فرمائے میں نے حضرت کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے ایک کا نام احمد اور دوسرے کا نام جعفر رکھا. (تحفہ: مقصد چہاردہم، ص ۳۸۲، معجزہ نمبر ۳۲)

معجزہ نمبر ۵

عریضہ میں تیسری حاجت لکھنے پر ندامت، اس کے پوری ہونے پر بشارت

ابو جعفر ناقل ہیں کہ میں نے اپنی دو (۲) حاجتوں کے لئے حضرت حجت علیہ السلام کی خدمت میں عریضہ لکھا سوچا تیسری حاجت بھی لکھوں خیال کیا کہ شاید حضرت کو پسند نہ آئے لہٰذا انھیں دو (۲) لکھی ہوئی حاجتوں پر اکتفا کی جب حضرت کا جواب آیا تو میں نے اس میں پڑھا کہ تمھاری پہلی دو (۲) حاجتیں پوری ہوگئیں اور تیسری حاجت جس کا میں نے عریضہ میں اشارہ تک بھی نہ کیا تھا حضرت نے اس کو بیان فرما کر یہ بشارت دی تھی کہ ان شاء اللہ عنقریب وہ بھی پوری ہو جائے گی. (تحفہ: مقصد چہاردہم، ص ۳۸۲، ۳۸۳، معجزہ نمبر ۳۳)

معجزہ نمبر ۶

محمد نیشاپوریؒ کا سہم مبارک امام علیہ السلام میں بیس (۲۰) درہم اپنی طرف سے ملانا، اس کی خبر دینا

کافی میں محمد بن علی بن شاذان نیشاپوریؒ سے منقول ہے کہ میرے پاس سہم مبارک امام علیہ السلام کے چار سو اسی (۴۸۰) درہم جمع ہو چکے تھے میں سوچتا تھا کہ پانچ سو (۵۰۰) درہم سے کم نہ ہوں لہٰذا اپنی طرف سے بیس (۲۰) درہم اضافہ کر دیئے پھر اسدیؒ (وکیل امام علیہ السلام) کے پاس بھیج دیئے کچھ لکھا نہیں کہ اس میں خمس کے علاوہ میرے درہم بھی شامل ہیں. جواب آیا: ''پانچ سو (۵۰۰) درہم جن میں بیس (۲۰) درہم تمھارے تھے وہ سب مل گئے ہیں!''

جناب شیخ صدوقؒ نے بھی کتاب کمال الدین میں علان کلینی اور محمد بن حسن شاذان سے اس کی روایت کی ہے اور راوندیؒ نے بھی خرائج میں محمد بن شاذان سے اسی طرح روایت کی ہے. (اثبات: ۷/۲۸۴، ح ۲۲)

معجزہ نمبر ۷

خمس کے پانچ سو (۵۰۰) دینار باقی رہنے پر ان کے عوض میں دکانوں کا لے لینا

کافی میں محمد بن ہارون بن عمران ہمدانی سے منقول ہے کہ میں سہم مبارک امام علیہ السلام کے پانچ سو (۵۰۰) دینار کا مقروض تھا ادائیگی پر قادر نہ تھا زبان سے اظہار کئے بغیر سوچا میری چند دکانیں جن کو پانچ سو تیس (۵۳۰)

دینار میں خریدا ہے ان کو پانچ سو (۵۰۰) دینار میں حضرت کے لئے قرار دیا۔

حضرت نے محمد بن جعفر کو لکھا: ''ہمارے جو پانچ سو (۵۰۰) دینار باقی ہیں ان کے عوض میں محمد بن ہارون سے دکانیں لے لو!''

اس حدیث کو صدوقؒ نے بھی کمال الدین میں محمد بن ہارون سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ (اثبات: ۲۸۵/۷، ح ۲۷)

﴿معجزہ نمبر ۸﴾

﴿جاسوسوں کے ذریعہ حضرت کے وکیلوں کو گرفتار کرنے کی ناکام کوشش﴾

کافی میں حسین بن حسن علوی سے منقول ہے کہ رود حسنی (حاکم سامراء) کا ایک ندیم و ہمدم اور اس کے ساتھ مل کر ایک دوسرے شخص نے جا کر سعایت و شکایت کی کہ لوگ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کے لئے پیسے جمع کرتے ہیں اور ان کے چند وکیل ہیں پھر اطراف کے چند وکلاء کا نام لیا۔

عبید اللہ بن سلیمان وزیر کو اطلاع ہوئی اس نے گرفتار کرنا چاہا تو بادشاہ نے کہا: پہلے خود انھیں (حضرت صاحب الزمان علیہ السلام) کو تلاش کرو کیونکہ بات بہت اہم ہے۔ عبید اللہ نے کہا: وکیلوں کو گرفتار کرلیں؟ کہا: نہیں! بلکہ چند غیر معروف لوگوں کو پیسے دے کر وکیلوں کے پاس بھیجو جو افراد پیسے لے لیں ان کو گرفتار کرلو!

حضرت نے خط بھیج کر وکیلوں کو حکم دے دیا کہ کسی سے کچھ نہ لیں بلکہ ایکدم بے خبری ولاعلمی کا اظہار کریں۔

محمد بن احمدؒ (حضرت کے ایک وکیل) کے پاس ایک ناشناس شخص آیا اور اس نے تنہائی میں کہا: ''میرے پاس کچھ رقم ہے حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کو دینا چاہتا ہوں۔''

محمدؒ نے کہا: اَنَا لَا اَعْرِفُ مِنْ هٰذَا شَيْئاً: مجھ کو تو ان کی کوئی خبر ہی نہیں ہے! اس نے بہت لطف ومہربانی کا اظہار کیا مگر آخر تک محمدؒ، تجاہل کرتے رہے اسی طرح دوسرے جاسوس جو دوسرے وکیلوں کے پاس پہنچے ان کے ساتھ بھی یہی واقعہ پیش آیا۔ (اثبات: ۲۸۶/۷، ح ۲۹)

﴿معجزہ نمبر ۹﴾

﴿حسن نصیبی کی خوش نصیبی چونویں (۵۴) حج میں حضرت سے ملاقات، قیام وطعام اور خوراک و پوشاک﴾

کمال الدین میں ابو محمد حسن بن وجنائے نصیبی سے منقول ہے کہ میں چونویں (۵۴) حج میں نماز عشا کے بعد میزاب (ناودان) کے نیچے سجدہ کی حالت میں دعا و تضرع میں مشغول تھا کسی نے مجھ کو ہلا کر کہا: حسن بن وجنا اٹھو!

میں نے دیکھا کہ ایک لاغر کنیز ہے اندازہ لگایا کہ اس کی عمر چالیس (۴۰) سال یا اس سے بھی زیادہ ہوگی وہ آگے آگے چلی میں بغیر کچھ پوچھے اس کے ساتھ چل پڑا وہ کنیز مجھ کو حضرت خدیجہؑ کے گھر تک لے گئی وہاں ایک ایسا کمرہ تھا جس کا دروازہ، دیوار کے درمیان میں تھا چوب ساج کا زینہ تھا کنیز اوپر گئی تو آواز آئی: اِصْعَدْ یَاحَسَنُ: حسن! اوپر آجاؤ!

میں جا کر دروازہ کے پاس کھڑا ہوگیا حضرت نے فرمایا: یَاحَسَنُ! اَتُرَاکَ خَفِیتَ عَلَیَّ ؟وَاللّٰہِ مَا مِنْ وَّقْتٍ کُنْتَ فِیْ حَجِّکَ اِلَّا وَ اَنَا مَعَکَ فِیْہِ: حسن! تم یہ گمان وخیال کرتے ہو کہ میری نظروں سے چھپے ہو؟ خدا کی قسم! تم جب بھی حج کے لئے آئے میں تمھارے ساتھ ساتھ تھا۔''

اس کے بعد حضرت نے میرے گزشتہ تمام حجوں کے ایک ایک وقت کو بتایا انھیں یاد دلایا میں یہ سن کر منھ کے بل گر پڑا پھر احساس ہوا کہ میرے اوپر کسی نے ہاتھ پھیرا میں اٹھ گیا فرمایا: یَاحَسَنُ! اَلْزِمْ بِالْمَدِیْنَۃِ دَارَ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ (عَلَیْھِمَا السَّلام)... حسن! مدینۂ منورہ پہنچ کر حضرت صادق علیہ السلام کے بیت الشرف میں قیام کرنا خوراک وپوشاک کی فکر نہ کرنا!''

پھر مجھ کو ایک ایسی کتاب عطا فرمائی جس میں دعائے فرج اور حضرت پر صلوات تھی. فرمایا: ''دعا پڑھو اور اس طرح میرے اوپر صلوات پڑھنا یاد رکھو اسے ہمارے شائستہ اور مخلص دوستوں کے علاوہ کسی کو بھی نہ دینا، خدا تمھیں توفیق دے۔''

میں نے عرض کیا: یَا مَوْلَایَ لَا اَرَاکَ بَعْدَھَا: میرے آقا! کیا اس کے بعد بھی آپ کی زیارت نصیب ہوگی؟

فرمایا: یَاحَسَنُ! اِذَا شَآءَ اللّٰہُ : جب خدا کی مشیت ہوگی تو دیدار ہوگا.

میں حج کر کے واپس ہوا تو حضرت صادق علیہ السلام کے بیت الشرف میں قیام کیا میں جو گھر سے باہر نکلتا تھا تو پلٹ کر نہیں آتا تھا تجدید وضو، خواب اور افطار صرف انھیں تین (۳) چیزوں کے لئے واپس آتا تھا اور جب اس حجرہ میں داخل ہوتا تھا تو دیکھتا تھا کہ پانی سے بھرا ہوا کاسہ موجود ہے اس پر روٹی رکھی ہوئی ہے اس پر ایسا سالن ہوتا تھا کہ دن میں جس کے کھانے کا میرا دل چاہتا تھا.

میں اسے کھاتا تھا وہ میرے لئے کافی ہوتا تھا جاڑے اور گرمی کے موسم میں مناسب لباس مل جاتا تھا کبھی دن میں باہر سے پانی لاکر کمرہ میں چھڑکاؤ کر دیتا تھا اور کوزہ کو خالی کر دیتا تھا (تاکہ کسی کو اطلاع نہ ہو) کبھی کبھی لوگ

میرے لئے کھانا لاتے تھے چونکہ مجھ کو ضرورت نہیں رہتی تھی لہٰذا صدقہ کر دیتا تھا (واپس نہیں کرتا تھا) تا کہ میرے ساتھی لوگ مطلع نہ ہوں. (اثبات: ۲۹۶/۷، ۲۹۷، ح ۳۸)

معجزہ نمبر ۱۰

بلخی کا پانچ (۵) دینار، حاجز وکیل کو دے کر اپنا نام بدل کر لکھنا حضرت کا پورا نام و نسب لکھ دینا

صدوقؒ نے کمال میں نصر بن صباح سے نقل کیا ہے کہ ایک بلخی شخص نے حاجز (حضرت کے وکیل) کو پانچ (۵) دینار دیئے اور جو نام لکھا اس میں اپنا نام تبدیل کر دیا حضرت نے اس کی رسید میں اس کا نام و نسب لکھا تھا اور اس کے حق میں دعا کی تھی. (اثبات: ۳۰۳/۷، ح ۴۷)

معجزہ نمبر ۱۱

حمل کے لئے چار (۴) ماہ سے پہلے لڑکا ہونے کی دعا ضروری ہے

کمال صدوقؒ میں منقول ہے کہ ایک شخص نے ربض حمید (ربض: اساس و پایۂ شہر اور ربض حمید: وہ پائے جس کی بنیاد حمید بن قحطبہ نے بغداد میں رکھی) سے خط لکھا کہ میرے پیدا ہونے والے حمل کے لئے دعا فرمادیں (کہ وہ لڑکا ہو) حضرت کا جواب آیا کہ لڑکا پیدا ہونے کے لئے چار (۴) ماہ سے پہلے دعا کرنی چاہئے اس مرتبہ تمہارے بچی پیدا ہوگی. چنانچہ ایسا ہی ہوا. (اثبات: ۳۰۷/۷، ح ۵۸)

اسی کتاب میں دوسرے مقام پر لکھا ہے: عبداللہ بن جعفر حمیری ناقل ہیں کہ ایک شخص نے ربض حمید (بغداد میں ایک جگہ) سے لکھا کہ لڑکا ہونے کی دعا فرمادیں حضرت نے جواب دیا:

"ستلد ابنا (اس حمل کے بعد) عنقریب تمہارے لڑکا پیدا ہوگا" چنانچہ ویسا ہی ہوا. (اثبات: ۳۶۲/۷، ح ۱۴۶، بحوالہ رسالہ نجوم: سید ابن طاؤسؒ)

معجزہ نمبر ۱۲

قمی شیعہ بزاز کے سنی ساتھی کا حصہ پھاڑ کر نفیس کپڑا واپس کر دینا

کمال صدوقؒ میں اسحاق بن محمد کاتب سے منقول ہے کہ قم میں ایک مومن بزاز تھا اس کا شریک سنی تھا بہت نفیس کپڑا ان کے ہاتھوں لگا شیعہ نے کہا: یَصْلُحُ هٰذَا الثَّوبُ لِمَولَایَ: یہ میرے مولا (امام زمانؑ) کے شایان شان ہے.

اس کے سنی شریک نے کہا: لَسْتُ اَعْرِفُ مَولاکَ وَ لٰکِنْ اَفْعَلُ بِالثَّوبِ مَاتُحِبُّ: میں تمہارے

مولا کو نہیں جانتا ہوں لیکن تم کپڑے کو جو چاہو کرو!

جب حضرت کی خدمت میں بھیجا تو آپ نے اس کے دو (۲) حصے کئے آدھا واپس کر کے فرمایا: **لَا حَاجَةَ لِي فِي مَالِ الْمُرْجِئ**: مجھ کو مرجی (بدعقیدہ) کے مال کی کوئی ضرورت نہیں ہے! (اثبات: ۳۱۷/۷، ح ۸۳)

﴿معجزہ نمبر ۱۳﴾

﴿ائمہ علیہم السلام کی نشو ونما روزانہ ایک ہفتہ کے برابر ہوتی ہے﴾

خرائج راوندیؒ میں حکیمہ خاتونؑ سے منقول ہے کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام کی ولادت کے چالیس (۴۰) دنوں کے بعد میں حضرت عسکری علیہ السلام کی خدمت میں پہنچی تو دیکھا کہ گھر کے اندر ایک بچہ چل رہا ہے، گفتگو کر رہا ہے. میں نے اس سے زیادہ فصیح زبان کسی سے نہیں سنی تھی اس کے پدر بزرگوار مسکرائے فرمایا: ہم ائمہ (علیہم السلام) کی نشو ونما روزانہ ایک ہفتہ کے برابر ہوتی ہے، الحدیث. (اثبات: ۳۴۴/۷، ح ۱۱۷)

﴿معجزہ نمبر ۱۴﴾

﴿قافلہ سے بچھڑے ہوئے ہمدانی حاجی کو سب سے پہلے ہمدان پہنچا دینا﴾

صاحبِ خرائج نے فرمایا: ایک گروہ کا بیان ہے کہ ہم نے ہمدان میں چند ایسے افراد کو دیکھا جو شیعہ تھے وہ ناقل ہیں کہ ایک سال ہمارے جد حج کے لئے گئے اور قافلہ والوں سے بہت پہلے ہی واپس آ گئے پھر حکایت بیان کی جس کا خلاصہ یہ ہے:

ایک شب راستہ میں مجھ کو نیند آ گئی بیدار ہوا تو دیکھا کہ قافلہ جا چکا ہے میں تنہا ہوں میں چلنے لگا حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے ملاقات کی گفتگو ہوئی فرمایا: **تُرِيدُ اَنْ تَخْرُجَ اِلٰى بَيْتِكَ** ؟ اپنے گھر جانا چاہتے ہو؟ عرض کیا: ہاں! حضرت نے اپنے ایک غلام سے فرمایا: **خُذْ بِيَدِهٖ**: اس کا ہاتھ پکڑ لو!

میں غلام کے ساتھ گیا طی الارض ہوا طلوع فجر کے وقت غلام نے کہا: **هَلْ تَعْرِفُ الْمَوْضِعَ**؟ اس جگہ کو پہچانتے ہو؟

میں نے کہا: ہاں! غلام لوٹ گیا اور میں ہمدان میں داخل ہو گیا پھر ایک عرصہ کے بعد میرے قافلہ والے تمام حاجی وطن واپس آئے لوگوں نے میرے جلد آنے کی باتیں ان لوگوں سے بیان کیں وہ بہت متعجب ہوئے اس طرح سے ہم سب کو امام زمان علیہ السلام کے بارے میں بصیرت و معرفت حاصل ہو گئی. (اثبات: ۳۵۱/۷، ح ۱۲۹)

﴿معجزہ نمبر ۱۵﴾

﴿دشمنوں پر اِتمام حجت کے لئے حضرت حجت علیہ السلام کا انبیاء واوصیاء علیہم السلام کے تمام معجزات دکھانا﴾

کتاب اثبات الرجعہ میں فضل بن شاذانؒ نے عبداللہ ابن ابی یعفور سے نقل کیا ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: مَامِنْ مُعْجِزَةٍ مِنْ مُعْجِزَاتِ الْاَنْبِيَآءِ وَ الْاَوْصِيَآءِ اِلَّا وَ يُظْهِرُ اللهُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی مِثْلَهَا فِي يَدِ قَائِمِنَا لِاِتْمَامِ الْحُجَّةِ عَلَى الْاَعْدَآءِ: انبیاء واوصیاء علیہم السلام کے تمام معجزات کو خدا ہمارے قائم علیہ السلام کے ہاتھوں پر ظاہر فرمائے گا تاکہ دشمنوں پر حجت تمام ہو جائے۔ (اثبات: ۷/۳۵۷، ح ۱۳۷)

﴿معجزہ نمبر ۱۶﴾

﴿عیسیٰ مریض حاجی کو اپنے دستر خوان پر بار بار اصرار کر کے جنتی خرما، مچھلی اور دودھ کھلانا﴾

ہدایۃ حضینیؒ میں عیسیٰ بن محمد جوہری سے منقول ہے کہ میں سفر حج میں مریض ہو گیا تو خرما اور مچھلی کی خواہش پیدا ہوئی خبر ملی کہ حضرت صاحب الزمان علیہ السلام صاریا (ایک جگہ کا نام ہے) میں تشریف فرما ہیں۔

میں پہنچا جب نماز عشاء سے فارغ ہوا تو ایک خادم نے کہا: داخل ہو جاؤ! میں قصر کے اندر گیا دستر خوان لگا ہوا تھا مجھ کو بیٹھا کر کہا: تمہارے مولا کا حکم ہے کہ بیماری میں جس چیز کی خواہش تھی اسے کھاؤ! میں نے دیکھا کہ بالکل گرم مچھلی حاضر ہے خرما اور دودھ بھی موجود ہے میں نے سوچا: عَلِيلٌ سَمَکٌ وَ تَمْرٌ وَ لَبَنٌ: مریض کا مچھلی، خرما اور دودھ سے کیا ربط! آواز آئی: اے عیسیٰ! اَتَشُکُّ فِیْ اَمْرِنَا؟ اَوْ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا يَنْفَعُکَ وَمَا يَضُرُّکَ: کیا تم ہماری بات پر شک کرتے ہو؟ یا تم اپنے نفع ونقصان سے (ہم سے) زیادہ واقف ہو!

میں نے سب کچھ کھایا جب کھانے سے ہاتھ ہٹاتا تھا اس کی جگہ پُر ہو جاتی تھی کوئی نشان نہیں رہتا تھا میں نے اب تک جتنے کھانے کھائے تھے ان میں سب سے عمدہ تھا اتنا کھالیا کہ شرم آنے لگی پکار کر فرمایا: لَا تَسْتَحْيِیْ يَا عِيْسٰی! فَاِنَّهُ مِنْ طَعَامِ الْجَنَّةِ: عیسیٰ! شرم نہ کرو! یہ جنت کا کھانا ہے۔ پھر کھا کر سوچا کہ بس اتنا کافی ہے۔

حضرت نے پکارا: اِقْبَلْ اِلَیَّ: میرے پاس آؤ! میں نے دل میں سوچا کہ ہاتھ نہیں دھلا ہے تو مولا نے اشارہ فرمایا: وَ هَلْ لِمَا اَکَلْتَ غَمَرٌ: کیا جو کھانا کھائے ہو اس میں چربی تھی؟ میں نے جو اپنا ہاتھ سونگھا تو وہ مشک وکافور سے زیادہ خوشبودار تھا میں حضرت کے قریب گیا تو ایسا نور پیدا ہوا جس نے میری آنکھوں کو خیرہ کر دیا۔

(اثبات: ۷/۳۵۷، ۳۵۸ ح ۱۳۸)

معجزہ نمبر ۱۷

بحرینی ناصبی وزیر کے گھر میں انار پر اسمائے خلفائے ثلاثہ اور حضرت علی (علیہ السلام) کا نقش، اس کے اندر دھواں اور راکھ:

علامہ مجلسیؒ نے بحار میں فرمایا: مجھ کو بعض فضلاء ومعتمدین نے ایک قابل اعتماد شخص کے حوالہ سے خبر دی ہے کہ جس وقت بحرین پر فرنگستان کا تسلط تھا تو ایک ناصبی مسلمان کو حکومت کے لئے معین کیا گیا اس کا وزیر اس سے زیادہ سخت ناصبی تھا ایک دن وزیر، بادشاہ کی مجلس ودربار میں حاضر ہوا اس کو ایک انار پیش کیا جس پر یہ لکھا تھا: ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیه و آله و سلم) اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ (علیہ السلام) خُلَفَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ.''

بادشاہ نے غور سے دیکھا اسے ایسا لگا کہ تحریر اصلی ہے تعجب سے کہا: ''مذہب شیعہ کے باطل ہونے پر یہ کھلی ہوئی دلیل ہے۔''

اس نے بحرین کے علماء، فضلاء اور بزرگوں کو جمع کیا انار دکھا کر کہا: ''اگر اطمینان بخش جواب نہ دیا تو تم لوگوں کو قتل اور اسیر کر کے مال واسباب لوٹ لوں گا یا جزیہ معین کر دوں گا''۔

سب حیران وپریشان ہو گئے کہنے لگے: تین (۳) دنوں کی مہلت دے دو اگر ہم لوگ قابل قبول جواب لائے تو آزاد کر دینا ورنہ جو چاہنا کرنا۔

وہاں سے نکل کر آپس میں مشورہ کیا تو اس بات پر اتفاق ہوا کہ بحرین کے دس (۱۰) صالح وزاہد افراد کا انتخاب کریں پھر ان میں سے صرف تین (۳) کو منتخب کریں اس کے بعد پھر ان تین (۳) میں سے بھی صرف ایک شخص کو منتخب ومعین کریں اس کو حکم دیں کہ تم آج رات جنگل میں جاؤ عبادت کرو حضرت امام زمان (علیہ السلام) سے استغاثہ وفریاد کرو شاید حضرت ہماری نجات کا راستہ پیدا کر دیں۔

وہ صالح ومتقی شخص گیا اس نے صبح تک عبادت کی خوب دعا وگریہ اور استغاثہ کرتا رہا مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ دوسری رات لوگوں نے دوسرے شخص کو بھیجا وہ بھی پہلے کی طرح محروم لوٹا۔ لوگوں کی اضطرابی اور بے تابی، شدید ہوتی گئی۔

تیسری رات تیسرے شخص کو بھیجا وہ بھی خدا سے دعا اور گریہ وتوسل میں مشغول ہوا حضرت صاحب الزمان (علیہ السلام) سے فریاد کی رات کے بالکل آخری لحات میں دیکھا کہ ایک شخص اس سے کہہ رہا ہے:

''اَنَا صَاحِبُ الْاَمْرِ فَاذْكُرْ حَاجَتَكَ: میں صاحب الامر (علیہ السلام) ہوں تم اپنی حاجت بیان

کرو!''

اس نے عرض کیا: اگر آپ صاحب الامر علیہ السلام ہیں تو خود ہی میری حاجت سے مطلع ہیں.

فرمایا: ''ہاں! جس انار پر کچھ لکھا ہے بادشاہ نے دھمکی دی ہے تم پریشان ہو کر آئے ہو اس کی حقیقت یہ ہے: اِنَّ الْوَزِیْرَ لَعَنَهُ اللّٰهُ فِیْ دَارِهٖ شَجَرَةُ رُمَّانٍ: وزیر پر خدا کی لعنت ہو اس کے گھر کے اندر انار کا ایک درخت ہے جب انار لگتا ہے تو انار کی شکل کا اس نے مٹی کا ایک ڈھانچہ بنایا ہے اس کو دو (۲) حصے کر کے اندر یہ لکھا ہے پھر انار پر لگا کر مضبوطی سے باندھ دیتا ہے انار بڑا ہونے لگتا ہے تو اس پر یہ نقش بن جاتا ہے.

اس کے بعد حضرت نے ڈھانچہ رکھنے کی جگہ بتائی کہ اِس وقت اُس نے ایک سفید تھیلی میں اپنے بالاخانہ کی کھڑکی پر رکھا ہے. اس کو حاصل کرنے کا بھی طریقہ بتایا اس کے بعد فرمایا: اس کو لے جا کر بادشاہ کے سامنے رکھ دو اور اس کے اندر انار بھی رکھ دو تا کہ راز فاش ہو جائے.

اس کے بعد ارشاد فرمایا: بادشاہ سے کہو کہ ہمارے پاس ایک دوسرا واقعی معجزہ ہے وہ یہ کہ اس انار کے اندر صرف خاک و راکھ اور دھواں بھرا ہوا ہے اگر تم ہماری حقانیت جاننا چاہتے ہو تو انار خود اسی وزیر کے ہاتھوں میں دے کر کہو کہ اسے توڑ دے جب وہ توڑے گا تو راکھ اور دھواں اس کے چہرہ اور داڑھی پر پھیل جائے گا.

وہ صالح و نیک آدمی یہ سن کر بہت زیادہ خوشی کے ساتھ واپس آ گیا صبح کے وقت سب لوگ بادشاہ کے دربار میں گئے امام علیہ السلام کی ہدایت پر عمل کیا بالکل ویسا ہی ہوا جیسا ارشاد فرمایا تھا. بادشاہ نے پوچھا: تم کو یہ راز کس نے بتایا؟ کہا: ہمارے مہربان امام زمان، حجت رحمان علیہ السلام نے ہم کو خبر دی ہے.

بادشاہ ایمان لایا اور اس نے تمام ائمہ علیہم السلام کا اقرار کیا وزیر بد تدبیر کو قتل کرا دیا اہل بحرین کے ساتھ احسان و نیکی سے پیش آیا. (اثبات: ۷/۳۷۵ تا ۳۷۷؛ منتہی الآمال: ۲/۴۶۶)

اس کے بعد صاحب اثبات نے فرمایا: میں نے حدیث کے بہت سے الفاظ کو مختصر کیا بحار میں تفصیل کے ساتھ مذکور ہے.

معجزہ نمبر ۱۸

عالم خواب میں شیخ حر عاملیؒ کی ملاقات اور مولا کی جانب سے تحفہ

صاحب اثبات الہداۃ: محمد بن حسن شیخ حر عاملیؒ فرماتے ہیں: میں نے خواب میں حضرت کے بہت سے معجزات دیکھے ہیں:

ایک مرتبہ مشہد مقدس میں خواب دیکھا کہ حضرت مہدی علیہ السلام مشہد مقدس تشریف لائے ہیں میں پتہ پوچھ کر غرب مشہد، باغ میں عمارت کے اندر حاضر ہوا دیکھا کہ حضرت تشریف فرما ہیں اس جگہ درمیان میں ایک حوض ہے تقریباً بیس (۲۰) افراد موجود ہیں گفتگو ہوئی، مختصر مگر بڑا لذیذ کھانا آیا سب لوگ کھا کر سیر ہوئے اس میں کمی نہ ہوئی جب ہم فارغ ہو گئے تو میں نے غور کیا کہ حضرت کے اصحاب چالیس (۴۰) سے زیادہ نہیں ہیں۔ سوچا حضرت نے ظہور فرمایا ہے ان کی فوج بہت کم ہے کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ زمین کے تمام بادشاہ آپ کی اطاعت کریں گے یا حضرت ان سے جنگ کریں گے۔ بغیر فوج کے کیسے غالب ہوں گے۔

اس وقت زبان پر یہ بات لانے سے پہلے ہی میری طرف دیکھ کر مسکرائے فرمایا:

''میرے شیعوں کو مددگاروں کی قلت سے نہ ڈراؤ میرے ساتھ ایسے افراد موجود ہیں کہ اگر حکم دے دوں تو تمام دشمنوں، بادشاہوں کو حاضر کر کے ان کی گردن اڑا دیں گے تمھارے خدا کی فوج کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔''

میں اس بشارت سے خوش ہوا پھر تھوڑی دیر گفتگو ہوئی اس کے بعد حضرت سونے کے لئے دوسرے کمرہ میں تشریف لے گئے لوگ متفرق ہو کر باغ سے باہر آ گئے میں بھی آ گیا میں کبھی مڑ مڑ کر دیکھتا تھا اور کہتا تھا: کاش حضرت مجھ سے کوئی خدمت لے لیتے اور مجھ کو تبرک کے طور پر خلعت و خرچ دے دیتے!

جب میں باغ کے دروازہ تک پہنچا تو دل نہ مانا وہیں بیٹھ گیا یکا یک ایک غلام آیا وہ سفید کپڑا (جو روئی و حریر کا تھا) پیسوں کے ساتھ لایا اور اس نے کہا: تمھارے مولا فرماتے ہیں۔

هٰذَا مَا اَرَدْتَهُ وَ سَنَامُرُکَ بِخِدْمَةٍ فَلَا تَخْرُجْ: تم یہی تو چاہتے تھے اور عنقریب ہم تم سے خدمت بھی لیں گے باغ سے باہر نہ جانا۔ پھر میں بیدار ہو گیا۔ (اثبات: ۳۷۹/۷، ۳۸۰، ح ۱۶۶)

مؤلف : اثبات کے مؤلف جناب شیخ حر عاملیؒ نے اس طرح کے اپنے چھ (۶) خوابوں کو بیان کرنے کے بعد آخر میں ''خاتمہ'' میں فرمایا:

حضرات ائمہ علیہم السلام کو خواب میں دیکھنا:

احادیث میں وارد ہے کہ جو شخص حضرات ائمہ علیہم السلام کو خواب میں دیکھے وہ خواب غلط نہیں ہے کیوں کہ شیطان ان کی صورت اختیار نہیں کر سکتا میں نے اس طرح کے معجزات اپنے بھائیوں سے بہت زیادہ سنے ہیں خدا راہ راست کی طرف ہدایت کرنے والا ہے اس فصل میں جو خواب بیان کئے گئے اگر کوئی ان کے معجزہ ہونے میں مناقشہ کرے تو کم سے کم یہ خواب، بقیہ معجزات کے لئے مؤید ضرور بن جائیں گے بعض معتمد اصحاب نے نقل کیا ہے

کہ انھوں نے بیداری میں بھی حضرت کی زیارت کی ہے. بہت زیادہ معجزات ان سے دیکھے ہیں غیب کی بہت سی خبریں دی ہیں ان کے حق میں دعائیں کیں جو قبول ہوئیں، خطرات سے نجات دی تفصیل کی گنجائش نہیں یہ ساری باتیں بالکل واضح معجزات ہیں. پس سابقہ متواتر روایات وحکایات جو واضح دلیل اور روشن برہان ہیں ان کے ساتھ ان چیزوں کا بھی اضافہ کیا جائے. (اثبات: ۳۸۳/۷)

کتاب تحفۃ المجالس کا اجمالی تعارف

یہ کتاب ایک مقدمہ، چودہ (۱۴) مقصد اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے. کتاب تحفۃ المجالس میں کل تقریباً چھ سو پینتالیس (۶۴۵) اور کتاب اثبات الہداۃ میں کل تقریباً دو ہزار چھ سو چھبیس (۲۶۲۶) معجزات موجود و منقول ہیں پہلے معجزاتِ تحفہ کی تعداد ہے اس کے بعد قوسین کے درمیان معجزاتِ اثبات کی بھی تعداد ہے جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

مقدمہ: اس میں دو (۲) فصلیں ہیں: فصل اوّل میں تحقیق معنیٰ معجزہ ہے اور فصل دوم میں معجزات کے منابع مذکور ہیں.

مقصد اوّل: معجزات جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تعداد: ۱۲۱ (۷۲۰)

مقصد دوم: معجزات حضرت علی علیہ السلام، تعداد: ۱۰۲ (۵۰۶)

مقصد سوم: معجزات حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام، تعداد: ۱۴ (۰۰۰)

مقصد چہارم: معجزات حضرت امام حسن علیہ السلام، تعداد: ۱۶ (۵۱)

مقصد پنجم: معجزات حضرت امام حسین علیہ السلام، تعداد: ۵۰ (۸۶)

خاتمہ: ثواب زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام ... یہ پانچ (۵) مطالب پر مشتمل ہے.

مقصد ششم: معجزات حضرت امام زین العابدین علیہ السلام، تعداد: ۳۰ (۷۳)

مقصد ہفتم: معجزات حضرت امام محمد باقر علیہ السلام، تعداد: ۲۹ (۹۳)

مقصد ہشتم: معجزات حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام، تعداد: ۵۵ (۲۶۹)

مقصد نہم: معجزات حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام، تعداد: ۲۹ (۱۴۹)

مقصد دہم: معجزات حضرت امام علی رضا علیہ السلام، تعداد: ۴۶ (۱۹۸)

مقصد یازدہم: معجزات حضرت امام محمد تقی علیہ السلام، تعداد: ۲۸ (۸۳)

مقصد دوازدہم: معجزات حضرت امام علی نقی علیہ السلام، تعداد: ۴۵ (۹۲)

مقصد سیزدہم: معجزات حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام، تعداد: ۳۵ (۱۳۶)

مقصد چہاردہم: معجزات حضرت امام مہدی آخر الزمان علیہ السلام، تعداد: ۴۵ (۱۷۰)

خاتمہ: اس میں بعض حکایات اور علامات ظہور ہیں یہ تین (۳) مطالب پر مشتمل ہے۔

کتاب تحفۃ المجالس فصل دوم میں تمام کتابوں کے نام بعنوان منابع، مذکور ہیں لیکن صرف چھ (۶) کتابوں کے مؤلفین کے نام مذکور ہیں وہ یہ ہیں: نمبر ۱۴، ۲۵، ۴۸، ۵۲، ۵۹، ۶۱۔

واضح رہے کہ نمبر ایک سے ۶۴ تک ہم نے شروع میں نمبروں کے اضافے کئے ہیں اصل کتاب تحفہ میں صرف اسی ترتیب سے کتابوں کے نام لکھے ہیں بقیہ دیگر کتابوں کے مؤلفین کے نام جو ہمیں مل سکے اس علامت کروشہ [ ] کے اندر درج کر دیئے ہیں بعض کتابوں کے نام میں دوسرے نسخوں میں تبدیلی تھی انھیں بھی اسی علامت کے درمیان لکھ دیا ہے۔

چونکہ خود مؤلفِ تحفہ نے کتابوں کے مؤلفین کے نام ذکر نہیں کئے ہیں لہٰذا یقین سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فلاں کتاب فلاں ہی مؤلف کی ہے البتہ صرف احتمال ہے کیونکہ ایک ہی نام کی ایک ہی کتاب کے متعدد مؤلفین ہوتے ہیں مثلاً نمبر ۴۶ (الاربعین) نام کی کتاب کے مؤلفین کئی علماء ہیں منجملہ:

۱۔ مولانا محمد طاہر قمیؒ۔ (اثبات: ۲۳۵/۳) ۲۔ شیخ جمال الدین یوسف بن حاتم شامی۔ (اثبات: ۶۲۷/۳)

۳۔ سید عطاء اللہ بن فضل اللہ۔ (اثبات: ۶۵۵/۳)... اسی طرح نمبر ۶ (عیون الاخبار) ابن قتیبہ کی بھی ایک تالیف کا نام ہے (بحار: ۳۱،۳۰/۴۷) نیز اسی طرح ایک دوسری کتاب مشارق الانوار: حافظ رجب برسیؒ کے علاوہ دو دوسرے علماء: ۱۔ حمزاوی ۲۔ اجہوری کی بھی تالیف ہے۔ (بحار: ۳۱،۳۰/۳۷ عدد نمبر ۵۱، ۷۵) اہل فن حضرات ان تمام اسرار و رموز سے اچھی طرح واقف ہیں اختصار کے پیش نظر صرف نمونے کے طور پر انھیں مذکورات پر اکتفا کی گئی۔

ان مشکلات و احتمالات سے نجات کے لئے ہم اپنی تالیفات میں مفصل طور پر آخر میں تمام مشخصات کو "فہرست منابع" میں ذکر کر دیتے ہیں مثلاً پہلے کتاب پھر مؤلف کا نام، مطبع، ناشر، سن طباعت وغیرہ وغیرہ۔

کتاب تحفہ کے قدیم نسخوں میں ہر معجزہ کے آغاز میں حاشیہ پر جلی قلم سے حوالہ موجود ہے لہٰذا ہم نے بھی معجزہ کے آخر میں اس طرح حوالے نقل کر دیئے ہیں (تحفۃ المجالس: مقصد... صفحہ... معجزہ نمبر...، بحوالہ یا بحوالہ ہائے...) مگر افسوس کہ بعض جگہ اصل کتاب ہی میں حاشیہ پر حوالہ مفقود ہے اور بعض جگہ غیر واضح ہے لہٰذا ہم بھی مجبوراً نقل نہ کر سکے۔

کتاب تحفہ کے مؤلف محترم نے فصل دوم میں فرمایا: ''ہم ہر معجزہ کا ایک حوالہ یا چند حوالے ابتدائے معجزات میں بیان کریں گے.'' مگر جدید نسخوں میں موجودہ ترقی یافتہ دور کے خلاف سرے سے حوالہ ہی غائب ہے اور کتابت کی بھی بے شمار غلطیاں ہیں جس کی وجہ سے متعدد قدیم نسخوں سے عربی و فارسی دونوں عبارتوں کی تطبیق کرنا پڑی اور اس پر بہت زیادہ وقت صرف ہوا فہرست منابع میں ان تمام نسخوں کا ذکر کر دیا گیا ہے. کتاب نمبر ۵۴ کے مؤلف بھی صاحبِ تحفۃ المجالس ہی ہیں کیونکہ معجزات حضرت امام محمد تقی علیہ السلام معجزہ نمبر ۳ میں بہترین حرز امام نہم کا حوالہ دیا کہ میں نے اسے کتاب نجاح میں نقل کیا ہے.

کتاب تحفۃ المجالس کے تمام منابع

۱۔ کافی: [ثقۃ الاسلام کلینیؒ]
۲۔ من لا یحضرہ الفقیہ: [شیخ صدوقؒ]
۳۔ تہذیب الاخبار: [شیخ ابو جعفر محمد بن حسن طوسیؒ]
۴۔ توحید: [شیخ صدوقؒ]
۵۔ عرض المجالس [عرض المحاسن]
۶۔ عیون اخبار الرضا علیہ السلام [شیخ صدوقؒ]
۷۔ اکمال الدین واتمام النعمۃ: [شیخ صدوقؒ]
۸۔ مجمع الروائق.
۹۔ امالی: [شیخ صدوقؒ و شیخ طوسیؒ]
۱۰۔ الوافی: [فیض کاشانیؒ]
۱۱۔ الخرائج: [راوندیؒ]
۱۲۔ کفایۃ المومنین.
۱۳۔ بصائر الدرجات: [صفارؒ]
۱۴۔ مناقب: شہر آشوبؒ.
۱۵۔ حدیقۃ الشیعہ: [منسوب بہ مقدس اردبیلیؒ]
۱۶۔ کشف الغمہ: [اربلیؒ]
۱۷۔ شواہد النبوۃ: [دہلوی]
۱۸۔ روضۃ الواعظین: [فتالؒ]
۱۹۔ دلائل النبوۃ: [محمد بن جریر بن رستم طبریؒ]
۲۰۔ امان الاخطار: [ابن طاؤسؒ]
۲۱۔ مہج [منہج] الدعوات: [ابن طاؤسؒ]
۲۲۔ فصول المہمۃ فی معرفۃ الائمۃ: شیخ نور الدین علی بن احمد مالکی وابن صباغ]
۲۳۔ سیر [بسر] الائمہ.
۲۴۔ کنز الغرائب.
۲۵۔ المناقب: ابو المؤید خوارزمی.
۲۶۔ نظم الدرر السبطین [السمطین: زرندی حنفی]
۲۷۔ سنن الجامع.
۲۸۔ الموالید [اہل البیت: ابن خشاب] (اعیان: ۳۲۳/۱)
۲۹۔ بشارۃ المصطفیٰ [لشیعۃ المرتضیٰ علیہ السلام: عماد الدین محمد بن ابی القاسم طبریؒ]
۳۰۔ المعارج.
۳۱۔ کامل الزیارۃ [الزیارات: جعفرؒ بن محمدؒ بن قولویہؒ]
۳۲۔ اعلام الوریٰ: [طبرسیؒ]
۳۳۔ مفتاح الفلاح: [شیخ بہائیؒ]
۳۴۔ عدۃ الداعی: [شیخ احمد بن فہدؒ]
۳۵۔ منہج التحقیق.
۳۶۔ بستان الکرام.

۳۷۔ربیع الابرار:[زمخشری]
۳۸۔ذریعۃ النجاح.
۳۹۔خصائص الائمہ(ع):[سید مرتضیٰ]
۴۰۔ابواب الجنان.
۴۱۔مصابیح القلوب.
۴۲۔راحۃ الارواح ومونس الاشباح.
۴۳۔قصص الانبیاء(ع)[راوندیؒ]
۴۴۔روضۃ الشہداء:[کاشفی]
۴۵۔جامع الاسرار.
۴۶۔الاربعین[من الاربعین عن الاربعین فی فضائل امیر المؤمنین (علیہ السلام)]:شیخ منتجب الدین ابن بابویہؒ]
۴۷۔آثار احمدی(ص).
۴۸۔الآل:ابن خالویہ.
۴۹۔الازہر.
۵۰۔غزوات اثنا عشر.
۵۱۔ولایۃ[ولایات] امیر المومنین(علیہ السلام).
۵۲۔تاریخ ابی حنیفہ دینوری.
۵۳۔منہج الناسکین.
۵۴۔نہج[نجاح] المہمات:[ابن تاج الدین حسن سلطان صاحبِ تحفۃ المجالس]
۵۵۔منہاج الابرار.
۵۶۔علم[عین] الیقین:[کاشانیؒ]
۵۷۔محجۃ البیضاء:[فیض کاشانیؒ]
۵۸۔بحار الانوار:[علامہ مجلسیؒ]
۵۹۔الارشاد:شیخ مفیدؒ.
۶۰۔الرجعۃ.
۶۱۔منتخب البصائر:حسن بن سلیمانؒ.
۶۲۔بہجۃ المناہج[المباہج]
۶۳۔جلاء العیون:[علامہ مجلسیؒ]
۶۴۔قرب الاسناد:[عبداللہ بن جعفر حمیریؒ]

کتاب اثبات الہداۃ کا اجمالی تعارف

حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے مرعشی نجفیؒ نے اس کتاب کے مفصل عربی مقدمہ میں فرمایا:''یہ کتاب ایک سو بیالیس (۱۴۲) کتب خاصہ سے بلاواسطہ اور پچاس (۵۰) کتب خاصہ سے بالواسطہ اور اسی طرح چوبیس (۲۴) کتب عامہ سے بلاواسطہ اور دوسو تیئیس (۲۲۳) کتب عامہ سے بالواسطہ تالیف کی گئی ہے یہ کتاب چند ابواب پر مشتمل ہے ہر باب میں کئی کئی فصلیں اور ہر فصل میں بہت سی حدیثیں ہیں ترتیب وتہذیب کے اعتبار سے یہ بہت اچھی ہے۔''(انتھیٰ ملخصاً)

حرف مترجمان:

کتاب اثبات میں نبوت خاصہ اور امامت ائمہ ہدیٰ علیہم السلام کے سلسلہ میں شیعہ وسنی سے بیس (۲۰) ہزار سے زیادہ احادیث موجود ہیں اس کے مؤلف (جناب شیخ حر عاملیؒ) علم حدیث واخبار میں تتبع کے سلسلہ میں نابغہ تھے جس کا اس کتاب کے مطالعہ سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے صاحبِ کتاب کی عادت ہے کہ دس (۱۰)

سطروں کی حدیث سے صرف دو (۲) سطریں اور پچاس (۵۰) بیتی قصیدہ سے صرف دس (۱۰) بیت بقدر حاجت نقل کرتے ہیں یہ کتاب ایک سو بانوے (۱۹۲) کتب خاصہ اور دو سو سینتالیس (۲۴۷) کتب عامہ اس طرح سے مجموعاً چار سو انتالیس (۴۳۹) کتابوں سے تالیف ہوئی ہے اور پینتیس (۳۵) ابواب پر مشتمل ہے۔ (ملخصاً)

مقدمۂ صاحبِ کتاب اثبات الہداۃ (جناب شیخ حر عاملیؒ):

چونکہ مجھ کو اس موضوع پر کوئی شافی و جامع کتاب نہ مل سکی نصوص و معجزات، مختلف کتابوں میں پراگندہ تھے ان کے بارے میں اطلاع حاصل کرنے والے کا بہت وقت لگتا لہٰذا میں نے یہ کتاب تالیف کی۔ (ص ۳) لا ثانی له فی فنه ولا نظیر له فی حسنه: اس فن میں اس کے جیسی کوئی دوسری کتاب نہیں اور یہ اتنی عمدہ ہے کہ اس کی کوئی نظیر نہیں ہے۔

جس حدیث کی جو مقدار، نص و معجزہ سے خالی تھی اسے نقل نہ کیا تاکہ اختصار کی رعایت ہو سکے احادیث مکرر کو ترک کیا صرف ان کے اسناد پر اکتفا کی لیکن کتب احادیث تکرار سے خالی نہیں ہیں اس تکرار کا سبب یا اختلافِ سند یا متن یا احتیاط یا نسیان و عدم استحضار ہے یعنی یہ کہ مؤلفین بھول گئے ہوتے ہیں کہ اس معجزہ و حدیث کو پہلے ذکر کر چکے ہیں۔

دشمنوں کے اقرار و اعتراف سے بڑھ کر کون سی حجت و دلیل ہو سکتی ہے!" و الفضل ما شهدت به الاعداء: فضیلت تو وہی ہے جس کی دشمن بھی گواہی دیں۔" آیا شیعۂ امامیہ کا مخالف ہمارے ائمہ (علیہم السلام) کے علاوہ دوسرے کے لئے نص یا اعجاز کا دعویٰ کر سکتا ہے؟

جو اُن کے پیشواؤں کی فضیلت میں روایات گڑھی گئی ہیں خود انھیں میں سے بعض ان کی مذمت پر بھی دلالت کرتی ہیں لیکن نص و اعجاز میں ان کی کوئی روایت نہیں ہے محققین ان کی اکثر روایات کے جعلی ہونے پر گواہ ہیں پس ایسی روایات سے ان کی فضیلت کا یقین ہونا تو در کنار گمان بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کے اسناد ضعیف ہیں۔

جو شخص شیعۂ امامیہ کی روایات نصوص و معجزات کو اس بنا پر قبول نہ کرے کہ شیعہ ان کے قائل و معترف ہیں تو وہ معجزاتِ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلہ میں بھی کسی مسلمان یہاں تک کہ قرآن کی بھی بات قبول نہ کرے قرآن میں بھی آپ کی نبوت پر نصوص موجود ہیں پس اگر کوئی ایسا کرے تو اس کا فساد واضح اور بطلان ظاہر ہے [اگر کوئی صرف اس لئے ان روایات کو نہ مانے کہ شیعہ ان کے قائل ہیں تو شیعہ ان نصوص و معجزات کے بھی قائل ہیں جو قرآن میں ہیں تو اسے قرآنی نصوص و معجزات کا بھی انکار کرنا پڑے گا تاکہ شیعہ کی مخالفت ہو سکے مگر ایسا کرنا

غلط ہے کیونکہ کوئی مسلمان، قرآن کا انکار نہیں کر سکتا لہٰذا اسے ان روایات کا بھی انکار نہیں کرنا چاہئے]۔

میں نے فریقین کی تمام روایات کو جمع نہیں کیا ہے کیونکہ وہ لاتعداد ہیں جب کہ بہت سی کتب روایات برباد ہوگئیں بہر حال میری پوری کتاب بلکہ آدھی بلکہ صرف دس (۱۰) ہی روایات، طالب بصیرت وہدایت کے لئے کافی ہیں اس کتاب میں اتنے نصوص ومعجزات، جمع کر دیئے ہیں کہ گننے والے نہ گن سکیں گے اور نہ تو دشمن انھیں رَد کر سکیں گے اس کو پڑھ کر کافر، اسلام اور مسلمان، ایمان لائے گا اور مومن کا یقین (اعتقاد) واذعان پختہ ہوگا اس کی تمام روایات متواتر ہیں، انتھٰی ملخصاً. (اثبات: ۱/۹، مقدمہ)

❁ کتاب اثبات الہداۃ کا سب سے مختصر معجزہ، اس کی تکرار کے چند نمونے:

"ومنھا ردّ الشمس علیه مرتین: ان سارے معجزات میں سے ایک معجزہ، سورج کا دومرتبہ پلٹنا ہے."

مؤلف محترم آقائے شیخ حر عاملیؒ نے اس کو متعدد مقامات پر فہرست وار بیان فرمایا ہے ملاحظہ ہو:

۱۔ اثبات: ۵/۲۴، ح ۳۴۱.

۲۔ اثبات: ۵/۵۸، ح ۴۲۷، بحوالہ صراط مستقیم: عاملیؒ.

۳۔ اثبات: ۵/۷۰، ح ۴۵۵، بحوالہ مناقب: شہر آشوبؒ، فصل ۵۸.

۴۔ اثبات: ۵/۸۹، ح ۵۰۳، بحوالہ تقریب المعارف: ابو الصلاح حلبیؒ.

یہ تکرار کا ایک نمونہ ہے مؤلف محترم نے اس کی وجہ پہلے ہی بیان کر دی ہے اور خلفاء کے فضائل پر مشتمل جو روایات گڑھی گئی ہیں ہم نے اپنی کتاب "حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام" میں اس سلسلہ میں تفصیل سے بحث کی ہے اور محققین اہل سنت کے نظریات کو دلیل کے طور پر پیش کیا ہے.

❁ مشہد مقدس میں چند علماء وذاکرین اور زائرین کی قبروں کا تذکرہ:

حقیر نے مشہد مقدس میں زیارت شاہ خراسان حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے دوران قبر شیخ حر عاملیؒ (صاحب اثبات الہداۃ اور وسائل الشیعہ) کی مکرر زیارت کی ہے تہ خانہ میں بہت عالیشان مقبرہ ہے وہاں نماز ظہرین سے پہلے روزانہ اردو جاننے والے زائرین کے لئے آستان قدس رضوی کی جانب سے مجلس عزا منعقد ہوتی ہے یہ ان کے لئے عظیم سعادت اور بے شمار اجر وثواب کا باعث ہے. ابھی حال ہی میں جو میں یکم رجب ۱۴۲۳ھ قمری میں مولا کی زیارت سے مشرف ہوا تو پتہ چلا کہ اب نماز مغربین کے بعد بھی ایک اور مجلس ہونے لگی ہے بہر حال دس (۱۰) دنوں قیام کے دوران ایک رات اس مجلس میں شرکت کی سعادت حاصل کی علامہ آیت اللہ جناب شیخ شبیر حسن نجفی

ہندی (آف کوپا گنج ضلع اعظم گڈھ۔ مئو) رضوان اللہ علیہ برابر، دن کی اِس مجلس سے خطاب فرماتے تھےاور مرحوم کی زندگی بھراس مجلس میں بڑی رونق رہی خداوند عالم، مغفرت کے ساتھ ان کے درجات بلند فرمائے موصوف کی قبر "صحن جمہوری"، بہشت ثامن الائمہ (ع) نمبر۳ میں ہے جس کا بلاک نمبر ۵۹ ہے یہ صحن، آستانہ مبارکہ کے سامنے واقع ہے سنگ مزار پر یہ عبارت کندہ ہے: "مرحوم حاج شیخ شبیر حسن نجفی ہندی فرزند غلام حسین ولادت: ۱۳۴۶ھ، ق. وفات: ۱۴۱۶ھ، ق." وہیں قریب بلاک نمبر ۲۷ میں ضریح مطہر کے پاس عاشور کے دن ظہر کے وقت "بم" حادثہ میں شہید ہونے والوں کی بھی قبریں ہیں. (اسی کتاب میں دیکھئے: معجزات امام رضا علیہ السلام باب ۱۰، معجزہ نمبر ۳۹)

نہایت مخلص ذاکر اہل بیت (علیہم السلام) جناب مظفر حسین طاہر جرولی لکھنوی (علیہ الرحمہ) کی بھی قبر صحن آزادی (صحن نو) بہشت ثامن الائمہ علیہ السلام نمبر (۱) میں تہ خانہ کے اندر حضرت امام رضا علیہ السلام کی قبر مطہر سے بہت قریب ہے جس کا بلاک نمبر ۱۴۳ ہے سنگ مزار پر یہ عبارت کندہ ہے: "خطیب الایمان، شیر ہندوستان مولانا سید مظفر حسین صاحب طاہر جرولیؒ، ولادت: ۳۱ر دسمبر ۱۹۲۹ء۔ وفات: یکم دسمبر ۱۹۸۷ء." سنا ہے مرحوم کو مولا کے جوار میں رہنے کی بڑی تمنا تھی آقا نے اپنے اس مہمان زائر کے دل سے نکلی ہوئی دعا قبول کرلی مومنین کرام ان قبروں کی زیارتوں سے غفلت نہ فرمائیں اور یہ باتیں صرف اس لئے لکھی جارہی ہیں کہ وہیں کے خاص خدّام بھی اکثر ان چیزوں سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں اسی شہر میں حرم مطہر رضوی سے کچھ فاصلہ پر قبر امین الاسلام طبرسیؒ (صاحبِ اعلام الوریٰ اور تفسیر مجمع البیان) کی بھی کئی بار زیارت کی ہے اور اسی طرح قم مقدسہ صحن حضرت معصومہ علیہا السلام میں قبر علامہ قطب الدین راوندیؒ (صاحبِ الخرائج والجرائح) کی بے شمار زیارت کی ہے ادھر سے گزرتے ہی گزرتے اور کبھی تھوڑا ٹھہر کر سورہ ہائے فاتحہ، اخلاص، قدر، آیت الکرسی اور صلوات وغیرہ پڑھ دیتا ہوں.

اہل بیت عصمت وطہارت (علیہم السلام) کے معجزات لکھنے والوں کے ساتھ یہ میری عقیدت وارادت ہے دوسرے علماء کے ساتھ بھی یہی عقیدت ہے خداوند عالم قبول فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمائے.

واقعاً ان علماء کا ہم سب پر بہت بڑا احسان وحق ہے ہم آرام سے بیٹھے لیٹے ہوئے گھروں اور لائبریریوں میں ان کی لکھی ہوئی کتابیں پڑھ لیتے ہیں جن کو انھوں نے بہت زحمتوں سے لکھا میں برابر قبورِ علماءؒ کی خود بھی زیارت کرتا ہوں اور زائرین ومسافرین کو بھی کراتا ہوں وہ بھی بہت خوش ہوتے ہیں.

جن کتابوں کے حوالوں سے ہم نے اِس کتاب میں معجزات کو نقل کیا ہے صرف ان کی ایک اجمالی فہرست بیان کی جارہی ہے طولانی فہرست کے لئے اصل کتاب اثبات الہداۃ کی طرف مراجعہ فرمائیں اس کی ہر جلد کے

آخر میں فہرست وار حوالے موجود ہیں اور کتاب نمبر (۱۳) عیون المعجزات جو سید مرتضیٰؒ کی طرف منسوب ہے بعض علماء انھیں کی تالیف بتاتے ہیں لیکن مدینۃ المعاجز کے جدید ایڈیشن میں صراحت کے ساتھ لکھا ہے: "یہ شیخ حسین بن عبدالوہاب کی تالیف ہے سید مرتضیٰؒ کی نہیں ہے۔" (مدینۃ المعاجز: ۱/۱۷۰، تحقیق: شیخ عزۃ اللہ مولائی ہمدانی) کتاب نمبر (۱۸) کا نام "مجالس" بھی ہے۔ (اثبات: ۳/۳۷۵، فصل ۷، ح ۲۱۱)

واضح رہے کہ کتاب اثبات الہداۃ بڑے (وزیری) سائز میں سات (۷) ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے ہر ایک جلد کے صفحات کی تعداد فہرست منابع میں ذکر کر دی گئی ہے تا کہ اصل مؤلف اور اسی کے ساتھ ساتھ اس کے فارسی مترجمین کی بھی زحمتوں کا اندازہ ہو سکے خداوند عالم سب کو جزائے خیر دے۔

کتاب اثبات الہداۃ کے چند منابع

۱۔ کافی: ثقۃ الاسلام محمدؒ بن یعقوبؒ کلینی۔
۲۔ بصائر الدرجات: شیخ ابو جعفر محمدؒ بن حسنؒ صفار۔
۳۔ قرب الاسناد: شیخ جلیل عبداللہؒ بن جعفرؒ۔
۴۔ اعلام الوریٰ باعلام الہدیٰ: ابو علی فضلؒ بن حسنؒ طبرسیؒ۔
۵۔ روضۃ الواعظین: محمدؒ بن احمدؒ فتال۔
۶۔ نہج البلاغہ: سید رضی محمدؒ بن حسینؒ موسوی۔
۷۔ مطالع الانوار: شیخ عبد علی قطیفیؒ۔
۸۔ احتجاج: شیخ ابو منصور احمدؒ بن علیؒ بن ابی طالبؒ طبرسی۔
۹۔ مجمع البیان: ابو علی فضلؒ بن حسنؒ طبرسی۔
۱۰۔ الخرائج والجرائح: ثقۃ جلیل سعیدؒ بن ہبۃ اللہؒ راوندی۔
۱۱۔ قصص الانبیاء: راوندیؒ مذکور۔
۱۲۔ تفسیر: منسوب بہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام۔
۱۳۔ عیون المعجزات: منسوب بہ سید مرتضیٰؒ۔
۱۴۔ روضہ فی الفضائل: حسینؒ بن حمدانؒ حضینی۔
۱۵۔ ہدایہ فی الفضائل: حضینیؒ مذکور۔
۱۶۔ مناقب فاطمہ (علیہا السلام) و ولدہا (ع): شیخ ابو جعفر محمدؒ بن جریرؒ طبری امامی۔
۱۷۔ امالی: شیخ ابو علی حسنؒ بن محمد حسنؒ طوسی۔
۱۸۔ امالی: رئیس المحدثین محمدؒ بن علیؒ بن حسینؒ بن بابویہ شیخ صدوق۔
۱۹۔ معانی الاخبار: شیخ صدوقؒ۔
۲۰۔ اکمال الدین: شیخ صدوقؒ۔
۲۱۔ خصال: شیخ صدوقؒ۔
۲۲۔ روضہ فی الفضائل: منسوب بہ شیخ صدوقؒ۔
۲۳۔ تحفۃ الطالب فی مناقب علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام: شیخ محمدؒ بن علیؒ عاملی شامی۔
۲۴۔ ارشاد: حسنؒ بن ابی الحسنؒ دیلمی۔
۲۵۔ خصائص الائمہ (علیہم السلام): سید مرتضیٰؒ۔
۲۶۔ کنز المطالب: سید ولیؒ بن نعمۃ اللہؒ حسینی حائری۔
۲۷۔ مشارق انوار الیقین فی حقائق اسرار امیر المومنین (علیہ السلام): رجب حافظ برسیؒ۔
۲۸۔ اختصاص: محمدؒ بن محمدؒ بن نعمانؒ شیخ مفید۔
۲۹۔ رجال: محمدؒ بن عمرؒ بن عبدالعزیزؒ کشی۔
۳۰۔ شرح ماۃ کلمۃ من امیر المومنین (علیہ السلام): شیخ میثم بن علیؒ بحرانی۔
۳۱۔ اثبات الوصیۃ لعلی (علیہ السلام): علیؒ بن حسینؒ مسعودی۔
۳۲۔ مجالس والاخبار: شیخ ابو جعفر محمدؒ بن حسنؒ طوسی۔
۳۳۔ دلائل الامامۃ: طبریؒ [محمدؒ بن جریرؒ بن رستمؒ]۔
۳۴۔ کشف الغمہ: علیؒ بن عیسیٰؒ بن ابی الفتح اربلی۔

۳۵۔ تتمہ فی تاریخ الائمہ (علیہم السلام): سید تاج الدین عاملیؒ.

۳۶۔ عیون الاخبار: شیخ صدوقؒ.

۳۷۔ مناقب: شیخ محمدؒ بن علیؒ بن شہر آشوبؒ مازندرانی.

۳۸۔ مجمع البحرین: سید ولیؒ بن سید نعمۃ اللہ حسینی.

۳۹۔ امان الاخطار: سید رضی الدین علیؒ بن موسیؒ بن طاؤسؒ.

۴۰۔ حدیقۃ الشیعہ: مولانا احمد مقدس اردبیلیؒ.

۴۱۔ تفسیر: محمدؒ بن مسعودؒ عیاشی.

۴۲۔ دلائل: حمیریؒ.

۴۳۔ خلاصہ: علامہ حلیؒ.

۴۴۔ غیبت: محمدؒ بن حسنؒ شیخ طوسی.

۴۵۔ غیبت: شیخ جلیل محمدؒ بن ابراہیم نعمانی.

۴۶۔ طب الائمہ (علیہم السلام): ابوعتابؒ.

۴۷۔ رسالہ نجوم: سیدؒ ابن طاؤسؒ.

۴۸۔ اثبات الرجعہ: ثقہ جلیل فضلؒ بن شاذانؒ.

۴۹۔ بحار الانوار: علامہ مجلسیؒ.

۵۰۔ صراط مستقیم: علیؒ بن یونسؒ عاملی.

۵۱۔ مہج الدعوات: سیدؒ ابن طاؤسؒ.

۵۲۔ مناقب: موفق بن احمد خوارزمی مالکی.

۵۳۔ مطالب السؤل فی مناقب آل الرسولؐ: کمال الدین محمد بن طلحہ شافعی.

۵۴۔ تفسیر کبیر (مفاتیح الغیب): امام فخر الدین رازی.

۵۵۔ شرح نہج البلاغہ: عزالدین عبدالحمید بن ابی الحدید معتزلی حنفی.

۵۶۔ اوائل: ابوہلال عسکری.

۵۷۔ نخب المناقب: ابن جبیر.

۵۸۔ فتح المطالب:

۵۹۔ تفسیر کشاف: زمخشری.

کتاب کرامات رضویہ کا اجمالی تعارف اور اس کے منابع:

صاحبِ کرامات رضویہ نے مقدمہ میں فرمایا: مجھ سے بعض احبائے روحانی واخلائے ایمانی نے فرمایا: آپ چونکہ قبر حضرت امام علی رضا (علیہ السلام) کے مجاور وخادم ہیں اور آپ نے ایک عرصۂ دراز تک ان امام بزرگوار (علیہ السلام) کے دربار فیض آثار میں زندگی بسر کی ہے لہٰذا آپ کے زمانہ میں حضرت رضا (علیہ السلام) سے جو کرامات ظاہر ہوئے آپ اور دیگر افراد کو ان کی اطلاع ہوئی انھیں جمع کر کے دوستوں کی خدمت میں پیش کریں تاکہ اپنے امام (علیہ السلام) کے سلسلہ میں لوگوں کی عقیدت ومعرفت زیادہ سے زیادہ ہو اور ہمارے مخالفین، منصفانہ مطالعہ کر کے مذہب جعفری کے معتقد ہوں وہ یہ سمجھ لیں کہ ہمارے سارے ائمہ علیہم السلام اَحۡيَآءٌ عِنۡدَ رَبِّهِمۡ يُرۡزَقُوۡنَ: اپنے رب کی بارگاہ میں زندہ ہیں، رزق پاتے ہیں. (آل عمران: ۱۶۹/۳).

ان کی حیات وممات یکساں ہے اگر چہ ان کو تلوار یا زہر سے شہید کر دیا گیا اور وہ بظاہر دنیا سے رحلت فرما گئے مگر اس کے باوجود بھی وہ حضرات سب کچھ دیکھتے اور سنتے ہیں بلکہ دلوں کے راز سے بھی واقف ہیں اپنے محبین اور متوسلین پر نظر لطف وکرم رکھتے ہیں، اعجاز کے ذریعہ، لاعلاج امراض کا علاج کرتے ہیں مشکلات کو حل کرتے ہیں.

میں نے دوستوں کی خواہش وتمنا پوری کی حضرت رضا (علیہ السلام) کے جو کرامات ہمارے زمانہ میں ظاہر ہوئے

میں اور بہت سے افراد اُن سے باخبر ہوئے ان کو جمع کیا اور ضمیمہ کے طور پر جو کرامات ہم سے پہلے ظاہر ہو چکے تھے انھیں بھی کتب معتبرہ سے نقل و درج کر دیا اور اس مجموعہ کا نام "کرامات رضویہ" رکھا امید ہے کہ امام علیہ السلام میرے اس ہدیہ کو اپنے لطف عمیم سے قبول فرمائیں گے۔

حضرت رضا علیہ السلام کے دوستوں سے میری التماس ہے کہ حقیر کو حیات و ممات میں دعائے خیر سے یاد فرمائیں اگر اس میں غلطی واشتباہ دیکھیں تو چشم پوشی و اصلاح فرمائیں۔

مخفی نہ رہے کہ حضرت رضا علیہ السلام کے مجاورین و زائرین بلکہ جو لوگ قبر شریف سے دور ہیں ان کے متعلق حضرت کے الطاف جلیہ و خفیہ و مرحمت ہائے ظاہریہ و باطنیہ اور معنویہ **لا تُعَد و لا تُحصٰی**: بہت زیادہ، شمار و احصا کے باہر ہیں۔ شب و روز مسلسل آنحضرت کی نظر لطف اپنے دوستوں پر ہوتی ہے، دعائیں قبول ہوتی ہیں، مرادیں پوری ہوتی ہیں مگر ہم کو ان کی اطلاع بھی نہیں ہو پاتی حقیر نے اپنے دوستوں سے حضرت کے لطف و کرم کے اتنے زیادہ واقعات سنے ہیں کہ اگر ان سارے واقعات کو لکھا جائے تو کئی کتابیں تیار ہو جائیں گی ہم یہاں پر صرف وہ کرامات درج کر رہے ہیں جو آشکار ہو گئے اور سب لوگ ان سے باخبر ہو گئے۔ (کرامات رضویہ: ۱/۳، ۵)

❀ **اعتذار مؤلف کرامات**: اگرچہ یہ کتاب مصائب، نوحہ و مرثیہ کی نہیں ہے لیکن دوستوں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ جہاں پر مناسب ہو مصائب کا ربط دے دیا جائے لہٰذا میں نے ان کے حکم کی تعمیل کی **وَ الْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ**: اچھے لوگ عذر قبول کر لیتے ہیں۔

یہ کتاب معنیٔ معجزہ کے سلسلہ میں ایک اہم مقدمہ اور بارہ (۱۲) فصلوں پر مشتمل ہے جس کی ترتیب یہ ہے:

فصل اوّل: ولادت حضرت امام علی رضا علیہ السلام تا شہادت مختصراً صفحہ ۳۷ تا ۷۷ مناسبت سے مؤلف نے خود اپنے اور دیگر شعراء کے عربی و فارسی میں مفصل اشعار بھی نقل کئے اور خواجہ اباصلتؒ کے بھی حالات زندگی بیان کئے۔

فصل دوم: ہمارے زمانہ کے بعض وہ کرامات جن کی تاریخ معین ہے انھیں کتاب آیات الرضویہ سے نقل کیا گیا ہے۔ اس کے مؤلف نے ان افراد یا ان کے اعزاء و اقرباء سے تمام زحمتوں کے ساتھ ملاقات کی جن کو شفا ملی اور واقعات کی پوری تحقیق کی انھیں تاریخ کے ساتھ لکھا وہ ہیں جناب صدیق محترم و ثقۂ معظم حاج سید اسماعیل معروف بہ حمیری نجل مرحوم سید محمد خراسانیؒ جو مشہد مقدس کے ذاکرین میں شمار ہوتے تھے ۲۶ محرم ۱۳۶۶ھ قمری میں ان کی وفات ہوئی ان کرامات کی تعداد گیارہ (۱۱) ہے۔

فصل سوم: ہمارے زمانہ کے بعض وہ کرامات جو آیات الرضویہ کے علاوہ دوسری کتابوں سے نقل کئے گئے۔

فصل چہارم: بعض ایسے معجزات جو تقریباً دوسو (۲۰۰) سال پہلے ظاہر ہوئے۔ یہ فصل بتیس (۳۲) کرامات پر مشتمل ہے جن کو ہم نے کتاب تحفۃ الرضویہ: شیخ جلیل ملا نوروز علی معروف بہ فاضل بسطامی نجل محمد باقر بسطامیؒ سے نقل کیا ہے اور مذکورہ کتاب میں کتاب وسیلۃ الرضوان: سید جلیل شمس الدین محمد بن سید محمد بدیع بن ابی طالب رضویؒ معاصر شیخ حر عاملیؒ کے حوالہ سے معجزات منقول ہیں چونکہ ہمارے پاس وسیلۃ الرضوان موجود نہیں لہٰذا تحفۃ الرضویہ سے نقل کر رہے ہیں۔ صاحبِ وسیلہ ۱۱۳۶ھ تک زندہ رہے جیسا کہ مطلع الشمس میں فرمایا ہے۔

جناب شمس الدین کو جب کسی معجزہ کی ضرورت پڑتی تھی تو اس کی تحقیق کر کے لکھ لیتے تھے یہ خُدام کے رئیس تھے ان کی دو اور بھی کتابیں ہیں: ۱۔ حبل المتین در معجزات حضرت امیر المومنین (علیہ السلام) ۲۔ تزئین المجالس جیسا کہ دارالسلام: محدث نوریؒ میں ہے۔ ظاہراً محدث نوریؒ نے بھی خواب سے متعلق ان بعض کرامات کو وسیلۃ الرضوان سے تحفۃ الرضویہ کے حوالہ سے نقل فرمایا ہے۔ صاحبِ تحفہ کی ۱۳۰۹ھ میں مشہد مقدس میں وفات ہوئی اور قبر شیخ طبرسیؒ کے قریب قبرستان قتل گاہ میں دفن ہوئے۔ واضح رہے کہ ہم نے واقعات کو مختصر کر کے سادہ زبان میں نقل کیا چونکہ ان میں گیارہ (۱۱) کرامات کی تاریخ معین تھی لہٰذا ان کو مقدم کیا۔

فصل پنجم: ایسے معجزات و کرامات جو متعدد کتابوں سے نقل کئے گئے۔

فصل ششم: جو معجزات شیخ صدوقؒ کی کتاب شریف عیون اخبار الرِضا (علیہ السلام) سے نقل کئے گئے اور وہ قبر مطہر سے ظاہر ہوئے دس (۱۰) عدد ہیں بحار کی بارہویں جلد میں بھی عیون ہی کے حوالہ سے یہ منقول ہیں۔ [یہ معجزات عیون کی دوسری جلد کے آخری باب (۶۹) میں مذکور ہیں اور یہ باب تیرہ (۱۳) کرامات پر مشتمل ہے]۔

فصل ہفتم: زائرین پر حضرت کی نظر لطف و کرم کے چند نمونے وحکایات۔

فصل ہشتم: حضرت کے جوار میں دفن ہونے والے مُردوں پر ان کی عنایات کے چند خواب۔

فصل نہم: آنحضرت کی زیارت کی فضیلت کے متعلق چند روایات۔

فصل دہم: وہ احادیث جو فضیلت زیارت کے علاوہ تصریح شہادت بھی کرتی ہیں۔

فصل یازدہم: آداب زیارت اور حرم مطہر کے اندر بجالانے والے اعمال واذکار۔

فصل دوازدہم: دو (۲) شاعر اہل بیت علیہم السلام دعبلؒ اور ابونواسؒ کے حالات زندگی امام (علیہ السلام) کی خدمت میں ان کا اشعار پڑھنا اور صلہ پانا۔

خاتمہ: حضرت ہادی (امام علی نقی) (علیہ السلام) کے زمانہ میں امام رِضا (علیہ السلام) کے ایک زائر کی داستان۔

فهرست منابع

۵۰۔قرآن مجید: مولانا حافظ فرمان علی صاحب مرحوم (رضوان اللہ علیہ) ممتاز الافاضل جامعۂ ناظمیہ لکھنؤ، نظامی پریس لکھنؤ ہندوستان ۱۹۸۰ء۔

۵۱۔قرآن مجید: ترجمہ وتفسیر علامہ سید ذیشان حیدر جوادی (رضوان اللہ علیہ) پیشکش: الحاج قمر عباس (شارجہ) طبع جون ۱۹۹۹ء۔

﴿الف﴾

۱۔اثبات الهُداة بالنصوص و المعجزات (جلد ۱): عالم نحریر ومحدث خبیر محمدؒ بن حسنؒ معروف بہ شیخ حر عاملیؒ، باشرح وترجمۂ فارسی۔ مترجمان: شیخ محمد نصر اللہی وشیخ احمد جنتی، مصحح: سید ہاشم رسولی محلاتیؒ، مطبع علمیہ قم ایران۔(تاریخ تصحیح: شعبان ۱۳۷۸ھ،ق، قطع وزیری ۶۱۷ صفحات)

۲۔اثبات الهُداة بالنصوص و المعجزات (جلد ۲):...(تاریخ تصحیح ذیقعدہ ۱۳۷۸ھ،ق، قطع وزیری ۵۷۲ صفحات)

۳۔اثبات الهُداة بالنصوص و المعجزات (جلد ۳):...(تاریخ تصحیح جمادی الثانیہ ۱۳۷۹ھ،ق، قطع وزیری ۶۹۹ صفحات)

۴۔اثبات الهُداة بالنصوص و المعجزات (جلد ۴):...(تاریخ تصحیح جمادی الاولیٰ ۱۳۷۹ھ،ق، قطع وزیری ۶۰۶ صفحات)

۵۔اثبات الهُداة بالنصوص و المعجزات (جلد ۵):...(تاریخ تصحیح شعبان ۱۳۷۹ھ،ق، قطع وزیری ۵۹۱ صفحات)

۶۔اثبات الهُداة بالنصوص و المعجزات (جلد ۶):...(تاریخ تصحیح ذی الحجہ ۱۳۷۹ھ،ق، قطع وزیری ۴۶۵ صفحات)

۷۔اثبات الهُداة بالنصوص و المعجزات (جلد ۷):...(تاریخ تصحیح جمادی الاولیٰ ۱۳۸۰ھ،ق، قطع وزیری ۵۰۷ صفحات)

۸۔اخبار الطوال: ابوحنیفہ احمد بن داؤد دینوری، بغداد عراق، شوال ۱۰۶۱ھ،ق۔

۹۔اخلاص وانفاق: شہید دستغیب شیرازیؒ۔

۱۰۔اعیان الشیعہ (جلد ۱): سید محسن عاملیؒ۔

۱۱۔الالٰهیات علیٰ هدی الکتاب و السنة و العقل: محاضرات آیت اللہ شیخ جعفر سبحانی دام ظلہ، بقلم: شیخ حسن محمد مکی عاملی، مؤسسۂ امام صادق علیہ السلام قم ایران، طبع چہارم ۱۴۱۷ھ،ق۔

﴿ب﴾

۱۲۔بحار الانوار: علامہ محمد باقر مجلسیؒ، مؤسسۃ الوفاء بیروت لبنان، طبع دوم ۱۳۷۹ھ،ش۔

﴿ت﴾

۱۳۔تاسیس الشیعة الکرام لعلوم الاسلام: المرجع الدینی الاکبر آیت اللہ سید حسن صدرؒ ابن علامہ سید ابوالحسن شریف ہادیؒ۔ دار الرائد عربی بیروت لبنان، ۱۴۰۱ھ،ق، ۱۹۸۱ء، قطع وزیری۔

۱۴۔تحفۃ المجالس (۱): مرحوم ابن تاج الدین حسن سلطان محمدؒ: (کتب خانۂ آیت اللہ آقائے گلپائگانی، مصور، سنگی، بغیر مطبع وصفحہ نمبر، ایران، ربیع الاخریٰ ۱۲۷۳ھ،ق)

۱۵۔تحفۃ المجالس (۲): مرحوم ابن تاج الدین حسن سلطان محمدؒ: (کتب خانۂ مدرسۂ فیضیہ ۱۲۷۳ھ،ق، ایران۔

۱۶۔تحفۃ المجالس (۳): مرحوم ابن تاج الدین حسن سلطان محمدؒ: (کتب خانۂ آقائے گلپائگانی، غیر مصور، سنگی، بغیر مطبع وبغیر صفحہ نمبر، طہران

ایران ۱۲۷۶ھ،ق)

۱۷۔تحفۃ المجالس (۴): مرحوم ابن تاج الدین حسن سلطان محمدؒ: (کتب خانہ مرعشیؒ، مصور، سنگی، بغیر صفحہ نمبر و مطبع و تاریخ و وقف، ایران، ربیع الاوّل ۱۲۷۶ھ،ق)

۱۸۔تحفۃ المجالس (۵): مرحوم ابن تاج الدین حسن سلطان محمدؒ: (کتب خانہ مرعشیؒ، غیر مصور، سنگی، بغیر ذکر مطبع، ایران، شعبان ۱۲۹۷ھ،ق)

۱۹۔تحفۃ المجالس (۶): مرحوم ابن تاج الدین حسن سلطان محمدؒ: انتشارات محمد حسن علمی مشہد بست علیا کتابفروشی دانش، ایران، کتب خانہ آستانہ مقدسہ حضرت معصومہ (علیہا السلام) مصور، وزیری، بغیر تاریخ، اہداء از طرف آقائے بروجردیؒ ۱۳۷۸ھ،ق)

۲۰۔تحفۃ المجالس (۷): مرحوم ابن تاج الدین حسن سلطان محمدؒ: انتشارات کتابچی خیابان پامنار، ایران، وزیری ۴۲۴ صفحات، طبع چہارم زمستان ۱۳۷۳ھ،ش.

۲۱۔ترجمہ وشرح تجرید الاعتقاد: حضرت آیت اللہ شیخ ابوالحسن شعرانیؒ، اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۱ھ،ش.

۲۲۔تفسیر نمونہ (ج ۱): زیر نظر استاد محقق حضرت آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ العالی، باہمکاری: جمعے از نویسندگان. دار الکتب الاسلامیہ تہران بازار سلطانی، ایران طبع ۲۵ پائیز ۱۳۶۹ھ،ش.

۲۳۔تفسیر نمونہ (ج ۲)... طبع ۲۶، بہار ۱۳۷۳ھ،ش.

۲۴۔تفسیر نمونہ (ج ۸): طبع (۱۱) ۱۳۶۹ھ،ش.

۲۵۔تفسیر نمونہ (ج ۱۳)... طبع ۵، پائیز ۱۳۶۸ھ،ش.

۲۶۔تفسیر نمونہ (ج ۲۳)...

۲۷۔تفسیر نمونہ (ج ۲۷)... چاپخانہ مدرسۂ امام امیر المومنین (علیہ السلام) قم، طبع آذر ماہ ۱۳۶۶ھ،ش.
(بغیر ذکر نوبت طبع)

۲۸۔توضیح المسائل: حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ العالی. مُترجم اردو: حجۃ الاسلام مرحوم حاج شیخ روشن علی (خان) نجفیؒ (ہندی) ناشر: مدرسۂ امام علی ابن ابیطالبؑ قم ایران، طبع دوم ۱۴۲۰ھ،ق.

۲۹۔توضیح المسائل (فارسی): حضرت آیت اللہ العظمیٰ آقائے ناصر مکارم شیرازی دام ظلہ العالی. ناشر: مدرسۂ امام علی ابن ابیطالبؑ قم ایران، طبع ۳۷، ۱۳۸۰ھ،ش.

﴿ج﴾

۳۰۔جامع الاخبار: طبع لکھنؤ ہندوستان.

۳۱۔جلوہ ہائے اعجاز معصومین (علیہم السلام): (ترجمۂ خرائج: راوندیؒ): مترجم: غلام حسن محرّمی، چاپخانہ دفتر انتشارات اسلامی ایران، طبع اوّل تابستان ۱۳۷۶ھ،ش (۸۴۴ص).

﴿چ﴾

۳۲۔چودہ ستارے (مع اضافہ): فخر العلماء الحاج علامہ سید نجم الحسن صاحب قبلہ کرارویؒ (پشاور) امامیہ کتب خانہ مغل حویلی اندرون موچی دروازہ لاہور نمبر ۸ پاکستان (بغیر تاریخ "پیش لفظ ۱۵ر شعبان ۱۳۹۳ھ"، وزیری ۶۰۸ص)

﴿ح﴾

۳۳۔حسنُ اللغات جامع: (فارسی۔اردو) پبلیشر: علی حسن اورینٹل بک سوسائٹی۔لاہور پاکستان (قطع وزیری، اردو (پاکستانی) لائبریری نیروگاہ قم مقدسہ)

﴿خ﴾

۳۴۔الخرائج والجرائح: علامہ قطب الدین راوندیؒ.

﴿د﴾

۳۵۔دار الشفائے رضوی، چہل داستان واقعی از شفا یافتگان حرم دوست. گردآورندہ: دفتر تحقیقات وانتشارات محب. مشہد مقدس ایران. طبع اوّل، بہار۱۳۷۷ھ،ش (قطع رقعی ۳۰۲ صفحات)

﴿ر﴾

۳۶۔ریاض الانس یا گلہائے ارغوان (جلد اوّل): عالم زاہد علامہ سید علی اکبر حسینی کاشانی، انتشارات موسسۂ دار الکتاب قم ایران، طبع دوم ۱۳۸۵ھ ق (وزیری ۴۹۹ص).

﴿ز﴾

۳۷۔زندگانیٔ امام ہشتم علی بن موسی الرضا علیہ السلام: (بانضمام کرامات ومعجزات وفضائل وفاجعۂ عاشورائے رضوی): علی اصغر عطائی خراسانی، انتشارات شہداء الفضیلۃ مشہد مقدس ایران، طبع اول زمستان ۱۳۷۸ھ، شمسی. (قطع وزیری ۴۱۶ صفحات)

﴿س﴾

۳۸۔سرمایۂ سعادت ونجات: محمد تقی مقدم. انتشارات مقدم مشہد مقدس ایران.

۳۹۔سیرت فاطمہ زہراء (علیہا السلام): آغا سلطان دہلویؒ.

﴿ش﴾

۴۰۔شرح کشف المراد: علی محمدی دام ظلہ، انتشارات دار الفکر خیابان ارم قم ایران، طبع سوم ۱۳۷۶ھ،ش.

﴿ص﴾

۴۱۔الصراط المستقیم الیٰ مستحقی التقدیم: علامہ متکلم شیخ زین الدین ابو محمد علی بن یونس عاملی نباطی بیاضیؒ، با تصحیح تحقیق وتعلیق: محمد باقر بہبودی؛ ترجمۂ مؤلف از قلم آقا بزرگ تہرانی، مکتبۃ المرتضویہ، مطبع حیدری (بغیر تاریخ)

﴿ع﴾

۴۲۔عیون اخبار الرضا علیہ السلام (ج ۲): ابو جعفر محمد بن علی بن بابویہ قمی (شیخ صدوقؒ) بیروت لبنان ۱۹۸۴ء.

﴿ف﴾

۴۳۔فاطمۃ الزہراء (علیہا السلام) از ولادت تا شہادت (ترجمۂ فاطمۃ من المہد الی اللحد: آیت اللہ سید محمد کاظم قزوینی): علی کرمی نشر مرتضٰی قم ایران. با تجدید نظر واضافات. مجلد قطع وزیری. طبع اوّل پائیز ۱۳۷۵ھ.ش

۴۴۔فاکہۃ النظر فاء یا کشکول ابن العلم (جلد ۱): خطیب حاج شیخ علی محمد دزفولی (اہوازی) کتاب فروشی جعفری مشہد مقدس ایران، طبع اول بہار ۱۳۶۱ھ،ش (قطع وزیری ۵۳۶ صفحات)

۴۵۔ فرہنگ جدید (عربی۔فارسی) ترجمۂ منجد الطلاب: فواد افرام بستانی (رئیس دانشگاہ (لبنان) مترجم فارسی: محمد۔م، انتشارت اسلامی تہران ایران، طبع اوّل ۱۳۶۰ھ،ش (یہ طبع دوم ہے جس کی تاریخ نہیں ہے)

۴۶۔ فرہنگ عمید (۱۔۲): حسن عمید، مؤسسۂ انتشارات امیر کبیر تہران ایران طبع پنجم ۱۳۶۳ھ،ش.

۴۷۔ فرہنگ فارسی: ڈاکٹر محمد معین، انتشارت امیر کبیر تہران ایران، طبع یازدہم ۱۳۷۶ھ،ش.

۴۸۔ فیروز اللغات: مولوی فیروز الدین، کتب خانہ حمیدیہ ۳۴۳ گڑھیا اسٹریٹ جامع مسجد دہلی نمبر ۶ ہندوستان، طبع چہارم ۱۹۸۷ء (رقعی، یک جلدی).

۴۹۔ فیروز اللغات: مولوی فیروز الدین، ناشر: فیروز اینڈ سنز پرائیویٹ لمیٹڈ، طبع پاکستان (قطع وزیری، دوجلدی)

﴿ق﴾

۵۰۔۵۱۔ (ان دونوں قرآن کے مشخصات بالکل شروع میں ہیں)

۵۲۔ قلم یا کشکول: محمد مردانی (دراحوالات حسن بصری، شاہ نعمت اللہ ولی، معروف کرخی) ناشر: مؤلف، چاپخانہ سپہر قم ایران ۱۳۸۳ھ شمسی، (جیبی ۹۶ص)

﴿ک﴾

۵۳۔ کرامات رضویہ (ج۱): ثقۃ الاسلام آقائے حاج شیخ علی اکبر مروج الاسلام، چاپخانہ خراسان مشہد مقدس ایران، ۱۰ ررجب ۱۳۸۴ھ،ق.

۵۴۔ کرامات الرضویہ (معجزات علی بن موسیٰ الرضاؑ بعد از شہادت): حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ علی میر خلف زادہ، ناشر: نصائح خیابان ارم، پاساژ قدس قم ایران، طبع اوّل تابستان ۱۳۷۶ھ،ش (قطع رقعی ۲۸۰ صفحات).

۵۵۔ کرامات الفاطمیہ: شیخ علی میر خلف زادہ، انتشارات مہدی یار قم ایران، طبع اول ۱۳۷۹ھ،ش.

﴿گ﴾

۵۶۔ گفتار دلنشین: آیت اللہ اشتہاردیؒ مُترجم استاد محترم الحاج عالی جناب مولانا روشن علی خانؒ صاحب قبلہ مرحوم.

۵۷۔ گلزار اکبری ولالہ زار منبری: حاج شیخ علی اکبر نہاوندیؒ.

﴿ل﴾

۵۸۔ لغات کشوری: جامع الکمالات مولوی سید تصدق حسینؒ صاحب رضوی، نولکشور پریس لکھنؤ ہندوستان، ایڈیشن نمبر ۲۲، ۱۹۸۱ء.

۵۹۔ لغت نامہ: علی اکبر دہخداؒ، دانشگاہ تہران، ایران ۱۳۳۸.

﴿م﴾

۶۰۔ مخزن الادویہ: میر محمد حسین خان عقیلی علویؒ، ایران ۱۲۷۷ھ،ق.

۶۱۔ مدینۃ المعاجز (ج۱): سید ہاشم بحرانیؒ. تحقیق: شیخ عزۃ اللہ مولائی ہمدانی.

۶۲۔ المستطرفات (از ہر باغے گلے واز ہر زرے سبلے): سید ابراہیم میانجی (خرد مند) انتشارات مرتضیٰ قم ایران، طبع اول ۱۳۷۴ھ،ش (قطع وزیری ۸۲۴ صفحات)

۶۳۔ معجزہ: ڈاکٹر محسن شفائی، ناشر: خود مؤلف، چاپخانہ حیدری قزوین ایران، طبع اوّل ۱۳۶۹.

۶۴۔ معجزہ چرا ودر کجا؟: ہیئت تحریریہ مؤسسۂ اصول دین (مؤسسۂ در راہ حق) قم ایران، طبع سوم اسفند ماہ ۱۳۵۸ھ،ش.

۶۵۔ معجزہ چیست؟ پروفیسر لطفی لونیان (دورۂ سیم، جزوۂ ششم) چاپخانہ بروخیم تہران ایران ۱۳۲۰۔۱۹۴۱ء.

۶۶۔معجزات وکرامات ائمہؑ اطہار علیہم السلام: سید العلماء والمجتہدین میرزا ہادی حسینی خراسانی حائریؒ، انتشارات کتاب فروشی داوری قم ایران، طبع اوّل ۱۴۱۷ھ،ق۔

۶۷۔المعجم المفہرس لالفاظ القرآن الکریم: محمد فواد عبد الباقی، انتشارات اسلامی تہران ایران طبع دوم ۱۳۷۴ھ،ق۔

۶۸۔مفاتیح الجنان(ا): ثقۃ المحدثین حاج شیخ عباس قمیؒ، دفتر نشر فرہنگ اسلامی تہران ایران، طبع دوم ۱۳۶۹ھ،ش۔

۶۹۔مناقب: ابن شہر آشوبؒ، مؤسسۂ انتشارات علامہ قم ایران (بغیر تاریخ)

۷۰۔منتخب میزان الحکمۃ: آقائے محمد رے شہری دام ظلہ العالی تلخیص: سید حمید حسینی۔ناشر: دار الحدیث خیابان آیت اللہ مرعشی نجفیؒ قم ایران، طبع اوّل ۱۴۲۲ھ۔ق۔

۷۱۔منتہی الآمال: محدث قمیؒ، طبع ایران۔

۷۲۔المنجد (عربی): لویس معلوف، (نشر پرتو) انتشارات اسماعیلیان قم ایران، طبع سوم بہمن ماہ ۱۳۷۱ھ،ش۔

۷۳۔المنجد فی اللغۃ: لویس معلوف (عربی۔اردو) دار الاشاعت کراچی پاکستان، جولائی ۱۹۷۵ء۔

﴿ن﴾

۷۴۔ناسخ التواریخ: علامہ سپہر کاشانیؒ، مطبوعہ ایران۔

۷۵۔النافع یوم الحشر فی شرح باب حادی عشر: فاضل مقدادؒ، انتشارات مصطفوی قم ایران (بغیر تاریخ طبع ووقف)۔

۷۶۔نسیم اللغات (جدید، اردو): مرتبین: سید مرتضیٰ حسین فاضل لکھنویؒ، سید قائم رضا نسیم امروہویؒ، آغا محمد باقر نبیرۂ آزاد، ناشرین: شیخ غلام علی اینڈ سنز، پبلشرز ادبی مارکیٹ چوک انارکلی لاہور پاکستان، اشاعت ہفتم ۱۹۸۱ء۔

۷۷۔نقوش عصمت: علامہ سید ذیشان حیدر جوادیؒ، ناشر: تنظیم المکاتب گولہ گنج لکھنؤ نمبر ۶۸۔یو،پی، انڈیا، اکتوبر ۱۹۹۲ء۔

﴿ی﴾

۷۸۔ینابیع المعاجز واصول الدلائل: العلم العلامہ السید ہاشمؒ بن سلیمان البحرانیؒ۔ باتحقیق: فارس حسّون کریم، مؤسسۃ المعارف الاسلامیہ قم ایران ۱۴۱۶ھ،ق۔

✿ بعد میں اضافہ ہوا: ۷۹۔کشکول جوانان: کاظم مقدم، تولید وپخش: ارزشمند، قم خیابان شہداء کوچہ ۲۳، پلاک ۱۸، تابستان ۱۳۸۵ھ.ش، رقعی ۲۷۲ص۔ (یہ کتاب ''تمرین ویراستاری: محمد کاظم قدمی قمی'' کے ساتھ شائع ہوئی ہے)۔

....

کمپوزنگ: ۱۵رمحرم ۱۴۲۲ھ تا ۲رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۲ھ، دوشنبہ قم مقدسہ جمہوری اسلامی ایران۔

اڑنے کے بعد دوبارہ یکم جمادی الثانیہ ۱۴۲۲ھ سے ۱۰رجب ۱۴۲۲ھ تک لکھا گیا۔

تصحیح: ۱۸ربیع الاوّل ۱۴۲۳ھ بروز جمعہ تا ۲۹رجمادی الاولیٰ ۱۴۲۳ھ بروز شنبہ۔

آخری تصحیح وترتیب: ۲۸رذی الحجہ ۱۴۲۹ھ تا ۲۹رمحرم ۱۴۳۰ھ قم۔

الحمد للہ
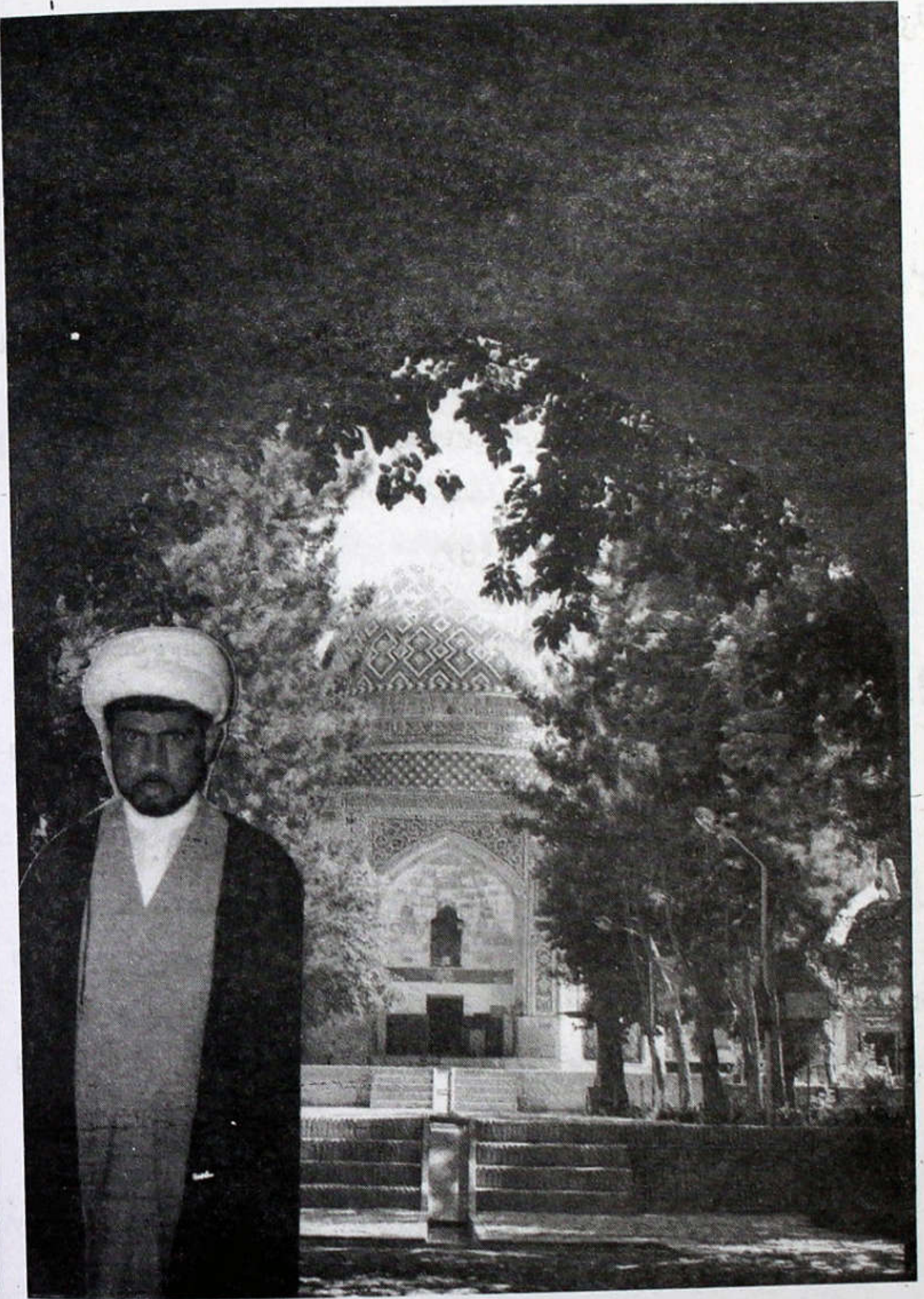
ایران کے شہر نیشاپور میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام کی قدمگاہ، ایک عالیشان زیارتگاہ ہے جہاں ہر وقت زائرین موجود ہوتے ہیں یہ روضۂ مبارک کا بیرونی حصہ ہے۔

(عکس مؤلف)

آثار قدم امام رضا علیہ السلام

پتھر کے اوپر حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے دونوں پاہائے مبارک کے نشان جو دیوار پر نصب ہیں اب انقلاب اسلامی کی برکت سے اسے سونے کی بہترین خوبصورت جالیوں سے گھیر دیا گیا ہے۔

نیچے حضرت کے معجزہ سے جو چشمہ پھوٹا تھا وہ آج تک باقی ہے لوگ تبرک کے طور پر شفا کے لئے اس کا پانی لاتے ہیں مولا کے دوستوں کو پلاتے ہیں اور مریض شفا پاتے ہیں۔

مؤلف کے دیگر آثار

(مطبوعہ کتابیں)

۱۔**الف**: (مختصر) الباقیات الصالحات : ناشرین ومعاونین: مومنین مبارک پور (رقعی ۱۱۰ص، ماہ رمضان ۱۴۱۷ھ قیمت: فی سبیل اللہ) **ب**: مطبوعہ دہلی بنام "تحفۃ العابدین" (۱۱۰ص بغیر تاریخ) **ج**: مطبوعہ بنارس مع اضافات (۱۳۶ص بغیر تاریخ) **د**: مطبوعہ دہلی برائے ایصال ثواب شیرین بانو متوفی ۱۹ر رمضان ۱۴۲۸ھ (۱۱۰ص ۱۴۲۹ھ) **ہ**: (مکمل) الباقیات الصالحات: مطبوعہ لکھنؤ عباس بک ایجنسی رقعی ۴۱۶ص ۱۴۲۳ھ قیمت: ۸۰ روپے) **و**: کراچی پاکستان (جمادی الاولیٰ ۱۴۲۵ھ، رقعی ۴۲۰ صفحات) **ز**: ناشر: عباس بک ایجنسی لکھنؤ (رقعی ۴۶۴ صفحہ شعبان ۱۴۲۷ھ قیمت: ۸۰ روپے) اب تک ۷ر مرتبہ چھپ چکی ہے۔ **ح**: (منتخب) الباقیات الصالحات: ناشر: اظہری کتب خانہ۔ (رقعی ۲۰۸ص، محرم ۱۴۳۰ھ)

۲۔**الف**: آثار وفوائد زیارت عاشورا، سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام ناشر: عباس بک ایجنسی درگاہ عالیہ حضرت عباس علیہ السلام رستم نگر لکھنؤ ۳ ہندوستان۔ (رقعی ۲۰۸ صفحہ، محرم ۱۴۲۳ھ قیمت: ۶۰ روپے) **ب**: رحمۃ اللہ بک ایجنسی کراچی پاکستان۔

۳۔ترجمہ، تجزیہ وترکیب جدولی (پارہ نمبر ۳۰ کا ترجمہ وتفسیر) تالیف: استاد حمید محمدی دام ظلہ، ناشر: انصاریان قم ایران (وزیری ۲۹۶ صفحہ ۱۴۲۲ھ)

۴۔آداب وفضائل زیارت حضرت امام حسین علیہ السلام مطبوعہ لکھنؤ ہندوستان (رقعی ۷۶ص ۱۴۲۴ھ قیمت: ۳۵ روپے)۔

۵۔**الف**: معجزات وکرامات حضرت امام علی رضا علیہ السلام ناشر: عباس بک ایجنسی لکھنؤ ہندوستان (رقعی ۳۰۴ صفحہ ۱۴۲۴ھ قیمت: ۶۰ روپے) **ب**: رحمۃ اللہ بک ایجنسی کراچی پاکستان۔

۶۔اعمال عاشورا، زیارت عاشورا واربعین، ناشر: مدرسۃ الامام علی بن ابیطالب علیہ السلام قم ایران (نیم جیبی ۹۶ صفحہ ۱۴۲۶ھ قیمت ۱۵ روپے، ۳۰۰ تومان)

۷۔توشۂ آخرت، ناشر: عباس بک ایجنسی لکھنؤ ہندوستان (رقعی ۲۰۸ص، جمادی الثانیہ ۱۴۲۷ھ)

۸۔**الف**: تحفۂ اہل قبور، ناشر: حوزۂ علمیہ بقیۃ اللہ (عج) جلالپور (نیم جیبی ۸۰ص، رجب ۱۴۲۷ھ) **ب**: کراچی پاکستان۔

۹۔ترجمۂ حقوق اہل بیت علیہم السلام، تالیف: آقائے ناصر باقری بیدہندی، قاری پبلیکیشنز کراچی پاکستان (رقعی ۱۲۸ص، ذیقعدہ ۱۴۲۷ھ)

۱۰۔ترجمۂ مباہلہ سند حقانیت شیعہ، تالیف: آقائے ناصر باقری بیدہندی، قاری پبلیکیشنز کراچی پاکستان (رقعی ۹۰ص، ۱۴۲۷ھ)

۱۱۔حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام (اردو) ناشر: مؤسسہ امام المنتظر (ع) حوزۂ علمیہ قم ایران (رقعی ۳۵۲ص، ۱۴۲۷ھ، قیمت ۲۷۰۰ تومان)

۱۲۔شجرۂ طیبہ (مبارکپوری شیعہ علماء، مبلغین وطلاب کرام کے حالات) ناشر: انصار المہدی فاؤنڈیشن (ہیئت علماء شیعہ مبارک پور) رقعی ۹۶ص، شعبان ۱۴۲۸ھ۔

۱۳۔ترجمۂ سُنَنُ النَّبیؐ، تالیف: علامہ طباطبائی صاحب تفسیر معروف المیزان، ناشر: مرکز جہانی علوم اسلامی حوزۂ علمیہ قم مقدسہ ایران (رقعی ۳۹۹ص، ۱۴۲۸ھ قیمت: ۴۰۰۰ تومان)

۱۴۔معجزات وکرامات حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام (وزیری ۵۴۴ص، یہی کتاب حاضر)۔

(غیر مطبوعہ کتابیں)

﴿۱۵﴾ ترجمۂ تفسیر رضوان، تالیف: آقائے سید جواد رضوی (قم ایران) پورے قرآن مجید کی روائی تفسیر جو فضائل اہل بیت علیہم السلام کا بیش بہا خزانہ ہے ﴿۱۶﴾ ترجمۂ تفسیر بشریٰ، تالیف: آقائے حمید محمدی (جلد اوّل تا پنجم، نیز ۳۰) ﴿۱۷﴾ حقائق مصحف فاطمہ علیہا السلام (فارسی) ﴿۱۸﴾ کشکول اظہری (جلد ۱ تا جلد ۲۶۔ ہر جلد ۲۰۸ صفحہ) ﴿۱۹﴾ تجوید وقرائت ﴿۲۰﴾ ترجمہ وشرح "النافع یوم الحشر فی شرح الباب الحادی عشر" تالیف: علامہ حلّیؒ وفاضل مقدادؒ ﴿۲۱﴾ ترجمۂ زبان قرآن (علم صرف۔ دورۂ متوسطہ) تالیف: استاد حمید محمدی دام ظلہ (تقریباً ۶۰۰ص وزیری) ﴿۲۲﴾ ترجمۂ دروس الادب (حصہ اول۔ حصہ دوم) ﴿۲۳﴾ ترجمۂ مستحبات نماز، تالیف: عباس عزیزی ﴿۲۴﴾ ترجمۂ ثواب وضو، تالیف: عباس عزیزی ﴿۲۵﴾ ترجمۂ ثواب نماز جماعت، تالیف: عباس عزیزی ﴿۲۶﴾ ترجمۂ ثواب نماز جمعہ، تالیف: عباس عزیزی ﴿۲۷﴾ ترجمۂ ثواب قرائت سورہ ہا، تالیف: عباس عزیزی ﴿۲۸﴾ ترجمۂ ثواب لا الہ الا اللہ، تالیف: عباس عزیزی ﴿۲۹﴾ ارشاد المومنین الیٰ احادیث المعصومین علیہم السلام ﴿۳۰﴾ ترجمۂ پاسخ بہ اعتراضات عزاداری، تالیف: علامہ سید مظہر علی شیرازی ﴿۳۱﴾ ترجمۂ معجزات معصومین علیہم السلام باشیر وگرگ ﴿۳۲﴾ ترجمۂ ریش (داڑھی) ﴿۳۳﴾ ترجمۂ چہاردہ پیشوائے نور، تالیف: ناصر باقری بیدہندی ﴿۳۴﴾ ترجمۂ فرہنگ قرآن (جلد ۶) تالیف: ہاشمی رفسنجانی (وزیری ۵۶۸ص) ﴿۳۵﴾ ترجمۂ زن دراسلام: علامہ طباطبائی (فارسی، رقعی ۲۶۴ص)۔۔۔

﴿ ترجمۂ چهل (۴۰) حدیث ﴾

﴿۱تا۱۶﴾ جواہر قدسی تا مہدوی: ترجمۂ گہرہائے قدسی تا مہدوی: خدا و انبیاء اور حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کی چالیس چالیس بہ طور کلی ۶۴۰ روایات کا مجموعہ جو ۱۰۲۴ صفحات پر مشتمل، عربی متن اور مکمل اعراب و حرکات کے ساتھ ہے۔ (جیبی سائز میں ۱۶ جلدوں اور ہر جلد ۶۴ صفحات پر مشتمل ہے) ﴿۱۷﴾ چہل حدیث فضائل مولا علی علیہ السلام از زبان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، تالیف: علامہ سید شرف الدین موسوی عاملیؒ در کتاب معروف و مقبول المراجعات (از منابع اہل سنت) ﴿۱۸﴾ چہل حدیث مرتضیٰ علیہ السلام از نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں مرتضیٰ علیہ السلام) تالیف: حسین صبوری (از منابع شیعہ) ﴿۱۹﴾ چہل حدیث ورزشی، تالیف: حسین صبوری ﴿۲۰﴾ چہل حدیث [و چہل نکتہ] دربارۂ پژوہش و نگارش (تحریر و تحقیق) تالیف: عبدالرحیم موگہی تحیم ﴿۲۱﴾ چہل حدیث حجاب (پردہ) تالیف: عبدالعلی براتی ﴿۲۲﴾ چہل حدیث آب و نان (پانی اور روٹی) ﴿۲۳﴾ چہل حدیث ازدواج (شادی) ﴿۲۴﴾ چہل حدیث امر بہ معروف ﴿۲۵﴾ چہل حدیث انتظار ﴿۲۶﴾ چہل حدیث تربیت کودک (بچہ کی تربیت) ﴿۲۷﴾ چہل حدیث جوان و نو جوان ﴿۲۸﴾ چہل حدیث روزہ ﴿۲۹﴾ چہل حدیث زیارت ﴿۳۰﴾ چہل حدیث غدیر ﴿۳۱﴾ چہل حدیث معاشرت ﴿۳۲﴾ چہل حدیث والدین ﴿۳۳﴾ چہل حدیث عید ﴿۳۴﴾ چہل حدیث عزاداری ﴿۳۵﴾ چہل حدیث غیبت ﴿۳۶﴾ چہل حدیث جماعت ﴿۳۷﴾ چہل حدیث کارگشائی ﴿۳۸﴾ چہل حدیث نافلہ ﴿۳۹﴾ چہل حدیث نماز ﴿۴۰﴾ چہل حدیث نامگذاری ﴿۴۱﴾ چہل حدیث نماز شب: شریفی ﴿۴۲﴾ چہل حدیث قرض الحسنہ ﴿۴۳﴾ چہل حدیث راستگوئی ﴿۴۴﴾ چہل حدیث سفر ﴿۴۵﴾ چہل حدیث سحرخیزی ﴿۴۶﴾ چہل حدیث شہادت ﴿۴۷﴾ چہل حدیث شیعہ ﴿۴۸﴾ چہل حدیث نماز، تالیف: صادق حسن زادہ ﴿۴۹﴾ چہل حدیث نماز شب، تالیف: حسین خرمی ﴿۵۰﴾ چہل حدیث رزمی، تالیف: حسین صبوری ﴿۵۱﴾ چہل حدیث قرآن ﴿۵۲﴾ چہل حدیث قم و حضرت معصومہ علیہا السلام ﴿۵۳﴾ چہل حدیث وحدت ﴿۵۴﴾ چہل حدیث نافلہ، تالیف: محسن ادیب بہروز ﴿۵۵﴾ چہل حدیث کربلا.....

معجزات و کرامات چهارده معصومین علیهم السلام

معجزہ کی لغوی اور اصطلاحی تعریف۔ معجزہ اور جادو میں فرق۔ معجزہ اور کرامت میں فرق۔ صدور معجزہ و کرامت کے متعلق اقوال علماء۔ شرائط ظہور معجزہ۔ فوائد معجزہ۔ علت صدور معجزات۔ معجزات کے متعلق مغربی دانشمندوں کے نظریات۔ انبیاء حضرات کو معجزہ کی ضرورت کیوں ہے؟ معجزات کے بارے میں آقائے ہاشمی نژاد کا ایک علمی اور تحقیقی مقدمہ۔ سید البشر (ص) کے سب سے عظیم معجزہ، شق القمر کے متعلق چند شبہات اور ان کے جوابات۔ معجزۂ شق القمر کے خصوصیات اس کے چند نکات۔ معجزۂ شق القمر پر تاریخی ثبوت۔ معجزۂ شق القمر پر روائی دلیل۔ شیعوں پر اہل بیت علیہم السلام کے بے انتہا لطف و کرم اور ان حضرات کی ایسی ایسی مہربانیاں کہ پڑھ کر آنکھیں ٹھنڈی؛ دل مسرور ہو جائیں اور بے ساختہ خوشی کے آنسو ٹپک پڑیں۔

آثار و فوائد زیارت عاشوراء سید الشهداء حضرت امام حسین علیہ السلام

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: خداوند عالم نے اپنی ذات مقدس کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا: "جو شخص دور یا نزدیک سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی یہ زیارت (عاشوراء) پڑھے گا میں اس کی زیارت قبول کروں گا، دعا مستجاب کروں گا، وہ میری بارگاہ سے ناامید نہیں جائے گا اس کی آنکھوں کو ٹھنڈک اور اسے فرحت حاصل ہوگی، اسے جنت کی بشارت اور آتش دوزخ سے اس کی حفاظت ہوگی۔"

اس کتاب میں علماء و صلحاء کے ایسے بہت سے سچے واقعات موجود ہیں جو لوگوں کی راہنمائی و اصلاح میں مددگار ثابت ہوں گے اکثر واقعات کا تعلق نیک و صالح عوام، علمائے کرام اور مراجع عظام سے ہے یہ واقعات، زیارت و عبادت کے لئے باعث رغبت و تشویق ہیں ایک ایک حکایت کے متعدد حوالے ہیں اس کتاب کو زیارت عاشوراء کی متعدد کتابوں اور ضخیم شرحوں سے مرتب کیا گیا ہے. اس میں زیارت عاشوراء کے فضائل اور لعنت و سلام کا ذکر ہے مومنین کرام کی آسانی کے لئے اعمال عاشوراء کے علاوہ خاص خاص تاریخوں میں پڑھی جانے والی سات (۷) زیارتیں بھی درج کر دی گئی ہیں مثلاً زیارت اربعین (چہلم) شب برات، شب ہائے قدر، عیدین تا کہ ہر تاریخ میں مخصوص زیارت پڑھ کر ثواب حاصل کر کے آخرت کے لئے ذخیرہ کر سکیں دعائے علقمہ بھی ہے جو قضائے حاجات اور دفع بلیات کے لئے نہایت مؤثر و مجرب ہے. زیارت عاشوراء و دعائے علقمہ کی برکت سے مختصر مدت میں ہر قسم کی حل مشکلات کی عجیب و غریب تیس (۳۰) حکایات ہیں، خاک کربلائے معلی کے فضائل اس کی تسبیح و سجدہ گاہ کے فوائد، بے احترامی کی سزا وغیرہ کا بیان ہے۔

نماز زیارت کب پڑھی جائے زیارت سے پہلے یا بعد؟ اس کی مفصل بحث ہے اور آخر میں اس مومنہ کے مزار کا عکس بھی موجود ہے جو پابندی سے حضرت امام حسین علیہ السلام کی زیارت پڑھتی تھی مرنے کے بعد پہلی ہی رات میں مولا اس سے ملاقات کے لئے تین (۳) مرتبہ تشریف لائے پورے قبرستان کے مُردوں کو عذاب سے نجات دی یہ کتاب گناہوں کے لئے باعث مغفرت اور بہترین توشۂ آخرت ہے آخر میں جلی قلم سے بالکل صاف صاف دعائے نور اور حدیث کساء بھی موجود ہے. ضخامت: ۲۰۸ صفحات قیمت: ۶۰/ روپئے.

کشکول اظہری جلد ۲۴ کا خلاصہ

حدیث: عالم کے پیچھے نماز پڑھنا ہزار رکعت کے برابر ہے۔ عالم ربانی علامہ سید محمد حسین طباطبائی رحمۃ اللہ علیہ کے مفصل حالات۔ طباطبا کس کا لقب ہے؟ دل سے صرف ایک واقعی سجدہ کرنے کی برکت۔ کرامات۔ عجائبات کو ماننے سے متعلق حضرت علیؑ اور ابن سیناؒ کی فرمائش۔ عاشور کے دن سنگریزہ کے اندر خون دکھانا! شاہ ولی کے ذریعہ خدا کی جانب سے سلام۔ حضرت ادریسؑ سے ہم کلامی۔ حور کے ذریعہ جام بہشتی۔ اہل بیت علیہم السلام سے محبت۔ علمی غرور و تکبر سے پرہیز۔ اہدائے ثواب تفسیر المیزان۔ کسی سے بھی امداد نہ لینا۔ امام خمینیؒ کا تعزیتی پیغام۔ جناب شیخ حر عاملی، آیت اللہ العظمیٰ علامہ ملا حبیب اللہ شریف کاشانی، آیت اللہ انصاری ہمدانی، محدث اُرموی، فیض الاسلام، محقق علی اکبر غفاری، مولانا فیاض حسین صاحب ولید پوری (ہندی) رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور فاضل معاصر آقائے رضا مختاری کے مختصر حالات۔ صرف فوٹو دیکھ کر صحیح حالات سے واقفیت۔ شاگرد کے ساتھ تمام موجودات کا ترنم، ذکر یونسیہ کی برکت۔ آیت اللہ انصاریؒ کی شرعی امور منجملہ غسل جمعہ کے لئے پابندی۔ آیت اللہ انصاریؒ اور فرشتوں کا دیدار نیز ان کی طولانی صف۔ نماز شب سے ہمدان میں نورانیت۔ مرد مومن آقائے ابہریؒ کی اپنے محل دفن کی پیشینگوئی۔ آیت اللہ حق شناسؒ اور مجلس عزا میں حضرات معصومین علیہم السلام کا دیدار۔ عالم ربانی آقائے کشمیریؒ اور فرشتہ کا دیدار۔ خواجہ نصیر الدین طوسیؒ کا سنجیدہ جواب: "کتا نہیں ہنستا!"۔ آقائے دربندیؒ کی نبیؐ اور ان کی آلؑ سے عقیدت۔ سورۂ حمد ہدیہ کرنے پر اصفہان کے قبرستان سے حاجت روائی۔ سید زرآبادیؒ عالم دین کے لئے پانی میں راستہ بنا! ابو اسحاق کوفی کی چالیس (۴۰) سال تک نماز عشاء کے وضو سے نماز صبح کی ادائیگی۔ اہل سنت کے اعتراض پر شیعہ علماء کی تین (۳) اہم تالیفات۔ کم مگر اچھا لکھنا زیادہ لکھنے سے بہتر ہے۔ ایک ایرانی رائٹر ذبیح اللہ منصوری ۱۵۰۰ کتابوں کے مؤلف و مترجم! آقائے محمد تنکابنیؒ صاحب قصص العلماء بھی بڑے پُرنویس تھے۔ ایک ہزار جلدوں پر مشتمل مفصل کتاب! چھوٹے بچے کو چھوڑ کر حج کے لئے جانے کا سوال، دو علماء کے سچے خواب و جواب۔ دوزخ میں جاکر پڑھاؤ! میر فندرسکی کا ہندوستانی استاد کو جواب۔ شیخ مرتضیٰ انصاریؒ کا ایک ضرورت مند زائر کو پیسے دینا۔ مچھلی کی خواہش پیدا ہونے پر شیخ انصاریؒ کی اطلاع یابی۔ حکم نبویؐ سے شیخ انصاریؒ کے ذریعہ شاگرد کے قرض کی ادائیگی۔ شیخ انصاریؒ پر قاتلانہ حملہ کرنے والے کی خجالت، مال میں برکت۔ شب قدر میں درسی کتاب کا مطالعہ بہترین عبادت ہے۔ بیمار پرسی میں حاجی سبزواریؒ کا خلوص۔ آقائے قرائتی دام ظلہ کے حق میں ان کے والد کی مقبول دعا۔ تہران میں ایک ذاکر کی روضہ خوانی، سامعین کی نادانی۔ شیعہ و سنی کے درمیان اختلاف پیدا کرنے میں دشمنوں کی چال۔ آیت اللہ بروجردیؒ اور استاد کے بیٹے کا احترام۔ آقائے بروجردیؒ کے استاد کا طولانی قنوت۔ قم میں آقائے خوانساریؒ کی نماز استسقاء سے باران رحمت الٰہی۔ شیخ جعفر کبیرؒ کا لوگوں سے گھر اور کھانے کے پیسے لیکر فقراء کو تقسیم کرنا! شیخ جعفر کبیرؒ کو زیادہ پیسے دینے والے کی خوش نصیبی۔ شیخ جعفر کبیرؒ کے ساتھ اصفہانی فقیر کی جسارت۔ شیخ جعفر کبیرؒ کا ایک تاجر کے پیچھے نماز پڑھنا! کاشف الغطاءؒ کے فرزند کی عظیم سخاوت۔ علامہ کاشف الغطاءؒ کی بیٹی کی بالکل سادی شادی چٹ منگنی پٹ بیاہ۔ آیت اللہ حائریؒ کا عظیم ایثار، غریب کی امداد۔ آیت اللہ حائریؒ کا پیٹھ پر لاد کر بیوی کو منتقل کرنا۔ ملا ہادی سبزواریؒ کی مہمانی و عزاداری اور سخاوت مندی۔ آخوند خراسانیؒ کی بخشش و گذشت۔ زندگی کے آخری ایام میں صاحب فصول کی خدمتِ مومن کی تمنا۔ صاحب بن عبّادؒ کی سخاوت، ایک غریب سید کی اعانت۔ قحط میں گیہوں کی قیمت بڑھانے والے کی حکایت۔ وزیر مجلسی کی بخشش، سید رضیؒ و طلاب کی بے نیازی، بیت المال کی کنجی۔ آقائے بحرانیؒ کی تالیفِ "حدائق" کے دوران کھیتی باڑی۔ ایک مریض و غریب طالب علم کو کباب کھلانے میں آقائے صافی سے امام خمینیؒ کی تاکید۔ صاحب کتابِ گناہان کبیرہ و قلب سلیم۔ آقائے نجفی قوچانی کی گرسنگی ان پر لطف رضوی۔ آقائے نجم آبادیؒ کی نہایت نرمی سے دو چوروں کو نصیحت۔ دوسروں کی نیند کا خیال، آقائے قوچانی کا حال۔ بیوی کی نیند میں خلل نہ ڈالنے کے خیال میں گھر کے باہر انتظار۔ فاضل تونیؒ کی غربت، معمولی سحری اور معنویت۔ سید عبد الکریمؒ بن طاؤسؒ کا عجیب حافظہ۔ ہشام کلبی کا صرف تین دنوں میں قرآن حفظ کرلینا۔ آقائے بہجت کے استاد کی معنویت صرف ایک غیر حاضری کی علت۔ آیت اللہ العظمیٰ آقائے بہجت اور احادیث معصومینؑ سے آشنائی۔ آقائے شفتیؒ کی کتیا کے بچوں پر شفقت۔ روزہ کی حالت میں جناب جعفر طیارؑ کی شہادت۔ شہید دستغیبؒ کو خبر شہادت دینا! الیاس اور دیگ کے متعلق شہید مدرسؒ کا ایثار۔ اوّل وقت نماز کی فضیلت، ایرانی شہید کی عظمت۔ ایک ایرانی شہید نے جنت سے آکر دستخط کیا! جمعرات کے روزہ کے لئے شہید رجائی کی پابندی۔ شہید رجائی کا عہد کہ پہلے نماز پڑھنا پھر کھانا۔ شہید رجائی کا اپنی تقریر روک کر پہلے نماز پڑھنا۔ ایک طالب علم کا کتیا پر رحم کرنا باعث علم لدنی بن گیا! صرف دو راتیں بغیر مطالعہ کے گزریں! ایک قمی طالب علم کی سختی و تنگی کے بعد غیبی امداد۔ نجف اشرف میں استخارہ دیکھنے والی ایک ماہر عورت کی حکایت۔ بلی سے گوشت کا انتقام، طالب علم کے لئے باعث آلام بنا۔ کتوں پر احسان کرنے سے بیوی کے زہریلے کھانے سے نجات۔ حقارت سے بیوی کا نام بگاڑنے کی سزا۔ کربلا میں ایک ولیُ الٰہی کے چند کرامات بروایت طباطبائیؒ۔ اہل سنت کے مشہور مفسر طنطاوی کے مسلسل چھ (۶) سال کے روزے! فاضل شیبانی کی خاندان اہل بیت علیہم السلام سے بے انتہا دوستی۔ قاضی شریح کی لومڑی سے بھی زیادہ ہوشیاری و حیلہ بازی کا قصہ۔ ابونواسؒ کا ایک خوبصورت اور ہوشیار خاتون کو نہایت لطیف جواب۔ ایک ولی کی کرامت، اشرفیوں کی سند کی حکایت۔ دعائے اَللّٰھُمَّ کُنْ لِوَلِیِّکَ... کے لئے حضرت حجتؑ کی تاکید۔ مؤلف، اولاد و شریک حیات کی ہر رات سو (۱۰۰) صلوات۔ صاحب ذوالفقار کے چند منتخب اشعار۔

کشکول اظہری جلد ۲۶ کا خلاصہ

حدیث نبوی میں شعراء کی فضیلت: نثر افضل ہے یا نظم؟ شعراء کے عجائب صنائع شعری اور غرائب بدائع فکری: تعریف صنعت، اقسام صنائع لفظی و معنوی **اقسام صنائع لفظی**: ۱۔صنعتِ تجنیس: الف: تجنیس تام مستوفی [کامل، جامع] و مماثل؛ ب: تجنیس مرکب؛ ج: تجنیس مَرْفُوْ؛ د: تجنیس خطی [خط] صنعت تجنیس خطی میں مولا علی ؑ کا مکتوب گرامی اور ایک مختصر حدیث؛ فارسی شعر میں تجنیس خط کا ایک نمونہ؛ شیخ ''حر'' عاملی کی جرأت، بادشاہ کو ''خر'' بنا دیا!؛ ہ: تجنیس مُحَرَّف؛ و: تجنیس زائد و ناقص؛ ز: تجنیس مُذَیَّل؛ ح: تجنیس مضارع؛ ط: تجنیس لاحق؛ فارسی کا بہترین مجنس شعر؛ ۲۔صنعتِ اشتقاق؛ ۳۔صنعتِ شبہ اشتقاق؛ ۴۔صنعتِ تکریر (یا) تکرار؛ ۵۔صنعتِ تصحیف؛ ''حسن'' نام میں تصحیف کی وجہ سے موت کی غلط خبر! ولید کے خط میں تصحیف و غلطی کی وجہ سے کچھ لوگوں کو خصی (نامرد) کرنا!؛ ۶۔صنعتِ توسیم؛ ۷۔صنعتِ ابداع؛ ۸۔صنعتِ متابع؛ ۹۔صنعتِ تزلزل (یا) متزلزل؛ ۱۰۔صنعتِ قَلب: الف) مقلوبِ کُل؛ وہ الفاظ جنھیں قلب کرنے سے بعینہ وہی الفاظ بنتے ہیں؛ وہ الفاظ جنھیں قلب کرنے سے دوسرے جدید الفاظ بنتے ہیں؛ ب) مقلوبِ بعض؛ ج) مقلوبِ مُستوِی؛ مقلوب مستوی کی صحیح و دقیق تعریف اور مؤلف کی تحقیق؛ نثر (میں بالترتیب) اور نظم میں مقلوب مستوی کی عربی و فارسی اور اردو کی متعدد مثالیں؛ مقلوب مستوی کی دو (۲) صورتیں اور متعدد مثالیں؛ د) مقلوبِ مُجَنَّح؛ ۱۱۔صنعتِ رَدُّ العَجزِ علَی الصَّدر؛ ۱۲۔صنعتِ محاذ؛ ۱۳۔صنعتِ قطار البعیر؛ ۱۴۔صنعتِ تفریع؛ ۱۵۔صنعتِ مبادلة الراسین؛ ۱۶۔صنعتِ تضمن المُزْدَوِج [مُرَدَّد]؛ ۱۷۔صنعتِ ترافق؛ ۱۸۔صنعتِ نظم النثر؛ ۱۹۔صنعتِ مثلّث؛ ۲۰۔صنعتِ مُربّع؛ ۲۱۔صنعتِ مُدَوَّر؛ ۲۲۔صنعتِ اقسام الثلثہ؛ ۲۳۔صنعتِ بَراعت اِستِہلال؛ ۲۴۔صنعتِ سیاق الاعداد؛ ۲۵۔صنعتِ مُسَمَّط؛ ۲۶۔صنعتِ توشیح؛ ۲۷۔صنعتِ مُشَجَّر؛ ۲۸۔صنعتِ ترصیع؛ ۲۹۔صنعتِ مُلَوَّن؛ ۳۰۔صنعتِ محلوف؛ ۳۱۔صنعتِ منقوص؛ ۳۲۔صنعتِ تشریع؛ ۳۳۔صنعتِ ذو القافِیَتَین؛ ۳۴۔صنعتِ لزوم ما لایلزم؛ ۳۵۔صنعتِ حذف؛ ہادی فیضی کا قصیدہ در مدح حضرت علی ؑ در صنعت حذف ''الف''؛ ۳۶۔صنعتِ عاطلہ (غیر منقوطہ) عباسؔ مبارکپوری کے کلام میں نعت رسول مقبول ؐ در صنعت غیر منقوط؛ ۳۷۔صنعتِ منقوطہ؛ ۳۸۔صنعتِ رَقطاء؛ ۳۹۔صنعتِ خَیفاء؛ ۴۰۔صنعتِ فوقانیہ؛ ۴۱۔صنعتِ تحتانیہ (یا) تحت النقاط؛ ۴۲۔صنعتِ واصل الشَّفَتَین؛ ۴۳۔صنعتِ واسع الشفتین؛ ۴۴۔صنعتِ مُعَرَّب؛ ۴۵۔صنعتِ اِفراد؛ ۴۶۔صنعتِ مُوَصَّل؛ ۴۷۔صنعتِ مِشاری؛ ۴۸۔صنعتِ منقطع [مُقَطَّع] (یا) منفصل الحروف؛ ۴۹۔صنعتِ تلمیع (یا) ذولسانَین (یا) ذولُغَتَین؛ ۵۰۔صنعتِ جامع الحروف؛ ۵۱۔صنعتِ تنسیق الصفات؛ ۵۲۔صنعتِ ما فی الضمیر (یا) اظہار مُضمَر؛ ۵۳۔صنعتِ معمّا؛ ۴۰ ناموں کے معمے (بہ ترتیب حروف تہجی): ۱۔احمد ۲۔ادریس ۳۔امام ۴۔بلقیس ۵۔بہشت ۶۔بیر اور بدبدے ۷۔تقی ۸۔جعفر ۹۔حسن ۱۰۔حسن ۱۱۔حسین ۱۲۔حسین ۱۳۔حنا (مہندی) ۱۴۔خال (ماموں، تل) ۱۵۔خربزہ ۱۶۔خسرو ۱۷۔درم اور مرد ۱۸۔رضا ۱۹۔رضا ۲۰۔زہرا ۲۱۔عاجز اُمّی ۲۲۔عادل رفیعا جان یا یادل بدست آر ۲۳۔علی ۲۴۔علی ۲۵۔علی ۲۶۔علی ۲۷۔عمر ۲۸۔عمر بن سعد ۲۹۔قاسم ۳۰۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۳۱۔محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۳۲۔مریم ۳۳۔معصوم ۳۴۔ملک ۳۵۔مہدی ۳۶۔مہدی ۳۷۔ناقہ ۳۸۔ولی ۳۹۔ہود ۴۰۔یوسف؛ ۵۴۔صنعتِ نغز (یا) چیستان (یا) پہیلی؛ ۵۵۔صنعتِ تاریخ۔ **اقسام صنائع معنوی**: ۱/۵۶۔صنعتِ طِباق (یا) تضاد (یا) مطابقت (یا) تکافُو؛ ۲/۵۷۔صنعتِ ایہام تضاد؛ صنعت ایہام ذی الوجوہ میں امیر خسرو دہلوی کے ایک شعر کے سات (۷) معانی! ۳/۵۸۔صنعتِ ایہام (یا) توریہ؛ فارسی اشعار میں عجیب توریہ؛ الیاس معدل کے عربی منثور کلام میں بہترین توریہ؛ ۴/۵۹۔صنعتِ مراعاة النظیر؛ ۵/۶۰۔صنعتِ ایہام تناسب؛ ۶/۶۱۔صنعتِ تشابہ الاطراف؛ ۷/۶۲۔صنعتِ سوال و جواب؛ ۸/۶۳۔صنعتِ اِطّراد؛ ۹/۶۴۔صنعتِ ارصاد؛ ۱۰/۶۵۔صنعتِ تاکیدُ المَدحِ بِمَا یُشبِہُ الذَّمَّ؛ ۱۱/۶۶۔صنعتِ تاکید الذم بما یشبہ المدح؛ ۱۲/۶۷۔صنعتِ الحاق الجزئی بالکلی؛ ۱۳/۶۸۔صنعتِ تجرید؛ ۱۴/۶۹۔صنعتِ مقابلہ؛ ۱۵/۷۰۔صنعتِ محتمل الضِّدَّین (یا) صنعتِ توجیہ؛ ۱۶/۷۱۔صنعتِ تدارک و استدراک؛ ۱۷/۷۲۔صنعتِ ہجو ملیح؛ ۱۸/۷۳۔صنعتِ قبیح و ملیح؛ ۱۹/۷۴۔صنعتِ تجاہلِ عارف؛ ۲۰/۷۵۔صنعتِ لف و نشر؛ ۲۱/۷۶۔صنعتِ جمع؛ ۲۲/۷۷۔صنعتِ تفریق؛ ۲۳/۷۸۔صنعتِ تقسیم؛ ۲۴/۷۹۔صنعتِ جمع و تفریق؛ ۲۵/۸۰۔صنعتِ جمع و تقسیم؛ ۲۶/۸۱۔صنعتِ جمع و تفریق و تقسیم؛ ۲۷/۸۲۔صنعتِ رجوع؛ ۲۸/۸۳۔صنعتِ حسنُ التعلیل؛ ۲۹/۸۴۔صنعتِ مشاکلہ؛ ۳۰/۸۵۔صنعتِ مزاوجہ؛ ۳۱/۸۶۔صنعتِ عکس؛ ۳۲/۸۷۔صنعتِ القول بالمُوجَب؛ ۳۳/۸۸۔صنعتِ احتجاج بدلیل؛ ۳۴/۸۹۔صنعتِ استباع (یا) المدح الموجّہ؛ ۳۵/۹۰۔صنعتِ اِدماج؛ ۳۶/۹۱۔صنعتِ مبالغہ؛ ۳۷/۹۲۔صنعتِ تعجب؛ ۳۸/۹۳۔صنعتِ جامع اللِّسانَین؛ ۳۹/۹۴۔صنعتِ ذو رویتَین؛ ۴۰/۹۵۔صنعتِ ذو ثلثہ؛ ۴۱/۹۶۔صنعتِ ترجمة اللفظ؛ ۴۲/۹۷۔صنعتِ مسلسل؛ ۴۳/۹۸۔صنعتِ تقسیم مسلسل؛ ۴۴/۹۹۔صنعتِ اِبداع؛ ۴۵/۱۰۰۔صنعتِ سحر حلال؛ ۴۶/۱۰۱۔صنعتِ موقوف؛ ۴۷/۱۰۲۔صنعتِ تضلیف؛ ۴۸/۱۰۳۔صنعتِ سلب و ایجاب؛ ۴۹/۱۰۴۔صنعتِ کلام جامع؛ ۵۰/۱۰۵۔صنعتِ ایراد المَثَل؛ ۵۱/۱۰۶۔صنعتِ استخدام؛ ۵۲/۱۰۷۔صنعتِ الہَزل الذی یراد بہ الجِدّ؛ ۵۳/۱۰۸۔صنعتِ تلمیح؛ ۵۴/۱۰۹۔صنعتِ نسبت؛ ۵۵/۱۱۰۔صنعتِ ذو سخنہ؛ ۱۱۱۔صنعتِ تبیین؛ ۱۱۲۔صنعتِ مغالطہ؛ ۱۱۳۔صنعتِ تعریب؛ ملا احمد نراقی صفائی کے اشعار میں صنعت تعریب۔

نوشتاری علامات اور ان کی تفصیلات: ۱۔[،] ویر گول ۲۔[؛] نقطہ ویر گول ۳۔[۔] نقطہ ۴۔[:] دو نقطہ ۵۔[...] سہ نقطہ ۶۔[!] علامت تعجب یا خطاب ۷۔[؟] علامت سوال ۸۔[''''] گیومہ ۹۔[)] ہلال ۱۰۔[()] دو ہلال ۱۱۔[[]] قلاب ۱۲۔[{}] آکلاد ۱۳۔[-] خط فاصلہ ۱۴۔[—] خط ممتد ۱۵۔[=] مساوی ۱۶۔[/] ممیز ۱۷۔[☆] ستارہ ۱۸۔[☆☆] دو ستارہ ۱۹۔[☆☆☆] سہ ستارہ ۲۰۔[—] پیکان ۲۱۔[۰] علامت تکرار، ایضاً ۲۲۔[﴿﴾] پرانتز گلدار؛ تشریح المفلظ؛ علامات قرأت؛ اقسام حروف باعتبار تلفظ؛ فارسی اشعار میں دو (۲) ننگے افراد کی گفتگو؛ انگوٹھی کس ہاتھ میں ہے؟ ناصر اجتہادی کے اشعار میں گرمی کی شکایت اور لفظ ''گرما'' و ''سرما'' میں ہیر پھیر؛ فارسی اشعار میں بےحد سردی کی شکایت؛ سردی کے لئے مناسب فارسی شعر؛ عربی، فارسی اور اردو کے متفرق اشعار۔

خلاصۂ موضوعات بصورت کلیات بترتیب حروف تہجی

آیات، ابیات، پندیات، رباعیات، روایات، حکایات، ختومات، خطبات، خواص میوہ جات، خواص نباتات، عجائبات، غزلیات، کرامات، لغات، مطائبات، معمات، اخبار، اخلاق، ادعیہ، ادویہ، اذکار، اسرار، اشعار، اعداد، امثال، احادیث، اصول، اوراد؛ بدیع، بیان؛ تاریخ، تاویل، تراجم، تصحیف، تعبیر، تفسیر، حکمت؛ درایہ؛ رجال، صرف، طب، طرائف؛ ظرائف؛ عبرت، عرفان، عقائد، عجائب؛ غرائب؛ فروع، فضائل، فقہ، فلسفہ؛ قصائد، قصص، قضایا؛ کلمات قصار؛ لطائف؛ معانی، مناقب، منطق؛ نحو، نجوم، نصائح، نفائس، نوادر؛ ہیئت.

کشکول کی تمام جلدیں مذکورہ بالا، تمام علوم وفنون پر مشتمل ہیں

کشکول اظہری کی ۲۵؍جلدوں کا خلاصہ

۱۔تعریف لفظ ''کشکول'' ۶۵ سے زیادہ کشاکیل اور کشکول جیسی مختلف علوم وفنون پر مشتمل کتابوں کے نام، خلاصۂ تاسیس الشیعہ، محدث قمیؒ و آقا سید حسن صدرؒ کے حالات و کرامات، تمام علوم وفنون میں شیعوں کی برتری۔قم مقدسہ کے ۵ عظیم کتب خانوں کا ذکر۔یہ کشکول کیوں اور کیسے لکھا گیا؟ (۱۷۲۔عناوین)

۲۔ساٹھ انبیاء علیہم السلام کے اسمائے گرامی، ولادت سے وفات تک انسان کے مختلف حالات اور متعدد نام، حدیث مرآۃ کے نکات. (۱۷۵۔عناوین)

۳۔انبیاء کے حرفے۔۲۶ شیعہ علمائے کرامؒ کے حالات وخدمات اور ان کے بعض کرامات اور دیگر متفرقات۔چند اولیات۔وطن کی مفصل بحث. (۱۸۳۔عناوین)

۴۔آسمان، زمین، سمندر وسیارات اور جدید ایجادات کے متعلق معلومات۔دنیا کے عظیم دائرۃ المعارف، شیعوں کا عظیم جدید دائرۃ المعارف۔دنیا کے عظیم ترین فاتح امیر تیمور لنگ، مشہور ادیب صاحب بن عبادؒ کے حالات، اہرام مصر کے کرشمات۔سگریٹ کے نقصانات۔عدد پانچ (۵) کا معجزہ. (۱۶۷۔عناوین)

۵۔اردو، فارسی، عربی مدحیہ اشعار، حضرت آدمؑ، حضرت علیؑ اور آقائے شیخیؒ کے اشعار، اشعار کی نو (۹) عجیب صنعتیں، دیوان مولا علیؑ کا تعارف. (۳۹۲۔عناوین)

۶۔لطائف وظرائف: ہنسنے ہنسانے کی تاکید اور اس کے فوائد، ظریفوں کے تذکرے اور ان کے عظیم کارنامے. (۱۸متفرقات ۲۶۴ لطائف مجموعاً ۲۸۲ عناوین)

۷۔بقیہ لطائف، قم میں قبور علماء و بزرگان دین، حضرت ابوطالبؑ سے متعلق لکھی گئی کتابوں کے نام. (۱۶۰ لطائف ۶۴ متفرقات مجموعاً ۲۲۴۔عناوین)

۸۔بعض کشکول اور اس جیسی کتابوں کے نام۔آٹھویں عباسی خلیفہ معتصم کے لئے آٹھ آٹھ کے عجیب اتفاقات، خیریہ اودھ اور چند علماءؒ کے مختصر حالات. (۱۶۲۔عناوین)

۹۔ادب کی ستائش۔مشہور حکیم ابن سینا ومسکویہ اور چند دیگر علماء وسلاطین کے مختصر حالات اور متفرقات. ۵۲ مدارس کے بانی ایرانی کا انٹرویو. (۲۱۶۔عناوین)

۱۰۔قاتلانِ حسینؑ کی ذلت وہلاکت، عتبات عالیات (عراق) کے حالات، چند بزرگ علماءؒ کے حالات اور ان کے بعض کرامات. (۱۳۳۔عناوین)

۱۱۔(ادبیات جلد اوّل) عربی زبان کی اہمیت، چند عربی کلمات کی اصلیت، انسان، حیوانات اور غیر حیوانات کی عجیب وغریب کنیت، سرزمین ہند کی فضیلت. (۱۲۶۔عناوین)

۱۲۔(ادبیات جلد دوم) نقاط، حرکات وحروف کی تعداد مع دلچسپ حکایات، تحقیقات وتفصیلات۔صرف زبر کی زبردست قیمت!۔حروف تہجی کے معانی وتفسیر۔لفظ مہمل کے معنی۔تمام اعضائے بدن کے تین تین نام بترتیب حروف تہجی۔۲۰۰ رائج اغلاط کا صحیح تلفظ بترتیب حروف تہجی۔۳۶ کلمات میں فرق، اہل لغت اور دیگر علماء کے حالات اور انکے اشتباہات۔''رنگ'' کے ۵۸؍معانی، ۴۵؍نام۔صفت مشبہ کے ۲۰؍مبالغہ کے ۱۸؍جمع مکسر کے ۴۰؍اوزان (۴۵۰ مفرد). (۴۱۲۔عناوین)

۱۳۔مبارکپوری وغیر مبارکپوری علماء کے حالات وکرامات۔مذہب کی تجدید کرنے والے علماءؒ وسلاطین کے مختصر حالات وخدمات. (۱۷۲۔عناوین)

۱۴۔(آیات جلد یکم) انگریز کی نظر میں قرآن کی عظمت۔قرآن کے فضائل، اعدادی عجائب، فصاحت، بلاغت۔۳۴ آداب تلاوت۔خیبری کی دلچسپ حکایت۔حضرت علی علیہ السلام اور ان کی اولاد طاہرین علیہم السلام کے قرآنی اسماء کی تعداد۔اسرار حروف مقطعات، سورحمد، نبأ، نازعات وعبس کی تفسیر. (۱۲۰۔عناوین)

۱۵۔(آیات جلد دوم) مختصات لفظ اللہ، اسکے محذوفات واشارات۔خدا، نبیؐ وقرآن کے قرآنی اسماء (قرآن کے ۷۰ نام)۔قرآنی آیات، کلمات، حروف وحرکات اور نقاط کی تعداد۔۲۶ مناسب قرآنی استخارے اور ان کے عجیب اشارے۔اُمی، معراج، ذبیح اللہ، وجہ اللہ، ید اللہ کی تفسیر۔امریکہ کا ذکر! (۲۰۵۔عناوین)

۱۶۔(آیات جلد سوم) آیت کے ذریعہ تعداد اصحاب کہف کی تعیین۔جہاد، مہمان، صدقہ کی فضیلت، انفاق کے ۸ بہترین نمونے۔اسلام کی نظر میں مال کی اہمیت، دنیا کی مذمت۔آیت الکرسی کے فضائل، فوائد ۵۰ خواص۔لفظ حور وعین کی تحقیق۔لفظ امام، اُمّ، باطل، بغی، تقویٰ، حسنہ، حق، دعا، بخیل، اثم، امر کے متعدد استعمالات. (۱۶۸۔عناوین)

۱۷۔روایات: مختلف موضوعات پر شیعہ کی ۱۴؍معتبر کتابوں سے معصومین علیہم السلام کی ۳۶۰؍روایات۔مشہور حدیث نبویؐ: مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً... سے مراد کون سی چالیس روایات ہیں؟ احادیث، کتب احادیث ومؤلفین کے بارے میں مفید معلومات اور چند اصطلاحات (۴۳۷۔عناوین)

۱۸۔حیوانات: شاہ ولایت کے کلام پُر بلاغت میں چمگادڑ، مور وچیونٹی اور ٹڈی کی عجیب خلقت۔داستان مرگ مامون عباسی اور قصۂ ماہی۔حلال وحرام حیوانات کے نام واقسام۔ہاتھی وبھنی کی زبان اور پستان کی عجیب خلقت۔حیوانات کا بلوغ، ان کی عمریں اور حمل کی مدتیں۔عجیب وغریب حیوانات. (۲۶۹۔عناوین)

۱۹۔معدودات: طبقات زمین اور اس کے ساکنین۔جنت وجہنم کے اسماء واوصاف اور طبقات۔زہاد ثمانیہ کے نام وحالات۔اہل جنت کے لئے دس مخصوص نعمات۔جھوٹ کے ۴۰؍مفاسد۔فقر کے ۱۴۷؍اسباب۔ثروت وبرکت کے ۲۰۶؍اسباب۔۴۰؍گناہان کبیرہ۔۴۰؍احادیث در فضائل نماز. (۲۰۷۔عناوین)

۲۰۔ متفرقات: شعر سعدیؔ و مدت خلافتِ عباسی۔ دیوان حافظؔ سے چند فال مطابق حال۔ چند حکما، خلفا، عرفا، علماء و شعراء اور سلاطین کے حالات، حکمرانوں کے القاب۔ چند خواب اور مشہور معبر ابن سیرین کی عجیب تعبیرات۔ ہندوستان، ایران اور قاہرہ کے ہوٹل مریدیان میں تین عجیب شادیوں کا بیان۔ چند پیٹو لوگوں کی عجیب داستان. (۲۲۲۔ عناوین)

۲۱۔ خلافت و حکومت: خلفا، امراء و سلاطین اودھ کے حالات۔ خلفائے اموی و عباسی کی مدت خلافت۔ سلاطین اودھ کی اصلیت۔ اودھ اور لکھنؤ کی وجہ تسمیہ۔ ۱۲/سلاطین اودھ کے حالات۔ خلفاء و سلاطین کے نفائس۔ کشکول اظہری جلد ۱، ۲، ۱۱، ۱۶ کے مستدرکات۔ آیت الکرسی کی مزید تحقیق و تفصیل. (۱۹۹۔ عناوین)

۲۲۔ امثال و حکم: عربی، فارسی، اردو امثال اور حکیمانہ اقوال۔ ترتیب حروف کے بارے میں مؤلف کی تحقیق۔ مواعظ و حکم نبی و علی علیہما الصلوٰۃ والسلام. (۱۸۵۸۔ عناوین)

۲۳۔ علماء کے حالات و کرامات: چند بزرگ علماء کے حالات و کرامات جنھوں نے عظیم کتابیں لکھیں۔ چند ہندوستانی کتب خانے۔ ایرانیوں اور عراقیوں پر ہندوستانی راجاؤں کے عظیم احسانات۔ ۴۱/علماء کی نظر میں کلینیؒ کا مرتبہ. (۱۷۵۔ عناوین)

۲۴۔ علماء کے حالات و کرامات: علامہ طباطبائیؒ کے مفصل حالات نیز متعدد علماء، فقہاء، عرفاء، صلحاء، خطباء اور شہداء کے متفرق و عبرت آمیز واقعات و حالات. (۱۶۷۔ عناوین)

۲۵۔ شہداء کے حالات و کرامات: ۷۰/ سے زیادہ مراجع، شہید علماء و فضلاء کے نام، حالات و کرامات مع تاریخ ولادت، شہادت، وفات اور تالیفات. (۱۲۷/ عناوین)

۲۶۔ ادبی صناعات اور نوشتاری علامات: شعر کی ۱۱۰/ سے زائد عجیب و غریب قسمیں، عربی، فارسی، اردو مثالوں کے ساتھ. (۵۱۹۔ عناوین)

نوٹ: یہ ۲۶ جلدیں ۵۴۰۸ صفحات، ۴۰۵۰۷ عناوین پر مشتمل ہیں جنھیں ۱۹۸۴/ جلد کتابوں سے خوشہ چینی کر کے مرتب کیا گیا ہے۔

خصوصیات: (۱) ہر جلد کے شروع میں اس کا پورا خلاصہ صرف ایک صفحہ پر ہے (۲) اسی طرح ہر جلد کے آخر میں آئندہ جلد کا پورا خلاصہ صرف ایک صفحہ پر ہے (۳) ہر عنوان کا ایک خاص نمبر ہے (۴) ہر بات کا ایک حوالہ ہے یا کئی ایک حوالے ہیں (۵) آخر میں حروف تہجی کی ترتیب کے ساتھ اجمالاً فہرست منابع بھی ہے (۶) ہر جلد ۲۰۸ صفحات پر مشتمل ہے نہ کم اور نہ زیادہ (۷) تقریباً ہر جلد میں ایک تقریظ موجود ہے۔

اعلان

ہماری کتاب ''معجزات و کرامات حضرت امام علی رضا علیہ السلام'' دوبار چھپ چکی ہے: پہلی مرتبہ ۱۴۲۴ھ میں ہندوستان لکھنؤ عباس بک ایجنسی سے مجلد شائع ہوئی، دوسری مرتبہ بغیر اجازت و اطلاع کے پاکستان کراچی رحمت اللہ بک ایجنسی سے غیر مجلد شائع ہوئی، رقعی (درمیانی) سائز میں ۳۰۴/ صفحات پر مشتمل ہے. اِسی مفصل کتاب سے جو اِس وقت ۵۴۴/ صفحات پر مشتمل ہے، آٹھویں امامؑ کے معجزات کو علیحدہ کر کے مستقل طور پر شائع کیا گیا تھا.

اعتذار

کشکول یا ہماری جن دوسری کتابوں میں ''معجزات و کرامات'' کی جلد اوّل (۳۷۷ ص) و دوم (۴۵۰ ص) کا ذکر ہے وہاں پہلی اور دوسری جلد کے حوالہ کے ساتھ معجزہ کا نمبر بھی دیا گیا ہے اب چونکہ دونوں جلدوں کو ایک ہی میں حروف کو باریک کر کے سمیٹ دیا گیا ہے لہٰذا باب اور معجزہ کا نمبر وہی رہے گا وہ نہیں بدلا ہے لیکن پھر بھی ہم اپنے محترم قارئین سے معذرت چاہتے ہیں، بڑے حروف میں اسی سائز میں دونوں جلدیں مجموعاً ۸۲۷/ صفحات پر مشتمل تھیں.

زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیر سوسائیٹی کا مختصر تعارف اور خدمات

ہمارے لئے نہایت مسرت کا موقع ہے کہ ہم اپنے ادارے کی جانب سے حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام کے معجزات پر مشتمل ضخیم کتاب شائع کر رہے ہیں اشاعت کے سلسلہ میں یہ ہماری پہلی دینی وقوی خدمت ہے، انشاءاللہ آئندہ مزید اقدام کیا جائے گا، زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفیئر سوسائٹی ویسے تو عرصہ دراز سے دینی وقومی خدمات میں مشغول ہے لیکن،

شہزادی کونین بنت رسول الثقلین حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی ولادت باسعادت

کی مناسبت سے مورخہ ۲۰ جمادی الثانیہ ۱۴۲۵ھ میں باقاعدہ طور پر حجۃ الاسلام والمسلمین عالی جناب الحاج مولانا شمشیر علی صاحب قبلہ مختاری ابن جناب مختار علی صاحب مرحوم نے اپنے تمام ذوی الحقوق مرحومین خصوصاً اپنی والدہ مرحومہ زہرا خاتون کے ایصال ثواب کے لئے اس کی بنیاد رکھی اور متعدد مقامات پر زہرا، نام سے تعمیر اور تاسیس کے امور انجام دیئے اس کے ممبران کی تعداد ۹ رافراد پر مشتمل ہے سب لوگ بڑی دلچسپی اور ہمدردی سے ادارہ کی خدمت وترقی میں مشغول ہیں،

خدمات

حسب حیثیت مسجدوں، اماماڑوں کی تعمیر ومرمت، غریبوں، بیواؤں کی اعانت ان کے لئے لباس، غلہ اور دیگر ضروریات زندگی کی فراہمی، شادی بیاہ کا بندوبست، مریضوں کا علاج اور چند یتیموں کی کفالت کے علاوہ اب تک اس مختصر مدت میں مندرجہ ذیل تعمیری بنیادی امور انجام دیئے گئے ہیں:

(۱) عزاخانہ زہرا اسلام اللہ علیہا (روضہ کربلا کوپا گنج مئو ۱۴۲۵ھ)

(۲) زہرا کانوینٹ اسکول (جونیئر ہائی اسکول جس میں ۳۰۰ رسے زائدہ اسٹوڈنس زیر تعلیم ہیں) کوپا گنج مئو ۱۴۲۶ھ

(۳) عزاخانہ زہرا اسلام اللہ علیہا (حیدری امامباڑہ ولید پور کی بالائی منزل) ضلع مئو ۱۴۲۷ھ

(۴) روضۂ حضرت فاطمہ زہرا اسلام اللہ علیہا۔ مبارک پور اعظم گڈھ ۲۰ رجمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ (مومنین کے زبردست تعاون کے ساتھ)

(۵) مسجد زہرا اسلام اللہ علیہا (حسینی بستی کاچھی) کوپا گنج، مئو، سنگ بنیاد ۲۰ رجمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ (مومنین کے زبردست تعاون کے ساتھ)

(۶) زہرا لائبریری (افتتاح ۲۰ رجمادی الثانیہ ۱۴۳۰ھ کوپا گنج مئو

(۷) ماہ رمضان المبارک میں قرآن مجید کی اجتماعی تلاوت اور انعامی مقابلہ وغیرہ۔

یہ کتاب تمام علماء، شہداء، مراجع کرام اور اہل بیت اطہار علیہم السلام کے تمام دوستدار مومنین مومنات بانئ ادارہ کے تمام اساتذہ وذوی الحقوق بالخصوص والدین کے ایصال ثواب کے لئے شائع کی جارہی ہے خداوند عالم قبول فرمائے اور مزید توفیق سے نوازے (آمین)

ادارہ کی طرف سے خدمت گذاروں کے لئے کامیابی ترقی وصحت وسلامتی اوران کے مرحومین کے لئے مغفرت کی دعاء ہے۔ فقط

جرار علی ابن کرار علی

سکریٹری۔ زہرا ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر سوسائٹی

کوپا گنج (۲۷۵۳۰۵) مئو (یوپی) انڈیا

موبائل۔ ۹۸۳۸۶۶۴۳۱۳، ۹۳۰۵۸۰۵۲۷۵

Email:- jarrarali110@ymail.com

ZAHRA EDUCATIONAL & WELFAIR SOCIETY

Kopa Ganj, Mau U.P. Pin Code: 275305 Mob.: 9838664313